ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ"
جامع ترمذی شریف
مترجم اردو مع مختصر شرح
جلد اول
تالیف:
امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
مترجم: مولانا ناظم الدین
ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸- اردو بازار لاہور، پاکستان

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

Ph:7211788-7231788

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

دورِ جدید میں دینی علوم واحکام سے آگاہی کے لئے اُمت کے لئے علماء وصلحاء نے جس قدر تحریری کاوش ومحنت کی ہے اس کی مثال قدیم ادوار میں ملنا مشکل ہے مگر یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ متقدمین اور ائمہ حدیث نے جس قدر بھی سعی کی' اس میں تعلیمات وسنن نبوی ﷺ کی تحقیق اور اس کے لئے خوب تر انداز اُن کا طرۂ امتیاز رہا۔ ''جامع ترمذی'' بھی امام الحدیث امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ کی انہی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب میں صحیح احادیث کے انتخاب کو جدید انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ''صحاح ستہ'' میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ علاوہ ازیں اس میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جس سے عام قارئین اور علماء کے لئے اس کتاب کی افادیت دوچند ہوگئی ہے۔ ماضی قریب میں خصوصاً قیامِ پاکستان کے بعد عربی کتب کے اردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے آجانے سے پبلشرز حضرات نے بھی تراجم کی طرف رغبت کا اظہار کیا۔ لیکن اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بعینہٖ نقل کرلیا گیا جس کی وجہ سے آج کا قاری کئی الفاظ کے متروک ہوجانے کی وجہ سے شش وپنج میں مبتلاء ہوجاتا ہے۔

''مکتبۃ العلم'' نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مولانا ناظم الدین مدنی سے گذارش کی کہ دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ جامع ترمذی شریف کا اردو ترجمہ تحریر فرمائیں۔ انہوں نے ہمارے اُصرار پر ترجمہ کا کام کیا اور اکثر مقامات پر تشریحات کے ذریعہ احادیث کے مفہوم کو فقہائے کرامؒ کے اقوالات کی روشنی میں واضح کیا۔ ''مکتبۃ العلم'' لاہور دینی کتب کو خوبصورت انداز میں شائع کرنے میں اللہ کے فضل وکرم سے ایک خاص مقام کا حامل ہے اسی وجہ سے ہم نے ''ترمذی شریف'' کی تیاری میں بھی پہلے سے زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا اور ان امور کو بطورِ خاص پیشِ نظر رکھا:

(۱) ترجمہ کو نقل در نقل نہ (کمپوز) کروایا جائے بلکہ نیا ترجمہ کروایا جائے (۲) پرانے نسخے میں کتابت کی اغلاط کا ازالہ کیا جائے (۳) جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخے سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا (۴) کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی (۵) کتاب کمپیوٹر پر کروانے سے پہلے ایک نامور عالم سے نظرِ ثانی کروائی گئی تا کہ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو دور ہوجائے (۶) پروف ریڈنگ

کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا (۷) کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی[1] ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً اگلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔ اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن وحدیث کے کام کی طرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم راہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) ان کو اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں دامے درمے سخنے شامل ہونے والے تمام احباب کو اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کے کام کی اور زیادہ توفیق ورغبت فرمائے۔ آمین

دُعاؤں کا طالب!

خالد مقبول

---

[1] الحمد للہ! قارئین کی طرف سے کافی حوصلہ میسر آئی اور بالخصوص فقہی شرح کو بے حد پسند کیا گیا۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں کہیں تشنگی نظر آئی وہاں مزید شرح کر دی گئی ہے جس کے لیے ہم جناب حافظ محبوب احمد خان حفظہ اللہ کے از حد مشکور ہیں۔

عرضِ مترجم

نحمدهٗ ونصلی علی رسوله الکریم

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ''فن حدیث'' میں جامع ترمذی شریف کا ممتاز مقام ہے اور یہ کتاب ''فن حدیث'' کی منفرد نوعیت کی کتاب ہے جس میں تمام احادیث کو فقہی طرز پر جمع کیا گیا ہے۔ جامع ترمذی کے تراجم وقت کی ضرورت کے تحت مختلف جگہ اشاعت پذیر ہوئے لیکن اس کے باوجود جامع ترمذی کے جدید ترجمہ مختصر شرح کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ مکتبۃ العلم کے مدیر جناب خالد مقبول صاحب نے اس مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے خالد مقبول صاحب نے مولانا عبدالرشید ارشد صاحب مدیر مکتبہ رشیدیہ لاہور کو توجہ دلائی تو مولانا عبدالرشید ارشد مدظلہم نے راقم کو اس کام کی طرف متوجہ کیا لیکن میرے جیسے ہیچمدان اور علم وعمل کے کورے آدمی کے لئے یہ کام خاصا مشکل تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشد صاحب کے پیہم اصرار پر راقم آثم نے صحاح ستہ کی اہم کتاب جامع ترمذی شریف کا ترجمہ کرنے کی ٹھان لی۔ نیز اس خیال نے ارادے کو تقویت دی کہ اس طرح ترمذی شریف کا دوبارہ لفظ بہ لفظ مطالعہ کی سعادت حاصل ہوگی اور یہ راقم آثم کے لئے اُخروی کامیابی کا سبب ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کرم وفضل اور مولانا عبدالرشید ارشد صاحب کی رہنمائی اور والد محترم مولانا محمد دین پوڑ کی دعاؤں سے جامع ترمذی کے ترجمہ کا کام مکمل ہوا۔ نیز جناب خالد مقبول صاحب نے اس کتاب میں ''خلاصۃ الباب'' کا اضافہ کروا کے اس کو اور بھی مؤثر بنا دیا ہے۔ احقر نے جن اساتذہ سے علوم اسلامیہ کا فیض حاصل کیا ہے ان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا عبدالرحمٰن ہزاروی فاضل دیوبند، مولانا منہاج الدین فاضل دیوبند، مولانا فتح محمد، مولانا حافظ محبوب الٰہی، مولانا قاری نور محمد فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا عبدالستار افغانی فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا قاری عبدالجبار عابد، مولانا حافظ محمد ارشد، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا سید شبیر احمد، مولانا محمد رفیق، مولانا عبدالقیوم فاضل بنوری ٹاؤن کراچی، پروفیسر محمد علی غوری اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، مولانا قاری شبیر احمد فاضل جامع امدادیہ، سید عبدالعزیز شگری اور دیگر اساتذہ شامل ہیں۔ نیز ابتدائی رہنمائی میں جناب استاذ مکرم غلام فرید صابر صاحب (چک ۴۴۶ ج۔ب ضلع جھنگ) چوہدری سید محمد بن راج محمد بن فقیر محمد پوڑ، والد محترم مولانا محمد دین پوڑ، علامہ طالب حسین مجددی، چوہدری نور حسین بن راج محمد بن دارا، چوہدری حافظ محمد بشیر، چوہدری محمد شریف، حافظ محمد حنیف اسد، والدہ محترمہ اور اقرباء کا اہم کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اس کتاب میں جہاں تک ظاہری

خوبیوں کا تعلق ہے وہ مکتبۃ العلم کے مدیر خالد مقبول کے خلوص اور دریا دلی کی مرہون ہے اور ترجمہ کی معنوی خوبیوں کا نہ مجھے دعویٰ ہے اور نہ میں اس میدان کا آدمی تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشد اور خالد مقبول صاحب نے خلوص سے یہاں لا کھڑا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق ودستگیری سے بات بن گئی۔ اس لئے اس عنوان سے جو خوبی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور میرے اساتذہ ووالدین کی دعاؤں کا فیضان ہوگا جنہوں نے مجھے اپنی محبتوں سے سرفراز فرمایا اور جو خامیاں اور نقائص ہوں گے ان کا میں خود ذمہ دار ہوں اور اہل کرم سے عفو ودرگزر کی اُمید رکھتا ہوں۔ احادیث مبارکہ کے ترجمہ میں بہت سے تراجم، شروح، فقہ کی کتابوں اور دیگر احادیث کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں غیر معمولی احتیاط سے کام لیا گیا ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ غلطی کا ہو جانا خارج از امکان نہیں۔ اس لئے قارئین کرام سے گذارش ہے کہ جہاں کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے راقم الحروف یا کتاب کے پبلشر ''مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور'' کو مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر علمی خدمت کو قبول فرما کر اپنی مرضیات کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور نافع خلائق بنائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

مترجم ناظم الدین مدنی بن مولانا محمد دین سے شیخ الہند شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ تک سلسلۂ سند

مولانا عبدالرشید ارشد کی وساطت سے ۸ ستمبر ۲۰۰۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مترجم (ناظم الدین) کو حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی شیخ الحدیث جامع اشرفیہ لاہور نے حدیث کی اجازت عطا فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

۱: ناظم الدین مدنی بن مولانامحمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن اشرفی عن مولانا حسین احمد مدنیؒ عن شیخ الهند علامه محمود الحسنؒ الدیوبندی عن شیخ الحجة العارف محمد قاسم النانوتویؒ عن شیخ المحدّث عبدالغنی المجددی الدهلویؒ عن شیخ المحدّث محمد اسحاق الدهلویؒ عن المحدّث الحجة شاه عبدالعزیزؒ عن الامام شاه ولی الله محدّث دهلویؒ

۲: ناظم الدین مدنی بن مولانامحمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبد المالک عن شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس الکاندهلویؒ عن شیخ المشائخ علامة محمد انور شاه الکشمیریؒ عن شیخ الهند علامه محمود الحسنؒ الدیوبندی عن شیخ الحجة العارف محمد قاسم النانوتویؒ عن شیخ المحدّث عبدالغنی المجددی الدهلویؒ عن شیخ المحدّث محمد اسحاق الدهلویؒ عن المحدّث الحجة شاه عبدالعزیزؒ عن الامام شاه ولی الله محدّث دهلویؒ

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ سے آگے سند معروف ہے۔

دعاؤں کا طالب! ناظم الدین مدنی

متوطن: موضع لسانہ ضلع پونچھ مقبوضہ جموں وکشمیر...... حال: کشمیر کالونی گجر آباد چک ۴۴۴ ج۔ب

تحصیل وضلع جھنگ

خطیب جامع مسجد کریسنٹ ہاسٹل...... گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور

عنوان	صفحہ
عرض ناشر	۳
عرض مترجم	۵
فتح باب ازعبدالرشید ارشد	۲۹
حالات امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ	۴۳
ابواب طہارت	۴۷
۱: کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی	
۲: طہارت کی فضیلت	
۳: طہارت نماز کی کنجی ہے	۴۸
۴: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے؟	۴۹
۵: بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہے؟	
۶: قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی مخالفت	
۷: قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت	۵۱
۸: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت	۵۲
۹: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت	۵۳
۱۰: قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا	
۱۱: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت	۵۴
۱۲: پتھروں سے استنجا کرنا	
۱۳: دو پتھروں سے استنجا کرنا	۵۵
۱۴: ان چیزوں کے بارے میں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے	۵۶
۱۵: پانی سے استنجا کرنا	۵۷
۱۶: نبی جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور تشریف لے جاتے	
۱۷: غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	۵۸
۱۸: مسواک کے بارے میں	
۱۹: نیند سے بیداری پر ہاتھ دھونا	۶۰
۲۰: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا	۶۱
۲۱: کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنا	۶۲
۲۲: کلی کرنا اور ایک ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا	۶۳
۲۳: داڑھی کا خلال کے بارے میں	۶۴
۲۴: سر کا مسح آگے سے پیچھے کی جانب کرنا	۶۵
۲۵: سر کا مسح پچھلے حصہ سے شروع کرنا	
۲۶: سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا	۶۶
۲۷: سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا	
۲۸: کان کے باہر اور اندر کا مسح	۶۷
۲۹: دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں	
۳۰: انگلیوں کے خلال کرنا	۶۸
۳۱: ہلاکت ہے ان ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں	۶۹
۳۲: وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا	۷۰
۳۳: اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا	۷۱
۳۴: وضو کے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا	
۳۵: اعضائے وضو کو ایک دو اور تین مرتبہ دھونا	
۳۶: وضو میں بعض اعضاء دو مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھونا	
۳۷: نبی ﷺ کے وضو کے متعلق کہ کیسا تھا؟	۷۲
۳۸: وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا	۷۳
۳۹: وضو مکمل کرنا	
۴۰: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا	۷۴
۴۱: وضو کے بعد کیا پڑھا جائے	۷۵
۴۲: ایک مد سے وضو کرنا	۷۶
۴۳: وضو میں اسراف مکروہ ہے	
۴۴: ہر نماز کیلئے وضو کرنا	۷۷
۴۵: نبی ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے	۷۸
۴۶: مرد اور عورت کے ایک برتن میں وضو کرنا	۷۹
۴۷: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی کراہت	
۴۸: جنبی عورت کے نہائے ہوئے بقیہ پانی سے وضو کے جواز میں	۸۰
۴۹: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی	
۵۰: اسی کے متعلق دوسرا باب	۸۱
۵۱: رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	
۵۲: دریا کا پانی پاک ہونا	۸۲
۵۳: پیشاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا	۸۳
۵۴: شیر خوار بچہ کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے	
۵۵: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب	۸۴
۵۶: ہوا کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۸۵
۵۷: نیند سے وضو	۸۶
۵۸: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو	۸۷
۵۹: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۸۹
۶۰: اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو ہے	
۶۱: ذکر کے چھونے سے وضو ہے	۹۰
۶۲: ذکر کو چھونے سے وضو کرنا	۹۱
۶۳: بوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا	

عنوان	صفحہ
۶۴: قے اور نکسیر سے وضو کا حکم	۹۲
۶۵: نبیذ سے وضو کے بارے میں	۹۳
۶۶: دودھ پی کر کلی کرنا	۹۴
۶۷: بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے	
۶۸: کتے کے جھوٹے کے بارے میں	۹۵
۶۹: بلی کے جوٹھے کے بارے میں	
۷۰: موزوں پر مسح کرنا	۹۶
۷۱: مسافر اور مقیم کیلئے مسح کرنا	۹۸
۷۲: موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا	۹۹
۷۳: موزوں کے اوپر مسح کرنا	
۷۴: جوربین اور نعلین پر مسح کرنا	۱۰۰
۷۵: جوربین اور عمامہ پر مسح کرنا	
۷۶: غسل جنابت کے بارے میں	۱۰۲
۷۷: کیا عورت غسل کے وقت چوٹی کھولے گی؟	
۷۸: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے	۱۰۳
۷۹: غسل کے بعد وضو	
۸۰: جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے	۱۰۴
۸۱: منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے	
۸۲: آدمی نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑوں میں تری دیکھے	۱۰۵
۸۳: منی اور مذی کے بارے میں	۱۰۶
۸۴: مذی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے	۱۰۷
۸۵: منی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے	
۸۶: جنبی کے بغیر غسل کیے سونا	۱۰۸
۸۷: جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے	۱۰۹
۸۸: جنبی سے مصافحہ	
۸۹: عورت جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے	۱۱۰
۹۰: مرد کا غسل کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا	
۹۱: پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی تیمم کرے	۱۱۱
۹۲: مستحاضہ کے بارے میں	
۹۳: مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے	۱۱۲
۹۴: مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیا کرے	۱۱۳
۹۵: مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے	۱۱۵
۹۶: حائضہ عورت نمازوں کی قضا نہ کرے	۱۱۶
۹۷: جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھے	

عنوان	صفحہ
۹۸: حائضہ عورت سے مباشرت کے بارے میں	۱۱۷
۹۹: جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور اُن کا جھوٹے	
۱۰۰: حائضہ کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے	۱۱۸
۱۰۱: حائضہ سے صحبت کی حرمت	۱۱۹
۱۰۲: اس کے کفارے کے بارے میں	
۱۰۳: کپڑے سے حیض کا خون دھونا	۱۲۰
۱۰۴: عورتوں کے نفاس کی کتنی مدت ہے؟	
۱۰۵: کئی بیویوں سے صحبت کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرنا	۱۲۱
۱۰۶: اگر آدمی دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کرلے	۱۲۲
۱۰۷: اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور تم میں سے کسی کو تقاضائے حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے	
۱۰۸: گرد راہ دھونا	۱۲۳
۱۰۹: تیمم کے بارے میں	۱۲۴
۱۱۰: اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے	۱۲۵
۱۱۱: وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو	۱۲۶
نماز کے ابواب	۱۲۷
۱۱۲: نماز کے اوقات	
۱۱۳: اسی سے متعلق	۱۲۸
۱۱۴: فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا	۱۳۰
۱۱۵: فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا	
۱۱۶: ظہر میں تعجیل	۱۳۱
۱۱۷: سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا	۱۳۲
۱۱۸: عصر کی نماز جلدی پڑھنا	۱۳۳
۱۱۹: عصر کی نماز میں تاخیر	۱۳۴
۱۲۰: مغرب کے وقت کے بارے میں	
۱۲۱: عشاء کی نماز کا وقت	۱۳۵
۱۲۲: عشاء کی نماز میں تاخیر	۱۳۶
۱۲۳: عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے	
۱۲۴: عشاء کے بعد گفتگو	۱۳۷
۱۲۵: اوّل وقت کی فضیلت	۱۳۸
۱۲۶: عصر کی نماز بھول جانا	۱۳۹
۱۲۷: جلدی نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے	
۱۲۸: سو جانے کے سبب نماز چھوٹ جانا	۱۴۰
۱۲۹: اس شخص کے بارے میں جو نماز بھول جائے	

عنوان	صفحہ
۱۳۰: جس کی اکثر نمازیں فوت ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے	۱۴۱
۱۳۱: عصر کی نماز وسطیٰ ہونا	۱۴۲
۱۳۲: عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے	۱۴۳
۱۳۳: عصر کے بعد نماز پڑھنا	۱۴۵
۱۳۴: مغرب سے پہلے نماز پڑھنا	۱۴۶
۱۳۵: اس شخص کے متعلق جو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے	۱۴۷
۱۳۶: دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا	
۱۳۷: اذان کی ابتداء کے بارے میں	۱۴۸
۱۳۸: اذان میں ترجیع کے بارے میں	۱۵۰
۱۳۹: تکبیر کے ایک ایک بار کہنا	
۱۴۰: اقامت دو دو بار کہنا	۱۵۱
۱۴۱: اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا	
۱۴۲: اذان دیتے ہوئے کان میں انگلی ڈالنا	۱۵۲
۱۴۳: فجر کی اذان میں تثویب	۱۵۳
۱۴۴: جو اذان کہے وہی تکبیر کہے	۱۵۴
۱۴۵: بے وضو اذان دینا مکروہ ہے	
۱۴۶: امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے	۱۵۵
۱۴۷: رات کو اذان دینا	
۱۴۸: اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے	۱۵۷
۱۴۹: سفر میں اذان کے بارے میں	۱۵۸
۱۵۰: اذان کی فضیلت کے بارے میں	
۱۵۱: امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے	۱۵۹
۱۵۲: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے	
۱۵۳: مؤذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے	۱۶۰
۱۵۴: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا دعا پڑھے	
۱۵۵: اسی سے متعلق	۱۶۱
۱۵۶: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی	
۱۵۷: اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں	۱۶۲
۱۵۸: پانچ نمازوں کی فضیلت کے بارے میں	
۱۵۹: جماعت کی فضیلت کے بارے میں	
۱۶۰: جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے	۱۶۳
۱۶۱: جو آدمی اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے	۱۶۴
۱۶۲: مسجد میں دوسری جماعت کے بارے میں	۱۶۵
۱۶۳: عشاء اور فجر کی نماز با جماعت پڑھنے کی فضیلت	۱۶۶
۱۶۴: پہلی صف کی فضیلت کے بارے میں	
۱۶۵: صفوں کو سیدھا کرنا	۱۶۷
۱۶۶: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے عقلمند میرے قریب رہا کریں	۱۶۸
۱۶۷: ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے	
۱۶۸: صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا	۱۶۹
۱۶۹: جس کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو	۱۷۰
۱۷۰: جس کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے دو آدمی ہوں	۱۷۱
۱۷۱: جو امامت کرے مردوں اور عورتوں کی	
۱۷۲: امامت کا کون زیادہ حق دار ہے	۱۷۲
۱۷۳: اگر کوئی امامت کرے تو قرأت میں تخفیف کرے	۱۷۳
۱۷۴: نماز کی تحریم و تحلیل	۱۷۴
۱۷۵: تکبیر کے وقت انگلیاں کھلی رکھی جائیں	۱۷۵
۱۷۶: تکبیر اولیٰ کی فضیلت	
۱۷۷: نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے	۱۷۶
۱۷۸: بسم اللّٰہ کو زور سے نہ پڑھنا	۱۷۷
۱۷۹: بسم اللّٰہ کو بلند آواز سے پڑھنا	۱۷۸
۱۸۰: الحمد للّٰہ رب العالمین سے قرأت شروع کرنا	
۱۸۱: سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی	۱۷۹
۱۸۲: آمین کہنا	۱۸۰
۱۸۳: آمین کی فضیلت کے بارے میں	۱۸۱
۱۸۴: نماز میں دو مرتبہ خاموشی اختیار کرنا	
۱۸۵: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے	۱۸۲
۱۸۶: رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا	
۱۸۷: رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا	۱۸۳
۱۸۸: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا	۱۸۴
۱۸۹: رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے دور رکھنا	۱۸۵
۱۹۰: رکوع اور سجود میں تسبیح کے بارے میں	
۱۹۱: جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے	
۱۹۲: رکوع اور سجدے میں تلاوت قرآن ممنوع ہے	۱۸۷
۱۹۳: جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟	۱۸۸
۱۹۴: باب اسی سے متعلق	۱۸۹
۱۹۵: سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں	
۱۹۶: اسی سے متعلق	۱۹۰

عنوان	صفحہ
۱۹۷ سجدہ پیشانی اور ناک پر کیا جاتا ہے	
۱۹۸ جب سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے	۱۹۱
۱۹۹ سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے	
۲۰۰ سجدے میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا	
۲۰۱ سجدے میں اعتدال کے بارے میں	۱۹۲
۲۰۲ سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑے رکھنا	۱۹۳
۲۰۳ جب رکوع یا سجدے سے اٹھے تو کمر سیدھی کرے	
۲۰۴ رکوع و سجود امام سے پہلے کرنا مکروہ ہے	۱۹۴
۲۰۵ دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء مکروہ ہے	
۲۰۶ اقعاء کی اجازت کے بارے میں	۱۹۵
۲۰۷ دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے	
۲۰۸ سجدے میں سہارا لینا	۱۹۶
۲۰۹ سجدے سے کیسے اٹھا جائے؟	
۲۱۰ اسی سے متعلق	
۲۱۱ تشہد کے بارے میں	۱۹۷
۲۱۲ اسی کے متعلق	۱۹۸
۲۱۳ تشہد آہستہ پڑھنا	
۲۱۴ تشہد میں کیسے بیٹھا جائے	
۲۱۵ اسی سے متعلق	۱۹۹
۲۱۶ تشہد میں اشارے کے بارے میں	
۲۱۷ نماز میں سلام پھیرنا	۲۰۰
۲۱۸ اسی سے متعلق	
۲۱۹ سلام کو حذف کرنا سنت ہے	۲۰۱
۲۲۰ سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے	
۲۲۱ نماز کے بعد (امام کے) دونوں جانب گھومنا	۲۰۳
۲۲۲ پوری نماز کی ترکیب کے متعلق	
۲۲۳ فجر کی نماز میں قرأت کے بارے میں	۲۰۶
۲۲۴ ظہر اور عصر میں قرأت کے بارے میں	۲۰۷
۲۲۵ مغرب میں قرأت کے بارے میں	۲۰۸
۲۲۶ عشاء میں قرأت کے بارے میں	۲۰۹
۲۲۷ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا	
۲۲۸ اگر امام زور سے پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے	۲۱۰
۲۲۹ جب مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟	۲۱۴

عنوان	صفحہ
۲۳۰ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے	
۲۳۱ مقبرے اور حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے	۲۱۵
۲۳۲ مسجد بنانے کی فضیلت کے بارے میں	۲۱۶
۲۳۳ قبر کے پاس مسجد بنانا مکروہ ہے	
۲۳۴ مسجد میں سونا	۲۱۷
۲۳۵ مسجد میں خرید و فروخت کرنا، گم شدہ چیزوں کے متعلق پوچھ گچھ کرنا اور شعر پڑھنا مکروہ ہے	
۲۳۶ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو	۲ ۸
۲۳۷ مسجد قباء میں نماز پڑھنا	۲۱۹
۲۳۸ کونسی مسجد افضل ہے	
۲۳۹ مسجد کی طرف جانا	۲۲۰
۲۴۰ نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت سے متعلق	۲۲۱
۲۴۱ چٹائی پر نماز پڑھنا	
۲۴۲ بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا	
۲۴۳ بچھونوں پر نماز پڑھنا	۲۲۲
۲۴۴ باغوں میں نماز پڑھنا	
۲۴۵ نمازی کے سترہ کے بارے میں	۲۲۳
۲۴۶ نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے	
۲۴۷ نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتی	۲۲۴
۲۴۸ نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی	
۲۴۹ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۲۵
۲۵۰ قبلے کی ابتداء کے بارے میں	
۲۵۱ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے	۲۲۶
۲۵۲ جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے	۲۲۷
۲۵۳ وہ چیز جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے	۲۲۸
۲۵۴ بکریوں اور اونٹوں کے باڑہ میں نماز پڑھنا	۲۲۹
۲۵۵ سواری پر نماز پڑھنا اس کا رخ جدھر بھی ہو	
۲۵۶ سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بارے میں	۲۳۰
۲۵۷ نماز کیلئے جماعت کھڑی ہو جائے اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے	
۲۵۸ اونگھتے وقت نماز پڑھنا	۲۳۱
۲۵۹ جو آدمی کسی کی ملاقات کیلئے جائے وہ ان کی امامت نہ کرے	۲۳۲
۲۶۰ امام کا دعا کیلئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے	

عنوان	صفحہ
۲۶۱: اس امام کے بارے میں جس کو مقتدی ناپسند کریں	۲۳۳
۲۶۲: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو	۲۳۴
۲۶۳: اسی سے متعلق	۲۳۵
۲۶۴: دو رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہو جانا	۲۳۶
۲۶۵: قعدۂ اولیٰ کی مقدار کے بارے میں	۲۳۷
۲۶۶: نماز میں اشارہ کرنا	۲۳۸
۲۶۷: مردوں کیلئے تسبیح اور عورتوں کیلئے تصفیق کے متعلق	۲۳۹
۲۶۸: نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے	
۲۶۹: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے	۲۴۰
۲۷۰: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا	۲۴۱
۲۷۱: نبیؐ نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں	۲۴۲
۲۷۲: جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی	
۲۷۳: نماز میں سدل مکروہ ہے	۲۴۳
۲۷۴: نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے	
۲۷۵: نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے	۲۴۴
۲۷۶: نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے	۲۴۵
۲۷۷: بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے	
۲۷۸: نماز میں خشوع کے بارے میں	۲۴۶
۲۷۹: نماز میں پنجے میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے	
۲۸۰: نماز میں دیر تک قیام کرنا	۲۴۷
۲۸۱: رکوع اور سجدہ کی کثرت کے بارے میں	
۲۸۲: سانپ اور بچھو کو نماز میں مارنا	۲۴۸
۲۸۳: سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا	۲۴۹
۲۸۴: سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا	۲۵۰
۲۸۵: سجدہ سہو میں تشہد پڑھنا	۲۵۱
۲۸۶: جسے نماز میں کمی یا زیادتی کا شک ہو	۲۵۲
۲۸۷: ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا	۲۵۳
۲۸۸: جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا	۲۵۵
۲۸۹: فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں	
۲۹۰: قنوت کو ترک کرنا	۲۵۶
۲۹۱: نماز میں جو چھینکے اس کے متعلق	
۲۹۲: نماز میں کلام منسوخ ہونا	۲۵۷
۲۹۳: توبہ کی نماز کے بارے میں	۲۵۸

عنوان	صفحہ
۲۹۴: بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے	۲۵۸
۲۹۵: اگر تشہد کے بعد حدث ہو جائے	۲۵۹
۲۹۶: جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے	۲۶۰
۲۹۷: نماز کے بعد تسبیح کے بارے میں	
۲۹۸: کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا	۲۶۱
۲۹۹: نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا	
۳۰۰: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا	۲۶۲
۳۰۱: جو دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کی فضیلت	۲۶۳
۳۰۲: فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کے متعلق	۲۶۴
۳۰۳: فجر کی سنتوں میں تخفیف کرنے اور قرأت کے متعلق	
۳۰۴: فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کرنا	
۳۰۵: طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۶۵
۳۰۶: فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنا	
۳۰۷: جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۶۶
۳۰۸: جس کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد پڑھ لے	۲۶۷
۳۰۹: فجر کی سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے	۲۶۸
۳۱۰: ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنا	۲۶۹
۳۱۱: ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا	
۳۱۲: اسی سے متعلق	
۳۱۳: عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا	۲۷۰
۳۱۴: مغرب کے بعد دو رکعتوں اور قرأت کے بارے میں	۲۷۱
۳۱۵: مغرب کی سنتیں گھر پر پڑھنا	
۳۱۶: مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بارے میں	۲۷۲
۳۱۷: عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا	۲۷۳
۳۱۸: رات کی نماز دو دو رکعت ہے	
۳۱۹: رات کی نماز کی فضیلت کے بارے میں	
۳۲۰: نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں	۲۷۴
۳۲۱: اسی سے متعلق	۲۷۵
۳۲۲: اسی سے متعلق	
۳۲۳: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے	۲۷۶
۳۲۴: رات کو قرآن پڑھنا	
۳۲۵: نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں	۲۷۷
وتر کے ابواب	۲۷۹
۳۲۶: وتر کی فضیلت کے بارے میں	

عنوان	صفحہ
۳۲۷ وتر فرض نہیں ہے	
۳۲۸ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے	۲۸۰
۳۲۹ وتر رات کے اوّل اور آخر دونوں وقتوں میں جائز ہے	
۳۳۰ وتر کی سات رکعتوں کے بارے میں	۲۸۱
۳۳۱ وتر کی پانچ رکعتوں کے بارے میں	
۳۳۲ وتر میں تین رکعتیں ہیں	۲۸۲
۳۳۳ وتر میں ایک رکعت پڑھنا	۲۸۳
۳۳۴ وتر کی نماز میں کیا پڑھے	
۳۳۵ وتر میں قنوت پڑھنا	۲۸۴
۳۳۶ جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے	۲۸۵
۳۳۷ صبح سے پہلے وتر پڑھنا	۲۸۶
۳۳۸ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں	
۳۳۹ سواری پر وتر پڑھنا	۲۸۷
۳۴۰ چاشت کی نماز کے بارے میں	۲۸۹
۳۴۱ زوال کے وقت نماز پڑھنا	۲۹۰
۳۴۲ نماز حاجت کے بارے میں	۲۹۱
۳۴۳ استخارے کی نماز کے بارے میں	
۳۴۴ صلوٰۃ تسبیح کے بارے میں	۲۹۲
۳۴۵ نبی اکرم ﷺ پر کس طرح درود بھیجا جائے	۲۹۴
۳۴۶ درود کی فضیلت کے بارے میں	۲۹۵
جمعہ کے متعلق ابواب	۲۹۷
۳۴۷ جمعہ کے دن کی فضیلت	
۳۴۸ جمعہ کے وہ ساعت جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے	
۳۴۹ جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں	۲۹۹
۳۵۰ جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بارے میں	۳۰۰
۳۵۱ جمعہ کے دن وضو کرنے کے بارے میں	۳۰۱
۳۵۲ جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے کے بارے میں	۳۰۲
۳۵۳ بغیر عذر جمعہ ترک کرنے کے بارے میں	
۳۵۴ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو	۳۰۳
۳۵۵ وقت جمعہ کے بارے میں	۳۰۴
۳۵۶ منبر پر خطبہ پڑھنے کے بارے میں	
۳۵۷ دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کے بارے میں	۳۰۵
۳۵۸ خطبہ مختصر پڑھنے کے بارے میں	
۳۵۹ منبر پر قرآن پڑھنا	
۳۶۰ خطبہ دیتے وقت امام کی طرف منہ کرنا	۳۰۶
۳۶۱ دوران خطبہ آنے والا شخص دو رکعت پڑھے	
۳۶۲ کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو	۳۰۷
۳۶۳ جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے	۳۰۸
۳۶۴ امام کے خطبہ کے دوران احتباء مکروہ ہے	
۳۶۵ منبر پر دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے	۳۰۹
۳۶۶ جمعہ کی اذان کے بارے میں	
۳۶۷ امام کے منبر سے اترنے کے بعد بات کرنے سے متعلق	
۳۶۸ جمعہ کی نماز میں قرأت کے بارے میں	
۳۶۹ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے	۳۱۱
۳۷۰ جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز کے بارے میں	
۳۷۱ جو جمعہ کی ایک رکعت کو پا سکے	۳۱۳
۳۷۲ جمعہ کے دن قیلولہ کے بارے میں	۳۱۴
۳۷۳ جو اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے	
۳۷۴ جمعہ کے دن سفر کرنا	
۳۷۵ جمعہ کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانا	۳۱۵
عیدین کے ابواب	۳۱۷
۳۷۶ عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا	
۳۷۷ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا	
۳۷۸ عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی	
۳۷۹ عیدین کی نماز میں قراءت کے بارے میں	۳۱۸
۳۸۰ عیدین کی تکبیرات کے بارے میں	۳۱۹
۳۸۱ عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں	۳۲۰
۳۸۲ عیدین کیلئے عورتوں کے نکلنا	۳۲۱
۳۸۳ نبی کریم ﷺ عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے آتے	۳۲۲
۳۸۴ عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے	
سفر کے ابواب	۳۲۴
۳۸۵ سفر میں قصر نماز پڑھنا	
۳۸۶ کتنی مدت تک نماز میں قصر کی جائے	۳۲۵
۳۸۷ سفر میں نفل نماز پڑھنا	۳۲۷
۳۸۸ دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں	۳۲۸
۳۸۹ نماز استسقاء کے بارے میں	۳۲۹
۳۹۰ سورج گرہن کی نماز کے بارے میں	۳۳۱

عنوان	صفحہ
۳۹۱ نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے	۳۳۳
۳۹۲ خوف کے وقت نماز پڑھنا	۳۳۵
۳۹۳ قرآن کے سجدوں کے بارے میں	
۳۹۴ عورتوں کے مسجدوں میں جانا	۳۳۶
۳۹۵ مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بارے میں	
۳۹۶ سورۂ انشقاق اور سورۂ علق کے سجدوں کے بارے میں	۳۳۷
۳۹۷ سورۂ نجم کے سجدہ کے بارے میں	۳۳۸
۳۹۸ اس بارے میں جو سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرے	
۳۹۹ سورۂ "ص" کے سجدہ کے بارے میں	۳۳۹
۴۰۰ سورۂ "حج" کے سجدہ کے بارے میں	
۴۰۱ قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟	۳۴۰
۴۰۲ جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے	۳۴۱
۴۰۳ جو شخص رکوع اور سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اسکے متعلق وعید	
۴۰۴ جو فرض نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی امامت کرے	
۴۰۵ گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدے کی اجازت کے متعلق	۳۴۲
۴۰۶ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے	۳۴۳
۴۰۷ نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنا	
۴۰۸ اگر کوئی شخص امام کو سجدے میں پائے تو کیا کرے	۳۴۴
۴۰۹ نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے	۳۴۵
۴۱۰ دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا	۳۴۶
۴۱۱ مسجدوں میں خوشبو کرنا	
۴۱۲ نماز رات اور دن کی (یعنی نفل) دو دو رکعت ہے	
۴۱۳ نبی اکرم ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے	۳۴۷
۴۱۴ عورتوں کی چادر میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بارے میں	۳۴۸
۴۱۵ اس عمل اور چلنا جو نفل نماز میں جائز ہے	
۴۱۶ ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا	۳۴۹
۴۱۷ مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت اور قدموں کے ثواب کے بارے میں	
۴۱۸ مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا (نوافل) افضل ہے	۳۵۰
۴۱۹ جب کوئی شخص مسلمان ہو تو غسل کرے	
۴۲۰ بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ پڑھے	۳۵۱
۴۲۱ اس امت کی نشانی کے بارے میں جو وضو اور سجدوں کی وجہ سے ہوگی قیامت کے دن	
۴۲۲ وضو دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے	

عنوان	صفحہ
۴۲۳ وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے	۳۵۲
۴۲۴ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے	
۴۲۵ جنبی اگر وضو کرے تو اس کے لئے کھانے کی اجازت ہے	
۴۲۶ نماز کی فضیلت کے بارے میں	
۴۲۷ اسی سے متعلق	۳۵۳
ابواب زکوٰۃ	۳۵۴
۴۲۸ زکوٰۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید کے متعلق	
۴۲۹ زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا	۳۵۵
۴۳۰ سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کے بارے میں	۳۵۷
۴۳۱ اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۵۸
۴۳۲ گائے بیل کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۵۹
۴۳۳ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے	۳۶۰
۴۳۴ کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۱
۴۳۵ گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ نہیں	۳۶۲
۴۳۶ شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۳
۴۳۷ سال گزرنے سے قبل مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں	
۴۳۸ مسلمانوں پر جزیہ نہیں	۳۶۴
۴۳۹ زیور کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۵
۴۴۰ سبزیوں کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۶
۴۴۱ نہری زمین کی کھیتی پر زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۷
۴۴۲ یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں	
۴۴۳ حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں، اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ ہے	۳۶۹
۴۴۴ غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنا	
۴۴۵ انصاف کے ساتھ زکوٰۃ دینے والے عامل کے متعلق	۳۷۱
۴۴۶ زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے بارے میں	
۴۴۷ زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنا	
۴۴۸ زکوٰۃ مالداروں سے لے کر فقراء میں دی جائے	۳۷۲
۴۴۹ کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے	۳۷۳
۴۵۰ کس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں	
۴۵۱ مقروض وغیرہ کا زکوٰۃ لینا جائز ہے	۳۷۴
۴۵۲ رسول اللہ ﷺ اہل بیت اور آپ ﷺ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں	۳۷۵
۴۵۳ عزیز و اقارب کو زکوٰۃ دینا	۳۷۶

عنوان	صفحہ
۴۵۴ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے	
۴۵۵ زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت کے بارے میں	
۴۵۶ سائل کے حق کے بارے میں	۳۷۹
۴۵۷ جن کا دل جیتنا منظور ہو ان کو دینا	۳۸۰
۴۵۸ جسے زکوٰۃ میں دیا ہوا مال وراثت میں ملے	۳۸
۴۵۹ صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹانا مکروہ ہے	
۴۶۰ میت کی طرف سے صدقہ دینا	۳۸۲
۴۶۱ بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا	
۴۶۲ صدقہ فطر کے بارے میں	۳۸۳
۴۶۳ صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینا	۳۸۵
۴۶۴ وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا	
۴۶۵ سوال منع ہے	۳۸۶
روزوں کے متعلق ابواب	۳۸۸
۴۶۶ رمضان کی فضیلت کے بارے میں	
۴۶۷ رمضان سے پہلے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے	۳۸۹
۴۶۸ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	۳۹۰
۴۶۹ رمضان کیلئے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے	
۴۷۰ چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے	۳۹۱
۴۷۱ مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے	
۴۷۲ چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا	۳۹۲
۴۷۳ عید کے دو مہینے ایک ساتھ کم نہیں ہوتے	۳۹۳
۴۷۴ ہر شہر والوں کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے	۳۹۴
۴۷۵ کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے	
۴۷۶ عید الفطر اس دن ہے جس دن سب افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن جس دن سب قربانی کریں	۳۹۶
۴۷۷ جب رات سامنے آئے اور دن گزر جائے تو افطار کرنا چاہیے	
۴۷۸ جلدی روزہ کھولنے کے بارے میں	
۴۷۹ سحری میں تاخیر سے متعلق	۳۹۷
۴۸۰ صبح صادق کی تحقیق کے بارے میں	۳۹۸
۴۸۱ جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں	۳۹۹
۴۸۲ سحری کھانے کی فضیلت کے بارے میں	
۴۸۳ سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۴۸۴ سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت کے متعلق	۴۰۱
۴۸۵ لڑنے والے کیلئے افطار کی اجازت کے متعلق	۴۰۲

عنوان	صفحہ
۴۸۶ حاملہ اور دودھ پلانے والی کیلئے افطار کی اجازت ہے	۴۰۲
۴۸۷ میت کی طرف سے روزہ رکھنا	۴۰۳
۴۸۸ روزوں کے کفارے کے بارے میں	۴۰۴
۴۸۹ اس صائم کے بارے میں جس کو قے آ جائے	
۴۹۰ روزے میں عمداً قے کرنا	۴۰۵
۴۹۱ روزے میں بھول کر کھانے پینا	۴۰۶
۴۹۲ قصداً روزہ توڑنا	
۴۹۳ رمضان میں روزہ توڑنے کے کفارہ کے متعلق	۴۰۷
۴۹۴ روزے میں مسواک کرنا	۴۰۸
۴۹۵ روزے میں سرمہ لگانا	
۴۹۶ روزے میں بوسہ لینا	۴۰۹
۴۹۷ روزہ میں بوس وکنار کرنا	
۴۹۸ اس کا روزہ درست نہیں جو رات سے نیت نہ کرے	۴۱۰
۴۹۹ نفل روزہ توڑنا	
۵۰۰ نفل روزے کی قضا واجب ہے	۴۱۲
۵۰۱ شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھنا	۴۱۳
۵۰۲ تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے	۴۱۴
۵۰۳ شعبان کی پندرھویں رات کے بارے میں	۴ ۵
۵۰۴ محرم کے روزوں کے بارے میں	
۵۰۵ جمعہ کے دن روزہ رکھنا	۴۱۶
۵۰۶ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۵۰۷ ہفتے کے دن روزہ رکھنا	۴۱۷
۵۰۸ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا	۴۱۸
۵۰۹ بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا	
۵۱۰ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بارے میں	۴ ۹
۵۱۱ عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۵۱۲ عاشورہ کے روزہ کی ترغیب کے بارے میں	۴۲۰
۵۱۳ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے	۴۲۱
۵۱۴ عاشورہ کونسا دن ہے	
۵۱۵ ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا	۴۲۲
۵۱۶ ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں اعمال صالحہ کی فضیلت	
۵۱۷ شوال کے چھ روزوں کے بارے میں	۴۲۳
۵۱۸ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا	۴۲۴

عنوان	صفحہ
۵۱۹ روزہ کی فضیلت کے بارے میں	۴۲۵
۵۲۰ ہمیشہ روزہ رکھنا	۴۲۶
۵۲۱ پے در پے روزے رکھنا	۴۲۷
۵۲۲: عید الفطر اور عید الضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت	۴۲۸
۵۲۳: ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے	
۵۲۴: روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے	۴۲۹
۵۲۵: روزہ دار کو پچھنے لگانے کی اجازت کے متعلق	
۵۲۶ روزوں میں وصال کی کراہت کے متعلق	۴۳۱
۵۲۷: صبح تک حالت جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا	۴۳۲
۵۲۸: روزہ دار کو دعوت قبول کرنا	۴۳۳
۵۲۹: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۵۳۰: رمضان کی قضاء میں تاخیر کے بارے میں	
۵۳۱. روزہ دار کے ثواب کے متعلق جب لوگ اس کے سامنے کھانا	
کھائیں	۴۳۴
۵۳۲: حائضہ روزوں کی قضا کرے نماز کی نہیں	۴۳۵
۵۳۳. روزہ دار کیلئے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے	
۵۳۴ جو شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر (نفلی)	
روزہ نہ رکھے	
۵۳۵: اعتکاف کے بارے میں	۴۳۶
۵۳۶: شب قدر کے بارے میں	۴۳۷
۵۳۷ سی سے متعلق	۴۳۹
۵۳۸: سردیوں کے روزے کے بیان میں	
۵۳۹: ان لوگوں کا روزہ رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں	
۵۴۰: جو شخص رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے	۴۴۱
۵۴۱: روزہ دار کے تحفے کے بارے میں	
۵۴۲ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے	
۵۴۳: ایام اعتکاف گزر جانا	۴۴۲
۵۴۴: کیا معتکف اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے یا نہیں؟	۴۴۳
۵۴۵: رمضان میں رات کو نماز پڑھنا	۴۴۴
۵۴۶. روزہ افطار کرانے کی فضیلت کے بارے میں	۴۴۵
۵۴۷ رمضان میں نماز تراویح کی ترغیب اور فضیلت	
ابواب حج	۴۴۷
۵۴۸ مکہ کے حرم ہونا	
۵۴۹ حج اور عمرے کے ثواب کے بارے میں	۴۴۸
۵۵۰ ترک حج کی مذمت میں	۴۴۸
۵۵۱ زادِراہ اور سواری کی ملکیت سے حج فرض ہو جاتا ہے	۴۴۹
۵۵۲: کتنے حج فرض ہیں	
۵۵۳ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے	۴۵۰
۵۵۴: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے	۴۵۱
۵۵۵: نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ احرام باندھا	۴۵۲
۵۵۶: نبی ﷺ نے کب احرام باندھا	
۵۵۷: حج افراد کے بیان میں	۴۵۳
۵۵۸ حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا	۴۵۴
۵۵۹: تمتع کے بارے میں	
۵۶۰. تلبیہ (لبیک کہنے) کہنا	۴۵۵
۵۶۱: تلبیہ اور قربانی کی فضیلت کے بارے میں	۴۵۷
۵۶۲. تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا	۴۵۸
۵۶۳ احرام باندھتے وقت غسل کرنا	
۵۶۴: آفاقی کے لئے احرام باندھنے کی جگہ کے بارے میں	۴۵۹
۵۶۵: محرم "احرام والے" کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں	
۵۶۶: اگر تہبند اور جوتے نہ ہوں تو پاجامہ اور موزے پہن لے	
۵۶۷: جو شخص قمیص یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے	۴۶۰
۵۶۸: محرم کا کن جانوروں کو مارنا جائز ہے	
۵۶۹: محرم کے پچھنے لگانا	۴۶۲
۵۷۰ احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے	
۵۷۱: محرم کو نکاح کی اجازت کے متعلق	۴۶۳
۵۷۲: محرم کو شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں	۴۶۴
۵۷۳: محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے	۴۶۶
۵۷۴: محرم کے لئے سمندری جانوروں کا شکار حلال ہے	
۵۷۵: محرم کے لئے بجو کے شکار کا حکم	۴۶۷
۵۷۶ مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا	
۵۷۷: نبی اکرم ﷺ مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے	
اور پستی کی طرف سے باہر نکلے	۴۶۸
۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے	
۵۷۹ بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے	
۵۸۰ طواف کی کیفیت کے بارے میں	۴۶۹
۵۸۱ حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنا	
۵۸۲ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے	۴۷۰

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۵۸۳ نبی اکرم ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا	۴۷۰	۶۱۷ بکریوں کی تقلید کے بارے میں	
۵۸۴ حجر اسود کو بوسہ دینا		۶۱۸ اگر ہدی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے	۴۹۳
۵۸۵ سعی صفا سے شروع کرنی چاہیے	۴۷۱	۶۱۹ قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا	
۵۸۶ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا	۴۷۲	۶۲۰ سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں	۴۹۴
۵۸۷ سواری پر طواف کرنا		۶۲۱ بال منڈوانے اور کتروانا	
۵۸۸ طواف کی فضیلت کے بارے میں	۴۷۳	۶۲۲ عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے	۴۹۵
۵۸۹ عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو "نفل" پڑھنا		۶۲۳ جو آدمی سر منڈوالے ذبح سے پہلے اور قربانی کرلے کنکریاں	
۵۹۰ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے	۴۷۴	مارنے سے پہلے	
۵۹۱ ننگے ہو کر طواف کرنا حرام ہے		۶۲۴ احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائے	۴۹۶
۵۹۲ خانہ کعبہ میں داخل ہونا	۴۷۵	۶۲۵ حج میں لبیک کہنا کب ترک کیا جائے	۴۹۷
۵۹۳ کعبہ میں نماز پڑھنا	۴۷۶	۶۲۶ عمرے میں تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے	
۵۹۴ خانہ کعبہ کو توڑ کر بنانا		۶۲۷ رات کو طواف زیارت کرنا	۴۹۸
۵۹۵ حطیم میں نماز پڑھنا		۶۲۸ وادی ابطح میں اترنا	
۵۹۶ حجر اسود رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت	۴۷۷	۶۲۹ باب	۴۹۹
۵۹۷ منیٰ کی طرف جانے اور قیام کرنا	۴۷۸	۶۳۰ لڑکے کے حج کے بارے میں	
۵۹۸ منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے		۶۳۱ بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنا	۵۰۰
۵۹۹ منیٰ میں قصر نماز پڑھنا	۴۷۹	۶۳۲ اسی سے متعلق	۵۰۱
۶۰۰ عرفات میں ٹھہرنے اور دعا کرنا		۶۳۳ عمرہ واجب ہے یا نہیں	۵۰۲
۶۰۱ تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے	۴۸۰	۶۳۴ اسی سے متعلق	
۶۰۲ عرفات سے واپسی کے بارے میں	۴۸۲	۶۳۵ عمرے کی فضیلت کے بارے میں	۵۰۳
۶۰۳ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا		۶۳۶ تنعیم سے عمرے کے لئے جانا	
۶۰۴ امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا	۴۸۳	۶۳۷ جعرانہ سے عمرے کے لئے جانا	۵۰۴
۶۰۵ ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا	۴۸۴	۶۳۸ رجب میں عمرہ کرنا	
۶۰۶ باب	۴۸۵	۶۳۹ ذیقعدہ میں عمرہ کرنا	۵۰۵
۶۰۷ مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا	۴۸۶	۶۴۰ رمضان میں عمرہ کرنا	
۶۰۸ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا	۴۸۷	۶۴۱ جو حج کے لئے لبیک پکارنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جائے	
۶۰۹ زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا		۶۴۲ حج میں شرط لگانا	۵۰۶
۶۱۰ سوار ہو کر کنکریاں مارنا		۶۴۳ اسی سے متعلق	۵۰۷
۶۱۱ کنکریاں کیسے ماری جائیں	۴۸۸	۶۴۴ طواف زیارت کے بعد کسی عورت کو حیض آجانا	
۶۱۲ رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے کی کراہت کے متعلق	۴۸۹	۶۴۵ حائضہ کون کون سے افعال کر سکتی ہے	۵۰۸
۶۱۳ اونٹ اور گائے میں شراکت کے بارے میں		۶۴۶ جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے چاہیے کہ آخر میں	
۶۱۴ قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بارے میں	۴۹۰	بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے	۵۰۹
۶۱۵ باب	۴۹۲	۶۴۷ قارن صرف ایک طواف کرے	
۶۱۶ مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا		۶۴۸ مہاجر حج کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے	۵۱۰

عنوان	صفحہ
٦٤٩ حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے	٥١١
٦٥٠ محرم کے بارے میں جو احرام میں مرجائے	
٦٥١ محرم اگر آنکھوں کی تکلیف جائے تو ایلوے کا لیپ کرے	٥١٢
٦٥٢ اگر محرم احرام کی حالت میں سر منڈا دے تو کیا حکم ہے	
٦٥٣ چرواہوں کو اجازت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں	٥١٣
٦٥٤ باب ٥٦٢٤ تا ٥٠٠	٥١٤
میّت (جنازے) کے ابواب	٥١٨
٦٦١ بیماری کے ثواب کے بارے میں	
٦٦٢ مریض کی عیادت کرنا	
٦٦٣ موت کی تمنا کرنا منع ہے	٥٢٠
٦٦٤ مریض کے لئے تعوذ کے بارے میں	٥٢١
٦٦٥ وصیت کی ترغیب کے بارے میں	
٦٦٦ تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت کے بارے میں	٥٢٢
٦٦٧ حالت نزع میں مریض کو تلقین کرنے اور دعا کرنا	٥٢٣
٦٦٨ موت کی سختی کے بارے میں	٥٢٤
٦٦٩ باب	٥٢٥
٦٧٠ باب	
٦٧١ کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنا مکروہ ہے	
٦٧٢ صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو	٥٢٦
٦٧٣ میت کو بوسہ دینا	٥٢٧
٦٧٤ میت کو غسل دینا	
٦٧٥ میت کو مشک لگانا	٥٢٨
٦٧٦ میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا	٥٢٩
٦٧٧ کفن کس طرح دینا مستحب ہے	
٦٧٨ باب	٥٣٠
٦٧٩ نبی اکرم ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے	٥٣١
٦٨٠ اہل میت کے لئے کھانا پکانا	٥٣٢
٦٨١ مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے	
٦٨٢ نوحہ حرام ہے	
٦٨٣ میت پر بلند آواز سے رونا منع ہے	
٦٨٤ میت پر چلائے بغیر رونا جائز ہے	٥٣٤
٦٨٥ جنازہ کے آگے چلنا	٥٣٥
٦٨٦ جنازہ کے پیچھے چلنا	٥٣٦

عنوان	صفحہ
٦٨٧ جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے	٥٣٧
٦٨٨ جنازے کے پیچھے سواری پر سوار ہو کر جانے کی اجازت	
٦٨٩ جنازہ کو جلدی لے جانا	٥٣٨
٦٩٠ شہدائے احد اور حضرت حمزہؓ کے بارے میں	٥٣٩
٦٩١ باب ٦٩١ تا ٦٩٣	٥٤٠
٦٩٤ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا	٥٤١
٦٩٥ مصیبت پر صبر کی فضیلت کے بارے میں	
٦٩٦ تکبیرات جنازہ کے بارے میں	٥٤٢
٦٩٧ نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے	٥٤٣
٦٩٨ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا	٥٤٤
٦٩٩ نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے شفاعت کے متعلق	٥٤٥
٧٠٠ طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے	٥٤٦
٧٠١ بچوں کی نماز جنازہ کے بارے میں	٥٤٧
٧٠٢ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد روئے نہ تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے	٥٤٨
٧٠٣ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	
٧٠٤ مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو	
٧٠٥ شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنا	٥٤٩
٧٠٦ قبر پر نماز جنازہ پڑھنا	
٧٠٧ نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا	٥٥٠
٧٠٨ نماز جنازہ کی فضیلت کے بارے میں	٥٥١
٧٠٩ دوسرا باب	
٧١٠ جنازہ کے لئے کھڑا ہونا	٥٥٢
٧١١ جنازہ کے لئے کھڑا نہ ہونا	
٧١٢ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہیں اور شق دوسروں کے لئے ہے	٥٥٣
٧١٣ میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے	
٧١٤ قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا	٥٥٤
٧١٥ قبروں کو زمین کے برابر کر دینا	٥٥٥
٧١٦ قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے	
٦١٧ قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے ارد گرد اور ان کے اوپر لکھنا حرام ہے	٥٥٦
٧١٨ قبرستان جانے کی دعا کے بارے میں	
٧١٩ قبروں کی زیارت کی اجازت کے متعلق	
٧٢٠ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے	٥٥٧

عنوان	صفحہ
۷۲۱ عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا	۵۵۸
۷۲۲ رات کو دفن کرنا	
۷۲۳ میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا	۵۵۹
۷۲۴ جس کا بیٹا فوت ہو جائے اس کے ثواب کے بارے میں	
۷۲۵ شہداء کون ہیں	۵۶۱
۷۲۶ طاعون سے بھاگنا منع ہے	
۷۲۷ جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے	۵۶۲
۷۲۸ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ	۵۶۳
۷۲۹ قرض دار کی نماز جنازہ کے بارے میں	
۷۳۰ عذاب قبر کے بارے میں	۵۶۴
۷۳۱ مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر کے بارے میں	۵۶۵
۷۳۲ جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت کے بارے میں	۵۶۶
۷۳۳ جنازہ میں جلدی کرنا	
۷۳۴ تعزیت کی فضیلت کے بارے میں	
۷۳۵ نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا	
۷۳۶ مؤمن کا جی قرض کی طرف لگا رہتا ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کر دے	۵۶۷
نکاح کے ابواب	۵۶۸
۷۳۷ نکاح کے باب جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں	
۷۳۸ ترک نکاح کی ممانعت کے متعلق	۵۶۹
۷۳۹ جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو	
۷۴۰ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں	۵۷۰
۷۴۱ جس عورت سے پیغام نکاح کرے اس کو دیکھنا	۵۷۱
۷۴۲ نکاح کا اعلان کرنا	
۷۴۳ نکاح کرنیوالے کو کیا کہا جائے	۵۷۲
۷۴۴ جب بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے	
۷۴۵ ان وقتوں کے متعلق جن میں نکاح کرنا مستحب ہے	۵۷۳
۷۴۶ ولیمہ کے بارے میں	
۷۴۷ دعوت قبول کرنا	۵۷۴
۷۴۸ اس شخص کے متعلق جو بن بلائے ولیمہ میں جائے	
۷۴۹ کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنا	۵۷۵
۷۵۰ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا	
۷۵۱ بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں	۵۷۸
۷۵۲ خطبہ نکاح کے بارے میں	۵۷۹

عنوان	صفحہ
۷۵۳ کنواری اور بیوہ کی اجازت کے متعلق	۵۸۰
۷۵۴ یتیم لڑکی پر نکاح کے لئے زبردستی صحیح نہیں	۵۸۲
۷۵۵ اگر دو ولی دو مختلف جگہ نکاح کر دیں تو کیا کیا جائے	
۷۵۶ غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا	۵۸۳
۷۵۷ عورتوں کے مہر کے بارے میں	۵۸۴
۷۵۸ آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا	۵۸۵
۷۵۹ (آزاد کردہ لونڈی سے) نکاح کی فضیلت کے متعلق	
۷۶۰ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس سے صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں	۵۸۶
۷۶۱ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اور اس کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے لیکن یہ شخص صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے	۵۸۷
۷۶۲ حلالہ کرنے اور کرانے والے کے بارے میں	۵۸۸
۷۶۳ باب نکاح متعہ کے بارے میں	۵۸۹
۷۶۴ نکاح شغار کی ممانعت کے متعلق	۵۹۰
۷۶۵ پھوپھی، خالہ، بھانجی، بھتیجی، یک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں	۵۹۱
۷۶۶ عقد نکاح کے وقت شرائط کے بارے میں	۵۹۲
۷۶۷ سلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے	۵۹۳
۷۶۸ نو مسلم کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے	
۷۶۹ وہ شخص جو حاملہ لونڈی خریدے	۵۹۴
۷۷۰ اگر شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں	
۷۷۱ زنا کی اجرت حرام ہے	۵۹۵
۷۷۲ کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے	
۷۷۳ عزل کے بارے میں	۵۹۷
۷۷۴ عزل کی کراہت کے بارے میں	
۷۷۵ کنواری اور بیوہ کے لئے رات کی تقسیم کے بارے میں	۵۹۸
۷۷۶ سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا	
۷۷۷ مشرک میاں بیوی مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے	۵۹۹
۷۷۸ جو شخص نکاح کے بعد مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا حکم	۶۰۰
رضاعت (دودھ پلانے) کے ابواب	۶۰۲
۷۷۹ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رضاعت سے بھی	

عنوان	صفحہ
حرام ہوتے ہیں	
۷۸۰: دودھ مرد کی طرف منسوب ہے	۶۰۳
۷۸۱: ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی	
۷۸۲: رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے	۶۰۴
۷۸۳: رضاعت کی حرمت صرف دو سال کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے	۶۰۶
۷۸۴: دودھ پلانے والی کے حق کی ادائیگی کے بارے میں	
۷۸۵: شادی شدہ لونڈی کو آزاد کرنا	
۷۸۶: لڑکا صاحب فراش کے لئے ہے	۶۰۸
۷۸۷: مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آجائے	
۷۸۸: بیوی پر شوہر کے حقوق	۶۰۹
۷۸۹: عورت کے حقوق کے بارے میں جو اس کے خاوند پر ہیں	
۷۹۰: عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے	۶۱۰
۷۹۱: عورتوں کو بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے	۶۱۱
۷۹۲: غیرت کے بارے میں	۶۱۲
۷۹۳: عورت کا اکیلے سفر کرنا صحیح نہیں	
۷۹۴: غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے	۶۱۳
۷۹۵: باب ۷۹۵ تا ۷۹۷	۶۱۴
طلاق اور لعان کے باب	۶۱۵
۷۹۸: طلاق سنت کے بارے میں	
۷۹۹: جو شخص اپنی بیوی کو "البتہ" کے لفظ سے طلاق دے	۶۱۶
۸۰۰: عورت سے کہنا کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے	
۸۰۱: بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۶۱۸
۸۰۲: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کا نان نفقہ اور گھر شوہر کے ذمہ نہیں	
۸۰۳: نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی	۶۲۰
۸۰۴: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں	۶۲۱
۸۰۵: کوئی شخص اپنے دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے	۶۲۲
۸۰۶: ہنسی اور مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے	
۸۰۷: خلع کے بارے میں	۶۲۳
۸۰۸: خلع لینے والی عورتوں کے بارے میں	۶۲۴
۸۰۹: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں	
۸۱۰: اس شخص کے بارے میں جس کو باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو	
۸۱۱: عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے	۶۲۵

عنوان	صفحہ
۸۱۲: پاگل کی طلاق کے بارے میں	۶۲۵
۸۱۳: باب	۶۲۶
۸۱۴: وہ حاملہ جو خاوند کی وفات کے بعد جنے	
۸۱۵: جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کے بارے میں	۶۲۸
۸۱۶: جس آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی	۶۲۹
۸۱۷: کفارہ ظہار کے بارے میں	۶۳۰
۸۱۸: ایلاء عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	
۸۱۹: لعان کے بارے میں	۶۳۱
۸۲۰: جب عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ عدت کہاں گزارے	۶۳۲
خرید و فروخت کے ابواب	۶۳۴
۸۲۱: شبہات کو ترک کرنا	
۸۲۲: سود کھانا	۶۳۵
۸۲۳: جھوٹ اور جھوٹی گواہی دینے کی مذمت کے متعلق	
۸۲۴: تاجروں کو نبی اکرم ﷺ کا "تجار" کا خطاب دینا	
۸۲۵: باب سودے پر جھوٹی قسم کھانا	۶۳۶
۸۲۶: صبح سویرے تجارت کے متعلق	۶۳۷
۸۲۷: کسی چیز کی قیمت معینہ مدت تک ادھار کرنا جائز ہے	
۸۲۸: بیع کی شرائط لکھنا	۶۳۹
۸۲۹: ناپ تول کے بارے میں	
۸۳۰: نیلام کے ذریعے خرید و فروخت کے بارے میں	۶۴۰
۸۳۱: مدبر کی بیع کے بارے میں	
۸۳۲: بیچنے والوں کے استقبال کی ممانعت کے بارے میں	۶۴۱
۸۳۳: کوئی شہر کا رہنے والا گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے	
۸۳۴: محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت کے بارے میں	۶۴۳
۸۳۵: پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں	۶۴۴
۸۳۶: حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت کے بیان میں	۶۴۵
۸۳۷: دھوکے کی بیع حرام ہے	
۸۳۸: ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے	۶۴۶
۸۳۹: جو چیز بیچنے والے کے پاس نہ ہو اس کو بیچنا منع ہے	
۸۴۰: حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا صحیح نہیں	۶۴۸
۸۴۱: جانور کے عوض جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں	۶۴۹
۸۴۲: دو غلاموں کے بدلے میں ایک غلام خریدنا	
۸۴۳: گیہوں کے بدلے گیہوں بیچنے کا جواز اور کمی بیشی کا عدم جواز	۶۵۰

عنوان	صفحہ
۸۴۴ بیع صرف کے بارے میں	۶۵۱
۸۴۵. پیوندکاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی بیع کے بارے میں	۶۵۳
۸۴۶ بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے	۶۵۴
۸۴۷ باب	۶۵۵
۸۴۸: جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے	۶۵۶
۸۴۹: دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع کے بارے میں	
۸۵۰: جانور بیچتے وقت سواری کی شرط لگانا	۶۵۷
۸۵۱: رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا	
۸۵۲: ایسا ہار خریدنا جس میں سونے اور ہیرے ہوں	
۸۵۳: غلام یا باندی آزاد کرتے ہوئے ولاء کی شرط کی ممانعت	۶۵۸
۸۵۴: باب	۶۵۹
۸۵۵: مکاتب کے پاس ادائیگی کے لئے مال ہو تو کیا حکم ہے	۶۶۰
۸۵۶: کوئی شخص مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے	۶۶۱
۸۵۷: مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کے لئے نہ دے	
۸۵۸: باب	۶۶۲
۸۵۹: مستعار چیز کا واپس کرنا ضروری ہے	
۸۶۰: غلے کی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں	۶۶۳
۸۶۱: دودھ روکے ہوئے جانور کو فروخت کرنا	۶۶۴
۸۶۲: جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال غصب کرنا	
۸۶۳: اگر خریدنے اور فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے	۶۶۵
۸۶۴: ضرورت سے زائد پانی کو فروخت کرنا	
۸۶۵: نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت	۶۶۶
۸۶۶: کتے کی قیمت کے بارے میں	۶۶۷
۸۶۷: پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بارے میں	
۸۶۸: باب پچھنے لگانے والے کی اجرت کے جواز میں	۶۶۸
۸۶۹: کتے اور بلی کی قیمت لینا حرام ہے	
۸۷۰: باب	۶۶۹
۸۷۱: گانے والی لونڈیوں کی فروخت حرام ہے	
۸۷۲: ماں اور اس کے بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا منع ہے	
۸۷۳: غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا	۶۷۰
۸۷۴ راہ گزرنے والے کے لئے راستے کے پھل کھانے کی اجازت کے بارے میں	۶۷۱
۸۷۵ خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت کے بارے میں	
۸۷۶ غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے	۶۷۲

عنوان	صفحہ
۸۷۷ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے	۶۷۳
۸۷۸: شراب بیچنے کی ممانعت کے بارے میں	
۸۷۹: جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ نکالنے کے متعلق	۶۷۵
۸۸۰: جانوروں کی کھال اور بتوں کو فروخت کرنا	
۸۸۱: کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا ممنوع ہے	۶۷۶
۸۸۲: بیع عرایا اور اس کی اجازت کے متعلق	
۸۸۳. دلالی میں قیمت زیادہ لگانا حرام ہے	
۸۸۴: تولتے وقت جھکاؤ رکھنا	۶۷۸
۸۸۵: تنگ دست کے لئے قرض کی ادائیگی میں مہلت دینے اور نرمی کرنا	۶۷۹
۸۸۶: مال دار کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے	
۸۸۷: بیع منابذہ اور ملامسہ کے بارے میں	۶۸۰
۸۸۸: غلہ اور کھجور میں بیع سلم کے بارے میں	۶۸۱
۸۸۹: مشترکہ زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم	
۸۹۰: بیع مخابرہ اور معاومہ کے بارے میں	
۸۹۱: باب	۶۸۲
۸۹۲: بیع میں دھوکہ دینا حرام ہے	
۸۹۳: اونٹ یا کوئی جانور قرض لینا	۶۸۳
۸۹۴: باب	۶۸۴
۸۹۵: مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت کے بارے میں	۶۸۵
حکومت اور قضاء کے بارے میں	۶۸۶
۸۹۶: قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث	
۸۹۷: قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی	۶۸۷
۸۹۸: قاضی کیسے فیصلے کرے	
۸۹۹: عادل امام کے بارے میں	۸۹۹
۹۰۰: قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب تک فریقین کے بیانات نہ سن لے	
۹۰۱ رعایا کی خبرگیری کے بارے میں	۶۸۹
۹۰۲ قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے	
۹۰۳: امراء کو تحفے دینا	۶۹۰
۹۰۴. مقدمات میں رشوت لینے اور دینے والے کے متعلق	
۹۰۵. تحفہ اور دعوت قبول کرنا	۶۹۱
۹۰۶ اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جائز نہیں	۶۹۱	۹۳۷ باب	۷۱۴
۹۰۷ مدعی کے لئے گواہ اور مدعیٰ علیہ پر قسم ہے	۶۹۲	ابواب دیت	
۹۰۸ ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا	۶۹۳	۹۳۸: دیت میں کتنے اونٹ دیئے جائیں	۷۱۶
۹۰۹ مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا	۶۹۴	۹۳۹ دیت کتنے دراہم سے ادا کی جائے	۷۱۷
۹۱۰ عمر بھر کے لئے کوئی چیز ہبہ کرنا	۶۹۵	۹۴۰: ایسے زخم کی دیت کے بارے میں جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے	
۹۱۱ رقبیٰ کے بارے میں	۶۹۶	۹۴۱: انگلیوں کی دیت کے بارے میں	۷۱۸
۹۱۲: لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث	۶۹۷	۹۴۲: (دیت) معاف کر دینا	
۹۱۳: پڑوسی کی دیوار پر لکڑی رکھنا		۹۴۳: جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو	۷۱۹
۹۱۴: قسم دلانے والے کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے		۹۴۴: مومن کے قتل پر عذاب کی شدت کے بارے میں	۷۲۰
۹۱۵: اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے	۶۹۸	۹۴۵: باب خون کے فیصلے کے متعلق	
۹۱۶: والدین کی جدائی کے وقت بچے کو اختیار دیا جائے		۹۴۶: کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص لیا جائے یا نہیں	۷۲۱
۹۱۷: باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے	۶۹۹	۹۴۷: مسلمان کا قتل تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں	
۹۱۸: کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو کیا حکم ہے؟		۹۴۸: معاہد کو قتل کرنے کی ممانعت کے بارے میں	۷۲۳
۹۱۹: مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں	۷۰۰	۹۴۹: بلا عنوان	
۹۲۰: جو شخص اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرے	۷۰۱	۹۵۰: مقتول کے ولی کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے ورنہ معاف کر دے	
۹۲۱ دو آدمیوں کا اپنے کھیتوں کو پانی دینے سے متعلق جن میں سے ایک کا کھیت اونچا اور دوسرے کا کھیت پست ہو		۹۵۱: مثلہ کی ممانعت کے بارے میں	۷۲۴
۹۲۲ جو شخص موت کے وقت اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کر دے اور ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ ہو		۹۵۲: (جنین) حمل ضائع کر دینے کی دیت کے بارے میں	۷۲۵
	۷۰۲	۹۵۳: مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے	
۹۲۳: اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غلامی میں آجائے	۷۰۳	۹۵۴: اس شخص کے بارے میں جو اپنے غلام کو قتل کر دے	۷۲۷
۹۲۴: کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرنا	۷۰۴	۹۵۵: بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے ترکہ ملے گا	
۹۲۵: اولاد کو ہبہ کرتے وقت برابری قائم رکھنا	۷۰۵	۹۵۶: قصاص کے بارے میں	
۹۲۶: شفعہ کے بارے میں		۹۵۷: تہمت میں قید کرنا	۷۲۸
۹۲۷: غائب کے لئے شفعہ کے بارے میں		۹۵۸: اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے	۷۲۹
۹۲۸: جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو حق شفعہ نہیں		۹۵۹ قسامت کے بارے میں	
	۷۰۶	ابواب حدود	۷۳۱
۹۲۹: ہر شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے	۷۰۷	۹۶۰: جن پر حد واجب نہیں	
۹۳۰: گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ یا بکری کے بارے میں	۷۰۸	۹۶۱ حدود کو ساقط کرنا	
۹۳۱ وقف کے بارے میں	۷۱۰	۹۶۲ مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کے بارے میں	۷۳۲
۹۳۲: اگر حیوان کسی کو زخمی کر دے تو اس کا قصاص نہیں	۷۱۱	۹۶۳: حدود میں تلقین سے متعلق	۷۳۳
۹۳۳ بنجر زمین کو آباد کرنا	۷۱۲	۹۶۴: معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے	
۹۳۴ جاگیر دینا	۷۱۳	۹۶۵ حدود میں سفارش کی ممانعت کے بارے میں	۷۳۵
۹۳۵ درخت لگانے کی فضیلت کے بارے میں		۹۶۶ رجم کی تحقیق کے بارے میں	
۹۳۶ باب کھیتی باڑی کرنا	۷۱۴	۹۶۷ رجم صرف شادی شدہ پر ہے	۷۳۶

عنوان	صفحہ
۹۶۸ اسی سے متعلق	۷۳۸
۹۶۹ اہل کتاب کو سنگسار کرنا	
۹۷۰ زانی کی جلاوطنی کے بارے میں	۷۳۹
۹۷۱ حدود جن پر جاری کی جائیں ان کیلئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں	۷۴۰
۹۷۲ لونڈیوں پر حدود قائم کرنا	۷۴۱
۹۷۳ نشہ والے کی حد کے بارے میں	۷۴۲
۹۷۴ شرابی کی سزا تین مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل ہے	
۹۷۵ کتنی قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے	۷۴۴
۹۷۶ چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا	۷۴۵
۹۷۷ خائن، اچکے اور ڈاکو کے بارے میں	
۹۷۸ پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا	
۹۷۹ جہاد کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے	۷۴۶
۹۸۰ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے	
۹۸۱ اس عورت کے بارے میں جس کے ساتھ زبردستی زنا بالجبر کیا جائے	۷۴۷
۹۸۲ جو شخص جانور سے بدکاری کرے	۷۴۸
۹۸۳ لواطت کی سزا کے بارے میں	۷۴۹
۹۸۴ مرتد کی سزا کے بارے میں	۷۵۰
۹۸۵ جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے	
۹۸۶ جادوگر کی سزا کے بارے میں	۷۵۱
۹۸۷ جو شخص غنیمت کا مال چرائے اس کی سزا کے متعلق	
۹۸۸ جو شخص کسی کو ہیجڑا کہہ کر پکارے اس کی سزا کے متعلق	۷۵۲
۹۸۹ باب تعزیر کے بارے میں	
شکار کے متعلق باب	۷۵۴
۹۹۰ کتے کے شکار میں سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا کھانا ناجائز ہے	
۹۹۱ مجوسی کے کتے سے شکار کرنا	۷۵۵
۹۹۲ باز کے شکار کے بارے میں	
۹۹۳ تیر لگے ہوئے شکار کے غائب ہو جانا	۷۵۶
۹۹۴ جو شخص تیر لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پائے	
۹۹۵ معراض سے شکار کا حکم	۷۵۷
۹۹۶ پتھر سے ذبح کرنا	
۹۹۷ بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک کرنے کے	
بعد اسے کھانا منع ہے	۷۵۸
۹۹۸ (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کے متعلق	۷۵۹
۹۹۹ ذی ناب اور ذی مخلب کی حرمت کے بارے میں	

عنوان	صفحہ
۱۰۰۰ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے	۷۶۰
۱۰۰۱ حلق اور سینہ میں ذبح کرنا چاہیے	۷۶۱
۱۰۰۲ چھپکلی کو مارنا	
۱۰۰۳ سانپ کو مارنا	
۱۰۰۴ کتوں کو ہلاک کرنا	۷۶۳
۱۰۰۵ کتا پالنے والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں	
۱۰۰۶ بانس وغیرہ سے ذبح کرنا	۷۶۴
۱۰۰۷ اس بارے میں جب اونٹ بھاگ جائے	۷۶۵
ابواب قربانی	۷۶۶
۱۰۰۸ قربانی کی فضیلت کے بارے میں	
۱۰۰۹ دو مینڈھوں کی قربانی کے بارے میں	
۱۰ ۰ قربانی جس جانور کی مستحب ہے	۷۶۷
۱۰۱۱ اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی درست نہیں	
۱۰۱۲ اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی مکروہ ہے	۷۶۸
۱۰.۳ چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی کے بارے میں	
۱۰۱۴ قربانی میں شریک ہونا	۷۶۹
۱۰۱۵ ایک بکری ایک گھر کے لئے کافی ہے	۷۷۰
۰۱۶ باب	۷۷۱
۱۰۱۷ نماز عید کے بعد قربانی کرنا	
۱۰۱۸ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے	۷۷۲
۱۰۱۹ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے	
۰۲۰ فرع اور عتیرہ کے بارے میں	۷۷۳
۱۰۲۱ عقیقہ کے بارے میں	۷۷۴
۰۲۲ بچے کے کان میں اذان دینا	۷۷۵
۱۰۲۳ باب ۱۰۲۳ تا ۱۰۲۸	۷۷۶
نذروں اور قسموں کے متعلق	۷۷۸
۱۰۲۹ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں	
۱۰۳۰ جو چیز آدمی کی ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں	۷۷۹
۱۰۳۱ نذر غیر معین کے کفارے کے متعلق	
۱۰۳۲ اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم	
کو توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اس کو توڑ دے	۷۸۰
۱۰۳۳ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے	
۱۰۳۴ قسم میں (استثناء) انشاء اللہ کہنا	۷۸۱
۱۰۳۵ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے	۷۸۲

عنوان	صفحہ
۱۰۳۶ باب	۷۸۲
۱۰۳۷ جو شخص چلنے کی استطاعت نہ ہونے کی باوجود چلنے کی قسم کھالے	۷۸۳
۱۰۳۸ نذر کی کراہت کے بارے میں	۷۸۴
۱۰۳۹ نذر کو پورا کرنا	
۱۰۴۰ نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے	۷۸۵
۱۰۴۱ غلام آزاد کرنے کے ثواب کے بارے میں	
۱۰۴۲ جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے	
۱۰۴۳ باب	۷۸۶
۱۰۴۴ باب	
۱۰۴۵ میت کی طرف سے نذر پوری کرنا	
۱۰۴۶ باب گردنیں آزاد کرنے کی فضیلت کے بارے میں	۷۸۷
ابواب جہاد	۷۴۸
۱۰۴۷ باب لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا	
۱۰۴۸ باب	۷۸۹
۱۰۴۹ شب خون مارنے اور حملہ کرنا	
۱۰۵۰ باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا اور برباد کرنا	۷۹۰
۱۰۵۱ باب مال غنیمت کے بارے میں	۷۹۱
۱۰۵۲ باب گھوڑے کے حصے کے بارے میں	
۱۰۵۳ لشکر کے متعلق	۷۹۲
۱۰۵۴ مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے	
۰۵۵ کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا	۷۹۳
۱۰۵۶ ذمی اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں تو کیا انہیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے	۷۹۴
۱۰۵۷ باب مشرکین کے برتن استعمال کرنا	
۱۰۵۸ باب نفل کے متعلق	۷۹۵
۱۰۵۹ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے	۷۹۶
۱۰۶۰ تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے	۷۹۷
۱۰۶۱ قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت کے بارے میں	
۱۰۶۲ مشرکین کے کھانے کے حکم کے بارے میں	
۱۰۶۳ قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے	۷۹۸
۱۰۶۴ قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لینے کے بارے میں	

عنوان	صفحہ
۱۰۶۵ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے	۸۰۰
۱۰۶۶ باب	
۱۰۶۷ مال غنیمت میں خیانت کے بارے میں	۸۰۱
۱۰۶۸ عورتوں کی جنگ میں شرکت کے بارے میں	۸۰۲
۱۰۶۹ مشرکین کے تحائف قبول کرنا	
۰۷۰ سجدہ شکر کے بارے میں	۸۰۳
۱۰۷۱ عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا	
۱۰۷۲ عہد شکنی کے بارے میں	۸۰۴
۱۰۷۳ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا	
۱۰۷۴ کسی کے حکم پر پورا اترنا	
۱۰۷۵ حلف (یعنی قسم) کے بارے میں	۸۰۵
۱۰۷۶ مجوسیوں سے جزیہ لینا	۸۰۶
۱۰۷۷ ذمیوں کے مال میں سے کیا حلال ہے	
۱۰۷۸ ہجرت کے بارے میں	۸۰۷
۱۰۷۹ بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں	
۱۰۸۰ بیعت توڑنا	
۱۰۸۱ غلام کی بیعت کے بارے میں	۸۰۸
۱۰۸۲ عورتوں کی بیعت کے بارے میں	۸۰۹
۱۰۸۳ اصحاب بدر کی تعداد کے بارے میں	
۱۰۸۴ خمس (پانچویں حصے) کے بارے میں	
۱۰۸۵ تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے	۸۱۰
۱۰۸۶ اہل کتاب کو سلام کرنے کے بارے میں	
۱۰۸۷ مشرکین میں رہنے کی کراہت کے بیان میں	۸۱۱
۱۰۸۸ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دینا	۸۱۲
۱۰۸۹ باب نبی اکرم ﷺ کے ترکہ کے بارے میں	
۱۰۹۰ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ آج کے بعد مکہ میں جہاد نہ کیا جائے گا	۸۱۳
۱۰۹۱ قتال کے مستحب اوقات کے بارے میں	
۱۰۹۲ طیرہ کے بارے میں	۸۱۵
۱۰۹۳ جنگ کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی وصیت	۸۱۶
ابواب فضائل جہاد	۸۱۸
۱۰۹۴ جہاد کی فضیلت کے بارے میں	
۰۹۵ مجاہد کی موت کی فضیلت کے بارے میں	
۱۰۹۶ جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت کے بارے میں	۸۱۹

عنوان	صفحہ
۱۰۹۷ جہاد میں مال خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۰
۱۰۹۸ جہاد میں خدمت گاری کی فضیلت کے بارے میں	
۱۰۹۹ غازی کو سامان جنگ دینا	۸۲۱
۱۱۰۰ اس کی فضیلت کے بارے میں جس قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں	
۱۱۰۱ جہاد کے غبار کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۲
۱۱۰۲ جو شخص جہاد کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے	
۱۱۰۳ جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۳
۱۱۰۴ اللہ کے راستے میں تیر اندازی کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۴
۱۱۰۵ جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بارے میں	
۱۱۰۶ شہید کے ثواب کے بارے میں	۸۲۵
۱۱۰۷ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۶
۱۱۰۸ سمندر کے راستے جہاد کرنا	۸۲۷
۱۱۰۹ اس کے بارے میں جو ریاکاری یا دنیا کیلئے جہاد کرے	۸۲۸
۱۱۱۰ جہاد میں صبح و شام چلنے کی فضیلت کے بارے میں	
۱۱۱۱ بہترین لوگ کون ہیں	۸۲۹
۱۱۱۲ شہادت کی دعا مانگنا	۸۳۰
۱۱۱۳ مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت	
۱۱۱۴ جہاد میں زخمی ہونے کی فضیلت کے بارے میں	۸۳۱
۱۱۱۵ کون سا عمل افضل ہے	
۱۱۱۶ باب	۸۳۲
۱۱۱۷ اس کے بارے میں کہ کون سا آدمی افضل ہے	
۱۱۱۸ باب	
جہاد کے باب	۸۳۶
۱۱۱۹ اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت کی اجازت کے متعلق	
۱۱۲۰ اس کے بارے میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے	
۱۱۲۱ ایک شخص کو بطور لشکر بھیجنا	۸۳۷
۱۱۲۲ اکیلے سفر کرنے کی کراہت کے بارے میں	
۱۱۲۳ جنگ میں جھوٹ اور فریب کی اجازت کے بارے میں	
۱۱۲۴ غزوات نبوی کی تعداد کے بارے میں	۸۳۸
۱۱۲۵ جنگ میں صف بندی اور ترتیب کے بارے میں	
۱۱۲۶ لڑائی کے وقت دعا کرنا	۸۳۹
۱۱۲۷ لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کے بارے میں	
۱۱۲۸ بڑے جھنڈوں کے بارے میں	

عنوان	صفحہ
۱۱۲۹ شعر کے بارے میں	۸۴۰
۱۱۳۰ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے بارے میں	
۱۱۳۱ جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا	۸۴۱
۱۱۳۲ گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنا	
۱۱۳۳ لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا	
۱۱۳۴ تلوار اور اس کی زینت کے بارے میں	۸۴۲
۱۱۳۵ زرہ کے بارے میں	۸۴۳
۱۱۳۶ خود پہننا	
۱۱۳۷ گھوڑوں کی فضیلت کے بارے میں	۸۴۴
۱۱۳۸ پسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں	
۱۱۳۹ ناپسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں	۸۴۵
۱۱۴۰ گھڑ دوڑ کے بارے میں	
۱۱۴۱ گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی کراہت کے بارے میں	۸۴۶
۱۱۴۲ فقراء و مساکین سے دعائے خیر کرانا	
۱۱۴۳ گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کے بارے میں	
۱۱۴۴ جنگ کا امیر مقرر کرنا	۸۴۷
۱۱۴۵ امام کے بارے میں	
۱۱۴۶ امام کی اطاعت کے بارے میں	۸۴۸
۱۱۴۷ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی طاعت جائز نہیں	
۱۱۴۸ جانوروں کو لڑانے اور چہرہ داغنا	۸۴۹
۱۱۴۹ بلوغ کی حد اور مال غنیمت میں حصہ دینا	
۱۱۵۰ شہید کے قرض کے بارے میں	۸۵۰
۱۱۵۱ شہداء کی تدفین کے بارے میں	۸۵۱
۱۱۵۲ مشورے کے بارے میں	
۱۱۵۳ کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے	
۱۱۵۴ جہاد سے فرار کے بارے میں	۸۵۲
۱۱۵۵ سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرنا	۸۵۳
۱۱۵۶ مال فیٔ کے بارے میں	
ابواب لباس	۸۵۴
۱۱۵۷ مردوں کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے	
۱۱۵۸ ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں	
۱۱۵۹ باب	۸۵۵
۱۱۶۰ مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننے کی اجازت کے بارے میں	
۱۱۶۱ مردوں کیلئے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے	

عنوان	صفحہ
۱۱۶۲ پوستین پہننے کے بارے میں	۸۵۶
۱۱۶۳ دباغت کے بعد مردار جانور کی کھال کے بارے میں	
۱۱۶۴ کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت کے بارے میں	۸۵۸
۱۱۶۵ عورتوں کے دامن کی لمبائی کے بارے میں	
۱۱۶۶ اون کا لباس پہننا	۸۵۹
۱۱۶۷ سیاہ عمامہ کے بارے میں	۸۶۰
۱۱۶۸ سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے	
۱۱۶۹ چاندی کی انگوٹھی کے بارے میں	۸۶۱
۱۱۷۰ چاندی کے نگینے	
۱۱۷۱ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بارے میں	
۱۱۷۲ انگوٹھی پر کچھ نقش کرنا	۸۶۲
۱۱۷۳ تصویر کے بارے میں	۸۶۳
۱۱۷۴ تصویر بنانے والوں کے بارے میں	
۱۱۷۵ خضاب کے بارے میں	۸۶۴
۱۱۷۶ لمبے بال رکھنا	
۱۱۷۷ روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت کے بارے میں	۸۶۵
۱۱۷۸ سرمہ لگانا	
۱۱۷۹ صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی ممانعت کے بارے میں	۸۶۶
۱۱۸۰ مصنوعی بال جوڑنا	۸۶۷
۱۱۸۱ ریشمی زین پوشی کی ممانعت کے متعلق	
۱۱۸۲ نبی اکرم ﷺ کے بستر مبارک کے بارے میں	
۱۱۸۳ قمیص کے بارے میں	۸۶۸
۱۱۸۴ نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے	۸۶۹
۱۱۸۵ جبہ پہننا	
۱۱۸۶ دانتوں پر سونا چڑھانا	۸۷۰
۱۱۸۷ درندوں کی کھال استعمال کرنا	
۱۱۸۸ نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک کے بارے میں	۸۷۱
۱۱۸۹ ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے	
۱۱۹۰ ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت کے متعلق	۸۷۲
۱۱۹۱ پہلے کس پاؤں میں جوتا پہنے	
۱۱۹۲ کپڑوں میں پیوند لگانا	۸۷۳
۱۱۹۳ باب ۱۱۹۳ تا ۱۱۹۵	۸۷۴
۱۱۹۶ لوہے اور پیتل کی انگوٹھی کے بارے میں	۸۷۵
۱۱۹۷ ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت کے متعلق	
۱۱۹۸ باب	۸۷۶
ابواب طعام	۸۷۷
۱۱۹۹ نبی اکرم ﷺ کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے	
۱۲۰۰ خرگوش کھانا	
۱۲۰۱ گوہ کھانے کے بارے میں	۸۷۸
۱۲۰۲ باب بجو کھانا	
۱۲۰۳ گھوڑوں کا گوشت کھانا	۸۷۹
۱۲۰۴ پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق	
۱۲۰۵ کفار کے برتنوں میں کھانا کھانا	۸۸۰
۱۲۰۶ اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو اس کا حکم	۸۸۱
۱۲۰۷ بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت کے بارے میں	۸۸۲
۱۲۰۸ انگلیاں چاٹنا	
۱۲۰۹ گر جانے والے لقمے کے بارے میں	
۱۲۱۰ کھانے کے درمیان سے کھانا کھانے کی کراہت کے متعلق	۸۸۳
۱۲۱۱ لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کے بارے میں	
۱۲۱۲ پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت کے متعلق	۸۸۴
۱۲۱۳ سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور چراغ و آگ بجھا کر سونے کے متعلق	۸۸۵
۱۲۱۴ دو دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے کی کراہت کے بارے میں	۸۸۶
۱۲۱۵ کھجور کی فضیلت کے بارے میں	
۱۲۱۶ کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا	
۱۲۱۷ کوڑھی کے ساتھ کھانا کھانا	
۱۲۱۸ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے	۸۸۷
۱۲۱۹ ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کیلئے کافی ہوتا ہے	
۱۲۲۰ ٹڈی کھانا	۸۸۹
۱۲۲۱ جلالہ کے دودھ اور گوشت کا حکم	
۱۲۲۲ مرغی کھانا	۸۹۰
۱۲۲۳ سرخاب کا گوشت کھانا	
۱۲۲۴ بھنا ہوا گوشت کھانا	۸۹۱
۱۲۲۵ تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے متعلق	
۱۲۲۶ نبی اکرم ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنا	
۱۲۲۷ شوربا زیادہ کرنا	
۱۲۲۸ ثرید کی فضیلت کے بارے میں	
۱۲۲۹ گوشت نوچ کر کھانا	۸۹۲

عنوان	صفحہ
۱۲۳۰ چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی اجازت کے متعلق	۸۹۳
۱۲۳۱ نبی اکرم ﷺ کو کونسا گوشت پسند تھا	
۱۲۳۲ سرکہ کے بارے میں	۸۹۴
۱۲۳۳ تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانا	۸۹۵
۱۲۳۴ ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا	
۱۲۳۵ اونٹوں کا پیشاب پینا	۸۹۶
۱۲۳۶ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا	
۱۲۳۷ کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا	
۱۲۳۸ کدو کھانا	۸۹۷
۱۲۳۹ زیتون کا تیل کھانا	
۱۲۴۰ باندی یا غلام کے ساتھ کھانا کھانا	۸۹۸
۱۲۴۱ کھانا کھلانے کی فضیلت کے بارے میں	
۱۲۴۲ رات کے کھانے کی فضیلت کے متعلق	۸۹۹
۱۲۴۳ کھانے پر بسم اللہ پڑھنا	
۱۲۴۴ چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے	۹۰۰
پینے کی اشیاء کے ابواب	۹۰۲
۱۲۴۵ شراب پینے والے کے بارے میں	
۱۲۴۶ ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۹۰۳
۱۲۴۷ جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے	
۱۲۴۸ مٹکوں میں نبیذ بنانا	۹۰۴
۱۲۴۹ کدو کے خول، سبز روغنی گھڑے اور لکڑی (کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت کے متعلق	
۱۲۵۰ برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کے بارے میں	۹۰۵
۱۲۵۱ مشک میں نبیذ بنانا	
۱۲۵۲ ان دانوں کے بارے میں جن سے شراب بنتی ہے	۹۰۶
۱۲۵۳ کچی پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانا	۹۰۷
۱۲۵۴ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت کے متعلق	
۱۲۵۵ کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں	
۱۲۵۶ کھڑے ہو کر پینے کی اجازت کے بارے میں	۹۰۸
۱۲۵۷ برتن میں سانس لینا	۹۰۹
۱۲۵۸ دو بار سانس لے کر پانی پینے کے بارے متعلق	
۱۲۵۹ پینے کی چیز میں پھونکیں مارنا منع ہے	۹۱۰

عنوان	صفحہ
۱۲۶۰ برتن میں سانس لینا مکروہ ہے	
۱۲۶۱ مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے	۹۱۱
۱۲۶۲ اس کی اجازت کے بارے میں	
۱۲۶۳ دائیں ہاتھ والے پہلے پینے کے زیادہ مستحق ہیں	
۱۲۶۴ پلانے والا آخر میں پیئے	۹۱۲
۱۲۶۵ مشروبات میں سے کونسا مشروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا	
نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب	۹۱۴
۱۲۶۶ ماں باپ سے حسن سلوک کے متعلق	
۱۲۶۷ بلا عنوان	
۱۲۶۸ والدین کی رضامندی کی فضیلت کے متعلق	۹۱۵
۱۲۶۹ والدین کی نافرمانی کے متعلق	۹۱۶
۱۲۷۰ والد کے دوست کی عزت کرنا	
۱۲۷۱ خالہ کے ساتھ نیکی کرنا	۹۱۷
۱۲۷۲ والدین کی دعا کے بارے میں	
۱۲۷۳ والدین کے حق کے بارے میں	۹۱۸
۱۲۷۴ قطع رحمی کے بارے میں	
۱۲۷۵ صلہ رحمی کے بارے میں	
۱۲۷۶ اولاد کی محبت کے بارے میں	۹۱۹
۱۲۷۷ اولاد پر شفقت کرنا	
۱۲۷۸ لڑکیوں پر خرچ کرنا	۹۲۰
۱۲۷۹ یتیم پر رحم کرنا اور اس کی کفالت کرنا	۹۲۱
۱۲۸۰ بچوں پر رحم کرنا	۹۲۲
۱۲۸۱ لوگوں پر رحم کرنا	۹۲۳
۱۲۸۲ نصیحت کے بارے میں	۹۲۴
۱۲۸۳ مسلمان کی مسلمان پر شفقت کے متعلق	
۱۲۸۴ مسلمان کی پردہ پوشی کے بارے میں	۹۲۵
۱۲۸۵ مسلمان سے مصیبت دور کرنا	
۱۲۸۶ ترک ملاقات کی ممانعت کے متعلق	۹۲۶
۱۲۸۷ مسلمان بھائی کی غمخواری کے متعلق	
۱۲۸۸ غیبت کے بارے میں	۹۲۷
۱۲۸۹ حسد کے بارے میں	
۱۲۹۰ آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں	۹۲۸
۱۲۹۱ آپس میں صلح کرانا	

عنوان	صفحہ
۱۲۹۲: خیانت اور دھوکہ کے متعلق	۹۲۹
۱۲۹۳: پڑوسی کے حقوق کے بارے میں	
۱۲۹۴: خادم سے اچھا سلوک کرنا	۹۳۰
۱۲۹۵: خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت کے بارے میں	۹۳۱
۱۲۹۶: خادم کو ادب سکھانا	
۱۲۹۷: خادم کو معاف کر دینا	۹۳۲
۱۲۹۸: اولاد کو ادب سکھانا	
۱۲۹۹: ہدیہ قبول کرنے اور اس کے بدلے میں کچھ دینا	۹۳۳
۱۳۰۰: محسن کا شکریہ ادا کرنا	
۱۳۰۱: نیک کاموں کے متعلق	۹۳۴
۱۳۰۲: عاریت دینا	
۱۳۰۳: راستہ میں سے تکلیف دہ چیز ہٹانا	۹۳۵
۱۳۰۴: مجالس امانت کے ساتھ ہیں	
۱۳۰۵: سخاوت کے بارے میں	
۱۳۰۶: بخل کے بارے میں	۹۳۶
۱۳۰۷: اہل وعیال پر خرچ کرنا	۹۳۷
۱۳۰۸: مہمان نوازی کے بارے میں	
۱۳۰۹: یتیموں اور بیوؤں کی خبر گیری کے بارے میں	۹۳۸
۱۳۱۰: کشادہ پیشانی اور بشاش چہرے سے ملنا	۹۳۹
۱۳۱۱: سچ اور جھوٹ کے بارے میں	
۱۳۱۲: بے حیائی کے بارے میں	۹۴۰
۱۳۱۳: لعنت بھیجنا	۹۴۱
۱۳۱۴: نسب کی تعلیم کے بارے میں	
۱۳۱۵: اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرنا	۹۴۲
۱۳۱۶: گالی دینا	
۱۳۱۷: اچھی بات کہنا	۹۴۳
۱۳۱۸: نیک غلام کی فضیلت کے بارے میں	
۱۳۱۹: لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا	۹۴۴
۱۳۲۰: بدگمانی کے بارے میں	
۱۳۲۱: مزاح کے بارے میں	
۱۳۲۲: جھگڑے کے بارے میں	۹۴۵
۱۳۲۳: حسن سلوک کے بارے میں	۹۴۶
۱۳۲۴: محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنا	
۱۳۲۵: تکبر کے بارے میں	۹۴۷
۱۳۲۶: اچھے اخلاق کے بارے میں	۹۴۹
۱۳۲۷: احسان اور معاف کرنا	
۱۳۲۸: بھائیوں سے ملاقات کے متعلق	۹۵۰
۱۳۲۹: حیاء کے بارے میں	
۱۳۳۰: آہستگی اور عجلت کے بارے میں	۹۵۱
۱۳۳۱: نرمی کے بارے میں	
۱۳۳۲: مظلوم کی دعا کے بارے میں	۹۵۲
۱۳۳۳: اخلاق نبوی ﷺ کے بارے میں	
۱۳۳۴: حسن وفا کے بارے میں	۹۵۳
۱۳۳۵: بلند اخلاق کے بارے میں	۹۵۴
۱۳۳۶: لعن وطعن کے بارے میں	
۱۳۳۷: غصہ کی زیادتی کے بارے میں	۹۵۵
۱۳۳۸: بڑوں کی تعظیم کے بارے میں	۹۵۶
۱۳۳۹: ملاقات ترک کرنے والوں کے متعلق	
۱۳۴۰: صبر کے بارے میں	
۱۳۴۱: ہر ایک کے منہ پر اس کی طرفداری کرنے والے کے متعلق	۹۵۷
۱۳۴۲: چغل خوری کرنے والے کے متعلق	
۱۳۴۳: کم گوئی کے بارے میں	
۱۳۴۴: بعض بیان میں جادو ہے	
۱۳۴۵: تواضع کے بارے میں	۹۵۸
۱۳۴۶: ظلم کے بارے میں	
۱۳۴۷: نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا	۹۵۹
۱۳۴۸: مؤمن کی تعظیم کے بارے میں	
۱۳۴۹: تجربے کے بارے میں	۹۶۰
۱۳۵۰: جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا	
۱۳۵۱: احسان کے بدلے تعریف کرنا	
طب کے ابواب	۹۶۲
۱۳۵۲: پرہیز کرنا	
۱۳۵۳: دواء اور اس کی فضیلت کے متعلق	۹۶۳
۱۳۵۴: مریض کو کیا کھلایا جائے	
۱۳۵۵: مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے	۹۶۴
۱۳۵۶: کلونجی کے بارے میں	
۱۳۵۷: اونٹوں کا پیشاب پینا	۹۶۵
۱۳۵۸: اس کے بارے میں جس نے زہر کھا کر خودکشی کی	

عنوان	صفحہ
۱۳۵۹ نشہ آور چیز سے علاج کرنا منع ہے	۹۶۶
۱۳۶۰ ناک میں دوائی ڈالنا	
۱۳۶۱ داغ لگانے کی ممانعت کے متعلق	۹۶۷
۱۳۶۲ داغ لگانے کی اجازت کے متعلق	
۱۳۶۳ پچھنے لگانا	۹۶۸
۱۳۶۴ مہندی سے علاج کرنا	۹۶۹
۱۳۶۵ تعویز اور جھاڑ پھونک کی ممانعت کے بارے میں	
۱۳۶۶ تعویز اور دم وغیرہ کی اجازت کے بارے میں	
۱۳۶۷ معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا	۹۷۰
۱۳۶۸ نظر بد سے جھاڑ پھونک کے متعلق	
۱۳۶۹ نظر لگ جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا	۹۷۱
۱۳۷۰ تعویز پر اجرت لینا	۹۷۲
۱۳۷۱ جھاڑ پھونک اور ادویات کے متعلق	
۱۳۷۲ کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور) کے متعلق	۹۷۳
۱۳۷۳ کاہن کی اجرت	۹۷۵
۱۳۷۴ گلے میں تعویز لٹکانا	
۱۳۷۵ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا	۹۷۶
۱۳۷۶ بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا	
۱۳۷۷ نمونیہ کے علاج کے بارے میں	۹۷۷
۱۳۷۸ باب	
۱۳۷۹ سنا کے بارے میں	
۱۳۸۰ شہد کے بارے میں	
۱۳۸۱ باب	۹۷۸
۱۳۸۲ باب	
۱۳۸۳ راکھ سے زخم کا علاج کرنا	
۱۳۸۴ باب	۹۸۰
ابواب فرائض	۹۸۱
۱۳۸۵ جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کیلئے ہے	
۱۳۸۶ فرائض کی تعلیم کے بارے میں	
۱۳۸۷ لڑکیوں کی میراث کے بارے میں	۹۸۲
۱۳۸۸ بیٹی کے ساتھ پوتیوں کی میراث کے بارے میں	
۱۳۸۹ سگے بھائیوں کی میراث کے بارے میں	۹۸۳
۱۳۹۰ بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث کے متعلق	
۱۳۹۱ بہنوں کی میراث کے بارے میں	۹۸۴
۱۳۹۲ عصبہ کی میراث کے بارے میں	
۱۳۹۳ دادا کی میراث کے بارے میں	۹۸۵
۱۳۹۴ دادی، نانی کی میراث کے متعلق	
۱۳۹۵ باپ کی موجودگی میں دادی کی میراث کے بارے میں	۹۸۶
۱۳۹۶ ماموں کی میراث کے بارے میں	
۱۳۹۷ جو آدمی اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو	۹۸۷
۱۳۹۸ آزاد کردہ غلام کو میراث دینا	
۱۳۹۹ مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں	۹۸۸
۱۴۰۰ قاتل کی میراث باطل ہے	۹۸۹
۱۴۰۱ شوہر کی وراثت سے بیوی کو حصہ دینا	
۱۴۰۲ میراث وارثوں کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے	
۱۴۰۳ اس شخص کے بارے میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو	۹۹۰
۱۴۰۴ ولاء کا کون وارث ہوگا	۹۹۱
وصیتوں کے متعلق ابواب	۹۹۲
۱۴۰۵ تہائی مال کی وصیت کے بارے میں	
۱۴۰۶ وصیت کی ترغیب کے بارے میں	۹۹۳
۱۴۰۷ رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی	
۱۴۰۸ وارث کیلئے وصیت نہیں	۹۹۴
۱۴۰۹ قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے	۹۹۵
۱۴۱۰ موت کے وقت صدقہ کرنے یا غلام آزاد کرنا	
۱۴۱۱ باب	۹۹۶
ولاء اور ھبہ کے متعلق ابواب	۹۹۷
۱۴۱۲ ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے	
۱۴۱۳ ولاء کو بیچنے اور ھبہ کرنے کی ممانعت کے متعلق	
۱۴۱۴ باپ اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا	۹۹۸
۱۴۱۵ باپ کا اولاد سے انکار کرنا	
۱۴۱۶ قیافہ شناسی کے بارے میں	۹۹۹
۱۴۱۷ آنحضرت ﷺ کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا	
۱۴۱۸ ہدیہ یا ھبہ دینے کے بعد واپس لینے کی کراہت کے متعلق	۱۰۰۰

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

فتح باب

عبدالرشید ارشد

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث گو اسلام، صحابہؓ اور مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی آ گیا تھا لیکن اس کی صحیح خدمت واشاعت کا دور حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور امام المحدث شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خاندان کا دور ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مشکوٰۃ شریف (انتخاب کتب احادیث) کی دو شرحیں لکھیں۔ ایک فارسی میں جو اشعۃ اللمعات کے نام سے مشہور ہے اور متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ دوسری ''لمعات التنقیح'' کے نام سے عربی میں، جو لاہور سے شائع ہونا شروع ہوئی لیکن مکمل نہ ہو سکی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حجاز جا کر حضرت شیخ ابوطاہر مدنیؒ سے حدیث پڑھی اور اجازت لی اور ہمارے برصغیر کے تمام مدارس میں یہی سند معروف ومشہور ہے اور ترمذی شریف کے شروع میں مذکور ہے۔ اس کے بعد اس کو بڑھانے اور وسیع تر اشاعت اور احادیث کی کتب کی شرح لکھنے کا سہرا امام المحدث کے معنوی فرزندان اکابر دارالعلوم کے سر پر ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ صدی میں برصغیر پاک وہند میں حدیث شریف کے متعلق جتنا کام دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ان کے فیض یافتگان نے کیا عالم اسلام میں کسی اور نے نہ کیا ہوگا۔ آسام سے لے کر خیبر تک اور ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک شاید کوئی تھانہ، ذیل ایسی ہوگی کہ جس کے دیہات میں دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ڈابھیل کا کوئی فیض یافتہ عالم کام نہ کر رہا ہو۔ گویا مدارس کا یہ سلسلہ برصغیر کے تمام صوبہ جات، اضلاع بلکہ تحصیلوں اور مواضعات تک پہنچ گیا۔ رائے پور، تحصیل نکودر میں ستلج کے کنارے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، خیر الاساتذہ حضرت خیر محمدؒ صاحب، حضرت مولانا عبدالجبار ابوہریؒ صدر المبلغین دارالعلوم دیوبند، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے پڑھا اور پھر دارالعلوم دیوبند سے دستار فضیلت لی۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ یہیں ذکر کرتا چلوں کہ اس مدرسہ کے بانی، امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفہ حضرت حافظ محمد صالحؒ اور مہتمم اوّل حضرت مولانا فضل احمدؒ، حضرت گنگوہی کے مرید تھے۔ اسی کے ایک طالب علم حضرت مولانا فضل محمدؒ تھے۔ جنہوں نے فقیروالی ''چولستان'' کے صحرا میں قیام پاکستان سے قبل مدرسہ ''قاسم العلوم'' قائم کیا جو آج ملک کے نامور مدارس میں سے ہے۔

میں اپنے اس مضمون میں قارئین کے لئے ترمذی شریف کی نسبت سے پہلے حدیث شریف اور ائمہ اربعہ کی فقہ خصوصاً فقہ حنفی کا ذکر کروں گا کہ کتاب وسنت کا کوئی حکم فقہ ائمہ اربعہ سے باہر نہیں ہے۔ لہٰذا آئندہ مضمون میں پہلے دونوں باتوں پر کچھ عرض کیا گیا ہے اور کوشش کی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق کچھ اہم باتوں کا ذکر کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

ایک سوال ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے کہ حدیث کیوں ضروری ہوئی، تو اس کا مختصر آسان جواب یہ ہے کہ جس نبی ورسول ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید انسانوں کے لئے تاقیامت دنیوی واخروی زندگی کے لئے باعث نجات ہے اس قرآن مجید میں یہ تو ذکر ہے کہ نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو مگر پانچ وقات کی نماز کی رکعات کتنی ہیں، زکوٰۃ کی مقدار اور مختلف چیزوں مثلاً سونے چاندی اور جانوروں میں اس کا کیا نصاب ہے، حج کی کیا تفصیلات ہیں اور کس سے کس دن تک ہے۔ اس کی جزئیات اور مسائل کیا ہیں اس کے لئے اوّلین شارع اور شارح حضور علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں۔ پھر اگر آگے بڑھیئے تو جب قرآن مجید تاقیامت انسانوں کے لئے فوز وفلاح کا پیام ہے تو جس انسان (فداہ ابی وامی) پر نازل ہوا اس کی اپنی زندگی کیسی تھی۔ کیا وہ صادق الوعد الامین تھا اور کیا وہ خود قرآن مجید پر عامل تھا اور اس کے

عمل کی صورت اور کیفیت کیا تھی۔ اگر قرآن مجید دنیا کی آخری سچی کتاب ہے تو جس شخص پر یہ نازل ہوئی اس نے اس سچائی کو آگے کس طرح پہنچایا۔ سچائی ہر دور میں کڑوی ہوتی ہے۔ لوگ سچائی کو پیش کرنے والے کی مخالفت ہی نہیں کرتے بلکہ اس سے جدال وقتال کرتے ہیں اگر رسول اللہ ﷺ سے جدال وقتال کیا گیا تو کیا وہ اس میں ثابت قدم رہے اور اس میں بھی سب سے پہلا سوال کہ اس شخص کی قبل از نزول قرآن عام زندگی کیسی تھی اور لوگ اس کو کیسے دیکھتے تھے اور جب اس نے یہ اعلان کیا کہ مجھ پر کائنات کے خالق و مالک کی آخری کتاب نازل ہوئی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں "قولوا لا الـٰه الا الله تفلحوا" کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نجات پاؤ گے۔ تو وہی لوگ نبوت سے قبل یہ کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کو امین اور راستباز سمجھتے ہیں اس حکم کے کہنے پر مخالف ہوگئے۔ حتیٰ کہ آپ کے سگے چچا نے سنگ ریزے اٹھا کر آپ کی طرف مارے اور کہا آیا تو نے ہمیں اس لئے اکٹھا کیا تھا۔ لیکن انہی گمراہ اور مشرک لوگوں میں کچھ سلیم الفطرت لوگ ایسے تھے کہ جو آپ پر فوراً ایمان لے آئے لیکن مخالفت بڑھتی گئی اور آپؐ کو مکہ معظمہ سے "یثرب" (جس کا نام بعد میں مدینہ منورہ معروف ہوا) ہجرت کرنا پڑی۔ شب و روز گزرتے رہے، کئی ایک لڑائیاں ہوئیں بالآخر مکہ فتح ہوا اور پورے جزیرۃ العرب پر آپؐ کی زندگی میں آپؐ کی حکومت اور اسلام کا نظام عدل قائم ہوگیا اور بندوں کا اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق قائم ہوگیا کہ ان کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی ربانی سند ملی۔

نبی کریم ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ کے والد چھ ماہ قبل فوت ہو چکے تھے۔ چھ سال بعد والدہ ماجدہ بھی فوت ہوگئیں۔ پھر بظاہر دادا نے سہارا دیا اپنے وقت پر وہ بھی چلے گئے۔ ایسے دُرِّ یتیم کی جب پورے عرب میں حکومت قائم ہوئی تو کم و بیش سوا لاکھ افراد مسلمان و مؤمن تھے، جنہیں صحابہ کرامؓ کہا جاتا ہے۔ حکومت نئی تھی، دین بظاہر نیا تھا اب اتنے لوگوں کو کتنے مسائل درپیش آئے ہوں گے۔ ان میں اکثر تو آپؐ کی عملی زندگی کو دیکھ کر حل ہو جاتے تھے، لیکن کئی مسائل ایسے تھے جس کے متعلق صحابہ کرامؓ آپؐ سے سوال کرتے تھے یہ سب کچھ قرآن مجید میں تو نہیں اس کے لئے ایک نیا لفظ حدیث ایجاد ہوا۔ آپؐ کی عملی زندگی جس سے تعمیر سیرت اور اصلاح معاشرہ ہوئی وہ سنت کہلائی۔ اس سب کو جمع و ترتیب کرنے والے راوی محدث کہلائے اور ان تمام چیزوں کو صحیح طور پر جمع کرنے اور ترتیب دینے کا ایک مقصد یہ بھی تھا یہ کہ جو انسان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور مجھ پر نازل شدہ کتاب آخری کتاب ہے اور یہی نبوت اور کتاب قیامت تک رہے گی۔ قیامت تک آنے والوں کے لئے یہ ایک اہم ضرورت تھی کہ تاریخ میں ان کی ہر بات محفوظ ہو جائے کہ نبی اور اس کے ماننے والے کون تھے۔ صدق و امانت، استقامت و استقلال اور اپنے قول و فعل میں کیسے تھے؟ اگر یہ بات ہوگی تو یہ قرآن پاک کی صداقت اور اس کے منزل من اللہ ہونے کا ثبوت ہوگا ورنہ جو نبی اور اس کے ماننے والے اپنے قول و فعل میں صادق اور امین نہ ہوں ان کی بات کا کیا اعتبار..... سو اس ضرورت کے لئے نہ صرف آپؐ کے اقوال و افعال کو جمع و ترتیب دیا گیا بلکہ جن لوگوں نے اس کو روایت کیا اور آگے پہنچایا ان کے متعلق مستقل ایک علم "اسماء الرجال" وجود میں آیا جو نہ اس سے پہلے تھا اور نہ اس کے بعد کسی نے ایسا علم مدون کیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ صحابہؓ سے نبی کریم ﷺ سے روایات نقل کرتے ہیں، ان کے صدق و کذب کے حالات بھی تاریخ میں محفوظ ہوں اور اگر بغور تجزیہ و محاکمہ کیا جائے تو دراصل یہ بھی قرآن پاک اور قرآن پاک کے لانے والے کی حقانیت اور صداقت کے لئے قدرتی انتظام ہوا۔ اس کی تفصیل میں اتنی بڑی بڑی کتب لکھی گئیں ہیں اور ایسی نقد و جرح کی گئی ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔

حدیث کی ترتیب و تدوین کا کام گو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہو گیا تھا لیکن وہ وسیع پیمانے پر نہ تھا۔ جب اسلام اقصائے عالم میں پھیل گیا تو پھر اس بات کی ضرورت، ضرورت محسوس کرنے والوں نے کی اور پوری زندگی اس میں بتا دی آج کا دور رسل و رسائل اور روابط کے اعتبار سے اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ آج سے چالیس پچاس سال پہلے کا دور اس کے مقابلے میں تاریک معلوم ہوتا ہے۔ آج بڑے لوگوں کی محفلیں، مجالس اور بیانات ٹیپ ریکارڈ کر لیے جاتے ہیں تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں شخص کی زندگی ہر اعتبار سے پبلک کے سامنے ہے

اور نہ ہی اعتماد سے کہا جاسکتا ہے کہ ریڈیو ٹیلی ویژن رسائل واخبارات یا پڑھے لکھے لوگوں کی وساطت سے جو ہم تک پہنچتا ہے وہ واقعی مستند ہے؟ ہم میں سے کوئی آدمی ماضی کے سن وسال کے واقعات نہیں بتا سکتا جبکہ حضور ﷺ کے سن وسال کے واقعات محفوظ ہیں

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آج سے سوا چودہ صد سال پیشتر اس دنیا میں تشریف رکھتے تھے اور آپ ؐ کا مستقر ایسی جگہ تھا کہ جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی اوسط شاید ایک فی ہزار بھی نہ ہو۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ان کا تعلق قائم ہو گیا اور اس تعلق کے ساتھ جب وہ خدا کے حضور جھکنے لگ گئے، تو انہیں لوگوں نے اپنے محبوب اور پوری انسانیت کے پیغمبر کی زندگی کو اس طرح محفوظ کر لیا کہ آج پوری ترقی کے باوجود اس کے برابر تو کیا قریب تر بھی کسی شخص کی زندگی کے حالات محفوظ نہیں ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے پورے واقعات سفر و حضر ہو یا نشست و برخاست، شکل وصورت کا معاملہ ہو یا لباس کا، زندگی کے جتنے بھی شعبے اور سیرت و کردار کے جتنے بھی گوشے ہو سکتے ہیں، ان سب کے متعلق ہمیں علم ہے کہ حضور ﷺ کا فعل و عمل اور اسوۂ حسنہ کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ فرمایا کہ:

﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ﴾ [الاحزاب:۲۱]

''بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے''

تو ضروری تھا کہ اس نمونہ کی ہر ہر حرکت اور سکون محفوظ رہے تا کہ تا قیامت ہر انسان جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید اور آخرت کی تیاری کے لئے اپنے آپ کو آمادۂ عمل کرے تو اس کے سامنے ایک نمونہ کی زندگی (آئیڈیل لائف) موجود ہو اور اس زندگی کے مستند ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے۔ حضور ﷺ کی سیرت ان کے قول وفعل، علم وعمل کی تمام شکلیں سامنے ہوں۔ پھر یہ کام کس پیمانے پر ہوا، اس کا تصور بھی مشکل ہے۔ ہزار ہا نہیں لاکھوں انسانوں نے اس کام کیلئے اپنی جانیں وقف کر دیں اور تمام عمر ان کا یہی مشغلہ رہا کہ وہ حضور ﷺ کی حدیث، سنت کو محفوظ طریقے سے آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

حضور اکرم ﷺ کے قول، عمل، تقریر یا سکوت کو حدیث کہا گیا اور اس پر کام کرنے والے مُحدِّث کہلائے اور ایک دوسرے تک پہنچانے والے افراد کو رُواۃ کے نام سے پکارا گیا اور پھر جن لوگوں نے یہ کام کیا، ان کی زندگیاں بھی محفوظ کرنا پڑیں، تا کہ لوگوں کو یہ علم ہو کہ جن لوگوں کے ذریعے یہ مقدس ذخیرہ ہم تک پہنچا ہے وہ کون تھے۔ راویوں کی کثرت وقلت اور ان کے حفظ وتیقن، فہم وذکاء اور تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے احادیث کی تقسیم ہوئی اور آج حدیث کے نام سے جو کچھ ہمارے پاس محفوظ ہے اس پر باضابطہ نظم وضبط کے ساتھ کس قدر کام ہو چکا ہے اس کی کچھ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

حالیہ دور کتب بلکہ کتب سے بڑھ کر کمپیوٹر کا دور ہے کہ جو معلومات ہوں وہ کمپیوٹر میں ''فیڈ'' کر لی جائیں ضرورت پڑنے پر کمپیوٹر چلا کر وہ تمام معلومات دیکھ لی جائیں۔ چند سال قبل تک لوگ اخبارات وجرائد کے تراشے فائل میں لگا لیتے تھے لیکن آج سے تقریباً پندرہ صد برس پہلے عرب میں پڑھنے لکھنے والے چند تھے لیکن ان لوگوں کا حافظہ غضب کا تھا ان میں بڑے بڑے قادر الکلام شعراء تھے حالانکہ عروض و قوافی پر کتب موجود نہ تھیں۔ سینکڑوں بلکہ ہزار ہا اشعار ایک ایک شخص کو یاد تھے۔ علم الانساب کے بڑے بڑے ماہر ان میں موجود تھے۔ یہاں تک کہ گھوڑوں، اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کے متعلق بھی ان کے حافظے کمپیوٹر تھے.... ایسے دور میں ان میں اللہ تعالیٰ اپنا آخری نبی مبعوث فرماتا ہے اور اس پر اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرماتا ہے۔ پہلے لوگوں کو یہ بات عجیب لگی جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور وہ خانہ خدا کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إن اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبرکا وھدی للعلمین﴾ (آل عمران ۹۶)

''سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ (مکہ) میں ہے۔ بابرکت ہے اور تمام جہانوں کے

ئے ہدایت ہے'' روایت میں آتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے بھی پہلے ملائکہ نے اس کی (یعنی بیت اللہ کی) بنا رکھی

کعبہ میں اور اس کے ارد گرد ان ظالموں نے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، ہر دن کے لئے جدا بت تھا، ہر قبیلے کا بت جدا تھا۔ ان حالات میں نبی اکرم ﷺ کی آواز ان کو ناما نوس لگی۔ لیکن قرآن مجید عربی میں تھا وہ خود عربی پر ناز کرتے تھے۔ اب جب قرآن مجید سنتے تھے تو اس کو سن کر ان پر حیرت طاری ہو جاتی تھی۔ یہ حالات طویل ہیں۔ یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو اُن کی ساری توانائیاں اسلام کے لئے صرف ہونے لگیں۔ ہزاروں قرآن پاک کے حافظ ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کے ایک ایک قول و فعل اور عمل کی ایسے حفاظت کی کہ آج دنیا انگشت بدنداں ہے۔ ان کے حافظے جو گھوڑوں، اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کو محفوظ کرتے تھے ایمان لانے کی وجہ سے پاکیزہ اور با مقصد ہو گئے۔ اب حضور ﷺ کے اعمال و افعال کی حفاظت کرنے لگے۔

اسلام جب عرب سے نکل کر عجم میں پھیلا تو وارفتگی کا یہ عالم تھا لیکن قرنِ اوّل کے بعد کچھ ضعیف الاعتقاد لوگ پیدا ہو گئے اور کچھ یہودیوں اور عیسائیوں کو یہ بات کھلنے لگی کہ مسلمان گو باہمی خلفشار میں مبتلا ہیں لیکن اپنے نبی کے ارشادات کے معاملے میں بڑے ذکی الحس ہیں۔ لہٰذا بہت سے دشمنوں نے حدیث کے نام سے ایسی احادیث عام کرنا شروع کر دیں جو مسلمانوں کو اعتقادی طور پر کمزور اور ان عملی صلاحیتوں کو مضمحل کرنے لگیں۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو اس کام پر لگا دیا کہ وہ اپنے آپ کو حدیث کی حفاظت کے لئے مخصوص کر لیں، چنانچہ انہوں نے اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں۔ یہ لوگ ''محدِّثین'' کی اصطلاح سے معروف ہوئے۔

حدیث کی کتابت، حفظ، تدوین، ترتیب، تسوید، اور پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں شروع ہو گیا تھا۔ کئی ایک احکام و مسائل خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے زمانے میں خود اپنی زبان مبارک سے لکھوائے۔ صلح حدیبیہ کا پورا مضمون، مدینہ کے غیر مسلم باسیوں سے معاہدہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نگرانی میں لکھوایا تھا۔ اس کے علاوہ مختلف صحابہؓ کے ذریعے غیر ملکی سربراہوں کو خطوط اور دعوتی مکتوب لکھوائے۔ آپ کا معجزہ ہے کہ تمام بعینہٖ اپنے الفاظ میں محفوظ رہے اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے ''الوثائق السیاسیہ'' میں ۳۸۶ خطوط، ہدایات، معاہدے اور خطبے درج کئے ہیں جن میں سے ۲۹۱ کا تعلق حضور ﷺ سے ہے۔ اس کی پہلی تحریر ۴۷ صفحات پر مشتمل ایک معاہدہ ہے جو حضور ﷺ، اور مدینہ کے یہود و انصار کے درمیان ہوا تھا۔ شمار نمبر ۱۰ میں یہود خیبر کے نام ایک خط ہے۔ شمار نمبر ۱۱ میں معاہدہ حدیبیہ کا متن ہے۔ شمار نمبر ۱۷ میں اموال خیبر کی تقسیم کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی ہدایات ہیں۔ شمار ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۴۹، ۵۳، ۵۳ اور ۵۴ میں حبشہ، روم، اسکندریہ، ایران کے سلاطین اور دیگر امراء کی طرف خطوط ہیں۔ اکثر خطوط کے اصل محفوظ ہیں۔ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ غرضیکہ حضور اکرم ﷺ نے ان وثائق کے علاوہ ۲۰ کے قریب مختلف تحریریں رقم کروائیں۔ ورمسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک چبوترہ تھا جو اصحاب صفہ کے چبوترہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا جو مسجد نبوی میں آج بھی موجود ہے۔ وہ اصحاب النبی ﷺ کا پہلا مدرسۂ حدیث تھا، جس پر کئی ایک صحابہؓ مستقل بیٹھے احادیث یاد کرتے اور کراتے رہتے تھے۔ پھر یہی سلسلہ بعد میں پھیلا آج اقصائے عالم میں جو دینی مدارس ہیں وہ سب اس کی مختلف مدارج سے اس کی شاخیں ہیں۔

علامہ ذہبیؒ (۷۴۸ھ) ''تذکرۃ الحفاظ'' میں ایک سوتیس اکابر حدیث کا ذکر کرنے کے بعد دروس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''ان کے ایک ایک درس میں دس دس ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے'' (تذکرۃ الحفاظ' جلد۲' صفحہ ۱۰۱)

ایک اور انداز سے اس کام کو اور اس کی ثقاہت کو دیکھئے، کہتے ہیں کہ آج کا دور ''ابلاغ'' کا دور ہے۔ ڈش انٹینا لگا کر آپ پوری دنیا کے ٹی وی چینلوں کی خبریں دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ صبح شام پوری دنیا میں ہزاروں اخبار لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں لوگوں کے انٹرویو ریکارڈ ہوتے ہیں لیکن اس سب کے باوجود کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ دکھایا یا سنایا جا رہا ہے وہ سب کچھ سچ ہوتا ہے۔ ہم روز نہ

بہت ثقہ اخبارات میں وہ کچھ پڑھتے ہیں کہ جو پَر کی قطار نہیں ہوتی سرے سے پَر ہی نہیں ہوتا۔ ایسے ایسے قصے کہانیاں، اخبارات کے دفتروں میں بیٹھ کر بنائے اور گھڑے جاتے ہیں کہ شیطان کو بھی شرم آتی ہے لیکن حدیث کے بارے میں اتنی احتیاط ہوتی تھی کہ تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ان کو نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد یاد تھا کہ:

﴿التائبون العبدون الحمدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنکر والحفظون لحدود الله﴾

''گناہوں سے توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد خواں، راکع و ساجد، نیکی کے مبلغ، بدی سے روکنے والے اور خدائی حدود کے محافظ'' (سورہ توبہ:۱۱۲)

((من کذب علی متعمدًا فلیتبوأ مقعده من النار)). [کتاب العلم بخاری]

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ نار (جہنم) میں بنالے۔''

لہٰذا یہ لوگ کسی بات کو نبی کریم ﷺ کے متعلق غلط بیان کرنے کو گناہ کبیرہ سمجھتے تھے اور یہ کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت تا قیامت قرآن مجید میں ان مبارک الفاظ کے ساتھ خود بیان فرمائی ہے۔

اور عربوں کی ویسے بھی ایک بڑی صفت یہ تھی کہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ نڈر اور دلیر تھے، یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو پھر اپنی ان صفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آخری دین کے مبلغ اور نبی اکرم ﷺ کے محب اور شیدائی وفدائی بن گئے۔ وہ معصوم نہ تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کی صحبت کیمیا اثر سے گناہوں سے محفوظ ضرور ہوگئے۔ فطرت انسانی کے تقاضے سے ہوسکتا ہے ان میں آپس میں جنگ وجدال ہوا ہو (اور یقیناً ہوا) لیکن نبی کریم ﷺ کی حدیث کے بارے میں از حد محتاط تھے اور ایک دوسرے سے یہ سن کر کہ نبی اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے حدیث کو تسلیم کرتے تھے اسی لئے اہل سنت والجماعت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ'' اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عَدُوْلٌ'' تمام صحابہ عادل تھے ۔ حدیث کے بارے میں ان پر کوئی جرح نہیں کی جاسکتی ان کی روایتی ثقاہت مسلمہ ہے البتہ نچلے راویوں کے متعلق جانچ پڑتال ہوسکتی ہے اور ایسی ہوئی جیسا کہ گذرا ایک مستقل علم'' اسماء الرجال'' وجود میں آیا کہ نچلے تمام راویوں کی تاریخ محفوظ کی گئی اور یہ سب کچھ ''حدیث'' کی خاطر ہوا، بلکہ یوں کہئے کہ سیرت اور قرآن کی حفاظت کے لئے ہوا۔ جب وہ دور آیا کہ مستقل احادیث کی کتب مرتب ہونے لگیں تو احادیث کو جمع کرتے وقت بڑی کڑی شرائط رکھی گئیں۔ صحاح ستہ کی چھ کتب احادیث مشہور ہیں۔ ہر ایک نے اپنا اپنا صداقت کا معیار قائم کیا۔ یہ تو تمام کے نزدیک تھا کہ اس تک آنے والے تمام راوی صادق اور امین ہوں ان کے تقویٰ وطہارت کی شہرت مسلمہ ہو، گو اتنی محنت کے باوجود کچھ ضعیف احادیث ان کتب میں در آئیں۔ لیکن اس پر بھی اتنی کتب لکھی گئیں کہ ہر راوی نکھر کر سامنے آگیا آج سینکڑوں کتب ایسی ملتی ہیں کہ جو صرف راویوں کے متعلق ہیں۔

صحاح ستہ میں سب سے اہم اور مشہور کتاب امام محمد بن اسمٰعیلؒ کی ''صحیح بخاری'' ہے گو زمانی اعتبار سے موطا امام مالکؒ اور مسند امام ابی حنیفہؒ کو اس پر فوقیت حاصل ہے لیکن تاریخ میں جو شہرت اور بقائے دوام بخاری شریف کو ملی وہ کسی کتاب کو نہ ملی۔ آپ نے لاکھوں احادیث سے منتخب کرکے ۷۲۷۵ احادیث پر مشتمل کتاب ترتیب دی جب لاکھوں احادیث کا لفظ سامنے آتا ہے تو بعض لوگ اس پر بدکتے ہیں اور بعض جان بوجھ کر گمراہ کرتے ہیں۔ اس کی اصل یہ ہے کہ ایک ہی حدیث کے الفاظ سو مختلف طریقوں سے امام بخاریؒ کو پہنچے تو امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ روایت لی جس کے راویوں پر ان کو اعتمادِ صدق حاصل ہوا اور پھر انہوں نے اس پر کڑا معیار رکھ کہ جن راویوں سے یہ روایت ان تک پہنچی ہے ان کی ملاقات آپس میں ثابت ہو۔ اب جو روایت سو مختلف طریقوں سے مروی تھی امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ طریقہ لیا، جو ان کے اوپر والے معیار پر پورا اُترا اس طرح احادیث کی لاکھوں کی تعداد ہوجاتی تھی کہ ایک ہی روایت کے الفاظ مثلاً

سو طریقوں سے آئے اس سے آپ لاکھوں احادیث کے الفاظ کو سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا کیا مطلب ہے۔

امام بخاریؒ جب کسی روایت کو اپنی صحیح کے لئے منتخب کر لیتے تھے تو پھر غسل کر کے دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد اپنی کتاب میں درج کرتے تھے۔ اس طرح صحیح بخاری مدون ہوئی دوسری بڑی بات جو اس زمانے کے حدیث پر کام کرنے والوں میں پائی جاتی تھی وہ ان کا اعلیٰ درجے کا حافظہ ہوتا تھا۔ اس لئے اس زمانے کے لوگ احادیث کو حفظ کرنے پر زور دیتے تھے آج کل اسے حافظ کہتے ہیں جس نے قرآن پاک حفظ کیا ہو لیکن علم حدیث کی اصطلاح میں حافظ اسے کہتے تھے جسے ایک لاکھ احادیث یاد ہوں۔

حجت اسے کہتے تھے جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔

حاکم اسے کہتے تھے جسے احادیث متون و اسناد سمیت معلوم ہوں۔

حفظ حدیث کے بارے میں کئی ایک کتب لکھی گئی ہیں جن میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو حدیث کے حافظ تھے۔ ہم بحث کو مختصر کرتے ہوئے امام بخاریؒ کے حفظ حدیث کے دو واقعات بیان کرتے ہیں۔

امام بخاریؒ چوبیس پچیس سال کی عمر میں بغداد پہنچے ان سے پہلے ان کے ذوق و حفظ کی شہرت پہنچ چکی تھی چنانچہ مختلف اشخاص نے امام بخاریؒ کے سامنے دس دس احادیث پڑھیں آپ ہر حدیث متعلق کہتے رہے میں اسے نہیں جانتا پھر آپ نے ہر حدیث کو لے کر اس کے متعلق بتانا شروع کیا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ حدیث یوں ہے۔ پھر دوسرے شخص کی جانب متوجہ ہوئے اور اسی طرح اس کو کہا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ اس طرح ہے اس طرح مختلف افراد کی جانب سے سو احادیث جو ان لوگوں نے باہمی مشورے سے امام بخاریؒ کے امتحان کی غرض سے تبدیل کر دی تھیں۔ حضرت امام نے سب افراد کی بیان کردہ احادیث کو الگ الگ صحیح کر کے سنا دیا کہ یہ اصل میں یوں ہیں۔ اس پر مرحبا اور تحسین کی صدائیں بلند ہوئیں۔

ایک بزرگ حاشد بن اسمعیل کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ ہمارے ساتھ مشائخ بخارا کے پاس جایا کرتے۔ باقی سب شاگرد لکھتے لیکن بخاریؒ صرف سماع کرتے۔ سب شاگرد اور دوست طعن کیا کرتے کہ جب تم لکھتے نہیں تو پھر سننے سے فائدہ؟ ایک دن امام بخاریؒ نے کہا کہ تم نے اتنے دنوں میں جو کچھ لکھا ہے لاؤ میں تمہیں وہ سب کچھ زبانی سناتا ہوں۔ اس کے بعد ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب امام بخاریؒ نے وہ سب کچھ زبانی سنا دیا جو ان اصحاب نے قلم کاغذ سے لکھا تھا،.... یہ ایک زمانہ تھا جب قدرت نے انسانوں سے تدوین و ترتیب حدیث اور حفظ و جمع کے متعلق تاریخ انسانی کا محیر العقول کام لینا تھا۔ اس طرح کے سینکڑوں ہزاروں واقعات صحیح سند کے ساتھ کتابوں میں مرقوم ہیں کہ ان کو پڑھنے کے بعد انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اس سے ڈیڑھ صد سال قبل اس سے بھی ایک بڑا کام سرانجام دیا جا چکا تھا اور وہ تدوین فقہ کا تھا۔ یہ کام ائمہ مجتہدین نے کیا جو محدث بھی تھے، ان کا کام یہ تھا کہ کتاب و سنت سے مسائل استنباط کئے جائیں جو مسائل واضح اور منصوص ہیں اور ان کی شکل و صورت کے بارے میں ایک ہی شکل متواتر نبی کریم ﷺ سے چلی آ رہی ہے، مثلاً نماز کی تکبیر تحریمہ کے بعد قیام و قرأت، رکوع، قومہ، دو سجدے پر ایک رکعت مکمل ہوئی، پھر دوسری شروع ہوئی اس میں دو سجدوں کے بعد تشہد ہے، اگر دو رکعت یا تین چار رکعت کی ہے تو اس کی پوری ترتیب کی شکل چلی آ رہی تھی۔ روزے کی شکل سحر سے لے کر غروب آفتاب تک اکل شرب اور جماع سے اجتناب روزہ کو مکمل کرنا تھا۔ لیکن بعض درمیان کی جزئیات حالات و موقع کے اعتبار سے مختلف تھیں یا بعض نئے مسائل آ گئے تھے ان کا کتاب و سنت سے استخراج و استنباط کرنا اور پھر ترجیح اور راجح کے عمل یا حکم کے اصل منشاء کو معلوم کر کے اس کے مطابق امت کے لئے ایک راستہ متعین کرنا تھا تاکہ اس پر کوئی اپنی اپنی رائے سے اپنی سہولت کے مطابق مسائل اختیار نہ کرتا پھرے، یہ بہت ضروری تھا، اس کام کو ائمہ مجتہدین پہلے کر چکے تھے اور اس میں سب سے زیادہ محنت امام نعمانؒ بن ثابت (جن کو آج کل امام ابوحنیفہؒ یا امام اعظم کہا جاتا ہے) نے کی کہ خاصے جید تلامذہ کی ایک جماعت کے

ساتھ مل کر مسائل پر بحث ومباحثہ سے کسی ایک حل کو اختیار کرتے اور آپ کے شاگرد اس کو لکھ لیتے۔ بعض مسائل پر گھنٹوں ہر جانب سے بحث ہوتی بلکہ بعض دفعہ یہ معاملہ ہفتوں تک پہنچ جاتا۔ امام ابوحنیفہؒ کی کنیت کی نسبت سے یہ فقہ ''حنفی'' کہلائی۔ اس طرح فقہ مالکی، شافعی، اور حنبلی علی الترتیب امام مالک بن انسؒ، فقہ شافعی امام محمد بن ادریس شافعیؒ اور فقہ حنبلی امام احمد بن حنبلؒ کی نسبت سے مرتب ورواج پائی۔ فقہ حنفی اپنی تدوین ہی کے دن سے قلمرو اسلامی میں نافذ رہی اور آج دنیا کے اکثر اسلامی ملکوں میں عوام کی اکثریت اس پر عمل پیرا ہے۔

برصغیر پاک وہند کے نوے فیصد مسلمان اسی فقہ کے پیرو ہیں۔ ترکی وافغانستان میں اسی فقہ پر عمل ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں حکومت کا مذہب حنبلی ہے۔ انڈونیشیا، ملائیشیا، مصر میں فقہ شافعی اور حنفی دونوں اور بعض افریقی ممالک میں فقہ مالکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی چند فقہیں مرتب ہوئیں لیکن وہ زیادہ دیر نہ چلیں۔ ائمہ محدثین مثلاً صحاح ستہ، بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ کے مرتبین بھی ائمہ مجتہدین میں سے کسی نہ کسی فقہ پر عامل تھے کہا جاتا ہے کہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤد، امام ترمذیؒ مجتہد تھے۔ ائمہ مجتہدین اپنی جگہ محدث بھی تھے کہ انہوں نے اجتہاد کا کام محدث ہونے کی وجہ ہی سے کیا اگر مجتہد کو حدیث کے مراتب، اس کی درجہ بندی وغیرہ کا علم نہ ہوتا تو پھر فقہ کیسے مرتب کر سکتے۔ آج کل بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بخاری سے فلاں مسئلہ نکال کر دکھاؤ۔ اگر ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین کے بعد ہوتے تو کہا جاسکتا تھا کہ جب صحاح ستہ کی یہ کتب موجود نہ تھیں تو انہوں نے ان احادیث کے مطابق کام کیوں نہ کیا؟ تو عرض یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے استاد امام احمد بن حنبلؒ ہیں جن سے وہ اپنی کتاب میں روایات بھی لاتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ کے استاد امام محمدؒ بن حسن شیبانی ہیں اور ان کے استاد امام ابوحنیفہؒ یا امام اعظم ہیں گویا امام اعظم، امام بخاریؒ کے پرداد استاد ہیں۔ اب پرداد استاد کے متعلق یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اس نے پڑپوتے کی کتاب کو کیوں نہ پڑھا، اور اس پر عمل کیوں نہ کیا یا اس سے اپنی فقہ کیوں نہ مرتب کی۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ امام اعظم تو امام بخاری کی ولادت سے بھی قبل فوت ہوگئے تھے۔ یہ مطابعہ عجیب وغریب ہے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ فقہی مسائل کو مرتب کرنے کا داعیہ بھی تقریباً ایک ہی خاص دور کے لوگوں میں پیدا ہوا، امام ابوحنیفہؒ کا سن وفات ۱۵۰ھ امام مالک کا ۱۷۹ھ امام شافعیؒ کا ۲۰۴ھ اور امام احمد بن حنبلؒ کا ۲۴۱ھ ہے گویا ایک سو سال کے اندر یہ سب کام مکمل ہوگیا۔

امام اعظم تابعی تھے۔ یعنی انہوں نے بعض صحابہ کی زیارت کی ہے۔ احادیث کی بڑی کتب مرتب وجمع کرنے کا بھی داعیہ ایک خاص دور کے اندر پیدا ہوا مثلاً دیکھئے امام بخاریؒ کا سن وفات ۲۵۶ھ اور امام ابن ماجہؒ کا ۲۷۳ھ ہے اور احادیث کے بڑے مجموعے یہی نہیں ہیں بیسیوں اور بھی ہیں لیکن شہرت ودرجہ قبولیت انہی کو زیادہ حاصل ہوا۔ انہی صحاح ستہ میں سے ایک کتاب امام ترمذیؒ کی جامع ترمذی ہے جس کی ترتیب فقہ کی کتب کے انداز پر ہے انہوں نے اس میں ایک اسلوب یا انداز اختیار کیا کہ کسی باب کی ایک (مافی الباب) حدیث کو پوری سند کے ساتھ مکمل بیان کریں گے اور اس کے بعد دوسری احادیث کا تذکرہ کریں گے کہ اس میں فلاں فلاں سے بھی حدیث مروی ہیں اور پھر بیان کریں گے کہ اس حدیث پر فلاں فلاں کا عمل ہے اور حدیث فلاں درجہ کی ہے یعنی صحیح ہے۔ حسن ہے وغیرہ وغیرہ یہ حدیث کی اقسام اور ان کے متعلق علمی اصطلاحی الفاظ ہیں۔ قارئین جب یہ پڑھیں گے تو انہیں کچھ الجھن سی ہوگی کہ کاش اس کو واضح کر دیا جاتا تو آیئے ہم حدیث کے متعلق چند اصطلاحات کے معنی مطلب سمجھیں۔

(۱) مرفوع جس میں حضور ﷺ کے قول وعمل کا ذکر ہو اور وہ آپ تک پہنچتی ہو۔

(۲) موقوف: جس کا سلسلہ صحابی تک جائے حضور علیہ السلام تک نہ ہو۔

(۳) مقطوع جس کا سلسلہ تابعی تک جائے تابعی ایسے شخص کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کو دیکھا ہو۔

(۴) متصل جس کا سلسلۂ اسناد مکمل ہو کوئی راوی ساقط نہ ہو اور نہ مجہول الحال۔

(۵) مرسل: جس کا راوی کوئی تابعی ہو لیکن اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے حضور ﷺ سے روایت کی تھی۔

(۶) صحیح : جس کے راوی عادل ہوں۔سند متصل ہو۔
(۷) متواتر: جس کے راوی ہر دور میں اتنے زیادہ ہوں کہ جھوٹ پر ان کا اجتماع محال نظر آئے۔
(۸) ضعیف: جس میں صحیح کی شرائط موجود نہ ہوں۔
(۹) حسن: صحیح وضعیف کے بین بین۔
(۱۰) موضوع: جس کا راوی کاذب یا مشتبہ ہو۔
(۱۱) منکر: جس کا مضمون صحیح یا حسن سے متصادم ہو۔
(۱۲) شاذ: جس کے راوی تو ثقہ ہوں لیکن ایسی حدیث سے ٹکرا رہی ہو کہ جس کے راوی ثقہ تر ہوں۔
(۱۳) معلل: جس میں صحت کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن ساتھ ہی کوئی ایسا عیب بھی ہو کہ جسے صرف ماہرین کی آنکھ دیکھ سکے۔
(۱۴) غریب: جس کے سلسلۂ اسناد مین کوئی راوی رہ گیا ہو۔
(۱۵) مستفیض: یا (مشہور) جس کے راوی تین سے کم نہ ہوں۔
(۱۶) امالی: وہ حدیثیں جو شیوخ اپنے شاگردوں کو املا کرائیں۔
(۱۷) مسلسل: جس کی سند میں راوی ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کریں۔
(۱۸) محکم: جو محتاج تاویل نہ ہو۔
(۱۹) قوی: حضور ﷺ کا قول جس کے بعد آپ نے قرآن پاک کی آیت بھی پڑھی ہو۔
(۲۰) موقوف: کسی صحابی یا تابعی کا قول وعمل۔
(۲۱) ناسخ: حضور ﷺ کے آخری عمر کے اقوال وافعال۔

یہ ایک آسان اور عام تعارف ہے اب قارئین ان شاءاللہ کسی ایسے مضمون کو پڑھتے ہوئے کوئی الجھن نہ پائیں گے کہ جس میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہوں بشرطیکہ ہم اور آپ ان کو یاد رکھ سکیں۔ یہ عام اصطلاحات ہیں ویسے بڑی کتب میں اس بارے میں کچھ اختلاف بھی ملے گا اور تفصیل بھی لیکن ہماری غرض تو یہاں یہ ہے کہ یہ پتہ چلے کہ اس بارے میں کتنا کام کیا گیا ہے۔

اس بارے میں کہ بخاری شریف میں یہ حدیث آتی ہے، مسلم شریف میں آتی ہے وغیرہ وغیرہ اول تو ذہین اور فہیم وذکی لوگوں کے لئے ہمارے اس ذکر کرنے سے کہ ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین سے تقریباً سو سال قبل فوت ہو چکے تھے۔ مثلاً امام بخاریؒ کا سن وفات ۲۵۶ھ ہے امام ابوحنیفہؒ کا سن وفات ۱۵۰ھ، گویا امام ابوحنیفہؒ ایک سو چھ سال قبل فوت ہو چکے تھے اس سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے ساتھی، اسی طرح امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اپنی اپنی فقہ مرتب و مدون کرنے کے لئے بخاری شریف کے محتاج نہ تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی جامع صحیح بخاری کو مرتب کرنے سے پہلے بڑی کڑی شرائط رکھی ہیں اور سب سے بڑی یہ شرط کہ جس راوی سے امام بخاریؒ روایت کر رہے ہیں اس کے اوپر والے راوی سے ملاقات ثابت ہو، کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جن احادیث سے امام ابوحنیفہؒ اور ان کے ساتھیوں نے مسائل استنباط کئے ہیں انہوں نے بھی اس طرح کی یا اس سے بھی زیادہ کڑی شرائط رکھی ہوں اور پھر جو ضعف یا کچھ نقص روایت میں ہونے کی بناء پر امام بخاریؒ نے اسے ترک کیا ہو وہ سو سال کے درمیان میں پڑا ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں کہ جو تابعی تھے اور صحابہؓ کے عہد کے بہت قریب تھے وہ ضعف نہ ہوا اور کوفہ تو علم کا مرکز رہا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے زمانے میں دارالخلافت یہاں لے آئے تھے اور حضرت علیؓ علم کا دروازہ تھے۔ حضور ﷺ کی حدیث ہے ''انا مدینة العلم و علی بابها'' اور پھر حضرت علیؓ خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور فقہائے صحابہؓ میں مشہور تھے۔ حضور علیہ السلام کے داماد تھے، اسی طرح عبداللہ بن مسعودؓ کا

شمار ہم فقہائے صحابہ میں ہے، وہ بھی کوفہ میں تھے۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ کوفہ ان دنوں اہل علم کی توجہ اور ان کے شاگردوں کا قلعہ تھا۔ امام ابوحنیفہؒ اوران کے تلامذہ نے برسہا برس کی محنت کے بعد جو فقہ مرتب کی وہ مدون ہوتے ہی عالم اسلام میں پھیل گئی۔ اسے قبولیت عامہ حاصل ہوگئی اور اس کی پوری امت میں مثال نہیں ملتی کہ جید مجتہد علماء ومحدثین نے فقہ مرتب کی ہو۔۔ باقی رہا یہ اعتراض کہ مسند امام ابی حنیفہ بہت مختصر اور امام صاحب سے تھوڑی احادیث مروی ہیں۔ ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ پیکر صدق ووفا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور پیکر جرأت وشجاعت حضرت عمرؓ کہ جن کی ایک بیٹی بھی حضور ﷺ کے گھر میں تھی۔ ان کی مروی احادیث کم اور بہت ہی کم ہیں جبکہ حضرت ابوہریرہؓ کی مرویات ۵۳۷۴ ہیں اوران کا بیان ہے کہ عبداللہؓ بن عمرو بن عاص کی احادیث مجھ سے زیادہ ہیں کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت انسؓ کی مرویات ۱۳۳۶ ہیں اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مرویات ۱۵۰۰ ہیں۔ تو کیا اس سے نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو احادیث سے کوئی تعلق نہ تھا، کم تھا لہٰذا حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص، حضرت انسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ ہر دو اصحاب سے بہت فائق وبلند تھے جبکہ پوری امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ امت میں پہلا مرتبہ ابوبکر صدیقؓ کا اور دوسرا حضرت عمر فاروقؓ کا تھا......اور ہے۔

اوپر امام ترمذیؒ کا ذکر آیا ہے دیکھئے ۱۲سو سال پہلے امام کے اساتذہ کا بھی کتب میں ذکر ہے امام ترمذیؒ کے جن اساتذہ کا ذکر کتب میں مع حالات کے آیا ہے وہ ۲۲۱ ہیں اور سن کر مزید پتہ چلتا ہے کہ ان اساتذہ میں ایسے ہیں کہ جن سے صحاح ستہ کے بھی مرتبین نے پڑھا ہے۔ یہ تحقیق وتدقیق یہاں تک ہے کہ جب ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان اساتذہ ترمذیؒ میں سے انیس (۱۹) ایسے ہیں کہ جن سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حدیث پڑھی ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام بخاریؒ (امام مسلم نے نہیں پڑھا) نے پڑھا ہے باقی پانچ نے نہیں پڑھا ان کی تعداد ۴۲ ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام ترمذیؒ نے ایک واسطہ سے پڑھا ہے لیکن امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے براہ راست، ان کی تعداد ۹۷ ہے۔ ہم نے اپنے اس مضمون میں اساتذہ کی تعداد کا ذکر کیا ہے ان کے اسماء گرامی اور وفات وغیرہ کا ذکر نہیں کیا کہ مضمون بہت علمی اور طویل ہو جائے گا بتانا اور دکھانا یہ ہے کہ ان لوگوں نے احادیث کے بارے میں کس قدر محنت اور تفصیل سے کام کیا ہے تا کہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے پھر بھی اگر کوئی کجروی کج دماغ بحث کرے تو اس کو ہم اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتے ہیں۔

ایک اہم بات یہ کہ امام بخاریؒ نے کسی جگہ یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نے تمام صحیح احادیث کو اپنی جامع بخاری میں جمع کر دیا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ بخاری شریف میں جتنی احادیث ہیں وہ صحیح ہیں اگرچہ بعض لوگوں نے اس کو بھی تسلیم نہیں کیا اور صحیح یہ ہے کہ امام بخاریؒ جس اجتہاد اور مسلک کی صحیح احادیث جمع کرنا چاہتے تھے وہ جمع کی ہیں گویا بخاری شریف کے علاوہ بھی سینکڑوں بلکہ ہزاروں صحیح احادیث ہیں۔ اس کی مثال امام حاکمؒ کی مستدرک ہے کہ انہوں نے امام بخاریؒ کی شرائط کے مطابق احادیث جمع کی ہیں، تبھی اس کا نام مستدرک رکھا۔ گو بعض حضرات کا خیال ہے کہ مستدرک حاکم کی ساری احادیث صحیحین کی شرائط کے مطابق نہیں۔ لہٰذا بات پر یہ کہنا کہ حدیث بخاری سے دکھاؤ یہ کہاں کا انصاف ہے اور پھر طحاوی، اعلاء السنن کتب احادیث میں صحیح بخاری کی شرائط کی بے شمار احادیث ہیں۔ اصل بات وہی ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنے ذہنی تحفظ اور فقہی مسلک کے ساتھ بخاری شریف میں احادیث کو جمع کیا ہے۔

حضرت امام بخاریؒ کا مرتبہ ومقام بہت بلند ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری جیسی عمدہ کتاب مرتب کی ہے جسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہاں یہ کہا جائے گا کہ جو کام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے سرانجام دیا وہ ان اصحاب سے زیادہ اونچا ہے کہ جنہوں نے احادیث یاد او حفظ کیں۔ جبکہ ایسے ہی یہ حقیقت ہے کہ ائمہ اربعہ کا مقام ومرتبہ اس لحاظ سے اس امت میں بہت بلند ہے کہ انہوں نے امت کو ایک متعین راستہ دیا۔ یہ چار مختلف راستے نہ تھے بلکہ ایک ہی منزل پر پہنچنے کی چار راہیں ہیں۔ جن کو اصحاب فہم ذکاء نے امت کے ہر ہر فرد کو اپنی اپنی رائے سے چلنے سے بچنے کے لئے مقدور بھر سعی کی اوران کی سعی مشکور ہوئی

۔صحاح ستہ اور دوسری حدیث کی بڑی بڑی کتب تو اس کے کم از کم سوا صد سال بعد مدون ہوئیں اور یہ لوگ امت کی غم خواری کرتے ہوئے پہلے ہی فارغ ہو چکے تھے۔ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ صرف ایک مسئلہ کو ایسے لوگوں کا اس بارے میں پیش کریں کہ جن کا علم ان کو ضرور مسلّم ہے جو اس طرح کی باتیں کرتے اور اختلاف پھیلاتے ہیں۔

آپ حدیث کی کتاب ''جامع ترمذی'' کا نام پڑھ چکے ہیں دریہ مقدمہ ترمذی شریف کے ترجمہ کا ہے۔یہاں ہم اسی کتاب سے صرف ایک مسئلہ مثال کے طور پر احادیث سے مروی پیش کرتے ہیں اور ذکی وفہیم اشخاص سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ایسے دیگر مسائل کو اسی طرح چھوڑ دیا جاتا کہ آج چودہ سو سال بعد ایک عام آدمی کہ اسے وضو کے فرائض کا علم نہیں ۔غسل کا شرعی طریقہ معلوم نہیں اور خبارات (خصوصاً ''جنگ'') میں عام پڑھے لکھے قارئین سوال کرتے ہیں اور ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے نام سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کراچی ایڈیشن میں جواب دیتے تھے۔ان کو پڑھ کر معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اب جبکہ فقہ بھی مدون ہے اردو میں مسائل کی خاصی کتب ہیں،اس کے باوجود پڑھے لکھے لوگ ایسے ایسے سوال کرتے ہیں کہ پڑھ کر تعجب ہوتا ہے کہ یا اللہ! دین کے معاملہ میں لوگوں میں کتنی غفلت ہے جبکہ دنیاوی امور میں تقریباً ہر کوئی پی ایچ ڈی ہوتا ہے۔کرکٹ،ہاکی اور ایسے ہی امور کے متعلق لوگوں سے معلومات حاصل کریں تو حیرانی ہوتی ہے کہ ایک ایک چیز اور بات یاد ہے۔کرکٹ کب سے چلا،آج تک پاکستان کے کتنے کپتان ہوئے' کس نے کتنے چھکے،چوکے لگائے،لیکن دین کے معاملات میں کس قدر غافل ہیں۔یہ تو پڑھے لکھے لوگوں کا حال ہے،جن کی اوسط جو سوال وغیرہ مرتب کر کے خط لکھ سکتے ہیں،ہمارے ہاں دس فیصد ہے بالکل ان پڑھ کیسے مسئلہ دریافت کریں وہ اپنے معتمد علیہ عالم دین پر اعتماد کریں گے۔وہ جو چاہے بتائے تو جب ان مسائل میں یہ حال ہے کہ جن پر اب ہر مکتب فکر نے کتب مدوّن کر رکھی ہیں،یعنی اعتماد اور تقلید،تو اگر آج کے کسی مسجد کے امام پر اعتماد ہو سکتا ہے تو پھر خیر کے زمانے میں جن لوگوں نے اپنی پوری دینی بساط کے مطابق کوشش کی جبکہ وہ علم کے پہاڑ اور تقویٰ وطہارت میں اپنے زمانے میں بے مثل تھے تو ان کی اجتہاد کی نفی کیوں اور پھر ایسا ہوا کہ خود احادیث مختلف فیہ ہوں تو کسی ایک جانب کو ترجیح دینا لازم تھا کہ عام انسان اپنے نفس کی پیروی نہ کرے اب ترمذی شریف میں وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کے بارے میں مثال کے طور پر چند باب ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ باب الوضوء ماجاء فی الوضو من الریح — باب: وضو کی حالت میں ہوا خارج ہونے کے بیان میں

۲۔ بابُ الوضوء من النوم — باب: سونے کی حالت میں وضو کا بیان

۳۔ باب الوضوء مما غیرت النار — باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا (متغیر کیا) ان سے وضو ٹوٹنے کا بیان

۴۔ باب فی ترک الوضوء مما غیرت النار — باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا ان سے وضو نہیں جاتا

۵۔ باب الوضوء من لحوم الابل — باب: اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو دوبارہ کرنا چاہئے

۶۔ باب الوضوء من مَسّ الذکر — باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو کرنا چاہئے

۷۔ باب ترک الوضوء من مسّ الذکر — باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے

۸۔ باب الوضوء من القیٔ والرعاف — باب: قے اور نکسیر پھوٹنے خون نکلنے سے وضو دوبارہ کرے

۹۔ باب الوضوء بالنبیذ — باب: نبیذ پینے کے بعد دوبارہ وضو کرے

مندرجہ بالا نو صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا یا رہے گا یہ باب اس مسئلہ کے بارے میں ہے اب امام ترمذیؒ نے پہلے باب کے متن میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک ہی مضمون کی تین روایات بیان کی ہیں اور فرمایا ہے کہ ''اس باب میں حضرت عبداللہؓ بن زید،حضرت علی بن طلقؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوسعید سے روایات مروی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ قول علماء کا ہے کہ وضو (دوبارہ) واجب نہیں

ہو تا حتیٰ کہ ہوا کی آواز سنے یا ہوا کی بُو محسوس کرے اور عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا کہ اگر وضوٹوٹنے کا شک ہو تو اس پر وضو واجب نہیں، جب تک یقین نہ ہو کہ اس پر قسم کھا سکے اور ابن مبارکؒ ہی نے کہا کہ جب عورت کی فرج سے ہوا نکلے تو اس پر وضو واجب ہے اور یہ قول امام شافعیؒ اور امام اسحاقؒ کا ہے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ ہوا کے خارج ہونے کے بارے میں کس قدر تفصیل ہے اور عورت کے قُبل (شرمگاہ) سے ہوا نکلنے پر امام شافعیؒ نے وضو کرنے کا فتویٰ دیا ہے اس کا اب عام لوگوں کو علم بھی نہیں ہوگا کہ عورت کی شرمگاہ سے بھی ہوا نکلتی ہے۔ پہلا باب تو تقریباً اتفاقیہ ہے سوائے اس کے کہ ابن مبارکؒ نے کہا کہ اتنا یقین ہونا چاہئے کہ قسم اٹھا سکے اب اس کے بعد آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اور مَسِ ذکر کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اسی طرح قے اور نکسیر کے متعلق مختلف فیہ حدیث ہے ۔اونٹ کے گوشت کھانے سے وضوٹوٹنے کی حدیث ہے۔

اب یہاں عام آدمی کیا کرے اور کیسے فیصلہ کرے، اس میں ضرورت تھی کہ اجتہاد کر کے ایک متعین مسئلہ بتا دیا جاتا اور اس کو ترجیح دے کر دوسری احادیث کی تاویل یا ترجیح الراجح کر دی جاتی، یہی کام ائمہ مجتہدین نے کیا ہے وضوٹوٹنے میں آگ پر پکی ہوئی چیز، مس ذکر، اونٹ کا گوشت، خون کا نکلنا کئی چیزیں ہیں ایک آدمی ان میں سے کس کو اختیار کرے۔ سبھی باتیں بیک وقت آدھ گھنٹہ میں پیش آسکتی ہیں۔سردیوں کا موسم ہے ایک آدمی اونٹ کا گوشت کھالیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ دوبارہ وضو کرو، وہ کہتا ہے کہ فلاں حدیث یا امام کا قول ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا۔ پھر وہ روٹی یا آگ پر پکی ہوئی چیز کھالیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ وضو دوبارہ کرو، وہ کہتا ہے کہ ایک حدیث کی رو سے یا فلاں امام کا قول ہے کہ نہیں ٹوٹتا۔ پھر مَس ذکر کرتا ہے اب کہا جاتا ہے اب تمہارا وضوٹوٹ گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نہیں فلاں حدیث کے مطابق نہیں ٹوٹا۔خون نکلتا ہے تو اس پر بھی یہی صورت پیش آتی ہے حالانکہ کا اس وضو سب احادیث اور ائمہ اربعہ کی فقہ کی رو سے ٹوٹ گیا۔اصل بات یہ کہ یہ شخص سردی سے ڈرتا ہوا وضو نہیں کرتا، گویا اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرتا اور اس آیت کا مصداق بنتا ہے۔

﴿ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہٗ﴾ [الفرقان : ۴۳] ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو خدا بنا رکھا ہے''۔

امام اعظمؒ نے سب احادیث کو اپنے تلامذہ کے سامنے رکھا اور اس پر بحث کی تو یہ فیصلہ ہوا کہ اگر منہ بھر کر قے آئی کہ (اس میں نجاست بھی آتی ہے) یا خون اپنی جگہ سے بہہ نکلا تو وضوٹوٹے گا باقی تمام شکلوں میں صرف ہوا کے یقیناً خارج ہونے سے وضوٹوٹے گا اس کے علاوہ نہیں اور اس پر مجلس میں سب نے اپنے اپنے دلائل دئے آخر امام بخاریؒ نے سب شکلوں پر وضوٹوٹنے کی احادیث بیان نہیں کیں تو یہاں جو جواب امام کا مداح دے گا۔ہم امام ابوحنیفہؒ کو ان سے متقدم جان کر ان کی پیروی کریں گے اور کسی ایک مجتہد مطلق کی پیروی کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں اور دوسرے کو غیر مقلد۔ عامل بالحدیث دونوں ہی ہیں پوری امت کے علماء کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی کرے یہ بات صحیح نہیں کہ کسی معاملہ میں تو امام شافعیؒ کی پیروی کرے اور کسی معاملہ میں امام مالکؒ کی اور کسی میں امام اعظمؒ کی یا امام احمد بن حنبلؒ کی ۔یعنی جس امام کی بھی تقلید کرے مکمل کرے ورنہ تو وہی بات ہوگی کہ جو بات جس امام کی اچھی لگی وہ کر لی اور اگر کوئی دوسری بات کسی دوسرے نے کی اچھی لگی تو اس کی تقلید کر لی یہ تو ''ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہ'' والی بات ہوئی۔علماء نے یہ ضرور لکھا ہے کہ ثقہ، ورجید علماء میں سے کوئی ہوائے نفس کے بغیر کسی مسئلہ میں اگر کسی دوسرے امام کے مسلک پر عمل کرے تو اس کے لئے جائز ہے لیکن عوام کے لئے کسی ایک امام کی تقلید ضروری ہے۔ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ حنفی قیاس کرتے ہیں یہ رائے پر عمل کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔حنفیہ کے نزدیک اوّل قرآن پاک ہے پھر حدیث رسول اللہ ﷺ اور جہاں کہیں حدیث رسول اللہ ﷺ اور قرآن پاک میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے تو وہ اس کو عمدہ دلیل اور تطبیق کے ساتھ حل کرتے ہیں۔مثلاً فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ دراصل فاتحہ کے فرض کا ہے جو کہ امام اور مقتدی کے متعلق ہے کہ فاتحہ ایک متعین سورۃ اور چند آیات کا نام ہے جب کہ

الحمد سے لے کر والناس تک قرآن مجید ہے قرآن مجید کے نویں پارے میں آتا ہے کہ

﴿واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون﴾ [الاعراف: ۲۰۴]

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے نہایت غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

اب قرآن پاک کی اس آیت کے ہوتے ہوئے اگر فاتحہ خلف الامام کے متعلق صرف ایک حدیث ہوتی اور دوسری احادیث نہ ہوتیں جن سے ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ امام یا منفرد کے لئے ہے تو حدیث

((لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتٰب)) "جس شخص نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی"

اس میں حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ کا مؤقف ہے کہ یہ حدیث امام اور منفرد کے متعلق ہے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ قرآن پاک کی اس آیت نے قرآن پاک کا سننا فرض کر دیا۔ خبر واحد یعنی حدیث سے وجوب تو ثابت ہو سکتا ہے۔ فرض نہیں اور اس کے حنفیہ قائل ہیں کہ منفرد اور امام کے لئے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے قرآن پاک میں ہی ہے "فاقرأوا ماتیسر من القرآن" "پس قرآن مجید سے جو میسر ہو پڑھو" اور حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ امام اور منفرد کے لئے قرآن مجید کی مطلق مسلسل تین آیات، یا کوئی چھوٹی سورت یا تین آیت سے زائد اگر پڑھ لیا تو فرض ادا ہو گیا، اگر فاتحہ نہ پڑھی تو واجب رہ گیا، اگر پڑھی اور کوئی سورت یا تین آیت نہ پڑھیں تو بھی فرض ادا ہو گیا لیکن اگر دونوں میں سے کوئی چیز بھی نہ پڑھی تو پھر فرض ادا نہ ہوا، لیکن یہ بھی اوپر والی آیت کے تحت منفرد اور امام کے لئے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ اس آیت سے قرآن مجید کا سننا ثابت (فرض) ہوا اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ جہری نمازوں میں امام کی اقتداء میں سکوت ضروری ہے اور حنفیہ سرّی نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے تابع مانتے ہیں لہذا ان کے نزدیک سرّی نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے قرآن مجید سراً پڑھتے ہوئے امام ہی کا اتباع کرنا چاہئے اور دوسرے ائمہ بھی یہی کہتے ہیں حتی کہ امام ابن تیمیہؒ بھی یہی کہتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ سکتات یعنی فاتحہ کی سات آیتوں کے وقفہ میں پڑھ لیں۔ امام ابن تیمیہؒ بڑی سختی سے اس کی تردید کرتے ہیں کہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں اور حدیث پاک کی وجہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر مقتدی سری نمازوں میں فاتحہ پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں اور اس پر صحیح احادیث دال ہیں۔ مثلاً ایک حدیث شریف میں جو صحیحین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر ہے ملاحظہ فرمائیں۔

من کان له امام فقراءة الامام له قراءة (مسند ابن منیع) "جس شخص کا امام ہو پس امام کی قرأۃ اس کی قرأۃ ہے"

اور جہری میں تو جیسا گذرا ابھی کہتے ہیں کہ مقتدی کچھ نہ پڑھے ان کے سامنے منجملہ اور احادیث یہ حدیث ہے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ انما جعل الامام لیوتم به فاذا کبر فکبروا واذا قراء فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیهم ولاالضالین فقولوا آمین رواه احمد وابن ماجة وابو داؤد والنسائی وقال الامام المسلم هذا حدیث صحیح.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأۃ کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ غیر المغضوب علیهم ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو

بحوالہ آثار السنن مترجم مطبوعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

اس حدیث پاک میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا ہے جب امام قرأۃ کرے تو ارشاد ہے کہ چپ رہو یہ نہیں فرمایا کہ جب فاتحہ پڑھے تو فاتحہ پڑھو بلکہ یہ فرمایا کہ "واذا قرأ فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیهم ولاالضالین فقولوا آمین" اور جب امام "غیر المغضوب علیهم ولاالضالین" کہے تو تم آمین کہو۔

قارئین کو معلوم ہونا چاہئے کہ ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی فقہ کے لئے کوئی خاص اصول کیا مقرر کیا ہے اب یہاں ایک مسئلہ یہ ہے

کہ مسائل فقہیہ جزئیہ کے استخراج و استنباط میں اماموں نے کیا اصول مقرر کیئے۔

(۱) امام مالکؒ تعامل اہل مدینہ کی پیروی کو اصل قرار دیتے ہیں اور بعض جگہ تو اس معاملے میں مرفوع حدیث کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

(۲) امام شافعیؒ اصح ما فی الباب یعنی مسئلہ کے باب کی سب سے صحیح حدیث کو لیتے ہیں باقی روایات کی تاویل کرتے یا اصح کے مقابلے میں ان کو ترک کر دیتے ہیں۔

(۳) امام اعظمؒ سارے ذخیرہ احادیث کو لے کر اس میں سے ایک قانون کلی کو تلاش کر کے دوسری روایات کی اس کے مطابق مناسب توجیہ یا اچھا محمل بیان کرتے ہیں۔ اسی بناء پر حنفیہ کے ہاں تاویلات و ترجیحات احادیث زیادہ اور امام شافعیؒ کے نزدیک رواۃ پر جرح و تنقید زیادہ ہوتی ہے۔

اب ترک رفع یدین یا آمین بالجہر، یہ مسائل اولیت یا افضلیت کے ہیں لڑائی یا مناظرے کے نہیں کہ سبھی باتیں احادیث سے ثابت ہوتی ہیں لیکن ہمارے ہاں اس پر پمفلٹ اور پوسٹر شائع کیئے جاتے ہیں اور مناظرے کے چیلنج دئیے جاتے ہیں دونوں طرح کی احادیث ملتی ہیں۔ حنفیہ نے نماز کے متعلق مرکزی چیز تلاش کی کہ کیا ہے، تو معلوم ہوا ہے کہ سکون، خشوع، اور خضوع ہے لہٰذا انہوں نے ترک رفع یدین اور آمین بالسر یا اخفاء کو اختیار کر کے اس کو ترجیح دے دی اور ویسے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اوّل دور میں یہی تھا۔ آخر میں اس کو ترک کر دیا گیا گویا حنفیہ کے نزدیک ترک رفع یدین اور آمین بالسر کی احادیث ناسخ ہیں۔ یہاں ایک واقعہ یا لطیفہ بیان کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مولانا مناظر احسن گیلانی مشہور اہل قلم اور بہت اونچے درجے کے محقق ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں دیوبند میں تھا اور مولانا ابوالکلام آزادؒ دہلی آرہے تھے میرا دل چاہ رہا تھا کہ اس عبقری انسان کو دیکھوں اور دیوبند کی منتظمہ نے جو وفد ترتیب دیا اس میں میرا نام بھی شامل کر دیا تھا میں بہت خوش ہوا۔ ہم دہلی گئے اور میں نے بالقصد مولانا ابوالکلام آزاد کے قریب نماز پڑھی۔ مولانا نے فرائض میں رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کیا پھر نہیں کیا۔ لیکن جب سنن پڑھیں تو رفع یدین کیا۔ اس پر مجھے تعجب ہوا اور میں نے مولانا سے عرض کیا کہ ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا ضرور پوچھیے تب میں نے عرض کیا کہ جناب نے فرائض میں رفع یدین نہیں کیا اور سنن میں کیا، تو مولانا نے کہا کہ ہاں میرے بھائی یہ بات پوچھنے کی تھی اور فرمایا کہ فرض بہت نازک ہیں وہ رفع یدین کے متحمل نہیں ہو سکتے لیکن سنن اور نوافل ایسے نہیں ہیں۔ حنفیہ کے ہاں ایک مسئلہ عمل کثیر کا ہے کہ جس سے نماز میں خلل آتا ہے تو میں اس پر عمل کرتا ہوں کہ فرائض میں رفع یدین نہیں کرتا اور سنن نوافل میں کر لیتا ہوں اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے اور یہ وہ تطبیق ہے جو دیوبند میں آپ کو آپ کے اساتذہ نے بھی نہیں بتائی ہوگی۔ میں نے اقرار کیا یہ واقعہ میں نے مولانا محمد اسحاق بھٹی سے سنا انہوں نے مولانا مناظر احسن گیلانی کے ایک مضمون میں پڑھا تھا جس کا عنوان تھا "احاطہ دارالعلوم میں بیتے چند دن"۔ اور بعد میں اصل کتاب پڑھی جس کے الفاظ مختلف ہیں مفہوم یہی ہے

راقم عرض کرتا ہے کہ مولانا کی بات میں اچھی تطبیق ہے کہ سنن اور نوافل سواری میں بیٹھ کر جیسے سمت ہو اور ہمت ہو ادا کیئے جا سکتے ہیں لیکن فرائض میں حنفیہ کے ہاں قیام اور سمت قبلہ ضروری ہے اور اس کی وجہ بھی یہی ہے

اب تو حدیث کے ممکن مجموعے چھپ چکے ہیں اور ایسی کتب احادیث بھی شائع ہو چکی ہیں کہ جن میں فقہ حنفی کی مستدلات احادیث مع نقد و جرح موجود ہیں۔ اس میں متقدم طحاوی شریف اور گذشتہ صدی میں جمع و ترتیب پائی جانے والی اعلاء السنن ہے جو ۱۳ جلدوں پر مشتمل احادیث کا مستند ذخیرہ ہے ور فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کی تمام احادیث کی تخریج بھی شائع ہو چکی ہے۔ شاید ہی کوئی مسئلہ ہو جس پر حنفیہ کے پاس اس درجہ و اسناد کی دلیل نہ ہو جو دوسروں کے پاس ہے شاید ہی کسی مسئلہ میں کم درجہ کی حدیث ہوگی۔ سب سے اہم مسئلہ فاتحہ خلف الامام کا ہے اس میں حنفیہ کے پاس پہلے درجہ میں جیسا کہ گذرا کہ نص قطعی یعنی قرآن پاک کی آیت ہے اس کے علاوہ متعدد احادیث ہیں۔ پھر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بھی جہری نماز میں مقتدی کو سماع و انصات کرنا چاہئے، البتہ سری میں وہ پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن حنفیہ

کے ہاں سری میں بھی وہ مقتدی حکماً امام کے تابع ہے لہٰذا وہ وہاں بھی سکوت کا حکم دیتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے۔

باب وجوب القراءة للامام والماموم فی الصلوة کلها فی الحضر و السفر یجهر فیها و ما یخافت. (باب) قرآن پڑھنا واجب ہے تمام نمازوں میں امام ہو یا مقتدی ہر ایک نماز میں حضر میں، سفر میں، جہری نماز ہو یا سری لیکن حدیث لائے ہیں۔ "لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب" (اس کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی) اس حدیث میں امام مقتدی منفرد کا ذکر تک نہیں یعنی بات کچھ حدیث کچھ۔ اس باب میں تین حدیثیں ہیں پہلی طویل حدیث ہے جس میں امام کا ذکر ہے دوسری یہ ہے اور تیسری میں ایک منفرد کا ذکر ہے جس نے مسجد نبوی میں تین دفعہ نماز پڑھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر پڑھ۔ اس نے عرض کیا مجھے سکھلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے اور آسانی سے پڑھ سکتا ہے وہ پڑھ پھر اطمینان سے باقی نماز رکوع سجود کرتے ہوئے پوری کر...... اب اس میں قرآن پڑھنے کا ذکر ہے سورۃ فاتحہ کا کوئی ذکر نہیں اس سے کیا سمجھ جائے دو حدیثیں کچھ اور صرف ایک میں فاتحہ کا ذکر ہے اور باب میں بیان کردہ الفاظ کے مفہوم کی کوئی حدیث نہیں۔ حنفیہ یہی کہتے ہیں کہ امام اور منفرد نے اگر فاتحہ نہیں پڑھی تو وجوب کا ترک کیا جس کی بناء پر نماز "خداج" ناقص ہوئی سجدہ سہو کرے۔ جبکہ مسلم شریف بیسیوں کتب سمیت سب میں مختلف احادیث ہیں ایک تو اسی مضمون میں ہے۔

تقلید کے متعلق کچھ عرض کرنا تھا لیکن مضمون طویل ہو گیا صرف ایک بیان مولانا محمد حسین بٹالویؒ کا رسالہ "اشاعت السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۱ صفحہ ۵۳، ۵۴ مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں (اصل رسالہ میں الفاظ سخت بھی اور زیادہ بھی ہم نے وہ الفاظ نقل نہیں کیے)

"پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر و ارتداد و فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے مگر اہل حدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک تقلید مطلق کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں"۔

اس کے علاوہ بے شمار اور دلائل اور اکابر فقہاء اربعہ کے بیانات ہیں مگر مولانا بٹالویؒ کی یہی تحریر کافی ہے۔

حالاتِ زندگی

اَلامام المحدّث محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ

نام ونسب، وطن:

امام ترمذیؒ کا نسب مختلف کتب میں مختلف آیا ہے آپ بوغ میں پیدا ہوئے جو ترمذ کے قریب دریائے جیحول کے کنارے واقع ہے اوراس کے گرد فصیل ہے جیسے پرانے ۔ہور اور ملتان میں یہ حفاظت شہر کے یئے ہوتی ہے

(۱) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک (مختلف کتب)

(۲) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن شداد (سمعانی)

(۳) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن شداد بن عیسیٰ (ابن کثیر)

(۴) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک اورایک روایت میں ابن السکن (ابن حضر)

(۵) محمد بن عیسیٰ بن سودۃ (المختصر فی اخبار البشر) لیکن سودۃ بادداں غلط ہے

سن ولادت، کنیت:

۳۰۹ھ بعض نے کچھ بعض نے کچھ کہا ہے معلوم ہوتا ہے ولادت کے سن میں اختلاف ہے آپ کے والد ، جد کا نام تمام روایات میں عیسیٰ ہے لہٰذا آپ کو کنیت ابن عیسیٰ رکھنی چاہئے تھی اس کے برعکس آپ نے ابوعیسیٰ رکھ لی اوراس پر اعتراضات ہوئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ،ںدہ کے بطن سے پیدا ہوئے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ذلک عیسی ابن مریم﴾ (مریم:۳۴) ﴿قالت انی یکون لی ولد ولم یمسنی بشر ولم اک بغیا قال کذلک اللہ یفعل مایشا﴾ (آل عمران ۴۷) اور یہ کنیت رکھنا صحیح نہیں لگتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے یہ کنیت رکھی تو حضرت عمرؓ نے ڈانٹا۔ حضرت مغیرہؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کو اس کا علم تھا بلکہ ایک روایت ہے کہ خود آپ نے یہ کنیت حضرت مغیرہؓ کی رکھی درمبارکپوریؒ نے ''تحفۃ الاحوذی'' میں کہا ہے کہ کوئی مرفوع متصل صریح حدیث نہی کی نہیں ہے حضرت عمرؓ کی زجر وتنبیہ اثر کا حکم رکھتی ہے۔ ورویسے بھی قیاس یہ کہتا ہے کہ ایسے بڑے جلیل القدر محدِّث کو نہی کا علم نہ ہونا بعید عن الفہم ہے کہ انہوں نے باب کی حدیث بیان کر کے قال ابوعیسیٰ ہزاروں دفعہ کہا ہے

تعلیم:

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز ۲۲۰ھ اور ۲۳۵ کے قریب کیا قطعیت کی کوئی روایت نہیں ہے۔ آپ کے شیوخ کی تعداد جو کتب میں آئی ہے وہ ۲۲۱ کے لگ بھگ ہے۔ آج کل کے لوگوں کو ایسی باتیں عجیب لگتی ہیں لیکن اس زمانے میں لوگوں کو حدیث حاصل کرنے کا ت شوق

تھا کہ جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہیچمدان عرض کرتا ہے کہ مجھے یہ بیان کرتے ور لکھتے ہوئے پہلی جماعت سے لیکر دورۂ حدیث تک کے اساتذہ کے گننے کا خیال ہوا تو ان کی ۳۰ کے لگ بھگ ہے ور اگر ن افراد یا حضرات کو بھی شمار کیا جائے جن سے کچھ نہ کچھ سیکھا تو یہ تعداد چالیس تک جا پہنچتی ہے

مام مسلمؒ سے آپ کی ملاقات ہوئی لیکن ان کے حوالے سے ایک روایت اپنی کتاب میں لائے اور ایسے ہی امام ابوداؤد سے ایک روایت لائے

امام بخاریؒ سے استفادہ اور افادہ:

سب سے زیادہ آپ نے امام المحدثین حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ پر علم ورفن میں ایک طویل مدت ان کے ساتھ گذار کر تعلیم حاصل کی اور ستفادہ کیا اور اس کے بعد امام عبداللہ ابن عبد الرحمن دارمی (م۲۵۵ھ) اور ابوزرعہ رازی سے اس کے بعد کتاب العلل، رجال اور تاریخ میں جو استخراج کیا اس کا اکثر امام بخاریؒ اور دوسرے حضرات نے مطالعہ کیا اور س کی تحسین کی۔ امام بخاریؒ سے تو تنے قریب ہوئے اور رہے کہ ان سے بحث ومباحثہ اور مناظرہ کرتے اور اس میں دونوں کو فائدہ ہوا۔ امام بخاریؒ نے اپنے استفادہ کا یوں ذکر کیا ہے کہ امام ترمذیؒ سے فرمایا ''ما انتفعت بک اکثر مما انتفعت بی'' کہ میں نے جناب سے اتنا نفع حاصل کیا کہ اتنا جناب نے مجھ سے نہیں کیا۔ کیسے اور کتنے عظیم لوگ تھے کہ اپنے شاگردوں کے سامنے ان سے نفع حاصل کرنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے کہ تقریر کے لفظ لفظ اور نکات کو سمجھنے والے سامنے بیٹھے ہوں تو مقرر کو اتنا شرح صدر ہوتا ہے کہ نئے نئے نکات یک دم اور اچانک منجانب اللہ ذہن میں آتے ہیں اور اگر غبی یا کند ذہن سامعین ہوں تو مقرر کو آمد نہیں ہوتی بلکہ بڑی مشکل سے آورد سے وقت پورا کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ نے جن احادیث کا سماع امام بخاریؒ سے کر کے اپنی جامع ترمذی میں کیا یہاں ان کا ذکر طول کا باعث ہوگا ان کی تعداد ۱۱۴ ہے

غیر معمولی حافظہ:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ عطا فرمایا تھا احادیث کے دو جزو آپ کے پاس سفر میں تھے۔ اثناء سفر میں آپ کو علم ہوا کہ قافلے میں وہ شیخ بھی ہیں کہ جن سے وہ جزو پہنچے ہیں۔ خیال کیا کہ ان کو سنا کر ان کی توثیق کراؤں مستقر پر آئے تو دیکھا تو لکھے ہوئے دونوں جزو غائب تھے ان کی جگہ سفید کاغذ لے کر حاضر ہوگئے اور سنانے لگے شیخ کی نظر پڑ گئی کہ اوراق سادہ ہیں اور کہا کہ اما تستحی منی ؟ ''کیا تمہیں مجھ سے شرم نہیں آتی'' اس پر امام ترمذیؒ نے پورا واقعہ سنایا اور عرض کیا کہ جناب مجھے کچھ اور احادیث سنائیں میں آپ کو مجرد ایک دفعہ سننے پر سنا دوں گا اس پر شیخ نے چالیس احادیث سنائیں سننے کے بعد امام ترمذیؒ نے من وعن ان احادیث کو شیخ کو سنادیا شیخ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور فرمایا کہ ''مارایت مثلک'' ''میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔ ایک واقعہ احقر نے اپنے استاد حضرت مفتی محمد عبداللہ ڈیرویؒ سے ملتان خیر المدارس ترمذی پڑھتے ہوئے سنا کہ آخر عمر میں آپ رقت قلبی اور خشیت الٰہی سے گریہ وزاری کرتے ہوئے نابینا ہوگئے۔ ایک دفعہ سفر حج کو گئے تو ایک جگہ جا کر اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے سر نیچے کر لیا۔ حباب کے سوال پر کہ ایسے کیوں کیا تو فرمایا کہ یہاں ایک درخت تھا جس کا ٹہنہ یا شاخیں سر کو لگتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ یہاں تو کوئی درخت نہیں اس پر فرمایا کہ اردگرد سے تحقیق کرو اگر یہاں درخت نہیں تھا تو میں سوء حفظ کا شکار ہوگیا ہوں اور اب مجھے روایت حدیث کو ترک کرنا پڑے گا۔ تحقیق کی گئی تو لوگوں نے کہا کہ درخت تھا لیکن ہم نے اسے مسافروں کی راحت کے لئے اکھیڑ دیا اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا اس زمانے میں

محدثین کے حافظے اور دماغ کمپیوٹر یا ریڈار یا آج کل کی زبان میں ''آٹومیٹک'' (خبردار کرنے کا آلہ) تھے کہ خطرے پر اس کی بتی از خود سرخ ہو جاتی تھی۔

جامع ترمذی کا مقام :

بلاشبہ جامع ترمذی ''صحاح ستہ'' میں شامل ہے لیکن اس پر بحث ہوتی رہی ہے کہ اس کا درجہ کس نمبر پر ہے کئی حضرات کہتے ہیں کہ صحیحین (بخاری، مسلم) سنن ابی داود، سنن نسائی کے بعد ہے لیکن اکثر کا خیال ہے کہ صحیحین کے بعد اس کا مقام ہے تبھی تو اس کو جامع کہتے ہیں جو بیک وقت جامع اور سنن ہے۔ جامع ایسی کتاب حدیث کو کہتے ہیں جس میں حدیث کے تمام موضوعات کا لحاظ رکھا گیا ہو اور سنن جو فقہی ترتیب پر ہو ترمذی میں دونوں باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

اگر بعض چیزوں یا اعتراضات کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو جامع ترمذی کے فوائد صحاح ستہ کی تمام کتب سے زائد ہیں۔ اسی لئے ہمارے مدارس عربیہ میں اکثر روایت یہ رہی کہ شیخ الحدیث بخاری اور ترمذی دونوں پڑھاتا ہے۔ ایک بڑی بات جو امام ترمذیؒ نے اہتمام سے کی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث بیان کرنے کے بعد صحابہؓ اور ائمہ مجتہدین کا مسلک بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث پر کن کن حضرات کا عمل رہا ہے اور حدیث کا مقام صحیح، حسن، مشہور، غریب اور ضعیف وغیرہ بھی بیان کرتے ہیں اور ایک مسئلہ پر باب میں جو حدیث بیان کرتے ہیں اس کا متعلقہ حصہ ہی بیان کرتے ہیں ساری حدیث نہیں بیان کرتے اور مخالف و موافق دونوں طرح کی احادیث بیان کرتے ہیں اور ایک سب سے بڑا اہتمام جس کو کسی محدث نے نہیں چھیڑا وہ یہ کہ ''فی الباب'' کہہ کر اس باب میں جتنے صحابہؓ سے روایت ہے اس کا ذکر کرتے ہیں اور بعد میں آنے والوں نے اس ''فی الباب'' کی احادیث کو تلاش کر کے جمع کیا ہے

شروح ترمذی :

جامع ترمذی کی جتنی شرحیں لکھی گئی ہیں اتنی شاید کسی کتاب کی نہیں۔ گذشتہ تیس چالیس سال میں تو جس بڑے جامعہ یا دار العلوم میں کسی شیخ نے ترمذی پڑھائی اس کی شرح اکثر و بیشتر نے لکھی اور شائع کی اسی بات سے اس کتاب کے مہتم بالشان ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

وفات:

امام ترمذیؒ کی وفات میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ولادت میں لیکن مشہور ۲۷۹ھ ہے اس کو مدنظر رکھ کر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ایک شعر میں ان کی تعریف کے ساتھ ایک مصرع میں ان کی ولادت و وفات کے مشہور قول کو لیا ہے ؎

الترمذی محمد ذوزین عطر وفاۃ فی عین

(امام) ترمذی عمدہ خصلت کے عطر تھے۔ ''عطر'' سے وفات ۲۷۹ اور ''عین'' سے عمر نکالی ہے ''ع'' کے عدد ۷۰ ہیں۔

مؤلفہ کتب :

(۱) جامع ترمذی یہ کتاب چھ ناموں سے مشہور ہے (۲) کتاب العلل (۳) الشمائل (النبویؐ) یہ ترمذی کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور اب علیحدہ اس کے کئی زبانوں میں تراجم بھی ملتے ہیں (۴) اسماء الصحابہؓ (۵) کتاب الجرح والتعدیل (۶) کتاب التاریخ (۷) کتاب الزہد (۸) کتاب الاسماء والکنی (۹) کتاب التفسیر (۱۰) رباعیات فی الحدیث (۱۱) العلل الصغیر (۱۲) کتاب فی آثار المعرفۃ۔

امام ترمذیؒ کے متعلق ان کے معاصر حضرات اور بعد میں آنے والے اکابر علماء نے جن آراء کا اظہار کیا ہے اگر اس کا خلاصہ بھی درج کیا جاتا تو مضمون بہت طویل ہو جاتا لہٰذا خاصے اختصار سے کام لیا ہے جن حضرات کو تفصیل سے مطالعہ کرنا ہے تو وہ ڈاکٹر علامہ حبیب اللہ مختار شہید سابق مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے عربی میں مطبوعہ مقالہ برائے ڈاکٹریٹ ''الامام الترمذیؒ '' ''تخریج کتاب الطھارت من جامعہ '' کا مطالعہ فرمائیں جنہوں نے ۷۰ صفحات میں مقالہ کے شروع میں امام ترمذیؒ اور ان کی کتاب کے متعلق بہت بسط سے بحث کی ہے انہوں نے کتاب الطہارت کے فی الباب کی احادیث کو جمع کیا ہے۔ ۷۷۰ صفحات کی اس کتاب اور محنت کو دیکھ کر پسینہ آ جاتا ہے۔ راقم نے ترمذیؒ کے حالات کے متعلق اس سے استفادہ کیا ہے اور ان کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی محنت کی۔ مدارس عربیہ نے کیسے کیسے شمس و قمر پیدا کئے لوگ کہتے ہیں کہ مدارس عربیہ فضول ہیں بانجھ ہو گئے، ان سے عرض ہے کہ امام ترمذیؒ کی نسبت سے ان پر ڈاکٹر شہید کے اس کام کا مطالعہ فرمائیں تفصیل میں نہیں جاتا۔ آج کل اس کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ہیں آج کے نوے فیصد پی ایچ ڈی حضرات کو ان کے نام کا علم نہیں ہوگا ان پر بھی فخر و ناز کیا جا سکتا ہے

آخر میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ اب احادیث کے سینکڑوں مجموعے چھپ چکے ہیں ائمہ مجتہدین ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اجمعین نے اگر فقہیں مدون نہ کی ہوتیں تو کسی مسئلہ کو کتب احادیث سے معلوم کرنا کتنا مشکل ہوتا اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے ائمہ اربعہ سے پہلے کرایا' احادیث کے مجموعے بعد میں مرتب ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَبوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ طہارت جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ح قَالَ وَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَاصَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبُو الْمَلِيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ۔

۱: باب کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی

۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اور نہ کوئی صدقہ مالِ خیانت سے قبول ہوتا ہے۔ ہناد نے اپنی حدیث میں بِغَيْرِ طُهُوْرٍ کی جگہ اِلَّا بِطُهُوْرٍ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح اور احسن ہے اس باب میں ابی ملیح سے ان کے والد کے واسطے سے اور ابوہریرۃؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ ان کو زید بن اسامہ بن عُمیر الھذلی بھی کہا جاتا ہے

۲: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ اَوْنَحْوَ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ

۲: طہارت کی فضیلت کا باب

۲: حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بندہ یا (فرمایا) مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے۔ تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ (یا اس کی مثل فرمایا) اس کی تمام خطائیں دھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس نے آنکھوں سے کیا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی تمام خطائیں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ہوئی تھیں

مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ صَالِحٍ وَالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ اَبُوْ صَالِحِ السَّمَّانُ وَاسْمُهٗ ذَكْوَانُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اخْتَلَفُوْا فِي اِسْمِه فَقَالُوْا عَبْدُ شَمْسٍ وَقَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَهٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَ ثَوْبَانَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَ سَلْمَانَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالصُّنَابِحِيُّ هٰذَا الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيُّ وَالصُّنَابِحِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ لَيْسَ لَهٗ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَحَلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَحَادِيْثَ وَالصُّنَابِحُ بْنُ الْاَعْسَرِ الْاَحْمَسِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ الصُّنَابِحِيُّ اَيْضًا وَاِنَّمَا حَدِيْثُهٗ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنِّيْ مُكَاثِرٌبِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِیْ۔

یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک سہیل سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں سہیل کے والد ابوصالح سمان کا نام ذکوان ہے اور حضرت ابوہریرہؓ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبدشمس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ علیہ نے بھی اسی طرح کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں عثمانؓ، ثوبانؓ، صنابحیؓ، عمرو بن عبسہؓ، سلمانؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی احادیث مذکور ہیں اور صنابحی جنہوں نے وضو کی فضیلت کے متعلق نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے وہ عبداللہ صنابحی نہیں اور صنابحیؒ جو ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا سماع نبی سے ثابت نہیں۔ ان کا نام عبدالرحمن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انہوں نے رسول اللہ سے شرف ملاقات کیلئے سفر کیا، وہ سفر میں تھے کہ حضورؐ کی وفات ہوگئی انہوں نے نبی سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ صنابح بن اعسر احمسی جو وہ صحابی ہیں ان کو بھی صنابحی کہا جاتا ہے۔ ان سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں پر فخر کرنے والا ہوں پس میرے بعد آپس میں قتال نہ کرنا۔

۳: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

۳: باب بے شک طہارت نماز کی کنجی ہے

۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم[1] تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں صحیح اور احسن ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل سچے ہیں بعض محدثین نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق

---

[1] تحریم یعنی نماز میں حلال افعال کو حرام کرنا یعنی تحلیل یعنی نماز میں حرام افعال کو حلال کرنا۔

عَقِيلٍ هُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ يَقُولُ كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَالْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِي سَعِيدٍ.

بن ابراہیم اور حمیدی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے حجت پکڑتے تھے۔ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو مقارب الحدیث کہا ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

(ف) مقارب الحدیث سے مراد یہ ہے کہ راوی کی روایت کردہ حدیث صحت کے قریب ہو۔

۴: بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اَبُوعِيسٰى حَدِيثُ اَنَسٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِي اِسْنَادِهِ اِضْطِرَابٌ رَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَبُوعِيسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ قَتَادَةُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيعًا.

۴: باب بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: ’’اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ‘‘ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شعبہ کہتے ہیں کہ ایک اور مرتبہ فرمایا: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شر سے اور اہل شر سے یا فرمایا ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنوں کی عورتوں سے اس باب میں حضرت علیؓ، زید بن ارقمؓ، جابرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ اس باب میں اصح اور احسن ہے اور زید بن ارقم کی روایت میں اضطراب ہے۔ ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید نے کہا وہ قاسم بن عوف شیبانی سے اور وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں ہشام نے کہا وہ قتادہ سے اور وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اور انہوں نے نضر بن انس سے روایت کیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم سے روایت ہے اور معمر کہتے ہیں کہ روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے دونوں سے اکٹھے نقل

کیا ہو یعنی قاسم اور نضر سے۔

۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے تو فرماتے ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ'' اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاکی اور برے کاموں سے (ابوعیسیٰؒ نے کہا ہے) کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۔ بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

۵: باب بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہے؟

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ نَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ وَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى اِسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيُّ وَلَا يُعْرَفُ مَعًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ۔

۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: ''غُفْرَانَكَ'' اے اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسرائیل کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ اسرائیل یوسف بن ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوبردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

۶: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ

۶: باب قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی مخالفت کے بارے میں

۷: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمَعْقِلِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ اَبِيْ مَعْقِلٍ

۷: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم قضائے حاجت یا پیشاب کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو اور نہ پشت بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کیا کرو۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم شام گئے تو ہم نے دیکھا کہ بیت الخلاء قبلہ رُخ بنے ہوئے ہیں لہٰذا ہم رُخ پھیر لیتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے۔ اس باب میں عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور معقل بن ابی ہیثم رضی اللہ عنہ جنہیں (معقل بن ابی معقل بھی کہا جاتا ہے) ابوہریرہ رضی اللہ

وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِی هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ اسْمُهٗ خَالِدُ بْنُ زَیْدٍ وَالزُّهْرِیُّ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیِّ وَكُنْیَتُهٗ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ اَبُوالْوَلِیْدِ الْمَكِّیُّ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ وَّلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا اِنَّمَا هٰذَا فِی الْفَیَافِیْ فَاَمَّا فِی الْكُنُفِ الْمَبْنِیَّةِ لَهٗ رُخْصَةٌ فِیْ اَنْ یَّسْتَقْبِلَهَا وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی اِسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ فَاَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا یَسْتَقْبِلُهَا كَاَنَّهٗ لَمْ یَرَفِی الصَّحْرَآءِ وَلَا فِی الْكَنِیْفِ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ.

عنہ، ابوامامہ اور سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب الزہری ہے اور انکی کنیت ابوبکر ہے ابوالولید مکی نے کہا کہ ابوعبداللہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پیشاب یا قضائے حاجت کے وقت اور نہ پیٹھ کرو، اس سے مراد جنگل ہے جبکہ اسی مقصد کیلئے بنائے گئے بیت الخلاء میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے۔ اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ خواہ صحرا ہو یا بیت الخلاء قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا تو جائز ہے لیکن قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز نہیں ہے۔

(ف) یہ حکم مدینہ منورہ کا ہے اس لئے کہ وہاں قبلہ جنوب کی طرف ہے۔

۷۔ بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

۷: باب قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت

۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ نَا اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَیْتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ بِعَامٍ یَسْتَقْبِلُهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَعَائِشَةَ وَعَمَّارٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ اَخْبَرَنَابِذٰلِكَ قُتَیْبَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ وَحَدِیْثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ

۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ منع کیا ہے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے سے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک سال قبل آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوقتادہؓ اور عمارؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا حدیث جابرؓ اس باب میں حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو ابن لَهِیْعَة نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ ہمیں اس کی خبر قتیبہ نے دی وہ اسے ابن لَهِیْعَة کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ جابرؓ کی حدیث ابن لَهِیْعَة کی

مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَابْنُ لَهِيْعَةَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

حدیث سے اصح ہے۔ ابن لَهِيْعَة محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

۹. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کیلئے بیٹھے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ شام اور پشت قبلے کی طرف تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) احناف کے نزدیک قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت ممنوع ہے چاہے گھر میں ہو یا جنگل میں۔ اس لیے ممکن ہے کہ روایت کا مفہوم یہ ہو کہ آپ ﷺ نے بہ تقاضا ایسا کیا ہو اور قوی حدیث (امر) کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔

۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

۸: باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت

۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ بُرَيْدَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَحَدِيْثُ عُمَرَ اِنَّمَا رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ وَاِنَّمَا رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ ابْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ وَرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ فِي هٰذَا

۱۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو اسکی تصدیق نہ کرو کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔ اس باب میں عمرؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ اس باب میں احسن اور اصح ہے۔ حضرت عمرؓ کی حدیث عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا اے عمر کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ پھر میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ اس حدیث کو عبدالکریم بن ابو المخارق نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اسکے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبیداللہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جب سے مسلمان ہوا میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ یہ

غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى التَّأْدِيبِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ تَبُولَ وَأَنْتَ قَائِمٌ.

حدیث عبدالکریم کی حدیث سے اصح ہے۔ بریدہؓ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔اس باب میں پیشاب کرنے کی ممانعت تادیباً حرام نہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۱۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ فَذَهَبْتُ لِأَتَأَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِيْ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰكَذَا رَوَى مَنْصُورٌ وَعُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا.

۹: باب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت

۱۱: حضرت ابی وائلؒ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا نبی ﷺ ایک قوم کے ڈھیر پر آئے اور اس پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کیلئے وضو کا پانی لایا اور پیچھے ہٹنے لگا تو حضور ﷺ نے مجھے بلا لیا یہاں تک کہ میں ان کے پیچھے (نزدیک) پہنچ گیا پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ابوعیسیٰؒ نے کہا کہ منصور اور عبیدہ ضبی نے ابووائل اور حذیفہ کے واسطے سے اعمش ہی کی طرح کی روایت نقل کی ہے اسکے علاوہ حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بھدلہ، ابووائل سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابووائل کی حدیث حذیفہؓ سے اصح ہے اور اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں (بوقت ضرورت) رخصت دی ہے۔

۱۰: بَابُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَا مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى وَكِيعٌ وَالْحِمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَا مِنَ الْأَرْضِ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُرْسَلٌ وَيُقَالُ لَمْ يَسْمَعِ الْأَعْمَشُ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَلَا مِنْ

۱۰: باب قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا

۱۲: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انسؓ سے پھر وکیع اور حماد نے اعمش سے روایت کی ہے کہ اعمش نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جب حضور ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اعمش نے انس بن مالکؓ یا کسی بھی صحابیؓ سے حدیث نہیں سنی اور انہوں (اعمش)

اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَظَرَ اِلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ فَذَكَرَعَنْهُ حِكَايَةً فِي الصَّلٰوةِ وَالْاَعْمَشُ اِسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ اَبُوْمُحَمَّدٍ الْكَاهِلِيُّ وَهُوَ مَوْلًى لَهُمْ قَالَ الْاَعْمَشُ كَانَ اَبِيْ حَمِيْلًا فَوَرَّثَهُ مَسْرُوْقٌ۔

نے انس بن مالکؓ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور انکی نماز کی حکایت بیان کی اور اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہے اور انکی کنیت ابو محمد کاہلی ہے اور وہ بنی کاہل کے مولی ہیں۔ اعمش کہتے ہیں کہ میرے باپ کو بچپن میں لایا گیا تھا اپنے شہر سے اور حضرت مسروق نے ان کو وارث بنایا۔

۱۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

۱۱: باب داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت

۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ سَلْمَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُوْ قَتَادَةَ اِسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْيَمِيْنِ۔

۱۳: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آلہ تناسل کو دائیں ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سلمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف سے بھی احادیث مروی ہیں۔
ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوقتادہ کا نام حارث بن ربعی ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

۱۲: بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

۱۲: باب پتھروں سے استنجا کرنا

۱۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ اَوْاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْاَنْ يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْبِعَظْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَخَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَقَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَاَوْا اَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَاءِ اِذَا اَنْقَى اَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

۱۴: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ تمہارے نبی نے تمہیں ہر بات سکھائی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع کیا، داہنے ہاتھ سے استنجی کرنے، تین ڈھیلوں سے کم کیساتھ استنجی کرنے اور گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا، خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور خلاد بن سائب سے بھی احادیث مروی ہیں۔ خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم اور صحابہؓ کا یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کا اثر پانی کے بغیر ختم ہوجائے تو پتھروں سے ہی استنجا کافی ہے۔ ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام

وَاِسْحٰقَ.

احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳: بَابُ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

۱۳: باب دو پتھروں سے استنجا کرنا

۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ الْتَمِسْ لِيْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ قَالَ اَبُوعِيْسٰى وَهٰكَذَا رَوٰى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَعَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوٰى زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوٰى زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ قَالَ اَبُوعِيْسٰى سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَيُّ الرِّوَايَاتِ فِيْ هٰذَا عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَصَحُّ فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَكَاَنَّهُ رَاٰى حَدِيْثَ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَشْبَهَ وَوَضَعَهٗ فِيْ كِتَابِهِ الْجَامِعِ وَاَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثُ اِسْرَائِيْلَ وَقَيْسٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لِاَنَّ اِسْرَائِيْلَ اَثْبَتُ وَاَحْفَظُ لِحَدِيْثِ اَبِي اِسْحٰقَ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَتَابَعَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَسَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ

۱۵: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ قضائے حاجت کیلئے نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے تین ڈھیلے (پتھر) تلاش کرو۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں۔ میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لیکر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ڈھیلے (پتھر) لے لئے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں قیس بن ربیع نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے حدیث اسرائیل کی طرح۔ معمر اور عمار بن زریق بھی ابواسحاق سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہیر ابواسحاق سے وہ عبدالرحمٰن بن اسود وہ اپنے والد اسود بن یزید اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ ابواسحٰق سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے اور وہ عبداللہ سے اسے نقل کرتے ہیں اور اس روایت میں اضطراب ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سوال کیا کہ ابواسحٰق کی ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے انہوں نے بھی کوئی فیصلہ نہیں دیا ،شاید امام بخاریؒ کے نزدیک زہیر کی حدیث اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ سے اور اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں بھی نقل کیا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں اس باب میں میرے نزدیک اسرائیل اور قیس کی روایت زیادہ اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اسرائیل ابواسحٰق کی روایت میں دوسرے راویوں کی نسبت بہت اثبت ہیں اور

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ مَافَاتَنِي الَّذِيْ فَاتَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا لِمَا اتَّكَلْتُ بِهٖ عَلٰى اِسْرَائِيْلَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَاتِيْ بِهٖ اَتَمَّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَزُهَيْرٌ فِيْ اَبِيْ اِسْحٰقَ لَيْسَ بِذَاكَ لِاَنَّ سَمَاعَهٗ مِنْهُ بِاٰخِرَةٍ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَنْبَلِ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيْثَ عَنْ زَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ فَلَا تُبَالِ اَنْ لَّا تَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِهِمَا اِلَّا حَدِيْثَ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَاَبُوْ اِسْحٰقَ اِسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّبِيْعِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَلَا يُعْرَفُ اِسْمُهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لَا۔

زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔ قیس بن ربیع نے انکی متابعت کی ہے۔ میں (ترمذیؒ) نے ابوموسیٰ محمد بن مثنی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے سفیان ثوری کی ابواسحٰق سے منقول جو احادیث چھوٹ گئیں انکی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر بھروسہ کیا کیونکہ وہ انہیں پورا پورا بیان کرتے تھے۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا۔ زہیر کی روایت ابی اسحاق سے زیادہ قوی نہیں اس لئے کہ زہیر کا ان سے سماع آخر وقت میں ہوا۔ میں (ابوعیسیٰؒ) نے احمد بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جب تم زائدہ اور زہیر کی حدیث سنو تو کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں مگر یہ کہ وہ حدیث ابواسحٰق سے مروی ہو۔ ابواسحٰق کا نام عمرو بن عبداللہ السبیعی الہمدانی ہے۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی اور (ابوعبیدہ) کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کیا تمہیں عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی ہوئی کچھ باتیں یاد ہیں تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

۱۴: بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجٰى بِهٖ

۱۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُهٗ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ

۱۴: باب جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم گوبر اور ہڈی سے استنجیٰ نہ کرو اس لئے کہ وہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ، سلیمانؓ، جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم وغیرہ سے بھی مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ھند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے کہ عبداللہ بن مسعود "لَيْلَةَ الْجِنِّ" میں حضور ﷺ کیساتھ تھے، انہوں نے پوری حدیث کو بیان کیا۔ شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

الْجِنِّ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَكَاَنَ رِوَايَةَ اِسْمٰعِيْلَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

کہ گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کیونکہ وہ تمھارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ اسمٰعیل کی روایت حفص بن غیاث کی روایت سے اصح ہے اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں، پھر اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۱۵: بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

۱۵: باب پانی سے استنجا کرنا

۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَا نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ وَاَنَسٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَاِنْ كَانَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ عِنْدَهُمْ فَاِنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَرَاَوْهُ اَفْضَلَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

۱۷: حضرت معاذہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے (عورتوں سے) فرمایا کہ اپنے شوہروں کو پانی سے استنجا کرنے کا کہو کیونکہ مجھے ان سے (کہتے ہوئے) شرم آتی ہے اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس باب میں جریر بن عبداللہ البجلی، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ پانی سے استنجا کرنا اختیار (یعنی پسند) کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کے نزدیک پتھروں سے استنجا کرنا بھی کافی ہے لیکن پانی کے استعمال کو مستحب اور افضل سمجھتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ: اگر نجاست موجودہ (روپے کے سکّے) سے زیادہ لگی ہو تو پھر پانی سے استنجا ضروری ہے۔

خلاصۃ الباب: پانی سے استنجاء کرنا مسنون ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ ذکر کرنا اس لئے ضروری ہے بعض لوگ پانی سے استنجاء کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

۱۶: باب اس بارے میں کہ نبی ﷺ کا قضائے حاجت کے وقت تو دور تشریف لے جانا

۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ حَاجَتَهٗ فَاَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَ

۱۸: مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے گئے اور بہت دور گئے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قرادؓ، ابی قتادہؓ، جابرؓ اور یحییٰ بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یحییٰؒ اپنے والد، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور

جَابِرٍ وَ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَرْتَادُ لِبَوْلِهٖ مَكَانًا كَمَا يَرْتَادُ مَنْزِلًا وَاَبُوْسَلَمَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ۔

بلال بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کیلئے جگہ ڈھونڈتے تھے جس طرح پڑاؤ کیلئے جگہ تلاش کرتے۔ ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

خلاصۃ الباب: غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے جبکہ کچی جگہ ہو یا پانی کھڑا ہو جاتا ہو لیکن اگر فرش پکا ہوا اور پانی نکلنے کی جگہ موجود ہو تو یہ ممانعت نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس حرکت سے دل میں وسواس پیدا ہوتے ہیں۔ وسواس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اعمال وافعال میں کچھ خاصیتیں رکھی ہیں جن میں بظاہر کوئی جوڑ نظر نہیں آتا مثلاً علامہ شامیؒ نے بہت سارے اعمال کے بارے میں فرمایا کہ وہ نسیان پیدا کرتے ہیں ان میں سے غسل خانہ میں پیشاب کرنا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ خیال کوئی توہم پرستی نہیں بلکہ جس طرح اور چیزوں کے کچھ خواص ہیں اور ان خواص کا اعتقاد توحید کے منافی نہیں ہے۔

۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

۱۷: باب غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى قَالَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ وَقَالَ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ لَهٗ اَلْاَشْعَثُ الْاَعْمٰى وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسَلِ وَقَالُوْا عَامَّةُ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اِبْنُ سِيْرِيْنَ وَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ يُقَالُ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ فَقَالَ رَبُّنَا اللّٰهُ لَاشَرِيْكَ لَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ وُسِّعَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ اِذَا جَرٰى فِيْهِ الْمَاءُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى ثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ عَنْ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ۔

۱۹: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا کہ عموماً وسوسہ اسی سے ہوتا ہے۔ اس باب میں ایک صحابی سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اشعث بن عبداللہ کے علاوہ کسی اور طریق سے اس کے مرفوع ہونے کا ہمیں علم نہیں۔ انہیں اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے۔ بعض اہل علم غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتے ہیں اور بعض اہل علم جن میں ابن سیرین بھی ہیں اسکی اجازت دیتے ہیں ان سے کہا گیا کہ اکثر وسواس اس سے ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ابن مبارکؒ نے کہا کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس پر پانی بہا دیا جائے۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے بیان کی انہوں نے حبان سے اور انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے۔

۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي السِّوَاكِ

۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوكُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ اَبُوعِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا عِنْدِيْ صَحِيْحٌ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَ الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ اِنَّمَا صُحِّحَ لِاَنَّهُ قَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَاَمَّا مُحَمَّدٌ فَزَعَمَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَاَبِي اَيُّوْبَ وَتَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حَنْظَلَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ وَوَاثِلَةَ وَاَبِي مُوْسٰى۔

۲۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ ابْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ

۱۸: باب مسواک کے بارے میں

۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا ابوعیسیٰؒ نے فرمایا یہ حدیث محمد بن اسحٰق نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے، انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ حدیث ابی سلمہ کی ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالد کی منقول حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ہی میرے نزدیک صحیح ہیں۔ اس لئے کہ یہ حدیث ابوہریرہؓ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کے خیال میں حدیث ابی سلمہ زید بن خالد کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد، انس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابوایوب رضی اللہ عنہ، تمام بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ، ام سلمہؓ، واثلہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۲۱: ابی سلمہ سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں رات کے تہائی حصہ تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرتا۔ ابوسلمہ کہتے ہیں جب زید نماز کیلئے مسجد میں آتے تو مسواک انکے کان پر ایسے ہوتی جیسے کاتب کا قلم کان پر ہوتا ہے اور اس وقت تک نماز نہ پڑھتے جب تک مسواک نہ کر لیتے پھر

ثُمَّ رَدَّهُ اِلٰى مَوْضِعِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اسے اسی جگہ رکھ لیتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: لفظ سواک آلہ اور فعل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ لفظ ساك يسوك سوكاً سے نکلا ہے جس کا معنی ہے رگڑنا پھر اس لفظ کو مطلق دانت مانجھنے کے لئے بولتے ہیں خواہ مسواک نہ ہو۔ مسواک کے فوائد بے شمار ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں کہ مسواک کے فوائد ستر (۷۰) سے زیادہ ہیں سب سے کم تر فائدہ یہ ہے کہ منہ سے میل کچیل صاف ہو جاتا ہے۔ سب سے اعلیٰ فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت ایمان والے کو کلمہ یاد رہتا ہے۔ طہارت و نظافت کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں پر خاص طور پر زور دیا ہے اور بڑی تاکید فرمائی ہے۔ ان سب میں مسواک بھی ہے مسواک کے طبی فوائد ہیں اور بہت سے امراض سے اس کی وجہ سے جو تحفظ حاصل ہوتا ہے اس سے آج کل ہر صاحب شعور کچھ نہ کچھ واقف ہے لیکن دینی نقطہ نگاہ سے اس کی اصل اہمیت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ راضی کرنے والا عمل ہے۔ مسواک کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک مسواک سنت ہے پھر جمہور میں اختلاف ہے کہ مسواک نماز کی سنت ہے یا وضو کی سنت ہے۔ امام شافعیؒ نماز کی سنت قرار دیتے ہیں جبکہ احناف سنت وضو کہتے ہیں دلائل دونوں کے پاس ہیں لیکن احناف کے دلائل زیادہ مضبوط ہیں اوران کے دلائل شواہد بھی ہیں۔

١٩: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

١٩: باب نیند سے بیداری پر ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے جائیں

٢٢: حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ مِنْ وَلَدِ بُسْرِبْنِ اَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَوَجَابِرٍوَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ اُحِبُّ لِكُلِّ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ قَائِلَةً كَانَتْ اَوْغَيْرَهَا اَنْ لَّايُدْخِلَ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَاِنْ اَدْخَلَ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا كَرِهْتُ ذٰلِكَ لَهٗ وَلَمْ يُفْسِدْ

٢٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو دو یا تین مرتبہ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ہر نیند سے بیدار ہونے والے کیلئے پسند کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے اور اگر وہ پانی کے برتن میں ہاتھ دھونے سے پہلے ڈالے گا تو میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں لیکن مکروہ پانی ناپاک نہیں

ذٰلِكَ الْمَآءُ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهٖ نَجَاسَةٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِذَااسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِىْ وَضُوْئِهٖ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهَافَاَعْجَبُ اِلَىَّ اَنْ يُّهَرِيْقَ الْمَآءَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِذَااسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ اَوْبِالنَّهَارِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِىْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا۔

ہوگا بشرطیکہ اسکے ہاتھوں کے ساتھ نجاست نہ لگی ہواور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب کوئی رات کی نیند سے بیدار ہوا اور ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو میرے نزدیک اس پانی کا بہادینا بہتر ہے۔ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب بھی بیدار ہو رات ہو یا دن ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے۔

خلاصۃ الباب: رات ہو کہ دن جس وقت بھی آدمی سوئے تو وہ جاگنے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے اگرچہ ہاتھوں پر گندگی نہ لگی ہو لیکن اگر ہاتھوں پر نجاست لگنے کا یقین ہو تو ہاتھ دھونا فرض ہے۔ ظن غالب ہو تو واجب اگر شک ہو تو سنت اگر شک بھی نہ ہو تو مستحب ہے۔ یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اس حکم پر عمل نہ کرے اور بیدار ہونے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے بغیر برتن میں ڈالے تو اس کا حکم کیا ہے؟ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہی تفصیل ہے جو ماقبل میں گذری۔

۲۰: بَابُ فِى التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

۲۰: باب وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۲۳: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِىٍّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِىُّ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِىْ ثِقَالٍ الْمُرِّىِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ اَحْمَدُ لَا اَعْلَمُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثًا لَهٗ اِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلًا اَجْزَاَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَحْسَنُ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا وَاَبُوْهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَاَبُوْثِقَالٍ الْمُرِّىُّ اِسْمُهٗ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَ رَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ اَبُوْ

۲۳: رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب اپنی دادی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص وضو کی ابتدا میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں امام احمدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس باب میں عمدہ سند کی کوئی حدیث نہیں پائی۔ اسحاقؒ نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر تسمیہ چھوڑ دے تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا اور اگر بھول کر یا حدیث کی تاویل کر کے چھوڑ دے تو وضو ہو جائے گا۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس باب میں رباح بن عبدالرحمٰن کی حدیث احسن ہے۔ ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رباح بن عبدالرحمٰن اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں اور انکے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔ ابوثقال المری کا نام ثمامہ بن حصین ہے اور رباح بن عبدالرحمٰن، ابوبکر بن حویطب ہیں، ان میں سے بعض راویوں نے اس حدیث کو ابوبکر بن

بَكْرِبْنِ حُوَيْطِبٍ مِنْهُمْ مَنْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَنَسَبَهُ اِلٰى جَدِّهٖ۔

حویطب سے روایت کر کے اسے انکے دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک تسمیہ پڑھنا فرض نہیں۔مندرجہ بالا حدیث میں وضو کے کمال کی نفی ہے۔

خلاصۃ الباب: اکثر ائمہ اور مجتہدین کے نزدیک جو وضو غفلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر کیا جائے وہ بہت ناقص اور بے نور ہوگا اور ناقص کو کالعدم قرار دے کر اس کی سرے سے نفی کر دینا عام محاورہ ہے اگر چہ وضو ہو جاتا ہے اس لئے کہ دوسری احادیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو یہ وضو اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو کوئی وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام نہ لے تو وہ وضو اس کے صرف اعضاء وضو ہی کو پاک کرتا ہے۔آگے چل کر امام ترمذیؒ نے بعض علماء کا مذہب بیان فرمایا کہ اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا تو وضو دوبارہ کرے لیکن یہ مذہب درست نہیں ہے۔

۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِ سْتِنْشَاقِ

۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَجَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَثِرْ وَ اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَنْ تَرَكَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِ سْتِنْشَاقَ فَقَالَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ اِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ حَتّٰى صَلّٰى اَعَادَ وَرَاَوْا ذٰلِكَ فِي الْوُضُوْءِ وَ الْجَنَابَةِ سَوَآءً وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ الْاِسْتِنْشَاقُ اَوْكَدُ مِنَ الْمَضْمَضَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيْدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ

۲۱: باب کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۲۴: سلمہ بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب استنجاء کے لئے پتھر استعمال کرو تو طاق[1] عدد میں لو۔اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ،لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ،ابن عباس رضی اللہ عنہما،مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ،وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث سلمہ بن قیس حسن صحیح ہے۔اہل علم نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ایک گروہ کے نزدیک اگر وضو میں ان دونوں کو چھوڑ دیا اور نماز پڑھی لی تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور انہوں نے وضو اور جنابت میں اس حکم کو یکساں قرار دیا ہے۔ابن ابی لیلیٰ،عبداللہ بن مبارکؒ،احمدؒ اور اسحقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔امام احمدؒ نے فرمایا کلی کرنے سے ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے۔ابوعیسیٰؒ نے فرمایا کہ ایک گروہ نے کہا ہے کہ جنابت میں اعادہ کرے وضو میں نہ کرے۔سفیان ثوری رحمۃ اللہ اور بعض اہل کوفہ[2] کا یہی قول ہے اور ایک گروہ کے نزدیک

---

۱ یعنی تین یا پانچ یا سات

۲ اہل کوفہ سے مراد امام ابو حنیفہ ہیں

وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَبَعْضُ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ وَقَالَتْ طَائِفَۃٌ لَا یُعِیْدُ فِی الْوُضُوْءِ وَلَا فِی الْجَنَابَۃِ لِاَنَّھُمَا سُنَّۃٌ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فَلَا تَجِبُ الْاِعَادَۃُ عَلٰی مَنْ تَرَکَھُمَا فِی الْوُضُوْءِ وَلَا فِی الْجَنَابَۃِ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَالشَّافِعِیِّ۔

نہ وضو میں اعادہ کرے اور نہ غسل جنابت میں کرے اس لیے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں لہٰذا جو ان دونوں[1] کو وضو اور غسل جنابت میں چھوڑ دے تو اس پر اعادہ (نماز) نہیں ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۲۲: بَابُ الْمَضْمَضَۃِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ کَفٍّ وَاحِدٍ

۲۲: باب کلی کرنا اور ایک ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا

۲۵ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی نَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی مَالِکٌ وَابْنُ عُیَیْنَۃَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی وَلَمْ یَذْکُرُوْا ھٰذَا الْحَرْفَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَاحِدٍ وَاِنَّمَا ذَکَرَہٗ خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ وَخَالِدٌ ثِقَۃٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَۃُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ مِنْ کَفٍّ وَاحِدٍ یُجْزِئُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ یُفَرِّقُھُمَا اَحَبُّ اِلَیْنَا وَقَالَ الشَّافِعِیُّ اِنْ جَمَعَھُمَا فِیْ کَفٍّ وَاحِدٍ فَھُوَ جَائِزٌ وَاِنْ فَرَّقَھُمَا فَھُوَ اَحَبُّ اِلَیْنَا۔

۲۵: عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ایک ہی چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابوعیسٰیؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زید کی حدیث حسن غریب ہے۔ یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے مالک، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے ناک میں بھی پانی ڈالا اور کلی بھی کی، اسے صرف خالد بن عبداللہ نے ذکر کیا ہے۔ خالد محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کیلئے ایک ہی چلو کافی ہے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ دونوں کیلئے الگ پانی لینا مستحب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر دونوں ایک ہی چلو سے کرے تو جائز ہے اور اگر الگ الگ چلو سے کرے تو یہ ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے۔

خلاصۃ الباب: "مضمضہ" کا لغوی معنی نام ہے پانی کو منہ میں داخل کرنے، حرکت دینے اور باہر پھینکنے کے مجموعے کا۔ استنشاق ماخوذ ہے نَشِقَ، یَنْشَقُ، نَشْقًا سے جس کے معنی ہیں ناک میں ہوا داخل کرنا (سونگھنا)۔ "استنشاق" کے معنی ہیں ناک میں پانی داخل کرنا "انتشار" کے معنی ہیں ناک سے پانی نکالنا۔ کلی اور ناک میں پانی داخل کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تین مذاہب ذکر کیے ہیں: (۱) مسلک ابن ابی لیلی، امام احمد اور عبداللہ بن

[1] مراد ان سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے یہ دونوں مسنون ہیں البتہ غسل واجب میں دونوں (کلی اور ناک میں پانی ڈالنا) فرض ہیں۔

مبارکؒ اور امام اسحاقؒ کا ن کے نزدیک وضو اور غسل دونوں میں کلی، ورناک میں پانی ڈالنا وجب ہے (۲) دوسرا مسلک امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے۔ان کے نزدیک کلی اور ناک میں پانی ڈالنا وضو اور غسل دونوں میں سنت ہے۔ (۳) تیسرا مسلک حناف اور سفین ثوریؒ کا ہے ان کے نزدیک کلی وضو میں سنت اور غسل میں واجب ہے یہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں ''وان کنتم جنبًا فَطَّهَرُوا'' ہے مبالغہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غسل کی طہارت وضو کی طہارت سے زیادہ ہونی چاہئے۔کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے کئی طریقے ہیں لیکن سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کلی کے لئے الگ چلو میں پانی لے اور ناک کے لئے الگ۔ یہی احناف اور امام شافعیؒ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۲۳: بَابُ فِي تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ

۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ ابْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ عَمَّارَبْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْقَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَ لَقَدْرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ مِنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ حَدِيْثَ التَّخْلِيْلِ۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ وَقَالَ بِهٰذَا اَكْثَرُ اَهْلِ

۲۳: باب داڑھی کا خلال

۲۶: حسان بن بلال سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عمار بن یاسر کو وضو کرتے ہوئے انہوں نے داڑھی کا خلال کیا تو ان سے کہا گیا یا (حسان) نے کہا کیا آپ داڑھی کا خلال کرتے ہیں؟ حضرت عمارؓ نے کہا کون سی چیز میرے لیے مانع ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۷: ابن ابی عمر سفیان سے وہ سعید بن ابی عروہ سے وہ قتادہ سے وہ حسان بن بلال سے وہ عمارؓ سے اور عمارؓ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔اس باب میں عائشہؓ، اُمِ سلمہؓ، انسؓ، ابن ابی اوفیٰؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ابوعیسیٰؒ نے کہا میں نے اسحٰق بن منصورؒ سے انہوں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا انہوں نے فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ عبدالکریم نے حسان بن بلال سے ''حدیث تخلیل'' نہیں سنی۔

۲۸: یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عامر بن شقیق سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث عامر بن شقیق کی ہے جو مروی ہے ابو وائل کے واسطہ سے حضرت عثمانؓ سے۔

الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوا التَخْلِيْلَ اللِّحْيَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَهَا عَنِ التَّخْلِيْلِ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ اِسْحٰق اِنْ تَرَكَهٗ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلاً اَجْزَاهُ وَ اِنْ تَرَكَهٗ عَامِدًا اَعَادَ۔

اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ داڑھی کا خلال کیا جائے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر خلال کرنا بھول جائے تو وضو جائز ہے۔ امام اسحٰقؒ نے کہا کہ اگر بھول کر چھوڑ دے یا تاویل سے تو جائز ہے اور اگر جان بوجھ کر (خلال) چھوڑا تو (وضو) دوبارہ کرے۔

(فْ) حنفیہ کے نزدیک داڑھی کا خلال سنت ہے (مترجم)

خلاصۃ الباب: داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں چلو بھر پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے پہنچائے پھر دائیں ہاتھ کی پشت گلے کی طرف کر کے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے کی طرف سے اوپر کی طرف تین دفعہ لے جائے۔

۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ اِنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ اِلَى مُؤَخَّرِهٖ

۲۴: باب سر کا مسح آگے سے پیچھے کی جانب کرنا

۲۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَمِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَ اَحْسَنُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ۔

۲۹: حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا اپنے ہاتھوں سے تو دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے یعنی سر کے شروع سے ابتدا کی پھر پیچھے سے گئے اپنی گدی تک پھر لوٹ کر وہیں تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ اس باب میں معاویہؓ، مقدام بن معدیکربؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن زید کی حدیث صحیح اور احسن ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

۲۵: باب سر کا مسح پچھلے حصہ سے شروع کرنا

۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّتَيْنِ بَدَاَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهٖ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهٖ وَبِاُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُوْرِ هِمَا وَ بُطُوْنِهِمَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ

۳۰: ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سر کا مسح کیا ایک مرتبہ پچھلی طرف سے شروع کیا اور دوسری مرتبہ سامنے سے پھر دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کیا۔ امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور

حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَاَجْوَدُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے صحیح اور اجود ہے بعض اہل کوفہ جن میں وکیع بن جراح بھی ہیں اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

۲۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَسَحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

۲۶: باب سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا

۳۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهٗ وَمَسَحَ مَااَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَدِّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَد رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَ بِهٖ يَقُوْلُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ رَاَوْا مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّأْسِ اَيُجْزِئُ مَرَّةً فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ۔

۳۱: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں اور کانوں کا ایک بار مسح کیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا ربیع کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی سندوں سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح ایک ہی مرتبہ کیا اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جن میں صحابہؓ اور دوسرے بعد کے علماء بھی شامل ہیں۔ جعفر بن محمد، سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک سر کا مسح ایک ہی مرتبہ ہے۔ ہم سے بیان کیا محمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جعفر بن محمد سے سوال کیا سر کے مسح کے بارے میں کیا کافی ہوتا ہے سر کا مسح ایک مرتبہ۔ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم کافی ہوتا ہے۔

۲۷: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يَاْخُذُ لِرَأْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

۲۷: باب سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا

۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِمَآءٍ غَيْرِ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى ابْنُ لَهِيْعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِمَآءٍ

۳۲: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا اس پانی کے علاوہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں سے بچ تھا[1]۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسکو ابن لَہِیْعَۃ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر کا مسح فرمایا اس

[1] یعنی سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا۔

عَنَرَ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ وَرِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ حَبَّانَ اَصَحُّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا اَنْ يَاْخُذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا۔

پانی کے علاوہ جو آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں سے بچا تھا اور عمرو بن حارث کی حبان سے روایت صحیح ہے اس لئے کہ یہ حدیث اس کے علاوہ کئی طرح سے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے راویوں سے نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے مسح کیلئے نیا پانی لیا۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سر کے مسح کیلئے نیا پانی لیا جائے۔

۲۸: بَابُ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

۲۸: باب کان کے باہر اور اندر کا مسح

۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْاُذُنَيْنِ ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا۔

۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور کانوں کا باہر اور اندر سے مسح فرمایا۔ اس باب میں ربیع سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ کانوں کے باہر اور اندر کا مسح کیا جائے۔

۲۹۔ بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ

۲۹: باب دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں

۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ ﷺ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اَوْمِنْ قَوْلِ اَبِيْ اُمَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَائِمِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا اَقْبَلَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ فَمِنَ الْوَجْهِ وَمَا اَدْبَرَ فَمِنَ الرَّاْسِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاَخْتَارُ اَنْ يَّمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا مَعَ وَجْهِهٖ وَمُؤَخَّرَ

۳۴: حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور فرمایا کان سر میں داخل ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوامامہؓ کا۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں۔ صحابہؓ اور تابعین میں سے اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ کان سر میں داخل ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، امام احمد، اسحٰق کا بھی یہی قول ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک کانوں کا سامنے کا حصہ چہرے میں اور پیچھے کا حصہ سر میں داخل ہے۔ اسحٰق کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ اور پچھلے حصے کا مسح سر کے ساتھ کیا جائے۔

هُمَا مَعَ رَأْسِهِ۔

خلاصۃ الابواب: سر کے مسح کے بارے میں پہلی بات یہ کہ جمہور ائمہ کے نزدیک مسح کی ابتداء سامنے سے کرنا مسنون ہے۔ ان کی دلیل پہلے باب کی حدیث ہے لیکن اگر پیچھے سے مسح کی ابتداء کی جائے تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ بیان جواز کے لئے پیچھے سے بھی مسح کی ابتداء کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ کے نزدیک سر کا مسح ایک بار مسنون ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا شرط قرار دیتے ہیں لہذا ان کے نزدیک اگر ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح کرلیا جائے تو وضو نہیں ہوگا جبکہ حنفیہ کے نزدیک ہو جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک نیا پانی لینا صرف سنت ہے وضو کے لئے شرط نہیں۔ کیونکہ حدیث باب سے سنت ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ وجوب۔

۳۰: بَابُ فِي تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّهُ يُخَلِّلُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوْءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اِسْحٰقُ يُخَلِّلُ اَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَاَبُوْ هَاشِمٍ اِسْمُهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ۔

۳۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ

۳۰: باب انگلیوں کا خلال کرنا

۳۵: عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کرو۔ اس باب میں ابن عباسؓ، مستوردؓ اور ابوایوبؓ سے بھی حدیث مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اسحقؒ فرماتے ہیں کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷: حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اپنے پیروں کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھنگلیا سے خلال کرتے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم ابن لہیعہ کی سند کے علاوہ کسی اور سند

ابْنِ لَهِيْعَةَ.

سے نہیں جانتے۔

خلاصۃ الباب: وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔ فقہاء حنفیہ نے پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ حدیث باب سے مستنبط کیا ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے خلال کرنا شروع کیا جائے اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کیا جائے۔

۳۱: بَابُ مَاجَاءَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۳۱: باب ہلاکت ہے ان ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں

۳۸۔ حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَاعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَيْقِيْبٍ وَخَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ وَشُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ اَوْجَوْرَبَانِ۔

۳۸: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وضو میں سوکھی رہ جانے والی) ایڑیوں کیلئے ہلاکت ہے دوزخ سے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، جابر بن عبداللہؓ، عبداللہ بن حارثؓ، معیقیبؓ، خالد بن ولیدؓ، شرحبیل بن حسنہؓ، عمرو بن عاصؓ اور یزید بن ابوسفیانؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کی دوزخ سے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ پیروں پر موزے اور جرابیں نہ ہوں تو مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: ۳۱ ویلٌ کا لغوی معنی ہلاکت اور عذاب ہے۔ ویل اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو عذاب کا مستحق اور ہلاکت میں پڑ چکا ہو۔ اعقاب عقب کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ایڑی۔ اس باب میں بیان کیا گیا ہے کہ پاؤں کو وضو میں دھونا فرض ہے یہ مسلک جمہور اہل سنت کا ہے گر پاؤں پر مسح کرنا جائز ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کی آگ کی وعید نہ ارشاد فرماتے اس پر مزید یہ کہ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کا عمل بھی پاؤں دھونے کا ہے۔

۳۲۔ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

۳۲: باب وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا

۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ وَهَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار وضو کیا (یعنی ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو دھویا)۔ اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بریدہؓ، ابی رافع رضی اللہ عنہ اور ابن فاکہ سے بھی احادیث منقول

وَسَلَّمَ تَوَضَّأَمَرَّةً مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَابْنِ الْفَاكِهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَرَوٰى رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهٗ هٰذَاالْحَدِيْثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَيْسَ هٰذَابِشَيْءٍ وَالصَّحِيْحُ مَارَوٰى بْنُ عَجْلَانَ وَهِشَامُ بْنِ سَعْدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کی صحیح اور احسن حدیث ہے۔ اس حدیث کو رشدین بن سعد وغیرہ نے ضحاک بن شرحبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔
یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح روایت ابن عجلان، ہشام بن سعد سے سفیان ثوری اور عبدالعزیز نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

۳۳: باب اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْفَضْلِ وَهٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو میں اعضاء کو دھویا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس کو ابن ثوبان کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے اور ابن ثوبان نے اسے عبداللہ بن فضل سے نقل کیا ہے۔ یہ سند حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھویا۔

۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

۳۴: باب وضو کے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا

۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَالرُّبَيِّعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاوِيَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ

۴۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ربیعؓ، ابن عمر، عائشہ، ابی امامہ، ابورافع، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، ابو ہریرہ، جابر، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہم اور ابوذرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں اس باب میں علیؓ کی حدیث احسن اور اصح ہے اور عموماً اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ

اَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ یُجْزِئُ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَیْنِ اَفْضَلُ وَاَفْضَلُهٗ ثَلٰثٌ وَلَیْسَ بَعْدَهٗ شَیْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا اٰمَنُ اِذَا زَادَ فِی الْوُضُوْءِ عَلَی الثَّلٰثِ اَنْ یَّاْثَمَ وَقَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ لَا یَزِیْدُ عَلَی الثَّلٰثِ اِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلًی۔

عضوے وضو کا ایک ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، دو دو مرتبہ بہتر اور تین تین مرتبہ زیادہ افضل ہے اس سے زائد نہیں یہاں تک کہ ابن مبارکؒ کہتے ہیں ڈر ہے کہ تین مرتبہ سے زیادہ مرتبہ دھونے سے گنہگار ہو جائے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ تین مرتبہ سے زیادہ وہی دھوئے گا جو وہم (شک) میں مبتلا ہو۔

۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَیْنِ وَثَلٰثًا

۳۵: باب اعضائے وضو کو ایک دو اور تین مرتبہ دھونا

۴۲: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسَی الْفَزَارِیُّ نَاشَرِیْكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَرَوٰی وَکِیْعٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَقُتَیْبَةُ قَالَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ ثَابِتٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْكٍ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ هٰذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رِوَایَةِ وَکِیْعٍ وَشَرِیْكٌ کَثِیْرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ اَبِیْ صَفِیَّةَ هُوَ اَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِیُّ۔

۴۲: حضرت ثابت بن ابی صفیہؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا جابرؓ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک دو دو اور تین تین مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھویا تو انہوں نے کہا ہاں ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث وکیع نے بھی ثابت بن ابوصفیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا آپ سے جابرؓ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ تو انہوں نے کہا ''ہاں'' ہم سے یہ حدیث قتیبہ اور ہناد نے بیان کی اور کہا کہ یہ حدیث ہم سے وکیع نے ثابت کے حوالے سے بیان کی ہے اور یہ شریک کی حدیث سے اصح ہے اس لئے کہ یہ کئی طرق سے مروی ہے اور ثابت کی حدیث بھی وکیع کی روایت کے مثل ہے شریک کثیر الغلط ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابوحمزہ ثمالی ہیں۔

۳۶: بَابُ فِیْمَنْ تَوَضَّاَ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّتَیْنِ وَبَعْضَهٗ ثَلٰثًا

۳۶: باب وضو میں بعض اعضاء دو مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھونا

۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَاسُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَغَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَیْهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۴۳: حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور اپنے ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔ ابوعیسیٰ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ

وَقَدْ ذُكِرَفِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوْئِه مَرَّةً وَبَعْضَهٗ ثَلَاثًا وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بَعْضَ وُضُوْئِه ثَلٰثًا وَبَعْضَهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْمَرَّةً۔

علیہ وسلم کا بعض اعضاء کو دو مرتبہ دھونا اور بعض اعضاء کو تین مرتبہ دھونا کئی احادیث میں مذکور ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کو تین مرتبہ اور بعض کو دو مرتبہ اور بعض کو ایک مرتبہ دھوئے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الابواب: امام ترمذیؒ نے پانچ ابواب مسلسل قائم کیے ہیں جن کا مقصد اعضاء مغسولہ کے دھونے کی تعداد کو بیان کرنا ہے کہ ایک مرتبہ دھونا فرض، دو مرتبہ دھونا مستحب جبکہ تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے اس لیے کہ آپ ﷺ کا معمول مبارک تین مرتبہ دھونے کا تھا۔

۳۷: بَابُ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ

۳۷: باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو

۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِه مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِه فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَالرُّبَيِّعِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ۔

۴۴: ابی حیہؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ تین مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ اس کے بعد کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا کہ میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ عبداللہ بن زیدؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ربیعؓ اور عبداللہ بن انیسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّةَ اِلَّا اَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِه اَخَذَ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِه بِكَفِّه فَشَرِبَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ اَبُوْاِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

۴۵: ہم سے قتیبہ اور ھناد نے روایت بیان کی انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے اور انہوں نے عبد خیر سے حضرت علیؓ کے حوالے سے ابوحیہؒ کی حدیث کے مثل ذکر کیا ہے لیکن عبد خیر نے یہ بھی کہا کہ جب آپ (علیؓ نے) وضو سے فارغ ہوئے تو بچا ہوا پانی چلو میں لے کر پیا۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث ابواسحٰق ہمدانی نے ابوحیہ کے واسطے سے اور عبد خیر اور حارث سے اور انہوں نے علیؓ سے روایت کی ہے۔ زائدہ بن قدامہ اور دوسرے کئی راویوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے اور انہوں نے حضرت

حَدِيْثَ الْوُضُوْءِ بِطُوْلِهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَاَخْطَأَ فِيْ اِسْمِهِ وَاسْمِ اَبِيْهِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عُرْفُطَةَ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ مِثْلُ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَالصَّحِيْحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ۔

علی سے وضو کی طویل حدیث بیان کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کرتے ہوئے ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں غلطی کرتے ہوئے (خالد بن علقمہ کی بجائے) مالک بن عرفطہ کہا۔ ابو عوانہ سے بھی روایت منقول ہے وہ خالد بن علقمہ سے وہ عبد خیر سے اور وہ حضرت علی سے نقل کرتے ہیں اور ابو عوانہ سے ایک اور طریق سے بھی مالک بن عرفطہ سے شعبہ کی روایت کی مثل روایت کی گئی ہے اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے ایک حدیث کو محدثین کی اصطلاح میں (جامع) کہا جاتا ہے۔

۳۸: بَابٌ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۳۸: باب وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا

۴۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلِيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَوِالْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاضْطَرَبُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

۴۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تم وضو کرو تو پانی چھڑک لیا کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں (ترمذی) نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی منکر حدیث ہے اور اس باب میں حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ بعض نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان کہا اور اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔

(ف) یہ وضو کے بعد پیشاب گاہ کے اوپر کپڑے پر پانی چھڑکنا ہے کہ وہم نہ ہو کہ قطرہ پیشاب سے کپڑا گیلا ہوا ہے۔

خلاصۃ الباب: وضو کرنے کے بعد زیر جامہ پر چھینٹے مارے جائیں اس کی حکمت عموماً یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس سے قطرات کے نکلنے کے وسوسے نہیں آتے۔

۳۹۔ بَابٌ فِيْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

۳۹: باب وضو مکمل کرنے کے بارے میں

۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ

۴۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجٰتِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

فرمایا کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے۔ انہوں نے (صحابہ کرامؓ نے) عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کو تکلیفوں میں پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بار بار جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط ہے۔ (یعنی سرحدات کی حفاظت کرنے کے مترادف ہے)

۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهٗ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُبَيْدَةَ وَيُقَالُ عَبِيْدَةَ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَا بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُهَنِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

۴۸۔ ہم سے قتیبہ نے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن محمد نے اسی طرح کی حدیث روایت کی علاء سے۔ قتیبہ اپنی حدیث میں فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ (یہ جہاد ہے) تین مرتبہ کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبیدہؓ جنہیں عبیدہ بن عمرو کہا جاتا ہے، عائشہؓ، عبدالرحمن بن عائشؓ اور انسؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علاء بن عبدالرحمن، ابن یعقوب جہنی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

خلاصۃ الباب: جمہور کے نزدیک اسباغ وضو سے مراد ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا مسنون عمل ہے۔

۴۰: بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۴۰: باب وضو کے بعد رومال استعمال کرنا

۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

۴۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد اعضاء خشک کرتے تھے اور اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاِفْرِيْقِيُّ

۵۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اپنا چہرہ کپڑے کے کنارے سے پونچھتے۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں ضعیف ہیں۔ ابوعیسیٰ نے کہا کہ حضرت عائشہ کی حدیث بھی قوی نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ

يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَايَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَاَبُومُعَاذٍ يَقُوْلُوْنَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَمَنْ كَرِهَهُ اِنَّمَا كَرِهَهُ مِنْ قِبَلِ اَنَّهُ قِيْلَ اِنَّ الْوُضُوْءِ يُوْزَنُ وَرُوِىَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّيْ وَهُوَ عِنْدِيْ ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اِنَّمَا اَكْرَهُ الْمِنْدِيْلَ بَعْدَالْوُضُوْءِ لِاَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ۔

علیہ وسلم سے منقول کوئی حدیث بھی صحیح نہیں اور ابومعاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ صحابہؓ وتابعینؒ میں سے بعض اہل علم نے وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کوخشک کرنے کی اجازت دی ہے اور جو اس کومکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ وضو کا پانی تولا جاتا ہے اور یہ بات حضرت سعید بن مسیّب اور امام زہری سے مروی ہے۔ محمد بن حمید ہم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سے جریر نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے علی بن مجاہد نے مجھ ہی سے سن کر بیان کیا اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہ زہری نے کہا کہ میں وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کو پونچھنا مکروہ سمجھتا ہوں اس لئے کہ وضو کا وزن کیا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: وضو کے بعد رومال یا تولیہ کا استعمال جائز ہے یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور سعید بن مسیب اور زہری کے نزدیک مکروہ ہے۔

۴۱: بَابُ مَايُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۴۱: باب وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

۵۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ قَدْ خُوْلِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِيْ هٰذَا

۵۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (ترجمہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے) تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں عمرؓ کی حدیث میں زید بن حبابؓ کی اس حدیث سے

الْحَدِيْثِ رَوٰی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ اِضْطِرَابٌ لَايَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْاِدْرِيْسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا۔

اختلاف کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن صالح وغیرہ نے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ ربیعہ بن زید سے وہ ابوادریس سے وہ عقبہ بن عامر سے وہ عمر سے وہ ابوعثمان سے وہ جبیر بن نفیر اور وہ عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے۔ اس باب میں نبی ﷺ سے سند صحیح سے کوئی زیادہ روایتیں منقول نہیں۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابوادریس نے عمرؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

خلاصۃ الباب: وضو کے بعد کئی قسم کے اذکار احادیث سے ثابت ہیں۔

۴۲: بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

۴۲: باب ایک مد سے وضو کرنے کے بارے میں

۵۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَفِيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْرَيْحَانَةَ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ وَهٰكَذَا رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ وَالْغُسْلَ بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى التَّوْقِيْتِ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا اَقَلُّ مِنْهُ وَهُوَ قَدْرُ مَا يَكْفِيْ۔

۵۲: حضرت سفینہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ایک مد[1] (پانی) سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع[2] (پانی) سے۔ اس باب میں عائشہؓ، جابرؓ اور انسؓ بن مالک سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں سفینہؓ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے۔ بعض اہل علم نے ایسا ہی کہا کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل کرے ایک صاع سے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب مقدار کا متعین کرنا نہیں کہ اس سے زیادہ یا کم جائز نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضو اور غسل کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کا عام معمول ایک ''مد'' سے وضو اور ایک ''صاع'' سے غسل کرنے کا تھا اور یہ امر متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن مد کی مقدار اور اس کا وزن کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔

۴۳: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ

۴۳: باب وضو میں اسراف مکروہ ہے

۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا خَارِجَةُ بْنُ

۵۳: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

---

[1] ایک رطل پانچ سو گرام کے برابر ہے اور دو رطل کے برابر ایک مد ہوتا ہے یعنی ایک مد کا وزن ایک ہزار گرام ہو۔

[2] ایک صاع چار مُد کے برابر ہوتا ہے اور چار مد کا وزن چار کلو گرام ہوتا ہے۔

مُصْعَبٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَیِّ بْنِ ضَمْرَۃَ السَّعْدِیِّ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَہٗ الْوَلَھَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ لِاَ نَّا لَانَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَہٗ غَیْرَ خَارِجَۃَ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَہٗ وَلَایَصِحُّ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ وَّخَارِجَۃُ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَضَعَّفَہُ ابْنُ الْمُبَارَکِ۔

وسلم نے فرمایا وضو کے لئے ایک شیطان ہے جس کو "ولہان" کہا جاتا ہے پس تم پانی کے وسوسے سے بچو (یعنی پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بچو)۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ ابی بن کعبؓ کی حدیث غریب ہے اس کی سند محدثین کے نزدیک قوی نہیں اس لئے کہ ہم خارجہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے اسے سند کے ساتھ نقل کیا ہو۔ یہ حدیث حسن بصریؒ سے بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث نہیں اور خارجہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں۔ انہیں ابن مبارک ضعیف کہتے ہیں۔

۴۴: بَابُ الْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ

۴۴: باب ہرنماز کیلئے وضوکرنا

۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ الرَّازِیُّ نَا سَلَمَۃُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ طَاھِرًا اَوْغَیْرَ طَاھِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَکَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ کُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءً وَاحِدًا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْمَشْھُوْرُ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ حَدِیْثُ عَمْرِوبْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ کَانَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ یَرَی الْوُضُوْءَ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ اِسْتِحْبَابًا لَاعَلَی الْوُجُوْبِ۔

۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرنماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے خواہ باوضو ہوں یا بے وضو۔ حمید کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تم کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ حدیث حسن غریب ہے اور محدثین کے نزدیک۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمرو بن عامر کی روایت مشہور ہے جو انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔ بعض علماء ہرنماز کیلئے وضو کو مستحب جانتے ہیں واجب قرار نہیں دیتے۔

۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ قَالَا نَا سُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ عِنْدَکُلِّ صَلٰوۃٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَاکُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الصَّلَوَاتِ کُلَّھَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ

۵۵: حضرت عمرو بن عامر انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا انس بن مالکؓ سے وہ فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ہرنماز کے لئے پس میں نے کہا کہ آپ کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے (انسؓ نے) فرمایا ہم کئی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھا کرتے تھے جب تک کہ ہم بے وضو نہ ہو جائیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح

نُحْدِثُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

۵۶: وَقَدْ رُوِيَ فِيْ حَدِيْثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ عَشَرَ حَسَنَاتٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَفْرِيْقِيُّ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْاَفْرِيْقِيِّ وَهُوَ اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ذُكِرَ لِهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ مَشْرِقِيٌّ۔

ہے۔

۵۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باوضو ہوتے ہوئے وضو کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ اس حدیث کو افریقی نے ابوغطیف سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ہم سے اس حدیث کو حسین بن حریث مروزی نے انہوں نے محمد بن یزید واسطی سے اور انہوں نے افریقی سے روایت کیا ہے اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ علیؒ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ مشرقی سند ہے (یعنی اہل مدینہ نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ اہل کوفہ وبصرہ نے اسے روایت کیا ہے)۔

۴۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

۴۵: باب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهٗ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلِيُّ ابْنُ قَادِمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزَادَ فِيْهِ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَرَوٰى عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۵۷: سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے جب مکہ فتح ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے علی بن قادم نے بھی سفیان ثوری سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ سفیان ثوری نے بھی یہ حدیث محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور اسے وکیع سفیان سے وہ محارب سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے بھی نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ سفیان سے وہ محارب بن دثار سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ یہ وکیع کی حدیث سے اصح ہے۔ اہل علم کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّهُ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَالَمْ يُحْدِثْ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِسْتِحْبَابًا وَاِرَادَةَ الْفَضْلِ وَيُرْوٰى عَنِ الْاَ فْرِيْقِيِّ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَهٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ۔

عمل اسی پر ہے کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے۔ بعض اہل علم (مستحب اور فضیلت کے ارادے سے) ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے۔ افریقی سے روایت کیا جاتا ہے وہ ابوغطیف سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے باوضو ہونے کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائی ہے۔

خلاصۃ الابواب: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک سے امت کے لئے بھی آسانی ہوگئی کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

۴۶: بَابُ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

۴۶: باب مرد اور عورت کا ایک برتن میں وضو کرنا

۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَقَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَآءِ اَنْ لَابَاْسَ اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَاُمِّ هَانِئٍ وَاُمِّ صُبَيَّةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَوَ اَبُوالشَّعْثَاءِ اِسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ۔

۵۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت میمونہؓ نے بیان کیا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی عام فقہا کا قول ہے کہ مرد اور عورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، انسؓ، ام ہانیؓ، ام صبیہؓ، ام سلمہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات ہیں اور ابوشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔

۴۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

۴۷: باب عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی کراہت کے بارے میں

۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۵۹: قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی کے استعمال سے۔ اس باب میں عبداللہ بن سرجس سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں عورت کے بچے ہوئے پانی کے

سَرْجِسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحَاقَ كَرِهَا فَضْلَ طُهُوْرِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُؤْرِهَا بَاْسًا۔

استعمال کو بعض فقہا نے مکروہ کہا ہے۔ ان میں احمد اور اسحٰق بھی شامل ہیں ان دونوں کے نزدیک جو پانی عورت کی طہارت سے بچ ہو اس سے وضو مکروہ ہے اس کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔

۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْدَاؤدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍوالْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ اَبُوْحَاجِبٍ اِسْمُهُ سَوَادَةُ ابْنُ عَاصِمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

۶۰: حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے جوٹھے سے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابوحاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ محمد بن بشار اسی حدیث میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا اور اس میں محمد بن بشار شک نہیں کرتے۔

۴۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۴۸: باب جنبی عورت کے نہائے ہوئے پانی کے بقیہ سے وضو کا جواز

۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَايُجْنِبُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ازواج مطہراتؓ میں سے کسی نے ایک بڑے برتن سے غسل کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حالت جنابت سے تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفین ثوریؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

خلاصۃ الباب: جمہور فقہاء کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد اور مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت وضو اور غسل کر سکتی ہے صرف امام احمد اور امام اسحٰق مرد کے لئے مکروہ کہتے ہیں۔

۴۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَاءَ لَايُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

۴۹: باب پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

۶۲ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَالْحَسَنُ عَلِيٌّ ابْنِ الْخَلَّالِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ

۶۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم بضاعہ کنوئیں سے وضو کریں۔ یہ وہ

بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّأُ مِنْ بِيْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِيْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَايُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ جَوَّدَ اَبُوْاُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَرْوِ اَحَدٌ حَدِيْثَ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ بِيْرِ بُضَاعَةَ اَحْسَنَ مِمَّا رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَآئِشَةَ.

بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسامہ نے اس حدیث کو بہت اچھی طرح روایت کیا ہے۔ ابوسعید کی بیئر بضاعہ کی حدیث کسی نے بھی ابواسامہ سے بہتر روایت نہیں کی یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۵۰: بَابٌ مِنْهُ اٰخَرُ

۵۰: اسی کے متعلق دوسرا باب

۶۳. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْاَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُلَّةُ هِيَ الْجِرَارُ وَالْقُلَّةُ الَّتِيْ يُسْتَقٰى فِيْهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى فَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ مَالَمْ يَتَغَيَّرْ رِيْحُهٗ اَوْ طَعْمُهٗ وَقَالُوْا يَكُوْنُ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ قِرَبٍ.

۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میدانوں اور جنگلوں کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جس پر درندے اور چوپائے بار بار آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ محمد بن اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ قلہ مٹکے کو کہتے ہیں اور قلہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہی قول ہے شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا انہوں نے کہا جب پانی دو مشکوں کے برابر ہو تو وہ اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کی بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو اور انہوں نے کہا کہ قلتین پانچ مشکوں کے برابر ہوتا ہے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک دس ہاتھ مربع (دہ دردہ حوض) پانی اور چلتا ہوا پانی اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کے رنگ، مزہ یا بو میں سے کوئی وصف نہ بدلے۔

۵۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

۵۱. باب رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۶۴ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي

۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے وضو کرے۔ ابوعیسیٰؒ

الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

خلاصۃ الباب: شروع کے تین ابواب میں پانی کی طہارت (پاکی) اور ناپاکی کا بیان ہے۔ شوافع احناف اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک نجاست گرنے سے تھوڑا پانی ناپاک جبکہ کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا فرق صرف اتنا ہے کہ احناف کے نزدیک زیادہ یا کم کی کوئی مقدار معین نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کثیر پانی کی مقدار قلّتین ہے جس کا معنی دو مٹکے پانی کثیر ہے لیکن کئی وجوہات کی بناء پر قلّتین کی احادیث کمزور اور ضعیف ہیں ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

۵۲: بَابُ فِي مَآءِ الْبَحْرِ اَنَّهُ طَهُوْرٌ

۵۲: باب دریا کا پانی پاک ہونا

۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ بْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهُ اَلْحِلُّ مَيْتَتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفِرَاسِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِمَآءِ الْبَحْرِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بِمَآءِ الْبَحْرِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ نَارٌ۔

۶۵: صفوان بن سلیم سعید بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں جو اولاد ہیں ابن ازرق کی تحقیق مغیرہ بن ابی بردہ نے کہ وہ عبددار کی اولاد سے ہیں خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے وہ فرماتے ہیں کہ سوال کیا ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے۔ یارسول اللہ ﷺ ہم دریا (اور سمندر) میں سفر کرتے ہیں ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور فراسیؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر فقہاء صحابہؓ جن میں سے حضرت ابوبکرؓ، عمر فاروقؓ اور ابن عباسؓ بھی ہیں ان کا قول یہی ہے کہ دریا کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اور بعض صحابہ کرامؓ نے دریا اور سمندر کے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ جانا ہے۔ ان صحابہؓ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ بھی شامل ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا وہ آگ ہے (یعنی نقصان دہ ہے)۔

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے شبہ کو دور فرما دیا کہ بے شک سمندر میں بے شمار جانور رہتے ہیں اور ہزاروں جانور ہر روز مرتے ہیں لیکن سمندری پانی پاک ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ سمندر کے مردار بھی حلال ہیں تا کہ منشاء سوال ہی ختم ہو جائے۔ پھر علماء میں اختلاف ہے کہ کون کون سے سمندری اور دریائی جانور حلال ہیں اور کون سے حرام ہیں۔ احناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں۔ امام شافعیؒ سے چار اقوال منقول ہیں امام مالکؒ کے نزدیک سمندری خنزیر کے علاوہ تمام دریائی جانور حلال ہیں۔ دلائل کتابوں میں موجود ہیں۔

۵۳: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

۶۶: حدّثنا هنّادٌ وقُتيبةُ وَابو كُرَيْبٍ قالُوْا نا وَكِيعٌ عَنِ الاعمشِ قال سَمِعْتُ مُجاهِدًا يُحدِّثُ عَنْ طاؤسٍ عن ابنِ عَبّاسٍ انّ النّبيّ صَلّى اللهُ عَلَيْه وسَلّمَ مَرّعلى قَبْرَيْنِ فقالَ انّهما يُعذَّبانِ وَمَا يُعذَّبان فِيْ كَبِيْرٍ امّا هٰذا فكَانَ لا يَسْتَتِرُ مِنْ بوْلِه وَامّا هٰذا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسى وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوٰى مَنْصُوْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ طَاوُسٍ وَ رِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ۔

۵۳: باب پیشاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا

۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کی وجہ کوئی بڑا جرم نہیں۔ ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا جب کہ دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، ابوبکرہ، ابوہریرہؓ، ابوموسیٰؓ اور عبدالرحمن بن حسنہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منصور نے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کی ہے لیکن اس میں طاؤس کا ذکر نہیں کیا جبکہ اعمش کی روایت اصح ہے اور میں نے سنا ابوبکر محمد بن ابان سے انہوں نے کہا میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ ابراہیم کی اسناد میں اعمش منصور سے احفظ ہیں۔ (یعنی زیادہ یاد رکھنے والے ہیں)

خلاصۃ الباب: پیشاب کی چھینٹیں اور چغل خوری کرنا عذابِ قبر کا سبب ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھے۔

۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ

۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَزَيْنَبَ وَلُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ اُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عباسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاَبِي السَّمْحِ وعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ لَيْلٰى وَابْنِ عَبّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِثْلِ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

۵۴: باب شیر خوار بچہ جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

۶۷: ام قیس بنت محصن کہتی ہیں میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اس نے ابھی تک کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا تو اس نے آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پیشاب کر دیا پس آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، زینبؓ، لبابہ بنت حارثؓ (فضل بن عباس کی والدہ) ابوسمحؓ، عبداللہ بن عمرؓ، ابولیلیٰؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ کئی صحابہؓ و تابعینؒ اور ان کے بعد کے فقہاء جن میں امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی ہیں ان کا قول ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور یہ اس صورت میں

قَالُوْا يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَهٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا.

ہے کہ دونوں ابھی کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھانے لگیں تو دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

خلاصة الباب: شیرخوار بچہ کے پیشاب کے بارے میں یہ باب قائم کیا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک لڑکے اور لڑکی جو شیرخوار ہیں ان کا پیشاب پلید ہے فرق صرف اتنا ہے کہ بچی کا پیشاب مبالغہ کے طور پر دھویا جائے گا اور بچے کا پیشاب جس کپڑے پر لگ جائے اسے ہلکا سا دھونا بھی کافی ہے۔

۵۵. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَوْلِ مَايُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

۵۵: باب جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب

۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ انا حُمَيْدٌ وقَتَادَةُ وَ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهِم وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا وَرُبَمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَابَاْسَ بِبَوْلِ مَايُؤْكَلُ لَحْمُهٗ.

۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور خود اسلام سے مرتد ہو گئے۔ جب انہیں پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹنے اور آنکھوں میں گرم سلائیں پھیرنے کا حکم دیا اور ان کو ریگستان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک خاک چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ سب مر گئے اور کبھی حماد نے کہا اس روایت میں یَكُدُّ الْاَرْضَ کی بجائے یَكْدُمُ الْاَرْضَ اور ان دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے اکثر اہل علم کا بھی یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں[1]۔

۶۹: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۶۹: حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائی تھیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں

---

[1] امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تمام پیشاب نجس ہیں۔ قبیلۂ عرینہ کے لوگوں کو بیماری کی وجہ سے نبی ﷺ نے اجازت دی تھی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَهٗ غَيْرَ هٰذَا الشَّيْخِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا فَعَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ.

تھیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی اور نے یزید بن زریع سے روایت کی ہو اور یہ آنکھوں میں سلائیں پھروانا قرآنی حکم ''وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ'' کے مطابق تھا۔ محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

خلاصۃ الباب: یہاں ایک اختلافی مسئلہ بیان کر رہے ہیں کہ حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک۔ امام مالکؒ، امام محمدؒ ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا مسلک بھی یہ ہے کہ وہ پاک ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام ابو یوسفؒ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ نجس ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''**استنزھو من البول فان عامة عذاب القبر منه**'' یہ حدیث امام بخاریؒ کی شرط پر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ''پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر میں پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

۵۶: باب ہوا کے خارج ہونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْرِيْحٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو نہیں جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا.

۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو اور اسے اپنے سرینوں میں سے ہوا کا شبہ ہو تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ آئے مسجد سے باہر نہ نکلے (یعنی وضو نہ کرے)۔

۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ اَنْ لَّا

۷۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو حدث (نقض وضو) ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک وضو نہ کرے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زیدؓ، علی بن طلقؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی علماء کا قول ہے کہ وضو اس وقت تک واجب نہیں

يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ يَسْمَعُ صَوْتًا اَوْ يَجِدُ رِيْحًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَاِنَّهُ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اِسْتِيْقَانًا يَقْدِرُ اَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ اِذَا خَرَجَ مِنْ قُبُلِ الْمَرْاَةِ الرِّيْحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ

ہوتا جب تک حدث نہ ہو اور وہ آواز نہ سنے یا بو نہ آئے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں اگر شک ہو تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس حد تک یقین ہو جائے کہ اس پر قسم کھا سکے اور کہا ہے کہ جب عورت کے ''قُبُلْ'' سے ریح نکلے تو بھی اس پر وضو واجب ہے یہی قول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کے اندر یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک وضو برقرار رہتا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت کے خاص حصہ سے ہوا خارج ہو جائے تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ وضو ٹوٹ جائے گا ان کی دلیل حدیث باب ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مطلقاً نہیں ٹوٹے گا۔

۵۷: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

۵۷: باب نیند کے بعد وضو

۷۳: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى وَهَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَبُوْ خَالِدٍ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سوئے ہوئے تھے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے یا فرمایا لمبے لمبے سانس لینے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ لیٹ جانے سے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ ابوخالد کا نام یزید بن عبدالرحمن ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ مَنْ نَامَ قَاعِدًا مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَقَدْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۷۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہؓ کو نیند آجایا کرتی تھی پھر اٹھ کر نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صالح بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابن مبارک سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو تکیہ لگا کر سوتا ہے فرمایا اس پر وضو نہیں۔ سعید بن عروبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے حدیث روایت کی ہے اس میں ابوعالیہ کا ذکر نہیں اور نہ ہی اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ نیند سے وضو کے واجب ہونے

عنِ ابنِ عبّاسٍ قَوْلَهٗ ولَمْ يذْكُرْ فِيهِ ابا الْعالية ولَمْ يرْفعْهُ واخْتلفَ الْعُلماَءُ فِي الْوُضُوْءِ من النَّوْمِ فَرَاى اَكْثرُ هُمْ اَنَّهٗ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذا نامَ قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا حَتّٰى يَنامَ مُضْطَجِعًا وَبه يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَانَامَ حتّٰي غَلَبَ علٰى عقْلِه وَجبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وبِه يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ قَاعِدًا فرَاىٰ رُؤْيَا اَوْزَالَتْ مَقْعَدَتُهٗ لِوَسَنِ النَّوْمِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ.

کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء جن میں ابن مبارکؒ سفیان ثوریؒ وراما م احمدؒ شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ اگر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سوئے تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ لیٹ کر سوئے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر اس کی عقل پر نیند غالب ہو جائے تو وضو واجب ہے۔ اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیٹھ کر سوتے ہوئے خواب دیکھے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے سرین اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس پر وضو واجب ہے۔

خلاصۃ الباب: حتّٰی غطّ کے معنی ہیں خراٹے لینا اور نفخ کے معنی ہیں لمبے لمبے سانس لینا۔ نیند کی وجہ سے وضوٹوٹنے کے بارے میں اختلاف ہے اور تین مذاہب ہیں۔ مذہب اوّل یہ ہے مطلقاً وضو نہیں ٹوٹتا یہ مسلک حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور بعض حضرات کا ہے۔ مذہب ثانی: نیند مطلقاً وضوتوڑ دیتی ہے چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ۔ یہ قول حضرت حسن بصریؒ، امام زہریؒ اور امام اوزاعیؒ کا ہے۔ تیسرا مذہب ائمہ اربعہ اور جمہور کا ہے کہ غالب نیند سے وضوٹوٹ جائے گا غیر غالب نیند سے نہیں ٹوٹے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی نیند جس سے انسان بے خبر ہو جائے اور جوڑ بند ڈھیلے ہو جائیں تو وضوٹوٹ جائے گا پھر امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ سرین کا زمین سے اُٹھ جانا جوڑوں کے ڈھیلے ہو جانے کی نشانی ہے لہٰذا وضوٹوٹ جائے گا۔ حنفیہ کا پسندیدہ مسلک یہ ہے کہ نیند اگر نماز کی ہیئت پر ہو تو جوڑ ڈھیلے نہیں ہوتے لہٰذا وضو باقی رہے گا۔ لیکن اگر نیند نماز کی ہیئت پر نہ ہو تو پھر اگر سرین زمین پر لگے ہوئے ہوں تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور سرین اگر زمین سے اُٹھ جائیں مثلاً کروٹ کے بل لیٹنے سے یا چت لیٹنے سے یا کوئی شخص ٹیک لگا کر بیٹھا ہو تو اگر نیند اس قدر غالب ہو کہ ٹیک نکال دینے سے آدمی گر جائے تو یہ نیند بھی وضو کو توڑ دے گی۔ بہرحال جس نیند سے مفاصل (جوڑ) ڈھیلے ہو جائیں خواہ جس حالت پر ہو وضوٹوٹ جائے گا۔

۵۸: بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّاغَيَّرَتِ النَّارُ

۵۸: باب آگ سے پکی چیز کھانے سے وضو

۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهٗ مَثَلًا وَفِي الْبَابِ

۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو واجب ہو جاتا ہے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے چاہے وہ پنیر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ابن عباسؓ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا ہم تیل اور گرم پانی کے استعمال کے بعد بھی وضو کیا کریں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث سنو تو اس کے لیے

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ مِمَّاغَيَّرَتِ النَّارُ وَاَكْثَرُاَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ عَلٰى تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

مثالیں نہ دو۔ اس باب میں ام حبیبہؓ، ام سلمہؓ، زید بن ثابتؓ، ابی طلحہؓ، ابوایوبؓ اورابوموسیٰؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے اوراکثرعلماءصحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے نزدیک آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضونہیں ٹوٹتی۔

۵۹: بَابُ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۵۹: باب آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضونہیں ٹوٹتا

۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ هٰذَا مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهِ اِنَّمَارَوَاهُ حُسَامُ ابْنُ مِصَكٍّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعِكْرِمَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَ هٰذَا اَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَاُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاُمِّ عَامِرٍ وَسُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَاُمِّ

۷۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا پھر ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی، آپ ﷺ نے کھانا کھایا۔ پھروہ کھجوروں کا ایک تھال لے آئی آپ ﷺ نے اس سے بھی کھجوریں کھائیں۔ پھر وضو کیا ظہر کیلئے اور نماز ادا کی پھر واپس آئے تو وہ عورت اسی بکری کا کچھ بچا ہوا گوشت لائی۔ آپ ﷺ نے کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اور وضونہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکرصدیقؓ سے بھی روایت ہے لیکن ان کی حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح نہیں اس لئے کہ اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابوبکرصدیقؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ابن عباسؓ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ روایت ابن سیرین سے کئی طرح سے مروی ہے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطار علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی حضرات ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اس میں ابوبکرؓ کا ذکر نہیں کرتے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابن مسعودؓ، ابورافعؓ، ام حکمؓ، عمرو بن امیہ، ام عامر،

سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلَ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوْا تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَهٰذَا اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ نَاسِخًا لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدِيْثِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

سوید بن نعمان اور ام سلمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے جیسا کہ سفیانؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ ان سب کے نزدیک آگ پر پکے ہوئے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا یہی عَلَیْہِ السَّلام کا آخری عمل ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا واجب ہے۔

خلاصۃ الابواب: آگ سے پکی ہوئی چیز تناول کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا اس لئے کہ حضور ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا اور بعد میں بلا وضو نماز پڑھی۔ معلوم ہو کہ پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔

۶۰ : بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لَا تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ذِي الْغُرَّةِ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ

۶۰: باب اُونٹ کا گوشت کھانے پر وضو

۷۷. حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے متعلق پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کیا کرو پھر بکری کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کی ضرورت نہیں۔ اس باب میں جابر بن سمرہؓ اور اسید بن حضیرؓ سے بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابولیلیٰ سے انہوں نے اُسید بن حضیر سے نقل کی ہے۔ عبدارحمٰن بن ابولیلیٰ کی براء بن عازب سے نقل کردہ حدیث صحیح ہے۔ یہی احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔ عبیدہ ضبی، عبداللہ بن عبداللہ رازی سے وہ عبدارحمن بن ابولیلیٰ سے وہ ذوالغرہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حماد بن مسلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاہ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے غلطی کی ہے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابولیلی سے وہ اپنے والد سے اور وہ اُسید بن حضیر سے نقل کرتے ہیں جبکہ صحیح یہ ہے کہ

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الرَّازِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَصَحُّ مَافِیْ ھٰذَا الْبَابِ حَدِیْثَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثُ الْبَرَآءِ وَحَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ.

عبداللہ بن عبداللہ، عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں۔ اسحق کہتے ہیں کہ اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دو روایت زیادہ صحیح ہیں۔ ایک براء بن عازبؓ کی اور دوسری جابر بن سمرہؓ کی۔

خلاصۃ الباب: اونٹ کا گوشت کھانے سے جمہور ائمہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ حدیث میں وضو کرنے کا جو حکم ہے اس کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اونٹ کا گوشت بنی اسرائیل پر حرام تھا لیکن امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے لئے جائز کردیا گیا ہے بطور شکرانہ کے طور پر وضو کو مستحب کردیا گیا ہے دوسری بات یہ ہے۔ اونٹ کے گوشت میں چربی اور بو زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کے بعد وضو کرنا مستحب قرار دیا گیا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۶۱: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّکَرِ

۶۱: باب ذکر کے چھونے سے وضو ہے

۷۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِنِ الْقَطَّانُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ بُسْرَۃَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَکَرَہٗ فَلَا یُصَلِّ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَرْوٰی ابْنَۃِ اُنَیْسٍ وَعَآئِشَۃَ وَجَابِرٍ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ ھٰذَا عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ بُسْرَۃَ رَوٰی اَبُوْ اُسَامَۃَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مَرْوَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَنَا بِذٰلِکَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا اَبُوْاُسَامَۃَ بِھٰذَا وَرَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ بُسْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ بُسْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ

۷۸: ہشام بن عروہؓ سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو میرے والد نے بسرہ بنت صفوان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے ذکر کو چھوئے وہ نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔ اس باب میں ام حبیبہؓ، ابوایوبؓ، ابوہریرہؓ اروی بنت انیسؓ، عائشہؓ، جابرؓ، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی کی مثل کئی حضرات نے ہشام بن عروہؓ سے روایت کی ہے۔ ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے اور وہ بسرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابواسامہ اور کئی لوگوں نے یہ روایت ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔ ابوزناد نے بھی یہ حدیث عروہ سے انہوں نے بسرہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بھی بیان کی ہے۔ عبدالرحمن بن ابوزناد بھی اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ بسرہ سے اور وہ نبی ﷺ سے

وهُو قَولُ غَيرِ واحدٍ مِنْ اصحابِ النّبيِّ صلّى اللهُ عليه وسلّم والتابعين وَبه يقُولُ الاوزاعيُّ والشّافِعيُّ وَاحمدُ وَاسحق قال مُحمّدٌ اصحُّ شيءٍ فِي هذا البَابِ حديثُ بُسرة وَقال ابو زُرعة حديثُ ام حبيبة في هذا البابِ اصحُّ وَهُوَ حديثُ العَلآءِ ابنِ الحارِثِ عَنْ مَكحُولٍ عَنْ عَنبسة بنِ ابِي سُفيانَ عَنْ ام حبيبة وَقالَ مُحمّدٌ لَمْ يَسمَعْ مَكحُولٌ عَنْ عَنبسة بنِ ابي سُفيانَ وَرَوى مَكحُولٌ عَنْ رَجلٍ عَنْ عَنبسة غيرَ هذا الحديثِ وَ كانّهُ لَمْ يَرَ هذا الحديث صحيحًا.

اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ صحابہؓ و تابعینؒ میں سے اکثر کا یہی قول ہے اور تابعینؒ میں سے کثر کا قول ہے جن میں اوزاعی، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں صحیح حدیث، بسرہؓ کی ہے اور ابوزرعہ کا قول یہ ہے کہ اس باب کی صحیح حدیث ام حبیبہؓ کی حدیث ہے۔ وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے اُم حبیبہؓ سے لیکن امام بخاریؒ نے فرمایا کہ مکحول کو عنبسہ بن ابی سفیان سے سماع نہیں اور مکحول نے روایت کی ہے کسی شخص کے واسطے سے عنبسہ سے اس حدیث کے علاوہ، گویا کہ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

۶۲. بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۶۲: باب ذکر کو چھونے سے وضو نہ کرنا

۷۹. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ اَوْ بُضْعَةٌ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَعْضِ التَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ لَمْ يَرَوُا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَاَيُّوْبَ بْنِ عُتْبَةَ وَحَدِيْثُ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ اَصَحُّ وَاَحْسَنُ

۷۹: قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کہ فرمایا وہ ایک ٹکڑا ہے (یعنی ذکر) اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ "مُضْغَةٌ" فرمایا یا "بُضْعَةٌ" جبکہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اس باب میں ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کئی صحابہؓ اور بعض تابعینؒ سے روایت ہے کہ وہ عضو خاص کو چھونے سے وضو کو واجب قرار نہیں دیتے تھے یہ قول اہل کوفہ (امام ابوحنیفہؒ) اور ابن مبارکؒ کا ہے اور یہ حدیث اس باب کی حدیث میں سب سے زیادہ اچھی ہے، اسے ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر بھی قیس بن طلق سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ پر اعتراض کرتے ہیں اور ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے منقول حدیث صحیح اور احسن ہے۔

خلاصۃ الابواب: شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں ہاتھ لگانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہے وہ یا تو منسوخ ہیں یا مرجوح ہیں جن احادیث میں ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا وہ راجح ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۶۳: بَابُ تَرۡکِ الۡوُضُوۡءِ مِنَ الۡقُبۡلَةِ

۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيۡبَةُ وَهَنَّادٌ وَاَبُوۡ كُرَيۡبٍ وَاَحۡمَدُ بۡنُ مَنِيۡعٍ وَمَحۡمُوۡدُ بۡنُ غَيۡلَانَ وَاَبُوۡ عَمَّارٍ قَالُوۡا نَا وَكِيۡعٌ عَنِ الۡاَعۡمَشِ عَنۡ حَبِيۡبِ بۡنِ اَبِيۡ ثَابِتٍ عَنۡ عُرۡوَةَ عَنۡ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعۡضَ نِسَآئِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمۡ يَتَوَضَّأۡ قَالَ قُلۡتُ مَنۡ هِيَ اِلَّا اَنۡتِ فَضَحِكَتۡ قَالَ اَبُوۡعِيۡسٰى وَقَدۡ رُوِيَ نَحۡوُ هٰذَا عَنۡ غَيۡرِ وَاحِدٍ مِنۡ اَهۡلِ الۡعِلۡمِ مِنۡ اَصۡحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيۡنَ وَهُوَ قَوۡلُ سُفۡيَانَ الثَّوۡرِيِّ وَاَهۡلِ الۡكُوۡفَةِ قَالُوۡا لَيۡسَ فِي الۡقُبۡلَةِ وُضُوۡءٌ وَقَالَ مَالِكُ بۡنُ اَنَسٍ وَالۡاَوۡزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحۡمَدُ وَاِسۡحٰقُ فِي الۡقُبۡلَةِ وُضُوۡءٌ وَهُوَ قَوۡلُ غَيۡرِ وَاحِدٍ مِنۡ اَهۡلِ الۡعِلۡمِ مِنۡ اَصۡحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيۡنَ وَاِنَّمَا تَرَكَ اَصۡحَابُنَا حَدِيۡثَ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا لِاَنَّهٗ لَا يَصِحُّ عِنۡدَ هُمۡ لِحَالِ الۡاِسۡنَادِ قَالَ وَسَمِعۡتُ اَبَابَكۡرِ الۡعَطَّارَ الۡبَصۡرِيَّ يَذۡكُرُ عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ الۡمَدِيۡنِيِّ قَالَ ضَعَّفَ يَحۡيَى بۡنُ سَعِيۡدِ الۡقَطَّانُ هٰذَا الۡحَدِيۡثَ وَقَالَ هُوَ شِبۡهُ لَاشَيۡءَ قَالَ وَسَمِعۡتُ مُحَمَّدَ بۡنَ اِسۡمٰعِيۡلَ يُضَعِّفُ هٰذَا الۡحَدِيۡثَ وَقَالَ حَبِيۡبُ بۡنُ اَبِيۡ ثَابِتٍ لَمۡ يَسۡمَعۡ مِنۡ عُرۡوَةَ وَقَدۡ رُوِيَ عَنۡ اِبۡرَاهِيۡمَ التَّيۡمِيِّ عَنۡ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمۡ يَتَوَضَّأۡ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ اَيۡضًا وَلَا نَعۡرِفُ لِاِبۡرَاهِيۡمَ التَّيۡمِيِّ سَمَاعًا مِنۡ عَائِشَةَ وَلَيۡسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِيۡ هٰذَا الۡبَابِ شَيۡءٌ۔

۶۳: باب بوسہ سے وضونہیں ٹوٹتا

۸۰: حضرت عروہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا پھر نکلے نماز کے لئے اور وضونہیں کیا۔عروہ کہتے ہیں میں نے کہا (عائشہؓ) سے وہ آپؓ کے علاوہ کون ہوسکتی ہیں تو آپؓ ہنسنے لگیں۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس طرح کی روایت کئی صحابہؓ اور تابعینؒ سے منقول ہیں اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ یہی کہتے ہیں کہ بوسہ لینے سے وضونہیں ٹوٹتا اور مالک بن انسؒ، اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ نے کہا ہے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا۔ہمارے اصحاب نے اس سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حضرت عائشہؓ کی حدیث پر اس لئے عمل نہیں کیا کہ سند میں ضعیف ہونے کی وجہ سے ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوبکر عطار بصری کو علی بن مدینی کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید قطان نے ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نہ ہونے کے برابر ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کو بھی اس حدیث کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اور فرماتے ہیں کہ حبیب بن ابوثابت نے عروہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضونہیں کیا۔یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ابراہیم تیمی کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع ثابت نہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔

۶۴: بَابُ الۡوُضُوۡءِ مِنَ الۡقَيۡءِ وَالرُّعَافِ

۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوۡعُبَيۡدَةَ بۡنُ اَبِي السَّفَرِ وَاِسۡحٰقُ بۡنُ مَنۡصُوۡرٍ قَالَ اَبُوۡ عُبَيۡدَةَ ثَنَا وَقَالَ اِسۡحٰقُ اَنَا عَبۡدُالصَّمَدِ

۶۴: باب قے اور نکسیر سے وضو کا حکم ہے

۸۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر جب

بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَابْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وُضُوْءٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَدْ جَوَّدَ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ حُسَيْنٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَرَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَاَخْطَاَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَوْزَاعِيَّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَاِنَّمَا هُوَ مَعْدَانُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ.

میری ملاقات ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دمشق کی مسجد میں ہوئی اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا سچ کہا ہے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے' اس لئے کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کیلئے پانی ڈالا تھا اور اسحاق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں اکثر صحابہؓ و تابعینؒ سے مروی ہے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور بعض اہل علم نے کہا جن میں امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی ہیں کہ قے اور نکسیر سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ حسن بن معلم نے اس حدیث کو بہت اچھا کہا ہے اور حسین کی روایت کردہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح ہے اور معمر نے یہ حدیث روایت کی یحییٰ بن کثیر سے اور اس میں غلطی کی ہے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن ولید سے وہ خالد بن معدان سے وہ ابودرداء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس سند میں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ خالد بن معدان سے روایت ہے جبکہ معدان بن ابی طلحہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: نکسیر اور قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے احناف کے نزدیک کوئی بھی نجاست جسم کے کسی بھی حصہ سے خارج ہو تو وہ ناقض (توڑنے والی) وضو ہے خواہ نجاست کا نکلنا عادۃً ہو خواہ بیماری کی وجہ سے ہو۔ یہی مسلک امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحاقؒ کا ہے۔

٦٥. بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

۶۵: باب نبیذ سے وضو

۸۲. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ فَزَارَةَ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيْذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ

۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی ﷺ نے سوال کیا کہ تمہارے توشہ دان میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں آپ

وماءٌ طهُورٌ قال فتوضأ منهُ قال ابُوعيسى وانما رُوى هذا الحديثُ عَنْ ابى زيْدٍ عَنْ عَبْدِ الله عن النَّبىّ صلَّى اللهُ عَليْهِ وسلَّم وَ ابُوْ زَيْد رجلٌ مجهُولٌ عند اهل الحديث لا نعْرِفُ لهُ رِوايَةً غيْر هذَا الْحدِيْثِ وَقَدْ رَاىْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالنَّبِيْذِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنِ ابْتُلِيَ رَجُلٌ بِهٰذَا فَتَوَضَّاَ بِالنَّبِيْذِ وَتَيَمَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَوْلُ مَنْ يَّقُوْلُ لَا يُتَوَضَّاُ بِالنَّبِيْذِ اَقْرَبُ اِلَى الْكِتَابِ وَاَشْبَهُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا.

عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے وضو کیا۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی علیہ السلام سے اور ابوزید محدثین کے نزدیک مجہول ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ ان کی کسی روایت کا ہمیں علم نہیں بعض اہل علم (سفیان وغیرہ) کے نزدیک نبیذ سے وضو کرنا جائز ہے جبکہ بعض اہل علم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جیسے امام شافعیؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پانی نہ ہوتو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نبیذ سے وضو کر کے پھر تیمم کرے ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز ہے۔ ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لئے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً " یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

خلاصۃ الباب: نبیذ سے وضو جائز نہیں یہاں تک کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمم متعین ہے۔ یہی مسلک چاروں اماموں کا ہے۔

٦٦ : بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

٦٦: باب دودھ پی کر کلی کرنا

٨٣. حدَّثَنا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰه عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهُ دَسَمًا وَفِى الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوعِيْسٰى هٰذَا حدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَاى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهٰذَا عِنْدَنا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرَبَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ.

٨٣: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوایا اور کلی کی اور فرمایا اس میں (یعنی دودھ میں) چکنائی ہوتی ہے۔ اس باب میں سہل بن سعدؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک دودھ پی کر کلی کرنا ضروری نہیں۔

٦٧ : بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّالسَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّىءٍ.

٦٧: باب بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

٨٤: حدَّثنا نصْرُبْنُ عليٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بشَّار قَالَا نَا اَبُواَحْمَد عن سُفْيان عن الضَّحَّاك بْن عُثْمان عَنْ نافع عن ابن عمر ان رجُلاًسلَّم على النَّبيّ صلَّى

٨٤ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ علیہ السلام کو اور آپ علیہ السلام پیشاب کر رہے تھے تو آپ علیہ السلام نے اسے جواب نہیں دیا۔ ابوعیسیٰؒ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا يُكْرَهُ هٰذَا عِنْدَ نَا اِذَا كَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ ذٰلِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ۔

کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا اس وقت مکروہ ہے جب وہ قضائے حاجت کیلئے بیٹھا ہوا ہو۔ بعض اہل علم نے اس حدیث کے یہی معنی لئے ہیں۔ اس باب میں یہ احسن حدیث ہے اور اس باب میں مہاجر بن قنفذ، عبداللہ بن حنظلہ، علقمہ بن شغواء، جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

خلاصۃ الباب: قضاء حاجت کے وقت سلام کرنا اور جواب دینا مکروہ ہیں البتہ بے وضو ہونے کی حالت میں سلام کرنا مکروہ نہیں ہے۔ پہلے کراہت تھی بعد میں اس کی اجازت ہوگئی۔

۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۶۸: باب کتے کا جوٹھا

۸۵: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ اَوْاُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ۔

۸۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے مل کر اور اگر بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اور یہ حدیث کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے اسی طرح منقول ہے وہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں بھی بلی کے جوٹھے سے ایک مرتبہ دھونے کا ذکر نہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مُغفّل سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: کتا جس برتن میں منہ ڈال دے اس کا دھونا ضروری ہے۔

۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

۶۹: باب بلی کا جوٹھا

۸۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى

۸۶: ابوقتادہؓ کے بیٹے کی منکوحہ کبشہؓ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ابوقتادہؓ میرے پاس آئے میں نے ان کے لئے وضو کا پانی بھرا۔ پس آئی ایک بلی اور پانی پینے لگی ابوقتادہؓ نے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے خوب پانی پی لیا۔ کبشہؓ کہتی ہیں دیکھا مجھے ابوقتادہؓ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا اے بھتیجی کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ میں

شربتْ قالتْ كبشةُ فرآني انظرُ اليه فقالَ اتعجبينَ يا ابنةَ اخيْ فقلتُ نعم فقالَ انَّ رسولَ اللّه ﷺ قالَ انَّها ليستْ بنجسٍ انَّما هيَ منَ الطَّوَّافينَ عليكُم اوِ الطَّوَّافاتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابِيْ هُرَيْرَةَ قالَ ابُوْعِيْسٰى هذا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صحيحٌ وهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ لَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ بَاسًا وَهٰذَا اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ جَوَّدَ مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَلَمْ يَاْتِ بِهِ اَحَدٌ اَتَمَّ مِنْ مَالِكٍ

نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے ''طَوَّافِيْن'' فرمایا یا ''طَوَّافَات'' راوی کو اس میں شک ہے۔ اس باب میں عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ'' کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ سے اور شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا ان سب کے نزدیک بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اس باب کی احسن حدیث ہے۔ امام مالکؒ نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے منقول اسی حدیث کو بہت اچھا نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ کسی نے بھی اس حدیث کو مکمل روایت نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: بلی کے جھوٹے کے بارے میں علماء احناف نے مختلف احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے مکروہ کہا ہے۔
(ف) قارئین نے وضو کے بارے میں مختلف احادیث کا مطالعہ کیا کہ کسی جگہ ایک چیز کے کرنے یا ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوسری جگہ اس سے نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذیؒ کی کمال دیانت ہے کہ انہوں نے سب احادیث کو مفصل بیان کیا اور مختلف مذاہب بیان کئے۔ جامع ترمذی کا صحاح کی کتب میں بہت اہم درجہ ہے۔ اس سے ہمارا فقہ کے متعلق گمان بہت واضح ہو جاتا ہے کہ فقہ کی ضرورت ہمیں اس لئے پڑی کہ احادیث مختلفہ میں تطبیق، ترجیح یا ناسخ ومنسوخ اور یا پھر سب کو سامنے رکھ کر قیاس سے مسئلہ نکالا جائے اور اس کام کی اہمیت کو سب سے پہلے حضرت نعمان بن ثابتؒ ملقب/معروف امام اعظم ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰) نے محسوس کر کے اپنے ممتاز تلامذہ حضرات کی جو سب کے سب محدث تھے صحاح ستہ کے مدون ہونے سے بہت پہلے یہ فریضہ انجام دیدیا اور آپ'' کے تلامذہ کی یہ سعی مشکور ہوئی اور اسی اہمیت کو امام محمد بن ادریس شافعیؒ، امام مالک بن انسؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے اپنے علاقے اور دور میں محسوس کیا اور ایک ہی مسئلہ میں مختلف احادیث سے کون سی حدیث کو معمول بنایا جائے اس میں ائمہ اربعہ کا اپنا اخلاص اور دینی ذوق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو نور سے بھردے۔ اس ایک مسئلہ وضو کو سامنے رکھتے ہوئے قارئین تمام مختلف مسائل کو دیکھیں عوام کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ قانون کی از خود تشریح کرتے پھریں اس کیلئے عدالتوں کا نظام ہے کہا جا سکتا ہے کہ ائمہ اربعہ کی فقہ اسلام کی سپریم کورٹس ہیں جب ایک عدالت یا کورٹ کا حکم مان لیا تو پھر اسی کی تشریحات یا فقہ کو مانا جائے یہ نہ کہا جائے کہ جب جی چاہا جس فقہ پر مرضی عمل کر لیا اس کو شرعی وفقہی اصطلاح میں تلفیق کہتے ہیں جو سب کے نزدیک ناجائز ہے۔ ہاں کسی مجتہد عالم کیلئے کسی دوسری فقہ کے مسئلہ پر عمل جائز رکھا گیا ہے کہ وہ یہ کر سکتا ہے لیکن ایسے مجتہد ہر صدی میں شاید یک آدھ ہوں اور وہ بھی دو تین صدیاں قبل۔

۷۰: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۷۰: باب موزوں پر مسح کرنا

۸۷ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۸۷ ہمام بن حارثؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَهٗ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَالْمُغِيْرَةِ وَبِلَالٍ وَسَعْدٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَيْدَةَ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاَنَسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ اُسَامَةَ بِنِ شَرِيْكٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَرِيْرٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اَقَبْلَ الْمَائِدَةِ اَوْبَعْدَ الْمَائِدَةِ فَقَالَ مَا اَسْلَمْتُ اِلَّابَعْدَ الْمَائِدَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ زِيَادِنِ التِّرْمَذِيُّ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ وَ قَالَ رَوٰى بَقِيَّةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنَ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ لِاَنَّ بَعْضَ مَنْ اَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ تَاَوَّلَ اَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ وَذَكَرَجَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ۔

جریر بن عبداللہؓ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اُن سے کہا گیا کہ آپ ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے حضور ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جریرؓ کی حدیث کو اس لئے پسند کرتے تھے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ اس باب میں عمر، علی، حذیفہ، مغیرہ، بلال، سعد، ابوایوب، سلیمان، بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، سہل بن سعد، یعلی بن مرۃ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابوامامہ، جابر رضی اللہ عنہم اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث جریرؓ حسن صحیح ہے۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں میں نے جریر بن عبداللہؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے ان سے کہا اس بارے میں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔ میں نے ان سے کہا کیا (سورہ) مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے یا نازل ہونے کے بعد۔ انہوں نے جواب دیا میں نے مائدہ کے نزول کے بعد ہی اسلام قبول کیا۔ ہم سے اسے قتیبہ نے انہوں نے خالد بن زیاد ترمذی سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے جبکہ باقی حضرات نے اسے ابراہیم بن ادھم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے اور انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے قرآن کی اس لئے کہ بعض لوگوں نے موزوں پر مسح کا انکار کیا ہے اور تاویل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا سورہ مائدہ سے پہلے تھا اور ذکر کیا جریرؓ نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے نزول مائدہ کے بعد دیکھا۔

(ف) جس وضاحت سے وضو کے متعلق قرآن پاک میں حکم بیان ہوا ہے کسی اور مسئلہ کے بارے میں نہیں۔ اسی لئے امام اعظم نعمان بن ثابتؒ موزوں پر مسح کے متعلق متفق نہیں ہوئے جب تک کہ روز روشن کی طرح ان پر روایات قولی وفعلی جواز مسح پر واضح

نہیں ہوئیں کہ بظاہر یہ قرآن پر زیادتی ہے اور اصل حکم کا سرچشمہ کتاب ہے اگر وضاحت سے اس میں کوئی مسئلہ آ گیا تو تمام روایت کو اس کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔ مقتدی کا امام کے قرآن کی سماعت کرنا اور خاموش رہنا بھی اس میں داخل ہے جس کا آئندہ ذکر آئے گا۔ یہاں اس بات کا ذکر مناسب ہوگا کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کے نزدیک بھی جرابوں پر مسح جائز نہیں اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ موزوں پر مسح کے قائل بھی امام اعظمؒ اس وقت ہوئے جب روز روشن کی طرح ان کے سامنے ''مسح علی الخفین'' کی روایات آئیں۔ یہی حال دوسرے ائمہ کا ہوگا تبھی ائمہ اربعہ کے نزدیک جرابوں پر مسح صحیح نہیں۔

۷۱: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ.

۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِوبْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُابْنُ عَبْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَعَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَرِيْرٍ.

۸۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لَانَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَلَايَصِحُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيْثَ الْمَسْحِ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ كُنَّا فِيْ حُجْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ وَمَعَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَ

۷۱: باب مسافر اور مقیم کیلئے مسح کرنا

۸۸: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر کیلئے تین دن اور رات جبکہ مقیم کیلئے ایک دن رات کی مدت ہے۔ ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ، ابو بکرہؓ، ابوہریرہؓ، صفوان بن عسالؓ، عوف بن مالکؓ، ابن عمرؓ اور جریرؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایات منقول ہیں۔

۸۹: صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ہم سفر میں ہوں تو تین دن تین رات تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت (یعنی جنبی ہونے) کے سبب سے اور نہ اتاریں (موزے) ہم پیشاب پاخانہ یا نیند کے سبب سے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے یہ صحیح نہیں ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مسح کی حدیث ابوعبداللہ جدلی سے نہیں سنی۔ زائدہ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم ابراہیم تیمی کے حجرے میں تھے ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے ابراہیم تیمی نے ہم سے موزوں پر مسح کے بارے میں حدیث بیان کی وہ عمرو بن

لِيّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوا يَمْسَحُ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ لَمْ يُوَقِّتُوا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالتَّوْقِيتُ أَصَحُّ.

میمون سے وہ ابوعبداللہ جدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہی قول ہے صحابہؓ اور تابعینؒ کا۔ اور جو بعد اس کے تھے۔ فقہاء کا جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں مقیم ایک دن ایک رات جبکہ مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کر سکتا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مسح کیلئے کوئی مدت متعین نہیں۔ یہ قول مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا ہے لیکن مدت کا تعین صحیح ہے۔

٧٢: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهُ.

٩٠: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَإِسْحٰقُ وَهٰذَا حَدِيثٌ مَعْلُولٌ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ غَيْرُ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ لِأَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوَى هٰذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءٍ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمُغِيرَةَ.

٧٢: باب موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا

٩٠: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا قول ہے اور یہی کہتے ہیں مالکؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ اور یہ حدیث معلول ہے اسے ثور بن یزید سے ولید بن مسلم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور پوچھا میں نے اس حدیث کے متعلق ابوزرعہ اور امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ان دونوں نے جواب دیا یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ابن مبارک روایت کرتے ہیں ثور سے اور وہ روایت کرتے ہیں رجاء سے کہ رجاء نے کہا مجھے یہ حدیث حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب سے پہنچی ہے اور یہ مرسل ہے کیونکہ انہوں نے مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

٧٣. بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

٩١: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ

٧٣: باب موزوں کے اوپر مسح کرنا

٩١: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث مغیرہ حسن ہے اسے عبدالرحمٰن بن ابو زناد اپنے والد سے وہ عروہ

الْمُغِيْرَةِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا غَيْرَهُ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيْرُ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ.

سے اور وہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوائے عبدالرحمٰن کے اور یہی قول کئی اہل علم اور سفیان ثوریؒ اور احمدؒ کا ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ مالک، عبدالرحمٰن بن ابوزناد کو ضعیف سمجھتے تھے۔

۷۴: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

۷۴: باب جوربین اور نعلین پر مسح کرنے کے بارے میں

۹۲. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَعْلَيْنِ إِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوْسٰى.

۹۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جوربین اور نعلین پر مسح کیا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اہل علم کا قول ہے اور اسی طرح کہا ہے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ جوربین پر مسح کرنا جائز ہے اگرچہ ان پر چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو بشرطیکہ وہ ثخین ہوں (یعنی جوربین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں)۔ اس باب میں ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

۷۵: باب جوربین اور عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں

۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فِي مَوَاضِعَ أُخَرَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

۹۳: ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اپنے والد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔ بکر نے کہا میں نے ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عمامے پر۔ یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے بعض اس میں پیشانی اور عمامے کا ذکر کرتے ہیں اور بعض پیشانی کا ذکر نہیں کرتے۔ احمد بن حسن کہتے

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْمَسْحَ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ بِعَيْنَيَّ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَسٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُوْلُ اِنْ مَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِلْاَثَرِ۔

ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان جیسا شخص نہیں دیکھا اور اس باب میں عمرو بن امیہ، سلمان، ثوبان، ابوامامہ سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے جن میں صحابہؓ (ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ) بھی شامل ہیں۔ یہی اوزاعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام اسحق رحمہ اللہ کا بھی قول ہے ان سب کے نزدیک عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔ امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ میں نے جارود بن معاذ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے وکیع بن جراح سے سنا وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی وجہ سے عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِيْ وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ اَمِسَّ الشَّعْرَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّمْسَحَ بِرَاْسِهٖ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ۔

۹۴: روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مفضل نے ان سے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اے بھتیجے یہ سنت ہے پھر میں نے عمامہ پر مسح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا بالوں کو چھونا ضروری ہے۔ اکثر اہل علم جن میں صحابہؓ و تابعینؒ شامل ہیں کے نزدیک عمامہ پر مسح کے ساتھ سر کا بھی مسح کیا جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ، ورشافعیؒ کا۔

۹۵ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ۔

۹۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) چمڑے کے موزوں پر مسح بالاتفاق جائز ہے لیکن باریک اور پتلی جرابوں پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے ہاں اگر ثخین یعنی شفاف نہ ہوں (۲) بغیر باندھے پنڈلی پر ٹھہر جائیں (۳) اُن میں لگاتار چلنا ممکن ہو تو جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک جائز ہے۔

۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

۷۶: باب غسل جنابت کے بارے میں

۹۶. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِم بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِه مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم غُسْلاً فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَأَ الْاِنَاءَ بِشِمَالِه عَلٰی يَمِيْنِه فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَاَفَاضَ عَلٰى فَرْجِه ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ اَوِ الْاَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَ ذِرَاعَيْهِ فَاَفَاضَ عَلٰی رَأْسِه ثَلٰثاً ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِه ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَه وَجَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کیلئے پانی رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا اور برتن کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ پانی میں ڈالا اور ستر پر پانی بہایا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر ملا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور تین بار سر پر پانی بہایا پھر سارے جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ، جبیر بن مطعمؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِیْ عَلٰی رَأْسِه ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰذَا الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهُ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰی رَاسِه ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِه ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنِ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ اَجْزَأَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو آپ دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھو لیتے پھر استنجا کرتے اور وضو کرتے جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر سر کے بالوں پر پانی ڈالتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کو اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ غسل جنابت میں پہلے وضو کرے جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر تین مرتبہ سر پر پانی بہائے پھر پورے بدن پر پانی بہائے پھر پاؤں دھوئے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے وضو نہیں کیا اور پورے بدن پر پانی بہایا تو غسل ہو گیا یہی قول ہے شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔

۷۷: بَابُ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟

۷۷: باب اس بارے میں کہ کیا عورت غسل کے وقت چوٹی کھولے گی؟

۹۸ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ

۹۸ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے

مُوْسی عن المقبُرِیّ عنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عنْ اُمّ سَلَمَة قالتْ قُلْتُ یا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنّی امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِیْ اَفَانْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا یَكْفِیْكِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ مِنْ مَآءٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِیْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا اِنَّ ذٰلِكَ یُجْزِئُهَا بَعْدَ اَنْ تُفِیْضَ الْمَآءَ عَلٰی رَأْسِهَا.

عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں اپنے سر کی چوٹی۔ کیا میں غسل جنابت کیلئے اسے کھولا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تین مرتبہ سر پر پانی ڈال لینا تیرے لیے کافی ہے پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ پھر تم پاک ہو جاؤ گی یا فرمایا اب تم پاک ہوگئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر عورت غسل جنابت کرے تو سر پر پانی بہادینا کافی ہے اور بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔

۷۸: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

۹۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِیْهٍ نَا مَالِكُ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَ اَنْقُوا الْبَشَرَةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِیْهٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِهٖ وَهُوَ شَیْخٌ لَیْسَ بِذٰلِكَ وَقَدْ رَوٰی عَنْهُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِیْنَارٍ وَیُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِیْهٍ وَیُقَالُ بْنُ وَجْبَةَ.

۷۸: باب ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے

۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو دھوؤ اور جسم کو صاف کرو۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور حارث قوی نہیں۔ ان سے کئی ائمہ روایت کرتے ہیں اور انہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجبہ بھی کہتے ہیں۔

۷۹: بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

۷۹: باب غسل کے بعد وضو کے بارے میں

۱۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر صحابہؓ وتابعینؒ کا یہی قول ہے کہ غسل کے بعد وضو نہ کرے۔

خلاصۃ الابواب: غسل جنابت میں اہتمام بہت ضروری ہے لیکن اگر عورت کے بال بنے ہوئے ہوں تو کھولنا ضروری نہیں ہے۔

۸۰. بَابُ مَاجَاءَ اِذَاالْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

۱۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ.

۱۰۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَعَائِشَةُ وَالْفُقَهَآءُ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَاالْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

۸۰: باب جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے

۱۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے، میں نے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فعل (ہم بستری) کیا۔ اس کے بعد ہم دونوں نے غسل کیا اور اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت منقول ہیں۔

۱۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ختنے کی جگہ تجاوز کر جائے ختنے کی جگہ سے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے منقول ہے کہ اگر ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے تجاوز کر جائے[1] تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور صحابہ کرامؓ جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں کا یہی قول ہے۔ اور فقہاء وتابعینؒ اور ان کے بعد کے علماء سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے کہ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۸۱: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

۱۰۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِیَ عَنْهَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ

۸۱: باب اس بارے میں کہ منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

۱۰۳: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں غسل اسی وقت فرض ہوتا تھا جب منی نکلے یہ رخصت کے طور پر تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا (یعنی یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔ احمد بن منیع، ابن مبارک سے وہ معمر سے اور وہ زہری سے اسی

---

[1] ختنے کی جگہ کا ختنے کی حد سے تجاوز کرنے کا مطلب دخول ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ احناف کے نزدیک غسل واجب ہو جائے گا۔

نَا ابْنُ الْمُبَارَکِ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّہٗ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ فِی الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَیْھِمَا الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلَا۔

اسناد سے اسی حدیث کی مثل روایت نقل کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل کے واجب ہونے کیلئے انزال کا ہونا ضروری تھا ابتدائے اسلام میں پھر منسوخ ہوگیا۔ اسی طرح کئی صحابہؓ نے روایت کیا جن میں ابی بن کعبؓ اور رافع بن خدیجؓ بھی شامل ہیں۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے تو دونوں (میاں بیوی) پر غسل واجب ہوجائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔

۱۰۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِی الْحَجَّافِ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِی الْاِحْتِلَامِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا یَقُوْلُ لَمْ نَجِدْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا عِنْدَ شَرِیْکٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالزُّبَیْرِ وَطَلْحَۃَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ وَاَبُو الْحَجَّافِ اسْمُہٗ دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ عَوْفٍ وَرُوِیَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ نَا اَبُوالْحَجَّافِ وَکَانَ مَرْضِیًّا۔

۱۰۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ احتلام میں منی نکلنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جارود سے انہوں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ ہم نے یہ حدیث شریک کے علاوہ کسی کے پاس نہیں پائی۔ اس باب میں عثمان بن عفانؓ علی بن ابی طالبؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، ابوایوبؓ اور ابوسعیدؓ بھی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابوعوف ہے۔ سفیان ثوریؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحجاف نے خبر دی اور وہ پسندیدہ آدمی تھے۔

۸۲: بَابُ فِیْمَنْ یَسْتَیْقِظُ وَیَرٰی بَلَلاً وَّلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا

۸۲: باب آدمی نیند سے بیدار ہوا اور وہ اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو تو

۱۰۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَیَّاطُ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا قَالَ یَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ یَرٰی اَنَّہٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ یَجِدْ بَلَلاً قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْہِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ عَلَی امْرَاَۃٍ تَرٰی ذٰلِکَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ قَالَ

۱۰۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑے گیلے پائے لیکن سے احتلام یاد نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا غسل کرے پوچھا گیا اس آدمی کے متعلق جسے احتلام تو یاد ہو لیکن اس نے اپنے کپڑوں میں تری نہیں پائی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر عورت یہ دیکھے تو کیا وہ بھی غسل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں۔ ابوعیسیٰ

ابوعیسی انما روی هذا الحدیث عبدالله بن عمر عن عبید الله بن عمر حدیث عائشة فی الرجل یجد البلل ولم یذکر احتلاماً وعبد الله ضعفه یحیی بن سعید من قبل حفظه فی الحدیث وهو قول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبیّ صلی الله علیه وسلم والتابعین اذا استیقظ الرجل فرای بلة انه یغتسل وهو قول سفیان واحمد وقال بعض اهل العلم من التابعین انما یجب علیه الغسل اذا کانت البلة بلة نطفة وهو قول الشافعی واسحق واذا رای احتلاماً ولم یر بلة فلا غسل علیه عند عامة اهل العلم.

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ نے عبیداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے (یعنی حضرت عائشہؓ کی حدیث) کہ جب ایک آدمی کپڑوں میں تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو اور یحییٰ بن سعید نے عبداللہ کو حفظ حدیث کے سلسلہ میں ضعیف قرار دیا ہے اور یہ صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے اکثر علماء کا قول ہے کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہو اور کپڑوں میں تری پائے تو غسل کرے۔ یہی قول ہے احمدؒ اور سفیان ثوریؒ کا۔ تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غسل اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے امام شافعیؒ اور اسحقؒ کا۔ اگر احتلام تو یاد ہے لیکن کپڑوں پر تری نہ پائے تو تمام اہل علم کے نزدیک غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَنِیّ وَالْمَذْیُ

۸۳: باب منی اور مذی کے بارے میں

۱۰۶: حدّثنا محمد بن عمرو السوّاق البلخی نا هشیم عن یزید بن ابی زیادح ونا محمود بن غیلان نا حسین الجعفی عن زائدة عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علیّ قال سألت النبیّ صلی الله علیه وسلم عن المذی فقال من المذی الوضوء ومن المنی الغسل وفی الباب عن المقداد بن الاسود وابیّ بن کعب قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن علیّ عن النبیّ صلی الله علیه وسلم من غیر وجه من المذی الوضوء ومن المنی الغسل وهو قول عامة اهل العلم من اصحاب النبیّ صلی الله علیه وسلم

۱۰۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مذی سے وضو اور منی سے غسل کا واجب ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور یہی صحابہؓ وتابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعی، امام احمدؒ اور امام اسحقؒ کا بھی یہی

خلاصۃ الابواب: اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ وجوب غسل کے لئے مرد وعورت کا خاص طریقہ سے ملنا کافی ہے انزال ضروری نہیں ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر خواب یاد ہو لیکن کپڑوں پر کوئی تری وغیرہ نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ تیسرا مسئلہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور تھوڑا سا اختلاف بھی ہے۔ اس مسئلہ کی کل چودہ (۱۴) صورتیں ہیں ان میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے (۱) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو (۲) منی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو (۳) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو اور ۴ تا شک کی چار صورتیں جبکہ خواب یاد ہو۔

وَالتَّابعِيْنَ وبه يَقُوْلُ الشَّافعيُّ وَاحْمَدُ واسْحٰق

قول ہے۔

۸۴: بَابُ فِي الْمَذْيِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

۸۴: باب مذی جب کپڑے پر لگ جائے

۱۰۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ فَلاَ نَعْرِفُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ فِي الْمَذْيِ مِثْلَ هٰذَا وَ قَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَذْيِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِئُ اِلَّا الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِئُهُ النَّضْحُ وَقَالَ اَحْمَدُ اَرْجُوْا اَنْ يُجْزِئَهُ النَّضْحُ بِالْمَاءِ۔

۱۰۷: سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ مجھے مذی سے سختی اور تکلیف پہنچتی تھی اس لئے میں بار بار غسل کرتا تھا پس میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا اور اس کا حکم پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرنا ہی کافی ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر وہ (مذی) کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی کا ایک چلّو لے کر اس جگہ چھڑک دو جہاں پر وہ (یعنی مذی) لگی ہو۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحٰق کے علاوہ بھی اس طرح کی کوئی حدیث کسی نے روایت کی ہو اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے مذی کے بارے میں کہ اگر مذی کپڑوں کو لگ جائے تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کو (یعنی مذی کو) دھونا ضروری ہے یہی قول امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا ہے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا ہی کافی ہے۔ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ پانی چھڑکنا ہی کافی ہوگا۔

۸۵: بَابُ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

۸۵: باب منی جب کپڑے پر لگ جائے

۱۰۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَامَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيٰى اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّفْرُكَهٗ بِاَصَابِعِهٖ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِيْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلُ سُفْيَانَ وَاحْمَدَ

۱۰۸: ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک مہمان آیا آپ نے اسے زرد چادر دینے کا حکم دیا پھر وہ سویا اور اسے احتلام ہوگیا۔ اس نے شرم محسوس کی کہ چادر کو ان کے (یعنی حضرت عائشہؓ کے) پاس بھیجے کہ اس میں منی لگی ہو پس اس نے چادر کو پانی میں ڈبو دیا اور پھر بھیج دی پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے ہماری چادر کیوں خراب کردی اس کیلئے کافی تھا کہ اپنی انگلیوں سے اسے (یعنی منی کو) کھرچ دیتا میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے اپنی انگلیوں سے منی کھرچی ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی فقہاء جن میں سفیان ثوریؒ، احمد اور اسحٰقؒ شامل ہیں کا قول ہے کہ جب

واسحق قالُوا فی الْمنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْب يُجْزِئهُ الْفرْکُ و اِنْ لَّمْ يَغْسِلْهُ وهکذا رُوِی عَنْ مَنصورٍ عَنْ اِبراهيْم عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِث عَنْ عآئشة مِثْلُ رِوايةِ الْاَعْمَش وَ رَوی اَبُوْ مَعْشَرٍ هذا الْحدِيْث عَنْ ابْرَاهِيْم عنِ الْاَسْوِدِ عَنْ عَآئِشة وَحَدِيْثُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ.

منی کپڑے کو لگ جائے تو کھرچ دینا کافی ہے، دھونا ضروری نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اعمش کی روایت کی مثل جو ابھی گزری ہے۔ اور ابومعشر سے مروی ہے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور اعمش کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِيْثِ الْفَرْکِ وَاِنْ کَانَ الْفَرْکُ يُجْزِئُ فَقَدْ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ لَّايُرٰی عَلٰی ثَوْبِهٖ اَثَرُهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَنِیُّ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ فَاَمِطْهُ عَنْکَ وَلَوْ بِاِذْخِرَةٍ.

۱۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو دھویا۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ یہ حدیث کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوئی اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں کھرچنے کا ذکر ہے۔ اگرچہ کھرچنا بھی کافی ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ کپڑے پر منی کا اثر نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں منی ناک کی ریزش کی طرح ہے اسے اپنے (کپڑے) سے دور کر دے اگرچہ اذخر گھاس سے ہو۔

خلاصۃ الابواب: پیشاب کے علاوہ تین چیزیں عادۃً نکلتی ہیں (۱) منی (۲) مذی (۳) ودی: یہ چیزیں اگر کپڑوں پر لگ جائیں تو کپڑا پلید ہو جاتا ہے۔ اس کو دھونا ضروری ہے۔

۸۶: بَابُ فِی الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

۸۶: باب جنبی کا بغیر غسل کئے سونا

۱۱۰: حَدَّثَنَاهَنَّادُ نَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَآءً.

۱۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے حالت جنب میں اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگاتے تھے۔

۱۱۱: حَدَّثنَا هنَّادُ نَا وَکيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی اِسحٰق نحوهٗ قال ابُوعيْسٰی وَهٰذَا قَوْلُ سعيد بْن الْمُسَيِّب وَغيره وقدْ روی غيْرُ واحِدٍ عن الْاسْوَد عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلّی اللّٰهُ عليه وسلّم انّه کان يتوضّأُ قبْل انْ يَّنام وهٰذا اصحُّ من حديْث ابی اسحاق عن الاسْود

۱۱۱: ھناد نے روایت کی ہم سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفین سے انہوں نے ابی اسحاق سے اوپر کی روایت کی مثل۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ قول سعید بن مسیب وغیرہ کا ہے اور اکثر لوگوں سے مروی ہے وہ اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سونے سے پہلے وضو کیا کرتے تھے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابواسحاق کی حدیث

وَقَد رَوٰی عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ شُعْبَۃُ وَالثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ وَیَرَوْنَ اَنَّ ھٰذَا غَلَطٌ مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ.

سے جوانہوں نے اسود سے روایت کی ہے اور یہ حدیث ابواسحق سے شعبہ، سفیان ثوریؒ اور کئی حضرات نے روایت کی ہے ان کے نزدیک ابواسحقؒ کی حدیث سے روایت میں غلطی ہوئی ہے۔

۸۷: بَابُ فِی الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَاَنْ یَّنَامَ

۸۷: باب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے

۱۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَھُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَآئِشَۃَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاُمِّ سَلَمَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عُمَرَ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِی ھٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَھُوَقَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا اَرَادَالْجُنُبُ اَنْ یَّنَامَ تَوَضَّاَ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ.

۱۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنبی ہوتے ہوئے سوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وضو کرلے۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، عائشہؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمرؓ کی حدیث اصح اور احسن ہے اور اکثر صحابہؓ، تابعینؒ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ جنبی آدمی جب سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کرلے۔

خلاصۃ الباب: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جنبی کیلئے سونے سے قبل غسل واجب نہیں البتہ وضو کے بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک جنبی کے لئے سونے سے پہلے وضو مستحب ہے۔

۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی مُصَافَحَۃِ الْجُنُبِ

۸۸: باب جنبی سے مصافحہ

۱۱۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَایَحْیٰی بْنُ سَعِیْدِ نِ الْقَطَّانُ نَا حُمَیْدُ نِ الطَّوِیْلُ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَہٗ وَھُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ اَوْاَیْنَ ذَھَبْتَ قُلْتُ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَایَنْجُسُ وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ مُصَافَحَۃِ الْجُنُبِ وَلَمْ

۱۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی اور وہ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) جنبی تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنکھ بچ کر نکل گیا پھر غسل کیا اور آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہاں تھا یا فرمایا تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور کئی اہل علم جنبی سے مصافحہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ کے پسینے میں بھی کوئی

یروا بعرق الجنب والحائض باسا

حرج نہیں۔

۸۹: بابُ ماجاء فی الْمرْأة ترى فی الْمنامِ مِثْلَ مَايَرى الرَّجُلُ

۸۹: باب عورت جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے

۱۱۴: حدّثنا ابْنُ عُمرنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عنْ هِشام بْنِ عُروة عنْ ابِيهِ عنْ زيْنب بِنْتِ ابِی سلَمَةَ عنْ اُمِّ سلَمَة قالت جآء تْ اُمُّ سُليم بِنْتُ مِلْحانَ اِلَی النَّبِی صلَّى اللّٰهُ عَليْهِ وَسلَّمَ فَقالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لا يسْتَحْيِیْ مِنَ الْحقِّ فَهلْ علَى الْمرْأةِ تعْنِی غُسْلاً اذا هی رأتْ فی الْمنامِ مِثْلَ مايرى الرَّجلَ قال نعَمْ اذا هی رأت الْمآء فلْتغْتسِلْ قالتْ اُمُّ سلَمة قُلْتُ لها فضحْت النِّسآء يا اُمَّ سُليْم قال ابُوْ عِيْسٰی هذا حديْث حسنٌ صحيْحٌ وهُو قوْلُ عامَّةِ الْفُقهآء انّ الْمرْاة اذا رأتْ فی الْمنام مثْل مايرى الرّجُلُ فانْزلتْ انّ عليْها الْغُسْل وبه يقُوْلُ سُفْيانُ الثَّوْرِیُّ والشّافعِیُّ وفی الْباب عنْ اُمِّ سُليْم وخوْلة وعآئشة وانس

۱۱۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا بنت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت پر بھی غسل ہے جب وہ خواب میں وہ چیز دیکھے جسے مرد دیکھتے ہیں (یعنی احتلام)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وہ منی کو دیکھے تو غسل کرے۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے کہا اے ام سلیمؓ تم نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر عورت خواب میں اسی طرح دیکھے جیسے مرد دیکھتا ہے اور منی خارج ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ۔ اس باب میں ام سلیمؓ، خولہؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۹۰: بَابُ فِی الرَّجُلِ يَسْتَدْفِیءُ بِالْمَرْأةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۹۰: باب مرد کا غسل کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا

۱۱۵: حدّثنا هنّادٌ نا وَكيْعٌ عَنْ حُريْثٍ عن الشّعْبِیِّ عنْ مسْرُوْقٍ عنْ عآئِشة قالتْ رُبّما اغْتسل النّبِیُّ صلَّى اللّٰهُ عليْهِ وَسلَّم من الْجنابةِ ثُمّ جآء فاسْتدْفأ بِیْ فضممْتُهٗ اِلیّ ولمْ اغْتسِلْ قالَ ابُوْ عِيْسٰی هذا حديْثٌ ليْس بِاِسْنادِه بأْسٌ وهُو قوْلُ غيْرِ واحِدٍ مِنْ اهْلِ الْعِلْمِ منْ اصْحاب النّبِیِّ صلَّى اللّٰهُ عليه وسلَّم والتّابعِين انّ الرّجُل اذا اغْتسلَ فلا بأْس بانْ يسْتدْفِیءَ بامْراته وينام معها قبْل ان تغْتسل الْمرْاةُ وبه

۱۱۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غسل جنابت کے بعد میرے پاس تشریف لاتے اور میرے جسم سے گرمی حاصل کرتے تو میں ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیتی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہی کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا قول ہے کہ مرد جب غسل کرے تو بیوی کے بدن سے گرمی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ سونے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس کی بیوی نے غسل نہ کیا ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ، سفیان

يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

ثوری رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱: بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ

۹۱: باب پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی تیمّم کرے

۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالاَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلاَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَ اِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِي حَدِيْثِهِ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلاَبَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلاَبَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَلَمْ يُسَمِّهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَآءِ اَنَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ لاَيَرَى التَّيَمُّمَ لِلْجُنُبِ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ وَيُرْوٰى عَنْهُ اَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ يَتَيَمَّمُ اِذَا لَمْ يَجِدِالْمَآءَ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۱۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا طہور ہے (یعنی پاک کرنیوالی ہے) اگر چہ نہ ملے پانی دس سال تک پھر اگر پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم سے لگائے (یعنی اس سے طہارت حاصل کرے) کیونکہ یہ اس کیلئے بہتر ہے۔ محمود نے اپنی روایت میں "اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ" کے الفاظ بیان کئے ہیں (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسے خالد حذاء انہوں نے ابو قلابہ انہوں نے عمرو بن بجدان اور انہوں نے ابوذرؓ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہ حدیث ایوب نے ابوقلابہ انہوں نے بنی عامر کے ایک شخص اور انہوں نے ابوذرؓ سے نقل کی ہے اور اس شخص کا نام نہیں لیا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ تمام فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر جنبی اور حائضہ کو پانی نہ ملے تو تیمّم کرلیں اور نماز پڑھیں۔ ابن مسعودؓ جنبی کے لئے تیمّم کو جائز نہیں سمجھتے اگر چہ پانی نہ ملتا ہو۔ ان سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کر لے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا۔

۹۲: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

۹۲: باب مستحاضہ کے بارے میں

۱۱۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدَةُ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عورت ہوں کہ جب

وسلم فقالت یارسول اللہ انی امراۃ استحاض فلا اطھر افادع الصلوۃ قال لا انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی قال ابو معاویۃ فی حدیثہ وقال توضئی لکل صلوۃ حتی یجیئ الوقت وفی الباب عن ام سلمۃ قال ابوعیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وھو قول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وبہ یقول سفیان الثوری ومالک وابن المبارک والشافعی ان المستحاضۃ اذا جاوزت ایام اقرائھا اغتسلت وتوضأت لکل صلوۃ۔

استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ رگ ہوتی ہے حیض نہیں ہوتا۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب دن پورے ہو جائیں تو خون دھوو (یعنی غسل کرلو) اور نماز پڑھو۔ ابومعاویہؒ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کیلئے وضو کرو یہاں تک کہ وہی وقت آجائے (یعنی حیض کا وقت)۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعین اور سفیان ثوریؒ، مالکؒ، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا کہ جب مستحاضہ کے حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے۔

۹۳: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَۃَ تَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ

۹۳: باب مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے

۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِی الْیَقْظَانِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْمُسْتَحَاضَۃِ تَدَعُ الصَّلٰوۃَ اَیَّامَ اَقْرَائِھَا الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُ فِیْھَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّیْ۔

۱۱۸: عدی بن ثابت بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایام حیض میں نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا شَرِیْکٌ نَحْوَہٗ بِمَعْنَاہُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِہٖ شَرِیْکٌ عَنْ اَبِی الْیَقْظَانِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقُلْتُ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ جَدُّ عَدِیٍّ مَا اسْمُہٗ فَلَمْ یَعْرِفْ مُحَمَّدٌ اسْمَہٗ وَذَکَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ یَحْیَی بْنِ مَعِیْنٍ اَنَّ اسْمَہٗ دِیْنَارٌ فَلَمْ یَعْبَأْ بِہٖ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِی الْمُسْتَحَاضَۃِ اِنِ اغْتَسَلَتْ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ ھُوَ اَحْوَطُ لَھَا وَاِنْ تَوَضَّأَتْ لِکُلِّ

۱۱۹: علی بن حجر بواسطہ شریک اسکے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا اس حدیث میں شریک، ابو یقظان سے حدیث بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق اور میں نے کہا کہ عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ عدی کے دادا کا کیا نام ہے اور نہیں جانتے تھے امام بخاریؒ اس کا نام۔ پھر میں نے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا کہ ان کا نام دینار تھا تو امام بخاریؒ نے اس کو قابل اعتماد نہیں سمجھا۔ اور کہا ہے احمدؒ اور اسحقؒ نے استحاضہ کے

صلوۃٍ اَجزأَھا واِنْ جَمَعَتْ بَیْنَ الصَّلوتَیْنِ بِغُسْلٍ اَجزأَھا۔

بارے میں کہ اگر ہر نماز کیلئے غسل کرلے تو یہ احتیاطاً بہت اچھا ہے اور اگر صرف وضو کرلے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دونمازیں پڑھ لے تب بھی کافی ہے۔

۹۴: بَابُ فِی الْمُسْتَحَاضَۃِ اَنَّھَا تَجْمَعُ بَیْنَ الصَّلوتَیْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

۹۴: باب مستحاضہ ایک غسل سے دونمازیں پڑھ لیا کرے

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ نَا زُھَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ عَمِّہٖ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ اُمِّہٖ حَمْنَۃَ ابْنَۃِ جَحْشٍ قَالَتْ کُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَیْضَۃً کَثِیْرَۃً شَدِیْدَۃً فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِیْہِ وَاُخْبِرُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ فِیْ بَیْتِ اُخْتِیْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ حَیْضَۃً کَثِیْرَۃً شَدِیْدَۃً فَمَا تَاْمُرُنِیْ فِیْھَا فَقَدْ مَنَعَتْنِی الصِّیَامَ وَالصَّلٰوۃَ قَالَ اَنْعَتُ لَکِ الْکُرْسُفَ فَاِنَّہٗ یُذْھِبُ الدَّمَ قَالَتْ ھُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَتَلَجَّمِیْ قَالَتْ ھُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَاتَّخِذِیْ ثَوْبًا قَالَتْ ھُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُکِ بِاَمْرَیْنِ اَیَّھُمَا صَنَعْتِ اَجْزَأَ عَنْکِ فَاِنْ قَوِیْتِ عَلَیْھِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ رَکْضَۃٌ مِنَ الشَّیْطَانِ فَتَحَیَّضِیْ سِتَّۃَ اَیَّامٍ اَوْسَبْعَۃَ اَیَّامٍ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ فَاِذَا رَاَیْتِ اَنَّکِ قَدْ طَھُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّیْ اَرْبَعَۃً وَعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً اَوْثَلٰثَۃً وَعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَاَیَّامَھَا وَصُوْمِیْ وَصَلِّیْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُجْزِئُکِ وَکَذٰلِکِ فَافْعَلِیْ کَمَا تَحِیْضُ النِّسَآءُ وَکَمَا یَطْھُرْنَ لِمِیْقَاتِ حَیْضِھِنَّ وَطُھْرِ ھِنَّ فَاِنْ قَوِیْتِ عَلٰی اَنْ تُؤَخِّرِی

۱۲۰: ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے روایت کرتے ہیں کہ میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ بہت شدت اور زور سے آتا تھا۔ میں نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کیلئے اور خبر دینے کیلئے آئی۔ آپ ﷺ کو میں نے اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ بہت شدت کے ساتھ آتا ہے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ پس تحقیق اس نے (استحاضہ نے) مجھے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں کرسف (گدی یا روئی) رکھنے کا طریقہ بتایا ہے یہ خون کو روکتی ہے وہ کہنے لگیں وہ اس سے زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ باندھ لو۔ انہوں نے کہا وہ (استحاضہ) اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ میں کپڑا رکھ لو۔ انہوں نے عرض کیا وہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ میں تو بہت زیادہ خون بہاتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے کسی ایک پر چلنا کافی ہے اور اگر دونوں کو کرسکو تو تم بہتر جانتی ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کی طرف سے ایک ٹھوکر (یعنی لات مارنا) ہے۔ پس چھ یا سات دن اپنے آپ کو حائضہ سمجھو علم الٰہی میں (یعنی جو دن مستحاضہ سے پہلے حیض کیلئے مخصوص تھے) اور پھر غسل کرلو پھر جب دیکھو کہ پاک ہوگئی ہو تو تئیس یا چوبیس دن، رات تک نماز پڑھو اور روزے رکھو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ پھر اسی طرح کرتی رہو

الظُّهرَ وتُعجّلي العصرَ ثُمّ تغتسلين حتّى تطهُرين وتُصلّين الظُّهرَ والعصرَ جميعًا ثُمّ تُؤخّرين المغربَ وتُعجّلين العشاءَ ثُمّ تغتسلين وتجمعين بين الصّلوتين فافعلي وتغتسلين مع الصُّبح وتُصلّين وكذلك فافعلي وَصُوْمِيْ اِنْ قَوِيْتِ عَلٰى ذٰلِكَ فقال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيْحُ عِمْرَانُ ابْنُ طَلْحَةَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَ اِدْبَارِهٖ فَاِقْبَالُهٗ اَنْ يَكُوْنَ اَسْوَدَ وَاِدْبَارُهٗ اَنْ يَتَغَيَّرَ اِلَى الصُّفْرَةِ فَالْحُكْمُ فِيْهَا عَلٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ وَاِنْ كَانَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوْفَةٌ قَبْلَ اَنْ تُسْتَحَاضَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ وَاِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوْفَةٌ وَلَمْ تَعْرِفِ الْحَيْضَ بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلٰى حَدِيْثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فِيْ اَوَّلِ مَا رَاَتْ فَدَامَتْ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور حیض کی مدت گزار کر طہر پر پاک ہوتی ہیں اور اگر تم ظہر کو مؤخر اور عصر کو جلدی سے پڑھ سکو تو غسل کر کے دونوں نمازیں پاک ہو کر پڑھو پھر مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کرو اور پاک ہونے پر غسل کرو اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو۔ پس اس طرح فجر کیلئے بھی غسل کرو اور نماز پڑھو اور اسی طرح کرتی رہو اور روزے بھی رکھو بشرطیکہ تم اس پر قادر ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں باتوں میں سے یہ (دوسری بات) مجھے زیادہ پسند ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے عبیداللہ بن عمرو ارقی، ابن جریج اور شریک نے عبداللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے اور انہوں نے اپنی والدہ حمنہ سے روایت کی ہے جبکہ ابن جریج انہیں عمر بن طلحہ کہتے ہیں اور صحیح عمران بن طلحہ ہی ہے۔ میں نے سوال کیا محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن حنبلؒ نے بھی اسے حسن کہا ہے۔ احمدؒ اور اسحٰقؒ نے مستحاضہ کے متعلق کہا ہے کہ اگر وہ جانتی ہو اپنے حیض کی ابتداء اور انتہا (اس کی ابتداء خون کے سیاہ ہونے اور انتہا خون کے زرد ہونے سے ہوتی ہے) تو اس کا حکم فاطمہ بنت حبیش کی حدیث کے مطابق ہوگا اور اگر ایسی مستحاضہ ہے جس کے حیض کے دن معروف ہیں تو وہ اپنے مخصوص ایام میں نماز چھوڑ دے اور پھر غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون مستقل جاری ہو اور اس کے ایام پہلے سے معروف نہ ہوں اور نہ ہی وہ خون کی رنگت سے فرق کر سکتی ہو تو اس کا حکم بھی حمنہ بنت جحش کی حدیث کے مطابق ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کو ہمیشہ خون آنے لگے تو خون کے شروع ہی میں پندرہ دن کی نماز ترک کر دے اگر پندرہ دن یا اس سے پہلے پاک ہوگئی تو وہی اس کے حیض کی مدت ہے اور

فاذا طهرت في خمسة عشر يومًا او قبل ذلك فانها ايام حيض فاذا رات الدم اكثر من خمسة عشر يومًا ثم تدع الصلوة بعد ذلك اقل مايحيض النساء وهو يوم وليلة قال ابو عيسى فاختلف اهل العلم في اقل الحيض واكثره فقال بعض اهل العلم اقل الحيض ثلاثة واكثره عشرة وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وبه ياخذ ابن المبارك وروي عنه خلاف هذا وقال بعض اهل العلم منهم عطاء بن ابي رباح اقل الحيض يوم وليلة واكثره خمسة عشر يومًا وهو قول الاوزاعي ومالك والشافعي واحمد واسحق وابي عبيدة.

اگر خون پندرہ دن سے آگے بڑھ جائے تو چودہ دن کی نماز قضا کرے اور ایک دن کی نماز چھوڑ دے کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت یہی ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک کم سے کم مدت تین دن جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ یہ قول سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی ہے۔ ابن مبارکؒ کا بھی اسی پر عمل ہے جبکہ ان سے اس کے خلاف بھی منقول ہے۔ بعض اہل علم جن میں عطاء بن رباح بھی ہیں کہتے ہیں کہ کم سے کم مدت حیض ایک دن رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے یہی قول ہے امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحقؒ، اوزاعیؒ اور ابوعبیدہ کا۔

خلاصۃ الابواب: مستحاضہ عورت کے متعلق تین قسم کی احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے ہر نماز کے لئے غسل کرنا، اور دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنے کی احادیث منسوخ ہیں۔ تیسری قسم کی احادیث یعنی ہر نماز کے لئے وضو کرنا قابل عمل ہیں۔

۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

۹۵: باب مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے

۱۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلاَ اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لاَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ

۱۲۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہؓ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے حیض آتا ہے اور پھر میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم غسل کرو اور نماز پڑھو پھر وہ (ام حبیبہؓ) ہر نماز کیلئے نہایا کرتی تھیں۔ قتیبہؒ کہتے ہیں کہ لیث نے کہا ابن شہاب نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہؓ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا بلکہ یہ ان کی اپنی طرف سے تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث زہری نے عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہؓ نے پوچھا آخر حدیث تک۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرلیا کرے اور اوزاعی نے بھی یہ

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَ رَوَى الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ.

حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے او رعمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے۔

۹۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَائِضِ اَنَّهَا لَاتَقْضِي الصَّلٰوةَ

۹۶: باب حائضہ عورت نمازوں کی قضا نہ کرے

۱۲۲ : حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِي اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلاَ تُؤْمَرُ بِقَضَآءٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّ الْحَائِضَ لَاتَقْضِي الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَآءِ لَااِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلاَ تَقْضِي الصَّلٰوةَ.

۱۲۲: حضرت معاذہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ کیا ہم ایام حیض کے دنوں کی نمازیں قض کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا کیا تم حروریہ (یعنی خارجیہ) ہو؟ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو اسے قضا کا حکم نہیں ہوتا تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ حائضہ نماز کی قضا نہ کرے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضا ہے نمازوں کی قضا نہیں۔

۹۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ اَنَّهُمَالَايَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ

۹۷: باب جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھے

۱۲۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَانَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَقْرَاُ الْجُنُبُ وَلَاالْحَائِضُ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم ابن عمرؓ کی حدیث کو اسماعیل بن عیاش، موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے واسطے سے پہچانتے ہیں جس میں حضرت ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں اور یہی قول ہے اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ اور بعد کے فقہاء سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا وہ کہتے ہیں کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے نہ پڑھیں مگر ایک آیت کا ٹکڑا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی جنبی اور حائضہ کو سبحان اللہ اور

وابن الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰق قَالُوْا لا تقرأ الْحَائِضُ وَلا الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا اِلَّا طرف الْاٰيَةِ وَالْحرْفَ وَنحْوَ ذٰلِكَ وَرَخَّصُوْا لِلْجُنُبِ وَالْحائِضِ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اِنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عَيَّاشٍ يَرْوِيْ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ اَحَادِيْثَ مَنَاكِيْرَ كَاَنَّهٗ ضَعَّفَ رِوَايَتَهٗ عَنْهُمْ فِيْمَا يَتَفَرَّدُ بِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا حَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ اَصْلَحُ مِنْ بَقِيَّةَ وَلِبَقِيَّةَ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنِ الثِّقَاتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ بِذٰلِكَ.

لاالہ الاّ اللہ پڑھنے کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اسمٰعیل بن عیاشؒ اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر احدیث روایت کرتا ہے گویا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسمٰعیل بن عیاشؒ کی ان روایات کو جوانہوں نے اکیلے اہل عراق اور اہل حجاز سے روایت کی ہیں ضعیف قرار دیا ہے اور امام بخاریؒ نے کہا کہ اسمٰعیل بن عیاش کی وہی روایات صحیح ہیں جو انہوں نے اہل شام سے روایت کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسمٰعیل بن عیاش بقیہ سے بہتر ہے۔ بقیہ (راوی کا نام ہے) ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ احمد بن حنبل کا یہ قول مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا۔

۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۹۸: باب حائضہ عورت سے مباشرت

۱۲۴: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاحِضْتُ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَتَّزِرَثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تہبند (چادر) باندھنے کا حکم دیتے اور پھر بوس وکنار کرتے میرے ساتھ۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اکثر صحابہؓ وتابعین کا یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مُوَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

۹۹: باب جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا اور اُن کے جھوٹا

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حرامِ بْنِ مُعاوِيَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ

۱۲۵: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ساتھ کھانا کھا یا کرو۔ اس باب میں

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْعِيسَى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِمُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ بَأْسًا وَاخْتَلَفُوْا فِي فَضْلِ وَضُوْءِهَا فَرَخَّصَ فِي ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ فَضْلَ طَهُوْرِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن سعد حسن غریب ہے اور یہ تمام علماء کا قول ہے کہ حائضہ کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس کی اجازت ہے اور بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔

۱۰۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۰۰: باب حائضہ کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے

۱۲۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا فِي ذٰلِكَ بِأَنْ لَا بَأْسَ أَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

۱۲۶: قاسم بن محمد سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے بوریا (چٹائی) لانے کا حکم دیا (حضرت عائشہؓ) کہتی ہیں میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ "حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا ہمیں اس میں اختلاف کا علم نہیں کہ حائضہ کے مسجد میں سے کوئی چیز لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(ف) ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ کی روایت مذکور ہے نبی ﷺ نے فرمایا (فان لا احل المسجد لحائض و لاجنب) "میں حائضہ اور جنبی کیلئے مسجد کو حلال نہیں کرتا"۔ اوپر باب میں مذکور حدیث کے بارے میں قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو بوریا (چٹائی) لانے کا حکم اس وقت دیا جب آپ ﷺ مسجد میں اور اعتکاف کی حالت میں تھے۔ امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور جمہور کے نزدیک جنبی اور حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا، ٹھہرنا اور مسجد سے گزرنا جائز نہیں ان کی دلیل نبی ﷺ کا قول (فان لا احل المسجد لحائض و لا جُنُبٍ) ہے۔ (مترجم)

۱۰۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ

۱۰۱: باب حائضہ سے صحبت کی حرمت

۱۲۷ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالُوْا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

۱۲۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے صحبت کی حائضہ سے یا دہ عورت سے

حَکِیْمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ الْھُجَیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِامْرَأَۃً فِیْ دُبُرِھَا اَوْکَاھِنًا فَقَدْ کَفَرَبِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی لَانَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَکِیْمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ الْھُجَیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاِنَّمَا مَعْنٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ عَلَی التَّغْلِیْظِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَلَوْ کَانَ اِتْیَانُ الْحَائِضِ کُفْرًا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْہِ بِالْکَفَّارَۃِ وَضَعَّفَ مُحَمَّدٌ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِہٖ وَاَبُوْتَمِیْمَۃَ الْھُجَیْمِیُّ اسْمُہٗ طَرِیْفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

پیچھے سے آیا[1] یا کسی کاہن[2] کے پاس گیا پس تحقیق اس نے انکار کیا اس کا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابوتمیمہ الہجیمی سے اور انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنیٰ اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کا ہے اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو حائضہ کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ ﷺ کفارے کا حکم نہ دیتے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور اَبُوْتَمِیْمَۃَ الْھُجَیْمِی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

۱۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْکَفَّارَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

۱۰۲: باب حائضہ سے صحبت کا کفارہ

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا شَرِیْکٌ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلَی امْرَاَتِہٖ وَھِیَ حَائِضٌ قَالَ یَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ.

۱۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے ایام حیض میں جماع کرلے فرمایا کہ آدھا دینار صدقہ کرے۔

۱۲۹: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ السُّکَّرِیِّ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِیْنَارٌ وَاِذَا کَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْکَفَّارَۃِ فِیْ اِتْیَانِ الْحَائِضِ قَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَمَرْفُوْعًا وَھُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ یَسْتَغْفِرُ رَبَّہٗ وَلَا کَفَّارَۃَ عَلَیْہِ وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِیْنَ مِنْھُمْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَاِبْرَاھِیْمُ.

۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خون سرخ رنگ کا ہو تو ایک اور اگر زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ کفارے کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع وموقوف دونوں طرح مروی ہے اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا اور امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ استغفار کرے اس پر کفارہ نہیں۔ بعض تابعینؒ جیسے سعید بن جبیرؒ اور ابراہیمؒ سے بھی ابن مبارکؒ کے قول کی طرح منقول ہے۔

---

[1] ''عورت کے پیچھے سے آیا'' کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت کے پچھلے حصہ میں جماع کرے۔

[2] کاہن وہ ہوتا ہے جو غیب کی باتیں بیان کرنے کا دعویٰ کرے۔

خلاصۃ الابواب: امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ حائضہ اور جنبی کے لئے ذکر تسبیح و تحلیل وغیرہ کے جواز پر اجماع ہے البتہ تلاوت قرآن ائمہ ثلاثہ جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ناجائز ہے پھر اس میں بھی کلام ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لئے کتنی مقدار میں تلاوت ناجائز ہے ایک آیت یا اس سے زیادہ کے ممنوع ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ کمر بند سے اوپر نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ حائضہ اور جنبی کے ساتھ کھانا جائز البتہ ان کے جوٹھے کے بارے میں اختلاف ہے۔ حالت حیض میں جماع کرنا حرام بلکہ شوافع کے نزدیک حلال سمجھ کر کرنے والا کافر ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے تکفیر میں احتیاط کی ہے لیکن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔ لہٰذا توبہ اور استغفار کرے نیز صدقہ کرنا مستحب ہے۔

۱۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي غُسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

۱۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ رُشِّيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَسْمَآءَ فِيْ غَسْلِ الدَّمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الدَّمِ يَكُوْنُ عَلَى الثَّوْبِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا كَانَ الدَّمُ مِقْدَارَالدِّرْهَمِ فَلَمْ يَغْسِلْهُ وَصَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الدَّمُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ اَعَادَالصَّلٰوةَ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَمْ يُوْجِبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرُ هُمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَمِنْ قَدْرِالدِّرْهَمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِالدِّرْهَمِ وَشَدَّدَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۰۳: باب کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بارے میں

۱۳۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اس کپڑے کے بارے میں جسے میں حیض کا خون لگ گیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھرچو پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہا دو اور اسی کپڑے میں نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں خون سے دھونے کی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت حسن صحیح ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر کپڑے میں خون لگا ہو اور اس کو دھونے سے پہلے اگر کوئی شخص اس کپڑے میں نماز پڑھ لے تو بعض تابعینؒ میں سے اہل علم کے نزدیک اگر خون ایک درہم کی مقدار میں تھا تو نماز لوٹانی پڑے گی (یعنی دوبارہ نماز پڑھے) اور یہ قول ہے سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا جبکہ تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کے نزدیک نماز لوٹانا ضروری نہیں یہ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک کپڑے کو دھونا واجب ہے اگرچہ اس پر خون ایک درہم کی مقدار سے کم ہی ہو۔

۱۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ

۱۰۴: باب عورتوں

تمکث النفسآء

کے نفاس کی مدت

۱۳۱ : حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيّ نَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُو بَدْرٍ عَنْ عَلِيّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةِ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُ اَبِيْ سَهْلٍ كَثِيْرُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثِقَةٌ وَاَبُوْ سَهْلٍ ثِقَةٌ وَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَهْلٍ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى اَنَّ النُّفَسَاءَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ خَمْسِيْنَ يَوْمًا اِذَا لَمْ تَطْهُرْ وَيُرْوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيِّ سِتِّيْنَ يَوْمًا۔

۱۳۱: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نُفَسَا (وہ عورتیں جن کو نفاس کا خون آتا ہو) چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر چھائیوں کی وجہ سے بٹنا۔[1] امام ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس حدیث کو ہم ابوسہل کی روایت کے علاوہ کسی اور کی روایت سے نہیں جانتے وہ روایت کرتے ہیں مسہ ازدیہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں ابوسہل کا نام کثیر بن زیاد ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے کہا علی بن عبدالاعلیٰ اور ابوسہل ثقہ ہیں وہ بھی اس روایت کو ابوسہل کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے تمام اہل علم کا صحابہؓ و تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے اس بات پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز چھوڑ دیں اگر اس سے پہلے طہارت حاصل ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھیں اگر چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز نہ چھوڑیں اکثر فقہا کا یہی قول ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے اور حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ اگر خون بند نہ ہو تو پچاس دن تک نماز نہ پڑھے۔ عطاء بن رباح اور شعبیؒ کے نزدیک اگر خون بند نہ ہو تو ساٹھ دن تک نماز نہ پڑھے۔

خلاصۃ الباب: اس پر اجماع ہے کہ نفاس کی کم از کم مدت مقرر نہیں حتیٰ کہ نفاس نہ آنا بھی ممکن ہے اگر بچہ کی پیدائش کے بعد خون نہیں نکلا تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ البتہ اکثر مدت نفاس میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک مدت چالیس (۴۰) دن ہے اس کی دلیل حضرت ام سلمہؓ کی حدیث ہے۔

۱۰۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۰۵: باب کئی بیویوں سے صحبت کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرنا

۱۳۲ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ

۱۳۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی

---

[1] بٹنا ایک خوشبودار مسالہ ہے جو جسم پر ملا جاتا ہے جسم کو صاف اور نرم کرنے کیلئے۔

مَعْمرٍ عنْ قتادة عَنْ اَنَسٍ انَّ رَسُوْلَ اللّٰه صلّى اللّٰهُ عَليْه وَسلّم كانَ يطُوْفُ عَلٰى نِسائِه فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَ فِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَ هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ منْ اَهْلِ الْعلْم مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اَنْ لَاباسَ اَنْ يعُوْدَ اَنْ يَتوضَّأَ وَ قدْ روى مُحمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ هذَا عنْ سُفْيَان فقَالَ عَنْ اَبِى عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْ الْخَطَّابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبُوْ عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَ اَبُو الْخطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ.

سب بیویوں سے صحبت کرتے اور آخر میں ایک غسل کر لیتے اس باب میں ابورافع ؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے جن میں حسن بصریؒ بھی شامل ہیں کہ اگر وضو کئے بغیر دوبارہ صحبت کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف بھی اسے سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابوعروہ سے روایت ہے انہوں نے ابوخطاب سے انہوں نے انسؓ سے ابوعروہ کا نام معمر بن راشد اور ابوخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَاجَاءَ اِذَااَرَادَاَنْ يَعُوْدَ تَوَضَّأَ

۱۰۶: باب اگر دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کر لے

۱۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِه غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَرادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ قَبْلَ اَنْ يَعُوْدَ وَ اَبُوالْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِيُّ بْنُ دَاوٗدَ وَ اَبُوسَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اسْمُهٗ سَعْدُبْنُ مٰلِكِ بْنِ سِنَانٍ.

۱۳۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو دونوں کے درمیان وضو کر لے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمر بن خطابؓ کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول کئی اہل علم کا ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو اس سے پہلے وضو کرے ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد اور ابوسعید خدریؓ کا نام سعد بن مالک بن سنانؓ ہے۔

۱۰۷: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَاَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْبِالْخَلَاءِ

۱۰۷: باب اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور کسی کو تقاضہ حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے

۱۳۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْه عَنْ عَبْدِاللّٰه بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فاَخَذَبِيَدِرَجُلٍ فقَدَّمَهٗ وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِه وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ يَقُوْلُ اِذا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

۱۳۴: ہشام بن عروہؒ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ نے کہا کہ تکبیر ہوئی نماز کی تو عبداللہ بن ارقمؓ نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے آگے بڑھا دیا جبکہ عبداللہؓ (خود) قوم کے امام تھے اور کہا عبداللہؓ نے کہ میں نے

وجد احدکم الخلاء فلیبدأ بالخلاء وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ وثوبان وابی امامۃ قال ابوعیسی حدیث عبداللہ ابن الارقم حدیث حسن صحیح وھکذا روی مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان وغیر واحد من الحفاظ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبداللہ بن الارقم و روی وھیب وغیرہ عن ھشام ابن عروۃ عن ابیہ عن رجل عن عبداللہ بن الارقم وھو قول غیر واحد من اصحاب النبی ﷺ والتابعین وبہ یقول احمد و اسحٰق قالا لا یقوم الی الصلوٰۃ وھو یجد شیئا من الغائط والبول وقالا ان دخل فی الصلوٰۃ فوجد شیئا من ذلک فلا ینصرف مالم یشغلہ وقال بعض اھل العلم لا باس ان یصلی وبہ غائط اوبول مالم یشغلہ ذلک عن الصلوٰۃ.

رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کی قامت ہو اور کسی کو قضائے حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ثوبانؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن ارقم حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کیا ہے مالک بن انس، یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا۔ احمدؒ واسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو تو نماز کیلئے کھڑا نہ ہو اور ان دونوں (احمدؒ واسحاقؒ) نے کہا کہ اگر نماز شروع کرنے کے بعد قضائے حاجت ہو تو نماز نہ توڑے۔ بعض اہل علم کے نزدیک جب تک نماز میں خلل نہ ہو پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸: باب ماجاء فی الوضوء من الموطا

۱۰: باب گرد راہ دھونے کے بارے میں

۱۳۵: حدثنا قتیبۃ نا مالک بن انس عن محمد بن عمارۃ عن محمد بن ابراھیم عن ام ولد لعبدالرحمٰن بن عوف قالت لام سلمۃ انی امرأۃ اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطھرہ مابعدہ وروی عبداللہ بن المبارک ھذا الحدیث عن مالک بن انس عن محمد بن عمارۃ عن محمد بن ابراھیم عن ام ولد لھود بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمۃ ھود وانما ھو عن ام ولد لابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمۃ ھذا صحیح وفی الباب عن عبداللہ بن مسعود قال کنا نصلی مع رسول اللہ ﷺ ولا نتوضأ من الموطا قال ابوعیسی وھو قول

۱۳۵: عبدالرحمن بن عوفؓ کی ام ولد سے روایت ہے کہ میں نے ام سلمہؓ سے عرض کیا میں ایسی عورت ہوں کہ اپنا دامن لمبا رکھتی اور ناپاک جگہوں سے گزرتی ہوں پس فرمایا ام سلمہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پاک کردیتا ہے اس کو اسکے بعد کا راستہ۔ اس حدیث کو روایت کیا عبداللہ بن مبارک نے مالک بن انسؓ سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیمؒ سے انہوں نے ہود بن عبدالرحمن بن عوفؓ کی ام ولد سے انہوں نے ام سلمہ سے اور وہ ایک وہم ہے۔ کیونکہ روایت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوفؓ کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہؓ سے اور یہی صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور گندے رستوں میں سے گذرنے پر وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ کئی اہل

غیرُ واحدٍ من اھلِ العلم قالوا اذا وطئ الرّجلُ علی المکانِ القذرِ انّہٗ لایجبُ علیہ غسلُ القدمِ الّا ان یکُون رطبًا فیغسلُ مااصابہٗ

علم کا قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ناپاک جگہ سے گذرے تو اس کیلئے پاؤں کا دھونا ضروری نہیں لیکن اگر نجاست تر (گیلی) ہوتو نجاست کی جگہ دھوئے۔

۱۰۹: بابُ ماجآءَ فی التّیمُّم

۱۰۹: باب تیمم کے بارے میں

۱۳۶: حدّثنا ابُوْ حفصٍ عمرُو بْنُ علیّ الفلّاسُ نا یزیدُ بْنُ زُرَیْعٍ نا سعیدٌ عنْ قتادۃَ عنْ عُزْرۃَ عنْ سعیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحمنِ بْنِ ابزیٰ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَہٗ بِالتَّیَمُّمِ لِلْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَمَّارٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رُوِیَ عَنْ عَمَّارٍ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ وھُوَقولُ غیرِ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ مِنْھُمْ عَلِیٌّ وَعَمَّارٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِیْنَ مِنْھُمُ الشَّعْبِیُّ وعطآءٌ وَمَکْحُوْلٌ قَالُوْا التَّیَمُّمُ ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْھُمْ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَ اِبْرَاھِیْمُ وَالْحَسَنُ قَالُوْا التَّیَمُّمُ ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وضَرْبَۃٌ لِلْیَدَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَ مَالِکٌ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَمَّارٍ فِی التَّیَمُّمِ اَنَّہٗ قَالَ الْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّہٗ قَالَ تَیَمَّمْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ اِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْآبَاطِ فَضَعَّفَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ حَدِیْثَ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی التَّیَمُّمِ لِلْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ لِمَا رُوِیَ عَنْہُ حَدِیْثُ الْمَنَاکِبِ وَالْآبَاطِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدِیْثُ عَمَّارٍ فِی التَّیَمُّمِ لِلْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ ھُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَحَدِیْثُ عَمَّارٍ تَیَمَّمْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ اِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْآبَاطِ لَیْسَ بِمُخَالِفٍ

۱۳۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے تیمم کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں عمار کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے یہ قول کئی اہل علم صحابہؓ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں اور کئی تابعینؒ جیسے شعبی رحمہ اللہ عطاء اور مکحول رحمہ اللہ۔ ان حضرات کا قول ہے کہ تیمم ایک مرتبہ (زمین پر) ہاتھ مارنا ہے چہرے اور ہتھیلیوں کیلئے اور یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحقؒ کا۔ بعض اہل علم کے نزدیک تیمم دو ضربیں ہیں (یعنی دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا) ایک چہرے کیلئے اور ایک کہنیوں سمیت ہاتھوں کیلئے۔ ان علماء میں، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، ابراہیم اور حسن شامل ہیں۔ یہی قول ہے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا بھی۔ تیمم کے بارے میں یہی بات عمار سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا تیمم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے۔ یہ عمار سے کئی سندوں سے منقول ہے ان سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے بغلوں اور شانوں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا۔ بعض اہل علم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے کو ضعیف کہا ہے اس لئے کہ شانوں اور

لِحَدِیْثِ الْوَجْهِ وَالْکَفَّیْنِ لِاَنَّ عَمَّارًا لَمْ یَذْکُرْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَهُمْ بِذٰلِکَ وَ اِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا کَذَا وَکَذَا فَلَمَّا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْکَفَّیْنِ وَالدَّلِیْلُ عَلٰی ذٰلِکَ مَااَفْتٰی بِهٖ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِیِّ ﷺ فِی التَّیَمُّمِ اَنَّهٗ قَالَ الْوَجْهِ وَالْکَفَّیْنِ فَفِیْ هٰذَا دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّهٗ انْتَهٰی اِلٰی مَا عَلَّمَهُ النَّبِیُّ ﷺ.

بغلوں تک کی روایت بھی انہی سے منقول ہے۔ اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ عمار کی منہ اور ہتھیلیوں پر تیمم والی حدیث صحیح ہے اور ان کی دوسری حدیث کہ ہم نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک تیمم کیا کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے۔

۱۳۷: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ نَا هُشَیْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ نِ الْقُرَشِیِّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ التَّیَمُّمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ فِیْ کِتَابِهٖ حِیْنَ ذَکَرَ الْوُضُوْءَ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَ قَالَ فِی التَّیَمُّمِ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِنْهُ وَ قَالَ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا فَکَانَتِ السُّنَّةُ فِی الْقَطْعِ الْکَفَّیْنِ اِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْکَفَّانِ یَعْنِی التَّیَمُّمَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۳۷: حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے تیمم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ) اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) دھوؤ اور تیمم کے بارے میں فرمایا (فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ) پس تم مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا اور فرمایا چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو۔ ہاتھوں کے کاٹنے میں کلائیوں تک کاٹنا سنت ہے لہٰذا تیمم بھی چہرے اور ہاتھوں کا ہے (گٹوں تک) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: تیمم کے طریقے میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں (۱) تیمم میں کتنی ضربیں (۲) ہاتھوں کا کہاں تک ہوگا۔ پہلے مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لئے دو ضربیں ایک چہرہ کے لئے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لئے۔ امام احمدؒ وغیرہ کے نزدیک ایک ہی ضرب ہوگا دوسرا اختلاف مقدار مسح یدین میں ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک رسغین (گٹوں) تک ہے۔

۱۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا لَمْ یَکُنْ جُنُبًا

۱۱۰: باب اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

۱۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ نَاحَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْاَعْمَشُ وَابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَالَمْ یَکُنْ جُنُبًا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ

۱۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر حالت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے سوائے اس کے کہ حالت جنابت میں ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن صحیح ہے اور یہی صحابہؓ و تابعینؒ میں سے کئی اہل علم کا قول ہے ان حضرات نے

عليٍ حديثٌ حسنٌ صحيحٌ وقال غَيْرُ وَاحِدٍ منْ اهْلِ الْعِلْمِ اَصْحابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم والتَّابِعِيْنَ قَالُوْا يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْاٰنَ على غَيْرِ وُضُوْءٍ ولاَ يَقْرأُفِي الْمُصْحف اِلَّاوهو طاهرٌ وَبه يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّورِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰق.

کہا ہے کہ بے وضو شخص کیلئے (زبانی) قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر) اس وقت تک نہ پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔ یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ، امام سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا۔

۱۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيْبُ الاَرْضَ

۱۱۱: باب وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو

۱۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَ مُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ سَجْلاً مِنْ مَآءٍ اَوْدَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ قال سعيدٌ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقدْ رَوَى يُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۳۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا نبی ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے کہا اے اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد ﷺ پر اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ کر۔ پس آپ ﷺ اس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم نے تنگ کر دیا ہے بڑی وسیع چیز کو (یعنی اللہ کی رحمت کو) تھوڑی ہی دیر میں اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا اور لوگ (صحابہ کرامؓ) اس کی طرف دوڑے آپ ﷺ نے فرمایا اس (یعنی پیشاب) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو اور راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے "سجلاً" فرمایا "دلو" یا (معنی دونوں کے ایک ہیں) پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے تنگی اور سختی کیلئے نہیں۔ سعید بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ سفیان اور یحییٰ بن سعید بھی انس بن مالکؓ سے اس کی مثل روایت نقل کرتے ہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابن عباسؓ اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ یہ کہتے ہیں کہ زمین صرف پانی بہانے سے پاک ہوتی ہے۔ احناف یہ کہتے ہیں کہ پانی کے علاوہ خشک ہو جانے اور مٹی کھودنے سے بھی زمین پاک ہو جاتی ہے۔ دلیل ابوداؤد شریف (ج، ص، ۵۵) میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے۔

اَبْوَابُ الصَّلٰوةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کے ابواب جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهٖ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِي مُوْسٰى وَاَبِي مَسْعُوْدٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ

۱۱۲: باب نماز کے اوقات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۱۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دو مرتبہ امامت کی جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس پہلی مرتبہ ظہر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ جوتی کے تسمے کے برابر تھا، پھر عصر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا پھر مغرب کی نماز میں جب کہ سورج غروب ہوا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا۔ پھر عشاء کی نماز میں جب شفق غائب ہوگئی اور فجر کی نماز اس وقت جب صبح صادق ظاہر ہوئی اور جس وقت روزہ دار کے لئے کھانا حرام ہوجاتا ہے اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوجاتا ہے جس وقت کل عصر پڑھی تھی پھر عصر کی نماز ہر چیز کا سایہ دگنا ہونے پر پھر مغرب پہلے دن کے وقت پر اور پھر عشاء تہائی رات گزر جانے پر پھر صبح کی نماز اس وقت جب زمین روشن ہوگئی پھر جبرائیل نے میری طرف متوجہ ہوکر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور ان دونوں کے درمیان وقت ہے (یعنی نماز کا وقت) اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، ابومسعود رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو بن حزم، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات

وحسروعمرونں حزم والبراء وانس

۱۴۱: حدثنا احمد بن محمد بن موسی نا عبداللّٰه بن المبارک اخبرنی حسین بن علی بن الحسین اخبرنی وهب بن کیسان عن جابر بن عبداللّٰه عن رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم قال امّنی جبرئیل فذکر نحو حدیث ابن عبّاس بمعناه ولم یذکر فیه لوقت العصر بالامس وحدیث جابر فی المواقیت قد رواه عطآء بن ابی رباح وعمرو بن دینار وابوالزّبیر عن جابر بن عبداللّٰه عن النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم نحو حدیث وهب بن کیسان عن جابر عن النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم قال ابوعیسی حدیث ابن عبّاس حدیث حسن وقال محمّد اصحّ شیء فی المواقیت حدیث جابر عن النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم.

مروی ہیں۔

۱۴۱ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امامت کی جبرئیل نے پھر ذکر کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مثل اور اس میں ذکر نہیں کیا وقت عصر کا دوسرے دن ۔حدیث جابر اوقات کے ابواب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور عمرو بن دینار اور ابوالزبیر سے انہوں نے روایت کیا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہب بن کیسان کی طرح جو مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔امام ابوعیسی ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن ہے اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے فرمایا اوقات نماز کے بارے میں احادیث میں سے صحیح حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

۱۱۳: بَابُ مِنْهُ

۱۱۳: باب اسی سے متعلق

۱۴۲: حدثنا هنّاد نا محمّد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم انّ للصّلوة اوّلًا واٰخرًا وانّ اوّل وقت صلوة الظّهر حین تزول الشّمس واٰخر وقتها حین یدخل وقت العصر وانّ اوّل وقت العصر حین یدخل وقتها وانّ اٰخر وقتها حین تصفرّ الشّمس وانّ اوّل وقت المغرب حین تغرب الشّمس وانّ اٰخر وقتها حین یغیب الشّفق وانّ اوّل وقت العشآء الاٰخرة حین یغیب الافق وانّ اٰخر وقتها حین ینتصف اللّیل وانّ اوّل وقت الفجر حین یطلع الفجر وانّ اٰخر وقتها حین تطلع الشّمس وفی الباب عن عبداللّٰه بن عمرو قال ابوعیسی سمعت محمّدا یقول حدیث الاعمش

۱۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کا ایک وقت اوّل ہے اور ایک وقت آخر،ظہر کی نماز کا اوّل وقت سورج کا ڈھلنا ہے اور آخری وقت جب عصر کا وقت داخل ہو جائے اور عصر کا اوّل وقت جب یہ وقت (عصر کا) شروع ہو جائے اور آخری وقت جب سورج زرد ہو جائے ۔مغرب کا اوّل وقت غروب آفتاب اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا اور عشاء کا اوّل وقت شفق کے غائب ہونے پر اور آخری وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا اوّل وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر اور آخری وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے ۔اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اعمش کی مجاہد سے نقل کی گئی مواقیت کی

عَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْمَوَاقِیْتِ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَیْلٍ خَطَاءٌ اَخْطَأَفِیْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ الْفُضَیْلِ

حدیث محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول حدیث سے اصح ہے اور محمد بن فضیل کی حدیث میں محمد بن فضیل سے خطاء ہوئی ہے

۱۴۳ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِیِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ یُقَالُ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَاٰخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ بِمَعْنَاهُ.

۱۴۳: ہم سے روایت کی ہناد نے کہ ان سے کہا ابواسامہ نے ابواسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے اور ان سے مجاہد نے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے اوّل وقت اور آخر وقت ہے اور پھر محمد بن فضیل کی اعمش سے مروی حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں یعنی اسی کے ہم معنیٰ ۔

۱۴۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَالْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالاً فَاَقَامَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَآءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ یُّبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَیْلِ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِیْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِیْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰى هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

۱۴۴: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ رہو اگر اللہ چاہے پھر آپؐ نے حکم دیا بلالؓ کو انہوں نے اقامت کہی صبح صادق کے طلوع ہونے پر پھر آپ ﷺ نے حکم دیا ان کو تو انہوں نے تکبیر کہی زوال آفتاب کے وقت اور ظہر کی نماز پڑھی آپؐ نے۔ پھر انہیں حکم دیا انہوں نے (حضرت بلالؓ نے) تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی، اس وقت سورج بلندی پر چمکتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے جب سورج غروب ہوگیا تو مغرب کا حکم دیا پھر آپؐ نے عشاء کا حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی جب شفق غائب ہوگیا۔ پھر دوسرے دن آپؐ نے حکم دیا اور فجر خوب روشنی میں پڑھی پھر حکم دیا ظہر کا تو وہ بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم دیا عصر کا تو انہوں نے اقامت کہی جب سورج کا وقت پہلے دن سے مؤخر تھا۔ پھر مغرب کا حکم دیا تو اسے شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے پڑھا۔ پھر عشاء کا حکم دیا تو اس کی اقامت کہی جب تہائی رات گزری۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہاں ہے نمازوں کے اوقات پوچھنے والا اس نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا آپؐ نے نمازوں کے اوقات ان دونوں (وقتوں) کے درمیان ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور

اَیْضًا.

اس حدیث کوشعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی روایت کیا ہے۔

خلاصة الباب: یہ حدیث "حدیث امامت جبرائیل کہلاتی ہے"، وراوقات نماز میں اصل ہے۔اللہ تعالیٰ گر چاہتے تو یہ بھی ممکن تھا کہ اوقات نماز کی تعلیم زبانی طور سے دیدی جاتی لیکن حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ عملی تعلیم کو اختیار کیا گیا کیونکہ اس طرح ذہن میں بہت اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے۔

۱۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِالْفَجْرِ

۱۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح قَالَ وَنَاالْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوْطِهِنَّ مَايُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَقَيْلَةَ ابْنَةِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّغْلِيْسَ بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ.

۱۱۴: باب فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کے بارے میں

۱۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو عورتیں واپس آتیں (انصاریؒ نے کہا) عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی گزرتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔قتیبہ نے کہا ہے "مُتَلَفِّفَات" کی جگہ "مُتَلَفِّعَات" (معنی دونوں کا ایک ہی ہے) اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اس کو کئی صحابہؓ نے اختیار کیا ہے جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور تابعینؒ میں سے اہل علم شامل ہیں اور یہی قول ہے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا وہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز تاریکی میں پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

۱۴۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاعَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَجَابِرٍ وَبِلَالٍ و قَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ

۱۱۵: باب فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا

۱۴۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔اس باب میں ابو برزہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔اور روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے محمد بن اسحاق سے اور محمد بن عجلان نے بھی اس حدیث کو عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کیا ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں رافع بن

حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاى غَيْرُوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ الْاِسْفَارَ بِصَلٰوةِ الْفَجْرِوَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَعْنَى الْاِسْفَارِ اَنْ يَضِحَ الْفَجْرُ فَلاَ يُشَكُّ فِيْهِ وَلَمْ يَرَوْ اَنَّ مَعْنَى الْاِسْفَارِ تَاخِيْرُ الصَّلٰوةِ.

خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم صحابہؓ وتابعینؒ میں سے کہتے ہیں کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھی جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ کا۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اسفار کا معنیٰ یہ ہے کہ فجر واضح ہو جائے اور اس میں شک نہ رہے اس میں اسفار کے معنی یہ نہیں ہیں کہ دیر سے نماز پڑھی جائے۔

خلاصۃ الباب: تَلَفُّفْ لفافہ سے نکلا ہے اور تَلَفُّعْ لِفاعٌ سے دونوں کے معنی چادر کے ہیں۔ بِمُرُوْطِهِنَّ یہ مرط کی جمع ہے اس کے معنی بھی چادر کے ہیں۔ ان ابواب میں نماز کے اوقاتِ مستحبہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ ہر نماز میں جلدی کرنا افضل ہے سوائے عشاء کے اور حنفیہ کے نزدیک ہر نماز میں تاخیر افضل ہے سوائے مغرب کے۔ امام شافعیؒ کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے۔ حنفیہ کی دلیل حضرت رافع بن خدیجؓ کی حدیث ہے جو باب ۱۱۵ میں ہے۔ حنفیہ کے دلائل قولی بھی ہیں اور فعلی بھی ہیں اس کے برعکس امام شافعیؒ کے دلائل صرف فعلی ہیں جبکہ قولی حدیث راجح ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار (روشنی) کر کے نماز پڑھنا افضل ہے لیکن عملاً آپ ﷺ نے غلس (اندھیرے) میں بھی بکثرت نماز پڑھی ہے اس لئے اگر غلس کی صورت میں نمازیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہو تو اس وقت احناف بھی تغلیس (اندھیرے) کے افضل ہونے کے قائل ہیں۔

۱۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

۱۴۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلاً لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَامِنْ عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَخَبَّابٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ الَّذِى اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِىْ رَوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ يَحْيٰى

۱۱۶: باب ظہر میں تعجیل کے بارے میں

۱۴۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ظہر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی کرنیوالا نہیں دیکھا اور نہ ہی ابوبکرؓ وعمرؓ سے۔ اس باب میں جابر بن عبداللہؓ، خبابؓ، ابوبرزہؓ، ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، انسؓ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ میں سے اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔ علی کہتے ہیں کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر کے بارے میں ان کی ابن مسعودؓ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث (مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ) جس نے لوگوں سے سوال کیا، وراس کے پاس اتنا تھ کہ اس کے لئے کافی ہو آخر حدیث تک۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ان سے سفین اور زائدہ روایت کرتے ہیں اور

وروی لہ سفیان و زائدۃ ولم یر یحیی بحدیثہ باسًا قال محمّد وقد روی عن حکیم بن جبیر عن سعید بن جبیر عن عآئشۃ عن النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی تعجیل الظّہر

یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن جبیر سے انہوں نے عائشہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے ظہر کی تعجیل میں ۔

۱۴۸ حدّثنا الحسنُ بنُ عليّ الحُلوانيُّ انا عبدُالرزّاق انا معمرٌ عن الزُّھریّ قالَ اخبرنی انسُ بنُ مالکٍ انّ رسُولَ اللّٰہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ صلّی الظُّھرَ حِینَ زالَتِ الشّمسُ ھذا حدیثٌ صحیحٌ.

۱۴۸: ہم سے حسن بن علی حلوانی نے روایت کی کہ خبر دی ان کو عبدالرزاق نے انہیں معمر نے اور انہیں زہری نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی انس بن مالک نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَاْخِیرِ الظُّھرِ فِی شِدَّۃِ الْحَرِّ

۱۱۷: باب سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا

۱۴۹: حدّثنا قُتیبۃُ نا اللّیثُ عن ابنِ شِھابٍ عن سعیدِ بنِ المُسیّبِ وابی سَلمۃَ عن ابی ھُریرۃَ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذا اشتدَّ الحرُّ فابرِدُوا عنِ الصّلوۃِ فانّ شِدّۃَ الحرِّ مِن فَیحِ جھنّمَ وفِی البابِ عن ابی سعیدٍ وابی ذرٍّ وابنِ عُمرَ والمُغیرۃِ والقاسمِ بنِ صفوانَ عن ابیہِ وابی مُوسٰی وابنِ عبّاسٍ وانسٍ و رُوِیَ عن عُمرَ عنِ النّبیِّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ فی ھذا ولا یصحُّ قالَ ابوعیسٰی حدیثُ ابی ھُریرۃَ حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ وقدِ اختارَ قومٌ من اھلِ العِلمِ تاخیرَ صلوۃِ الظُّھرِ فی شِدّۃِ الحرِّ وھُوَ قولُ ابنِ المُبارکِ واحمدَ واسحٰقَ وقالَ الشّافعیُّ انّما الابرادُ بصلوۃِ الظُّھرِ اذا کانَ مسجدًا ینتابُ اھلُہُ منَ البُعدِ فامّا المُصلّی وحدہٗ والّذی یُصلّی فی مسجدِ قومِہ فالّذی اُحِبُّ لہٗ انْ لّا یُؤخِّرَ الصّلوۃَ فی شِدّۃِ الحرِّ قالَ ابوعیسٰی ومعنٰی من ذھبَ الٰی تاخیرِ الظُّھرِ فی شِدّۃِ الحرِّ ھُوَاولٰی واشبَہُ بالاتّباعِ وامّا ماذھبَ الیہِ الشّافعیُّ انّ الرُّخصۃَ لمن یّنتابُ من

۱۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے ۔ اس باب میں ابوسعیدؓ، ابوذرؓ، ابن عمرؓ، مغیرہؓ اور قاسم بن صفوانؓ سے بھی روایت ہے ۔ قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایت مذکور ہیں ۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے لیکن وہ صحیح نہیں ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے ۔ اہل علم کی ایک جماعت نے شدید گرمی میں ظہر کی نماز میں تاخیر کو اختیار کیا ہے یہی قول ہے ابن مبارکؒ احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ظہر میں تاخیر اس وقت کی جائے گی جب لوگ دور سے آتے ہوں لیکن اکیلا نمازی اور وہ شخص جو اپنی قوم میں نماز پڑھتا ہو اس کے لئے بہتر ہے کہ سخت گرمی میں بھی نماز میں تاخیر نہ کرے ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جن لوگوں نے شدید گرمی میں تاخیر ظہر کا مذہب اختیار کیا ہے وہ اتباع کے لئے بہتر ہے ۔ اور امام شافعی کا یہ قول کہ اس کی اجازت اس کے لئے ہے جو دور سے آتا ہو تاکہ لوگوں پر مشقت نہ ہو حضرت ابوذرؓ کی حدیث اس سے

الْبُعْدِ وَلِلْمَشَقَّةِ عَلَى النَّاسِ فَإِنَّ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ ذَرٍّ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ مَا قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا بِلَالُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَبْرِدْ فَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ لَمْ يَكُنْ لِلْإِبْرَادِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مَعْنًى لِاجْتِمَاعِهِمْ فِي السَّفَرِ فَكَانُوْا لَا يَحْتَاجُوْنَ أَنْ يَنْتَابُوْا مِنَ الْبُعْدِ.

خلاف دلالت کرتی ہے حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ بلالؓ نے اذان دی ظہر کی نماز کے لئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ٹھنڈا ہونے دو پھر انہوں نے ٹھنڈا ہونے دیا۔ اگر امام شافعیؒ کے قول کے مطابق بات ہوتی تو اس وقت میں ٹھنڈا کرنے کا کیا مطلب کیونکہ سفر میں سب اکٹھے تھے دور سے آنے کی حاجت نہیں تھی۔

۱۵۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَرَادَ أَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ فِي الظُّهْرِ قَالَ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ أَقَامَ فَيُصَلِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۰: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں ہمارے ساتھ تھے حضرت بلالؓ بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے اقامت کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر ارادہ کیا کہ اقامت کہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظہر کی نماز کے لئے ٹھنڈا ہونے دو۔ کہا (ابوذرؓ) نے یہاں تک کہ ہم نے سایہ دیکھا ٹیلوں کا پھر اقامت کہی اور نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے پس تم ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ

۱۱۸: باب عصر کی نماز جلدی پڑھنا

۱۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِيْ أَرْوٰى وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَيُرْوٰى عَنْ رَافِعٍ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَأْخِيْرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصِحُّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةُ وَأَنَسٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ

۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی جبکہ سورج ان کے آنگن٭ میں تھا۔ اور سایہ ان کے آنگن کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابواروی رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج ؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں اور رافع سے عصر کی نماز میں تاخیر کی روایت بھی نقل کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ صحابہؓ میں سے بعض اہل علم جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ اور کئی تابعینؒ

٭ سورج سے مراد سورج کی دھوپ ہے اور آنگن سے مراد حجرہ ہے۔ (مترجم)

التَّابِعِیْنَ تَعْجِیْلُ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَکَرِھُوْا تَاْخِیْرَھَاوَبِہٖ یَقُوْلُ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

نے عصر کی نماز میں تعجیل کو اختیار کیا ہے اور تاخیر کو مکروہ سمجھا ہے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارکؒ ،شافعیؒ ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔

۱۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فِیْ دَارِہٖ بِالْبَصْرَۃِ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّھْرِ وَدَارُہٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّیْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُاللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۲: علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں انس بن مالکؓ کے پاس ان کے گھر گئے جبکہ وہ نماز ظہر پڑھ چکے تھے اوران کا گھر مسجد کے ساتھ تھا۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ اٹھو اورعصر کی نماز پڑھو۔ علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اورعصر کی نماز ادا کی جب ہم فارغ ہوئے تو انسؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ تو منافق کی نماز ہے کہ سورج کو بیٹھا دیکھتا رہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان ہو جائے تو وہ اٹھے اور چار چونچیں مارے اور اللہ کا ذکر بہت کم کرے ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَاْخِیْرِ صَلٰوۃِالْعَصْرِ

۱۱۹: باب عصر کی نماز میں تاخیر کے بارے میں

۱۵۳ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِیْلاً لِلظُّھْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلاً لِلْعَصْرِ مِنْہُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ نَحْوَہٗ .

۱۵۳: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں سے جلدی کرتے ظہر میں اور تم عصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی کرتے ہو۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن جریج نے وہ ابن ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ظہر کی نماز کے بارے میں حضور ﷺ کا معمول یہ تھا کہ سردی کے موسم میں ظہر جلدی جبکہ گرمی کے موسم میں تاخیر مزید یہ کہ تاخیر کا حکم بھی فرمایا۔ وقت عصر کے بارے میں آپ ﷺ کا معمول اور ہدایت یہ ہے کہ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جائے کہ سورج خوب بلند اپنی حرارت اور روشنی کے لحاظ سے بالکل زندہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اتنی تاخیر کرنا کہ آفتاب میں زردی آجائے وراس آخری اور تنگ وقت میں مرغ کی ٹھونگوں کی طرح جلدی جلدی چار رکعتیں پڑھنا جس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مقدار بہت کم اور برائے نام ہو ایک منافقانہ عمل ہے مؤمن کو چاہئے کہ ہر نماز خاص کر عصر کی نماز اپنے صحیح وقت پر اور طمانیت اور تعدیل کے ساتھ پڑھے۔

۱۲۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۱۲۰: باب مغرب کے وقت کے بارے میں

۱۵۴ . حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ

۱۵۴: حضرت سلمہ ابن الاکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ اَنَسٍ وَ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاُمِّ حَبِیْبَۃَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَحَدِیْثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رُوِیَ عَنْہُ مَوْقُوْفًا وَھُوَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ سَلَمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ قَوْلُ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ ھُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ اخْتَارُوْا تَعْجِیْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ وَکَرِھُوْا تَاْخِیْرَھَا حَتّٰی قَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ لِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ اِلَّا وَقْتٌ وَاحِدٌ وَذَھَبُوْا اِلٰی حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ صَلّٰی بِہٖ جِبْرَئِیْلُ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ.

صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز ادا کرتے جب سورج ڈوب کر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، ابوایوب رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور عباسؓ بن عبدالمطلب سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عباسؓ کی حدیث موقوفاً بھی روایت کی گئی ہے اور وہ اصح ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ حدیث سلمہ ابن الاکوعؓ حسن صحیح ہے۔ صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ مغرب کی نماز میں تعجیل (یعنی جلدی) کرنی چاہیے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مغرب کے لئے ایک ہی وقت ہے ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث جبرائیل ہے (کہ جبرائیلؑ نے ایک ہی وقت میں اس نماز کی امامت کی تھی) ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَقْتِ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ

۱۲۱: باب عشاء کی نماز کا وقت

۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ بَشِیْرِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْھَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَۃٍ.

۱۵۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سب سے بہتر جانتا ہوں اس نماز کے وقت متعلق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (یعنی عشاء کی نماز) پڑھتے تھے تیسری تاریخ کے چاند کے غروب ہونے کے وقت۔

۱۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ عَنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ ھُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ ھُشَیْمٌ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ ثَابِتٍ وَ حَدِیْثُ اَبِیْ عَوَانَۃَ اَصَحُّ عِنْدَنَا لِاَنَّ یَزِیْدَ بْنَ ھَارُوْنَ رَوٰی عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ نَحْوَرِوَایَۃِ اَبِیْ عَوَانَۃَ.

۱۵۶: ہم سے بیان کیا ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس نے ابوعوانہ سے اسی اسناد کی مثل روایت کی۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا اس حدیث کو روایت کیا ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں نعمان بن بشیر سے اور اس روایت میں ہشیم نے ذکر نہیں کیا بشیر بن ثابت کا اور ابوعوانہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لئے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے ابواعوانہ کی روایت کی مثل۔

۱۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

۱۵۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْنِصْفِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَالَّذِيْ اخْتَارَهُ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ رَاَوْا تَاْخِيْرَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۲۲: باب عشاء کی نماز میں تاخیر

۱۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی اُمت پر گراں گزرنے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا تہائی رات یا آدھی رات تک عشاء میں تاخیر کرنے کا۔ اس باب میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابو برزہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر کرنی چاہیے اور یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔

خلاصۃ الباب: مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ عموماً اول وقت ہی پڑھتے تھے جیسا کہ حدیث باب سے معلوم ہوا۔ بلا کسی عذر اور مجبوری کے اس میں اتنی تاخیر کرنا کہ ستاروں کا جال آسمان پر پھیل جائے ناپسندیدہ اور مکروہ ہے اگرچہ اس کا وقت شفق غائب ہوجانے تک باقی رہتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا معمول اور فرمان تاخیر کرنے کا ہے تجربہ اور حساب سے معلوم ہے کہ تیسری رات کو چاند اکثر و بیشتر غروب آفتاب سے دو اڑھائی گھنٹے بعد غروب ہوتا ہے لیکن اس وقت نماز پڑھنے میں عام نمازیوں کے لئے زحمت اور مشقت ہے۔ روزانہ اتنی دیر تک جاگ کر نماز کا انتظار کرنے میں بڑا سخت مجاہدہ ہے اس لئے حضور ﷺ مقتدیوں کی سہولت کے خیال سے عموماً اس سے پہلے ہی نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

۱۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاهُشَيْمٌ اَنَا عَوْفٌ قَالَ اَحْمَدُ نَاعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَالْمُهَلَّبِيُّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ جَمِيْعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِبْنِ سَلَامَةَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ بَرْزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۲۳: باب عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے

۱۵۸: حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد گفتگو کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث برزہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم نے عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ بعض اہل علم نے

وَقَدْ كَرِهَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلوٰةِ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَكْثَرُالْاَحَادِيْثِ عَلَى الْكَرَاهِيَةِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي النَّوْمِ قَبْلَ صَلوٰةِ الْعِشَآءِ فِيْ رَمَضَانَ.

اس کی اجازت دی ہے اور کہا عبداللہ بن مبارک نے کہ اکثر احادیث سے کراہت ثابت ہے اور بعض علماء نے رمضان میں عشاء سے پہلے سونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔

۱۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَالْعِشَآءِ

۱۲۴: باب عشاء کے بعد گفتگو

۱۵۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فِي الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَا مَعَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ يُقَالُ لَهُ قَيْسٌ اَوِابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَكَرِهَ قَوْمٌ مِنْهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ فِيْ مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَالَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَآئِجِ وَاَكْثَرُالْحَدِيْثِ عَلَى الرُّخْصَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْمُسَافِرٍ.

۱۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ کے ساتھ باتیں کرتے تھے مسلمانوں کے امور کے بارے میں اور میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور اوس بن حذیفہؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث عمرؓ حسن ہے۔ یہ حدیث حسن بن عبیداللہ نے بھی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بنوجعفر کے ایک آدمی سے جسے قیس یا ابن قیس کہا جاتا ہے انہوں نے عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے یہ حدیث ایک طویل قصے میں ہے۔ عشاء کے بعد باتیں کرنے کے بارے میں صحابہؓ وتابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے جب کہ بعض اہل علم نے رخصت دی ہے اس شرط کے ساتھ کہ باتیں کرنا علم یا ضروری حاجتوں کے متعلق ہوں اور اکثر احادیث میں اس کی رخصت ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا نماز کے[1] منتظر یا مسافر کے علاوہ کسی کو بھی عشاء کے بعد باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

خلاصۃ الباب: بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ کہا ہے لیکن مسلک مختار یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو تو مکروہ نہیں ہے بصورت دیگر ہے۔ حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے سونا منقول ہے اور کراہت بھی۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد قصے کہانیاں اور باتیں کرنے سے اس حدیث میں منع کیا گیا ہے اور اگلے باب میں حضرت عمر کی روایت سحر (باتیں) کرنا جواز معلوم ہوتا ہے دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ عشاء کے بعد گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔

---

[1] نماز کے منتظر سے مراد وہ شخص ہے جس نے نماز ابھی ادا نہ کی ہو۔ (مترجم)۔

۱۲۵ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

۱۶۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْعَمَّارٍنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ فَرْوَةَ كَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا.

۱۶۱ :حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۱۶۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ يَاعَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ فَرْوَةَ لَا يُرْوٰى اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاضْطَرَبُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۶۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ الْعَيْزَارِ عَنْ اَبِيْ عُمَرٍو الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا وَمَا ذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّالْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَما ذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى الْمَسْعُوْدِيُّ

۱۲۵: باب اوّل وقت کی فضیلت

۱۶۰: قاسم بن غنام اپنی چچی ام فروہ سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، وہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اوّل وقت میں پڑھنا۔

۱۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوّل وقت میں نماز پڑھنے میں اللہ تعالٰی کی رضا ہے اور آخر وقت میں اللہ کی طرف سے بخشش ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کا ہم پلہ رشتہ مل جائے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ نے کہا کہ ام فروہ کی حدیث عبداللہ بن عمر العمری کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محدثین اس حدیث کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

۱۶۳: ابوعمر شیبانی نے کہا کہ ایک آدمی نے ابن مسعود سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے فرمایا (عبداللہ بن مسعودؓ نے) میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا نماز کو پڑھنا مستحب اوقات میں۔ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ اس کے علاوہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا والدین کی خدمت کرنا۔ میں نے کہا اور کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کے راستے میں۔ ابوعیسٰیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مسعودی، شعبہ،

شُعْبَةُ وَالشَّيْبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ الْعَيْزَارِ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

شیبان اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى فَضْلِ اَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰى اٰخِرِهٖ اخْتِيَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَخْتَارُوْنَ اِلَّا مَا هُوَ اَفْضَلُ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَدَعُوْنَ الْفَضْلَ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوالْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ.

۱۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آخر وقت میں نماز نہیں پڑھی مگر دو دفعہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک نماز کے لئے اوّل وقت افضل ہے جو چیزیں اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کیونکہ وہ لوگ افضل چیز کو اختیار کرتے تھے اور اس کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے اور وہ ہمیشہ اوّل وقت میں نماز پڑھتے تھے یہ حدیث ابوولید مکی نے بواسطہ امام شافعی رحمہ اللہ ہمیں بیان کی ہے۔

خلاصۃ الباب: امام ترمذیؒ نے یہ باب جلدی نماز پڑھنے کے مستحب ہونے پر قائم کیا ہے۔ کہ یہاں اوّل وقت سے مراد وقت مستحب ہے اس تاویل کی دلیل صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز گرمیوں کے زمانہ میں تاخیر کر کے پڑھنے کی احادیث ہیں۔ خلفائے راشدین بھی صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے۔ یہی تاویل امام شافعیؒ نے عشاء کے وقت میں کی ہے۔

۱۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۱۲۶: باب عصر کی نماز بھول جانا

۱۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَنَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کی عصر کی نماز فوت (یعنی قضا) ہوگئی تو گویا لٹ گیا اس کا گھر اور مال۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور نوفل بن معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اس کو روایت کیا ہے زہری نے بھی سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

۱۲۷: باب جلدی

اِذا اَخَّرَهَا الْا مامُ

۱۶۶ : حدَّثَنَا مُحمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَاجَعْفَرُبْنُ سليْمان الضُّبعِيُّ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّم يَااَبَاذَرٍّاُمَرَآءُ يَكُوْنُوْنَ بعْدِىْ يُمِيْتُوْنَ الصّلوةَ فصلِّ الصَّلوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ صُلِّيَتْ لِوقْتِهَا كانتْ لكَ نافِلَةً وَاِلَّا كُنتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلوتَكَ وفِي الْباب عنْ عَبْدِاللّٰه بْنِ مَسْعُوْدٍ وعُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسى حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حسنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ منْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُصلِّيَ الرَّجُلُ الصّلوةَ لِمِيْقَاتِها اِذا اَخَّرَها الْاِمَامُ ثُمَّ يُصَلِّيْ مع الْاِمامِ وَالصَّلوةُ الْاُوْلى هِيَ الْمَكْتُوْبَةُ عِنْدَ اَكْثرِ اَهْلِ الْعلْمِ و اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُالْمَلِكِ بْن حبِيْب.

نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے

۱۶۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر: میرے بعد ایسے افراد آئیں گے جو نمازوں کو فوت کریں گے پس تو اپنی نماز مستحب وقت میں پڑھ لے اگر تو نے وقت پر نماز پڑھ لی تو امام کے ساتھ تمہاری نماز نفل ہو جائے گی ورنہ تو نے اپنی نماز کو تو محفوظ کر لیا۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی نماز پڑھ لے مستحب وقت پر جب امام تاخیر کرے اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے اکثر اہل علم کے نزدیک پہلی نماز ہی فرض ہو جائے گی۔ ابوعمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

۱۲۸ :بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلوةِ

۱۶۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نا حمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عبْدِاللّٰه بْنِ رَبَاحٍ الْا نصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوْالِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلوةِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّما التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ فاذا نسِيَ احدُكُمْ صلوةً اَوْنَامَ عنْهَا فَلْيُصلِّهَا اذا ذَكَرَها وفِي الْباب عن ابْن مَسْعُوْدٍ وَابِيْ مَرْيم وعِمْرانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجُبَيْرِبْنِ مُطْعِم وَابِيْ جُحَيْفَةَ وعمْرِو بْنِ اُميّةَ الضّمْرِيّ وذِىْ مِخْبرٍ وهُوابْنُ اخِي النَّجَاشِيِّ قَالَ ابوعيسى حديْثُ ابِيْ قتادةَ حديثٌ حسنٌ صحيحٌ وقد اخْتلف اهْلُ الْعلْمِ فِي الرَّجُلِ ينامُ عن الصَّلوة اوْ يَنْساها فيسْتَيْقِظُ اوْ يذْكرُ وهوفِيْ غيْرِ وقْتِ صلوةٍ عنْد طُلُوْعِ الشّمْسِ عنْد غُرُوْبِها فقال بعْضُهُمْ يُصلِّيْها اذااسْتيقظ

۱۲۸: باب سونے کے سبب نماز چھوٹ جانا

۱۶۷. حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے وقت سو جانے کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا سونے والے پر قصور نہیں بلکہ قصور تو جاگتے ہوئے (نماز نہ پڑھنے پر ہے) جب تم میں سے کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا وہ سو جائے تو نماز پڑھے جب اس کو یاد آ جائے۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، ابو مریمؓ، عمران بن حصینؓ، جبیر بن مطعمؓ، ابو جحیفہؓ، عمرو بن امیہ الضمریؓ اور ذو مخبر جو (نجاشی کا بھتیجا ہے) سے روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ حسن ہے اور اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ جو آدمی نماز کے وقت سویا رہ جائے یا بھول جائے نماز تو جب اسے یاد آئے یا جاگے تو وہ وقت اوقات مکروہ جیسے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب میں سے ہو بعض اہل علم کے نزدیک اگرچہ مکروہ اوقات ہی ہوں جب بھی آدمی اٹھے

وذكر وَإِنْ كَانَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰق وَالشَّافِعِيِّ ومالكٍ وقالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلِّيَ حتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبَ.

یا اسے یاد آئے تو اسی وقت نماز پڑھ لے اور یہ قول ہے امام احمدؒ، اسحاقؒ، شافعیؒ اور امام مالکؒ کا اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نماز نہ پڑھے جب تک سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے۔

۱۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

۱۲۹: باب وہ شخص جو نماز بھول جائے

۱۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ بِشْرُبْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ يُصَلِّيْهَا مَتٰى ذَكَرَهَا فِيْ وَقْتٍ اَوْ فِيْ غَيْرِ وَقْتٍ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَيُرْوٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا وَاَمَّا اَصْحَابُنَا فَذَهَبُوْا اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

۱۲۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز ادا کرنا بھول جائے تو پڑھے جب اسے یاد آئے۔ اس باب میں حضرت سمرہؓ اور ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور روایت کیا گیا حضرت علیؓ سے انہوں نے اس شخص کے بارے میں کہا جو نماز بھول جائے کہ وہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آئے چاہے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔ ابوبکرہ سے مروی ہے کہ وہ عصر کے وقت سو گئے پھر سورج ڈوبنے کے وقت جاگے تو اس وقت تک نماز نہ پڑھی جب تک سورج غروب نہ ہو گیا۔ بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے لیکن ہمارے اصحاب نے حضرت علیؓ کے قول کو اختیار کیا ہے کہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آئے چاہے وقت ہو یا نہ ہو۔

۱۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوَاتُ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

۱۳۰: باب وہ شخص جس کی بہت سی نمازیں فوت ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے

۱۲۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ عَنْ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى

۱۲۹: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ عبداللہؓ نے فرمایا کہ مشرکوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کو روک دیا چار نمازوں سے یہاں تک کہ رات گزر گئی جتنی اللہ نے چاہی پھر آپ نے حکم دیا بلالؓ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ظہر پڑھی پھر تکبیر کہی پھر عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ عبداللہ کی حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں

حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ اِلَّا اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَالَّذِى اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْفَوَائِتِ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِذَا قَضَاهَا وَاِنْ لَمْ يُقِمْ اَجْزَاَهٗ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِىِّ.

لیکن ابوعبیدہ نے عبداللہ سے نہیں سنا اور بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ فوت شدہ نمازوں کے لئے ہر نماز کے لئے تکبیر کہی جائے اور اگر ہر نماز کے لئے تکبیر نہ بھی کہے تب بھی جائز ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُ اُصَلِّى الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّاْنَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن کفار کو گالیاں دیتے ہوئے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز عصر ادا نہیں کر سکا یہاں تک کہ سورج ڈوب رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی راوی نے کہا پھر ہم بطحان[1] میں اترے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم نے بھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اس وقت سورج ڈوب چکا تھا پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: علماء نے یہ تشریح فرمائی ہے کہ ایک آدمی نماز کے وقت میں جاگنے کا پورا اہتمام وانتظام کر کے سوئے اور اس کے باوجود اس کی آنکھ نہ کھل سکے تو گناہ نہیں۔ اب جاگنے یا یاد آنے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو قضاء نماز ادا کرے کیونکہ اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اور "لیلۃ التعریس" کے واقعہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے بعد غزوۂ خندق کا واقعہ نقل کر کے یہ بتلا رہے ہیں کہ قضاء نمازیں جس ترتیب سے فوت ہوئی ہیں اسی ترتیب سے قضاء پڑھنا ضروری ہے یہی مذہب جمہور ائمہ اور احناف کا ہے پھر یہ ترتیب فوت شدہ نمازوں کے زیادہ ہونے یا وقت کی تنگی اور بھولنے کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہے۔

۱۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِى الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَنَّهَا الْعَصْرُ

۱۳۱: باب عصر کی نماز وسطیٰ ہونا

۱۷۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِىْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

۱۷۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِىُّ وَاَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِىِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۱۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث

[1] بطحان مدینہ میں ایک میدان ہے (مترجم)

مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ عَآئِشَۃَ وَ حَفْصَۃَ وَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدِیْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَمِعَ عَنْہُ وَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ سَمُرَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ ھُوَقَوْلُ اَکْثَرِ الْعُلَمَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ وَقَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ عَآئِشَۃَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الظُّھْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَصَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الصُّبْحِ.

صحیح ہے۔اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں ۔امام ابوعیسی ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے فرمایا کہ علی بن عبداللہ نے کہا حسن کی سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن ہے اور انہوں نے ان سے سنا ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا کہ صلوۃ وسطٰی کے بارے میں حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور یہ صحابہ کرامؓ میں سے اکثر علماء کا قول ہے۔اور زید بن ثابتؓ اور عائشہؓ نے کہا کہ صلوۃ وسطٰی نماز ظہر ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نماز وسطٰی صبح کی نماز ہے۔

۱۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا قُرَیْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّھِیْدِ قَالَ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِیْثَ الْعَقِیْقَۃِ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ مِنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ قُرَیْشِ بْنِ اَنَسٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِیٌّ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَۃَ صَحِیْحٌ وَاحْتَجَّ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ.

۱۷۳: حبیب بن شہید سے روایت ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے کہا کہ حسن سے عقیقہ کی حدیث کے متعلق پوچھو کہ انہوں نے کس سے سنی ہے میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے اس کو سمرہ بن جندبؓ سے سنا ہے۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں خبر دی مجھے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے اس حدیث کے متعلق انہوں نے روایت کی علی بن عبداللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔امام بخاریؒ کہتے ہیں علی نے کہا کہ حسن کا سمرہؓ سے سماع صحیح ہے اور اس حدیث کو وہ بطور حجت پیش کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: قرآن حکیم میں صلوۃ وسطٰی پر محافظت کی بطور خاص تاکید کی گئی ہے لیکن اس کی تعین میں فقہاء اور محدثین کا زبردست اختلاف ہے یہاں تک کہ کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں صلوۃ وسطٰی ہونے کا کوئی قول موجود نہ ہو لیکن امام ابوحنیفہؒ اور اکثر علماء کے نزدیک صلوۃ وسطٰی سے مراد نماز عصر ہے۔امام مالکؒ اور امام شافعیؒ سے بھی ایک قول اسی کے مطابق ہے۔

۱۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

۱۳۲: باب عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ اَخْبَرَ نَا مَنْصُوْرٌ وَھُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَۃَ اَنَا اَبُوالْعَالِیَۃِ عَنِ

۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابیوں سے سنا جن میں عمر

ابن عبّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ كَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَزَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَآئِشَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَيَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الصَّلَوَاتُ الْفَوَائِتُ فَلَا بَأْسَ اَنْ تُقْضٰى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَشْيَآءَ حَدِيْثَ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَحَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ.

بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو میرے لئے ان سب میں محبوب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فجر کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ اور صنابحی رضی اللہ عنہ (انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا، کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حسن صحیح ہے۔ اور اکثر فقہاء صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء کا یہی قول ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جہاں تک فوت شدہ (یعنی قضا) نمازوں کا تعلق ہے ان کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں (فجر اور عصر کے بعد) اور کہا علی بن مدینی نے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف تین چیزیں سنی ہیں حدیث عمرؓ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور حدیث ابن عباسؓ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ میرے بارے میں کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

خلاصۃ الباب: فجر اور عصر کے بعد عام حکم تو یہی ہے کہ نماز پڑھنا ناجائز ہے البتہ اس حکم سے قضاء نمازیں مستثنیٰ ہیں اس استثناء پر علامہ نوویؒ نے اجماع نقل کیا ہے۔

۱۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَالْعَصْرِ

۱۷۵: حَدَّثَنا قُتَيبَةُ نا جَرِيْرٌ عَنْ عطآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وسلَّم الرَّكْعتَيْنِ بعْد الْعَصْرِ لاَنَّهُ اَتَاهُ مَالٌ فشَغلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَ مَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ مُوْسى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَاخِلَافُ مَارُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصَحُّ حَيْثُ قَالَ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ نَحْوُحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ رُوِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ رُوِيَ عَنْهَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالَّذِي اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى كِرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّامَا اسْتُثْنِيَ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةٌ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ قَالَ بِه قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ بَعْدَ هُمْ وَبِه يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۳۳: باب عصر کے بعد نماز پڑھنا

۱۷۵ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں عصر کے بعد اس لئے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ مال آ گیا تھا جس میں مشغولیت کی بنا پر آپ ظہر کی دو رکعتیں ادا نہ کر سکے۔ پس ان (دو رکعتوں کو) عصر کے بعد پڑھا پھر آپ ﷺ نے کبھی ایسا نہیں کیا (یعنی عصر کے بعد نماز نہیں پڑھی) اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام سلمہؓ، میمونہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے کئی حضرات نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے اور حدیث ابن عباسؓ اصح ہے اس لئے کہ انہوں نے فرمایا کہ پھر دوبارہ نہیں پڑھیں اور زید بن ثابتؓ سے بھی ابن عباسؓ کی روایت کی مثل منقول ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے کئی روایات مروی ہیں ان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد ان کے پاس اس طرح کبھی داخل نہیں ہوئے کہ آپؐ نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں اور ان سے ام سلمہؓ کے واسطے سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع کیا اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز ادا کرنا مکروہ ہے لیکن ان دونوں اوقات میں مکہ میں طواف کے بعد نماز پڑھنا نماز نہ پڑھنے کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ نبی ﷺ سے اس بارے میں (یعنی طواف کے نوافل کے بارے میں) رخصت نقل کی گئی ہے۔ اور اہل علم کی ایک جماعت جن میں صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء شامل ہیں کا بھی یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے (یعنی رخصت کا) جب کہ صحابہؓ اور ان کے بعد کے اہل علم کی

عَلَيْه وسلَّم ومنْ بعْد هُمْ الصلوة بمكّة أيْضا بعْد الْعصْر وبعْد الصُّبْحِ وبه يقُولُ سُفْيانُ الثَّوْرِىُّ ومالكُ ابْنُ انسٍ وبعْضُ اهْلِ الْكُوفةِ.

ایک جماعت نے طواف کے نوافل کو بھی ان وقت میں مکروہ سمجھا ہے اور سفین ثوری، مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہیں۔

خلاصۃ الباب: عصر کے بعد آنحضرت ﷺ سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں تو اُمت کے حق میں عصر کے بعد کی دو رکعتوں کی کیا حیثیت ہے۔ اس میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ جائز کہتے ہیں ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی احادیث ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اُمت کے حق میں ممنوع ہیں اس لئے کہ جن روایات میں حضور ﷺ سے ہمیشہ پڑھنا ثابت ہے اسے امام ابوحنیفہؒ حضور ﷺ کی خصوصیت قرار دیتے ہیں۔

۱۳۴ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۱۳۴: باب مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

۱۷۶ :حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِاخْتَلَفَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِنْ صَلَّاهُمَا فَحَسَنٌ فَهٰذَا عِنْدَ هُمَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ.

۱۷۶: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں (یعنی امامت اور اذان) کے درمیان نماز ہے جو چاہے (پڑھے) اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے صحابہ کرامؓ نے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بارے میں بعض صحابہؓ کے نزدیک مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درمیان نماز پڑھنا جائز نہیں اور کئی صحابہؓ سے مروی ہے کہ آپ مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کے نزدیک اگر پڑھ لے تو بہتر ہے اور یہ ان دونوں (احمدؒ اور اسحٰقؒ) کے نزدیک مستحب ہے۔

(**فائدہ**)'' قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان عند كل اذا نين ركعتين ما خلا صلوة المغرب '' ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں (یعنی اقامت اور اذان) کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے۔'' یہ روایت سنن دارقطنی و بیہقی اور مسند بزار میں مذکور ہے اس روایت کو حیان بصری نے روایت کیا ہے اور وہ صدوق ہیں۔ اس روایت اور دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا جائز ہے لیکن دو رکعتیں مغرب سے پہلے نہ پڑھنا زیادہ افضل ہے اس لئے کہ احادیث میں مغرب کی نماز میں تعجیل کی تاکید ہے اور صحابہ کرامؓ کی اکثریت کا معمول یہ تھا کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے اور صحابہؓ کا عمل ہمارے لئے باعثِ تقلید ہے اور صحابہؓ کے عمل ہی سے حدیث کا صحیح مفہوم معلوم ہوتا ہے۔ مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک مغرب سے پہلے دو نفل پڑھنا مکروہ ہے ان کے دلائل وہی ہیں جو اوپر نقل کئے گئے ہیں واللہ اعلم (مترجم)

۱۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيمَنْ اَدْرَکَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۳۵: باب اس شخص کے بارے میں جو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے

۱۷۷: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَسَارٍ وَ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ وَعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ يَقُوْلُ اَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ هُمْ لِصَاحِبِ الْعُذْرِ مِثْلَ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْيَنْسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ وَيَذْكُرُعِنْدَطُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَغُرُوْبِهَا.

۱۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پالی صبح (یعنی فجر) کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے تو اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پالی (یعنی پڑھ لی) سورج غروب ہونے سے پہلے اس نے نماز عصر کو پالیا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہمارے اصحاب شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا ہے اور ان کے نزدیک اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ یہ حکم صاحب عذر کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور اس وقت بیدار ہوا یا اسے یاد آیا (کہ اس نے نماز فجر یا عصر ابھی ادا کرنی ہے) جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا تھا۔

خلاصۃ الباب: ۱۳۵ اس باب کی حدیث کے دو جزو ہیں: دوسرا جزو متفق علیہ ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن پہلے جزو میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کے درمیان اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ فجر کی ایک رکعت ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہو جائے تب بھی نماز ہو جائے گی۔ احناف فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں نماز پڑھنا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی۔

۱۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

۱۳۶: باب دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا

۱۷۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ بِذٰلِکَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ

۱۷۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو ملا کر پڑھا مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے۔ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے کہا آپؐ نے چاہا کہ اُمت پر تکلیف نہ ہو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسٰیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ کئی سندوں سے ان سے مروی ہے اسے

رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعِيْدُ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيُّ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هٰذَا.

روایت کیا ہے جابر بن زید، سعید بن جبیر، عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور ابن عباسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۷۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَنَشٌ هٰذَا هُوَ اَبُوْ عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَهُوَ حَنَشُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اِلَّا فِي السَّفَرِ اَوْبِعَرَفَةَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْمَطَرِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ لِلْمَرِيْضِ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ.

۱۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمع کیا دونمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے ابواب کبائر میں سے ایک باب میں داخل ہوا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حنش، ابوعلی رجبی بن قیس ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کو ضعیف کہا ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ دونمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا صرف سفر یا عرفات میں جائز ہے۔ بعض اہل علم تابعینؒ میں سے مریض کے لئے جمع بین الصلواتین کی اجازت دیتے ہیں اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا مریض کے لئے بھی جائز نہیں۔

(ف) جمع بین الصلوتین کا ایک مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ ایک نماز اپنے آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھ لے اور یہ مسافر مریض یا دینی امور میں خصوصی انہماک کے وقت ہوسکتا ہے۔ قضا نماز تو دوسری نماز کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے لیکن جس نماز کا ابھی وقت ہی نہیں آیا وہ قبل از وقت کیسے پڑھی جاسکتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ صرف عرفات اور مزدلفہ میں ہے کہ عرفات میں عصر، ظہر کے ساتھ پڑھ لی جائے اور مغرب مزدلفہ میں جا کر عشاء کے ساتھ پڑھے چاہے آدھی رات کو یا اس کے بعد پہنچے۔

خلاصۃ الباب: اس پر تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ بغیر کسی عذر کے دونمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں جمع بین الصلوٰتین (دونمازیں اکٹھی کرنا) جائز ہے۔ مثلاً بارش یا سفر کا عذر ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے حقیقی جمع عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے اس کے علاوہ جمع صوری جائز ہے۔ حقیقتاً جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۳۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي بَدْءِ الْاَذَانِ

۱۳۷: باب اذان کی ابتداء

۱۸۰ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ نِ الْاَمَوِيُّ نَا اَبِيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

۱۸۰: محمد بن عبداللہ بن زید اپنے باپ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو ہم آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر ہم نے ان کو اس خواب کی خبر دی۔ فرمایا یہ خواب سچا ہے اور تم

لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ لَرُؤْيَا حَقٌّ وَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى وَاَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَاقِيْلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَآءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِىْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ اَثْبَتُ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَطْوَلَ وَذَكَرَ فِيْهِ قِصَّةَ الْاَذَانِ مَثْنٰى وَالْاِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبٍّ وَلَا نَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَصِحُّ اِلَّا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ فِى الْاَذَانِ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِىُّ لَهٗ اَحَادِيْثُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ.

بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ وہ تم سے بلند آواز والے ہیں ور انہیں وہ سکھاؤ جو تمہیں کہا گیا ہے اور وہ اس کو بلند آواز سے کہیں۔ راوی کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت بلالؓ کی اذان سنی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہتے تھے اے اللہ کے رسول ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح بلالؓ نے کہا۔ فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں یہی بات زیادہ مضبوط ہوگئی۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے بھی روایت کیا ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے طویل اور مکمل حدیث، اس حدیث میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ذکر کرتے ہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ، عبداللہ بن زیدؓ ابن عبدربہ ہیں ان کو ابن عبدرب بھی کہا جاتا ہے ہمیں ان کی رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں اذان کی اس روایت کے علاوہ کسی روایت کے صحیح ہونے کا علم نہیں اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے بھی نبی ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں اور عبداللہ بن عاصم مازنی، عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔

١٨١: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِى النَّضْرِنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَوٰتِ وَلَيْسَ يُنَادِىْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَا قُوْسًا مِثْلَ نَا قُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِىْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ

١٨١: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو وہ اکٹھے ہوتے اور اوقات نماز کا اندازہ کرتے تھے ان میں سے کوئی بھی آواز نہیں لگاتا تھا۔ ایک دن انہوں نے آپس میں مشورہ کیا بعض نے کہا ایک ناقوس بنایا جائے نصاریٰ کے ناقوس کی طرح، بعض نے کہا ایک قرن بناؤ یہودیوں کے قرن کی طرح۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیوں نہیں بھیجتے تم ایک آدمی کو کہ وہ پکارے نماز کے لئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لئے پکارو (منادی کرو)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن

حسنٌ صحیحٌ غریبٌ من حدیثِ ابنِ عُمر۔

عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّرْجِیْعِ فِی الْاَذَانِ

۱۳۸: باب اذان میں ترجیع [1]

۱۸۲: حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ مُعَاذٍ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَ جَدِّیْ جَمِیْعًا عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَہٗ وَاَلْقٰی عَلَیْہِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِیْمُ مِثْلَ اَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَہٗ اَعِدْ عَلَیَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِیْعِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ فِی الْاَذَانِ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْہُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ وَعَلَیْہِ الْعَمَلُ بِمَکَّۃَ وَھُوَقَوْلُ الشَّافِعِیِّ۔

۱۸۲: حضرت ابومحذورہ [2] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بٹھایا اور اذان کا ایک ایک حرف سکھایا۔ ابراہیم نے کہا کہ ہماری اذان کی طرح۔ بشر کہتے ہیں میں نے ان سے کہا دوبارہ کہیے (اذان) تو انہوں نے بیان کی اذان ترجیع کے ساتھ۔ ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اذان کے بارے میں ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور یہ ان سے کئی سندوں سے مروی ہے مکہ مکرمہ میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَاعَفَّانُ نَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرِ الْاَحْوَلِ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً وَالْاِقَامَۃَ سَبْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ مَحْذُوْرَۃَ اسْمُہٗ سَمُرَۃُ بْنُ مِغْیَرٍ وَقَدْ ذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا فِی الْاَذَانِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یُفْرِدُالْاِقَامَۃَ۔

۱۸۳: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان میں انیس اور تکبیر میں سترہ کلمات سکھائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا نام سمرہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ ہے اور بعض اہل علم کا اذان کے بارے میں یہی مذہب ہے اور ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے تکبیر کا ایک ایک مرتبہ کہنا بھی مروی ہے۔

۱۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِفْرَادِ الْاِقَامَۃِ

۱۳۹: باب تکبیر ایک ایک بار کہنا

۱۸۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُالْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ وَیَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَ یُوْتِرَالْاِقَامَۃَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ

۱۸۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ کہے اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

---

[1] اذان میں شہادتین کو دو مرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دو مرتبہ اونچی آواز سے کہنے کو ترجیع کہتے ہیں۔

[2] ابومحذورہؓ بچے تھے ان کو اذان سکھائی گئی وہ شہادتین کو پست آواز سے ادا کرتے تھے کہ یہ کلمات ان کے لئے اجنبی تھے لہٰذا دوبارہ بلند آواز سے کہلوائے گئے اور چونکہ یہ سعادت انہیں نبی اکرم ﷺ سے حاصل ہوئی تھی لہٰذا پھر اسی کو مختلف اسناد سے جب روایت کیا گیا تو ایسا ہوگیا کہ گویا ترجیع سنت نبوی ہے حالانکہ جیسا کہ ذکر اس کی توجیہ دی ہے۔

حَدِيْثٌ حسنٌ صَحِيْحٌ وَهُوقَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِه يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ صحابہؓ و تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کا قول ہے اور امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى

۱۴۰: باب اقامت دو دو بار کہے

۱۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ ثَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِه يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ۔

۱۸۵: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ کہی جاتی تھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو روایت کیا ہے وکیع نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا۔ شعبہ، عمرو بن مرہ سے اور وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کو خواب میں دیکھا۔ یہ اصح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اذان اور اقامت دونوں دو دو مرتبہ ہیں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْاَذَانِ

۱۴۱: باب اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا

۱۸۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ نَا عَبْدُالْمُنْعِمِ وَهُوَصَاحِبُ السِّقَاءِ نَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ يَابِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِيْ اَذَانِكَ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِه وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِه وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِه وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

۱۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر اذان کہو اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت کو جانے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور تم نہ کھڑے ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو[1]۔

---

[1] نبی اکرم ﷺ کا حجرہ مبارک مسجد کے متصل تھا لہٰذا آپ ﷺ تقریباً اس وقت تشریف لاتے جب ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہا جاتا۔ آج کل امام مصلّی پر محراب میں بیٹھا ہوتا ہے اور امام و مقتدی سب بیٹھے رہتے ہیں اور جب ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہا جائے تب سب کھڑے ہوتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ آج بھی اگر ☜

۱۸۷: حدَّثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالْمُنْعِمِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حديثُ جابرٍ هذا حديثٌ لا نعرِفُهُ اِلَّا مِنَ الْوَجْهِ مِنْ حديثِ عَبْدِالْمُنْعِمِ وهُوَ اِسْنَادٌ مَجْهُوْلٌ

۱۸۷: ہم سے عبد بن حمید نے روایت کیا ان سے یونس بن محمد نے وران سے عبدمنعم نے اسی کی مثل روایت کیا۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں ہم جابرؓ کی اس حدیث کو عبدمنعم کی سند کے علاوہ نہیں جانتے اور یہ سند مجہول ہے۔

۱۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ الْاُذُنَ عِنْدَ الْاَذَانِ

۱۴۲: باب اذان دیتے ہوئے کان میں انگلی ڈالنا

۱۸۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَآءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَآءِ فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُدْخِلَ الْمُؤَذِّنُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فِي الْاَذَانِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْاِقَامَةِ اَيْضًا يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَهُوَقَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ اسْمُهُ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ.

۱۸۸: عون بن ابوجحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے اور وہ اپنا منہ پھیرتے تھے ادھر اُدھر اور ان کی دو انگلیاں ان کے دونوں کانوں میں تھیں جب کہ رسول اللہؐ اپنے سرخ خیمے میں تھے۔ راوی نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ (خیمہ) چمڑے کا تھا پھر بلالؓ عصا[۱] لیکر نکلے اور اسے میدان (بطحاء) میں گاڑ دیا پھر رسول اللہؐ نے اس کی طرف نماز پڑھی۔ آپؐ کے ارد گرد کتے اور گدھے چل پھر رہے تھے (یعنی خیمہ کے آگے) آپؐ کے جسم پر سرخ حلّہ تھا گویا کہ میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ (حلّہ[۲]) یمنی چادر کا ہوگا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوجحیفہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ مؤذن کے لئے اذان کے دوران انگلیوں کو کانوں میں ڈالنے کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت کہتے ہوئے بھی انگلیاں کانوں میں ڈالے اور یہ اوزاعیؒ کا قول ہے۔ ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ واقعہ حجۃ الوداع سے واپسی کا ہے جب آپ ﷺ نے محصّب میں قیام کیا تھا یہاں حضرت بلالؓ نے قبہ میں اذان دی تھی اس لئے گھومنا پڑا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر منارہ وغیرہ میں اذان دی جائے تو گھومنا چاہئے اور اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا بھی مستحب ہے اس کی وجہ خود حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ اس سے آواز بلند ہوتی ہے۔

٭امام ساتھ حجرے سے نکل کر آئے تو یہ کیا جا سکتا ہے لیکن امام آتے کرفوراً تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے یعنی نیت باندھ لیتا ہے اور مقتدی منتشر کھڑے ہوتے ہیں اور صفیں درست کرنے تک امام سورہ فاتحہ پڑھ لیتا ہے اور یوں تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ ملنے سے مقتدی محروم ہو جاتے ہیں۔ امام حجرے سے نکلے اور مقتدی قدقامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں تو پھر ایسا ہونا چاہیے کہ صف بندی پہلے ہو چکی ہو یا پھر امام نماز شروع کرنے سے پہلے صف بندی کرائے اور پھر تکبیر تحریمہ کہے۔

[۱] عنزہ ایسے عصا کو کہتے ہیں جس کے نیچے لوہا لگا ہو۔ (مترجم) [۲] حلّہ اگر چادر اور تہبند ایک ہی طرح کا ہو تو اسے حلّہ کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّثْوِيْبِ فِي الْفَجْرِ

۱۸۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّ بَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ بِلَالٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ الْمُلَائِيِّ وَاَبُوْاِسْرَائِيْلَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنَ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ وَاَبُوْ اِسْرَائِيْلَ اسْمُهٗ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَلَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدِاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَفْسِيْرِ التَّثْوِيْبِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّثْوِيْبُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌمِنَ النَّوْمِ وَهُوَقَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَقَالَ اِسْحٰقُ فِي التَّثْوِيْبِ غَيْرَ هٰذَا قَالَ هُوَ شَيْءٌ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَاَ الْقَوْمُ قَالَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ وَهٰذَا الَّذِيْ قَالَ اِسْحٰقُ هُوَ التَّثْوِيْبُ الَّذِيْ كَرِهَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالَّذِيْ اَحْدَثُوْهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَّ وَاَحْمَدُ التَّثْوِيْبَ اَنْ يَقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌمِّنَ النَّوْمِ فَهُوَ قَوْلٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ لَهُ التَّثْوِيْبُ اَيْضًا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَ رَاَوْهُ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌمِّنَ النَّوْمِ وَ رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ اُذِّنَ فِيْهِ وَنَحْنُ نُرِيْدُ اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ

۱۴۳: باب فجر کی اذان میں تثویب کے بارے میں

۱۸۹: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی حضرت بلالؓ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ تم تثویب کرو نمازوں میں مگر فجر کی نماز میں۔ اس باب میں ابومحذورہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث بلال کو ہم ابواسرائیل ملائی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور ابواسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے نہیں سنی۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے حسن بن عمارہ سے اور انہوں نے حکم بن عتیبہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن ابواسحاق ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور اختلاف کیا اہل علم نے تثویب کی تفسیر میں بعض اہل علم کے نزدیک تثویب یہ ہے کہ فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہے یہ ابن مبارکؒ اور احمدؒ کا قول ہے اور اسحاقؒ نے اس کے علاوہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ کے بعد یہ نیا طریقہ نکالا ہے کہ اگر لوگ اذان دینے کے بعد تاخیر کریں تو مؤذن اذان اور اقامت کے درمیان " قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ " کے الفاظ کہے (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) یہ تثویب جس کو اسحٰقؒ نے بیان کیا ہے اہل علم کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ وہ کام ہے جسے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں نے نکالا ہے (یعنی بدعت ہے)۔ تثویب کے متعلق ابن مبارکؒ اور احمدؒ کی تفسیر کہ یہ فجر کی اذان میں "الصَّلٰوةُ خَيْرٌمِّنَ النَّوْمِ" کے الفاظ کہنا ہے۔ یہی قول صحیح ہے اور اسے تثویب بھی کہا جاتا ہے۔ اسی کو اہل علم نے اختیار کیا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے فجر کی اذان میں "اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌمِّنَ النَّوْمِ" اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں داخل ہوا مسجد میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ اس میں اذان ہو چکی تھی اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم نماز ادا کریں پس مؤذن نے تثویب کہی تو عبداللہ بن عمرؓ مسجد سے نکل آئے

نُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ اِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ التَّثْوِيْبَ الَّذِيْ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدُ

اور فرمایا نکل چلو اس بدعتی کے پاس سے اور وہاں نماز ادا نہیں کی۔ مکروہ سمجھتے تھے عبداللہ بن عمرؓ اس تثویب کو جو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد شروع کی تھی۔

خلاصۃ الباب: تثویب کے معانی ترجمہ سے واضح ہیں۔ اذان کے بعد تثویب کو اکثر علماء نے بدعت اور مکروہ کہا خصوصاً جب اس کو سنت کی حیثیت سے اختیار کرلیا گیا ہو لیکن ضرورت کے موقع پر اس کو سنت اور عبادت سمجھے بغیر کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۴۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَيُقِيْمُ

۱۴۴: اذان کہنے والا ہی تکبیر کہے

۱۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَيَعْلٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِبْنِ اَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِبْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ فَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زِيَادٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاِفْرِيْقِيِّ وَالْاَفْرِيْقِيُّ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ اَحْمَدُ لَا اَكْتُبُ حَدِيْثَ الْاَفْرِيْقِيِّ قَالَ وَرَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُقَوِّيْ اَمْرَهُ وَيَقُوْلُ هُوَمُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَيُقِيْمُ.

۱۹۰: حضرت زید بن حارث صدائیؓ سے روایت ہے کہ مجھے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں اذان دوں فجر کی میں نے اذان دی پھر جب حضرت بلالؓ نے اقامت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم حدیث زیاد کو افریقی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور محدثین کے نزدیک افریقی ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ امام احمدؒ کا قول ہے کہ میں افریقی کی روایت نہیں لکھتا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے دیکھا محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کو وہ افریقی کو قوی کہا کرتے تھے اور وہ کہتے کہ ان کی حدیث صحت کے قریب ہے ور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ کے نزدیک یہ عمل واجب ہے جو اذان کہے وہی اقامت کہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں یہ مستحب ہے لہٰذا موذّن سے اجازت سے کر اقامت کوئی دوسرا کہہ سکتا ہے بشرطیکہ اس سے موذّن کو تکلیف اور رنج نہ ہو اور تکلیف ہو تو مکروہ ہے مستحب ہونے کی دلیل دارقطنی وغیرہ کی روایات ہیں۔

۱۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَذَانِ بِغَيْرِوُضُوْءٍ

۱۴۵: باب بغیر بے وضو اذان دینا مکروہ ہے

۱۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ

۱۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اذان دے مگر باوضو آدمی (یعنی جس آدمی کا وضو ہو)۔

۱۹۲ حدَّثنَا یَحْیی بْنُ مُوْسی نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَھٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَمْ یَرْفَعْہُ ابْنُ وَھْبٍ وَھُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالزُّھْرِیُّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْاَذَانِ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَکَرِھَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحَاقُ وَرَخَّصَ فِیْ ذٰلِکَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدُ۔

۱۹۲: یحییٰ بن موسیٰ، عبداللہ بن وہب سے وہ یونس سے اور وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا جس آدمی کا وضو نہ ہو وہ اذان نہ دے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کو مرفوع نہیں کہا وہب بن منبہ نے اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے اصح ہے اور زہری نے نہیں سنی کوئی حدیث ابو ہریرہؓ سے اور اختلاف ہے اہل علم کا بے وضو اذان دینے کے بارے میں۔ بعض اہل علم کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی یہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام احمدؒ کا قول ہے[1]۔

خلاصۃ الباب: احناف اور امام شافعیؒ کے نزدیک اذان کے لئے وضو شرط ہے۔

۱۴۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَۃِ

۱۴۶: باب امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

۱۹۳: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا اِسْرَائِیْلُ اَخْبَرَنِیْ سِمَاکُ بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُمْھِلُ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی اِذَا رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ حِیْنَ یَرَاہُ وَقَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَحَدِیْثُ سِمَاکٍ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَھٰکَذَا قَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِنَّ الْمُؤَذِّنَ اَمْلَکُ بِالْاَذَانِ وَالْاِمَامُ اَمْلَکُ بِالْاِقَامَۃِ۔

۱۹۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تاخیر کرتے اقامت میں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نکلتے ہوئے) دیکھ نہ لیتے جب انہیں دیکھتے تو نماز کے لئے اقامت کہتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور حدیث سماک کو اس روایت کے علاوہ ہم نہیں جانتے بعض اہل علم نے اس طرح کہا ہے کہ مؤذن کو اذان کا اور امام کو اقامت کا زیادہ اختیار ہے۔

خلاصۃ الباب: اقامت جس وقت امام چاہے اس وقت ہونی چاہیے۔ اسی حدیث سے فقہاء نے استدلال کر کے کہا ہے کہ اقامت امام کے خروج (نکلنے) کے بعد ہونی چاہیے۔ خروج کا مطلب یہ ہے کہ امام صفوں سے باہر ہو تو صفوں میں آ جائے اگر صفوں میں بیٹھا ہو تو مصلّی کی طرف چلنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔

۱۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَذَانِ بِاللَّیْلِ

۱۴۷: باب رات کو اذان دینا

۱۹۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ

۱۹۴: حضرت سالمؒ سے روایت ہے انہوں نے روایت کیا اپنے

---

[1] اس میں تطبیق یہ ہے کہ اگر جماعت کا وقت قریب ہو اور ابھی اذان نہ ہوئی ہو اور کوئی اذان کہنے والا نہ ہو ایک آدمی ہے جو اذان کہہ سکتا ہے لیکن اس کا وضو نہیں ہے تو وہ اذان کہہ دے پھر وضو کرے تاکہ وقت پر نماز ہو جائے اور نمازیوں میں خلل اور انتشار نہ ہو۔

سالمٍ عَنْ اَبِیهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی تَسْمَعُوْا تَاذِیْنَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَاُنَیْسَةَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْاَذَانِ بِاللَّیْلِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّیْلِ اَجْزَاَهُ وَلَا یُعِیْدُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ بِلَیْلٍ اَعَادَ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَ رَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ بِلَیْلٍ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُنَادِیَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِیْحُ مَا رَوٰی عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَیْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَ رَوٰی عَبْدُالْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ اَذَّنَ بِلَیْلٍ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ یُعِیْدَ الْاَذَانَ وَهٰذَا لَا یَصِحُّ لِاَنَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُنْقَطِعٌ وَلَعَلَّ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَرَادَ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَالصَّحِیْحُ رِوَایَةُ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَغَیْرِ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَلَوْ کَانَ حَدِیْثُ حَمَّادٍ صَحِیْحًا لَمْ یَکُنْ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ مَعْنًی اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَاِنَّمَا اَمَرَهُمْ فِیْمَا

باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ تو رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں پس تم لوگ کھایا پیا کرو یہاں تک کہ تم ابن امِ مکتوم کی اذان سنو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ، انیسہؓ، ابوذرؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے رات کو اذان دینے کے بارے میں بعض اہل علم کے نزدیک اگر مؤذن نے رات کو اذان دے دی تو کافی ہے اور اس کا لوٹانا ضروری نہیں ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر رات کو اذان دے تو دوبارہ اذان دینا ضروری ہے اور یہ قول سفیان ثوریؒ کا ہے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے وہ نافع سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلالؓ نے رات کو اذان دی تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ندا لگائیں کہ بندہ (بلال) وقت اذان سے غافل ہو گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلالؓ تو رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم لوگ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہو اور عبدالعزیز بن رواد نے روایت کیا نافع سے کہ حضرت عمرؓ کے مؤذن نے اذان دی رات کو تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ اذان دے یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نافع کی حضرت عمرؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمرؓ کی ہے اور اکثر راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور زہری سے انہوں نے سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ رات کو اذان دے دیتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ اگر حماد کی روایت صحیح ہوتی تو اس روایت کے کوئی معنی نہ ہوتے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بلالؓ اذان رات کو ہی دے دیتے ہیں آپ ﷺ نے اس حدیث میں انہیں آئندہ کے لئے حکم دیا ہے اور اگر آپ ﷺ نے

يَسْتَقْبِلُ فقال اِنّ بلالاً يُؤَذِّنُ بليلٍ وَلَوْ اَنّهُ اَمَرهُ باعَادة الاذان حين اَذّن قبل طُلُوعِ الفجر لم يَقُلْ اِنّ بِلالاً يُؤَذّنُ بليلٍ قال عليُّ بْنُ الْمديْنيّ حديْثُ حَمّاد بْنِ سَلَمَة عَنْ اَيُّوب عَنْ نافعٍ عَنِ ابْنِ عُمر عن النَّبيّ صلّى اللهُ عليه وسلّم هُو غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَوْاَخْطاءَ فِيْهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

نہیں طلوع فجر سے پہلے دوبارہ اذان دینے کا حکم دیا ہوتا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ بلالؓ رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں اور کہا علی بن مدینیؒ نے ایوب سے مروی حماد بن سلمہ کی حدیث جسے روایت کیا ہے ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اورانہوں نے نبی ﷺ سے وہ غیر محفوظ ہے اور اس میں حماد بن سلمہ نے خطا کی ہے۔

خلاصۃ الباب: محدثین اورفقہاء کے درمیان یہ بات چلی ہے کہ فجر کی اذان صبح صادق سے پہلے دی جا سکتی ہے یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ امام یوسفؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ کے نزدیک دی جا سکتی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام محمد سفیان ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی اذان بھی وقت سے پہلے نہیں دی جا سکتی اگر دیدی جائے تو لوٹانا واجب ہے کیونکہ حضرت بلالؓ نماز فجر کے لئے اذان نہیں کہتے تھے بلکہ کسی اور مقصد کے لئے کہتے تھے۔ دلائل احادیث میں موجود ہیں۔

۱۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَالْاَذَانِ

۱۴۸: باب اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے

۱۹۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ لَا يَخْرُجَ اَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اَوْاَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ وَيُرْوٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مَالَمْ يَاْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا عِنْدَنَا لِمَنْ لَهُ عُذْرٌ فِي الْخُرُوْجِ مِنْهُ وَ اَبُوالشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَهُوَ وَالِدُ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ وَقَدْ رَوٰى اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْهِ

۱۹۵: حضرت ابوشعثاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے باہر نکلا عصر کی اذان کے بعد تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ اذان کے بعد مسجد سے کوئی شخص بغیر عذر کے نہ نکلے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی ضروری کام ہو۔ اور روایت کیا گیا ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ کہتے ہیں کہ مسجد سے نکلنا جائز ہے جب تک اقامت شروع نہ ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ اس کے لئے ہے جو باہر نکلنے کے لئے کوئی عذر رکھتا ہو اور ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے اور وہ والد ہیں اشعث بن ابوشعثاء کے اور یہ حدیث بھی اشعث بن ابی شعثاء نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان کے بعد مسجد سے

نکلنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو نکلنا جائز ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ جانے والا شخص بغیر کسی عذر کے جا رہا ہے اس لئے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

۱۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ

۱۹۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوْا الْاَذَانَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجْزِئُ الْاِقَامَةُ اِنَّمَا الْاَذَانُ عَلٰى مَنْ يُرِيْدُ اَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

۱۴۹: باب سفر میں اذان

۱۹۶: حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو اذان کہو اور اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امامت کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ سفر میں اذان دی جائے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت ہی کافی ہے اذان تو اس کے لئے ہے جو لوگوں کو جمع کرنے کا ارادہ کرے اور پہلا قول اصح ہے اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: سفر میں جہاں دوسرے آدمیوں کے جماعت میں شامل ہونے کی توقع نہ ہو وہاں بھی اذان و اقامت دونوں مسنون ہیں۔

۱۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْاَذَانِ

۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ نَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ نَا حَمْزَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهٗ بَرَآءَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ تُمَيْلَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ وَاَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَجَابِرُ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ ضَعَّفُوْهُ تَرَكَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَوْلَا جَابِرُ

۱۵۰: باب اذان کی فضیلت

۱۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان دی سات برس تک ثواب کی نیت سے اس کے لئے دوزخ سے برأت لکھ دی گئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ثوبان رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے۔ ابوتمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے۔ جابر بن یزید جعفی کو محدثین نے ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے روایات لینا ترک کر دیا ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں میں نے سنا جارود سے وہ کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا

الْجُعْفِيُّ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ حَدِيْثٍ وَلَوْلَا حَمَّادُ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ فِقْهٍ.

انہوں نے کہا اگر جابر جعفی نہ ہوتے تو اہل کوفہ حدیث کے بغیر رہ جاتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو فقہ کے بغیر رہ جاتے۔

خلاصۃ الباب: اذان کی فضیلت میں متعدد احادیث صحیحہ موجود ہیں جیسا کہ امام ترمذیؒ وفی الباب سے ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اذان کہنے والے قیامت کے دن دوسرے سب لوگوں کے مقابلہ میں دراز گردن (سربلند) ہوں گے۔

۱۵۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

۱۹۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَصَحُّ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ اَنَّهُ لَمْ يُثْبِتْ حَدِيْثَ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَا حَدِيْثَ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَةَ فِيْ هٰذَا.

۱۵۱: باب امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے

۱۹۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ ائمہ کو ہدایت پر رکھ اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں اس باب میں عائشہؓ، سہل بن سعدؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوہریرہؓ کی حدیث سفیان ثوریؒ، حفص بن غیاث اور کئی حضرات نے اعمش سے روایت کی ہے انہوں نے روایت کی ابوصالح سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے انہوں نے کہا کہ یہ حدیث مجھے ابی صالح سے نہیں ابوہریرہؓ سے اور انہیں نبی ﷺ سے پہنچی ہے اور نافع بن سلیمان نے روایت کیا ہے اس روایت کو محمد بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابوصالح کی ابوہریرہؓ سے مروی حدیث اصح ہے ابوصالح کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث سے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابوصالح کی عائشہؓ سے مروی حدیث اصح ہے۔ علی بن مدینی سے مذکور ہے کہ ابوصالح کی ابوہریرہؓ سے مروی حدیث ثابت نہیں ہے۔ ابوصالح کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث بھی ثابت نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث کا یہ جملہ جوامع الکلم میں سے ہے متعدد مختلف فیہ مسائل میں احناف کا مسلک معتدل ہے۔(۱)امام کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے۔(۲)امام کی نماز ٹوٹ جائے تو مقتدی کی بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۵۲: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَااَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۱۹۹ حدَّثَنا اسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَ نْصارِیُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِکٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاُمِّ حَبِیْبَۃَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَعَآئِشَۃَ وَمُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ وَمُعَاوِیَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھٰکَذَا رَوٰی مَعْمَرٌ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ مِثْلَ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَرَوٰی عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّھْرِیِّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَرِوَایَۃُ مَالِکٍ اَصَحُّ.

۱۵۲: باب جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے

۱۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو اذان تو اسی طرح کہو جس طرح کہتا ہے مؤذن ۔اس باب میں ابورافع رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوسعید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا ہے معمر اور کئی راویوں نے اس حدیث کی مثل زہری سے۔ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور مالک رضی اللہ عنہ کی روایت اصح ہے۔

۱۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَنْ یَاْخُذَالْمُؤَذِّنُ عَلَی الْاَذَانِ اَجْرًا

۲۰۰: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌنَا اَبُوْزُبَیْدٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اِنَّ مِنْ اٰخِرِمَا عَھِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَایَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عُثْمَانَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ کَرِھُوْا اَنْ یَاْخُذَ عَلَی الْاَذَانِ اَجْرًاوَا سْتَحَبُّوْالِلْمُؤَذِّنِ اَنْ یَحْتَسِبَ فِیْ اَذَانِہٖ

۱۵۳: باب مؤذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے

۲۰۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت مجھے یہ تھی کہ میں ایسا مؤذن مقرر کروں جو اذان پر اجرت نہ لے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ مؤذن کے لئے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے اور مستحب ہے مؤذن کے لئے کہ وہ اذان دے آخرت کے ثواب کے لئے[1]۔

۱۵۴: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ

۱۵۴: باب جب مؤذن

[1] یہ بہتر ہے کہ مؤذن اجر آخرت کے لئے اذان دے لیکن متاخرین نے کہا ہے کہ مستقل مؤذن کے لئے تنخواہ ضروری ہے ہاں اگر کوئی صاحب استطاعت اس کا ذمہ لے کہ میں اذان ہمیشہ کہوں گا تو یہ بڑی بات ہے یا کوئی شخص کوئی اور کام کرے اور اذان دیتا رہے۔ (مترجم)

۱۵۴: بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَآءِ

۲۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ۔

اذان دے تو سننے والا کیا دعا پڑھے

۲۰۱: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے بعد یہ کہے" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر لیث بن سعید کی حکیم بن عبداللہ بن قیس کی روایت سے۔

۱۵۵: بَابٌ مِنْهُ اَيْضًا

۲۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ۔

۱۵۵: باب اسی سے متعلق

۲۰۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اذان سننے کے بعد کہا(اللّٰھُمَّ سے بعد تہ تک)" اے اللہ اس کامل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور ان کو مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔" امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے، محمد بن منکدر کی روایت سے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس روایت کو شعیب بن ابوحمزہ کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کیا ہو۔

۱۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

۲۰۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْنُعَيْمٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِيْ اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۱۵۶: باب اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں جاتی۔

۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی

اللّٰهِ ﷺ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ هٰذَا.

رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کی مثل اسحاق ہمدانی نے برید بن مریم کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۱۵۷: بَابُ مَاجَاءَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ

۱۵۷: باب اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں

۲۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کمی کی گئی ان میں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ اس باب میں عبادہ بن صامتؓ، طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸: بَابُ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۱۵۸: باب پانچ نمازوں کی فضیلت

۲۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَنَسٍ وَحَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے (صغیرہ گناہوں کا) جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۱۵۹: باب جماعت کی فضیلت

۲۰۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز اکیلے

وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَعَامَّةُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالُوْا خَمْسٌ وَعِشْرِيْنَ اِلَّا ابْنُ عُمَرَ فَاِنَّهٗ قَالَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ.

نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا نافع نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جماعت کی نماز منفرد کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اکثر راویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچیس درجے کا قول نقل کیا ہے سوائے ابن عمرؓ کے کہ انہوں نے ستائیس درجے کہا ہے۔

۲۰۷: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ الرَّجُلِ فِى الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز ادا کرنے والے آدمی کی نماز اس کے اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا يُجِيْبُ

۱۶۰: باب جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی نماز کے لئے نہ پہنچے)

۲۰۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِىْ اَنْ يَجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى اَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِى الدَّرْدَآءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ ابْنِ اَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۲۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیوں کا ڈھیر جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز کا حکم دوں اور نماز کے لئے اقامت کہی جائے پھر میں آگ لگا دوں ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ اس باب میں ابن مسعود، ابودرداء، ابن عباس، معاذ بن انس، جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہؓ سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد میں نماز کے لئے (حاضر نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ یہ تاکید سختی اور تنبیہ کے معنی میں ہے اور کسی شخص کے لئے جماعت

هٰذَا عَلَى التَّغْلِيْظِ وَالتَّشْدِيْدِ وَلَا رُخْصَةَ لِاَحَدٍ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ لَايَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَاجَمَاعَةً فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنْ لَا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا ۔

کوترک کرنے کی اجازت نہیں الایہ کہ اس کوکوئی عذر ہو۔مجاہدؒ نے کہا کہ سوال کیا گیا ابن عباسؓ سے ایسے شخص کے متعلق جو دن میں روزے رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو لیکن نہ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جماعت میں۔فرمایا (ابن عباسؓ نے) وہ جہنمی ہے۔ہم سے روایت کیا اسے حماد نے انہوں نے محاربی سے اور وہ لیث سے اور وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص جمعہ اور جماعت میں نہ حاضر ہوتا ہو قصداً یا تکبر کی وجہ سے یا جماعت کو حقیر سمجھ کر (وہ جہنمی ہے)۔

خلاصۃ الابواب: (۱) اذان کا جواب دینا چاہئے (۲) پچاس نمازوں کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا وروہاں کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں اس کی تائید حدیث باب کے اگلے جملہ سے ہوتی ہے۔(۳) بعض مسنون طریقے سے اذان کا جواب دینے اور اس کے بعد دعا وسیلہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرمادیں گے۔(۴) امام احمدؒ کا مسلک اس حدیث کی بناء پر یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض عین ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے بہر حال جماعت کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔(۵) تھوڑی سی محنت پر اتنا بڑا ثواب کہ ایک نماز پر ستائیس گنا اجر دینے کا وعدہ ہے۔

۱۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

۱۶۱: باب وہ شخص جو اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے

۲۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ انْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مِحْجَنٍ وَيَزِيْدَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ

۲۰۹: جابر بن یزیدؒ بن اسود سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے کہ میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں۔ پس میں نے نماز پڑھی آپ ﷺ کے ساتھ صبح کو مسجد خیف میں جب نماز ختم ہوئی تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور دیکھا دو آدمیوں کو کہ انہوں نے باجماعت نماز نہیں پڑھی تھی آپؐ نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ پس انہیں لایا گیا اس حالت میں کہ ان کی رگیں خوف سے پھڑک رہی تھیں آپؐ نے پوچھا تمہیں ہمارے ساتھ کس چیز نے نماز پڑھنے سے روکا؟ انہوں نے کہا ہم نے اپنی منزلوں میں نماز ادا کر لی تھی آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو اگر تم اپنی منزلوں میں نماز پڑھ لو اور پھر مسجد میں آؤ تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھو وہ تمہارے لئے نفل

اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ یَزِیْدَ ابْنِ الْاَسْوَدِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ وَحْدَهٗ ثُمَّ اَدْرَکَ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّهٗ یُعِیْدُ الصَّلَوَاتِ کُلَّهَا فِی الْجَمَاعَةِ وَاِذَا صَلَّی الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهٗ ثُمَّ اَدْرَکَ الْجَمَاعَةَ قَالُوْا فَاِنَّهٗ یُصَلِّیْهَا مَعَهُمْ وَیَشْفَعُ بِرَکْعَةٍ وَالَّتِیْ صَلّٰی وَحْدَهٗ هِیَ الْمَکْتُوْبَةُ عِنْدَ هُمْ.

ہوگی۔ اس باب میں محجن اور یزید بن عامر سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یزید بن اسود کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی علماء کا قول بھی ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوریؒ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کہ اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پالے تو تمام نمازیں جماعت میں لوٹا سکتا ہے اگر مغرب کی نماز اکیلے پڑھی پھر جماعت مل گئی تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اور اس میں ایک رکعت ملا کر اسے جفت کر دے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی ہوگی وہی فرض ہوگی (یعنی جماعت کے ساتھ جو نماز پڑھی وہ نفل شمار ہوگی اور جو پہلے تنہا پڑھی تھی وہی فرض شمار ہوں گے۔

۱۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجَمَاعَةِ فِیْ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّیَ فِیْهِ مَرَّةً

۱۶۲: باب اس مسجد میں دوسری جماعت جس میں ایک مرتبہ جماعت ہو چکی ہو

۲۱۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَتَّجِرُ عَلٰی هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰی مَعَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَالْحَکَمِ بْنِ عُمَیْرٍ وَقَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ هِمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ قَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ یُصَلِّیَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِیْ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّیَ فِیْهِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یُصَلُّوْنَ فُرَادٰی وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَمَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ یَخْتَارُوْنَ الصَّلٰوةَ فُرَادٰی

۲۱۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھ لینے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تجارت کرے گا اس آدمی کے ساتھ۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھ لی۔ اس باب میں ابوامامہ، ابوموسیٰ اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا کہ ابوسعید کی حدیث حسن ہے اور صحابہؓ وتابعینؒ میں سے کئی اہل علم کا یہ قول ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہی کہتے ہیں احمدؒ اور اسحاقؒ بھی اور بعض اہل علم کے نزدیک وہ نماز پڑھیں اکیلے اکیلے (یعنی پہلی جماعت کے بعد آنے والے لوگ اپنی اپنی انفرادی نماز پڑھیں دوبارہ جماعت نہ کریں) یہ قول سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ (بعد میں آنے والے جماعت نہ کریں) وہ الگ الگ نماز پڑھیں۔

(فائدہ) یہی مسلک حنفیہ کا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر دوبارہ جماعت کی عام اجازت دے دی جائے تو پھر پہلی اور اصل جماعت کا اتنا اہتمام نہ رہے گا۔

۱۶۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِ فِیْ جَمَاعَةٍ

۲۱۱ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ نَاسُفْیَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَالْعِشَآءَ فِیْ جَمَاعَةٍ کَانَ لَهٗ قِیَامُ نِصْفِ لَیْلَةٍ وَمَنْ صَلَّی الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ کَانَ لَهٗ کَقِیَامِ لَیْلَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ رُوَیْبَةَ وَجُنْدُبٍ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَبُرَیْدَةَ .

۱۶۳: باب عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

۲۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشاء کی نماز کے لئے اس کے لئے نصف رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے صبح اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے پوری رات کے قیام کا اجر ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمارہ بن ابورویبہ رضی اللہ عنہ، جندب رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور بُریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔

۲۱۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْیَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عُثْمَانَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْقُوْفًا وَرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ مَرْفُوْعًا .

۲۱۲: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پس تم اللہ کی پناہ نہ توڑو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث عثمان حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہؓ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور کئی سندوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۱۳ : حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِیُّ نَا یَحْیَی بْنُ کَثِیْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِیُّ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ الْکَحَّالِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الْخُزَاعِیِّ عَنْ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هٰذَاحَدِیْثٌ غَرِیْبٌ .

۲۱۳: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دو۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

۲۱۴ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلِ ابْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا

۱۶۴: باب پہلی صف کی فضیلت

۲۱۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر پہلی اور سب سے بری آخری صف ہے جبکہ عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری اور سب سے بری پہلی صف ہے۔ اس

اَوَّلُهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ وَعَآئِشَةَ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

باب میں جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، عائشہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور انسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۲۱۵: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَلِلثَّانِیْ مَرَّةً وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ یَعْلَمُوْنَ مَافِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَا اسْتَهَمُوْا حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِکٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۲۱۵۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ استغفار کرتے تھے فرمایا نبی ﷺ نے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں (شامل ہو کر) نماز پڑھنے کا کتنا اجر ہے پھر وہ اسے (یعنی پہلی صف کو) قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو ضرور وہ قرعہ اندازی کریں۔ یہ حدیث ہم سے روایت کی اسحاق بن موسیٰ انصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۱۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ

۱۶۵: باب صفوں کو سیدھا کرنا

۲۱۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ یَوْمًا فَرَاٰی رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْلَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَآءِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ نُعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ اِقَامَةُ الصَّفِّ وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یُوَکِّلُ رَجُلًا بِاِقَامَةِ الصُّفُوْفِ وَلَا یُکَبِّرُ حَتّٰی یُخْبَرَ اَنَّ الصُّفُوْفَ قَدِ اسْتَوَتْ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَعُثْمَانَ اَنَّهُمَا کَانَا

۲۱۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو درست فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ نکلے تو آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا اس کا سینہ صف سے آگے بڑھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو (برابر کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ پھوٹ ڈال دے گا تمہارے دلوں میں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن سمرہؓ، براءؓ، جابر بن عبداللہؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایات مروی ہیں ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں نعمان بن بشیر کی مروی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے اور یہ مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ ایک آدمی کو صفیں سیدھی کرنے کے لئے مقرر کرتے تھے اور اس وقت تک تکبیر (اولیٰ) نہ کہتے جب تک انہیں بتا نہ دیا جاتا کہ صفیں سیدھی ہو گئی ہیں۔ مروی ہے حضرت علیؓ اور

يَتَعَاهَدَانِ ذٰلِكَ يَقُوْلَانِ اسْتَوُوْا وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ تَقَدَّمْ يَافُلَانُ تَاَخَّرْ يَافُلَانُ.

عثمانؓ سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور فرمایا کرتے ''برابر ہو جاؤ'' اور حضرت علیؓ فرمایا کرتے ''اے فلاں آگے ہو جا'' اے فلاں پیچھے ہو جا۔

۱۶۶ :بَابُ مَاجَاءَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

۱۶۶: باب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے عقلمند اور ہوشیار میرے قریب رہا کریں

۲۱۷ حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاخَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ وَخَالِدُ الْحَذَّاءُ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ يُكْنٰى اَبَا الْمُنَازِلِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَنَّ خَالِدًا الْحَذَّاءَ مَاحَذَا نَعْلًا قَطُّ اِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ اِلٰى حَذَّاءٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِ وَاَبُوْمَعْشَرٍ اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ.

۲۱۷: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے میرے قریب تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں (یعنی بصیرت وعقل میں) پھر وہ جو ان کے قریب ہوں اور نہ تم اختلاف کرو آپس میں تاکہ تمہارے دلوں میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور باز رہو بازاروں کے شور وغل سے۔ اس باب میں ابی بن کعب، ابن مسعود، ابوسعید، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ کو مہاجرین اور انصار کا اپنے قریب رہنا پسند تھا تاکہ وہ آپؐ سے (مسائل کو) محفوظ رکھیں اور خالد الحذاء خالد بن مہران ہیں ان کی کنیت ابو المنازل ہے (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا کہ خالد حذاء نے کبھی جوتا نہیں بنایا وہ ایک جوتے بنانے والے کے پاس بیٹھا کرتے تھے اس لئے اسی نسبت سے مشہور ہو گئے اور ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

۱۶۷ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيْ

۱۶۷: باب ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

۲۱۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَاضْطَرَّ النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

۲۱۸: عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ہم نے امراء میں سے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی پس ہمیں مجبور کیا لوگوں نے تو ہم نے نماز پڑھی دو ستونوں کے درمیان اور جب ہم نماز پڑھ چکے تو فرمایا انس بن مالکؓ نے ہم اس سے پرہیز کرتے تھے (یعنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے) رسول اللہ ﷺ کے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ قُرَّۃَ بْنِ اِیَاسٍ الْمُزَنِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حدیثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْکَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُّصَفَّ بَیْنَ السَّوَارِیْ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمدُ وَاِسْحَاقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِکَ .

زمانے میں ۔ اس باب میں قرہ بن ایاس مزنی سے بھی روایت ہے ۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اور مکروہ سمجھتے ہیں بعض اہل علم ستونوں کے درمیان صف بنانے کو اور یہ احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے ۔ بعض اہل علم نے اس کی (یعنی ستونوں کے درمیان صف کی) اجازت دی ہے ۔

۱۲۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ

۱۲۸: باب صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا

۲۱۹ : حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ ھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ قَالَ اَخَذَ زِیَادُ ابْنُ اَبِی الْجَعْدِ بِیَدِیْ وَنَحْنُ بِالرَّقَّۃِ فَقَامَ بِیْ عَلٰی شَیْخٍ یُقَالُ لَہٗ وَابِصَۃُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ فَقَالَ زِیَادٌحَدَّثَنِی ھٰذَا الشَّیْخُ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ وَالشَّیْخُ یَسْمَعُ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعِیْدَ الصَّلٰوۃَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ وَابِصَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ وَقَالُوْا یُعِیْدُ اِذَا صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ یُجْزِئُہٗ اِذَا صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَقَدْ ذَھَبَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ اِلٰی حَدِیْثِ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَیْضًا قَالُوْا مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ یُعِیْدُ مِنْھُمْ حَمَّادُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ وَابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَوَکِیْعٌ وَرَوٰی حَدِیْثَ حُصَیْنٍ عَنْ ھِلَالِ ابْنِ یَسَافٍ غَیْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَایَۃِ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ زِیَادِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ حُصَیْنٍ مَایَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ھِلَالًا قَدْ

۲۱۹: ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا رقہ کے مقام پر اور مجھے اپنے ساتھ ایک شیخ کے پاس لے گئے انہیں وابصہ بن معبد کہا جاتا ہے ان کا تعلق قبیلہ بنی اسد سے تھا مجھ سے زیاد نے کہا مجھے روایت بیان کی اس شیخ نے کہ ایک آدمی نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے تو نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ نماز کو لوٹائے (یعنی دوبارہ پڑھے) اور اس بات کو شیخ سن رہے تھے۔ اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث مروی ہیں ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے اور مکروہ کہا اہل علم کی ایک جماعت نے کہ کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو اسے نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور یہ قول ہے احمدؒ اور اسحٰقؒ کا اور اہل علم کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ اس کی نماز ہو جائیگی اور یہ قول ہے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا ۔ اہل کوفہ میں سے بھی علماء کی ایک جماعت وابصہ بن معبد کی روایت پر عمل کرتی ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھے ان میں حماد بن ابی سلیمان ، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع شامل ہیں اور روایت کی ہے حدیث حصین کئی لوگوں نے ہلال بن ابو یساف سے ابوالاحوص کی روایت کی طرح ۔ روایت ہے زیاد بن ابوالجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حصین کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے وابصہ کا زمانہ پایا ہے ۔ محدثین اس بارے میں اختلاف کرتے

اَدْرَکَ وَابِصَةَ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ اَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زِيَادِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَجُلاً صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ فَاِنَّهُ يُعِيْدُ .

ہیں بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو ہلال عمرو بن راشد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور بعض محدثین کا کہنا ہے کہ حصین کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو وہ زیاد بن ابی جعدا سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ ہلال بن یساف سے اسی سند سے کئی احادیث مروی ہیں کہ وہ زیاد بن جعدا سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار سے روایت ہے وہ محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ زیاد بن ابی جعد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ بن معبد نے کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی تو اس کو نبی ﷺ نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں میں نے جارود سے سنا انہوں نے کہا میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ جب کوئی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

۱۶۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رَجُلٌ

۱۶۹: باب وہ شخص جس کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو

۲۲۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

۲۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر داہنی طرف سے پکڑ کر مجھے داہنی طرف کر دیا۔ اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی شخص ہو تو اسے امام کے ساتھ

قَالُوْا اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْاِمَامِ يَقُوْمُ عَنْ يَمِينِ الْاِمَامِ.

دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔

۱۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

۱۷۰: باب وہ شخص جس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے دو آدمی ہوں

۲۲۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَأَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَ مِنَّا اَحَدُنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ فَاَقَامَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْاٰخَرَ عَنْ يَسَارِهِ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُسْلِمٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۲۲۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھے (یعنی امامت کرے) اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور مروی ہے ابن مسعودؓ سے کہ انہوں نے علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رضی اللہ عنہ کی امامت کی تو ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا اور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حافظے پر اعتراض کیا ہے کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) جو شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو تو سوائے مغرب، فجر اور عصر کے بعد میں اسے کوئی جماعت مل جائے تو نفل کی نیت سے شامل ہو جانا اس حدیث کی بناء پر مسنون ہے۔ (۲) جمہور ائمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ جس مسجد کے امام اور مؤذن مقرر ہوں اور اس میں ایک مرتبہ اہل محلہ نماز پڑھ چکے ہوں وہاں دوسری جماعت مکروہ تحریمی ہے اگر اہل محلہ نے چپکے سے اذان کہہ کر پڑھ لی جس کی اطلاع دوسرے اہل محلہ کو نہ ہو سکی یا غیر اہل محلہ نے آ کر جماعت کر لی تو اس صورت میں اہل محلہ کو جماعت کرانے کا حق ہے (۳) اس بات پر اتفاق ہے کہ صفیں درست کرنا سنن صلوۃ میں سب سے زیادہ مؤکدہ ہیں۔ بعض حضرات نے اس کو واجب قرار دیا ہے (۴) مراد دانشمند اور اہل بصیرت لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہئے اس کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ (۵) مساجد میں ادب واحترام کو ملحوظ رکھنا اور شور شغب سے بچنا بھی ضروری ہے۔ (۶) مسجد نبویؐ کے ستون متوازی نہیں تھے اس لئے فرمایا کہ ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے اگر ستون سیدھے ہوں تو مکروہ نہیں ہے (۷) ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے نزدیک پچھلی صف میں کوئی شخص تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے اگر پہلی صف مکمل ہو گئی تو کسی اور شخص کا انتظار کرے اگر کوئی نہ آئے تو اگلی صف میں سے کسی کو کھینچ لے۔ (۸) امام کے ساتھ ایک مقتدی ہو تو امام کے دائیں جانب دو یا اس سے زیادہ ہوں تو امام کو آگے ہو جانا چاہئے۔

۱۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رِجَالٌ وَنِسَآءٌ

۱۷۱: باب وہ شخص جو مردوں اور عورتوں کی امامت کرے

۲۲۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ

۲۲۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ان کی دادی

عَنْ اِسْحٰقَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانَ مَعَ الْاِمَامِ رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهُمَا وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ اِذَاكَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَقَالُوْا اِنَّ الصَّبِيَّ لَمْ تَكُنْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَكَانَ اَنَسٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقَامَهٗ مَعَ الْيَتِيْمِ خَلْفَهٗ فَلَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيْمِ صَلٰوةً لَمَا اَقَامَ الْيَتِيْمَ مَعَهٗ وَلَا قَامَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُوْسَى ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَقَامَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ اَنَّهٗ اِنَّمَا صَلّٰى تَطَوُّعًا اَرَادَ اِدْخَالَ الْبَرَكَةِ عَلَيْهِمْ۔

ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کی اپنے پکائے ہوئے کھانے سے دعوت کی آپ ؐ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تا کہ ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھیں۔ انس ؓ نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے اپنی چٹائی اٹھائی جو زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے میں نے اور یتیم نے آپ ؐ کے پیچھے صف بنائی جبکہ بڑھیا (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں۔ آپ ؐ نے نماز پڑھائی دو رکعت پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ ابوعیسیٰ ؒ فرماتے ہیں حدیث انس ؓ صحیح ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی آدمی اور عورت ہو تو آدمی امام کی دائیں جانب اور عورت پیچھے کھڑی ہو جائے۔ بعض علماء اس حدیث سے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بچے کی نماز ہی نہیں لہذا انس ؓ نے تنہا کھڑے ہو کر آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یتیم کے ساتھ کھڑا کیا تھا اگر آپ ؐ یتیم (ایک صحابی ہیں ان کا نام ضمیرہ بن ضمیرہ ہے) کی نماز کو صحیح نہ سمجھتے تو انہیں انس ؓ کے ساتھ کھڑا نہ کرتے بلکہ انس ؓ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کرتے اور روایت کی ہے موسیٰ بن انس ؓ نے حضرت انس ؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے ان کو دائیں جانب کھڑا کیا اور اس حدیث میں اس بات پر بھی دلالت ہے کہ یہ نفل نماز تھی آپ ؐ نے برکت کے ارادے سے ایسا کیا (یعنی دو رکعت نماز پڑھی)۔

۱۷۲: بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

۱۷۲: باب امامت کا کون زیادہ حق دار ہے

۲۲۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَآءٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ

۲۲۳: اوس بن ضمعج کہتے ہیں میں نے ابومسعود انصاری ؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم کی امامت ان میں بہترین قرآن پڑھنے والا کرے۔ اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سنت کے متعلق زیادہ علم رکھتا ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو زیادہ عمر

الْقَوْمَ اَقْرَؤُ هُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَ مُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَاَكْبَرُ هُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَقْدَ مُهُمْ سِنًّا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَعَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُ هُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ وَقَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَذِنَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لِغَيْرِهٖ فَلَابَاْسَ اَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَقَالُوْا السُّنَّةُ اَنْ يُصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِذَا اَذِنَ فَاَرْجُوْا اَنَّ الْاِذْنَ فِي الْكُلِّ وَلَمْ يَرَبِهٖ بَاْسًا اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ بِهٖ اَنْ يُصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ ۔

رسیدہ ہو وہ امامت کرے اور کسی کی اجازت کے بغیر اس کی امامت کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور کوئی شخص گھر والے کی جازت کے بغیر اس کی مسند (یعنی باعزت جگہ) پر نہ بیٹھے۔ محمود نے اپنی حدیث میں ''اَكْبَرُ هُمْ سِنًّا'' کی جگہ ''اَقْدَمُهُمْ سِنًّا'' کے الفاظ کہے ہیں اور اس باب میں ابوسعید، انس بن مالکؓ، مالک بن حویرثؓ اور عمرو بن ابی سلمہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابومسعودؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو قراءت میں افضل اور سنت سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے ان حضرات کے نزدیک گھر کا مالک امامت کا زیادہ مستحق ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر اس نے کسی اور کو امامت کی اجازت دے دی تو اس کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں اور بعض نے اسے مکروہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ گھر والے کا نماز پڑھنا سنت ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا قول کہ کوئی شخص اپنے غلبہ کی جگہ پر ماموم (یعنی مقتدی) نہ بنایا جائے اور نہ کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی باعزت جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے لیکن اگر کوئی اس کی اجازت دے تو مجھے امید ہے کہ یہ ان تمام باتوں کی اجازت ہوگی اور ان کے (امام احمد بن حنبلؒ) کے نزدیک صاحب خانہ کی اجازت سے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۷۳ : بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

۱۷۳: باب اس اگر کوئی امامت کرے تو قراءت میں تخفیف کرے

۲۲۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ

۲۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو (قرأت میں) تخفیف کرے کیونکہ ان میں (یعنی مقتدیوں میں) چھوٹے، ضعیف اور مریض بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔ اس باب میں عدی بن حاتمؓ، انسؓ، جابر بن سمرۃؓ، مالک بن عبداللہؓ،

واقِدٍ وعُثْمانَ بْنِ اَبِی الْعاصِ و اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَجابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوْا اَنْ لَّایُطِیْلَ الْاِمَامُ الصَّلٰوۃَ مَخَافَۃَ الْمَشَقَّۃِ عَلَی الضَّعِیْفِ وَالْکَبِیْرِ وَالْمَرِیْضِ وَاَبُوالزِّنَادِ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ ذَکْوَانَ وَالْاَعْرَجُ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْمَدَنِیُّ یُکْنٰی اَبَا دَاوٗدَ.

ابوواقد، عثمان بن ابوا لعاصؓ، ابومسعودؓ، جابر بن عبداللہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ امام کو چاہیے کہ نماز کو طویل نہ کرے کمزور، بوڑھے مریض کی تکلیف کے خوف سے۔ ابوزناد کا نام ذکوان ہے اور اعرج، عبدالرحمٰن بن ہرمز المدینی ہیں ان کی کنیت ابوداؤد ہے۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوۃً فِیْ تَمَامٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ہلکی اور مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَحْرِیْمِ الصَّلٰوۃِ وَتَحْلِیْلِهَا

۱۷۴: باب نماز کی تحریم وتحلیل

۲۲۶: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ طَرِیْفِ السَّعْدِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ وَلَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَۃٍ فِیْ فَرِیْضَۃٍ اَوْ غَیْرِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَآئِشَۃَ وَحَدِیْثُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَاَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَقَدْ کَتَبْنَاهُ فِیْ اَوَّلِ کِتَابِ الْوُضُوْءِ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَنَّ تَحْرِیْمَ الصَّلٰوۃِ التَّکْبِیْرُ وَلَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِی الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِالتَّکْبِیْرِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَمِعْتُ اَبَا بَکْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِیٍّ [illegible]لَ لَوِافْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلٰوۃَ بِسَبْعِیْنَ اسْمًا [illegible]اءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَمْ یُکَبِّرْ لَمْ یُجْزِہٖ وَاِنْ

۲۲۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز کی کنجی طہارت ہے۔ اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے اور اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ نہ پڑھی فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ (یعنی نوافل وغیرہ) اس باب میں حضرت علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث اسناد کے اعتبار سے حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث سے بہت بہتر اور اصح ہے ہم نے یہ حدیث (ابوسعیدؓ) کتاب الوضوء میں بیان کی ہے، اور اسی پر صحابہؓ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ نماز کی تحریم تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن ابان سے وہ کہتے تھے میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے تھے اگر کوئی آدمی اللہ کے نوے ناموں کو ذکر کر کے نماز شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو اس کی نماز جائز نہیں اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو میں حکم کرتا ہوں

اَحْدَثَ قَالَ اَنْ يُسَلِّمَ اَمَرْتُهُ اَنْ يَتَوَضَّاءَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلَى مَكَانِهٖ وَيُسَلِّمَ اِنَّمَا الْاَمْرُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اسْمُهٗ مُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

کہ وضو کرے پھر واپس آئے اپنی جگہ پر اور سلام پھیرے اور اس کی نماز اپنے حال پر ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قُطعَہ ہے۔

۱۷۵ : بَابُ فِيْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ

۱۷۵: باب تکبیر کے وقت انگلیوں کا کھلا رکھنا

۲۲۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْسَعِيْدِ نِ الْاَشَجُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَاَخْطَاَ ابْنُ يَمَانٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے نماز کے لئے تو اپنی انگلیاں سیدھی رکھتے[1]۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کی انگلیوں کو اوپر لے جاتے سیدھا کر کے۔ یہ روایت اصح ہے، یحییٰ بن یمان کی روایت سے اور اس حدیث میں ابن یمان نے خطا کی ہے۔

۲۲۸ :حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ نَا ابْنُ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ يَمَانٍ وَحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ يَمَانٍ خَطَاٌ.

۲۲۸: حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو انگلیوں کو سیدھا کر کے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ، یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اس حدیث کو اصح سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) دینی اعتبار سے افضل آدمی کو امام بنانا چاہئے۔ (۲) امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (۳) رکوع میں انگلیاں پھیلانا اور سجدہ میں ملانا مسنون ہے۔

۱۷۶ :بَابُ فِيْ فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

۱۷۶: باب تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بارے میں

۲۲۹ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ

۲۲۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ خالص اللہ کی رضا کے لئے باجماعت نماز پڑھی اس کی دو چیزوں سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ جہنم سے نجات اور نفاق

---

[1] اس کے دو معنی ہیں ایک انگلیوں کو سیدھا رکھنا اور دوسرا انگلیوں کو پھیلا کر رکھنا یہاں پہلے معنی لینا زیادہ صحیح ہیں۔ (مترجم)

يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ اِلَّا مَا رَوٰى سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيْبٍ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَعُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ لَمْ يُدْرِكْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ۔

سے نجات ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ سے مرفوعاً بھی مروی ہے ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو سلم بن قتیبہ، طعمہ بن عمرو کے علاوہ کسی اور نے بھی مرفوع کیا ہو، سلم بن قتیبہ بواسطہ طعمہ بن عمرو کے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حبیب بن بجلی سے وہ انس بن مالکؓ سے انہیں کا قول روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ھناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انس بن مالک کا قول بیان کیا اور اس کو مرفوع نہیں کیا اور اس حدیث کو روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مثل اور یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے کیونکہ عمارہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

۱۷۷ : بَابُ مَايَقُوْلُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۱۷۷: باب نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے

۲۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَجُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَشْهَرُ حَدِيْثٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ اَخَذَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ

۲۳۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے رات کو تو تکبیر کہتے پھر فرماتے : " سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ .... " تک پڑھتے) (ترجمہ) اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند و برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا (اللہ بہت بڑا ہے) پھر فرماتے " اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ "(یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے اور جاننے والا ہے شیطان مردود کے تکبر وسوسے اور سحر سے) اس باب میں حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عائشہؓ، جابرؓ، جبیر بن مطعمؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات مروی ہیں ۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید اس باب کی مشہور ترین حدیث ہے اور علماء کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے۔ جبکہ اکثر اہل علم کے نزدیک

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰهَ غَیْرُکَ وهٰکَذَارُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِهِمْ وَقَدْ تُکُلِّمَ فِیْ اِسْنَادِ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ کَانَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یَتَکَلَّمُ فِیْ عَلِیِّ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا یَصِحُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ

نبی ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰهَ غَیْرُکَ'' اور اسی طرح مروی ہے عمر بن خطابؓ اور ابن مسعودؓ سے۔ اور اکثر تابعینؒ اور ان کے علاوہ اہل علم کا یہی عمل ہے۔ ابوسعیدؓ کی حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے اور یحییٰ بن سعید اور علی بن علی نے بھی ابوسعیدؓ کی حدیث پر کلام کیا ہے اور امام احمدؒ کا قول ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَیَحْیَی بْنُ مُوْسٰی قَالَا نَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَارِثَةُ قَدْ تُکُلِّمَ فِیْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاَبُو الرِّجَالِ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ۔

۲۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے: ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰهَ غَیْرُکَ'' امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے اور حارثہ کا حافظہ قوی نہیں تھا اور ابورجال کا نام محمد بن عبدالرحمن ہے۔

۱۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۷۸: باب بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنا

۲۳۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا سَعِیْدُ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ قَیْسِ ابْنِ عَبَایَةَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْغَضَ اِلَیْهِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ یَعْنِیْ مِنْهُ وَقَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ یَقُوْلُهَا فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلّٰی

۲۳۲: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے بیٹے کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے نماز میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھتے ہوئے سنا تو کہا اے بیٹے یہ تو نئی چیز ہے (بدعت) نئی چیزوں سے بچو۔ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابہؓ میں سے کسی کو بھی بدعت پیدا کرنے کا اپنے والد سے زیادہ دشمن نہیں دیکھا اور کہا ان کے والد نے میں نے نماز پڑھی ہے نبی ﷺ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ پس تم (بلند آواز سے بھی بسم اللہ) نہ کہو اور جب تم نماز پڑھو تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' سے (قرأت) شروع کرو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے اور اس پر اکثر اہل علم جن میں ابوبکرؓ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَايَرَوْنَ اَنْ يَجْهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْا وَيَقُوْلُهَا فِيْ نَفْسِهٖ.

عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ وغیرہ اور تابعینؒ کا عمل ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ احمدؒ اور اسحاقؒ کا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو اونچی آواز سے نہ پڑھے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' آہستہ پڑھے''۔

۱۷۹: بَابُ مَنْ رَاَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۷۹: باب بسم اللّٰہ کو بلند آواز سے پڑھنا

۲۳۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا عِدَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ رَاَوُا الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَمَّادٍ هُوَابْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ خَالِدٍ هُوَاَبُوْ خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ وَاسْمُهٗ هُرْمُزُ وَهُوَ كُوْفِيٌّ.

۲۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' سے شروع فرماتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض اہل علم کا صحابہ میں سے اسی پر عمل ہے جن میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ شامل ہیں اور صحابہؓ کے بعد تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' بلند آواز سے پڑھے اور امام شافعیؒ، اسمٰعیل بن حماد بن سلیمان اور ابوخالد الوالبی کوفی۔ ان کا نام ہرمز ہے ان کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۰: بَابُ فِيْ اِفْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۱۸۰: باب '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ '' سے قرأت شروع کی جائے

۲۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ

۲۳۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ قرأت شروع کرتے تھے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہؓ، تابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا اس پر عمل تھا وہ قرأت کو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے شروع کرتے تھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمانؓ قرأت ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے شروع کرتے تھے اور دوسری سورت سے سورۃ فاتحہ کو پہلے

وعُثْمَان كَانُوْا يفْتتحُوْن الْقِراءَ ةَ بالْحمْدُلِلّٰه رَبّ الْعلمِيْن معْناهُ انَّهُمْ كَانُوْا يبْدؤُن بِقِراءَ ةِ فاتِحَة الْكتَاب قبْل السُّوْرَةِ ولَيْسَ معْناهُ انَّهُمْ كَانُوْا لا يقْرؤُن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْمِ وكَانَ الشَّافِعِيُّ يرى انْ يُبْدَأَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْمِ وَانْ يُجْهر بِهَا اِذَاجُهِرَ بِالْقِراءَ ةِ.

پڑھتے تھے یہ مطلب نہیں کہ وہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم'' بالکل نہیں پڑھتے تھے۔امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ'' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم '' سے ابتداء کی جائے ورجہری نمازوں میں '' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم '' جہراً پڑھی جائے اور سری نمازوں میں آہستہ پڑھی جائے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) تکبیر اور فاتحہ کے درمیان کوئی نہ کوئی ذکر مسنون ہے۔امام شافعیؒ کے نزدیک اِنِّی وَجَهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی الخ سنت ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ثناء افضل ہے۔(۲) امام ابوحنیفہؒ،امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک بسم اللہ آہستہ جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک جہری نمازوں میں اونچی آواز میں مسنون ہے۔یہ اختلاف افضل اور غیر افضل کا ہے۔(۳) امام ترمذیؒ نے ایک اختلافی مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ بسم اللہ قرآن حکیم کا جزو ہے یا نہیں۔سورہ نمل میں جو بسم اللہ ہے وہ تو باا جماع قرآن حکیم کا جزو ہے البتہ جو بسم اللہ سورتوں کے شروع میں پڑھی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے۔امام مالکؒ فرماتے ہیں یہ قرآن کا جزو نہیں ہے۔امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ جزو فاتحہ ہے اور باقی سورتوں کا جزو ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سورتوں کے درمیان فصل کے لئے نازل ہوئی ہے۔حنفیہ کے دلائل وہ روایات ہیں جن میں اونچی آواز سے بسم اللہ نہ پڑھنے کی تصریح ہے۔

۱۸۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ لاَ صَلٰوةَ اِلاَّ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۸۱: باب سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۲۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالاَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عِبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا لاَ تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلاَّ بِقِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وبه يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

۲۳۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،عائشہ رضی اللہ عنہا،انس رضی اللہ عنہ،ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب،جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ،عمران بن حصین وغیرھم بھی شامل ہیں یہ کہتے ہیں کہ کوئی نماز صحیح نہیں سورہ فاتحہ کے بغیر اور ابن مبارکؒ،شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ کہ جو شخص مطلق قرأت نہ فاتحہ پڑھے اور نہ سورۃ ملائے تو اس کی نماز نہیں ہوتی گویا ''لا'' ذات کی نفی کے لئے ہے یہ توجیہ اس لئے کی جاتی ہے کہ بعض روایات میں اس حدیث کے ساتھ ''فصاعدا'' کی زیادتی

مستند روایات سے ثابت ہے جس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی۔ لہٰذا اب اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جب قرأت بالکل نہ پڑھی جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

۱۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّامِيْنِ

۲۳۶ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ ابْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ وَقَالَ اٰمِيْنَ وَمَدَّبِهَا صَوْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالتَّامِيْنِ وَلَا يُخْفِيْهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا اَوْ اَخْطَاءَ شُعْبَةُ فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ وَاِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ الْعَنْبَسِ وَيُكْنٰى اَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَاِنَّمَا هُوَعَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَقَالَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَ اِنَّمَا هُوَ مَدَّبِهَا صَوْتَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَاَلْتُ اَبَازُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ سُفْيَانَ فِيْ هٰذَا اَصَحُّ قَالَ رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ

۱۸۲: باب آمین کہنا

۲۳۶ حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ علیہ السلام سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' پڑھا اور آواز کو کھینچ کر آمین کہا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث وائل بن حجر حسن ہے اور کئی صحابہؓ و تابعینؒ اور بعد کے (کچھ) فقہاء کا یہی نظریہ ہے کہ ''آمِیْن'' بلند آواز سے کہی جائے آہستہ نہ کہی جائے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو بواسطہ سلمہ بن کہیل، حجر ابوعنبس اور علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' پڑھ کر آمین آہستہ کہی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے سفیان کی حدیث شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ نے کئی جگہ خطاء کی ہے، حجر ابوعنبس کہا جبکہ وہ حجر بن عنبس ہیں جن کی کنیت ابوالسکن ہے۔ شعبہ نے سند میں علقمہ بن وائل کا ذکر کیا حالانکہ علقمہ نہیں بلکہ حجر بن عنبس نے وائل بن حجر سے روایت کیا۔ تیسری خطاء یہ کہ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آمین کہی حالانکہ وہاں بلند آواز سے آمین کہنے کے الفاظ ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ سفیان کی حدیث اصح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے سفیان کی حدیث کے مثل روایت کی ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی، انہوں نے سلمہ بن

مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَاعَبْدُاللّٰہِ ابْنُ نُمَیْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ صَالِحٍ الْاَسَدِیِّ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَحَدِیْثِ

کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے اورانہوں نے نبی اکرم ﷺ نے سفیان کی حدیث کی مانند حدیث نقل کی ہے جو سفیان ، سلمہ بن کہیل سے بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ التَّامِیْنَ

۱۸۳: باب آمین کی فضیلت

۲۳۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ نَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ نَا الزُّھْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے برابر ہو جائے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حدیث ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) حسن ہے۔

۱۸۴ :بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّکْتَتَیْنِ

۱۸۴: باب نماز میں دومرتبہ خاموشی اختیار کرنا

۲۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ سَکْتَتَانِ حَفِظْتُھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَکْتَۃً فَکَتَبْنَا اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ بِالْمَدِیْنَۃِ فَکَتَبَ اُبَیٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَۃُ قَالَ سَعِیْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَۃَ مَاھَاتَانِ السَّکْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَ ۃِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ وَکَانَ یُعْجِبُہٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَ ۃِ اَنْ یَّسْکُتَ حَتّٰی یَتَرَادَّ اِلَیْہِ نَفَسُہٗ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ سَمُرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَھُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّسْکُتَ بَعْدَ مَا

۲۳۸: حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد کیے ہیں اس پر عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں تو ایک ہی سکتہ یاد ہے پھر ہم نے ابی بن کعب کو مدینہ لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ کو صحیح یاد ہے سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپؒ نے فرمایا جب نماز شروع کرتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے پھر بعد میں فرمایا جب ''وَلَا الضَّآلِّیْن'' پڑھتے راوی کہتے ہیں انہیں یہ قرأت سے فارغ ہونے کے بعد والا سکتہ بہت پسند آیا تھا یہاں تک کہ سانس ٹھہر جائے ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث سمرہؓ حسن ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے کہ نماز شروع کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہنا اور قرأت سے فارغ ہونے

يَفْتَتِحُ الصَّلوٰةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاَصْحَابُنَا

کے بعد تھوڑی دیر سکوت کرنا مستحب ہے۔ یہ احمدؒ، اسحٰق اور ہمارے اصحاب (احناف) کا قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) تامین کا معنی ہے آمین کہنا، اور آمین معنیٰ "استجب دعاءنا" ہماری دعا قبول فرما۔ اکثر علماء کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لئے آمین کہنا مسنون ہے اور بیک وقت آمین کہیں تاکہ دونوں کی آمین ایک ساتھ واقع ہو۔ اس پر اتفاق ہے کہ آمین آہستہ اور اونچی دونوں طریقوں سے جائز ہے لیکن افضلیت میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جہر (اونچی) افضل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور سفیان ثوریؒ کے نزدیک آہستہ افضل ہے دلائل دونوں طرف ہیں۔ (۲) فاتحہ کی قراءت سے پہلے ایک سکتہ متفق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ دوسرا سکتہ فاتحہ کے بعد ہے جس میں آمین سراً کہی جائیگی۔

۱۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۸۵: باب نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے

۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَيْفِ ابْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيْدُ بْنُ قُنَافَةَ الطَّائِيُّ

۲۳۹: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے اور اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ، غطیف بن حارثؓ، ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ہلب کی مروی حدیث حسن ہے۔ اسی پر عمل ہے صحابہؓ وتابعینؒ اور ان کے بعد کے اہل علم کا کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہاتھ کو ناف کے اوپر باندھے اور بعض کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے باندھے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

۱۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۱۸۶: باب رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا

۲۴۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ

۲۴۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جب بھی جھکتے، اٹھتے، کھڑے ہوتے یا بیٹھتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ

وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَآءِ وَالْعُلَمَآءِ.

رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم، ، بو مالک اشعری رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن مسعودؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ کرامؓ کا ان میں سے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ بھی ہیں یہی قول ہے تابعینؒ، عام فقہا اور علماء کا۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُنِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِيْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوْا يُكَبِّرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِيْ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

۲۴۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جھکتے وقت (یعنی رکوع وسجدے میں جھکتے وقت) امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور بعد کے اہل علم کا کہ آدمی رکوع اور سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہے۔

۱۸۷: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

۱۸۷: باب رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا

۲۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَقَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ وَسَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۲۴۲: حضرت سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے ۔ابن عمرؓ نے اپنی حدیث میں "وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے (ترجمہ: آپ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں فضل بن صباح بغدادی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ زہری سے اسی سند سے ابن عمرؓ کی روایت کے مثل روایت کرتے ہیں ۔اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ ، وائل بن حجرؓ، مالک بن حویرثؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ، ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ، محمد بن سلمہؓ، ابوقتادہ، ابوموسیٰ اشعریؓ، جابرؓ اور عمیر لیثیؓ سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمُ ابْنُ عُمَرَ وجَابِرُبْنُ عَبْدِاللّٰہِ واَبُوْھُرَیْرَۃَ وَاَنَسٌ وَابْنِ عبّاسٍ وَعَبْدُاللّٰہِ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَغَیْرُھُمْ وَمِنَ التَّابِعِیْنَ اَلْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ وَعَطَاءٌ وَطَاؤسٌ وَمُجَاھِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰہِ وسَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَغَیْرُ ھُمْ وَبِہٖ یَقُوْلُ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَدْ ثَبَتَ حَدِیْثُ مَنْ یَرْفَعُ یَدَیْہِ وَذَکَرَ حَدِیْثَ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ وَلَمْ یَثْبُتْ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرْفَعْ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ.

میں سے اہل علم جن میں ابن عمرؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن زبیرؓ اور تابعینؒ میں سے حسن بصریؒ، عطاءؒ، طاؤسؒ، مجاہدؒ، نافعؒ، سالم بن عبد اللہؒ، سعید بن جبیرؒ اور ائمہ کرامؒ میں سے عبداللہ بن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام اسحٰقؒ ان سب کا یہی قول ہے (یعنی رفع یدین کا) اور عبداللہ بن مبارکؒ کا کہنا ہے کہ جو شخص ہاتھ اٹھاتا ہے اس کی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا اور ابن مسعودؓ کی یہ حدیث ثابت نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے صرف پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی صرف تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ اٹھائے)

۲۴۳: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الْاٰمُلِیُّ ثَنَا وَھْبُ بْنُ زَمْعَۃَ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِالْمَلِکِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ الْمُبَارَکِ.

۲۴۳: ہم سے بیان کیا اسی مثل احمد بن عبدہ آملی نے ہم سے بیان کیا وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبدالملک نے اور ان سے عبداللہ بن مبارک نے

۲۴۴: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ کُلَیْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَبِہٖ یَقُوْلُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَاَھْلِ الْکُوْفَۃِ.

۲۴۴: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔ اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے اور یہی قول ہے صحابہؓ و تابعینؒ میں سے اہل علم کا اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (یعنی احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۸: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ فِی الرُّکُوْعِ

۱۸۸: باب رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

۲۴۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ نَا اَبُوْحُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّکَبَ سُنَّتْ لَکُمْ فَخُذُوْا بِالرُّکَبِ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ

۲۴۵: حضرت ابوعبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے لئے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے لہٰذا تم گھٹنوں کو پکڑو (رکوع میں)۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، انسؓ، ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ،

حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَبَعْضِ اَصْحَابِهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُطَبِّقُوْنَ وَالتَّطْبِيْقُ مَنْسُوْخٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ الْاَكُفَّ عَلَى الرُّكَبِ.

سہل بن سعدؓ، محمد بن مسلمہؓ اور ابومسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمرؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہؓ، تابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ ابن مسعودؓ اور ان کے بعض اصحاب کے متعلق ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان چھپا لیتے) تطبیق اہل علم کے نزدیک منسوخ ہو چکی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ہم تطبیق کیا کرتے تھے پھر اس سے روک دیا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

۲۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ بِهٰذَا.

۲۴۶: ہم سے روایت کی قتیبہ نے وہ ابوعوانہ سے وہ ابویعفور سے وہ مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّهٗ يُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۸۹: باب رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے دور رکھنا

۲۴۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْحُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ حُمَيْدٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُجَافِيَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

۲۴۷: حضرت عباس بن سہلؓ فرماتے ہیں کہ ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ ایک جگہ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ شروع کیا۔ ابوحمیدؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپؐ نے ان کو پکڑا ہوا ہے اور انہیں کمان کی تانت کی طرح کس کر رکھتے اور پسلیوں سے علیحدہ رکھتے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی رکوع و سجود میں اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے۔

۱۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۱۹۰: باب رکوع اور سجود میں تسبیح

۲۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ

۲۴۸: حضرت مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ عَوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُتْبَةَ لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَا يَنْقُصَ الرَّجُلُ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِيْحَاتٍ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اَسْتَحِبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُسَبِّحَ خَمْسَ تَسْبِيْحَاتٍ لِكَیْ يُدْرِكَ مَنْ خَلْفَهٗ ثَلٰثَ تَسْبِيْحَاتٍ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ.

جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ '' پڑھے تو اس کا رکوع مکمل ہوگیا اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ'' سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ''کہے۔اس کا سجدہ پورا ہوگیا اور یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔اس باب میں حذیفہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ کی حضرت ابن مسعودؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ رکوع اور سجدے میں کم از کم تین تسبیحات پڑھنا مستحب ہے اور ابن مبارکؒ سے مروی ہے کہ امام کے لئے کم ازکم پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھنا مستحب ہے تاکہ نمازی تین تسبیحات پڑھ سکیں اور اسی طرح کہا ہے اسحٰق بن ابراہیمؒ نے بھی۔

۲۴۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَكَانَ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَفِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهٗ.

۲۴۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجود میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو ٹھہرتے اور اللہ تعالیٰ سے (رحمت) مانگتے اور جب عذاب کی آیت پر پہنچتے تو وقف کرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے مثل حدیث محمد بن بشار نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور انہوں نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) جمہور علماء کے نزدیک قیام کے وقت ہاتھ باندھنا مسنون ہے (۲) حنفیہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسنون ہے کیونکہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں'' **ان من السّنة وضع الكف علی الكف فی الصّلوة تحت السرّة** ''مصنف ابن ابی شیبہ۔ج:ا،ص:۳۹۰، ۳۹

(۳) تکبیر تحریمہ سب کے نزدیک رفع یدین متفق علیہ ہے کہ وہ شروع ہے اسی طرح اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ رسول ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت رکوع سے اٹھتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت بھی رفع یدین کیا ہے اسی طرح اس میں بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ آپ ﷺ نماز اسی طرح بھی پڑھتے تھے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد پوری نماز میں کسی موقع پر بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے جیسا

کہ عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت براء بن عازبؓ وغیرہ نے روایت کیا ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ اور تابعین میں بھی دونوں طرح عمل کرنے والوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے اس لئے مجتہدین کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف صرف ترجیح اور افضیلت کا ہے (۴) امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک قراءت کے دوران نوافل میں کسی قسم کی دعا کرنا چاہئے۔ (۵) نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر ٹھہر جائیں اس لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تعدیل ارکان واجب ہے بلکہ دوسرے ائمہ کے نزدیک تو بغیر تعدیلِ ارکان کے نماز ہوتی ہی نہیں۔ (۶) حدیث کے مطابق جمہور کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ جس حدیث میں ہاتھ پہلے رکھنا آتا ہے وہ امام ترمذیؒ کے نزدیک ضعیف ہے۔ (۷) اکثر ائمہؒ کے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں کا سجدہ میں رکھنا ضروری ہے اگر صرف ناک رکھی جائے تو سجدہ نہیں ہوگا۔ (۸) نماز بہت سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہئے بغیر مجبوری کے نماز کے اندر ہاتھوں سے حرکت کرنا کپڑے سمیٹنا منع ہے۔

۱۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۱۹۱: باب رکوع اور سجدے میں تلاوت قرآن ممنوع ہے

۲۵۰: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوا الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

۲۵۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی (مرد کے لئے) پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعینؒ میں سے اہل علم کا یہی قول ہے کہ وہ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۱۹۲: باب وہ شخص جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے

۲۵۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا يَعْنِيْ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي السُّجُوْدِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ

۲۵۱: حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کرتا[1]

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن شیبان رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور رفاعہ زرقی

---

[1] کمر کو سیدھا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اطمینان اور سکون سے ادا ہو تاکہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر آ جائیں (مترجم)

عَلِيّ بْنِ شَيْبَان وَاَنَسٍ واَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرُفَاعَةَ الزَّرَقِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ يَرَوْنَ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ والسُّجُوْدِ فَصَلٰوتُهٗ فَاسِدَةٌ لِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ الْبَدْرِيُّ اِسْمُهٗ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں کمر کو سیدھا رکھے۔امام شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو آدمی رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی بنا پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۱۹۳: بَابُ مَايَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ عَنِ الرُّكُوْعِ

۱۹۳: باب جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

۲۵۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ نَا عَمِّيْ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْاَ مَابَيْنَهُمَا وَمِلْاَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ قَالَ يَقُوْلُ هٰذَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهٗ فِيْ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

۲۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ سے ...... مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ تک'' (ترجمہ۔ اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ اس زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور اس کے بعد جس قدر تو چاہے تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ ،ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا حدیث علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ فرض اور نفل دونوں میں اس دعا کو پڑھے جبکہ اہل کوفہ (احناف) کے نزدیک یہ کلمات نفل نماز میں پڑھے فرضوں میں نہ پڑھے۔

۱۹۴ : بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

۲۵۳ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِکَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ اَنْ یَقُوْلَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَیَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَغَیْرُهٗ یَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْاِمَامُ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحٰقُ.

۱۹۴: باب اسی سے متعلق

۲۵۳ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہے تو تم ''رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ'' کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کردیئے گئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہؓ وتابعینؒ میں سے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہے تو مقتدی ''رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ'' کہیں اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ مقتدی بھی امام کی طرح ہی کہے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' ''رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ'' اور امام شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) آمین کے بارے میں یہی ہے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے مطابق ہوگیا وہاں سے بعض لوگ آمین بالجہر کا استدلال کرتے ہیں۔ یہاں بھی وہی الفاظ ہیں لیکن اس کا شاید کوئی ہی قائل ہو کہ ''رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ'' مقتدی جہراً کہیں یا امام بھی (مترجم)

۱۹۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَضْعِ الرُّکْبَتَیْنِ قَبْلَ الْیَدَیْنِ فِی السُّجُوْدِ

۲۵۴ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِیْرٍ وَاَحْمَدُ وَاِبْرَاهِیْمُ الدَّوْرَقِیُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ یَضَعُ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ وَزَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَلَمْ یَرْوِشَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِیْثَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَیْرُ شَرِیْکٍ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ

۱۹۵: باب سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

۲۵۴: حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور جب (سجدہ) سے اٹھتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ حسن بن علی نے اپنی روایت میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے اس کو شریک کے علاوہ کسی دوسرے نے روایت نہیں کیا اور اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے

الْعِلْمِ يَرَوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَرَوَى هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهَا وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ.

رکھ جائے اور سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھائے۔ ہمام نے یہ حدیث عاصم سے مرسل روایت کی اور اس میں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

(فـ) ۔ اس غریب حسن اور مرسل روایت پر سب کا عمل ہے جس کی جگہ مرفوع اور صحیح حسن لائی جائے۔

۱۹۶ : بَابُ اٰخَرُ مِنْهُ

۲۵۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهٗ.

۱۹۶: باب اسی سے متعلق

۲۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے؟ (یعنی ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھنے کو اونٹ کی طرح بیٹھنے سے مشابہت دی ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ غریب ہے ہم اسے ابوزناد کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس حدیث کو عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔

۱۹۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

۲۵۶ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ حُمَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ فَاِنْ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ دُوْنَ اَنْفِهٖ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهٗ وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُجْزِئُهٗ

۱۹۷: باب سجدہ پیشانی اور ناک پر کیا جاتا ہے

۲۵۶: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، وائل بن حجرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ سجدہ ناک اور پیشانی پر کیا جائے۔ اگر کوئی صرف پیشانی پر کرے یعنی ناک کو زمین پر نہ رکھے تو بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز اور بعض دوسرے اہل علم کا قول ہے کہ ناک زمین پر رکھنا ضروری ہے صرف

حَتّٰی یَسْجُدَ علی الْجَبْهَةِ والانف.

پیشانی پر سجدہ کرنا کافی نہیں۔

۱۹۸: بَابُ مَاجَاءَ اَیْنَ یَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ اِذَاسَجَدَ

۱۹۸: باب جب سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے

۲۵۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَیْنَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَیْنَ کَفَّیْهِ وَفِی الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍوَ اَبِیْ حُمَیْدٍ حَدِیْثُ الْبَرَآءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَهُوَ الَّذِیْ اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ تَکُوْنَ یَدَاهُ قَرِیْبًا مِنْ اُذُنَیْهِ.

۲۵۷: حضرت ابواسحقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ سجدہ میں چہرہ کہاں رکھتے تھے انہوں نے فرمایا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ اور ابوحمیدؓ سے بھی روایت ہے۔ براء بن عازبؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس کو بعض علماء نے اختیار کیا ہے کہ ہاتھ کانوں کے قریب رہیں۔

(فائدہ) تکبیر تحریمہ کے وقت بھی احناف اسی کے قائل ہیں کہ ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے جائیں۔

۱۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ

۱۹۹: باب سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے

۲۵۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا بَکْرُبْنُ مُضَرٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَکَفَّاهُ وَرُکْبَتَاهُ وَقَدَ مَاهُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْعَبَّاسِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلَیْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۵۸: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس ابوہریرہ جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث عباسؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

۲۵۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِیَابَهُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۵۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو حکم دیا گیا سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور آپ کو (سجدے میں) بال اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) حرم مکہ اور حرم نبوی ﷺ میں جاؤ تو جامعات کے طلبہ دونوں کندھوں پر پڑے رومال کو بار بار درست کرتے ہیں حالانکہ سدل سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا یہی بات یہاں بیان کی جا رہی ہے۔

۲۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّجَافِیْ

۲۰۰: باب سجدے میں اعضاء کو

فِي السُّجُوْدِ

۲۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَصَلّٰى قَالَ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ وَرَىٰ بَيَاضَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَاَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَمَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ دَاؤُدَ بْنِ قَيْسٍ وَلَا يُعْرَفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ حَدِيْثٌ وَاحِدٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَقْرَمَ الزُّهْرِيُّ كَاتِبُ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَقْرَمَ الْخُزَاعِيُّ اِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

الگ الگ رکھنا

۲۶۰: عبیداللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں، اپنے والد کے ساتھ نمرہ[1] کے مقام پر قاع[2] میں تھا کہ کچھ سوار گزرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تھے تو میں ان کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھتا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، احمر بن جزء رضی اللہ عنہ، میمونہ رضی اللہ عنہا، ابوحمید رضی اللہ عنہ، ابواسید رضی اللہ عنہ، ابومسعود رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے۔ ہم اسے داؤد بن قیس کے علاوہ کسی اور روایت سے نہیں جانتے اور نہ ہی ہم عبداللہ بن اقرم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے علاوہ کوئی روایت جانتے ہیں، اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔ احمر بن جزء صحابی ہیں اور ان سے ایک حدیث منقول ہے اور عبداللہ بن خزاعی اسی حدیث کو نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

۲۶۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِعْتِدَالَ فِي السُّجُوْدِ وَيَكْرَهُوْنَ الْاِفْتِرَاشَ كَافْتِرَاشِ السَّبُعِ.

۲۶۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ نَا شُعْبَةُ

۲۰۱: باب سجدے میں اعتدال

۲۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ کرے اور بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اس باب میں عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوحمید رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدے میں اعتدال کرے اور درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے کو یہ حضرات مکروہ جانتے ہیں۔

۲۶۲ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے سنا کہ رسول

---

[1] نمرہ میدان عرفات میں ایک جگہ کا نام ہے۔ [2] قاع چٹیل میدان کو کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِى السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِى الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدے میں اعتدال کرو۔ تم میں سے کوئی بھی نماز میں اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِى وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِى السُّجُوْدِ

۲۰۲: باب سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور پاؤں کھڑے رکھنا

۲۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ نَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ الْمُعَلّٰى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ مُرْسَلٌ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَهُوَ الَّذِىْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوْهُ.

۲۶۳: حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔ عبداللہ نے کہا کہ معلّٰی نے حماد بن مسعدہ سے انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اور انہوں نے عامر بن سعد سے اسی حدیث کی مثل روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم دیا۔ اس حدیث میں انہوں نے عامر بن سعد کے باپ کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حضرات محمد بن عجلان سے وہ محمد بن ابراہیم سے اور وہ عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور وہیب کی حدیث سے اصح ہے اسی پر اہل علم کا اجماع ہے اور اہل علم نے اس کو پسند کیا ہے۔

۲۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِى اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ

۲۰۳: باب جب رکوع یا سجدے سے اٹھے تو کمر سیدھی کرے

۲۶۴ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ

۲۶۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب رکوع کرتے یا رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے یا سجدے سے سر اٹھاتے تو (یہ تمام افعال رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ) تقریباً ایک دوسرے کے برابر ہوتے۔ اس باب میں حضرت

السُّجُوْدِ قَرِيْباً مِنَ السَّوَاءِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار رضی اللہ عنہ، محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے اور وہ شعبہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث براء بن عازب حسن صحیح ہے۔

۲۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُبَادِرَ الْاِمَامَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۰۴: باب رکوع وسجود امام سے پہلے کرنا مکروہ ہے

۲۶۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجُيُوْشِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بَرَآءٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ اِنَّ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ اِنَّمَا يَتْبَعُوْنَ الْاِمَامَ فِيْمَا يَصْنَعُ لَا يَرْكَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رُكُوْعِهٖ وَلَا يَرْفَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رَفْعِهٖ وَلَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافاً.

۲۶۵: عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ہم سے روایت کی براءؓ نے (اور وہ جھوٹے نہیں ہیں) فرمایا براءؓ نے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے جب آپؐ رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کمر کو نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں نہ چلے جاتے پھر ہم سجدہ کرتے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، معاویہؓ، ابن مسعدہؓ صاحب الجیوش اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث براءؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مقتدی امام کی ہر فعل میں تابعداری کریں اور اس وقت تک رکوع میں نہ جائیں جب تک امام نہ چلا جائے اور اس وقت تک رکوع سے سر نہ اٹھائیں جب تک امام کھڑا نہ ہوجائے اور ہمیں اس مسئلہ میں علماء کے درمیان اختلاف کا علم نہیں۔ (یعنی اس مسئلہ میں تمام اہل علم متفق ہیں)

۲۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۲۰۵: باب سجدوں کے درمیان اقعاء مکروہ ہے

۲۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا

۲۶۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علیؓ میں تمہارے لئے وہ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اس چیز کو برا سمجھتا ہوں جس چیز کو اپنے لئے برا سمجھتا ہوں۔ تم اقعاء نہ کرو دونوں سجدوں کے

۱؎ سرین اور ہاتھ زمین پر رکھ کر پنڈلیوں کھڑی کرنا (یعنی کتے کی طرح بیٹھنا) اس کو بھی اقعاء کہتے ہیں اور یہ صورت بالاتفاق مکروہ ہے۔ دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا اس کو بھی اقعاء کہا جاتا ہے اور اس بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ صورت بھی بالاتفاق مکروہ ہے۔ (مترجم)

اَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْاَعْوَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ الْاِقْعَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

درمیان ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہمیں ابواسحٰق کے علاوہ کسی اور کے حضرت علیؓ سے روایت کرنے کا علم نہیں ۔ ابواسحاق حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں اور بعض اہل علم نے حارث اعور کو ضعیف کہا ہے اور اکثر اہل علم اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں ۔اس باب میں حضرت عائشہؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۶: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْعَاءِ

۲۰۶: باب اقعاء کی اجازت

۲۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ طَاؤُسًا يَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ لَا يَرَوْنَ بِالْاِقْعَاءِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ مَكَّةَ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ الْاِقْعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۲۶۷: ابن جریجؒ، ابوزبیرؒ سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے دونوں پاؤں پر اقعاء کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے ۔ہم نے کہا ہم اسے آدمی پر ظلم سمجھتے ہیں تو (ابن عباسؓ) نے فرمایا بلکہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔بعض اہل علم صحابہؓ میں سے اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اقعاء میں کوئی حرج نہیں ۔ یہ اہل مکہ میں سے بعض علماء وفقہاء کا قول ہے اور اکثر اہل علم سجدوں کے درمیان اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں[1]۔

۲۰۷: بَابُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۲۰۷: باب اس بارے میں کہ دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے

۲۶۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

۲۶۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ" (ترجمہ) اے اللہ میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرما مجھے ہدایت دے، اور مجھے رزق عطا فرما۔

۲۶۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

۲۶۹: حسن بن علی خلال، یزید بن ہارون سے انہوں نے زید بن حباب سے اور انہوں نے کامل ابوالعلاء سے اسی کی مثل روایت کی ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث (ابن عباسؓ) غریب ہے اور یہ اسی طرح مروی ہے حضرت علیؓ

[1] یہاں اقعاء سے مراد سرینوں پر بیٹھنا نہیں بلکہ پاؤں کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا ہے اور یہ احناف کے نزدیک مکروہ ہے۔

وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ هٰذَا جَائِزًا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلاً.

سے بھی اور امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے کہ یہ دعا فرائض ونوافل تمام نمازوں میں پڑھنا جائز ہے اور بعض راوی حضرات نے یہ حدیث ابوالعلاء کامل سے مرسل روایت کی ہے۔

۲۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ

۲۰۸: باب سجدے میں سہارا لینا

۲۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا وَكَانَ رِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ.

۲۷۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ انہیں سجدے کی حالت میں اعضاء کو علیحدہ علیحدہ رکھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے گھٹنوں سے مدد لے لیا کرو (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ ٹکا لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو ابوصالح کی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اور ابوصالح ابوہریرہؓ سے، وروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن لیث اسے اسی سند سے ابوالعجلان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اور کئی حضرات سمی سے وہ نعمان بن ابوعیاش سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت لیث کی روایت سے اصح ہے۔

۲۰۹: بَابُ كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ

۲۰۹: باب سجدے سے کیسے اٹھا جائے

۲۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَكَانَ اِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَصْحَابُنَا.

۲۷۱: حضرت مالک بن حویرث لیثی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نماز کے دوران طاق (پہلی اور تیسری) رکعت میں اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور ہمارے رفقاء بھی اس کے قائل ہیں۔

۲۱۰: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۱۰: باب اسی سے متعلق

۲۷۲: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا خَالِدُ ابْنُ اِيَاسٍ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ اَلْيَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلٰى

۲۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دونوں پاؤں کی انگلیوں پر زور

التَّوَامۃِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَلَیْہِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ یَخْتَارُوْنَ اَنْ یَنْھَضَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ وَ خَالِدُ بْنُ اِیَاسٍ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَیُقَالُ خَالِدُ بْنُ اِلْیَاسَ اَیْضًا وَصَالِحٌ مَوْلَی التَّوْاَمَۃِ ھُوَ صَالِحُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ وَاَبُوْصَالِحٍ اسْمُہٗ نَبْھَانُ مَدَنِیٌّ.

دے کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی اہل علم کا عمل ہے کہ پاؤں کی انگلیوں پر زور دے کر کھڑا ہو جائے (یعنی بیٹھے نہیں) اور وہ اسی کو پسند کرتے تھے۔ خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور انہیں خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح مولی توامۃ سے مراد صالح بن ابوصالح ہے اور ابوصالح کا نام نبھان مدنی ہے۔

(ف) احناف کا اسی حدیث پر عمل ہے ان کا کہنا ہے کہ گذشتہ حدیث مبارک آپ ﷺ کے آخری اعمال پاک سے ہے جب آپ ﷺ کا جسم کچھ وزنی ہو گیا تھا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) سجدہ کرتے ہوئے بازو زمین سے اونچے رکھنا چاہئے ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔ (۲) رکوع میں سر کو پشت کے ساتھ برابر رکھے بلا عذر سر اونچا نیچا نہ ہو۔ (۳) ائمہ کی تحقیق یہی ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان یہ ذکر مسنون ہے۔ (۴) جب سجدہ طویل کرنے کی صورت میں تھک جاؤ تو کہنیاں گھٹنوں کے ساتھ ملا کر استراحت کر لو (۵) امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام اوزاعیؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کے اصح قول میں جلسہ استراحت مسنون نہیں ہے اس کی بجائے سیدھا کھڑا ہو جانا افضل ہے۔ ان حضرات کی دلیل ترمذیؒ ہی کی حدیث ہے جس کی تائید دوسری احادیث سے ہوتی ہے امام شافعیؒ کے نزدیک جلسہ استراحت مسنون ہے۔

۲۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّشَھُّدِ

۲۱۱: باب تشہد کے بارے میں

۲۷۳: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا عُبَیْدُ اللّٰہِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَنْ نَقُوْلَ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَعَآئِشَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۲۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم دوسری رکعت میں بیٹھیں تو یہ پڑھیں "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ...... حدیث کے آخر تک۔ (ترجمہ) تمام تعریفیں اور بدنی عبادت (نماز وغیرہ) اور مالی عبادات (زکوٰۃ وغیرہ) اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ. آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفٰے ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، جابرؓ، ابوموسیٰؓ، عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ

قَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ وَهُوَ اَصَحُّ حَدِیْثٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ان سے (یعنی ابن مسعودؓ سے) کئی اسناد سے مروی ہے۔ یہ حدیث نبی ﷺ سے تشہد کے باب میں مروی تمام احادیث سے اصح ہے اور اسی پر اکثر علماء صحابہؓ وتابعینؒ کا اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۲۱۲: بَابُ مِنْهُ اَیْضًا

۲۱۲: باب اسی کے متعلق

۲۷۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حُمَیْدٍ الرُّؤَاسِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ وَ رَوٰی اَیْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَکِّیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَ ذَهَبَ الشَّافِعِیُّ اِلٰی حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی التَّشَهُّدِ

۲۷۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن سکھاتے اور فرماتے التحیات المبارکات۔ سے آخر حدیث تک (ترجمہ) تمام بابرکت تعریفیں اور تمام مالی و بدنی عبادات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرحمن بن حمید رواسی نے بھی یہ حدیث ابوزبیر سے لیث بن سعد کی روایت کی مثل بیان کی ہے اور ایمن بن نابل مکی نے بھی یہ حدیث ابوزبیر سے روایت کی ہے لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ امام شافعیؒ تشہد میں اس حدیث کی طرف گئے ہیں (یعنی اس حدیث میں مذکور دعا تشہد میں پڑھتے ہیں)

۲۱۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ یُخْفِی التَّشَهُّدَ

۲۱۳: باب تشہد آہستہ پڑھنا

۲۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ الْاَشَجُّ نَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ یُخْفِیَ التَّشَهُّدَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

۲۷۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۱۴: بَابُ کَیْفَ الْجُلُوْسُ فِی التَّشَهُّدِ

۲۱۴: باب تشہد میں کیسے بیٹھ جائے

۲۷۶: حدّثنا ابُوْ کُرَیْبٍ نا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ عاصم بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قدمْتُ الْمدِیْنۃَ فقُلْتُ لاَنْظُرَنّ الی صلوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیْہِ وسلَّم فلمّا جلس یعْنِیْ لِلتّشَھُّد افْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی یَعْنِیْ عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَھْلِ الْکُوْفَۃِ۔

۲۷۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ آیا تو سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور داہنا پاؤں کھڑا کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۵: بَابُ مِنْهُ اَیْضًا

۲۱۵: باب اسی سے متعلق

۲۷۷: حدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِیُّ نَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمَدَنِیُّ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَھْلٍ السَّاعِدِیُّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَھْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَذَکَرُوْا صلوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ یَعْنِیْ لِلتَّشَھُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِہٖ وَوَضَعَ کَفَّہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَکَفَّہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاُصْبُعِہٖ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَبِہٖ یَقُوْلُ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَ ھُوَقَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا یَقْعُدُ فِی التَّشَھُّدِ الْاٰخِرِ عَلٰی وَرِکِہٖ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِیْثِ اَبِیْ حُمَیْدٍ وَقَالُوْا یَقْعُدُ فِی التَّشَھُّدِ الْاَوَّلِ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ الْیُمْنٰی۔

۲۷۷: حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوحمید، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ شروع کر دیا۔ پس ابوحمید نے فرمایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور سیدھے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا۔ پھر سیدھا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بعض علماء کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ آخری تشہد میں سرین پر بیٹھے ابوحمید کی حدیث سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا کہ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

۲۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِشَارَۃِ فِی التَّشَھُّدِ

۲۱۶: باب تشہد میں اشارہ

۲۷۸: حدّثنا محْمُوْدُ بْنُ غَیْلانَ ویحْیَی بْنُ مُوْسٰی قالا نا عَبْدُالرَّزّاق عنْ معْمرٍ عنْ عُبیْدِاللّٰہ بْنِ عُمر عنْ نافِعٍ عن ابْنِ عُمر انّ النّبیَّ صلّی اللّٰہُ علیْہِ وسلّم کان

۲۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ گھٹنے پر رکھتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور دعا کرتے۔ آپ

اِذاجلَس فی الصّلوۃ وضع یدہُ الیُمنی علی رُکبتہ ورفع اُصبُعَہُ الّتیْ تلی الابھامَ یدعُوْبھا ویدہُ الْیُسری علی رُکبتہ باسطھا علیْہ قالَ وفِی البابِ عنْ عبدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبیْرِونُمیرِالْخُزاعِیّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ واَبِیْ حُمیْدٍ وَوائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لاَ نَعْرِفُہُ مِنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّامِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ یَخْتَارُوْنَ الْاِشَارَۃَ فِی التَّشَھُّدِوَھُوَقَوْلُ اَصْحَابِنَا.

صلی اللہ علیہ وسلم کا بایاں ہاتھ گھٹنے پر ہوتا اور اس کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوتیں۔ اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، نمیرہ خزاعی رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوحمید رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن غریب ہے کہ ہم اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اسی پر عمل ہے وہ تشہد میں اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں اور ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

٢١٧: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّسْلِیمِ فِی الصَّلٰوۃِ

٢١٧: باب نماز میں سلام پھیرنا

٢٧٩: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیِّ نَاسُفْیَان عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہُ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ یَسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُاللّٰہِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَوَ وَجَابِرِابْنِ سَمُرَۃَ وَالْبَرَآءِ وَعَمَّارٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ وَجَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَاَکْثَرِاَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ ھُمْ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ واَحْمَدَوَاِسْحٰقَ.

٢٧٩: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے اور فرماتے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' یعنی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ اس باب میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ یہ قول سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی ہے۔

٢١٨ :بَابُ مِنْہُ اَیْضًا

٢١٨: باب اسی سے متعلق

٢٨٠ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ نَاعَمْرُ وبْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ زُھَیْرِابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عائِشَۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلّم کانَ یُسَلِّمُ فی الصَّلوۃ تَسْلِیْمَۃً واحدۃً تِلْقاء وجْھہ ثُمّ یمِیْلُ اِلَی الشّقِ الْاَیْمَنِ شَیْئًا قال وفِی البابِ عنْ سَھْلِ بْنِ سعْدٍ قال اَبُوْ عیْسی وحَدِیْثُ عائِشۃَ لاَ نعْرِفُہُ مرْفُوْعًا

٢٨٠: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک سلام چہرے کے سامنے کی طرف پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہو جاتے۔ اس باب میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ امام محمد بن

إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَهْلُ الشَّامِ يَرْوُوْنَ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ وَ رِوَايَةُ أَهْلِ الْعِرَاقِ عَنْهُ أَشْبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ الَّذِيْ يُرْوٰى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ اٰخَرُ قَلَّبُوْا اِسْمَهُ وَقَدْ قَالَ بِهٖ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَانِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَرَاٰى قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً فِي الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً وَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ.

اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اہل شام زہیر بن محمد سے منکر حدیث روایت کرتے ہیں اہل عراق کی روایت اس سے بہتر ہیں۔ امام بخاریؒ اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ زہیر بن محمد جو شام گئے شاید وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں۔ شاید وہ کوئی اور ہیں جن کا نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بعض اہل علم نماز میں ایک سلام پھیرنے کے قائل ہیں جبکہ دو سلام پھیرنے کی روایات اصح ہیں اور اسی پر اہل علم کی اکثریت کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ اور بعد کے علماء شامل ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وغیرہ کی ایک جماعت فرض نماز میں ایک سلام پھیرنے کی قائل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر چاہے تو ایک سلام پھیرلے اور دو سلام پھیرنا چاہے تو دو سلام پھیرے۔

۲۱۹: بَابُ مَاجَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

۲۱۹: باب اس سلام کو حذف[۱] کرنا سنت ہے

۲۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِيْ أَنْ لَّا يَمُدَّهُ مَدًّا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ وَهِقْلٌ يُقَالُ كَانَ كَاتِبَ الْأَوْزَاعِيِّ.

۲۸۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔ علی بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن مبارکؒ فرماتے تھے اس میں مد نہ کیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم اس کو مستحب کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا تکبیر اور سلام دونوں میں وقف کیا جائے۔ اور ہقل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے کاتب تھے۔

۲۲۰: بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ

۲۲۰: باب سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے؟

۲۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ

۲۸۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک'' (ترجمہ اے اللہ تو ہی سلام

---

[۱] سلام کو حذف کرنے سے مراد یہ ہے کہ ورحمۃ اللہ کی "ہ" پر وقف کیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا پھر یہ کہ اس کے مد والے حرف کو زیادہ نہ کھینچا جائے یہ دونوں تفسیریں صحیح ہیں اور دونوں پر عمل کرنا چاہیے۔ (مترجم)

لایقعد الا مقدار مایقول اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت ذاالجلال والاکرام

ہے اور سلامتی تجھ ہی سے ہے تو بڑی برکت والا عزت والا اور بزرگی والا ہے۔

۲۸۳: حدثنا ھناد نا مروان بن معاویۃ وابومعاویۃ عن عاصم الاحول بھذا الاسناد نحوہ وقال تبارکت یا ذاالجلال والاکرام قال وفی الباب عن ثوبان وابن عمر وابن عباس وابی سعید وابی ھریرۃ والمغیرۃ بن شعبۃ قال ابوعیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح قد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول بعد التسلیم لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد و روی انہ کان یقول سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العلمین۔

۲۸۳: ہناد، مروان بن معاویہ، ابومعاویہ سے اور وہ عاصم احول سے اسی سند سے اسی کی مثل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں "تبارکت یاذا الجلال والاکرام" اس باب میں ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد فرماتے "لاالہ الا اللہ وحدہ " (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ جو تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو نہ دینا چاہے وہ کوئی اور نہیں دے سکتا کسی کوشش کرنیوالے کی کوشش کام نہیں آتی) اور یہ بھی پڑھتے۔ سبحان ربک رب . . (ترجمہ) آپ کا رب بڑی عظمت والا اور ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

۲۸۴: حدثنا احمد بن محمد بن موسی قال اخبرنی ابن المبارک نا الاوزاعی نا شداد ابوعمار قال حدثنی ابوسماء الرحبی قال حدثنی ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینصرف من صلوتہ استغفر ثلث مرات ثم قال انت السلام تبارکت یا ذاالجلال والاکرام قال ھذا حدیث صحیح وابو عمار اسمہ شداد بن عبداللہ

۲۸۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر کہتے۔ "انت السلام تبارکت یا ذاالجلال والاکرام" امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) تشہد کے الفاظ چوبیس (۲۴) صحابہ کرامؓ سے منقول ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ احناف اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے۔ (۲) قعدہ کی دو ہیئتیں احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں ایک "افتراش" یعنی بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر

لینا دوسرے ''تورک'' یعنی بائیں کولھے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لینا جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک افتراش افضل ہے۔ (۳) جمہور سلف وخلف کا اتفاق ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا مسنون ہے اس کی ہیئت پر بکثرت روایات شاہد ہیں۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ (۴) حدیث کی بناء پر تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ امام ومقتدی اور منفرد پر دو سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب (۵) ورحمۃ اللہ کہتے وقت ''ورہ'' پر وقف کیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا یہ کہ اس حروف مدہ کو زیادہ کھینچا جائے۔

۲۲۱ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ

۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْاَحْوَصُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعاً عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَنْصَرِفُ عَلٰى اَيِّ جَانِبَيْهِ شَآءَ اِنْ شَآءَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ شَآءَ عَنْ يَسَارِهٖ وَقَدْ صَحَّ الْاَمْرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَخَذَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ حَاجَةٌ عَنْ يَسَارِهٖ اَخَذَ عَنْ يَسَارِهٖ۔

۲۲۱: باب نماز کے بعد (امام کے) دونوں جانب گھومنا

۲۸۵: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے اور پھر دونوں جانب گھوم کر بیٹھتے کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود، انس، عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہلب کی حدیث حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جس طرف چاہے گھوم کر بیٹھے چاہے تو دائیں جانب سے اور چاہے تو بائیں جانب سے یہ دونوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ حضرت علیؓ بن ابوطالب سے مروی ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو دائیں طرف اور اگر بائیں طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو بائیں طرف سے گھوم کر بیٹھتے۔

۲۲۲ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ

۲۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذَا جَآءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ

۲۲۲: باب پوری نماز کی ترکیب

۲۸۶: حضرت رفاعہ بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رفاعہؓ کہتے ہیں ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور ہلکی نماز پڑھ کر فارغ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس ہوا اور دوبارہ نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ ہر مرتبہ وہ آتا اور سلام کرتا اور آپ

فصلّی ثمّ جاء فسلّم علیه فقال وعلیک فارجع فصلّ فانّک لم تصلّ مرّتین او ثلاثا کلّ ذلک یاتی النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم فیسلّم علی النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم فیقول النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم وعلیک فارجع فصلّ فانّک لم تصلّ فخاف النّاس وکبر علیهم ان یکون من اخفّ صلوته لم یصلّ فقال الرّجل فی اخر ذلک فارنی وعلّمنی فانّما انا بشر اصیب واخطئ فقال اجل اذا قمت الی الصّلوة فتوضّأ کما امرک اللّٰه به ثمّ تشهّد فاقم ایضا فان کان معک قرانٌ فاقرأ والّا فاحمد اللّٰه وکبّره وهلّله ثمّ ارکع فاطمئنّ راکعا ثمّ اعتدل قائما ثمّ اسجد فاعتدل ساجدا ثمّ اجلس فاطمئنّ جالسا ثمّ قم فاذا فعلت ذلک فقد تمّت صلوتک وان انتقصت منه شیئا انتقصت من صلوتک قال وکان هذا اهون علیهم من الاولی انّه من انتقص من ذلک شیئا انتقص من صلوته ولم تذهب کلّها قال وفی الباب عن ابی هریرة وعمّار بن یاسر قال ابوعیسی حدیث رفاعة بن رافع حدیث حسن وقد روی عن رفاعة هذا الحدیث من غیر وجه.

صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہی کہتے کہ جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی اس پر لوگ گھبرا گئے اور ان پر یہ بات شاق گزری کہ جس نے ہلکی نماز پڑھی گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں۔ چنانچہ اس شخص نے آخر میں عرض کیا مجھے سکھا دیجئے میں تو انسان ہوں صحیح بھی کرتا ہوں اور مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اسی طرح وضو کرو پھر اذان دو اور اقامت کہو پھر اگر تمہیں قرآن میں سے کچھ یاد ہو تو پڑھو ورنہ اللہ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کرو اور لا الہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کرو اور اطمینان کے ساتھ کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھو پھر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو وہ تمہاری نماز میں کمی ہوگی رفاعہؓ کہتے ہیں کہ یہ چیز ہم لوگوں کے لئے پہلی چیز سے آسان تھی کہ جو کمی رہ گئی وہ تمہاری نماز میں کمی ہوئی اور پوری کی پوری نماز بیکار نہیں ہوئی۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمار بن یاسرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت رفاعہؓ کی حدیث حسن ہے اور یہ حدیث انہی (حضرت رفاعہؓ) سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۲۸۷: حدّثنا محمّد بن بشّار نا یحیی بن سعید القطّان نا عبید اللّٰه ابن عمر قال اخبرنی سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة انّ رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم دخل المسجد فدخل رجل فصلّی ثمّ جاء فسلّم علی النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم فردّ علیه السّلام فقال ارجع فصلّ فانّک لم تصلّ فرجع الرّجل فصلّی کما کان صلّی ثمّ جاء الی النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم فسلّم علیه فردّ

۲۸۷: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اور بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے نماز پڑھی تھی پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور اس سے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اس شخص

عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَااُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِىْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِىْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَرِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَسَعِيْدُ الْمَقْبُرِىُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْسَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِىُّ اِسْمُهٗ كَيْسَانُ وَسَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِىُّ يُكْنٰى اَبَا سَعِيْدٍ.

نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا دین دیکر بھیجا ہے میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ مجھے سکھایئے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو (تکبیر تحریمہ) اور قرآن میں سے جو کچھ یاد ہو پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اٹھو اور اطمینان کے ساتھ بیٹھو اور پوری نماز میں اسی طرح کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ابن نمیر نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں سعید مقبری کے والد کا ذکر نہیں کیا کہ وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کی روایت عبیداللہ بن عمرؓ سے اصح ہے۔ سعید مقبری نے ابوہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں اور وہ اپنے والد سے بحوالہ ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں اور ابوسعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابوسعد ہے۔

(ف) گزشتہ اور اس روایت میں قرآن پاک مطلق پڑھنے کا ذکر ہے فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ یا آیت کا ذکر نہیں۔ اسی لئے احناف کے نزدیک ہر رکعت میں مطلق قرآن پاک کا پڑھنا فرض اور فاتحہ و بعض قرآن کا یعنی دونوں کا پڑھنا واجب ہے۔

۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِىِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ فِىْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْقَتَادَةَ بْنُ رِبْعِىٍّ يَقُوْلُ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مَاكُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً وَلَا اَكْثَرَنَا لَهٗ اِتْيَانًا قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ

۲۸۸: محمد بن عمرو بن عطاء، ابوحمید ساعدیؓ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید کو کہتے ہوئے سنا اس وقت وہ دس صحابہؓ میں بیٹھے ہوئے تھے جن میں ابوقتادہؓ ربعی بھی شامل ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ صحابہؓ نے فرمایا تم نہ حضور ﷺ کی صحبت میں ہم سے پہلے آئے اور نہ ہی تمہاری رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیادہ آمدورفت تھی۔ ابوحمیدؓ نے کہا یہ تو صحیح ہے۔ صحابہؓ نے فرمایا، بیان کرو۔ ابوحمیدؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے۔ جب رکوع کرنے لگتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے اور اللہ

رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم قال الله اكبر وركع ثم اعتدل فلم يصوب رأسه ولم يقنع ووضع يديه على ركبتيه ثم قال سمع الله لمن حمده ورفع يديه واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم هوى الى الارض ساجدا ثم قال الله اكبر ثم جافى عضديه عن ابطيه وفتح اصابع رجليه ثم ثنى رجله اليسرى وقعد عليها ثم اعتدل حتى يرجع كل عظم في موضع معتدلا ثم هوى ساجدا ثم قال الله اكبر ثم ثنى رجله وقعد و اعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه ثم نهض ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك حتى اذا اقام من سجدتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه كما صنع حين افتتح الصلوة ثم صنع كذلك حتى كانت الركعة التي تنقضي فيها صلوته اخر رجله اليسرى وقعد على شقه متوركا ثم سلم قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال ومعنى قوله اذا قام من السجدتين رفع يديه يعني اذا قام من الركعتين.

اکبر کہہ کر رکوع کرتے اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے نہ سر کو جھکاتے اور نہ ہی اونچا کرتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر ''سمع اللہ من حمدہ'' کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور معتدل کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی پھر سجدے کے لئے زمین کی طرف جھکتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے اور بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں نرمی کے ساتھ قبلہ رخ کر دیتے پھر بایاں پاؤں موڑ کر اس پر اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر پہنچ جاتی۔ پھر سجدے کے لئے سر جھکاتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے پھر کھڑے ہو جاتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے جیسے کہ نماز کے شروع میں کیا تھا پھر اسی طرح کرتے یہاں تک کہ ان کی نماز کی آخری رکعت آجاتی۔ چنانچہ بائیں پاؤں کو ہٹاتے (یعنی اپنی طرف نکال دیتے) اور سرین پر بیٹھ جاتے اور پھر سلام پھیر دیتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ''اذا قام سجدتین'' سے مراد یہ ہے کہ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔

۲۸۹: حدثنا محمد بن بشار والحسن بن علي الحلواني وغير واحد قالوا نا ابو عاصم نا عبد الحميد بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حميد الساعدي في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيهم ابو قتادة بن ربعي فذكر نحو حديث يحيى بن سعيد بمعناه وزاد فيه ابو عاصم عبد الحميد ابن جعفر هذا الحرف قالوا صدقت هكذا صلى الله عليه وسلم

۲۸۹: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں ابوقتادہ بن ربعی بھی تھے کی موجودگی میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی روایت کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں عاصم نے عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا (صدقت) تم نے سچ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی۔

۲۲۳: باب ما جاء في القراءة في الصبح

۲۲۳: باب فجر کی نماز میں قرأت

۲۹۰: حدثنا هناد نا وكيع عن مسعر وسفيان عن

۲۹۰: زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالکؓ سے نقل کرتے

زِيَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّيْنَ اٰيَةً اِلٰى مِائَةٍ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَرَأَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ

ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں والنخل باسقات پڑھتے ہوئے سنا (یعنی سورۃ ق)۔ اس باب میں عمرو بن حریثؓ، جابر بن سمرہؓ، عبداللہ بن سائبؓ، ابوبرزہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث قطبہ بن مالکؓ حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے فجر کی نماز میں سورہ "واقعہ" کا پڑھنا بھی مروی ہے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ فجر میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے "اذا الشمس کورت" (سورہ تکویر) پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ فجر میں طوال مفصل[1] پڑھا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۲۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۲۲۴: باب ظہر اور عصر میں قرأت

۲۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْبَرَآءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ

۲۹۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ بروج اور والسماء والطارق اور اسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے اس باب میں خباب رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سورۃ الم سجدہ پڑھی اور ایک اور جگہ مروی ہے کہ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر پڑھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

---

[1] طوال مفصل سورہ حجرات سے سورہ بروج تک کی سورتیں ہیں اور سورہ بروج سے سورۃ لم یکن تک کی سورتیں اوساط مفصل اور سورۃ البینہ سے آخر تک کی سورتیں قصار مفصل کہلاتی ہیں (مترجم)

كتب الى ابى موسى ان اقرأ فى الظهر باوساط المفصل ورأى بعض اهل العلم ان قراءة صلوة العصر كنحو القراءة فى صلوة المغرب يقرأ بقصار المفصل وروى عن ابراهيم النخعى انه قال تعدل صلوة العصر بصلوة المغرب فى القراءة وقال ابراهيم تضاعف صلوة الظهر على صلوة العصر فى القراءة اربع مرار.

مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل پڑھا کرو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عصر کی قرأت مغرب کی قرأت کی طرح ہے۔ اس میں قصار مفصل پڑھے۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا عصر کی نماز قرأت میں مغرب کی نماز کے برابر رکھی جائے اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ظہر میں عصر سے چار گنا زیادہ قرأت کی جائے۔

۲۲۵ : بَابُ فِي الْقِرَاْةِ فِي الْمَغْرِبِ

۲۲۵: باب مغرب میں قرأت

۲۹۲ : حدثنا هناد نا عبدة عن محمد بن اسحق عن الزهرى عن عبيد الله بن عبدالله عن ابن عباس عن امه ام الفضل قالت خرج الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عاصب رأسه فى مرضه فصلى المغرب فقرأ بالمرسلات فما صلها بعد حتى لقى الله عزوجل وفى الباب عن جبير ابن مطعم وابن عمر وابى ايوب وزيد ابن ثابت قال حديث ام الفضل حديث حسن صحيح وروى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قرأ فى المغرب بالاعراف فى الركعتين كلتيهما و روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قرأ فى المغرب بالطور وروى عن عمر انه كتب الى ابى موسى ان اقرأ فى المغرب بقصار المفصل وروى عن ابى بكر انه قرأ فى المغرب بقصار المفصل قال وعلى هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول ابن المبارك واحمد واسحق وقال الشافعى وذكر عن مالك انه يكره ان يقرأ فى صلوة المغرب بالسور الطوال نحو الطور والمرسلات قال الشافعى لا اكره ذلك بل استحب ان يقرأ بهذه السور فى صلوة المغرب

۲۹۲: حضرت ابن عباسؓ اپنی والدہ ام فضلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں ہماری طرف تشریف لائے آپ ﷺ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورہ مرسلات پڑھی اور اس کے بعد وفات تک یہ سورت نہ پڑھی (یعنی مغرب میں) اس باب میں جبیر بن مطعمؓ، ابن عمرؓ، ابوایوبؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام فضل حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں ''سورہ اعراف پڑھی اور یہ بھی مروی ہے کہ مغرب میں ''سورہ طور'' پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھا کرو اور حضرت ابوبکرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مغرب میں قصار مفصل پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس پر اہل علم کا عمل ہے اور ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول بھی یہی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں مالکؒ کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ مغرب میں لمبی سورتوں کو مکروہ سمجھتے تھے جیسے کہ ''سورۃ طور'' اور ''مرسلات''۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میں مستحب سمجھتا ہوں کہ یہ سورتیں مغرب کی نماز میں پڑھی جائیں۔

۲۲۶بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

۲۹۳:حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَفِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِسُوْرَةِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُفِي الْعِشَآءِ بِسُوَرٍ مِنْ اَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوَ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَشْبَاهِهَا وَرُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ قَرَاُوْا بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا وَاَقَلَّ فَكَانَ الْاَمْرَ عِنْدَ هُمْ وَاسِعٌ فِيْ هٰذَا وَاَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَرَاَ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

۲۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ قَرَاَفِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

۲۲۶: باب عشاء میں قرأت

۲۹۳: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں ''سورۃ الشمس'' اوراسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں براء بن عازبؓ سے بھی روایت ہے۔ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث بریدہؓ حسن ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عشاء میں ''والتین والزیتون '' پڑھی۔حضرت عثمان بن عفانؓ کے بارے میں مروی ہے کہ آپؓ عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے جیسے سورہ منافقون' اوراسی طرح کی سورتیں۔صحابہؓ اور تابعینؒ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اس سے کم اور زیدہ دونوں طرح پڑھا ہے ان کے نزدیک اس باب میں وسعت ہے۔اوراس میں آپؐ سے مروی احادیث میں سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے'' والشمس واضُحٰھا اور'' والتین والزیتون '' پڑھی۔

۲۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں'' والتین والزیتون '' پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: امام ترمذیؒ نے افعال صلوٰۃ کو الگ الگ بیان کرنے کے بعد اب ان کو اکھٹے بیان کرنا مقصود ہے اس مقصد کے لئے تین حدیثیں ذکر کی ہیں پہلی دو حدیثیں اس آدمی کے بارے میں ہیں جس نے نماز بُری طرح پڑھی تھی تعدیل ارکان نہیں کئے تھے ان کو پہلی مرتبہ تعلیم نہیں دی بلکہ بار بار نماز پڑھوائی تاکہ ان کو اپنی غلطی سمجھ میں آجائے۔ تں باب کی حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا مسنون ہے۔(۳) تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طوال مفصل،عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے اسمیں اصل حضرت عمر فاروقؓ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو لکھا تھا۔حضور ﷺ کا عام معمول بھی مجموعہ روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے مثلاً کبھی مغرب کی نماز سورہ طور ومرسلت وغیرہ کا پڑھنا بیان جواز پر محمول ہے تا کہ لوگ کسی خاص سورۃ کو پڑھنا واجب نہ سمجھیں۔

۲۲۷بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

۲۹۵حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۲۷: باب امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

۲۹۵: حضرت عبادہ صامتؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

اسحٰق عن مکحول عن محمود ابن الربیع عن عُبادة بن الصامت قال صلّی رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبح فثقلت علیه القرأة فلما انصرف قال ابی ارٰکم تقرؤن وراء امامکم قال قلنا یارسول الله ای والله قال لا تفعلوا الا بأم القراٰن فانه لاصلوة لمن لم یقرأ بها قال وفی الباب عن ابی هریرة وعائشة وانس وابی قتادة وعبد الله بن عمرو وقال ابو عیسٰی حدیث عبادة حدیث حسن وروی هذا الحدیث الزهری عن محمود بن الربیع عن عبادة ابن الصامت عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب وهذا اصح والعمل علی هذا الحدیث فی القراءة خلف الامام عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وهو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق یرون القراءة خلف الامام.

رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ ﷺ کے لئے قرأت میں مشکل پیش آئی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ حضرت عبادہؓ کہتے ہیں ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم (ہم قرأت کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، ابوقتادہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؒ کا قرأۃ خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنے) کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے۔ اور مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمد بن حنبلؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں کہ قرأت خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنا) جائز ہے۔

۲۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَرْکِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ

۲۲۸: باب اگر امام آواز بلند پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے

۲۹۶: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُکَیْمَةَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِیَ اَحَدٌ مِنْکُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَجْهَرُ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوٰاتِ بِالْقِرَاءَةِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۲۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟۔ ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا تب ہی تو میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قرأت سے رک گئے۔ اس باب میں ابن مسعود، عمران بن حصین، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور انہیں عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا

وعمران ابن حصين وجابر بن عبد الله قال ابوعيسى هذا حديث حسن وابن اكيمة الليثي اسمه عمارة ويقال عمرو بن اكيمة وروى بعض اصحاب الزهري هذاالحديث و ذكروا هذا الحرف قال قال الزهري فانتهى الناس عن القراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس في هذا الحديث مايدل على من راى القراءة خلف الامام لان اباهريرة هو الذي روى عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وروى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى صلوة لم يقرا فيها بام القران فهي خداج غير تمام فقال له حامل الحديث اني اكون احيانا وراء الامام قال اقرا بها في نفسك وروى ابو عثمان النهدي عن ابي هريرة قال امرني النبي صلى الله عليه وسلم ان انادي ان لاصلوة الابقراءة فاتحة الكتاب واختار اصحاب الحديث ان لا يقرا الرجل اذا جهر الامام بالقراءة وقالوا يتبع سكتات الامام وقد اختلف اهل العلم في القراءة خلف الامام فراى اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم القراءة خلف الامام وبه يقول مالك وابن المبارك والشافعي و احمد واسحق وروى عن عبدالله بن المبارك انه قال انا اقرا خلف الامام والناس يقرؤن الا قوما من الكوفيين وارى ان من لم يقرا صلوته جائزة وشدد قوم من اهل العلم في ترك قراءة فاتحة الكتاب وان كان خلف الامام فقالوا لاتجزئ صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب وحده كان اوخلف الامام وذهبوا الى ماروى عبادة بن الصامت عن النبي

ہے۔ زہری کے بعض اصحاب نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ زہری نے کہا اس کے بعد لوگ آپ کو قرأت کرتے ہوئے سنتے تو قرأت کرنے سے باز رہتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قرأت خلف الامام کے قائلین پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ اس حدیث کو بھی حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص ہے اور نامکمل ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث نقل کرنے والے راوی نے کہا کہ میں کبھی کبھی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں تو ابوہریرہؓ نے فرمایا دل میں پڑھ لیا کرو (یعنی سورۃ فاتحہ کو) ۔ ابوعثمان نہدی نے بھی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں اعلان کروں کہ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ محدثین نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ اگر امام زور سے قرأت کرے تو پھر امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کرے اور انہوں نے کہا کہ سکتوں کے درمیان پڑھ لے (یعنی امام کے سکتوں کے درمیان فاتحہ پڑھ لے) اہل علم کا امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قرأت کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اکثر صحابہؓ وتابعینؒ اور بعد کے اہل علم کے نزدیک امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے۔ امام مالکؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا اور دوسرے لوگ بھی امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے سوائے اہل کوفہ کے لیکن جو شخص امام کے پیچھے قرأت نہ کرے میں اس کی نماز کو بھی جائز سمجھتا ہوں۔ اہل علم کی ایک جماعت نے سورۃ فاتحہ کے نہ پڑھنے کے مسئلہ میں شدت سے کام لیا اور کہا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی چاہے اکیلا ہو یا امام کے پیچھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَتَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوةَ اِلَّابِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَغَيْرُهُمَا وَاَمَّااَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْفِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ اَحْمَدُ فَهٰذَارَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاخْتَارَاَحْمَدُ مَعَ هٰذَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاَنْ لَا يَتْرُكَ الرَّجُلُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔

ہو انہوں نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت سے استدلال کیا ہے اور عبادہ بن صامتؓ نے نبی ﷺ کے وصال کے بعد امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی اور نبی ﷺ کے اس قول پر عمل کیا کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی ۔امام شافعیؒ اور اسحٰق وغیرہ کا یہی قول ہے ۔امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا یہ قول کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اکیلے نماز پڑھنے والے پر محمول ہے ان کا استدلال حضرت جابرؓ کی حدیث سے ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے کسی رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں حضرت جابرؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں '' لَاصَلٰوۃَ ... '' جو فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی اس سے مراد وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو لیکن اس کے باوجود امام احمد حنبلؒ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ امام کے پیچھے ہوتے ہوئے بھی کوئی آدمی سورہ فاتحہ نہ چھوڑے۔

۲۹۷ :حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّااَنْ يَكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

۲۹۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے ایک رکعت بھی سورۃ فاتحہ کے بغیر پڑھی گویا کہ اس نے نماز ہی نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) قراءت خلف الامام کے بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ نماز جہری (بلند آواز سے قراءت والی (ہو یا سری) آہستہ آواز قراءت والی نماز) ہو۔احناف دلیل کے طور پر قرآن کریم کی سورۂ اعراف کی یہ آیت پیش کرتے ہیں '' وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْالَهٗ وَاَنْصِتُوْالَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ '' (ترجمہ) جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔امام بیہقیؒ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں بعض صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے پڑھتے تھے س پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔مذکورہ بالا آیت میں قراءت کے وقت سننے اور خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم اس کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اور سورۂ فاتحہ بھی قرآن ہی میں سے ہے۔لہٰذا اس سے بھی قراءت خلف الامام کی ممانعت ہوتی ہے۔ دوسری دلیل حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی وہ طویل روایت ہے جس کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کیا ہے) کہ فَقَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ

فاقیموا صفوفکم ثم لیئو مکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذاقرأفانصتوا (ترجمہ) جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہواور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ سنن نسائی میں مذکور حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے بھی یہی الفاظ ہیں کہ **فاذاقرأ فانصتوا** ۔ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو۔ چنانچہ ان دونوں حدیثوں میں مطلقاً خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت دونوں کیلئے عام ہے اور اگر فاتحہ ورسورت کی قراءت میں کوئی فرق ہوتا تو آپ ﷺ اس کو ضرور واضح کرتے چونکہ آپ ﷺ نے یہاں قرأ کا صریح لفظ استعمال کیا ہے اس بنا پر قرأ کا تقاضا ہے کہ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو لہٰذا یہ کہنا کہ یہ حکم صرف جہری نمازوں کیلئے ہے سری نمازوں کیلئے نہیں، صحیح نہیں ہے اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ جب بھی امام پڑھے تو تم لوگ خاموش رہو۔ تیسری دلیل حضرت ابوہریرہؓ کی وہ حدیث ہے جو امام ترمذیؒ نے ترمذی میں نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ پڑھا ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی سوچنے لگا کہ قرآن پڑھنے میں مجھے کشمکش کیوں ہو رہی ہے راوی کہتے ہیں پھر لوگوں نے جہری نمازوں میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا (ترمذی باب ۲۲۸) اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اس واقعہ کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت ترک کر دی تھی اور اس حدیث میں یہ تاویل نہیں کی جا سکتی کہ سورت پڑھنے سے منع کیا گیا ہے نہ کہ فاتحہ سے کیونکہ اس میں امام کے پیچھے نہ پڑھنے کی علت بیان کی گئی ہے جس طرح یہ علت سورہ پڑھنے میں پائی جاتی ہے بالکل اسی طرح فاتحہ پڑھنے میں بھی پائی جاتی ہے لہٰذا (دونوں کا) سورت اور فاتحہ کا حکم ایک ہی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں فرمایا "**اقرا بھا فی نفسک**" "تم اسے دل میں پڑھو" یہ قول حضرت ابوہریرہؓ کا اپنا اجتہاد ہے کیونکہ یہ بات حضرت ابوہریرہؓ نے کسی سائل کے جواب میں فرمائی اور صحابہؓ کا اجتہاد موضوع احادیث کے مقابلے میں حجت نہیں ہوتا پھر بعض حضرات نے یہ تاویل کی ہے کہ فی نفسہ سے مراد یہ ہے کہ جب تم اکیلے ہو تو فاتحہ پڑھا کرو

چوتھی دلیل احناف کی حضرت جابر بن عبداللہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔ اس کیلئے امام کی قراءت کافی ہے "**اِنَّمَا جُعِلَ الا مام لیؤتم به**" یہ حدیث صحیح بھی ہے اور صریح بھی کیونکہ اس میں یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ مقتدی کیلئے امام کی قراءت ہی کافی ہے اور اس میں سورت اور فاتحہ میں تفریق نہیں کی گئی۔ امام شافعیؒ اور امام کے پیچھے قراءت کرنے والوں کی سب سے قابل اعتماد دلیل حضرت عبادہ بن صامت کی روایت ہے (کتاب ترمذی باب ۲۲۷) یہ حدیث صحیح نہیں۔

امام احمد، حافظ ابن عبدالبر اور بعض دوسرے محدثین نے اس حدیث کو معلول کہا ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ یہ حدیث تین طریقوں سے روایت کی گئی ہے۔ کسی راوی نے وہم اور غلطی سے پہلی دو روایتوں کو خلط ملط کر کے یہ تیسری روایت بنا دی ہے جو امام ترمذی نے ذکر کی ہے اور اہل علم و محدثین نے اس کی ذمہ داری مکحول پر ڈال دی ہے اور اس وہم کی پوری تفصیل فتاوی ابن تیمیہ میں امام ابن تیمیہؒ نے بیان کی ہے۔

احناف کے مسلک کی تائید میں قرآن وحدیث کے بعد صحابہ کرامؓ کا مسلک اور معمول بھی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ حدیث کا معنیٰ ومفہوم ہم سے زیادہ سمجھنے والے تھے چنانچہ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں صحابہ کرامؓ کا امام کی اقتدا میں قرأت نہ کرنے کا مسلک نقل کیا ہے جن میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، زید بن ثابتؓ، جابرؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ شامل ہیں۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو، مصنف عبدالرزاق ومصنف ابن ابی شیبہ اور طحاوی)

۲۲۹ : بَابُ مَایَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ

۲۹۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ لَیْثٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰی قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ فَلَقِیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَاَلْتُهٗ مِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ قَالَ كَانَ اِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ وَاَبِیْ اُسَیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ فَاطِمَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ الْحُسَیْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰی اِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْهُرًا.

۲۲۹: باب اس بارے میں کہ جب مسجد میں داخل ہوتو کیا کہے

۲۹۸: حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اور وہ اپنی دادی فاطمہ کبریٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ'' ترجمہ اے اللہ میری مغفرت فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دورازے کھول دے)اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو درود شریف پڑھتے اور فرماتے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ..... '' (ترجمہ) اے اللہ میری بخشش فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے)علی بن حجر نے کہا کہ اسماعیل بن ابراہیم نے مجھ سے کہا کہ میں نے مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن حسن سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ..... ''اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ..... ''اس باب میں ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث فاطمہ حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسینؓ، فاطمہؓ کبریٰؓ کو نہ پاسکیں اس لئے کہ حضرت فاطمہؓ نبی ﷺ کی وفات کے بعد صرف چند ماہ تک زندہ رہیں۔

۲۳۰ : بَابُ مَاجَاءَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ

۲۹۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاجَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَجْلِسَ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ

۲۳۰: باب اس بارے میں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو دو رکعت نماز پڑھے

۲۹۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، اور کعب بن مالک رضی اللہ

هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُوَاحِدٍعَنْ عَامِرِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِ نَحْوَرِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَرَوٰى سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَامِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِعَنْ عَمْرِوبْنِ سُلَيْمٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوْا اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ اَنْ لَا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ عُذْرٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدِيْثُ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ خَطَاٌاَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ.

عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عجلان اور کئی راویوں نے اس حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔ سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو عامر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے اور وہ عمرو بن سلیم وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ہمارے اصحاب کا اس حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے یہ اس کے لئے مستحب ہے بشرطیکہ اسے کوئی عذر نہ ہو علی بن مدینی نے کہا کہ سہل بن ابوصالح کی حدیث غلط ہے امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس کی خبر اسحاق بن ابراہیم نے علی بن مدینی کے حوالے سے دی ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) مسجد میں دایاں پاؤں رکھنے کے ساتھ دعا پڑھنا مسنون ہے مسلمان کو تعلیم دی گئی ہے کہ ہر وقت اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی مغفرت اور اس کی رحمت وفضل کی دعا کرے۔ پھر مسجد میں بیٹھنے سے قبل تحیۃ المسجد پڑھنا بعض لوگ پہلے جا کر بیٹھ جاتے ہیں پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہیں یہ عمل درست نہیں ہے۔

۲۳۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

۲۳۱: باب مقبرے اور حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے

۳۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالُوْا اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رِوَايَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

۳۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ سب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعید کی حدیث عبدالعزیز بن محمد سے دو طریق سے مروی ہے۔ بعض نے اس

وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَرَوَاهُ حَمَّادُبْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِوبْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَكَانَ عَامَّةُ رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَكَانَ رِوَايَةُ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتُ وَأَصَحُّ.

میں ابوسعید کا ذکر کیا ہے ور بعض نے نہیں اور اس حدیث میں اضطراب ہے۔سفیان ثوری نے عمرو بن یحیٰی وہ اپنے والد وہ ابوسعید سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔محمد بن اسحاق اسے عمرو بن یحیٰی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان کی اکثر روایات ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے مروی ہیں لیکن انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔گویا کہ سفین ثوریؒ کی روایت بواسطہ عمرو بن یحیٰی ان کے والد سے اور ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث زیادہ ثابت اور اصح ہے۔

۲۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

۲۳۲: باب مسجد بنانے کی فضیلت

۳۰۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُوْ بَكْرِ نِ الْحَنَفِيُّ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيْبَةَ وَأَبِيْ ذَرٍّ وَعَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيْرًا كَانَ أَوْكَبِيْرًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۳۰۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اسی کی مثل گھر بنائے گا۔اس باب میں حضرت ابو بکر، عمر، علی، عبداللہ بن عمر، انس، ابن عباس، عائشہ، ام حبیبہ، ابوذر، عمرو بن عبسہ، واثلہ بن اسقع، ابو ہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے جس نے اللہ کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

۳۰۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى قَيْسٍ عَنْ زِيَادِ النُّمَيْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَمَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ مَدَنِيَّانِ.

۳۰۲: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ بن سعد نے انہوں نے نوح بن قیس وہ عبدالرحمٰن مولیٰ قیس سے وہ زیاد نمیری وہ انسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔محمود بن لبید نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور محمود بن ربیع نے آپؐ کی زیارت کی ہے یہ مدینہ کے دو چھوٹے بچے تھے۔

۲۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

۲۳۳: باب قبر کے

يَتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

پاس مسجد بنانا مکروہ ہے

۳۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۳۰۳: حضرت بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلانے والوں پر۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔

۲۳۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۳۴: باب مسجد میں سونا

۳۰۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَايَتَّخِذُهُ مَبِيْتًا وَمَقِيْلًا وَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سو جایا کرتے تھے اور ہم جوان تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسجد کو سونے اور قیلولہ کرنے کی جگہ نہ بناؤ بعض اہل علم کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل ہے۔

۲۳۵ :بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَ اِنْشَادِالضَّالَّةِ وَالشِّعْرِفِي الْمَسْجِدِ

۲۳۵: باب مسجد میں خرید وفروخت، گم شدہ چیزوں پوچھ گچھ اور شعر پڑھنا مکروہ ہے

۳۰۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُوبْنُ شُعَيْبٍ هُوَابْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ رَاَيْتُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَذَكَرَ غَيْرَهُمَا يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ قَالَ

۳۰۵: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مسجد میں شعر پڑھنے، خرید وفروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے۔ اس باب میں بریدہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں میں نے احمدؒ اور اسحاقؒ کو اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے سنا اور شعیب بن

مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اِنَّمَا ضَعَّفَهُ لِاَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيْفَةِ جَدِّهٖ كَاَنَّهُمْ رَاَوْ اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ مِنْ جَدِّهٖ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَآءَ فِي الْمَسْجِدِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ رُخْصَةٌ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ رُخْصَةٌ فِيْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ.

محمد کو عبداللہ بن عمروؓ سے سماع ہے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ کہتے ہیں کہ جس نے عمرو بن شعیب کی اس حدیث میں کلام کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں گویا کہ ان لوگوں کے نزدیک عمرو بن شعیب نے یہ احادیث اپنے دادا سے نہیں سنیں۔ علی بن عبداللہ، یحیٰی بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں خرید وفروخت کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض تابعینؒ اس کی اجازت دیتے ہیں اور خود نبی ﷺ سے مروی کئی احادیث سے مسجد میں (اچھے) شعر کہنے کی اجازت ثابت ہے۔

خلاصۃ الابواب: احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ عورتوں سے اگر قبروں پر جزع وفزع (رونا پیٹنا) اور خلاف شریعت کام کرنے کا اندیشہ ہو یا بے پردگی کا خوف ہو تو مکروہ ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور یہی حکم قبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ہے۔ (۱) قبروں پر چراغ جلانا ناجائز ہے (۲) مسجد میں سونا جمہور فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے (۳) مساجد میں حمد وثناء اور دفاع اسلام کی خاطر اشعار پڑھنا تو جائز ہیں بصورت دیگر مکروہ ہے (۴) گمشدہ اشیاء کا اعلان کرنا اور خرید وفروخت مساجد میں مکروہ وناجائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

۲۳۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

۲۳۶: باب وہ مسجد جس کی بنیاد تقوٰی پر رکھی گئی ہو

۳۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اُنَيْسِ ابْنِ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِيْ مَسْجِدَهُ وَفِيْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا

۳۰۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ بنی خدرہ اور بنی عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقوٰی پر رکھی گئی ہے۔ خدریؓ نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے اور دوسرے نے کہا وہ مسجد قباء ہے پھر وہ دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا وہ یہی ہے (یعنی مسجد نبوی ﷺ) اور اس میں بہت سی بھلائیاں ہیں۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوبکر، علی بن

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَحْيَى الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ بَاْسٌ وَاَخُوْهُ اُنَيْسُ بْنُ اَبِىْ يَحْيَى اَثْبَتُ مِنْهُ.

عبداللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا ان میں کوئی حرج نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

۲۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِى الصَّلٰوةِ فِىْ مَسْجِدِ قُبَاءَ

۲۳۷: باب مسجد قباء میں نماز پڑھنا

۳۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَا اَبُو الْاَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِىْ خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِىَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ فِىْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ كَعُمْرَةٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اُسَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبُو الْاَبْرَدِ اسْمُهٗ زِيَادٌ مَدِيْنِىٌّ.

۳۰۷: ابوابرد مولی بنی خطمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد قباء میں نماز پڑھنا اس طرح ہے جیسے کسی نے عمرہ ادا کیا۔ اس باب میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث اُسید رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اور ہمیں علم نہیں کہ اُسید بن ظہیر کی اس کے علاوہ بھی کوئی حدیث صحیح ہو۔ اور ہم اس حدیث کو صرف ابواسامہ بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

۲۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ اَىِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ

۲۳۸: باب کونسی مسجد افضل ہے

۳۰۸: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِىْ مَسْجِدِىْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اِنَّمَا ذُكِرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِىٍّ وَمَيْمُوْنَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ ذَرٍّ.

۳۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے (یعنی بیت اللہ کے)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبد اللہ کی بجائے زید بن رباح کا ذکر کیا ہے اور وہ ابوعبداللہ اغر سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔ یہ حدیث نبی کریمؐ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کئی سند سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ میمونہؓ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، جبیر بن مطعمؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔

۳۰۹ حدّثنا ابنُ ابی عُمَرَ نا سُفیانُ بنُ عُیَینۃ عن عَبدِالملکِ بنِ عُمَیرٍ عن قزعۃ عن ابی سَعیدٍ الخُدریِّ قال قالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہ وسلّم لا تُشَدُّ الرِّحالُ اِلّا اِلٰی ثَلٰثۃِ مَساجدَ مَسجدِ الحَرامِ وَمَسجدی ھٰذا وَمَسجدِ الاَقصٰی قَالَ ھٰذا حَدیثٌ حسنٌ صَحیحٌ۔

۳۰۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کے لئے (کثرت ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام (بیت اللہ) میری مسجد (مسجد نبویؐ) اور مسجد اقصیٰ۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

۲۳۹: باب مسجد کی طرف جانا

۳۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰکِنِ ائْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ وَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَزَیْدِبْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَمِنْھُمْ مَنْ رَاَی اْلِاسْرَاعَ اِذَا خَافَ فَوْتَ تَکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی حَتّٰی ذُکِرَ عَنْ بَعْضِھِمْ اَنَّہٗ کَانَ یُھَرْوِلُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ کَرِہَ الْاِسْرَاعَ وَاخْتَارَ اَنْ یَمْشِیَ عَلٰی تُؤْدَۃٍ وَوَقَارٍ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَنْ خَافَ فَوْتَ التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی فَلَا بَاْسَ اَنْ یُسْرِعَ فِی الْمَشْیِ۔

۳۱۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (مسجد کی طرف) دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (درمیانی چال چلتے ہوئے) سکون کے ساتھ آؤ پس (جماعت میں) جو مل جائے پڑھ لو جو رہ جائے اسے پورا کرو۔ اس باب میں ابوقتادہ، ابی بن کعب، ابوسعید، زید بن ثابت، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مسجد کی طرف جانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہوجانے کا خوف ہو تو جلدی چلے بلکہ بعض سے دوڑ کر آنا بھی منقول ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک تیز چلنا مکروہ ہے ان کے نزدیک آہستہ وروقار کے ساتھ جانا بہتر ہے یہ احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ اس مسئلے میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث پر عمل کیا جائے۔ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہوجانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّم بِحدیْثِ اَبِیْ سلمۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ بمعْنا ہُ ھکذا قال عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ وَھٰذا اَصَحُّ مِنْ حدِیْثِ یزِیْدِ ابْنِ زُرَیْعٍ۔

۳۱۱: حسن بن علی خلال، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابوسلمہؓ کی حدیث کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اسی طرح عبدالرزاق سعید بن مسیب سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ یزید بن زریع کی حدیث سے اصح ہے۔

۳۱۲ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَاسُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ

۳۱۲ ابن عمر سفیان سے وہ زہریؒ سے وہ سعید بن مسیبؒ سے

عَنْ سعید بْنِ الْمُسیّب عن ابی هُرَیْرة عن النّبیّ صلّی اللّٰهُ علیه وسلّم نحْوهٗ.

وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقُعُوْدِ فِی الْمَسْجِدِ لِاِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

۲۴۰: باب نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

۳۱۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَادَامَ یَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِکَةُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِی الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ یُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ یا اَبَاهُرَیْرَةَ فَقَالَ فُسَآءٌ اَوْضُرَاطٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۱۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب تک کسی نماز کا انتظار کرتا ہے گویا کہ وہ اس وقت تک نماز ہی میں (مشغول) ہے اور اس کے لئے فرشتے ہمیشہ دعائے رحمت مانگتے ہیں جب تک وہ مسجد میں بیٹھا رہے اور جب تک سے حدث نہ ہو۔ (وہ کہتے ہیں) "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ . . ." (اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما) پس حضر موت کے ایک آدمی نے عرض کیا اے ابو ہریرہؓ حدث کیا ہے آپؓ نے فرمایا ہوا کا خارج ہونا خواہ آواز سے ہو یا بغیر آواز سے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابو سعید، انس، عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْخُمْرَةِ

۲۴۱: باب چٹائی پر نماز پڑھنے کے بارے میں

۳۱۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سُلَیْمٍ وَعَائِشَةَ وَ مَیْمُوْنَةَ وَاُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَبِهٖ یَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ عَلَی الْخُمْرَةِ قَالَ

۳۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چٹائی پر۔ اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ام سُلیم رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہ، میمونہ رضی اللہ عنہ، ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد سے بھی روایت ہے اور بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما کا نبی ﷺ سے سماع نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ امام ابوعیسیٰ

---

[1] خمرہ اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا کھجور کا ہو اور حصیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں کھجور کے ہوں بعض حضرات کے نزدیک خمرہ چھوٹی چٹائی ہے اور حصیر بڑی چٹائی کو کہتے ہیں۔ بساط ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے۔ (مترجم)

اَبُوْعِیْسٰی وَالْخُمْرَۃُ ھُوَ حَصِیْرٌ صَغِیْرٌ

ترمذیؒ فرماتے ہیں ''خمرہ'' چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

۲۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَصِیْرِ

۲۴۲: باب بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا

۳۱۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَاعِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَالْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَحَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلَّا اَنَّ قَوْمًا مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلٰوۃَ عَلَی الْاَرْضِ اسْتِحْبَابًا۔

۳۱۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بڑی چٹائی پر۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث حضرت ابوسعید حسن رضی اللہ عنہ ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو مستحب کہا ہے۔

۲۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْبُسُطِ

۲۴۳: باب بچھونوں پر نماز پڑھنا

۳۱۶: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَاوَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ الضُّبَعِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَالِطُنَا حَتّٰی کَانَ یَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَھُمْ وَلَمْ یَرَوْا بِالصَّلٰوۃِ عَلَی الْبِسَاطِ وَالطُّنْفُسَۃِ بَاْسًا وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاسْمُ اَبِی التَّیَّاحِ یَزِیْدُ بْنُ حُمَیْدٍ۔

۳۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر کیا نغیر[1] نے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہمارا بچھونا دھویا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ بچھونے یا قالین وغیرہ پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی الْحِیْطَانِ

۲۴۴: باب باغوں میں نماز پڑھنا

۳۱۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِی الْحِیْطَانِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ یَعْنِی الْبَسَاتِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ مُعَاذٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ

۳۱۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں حیطان یعنی باغ میں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث معاذ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور ہم اسے حسن بن ابوجعفر کی روایت کے علاوہ کسی اور سے نہیں جانتے اور حسن بن ابوجعفر کو

---

[1] نغیر نغر کی تصغیر ہے یہ چڑیا کی طرح چھوٹا سا پرندہ ہوتا ہے اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (مترجم)

وَالْحسنُ ابْنُ ابِیْ جعفرٍ قدْ ضعّفهٗ یحْیی بْنُ سَعِیْدٍ وَغیْرُہٗ وَاَبُو الزُّبَیْرِ اسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تدْرُسٍ وَاَبُو الطُّفَیْلِ اسْمُہٗ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَۃَ .

یحیٰی بن سعید قطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔ اور ابوطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

۲۴۵ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُتْرَۃِ الْمُصَلِّیْ

۲۴۵: باب نمازی کا سترہ

۳۱۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ وَھَنَّادٌ قَالاَ نَااَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلَ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلاَ یُبَالِیْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَآءِ ذٰلِکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَسَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ وَاَبِیْ جُحَیْفَۃَ وَعَائِشَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ طَلْحَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا سُتْرَۃُ الْاِمَامِ سُتْرَۃٌ لِمَنْ خَلْفَہٗ .

۳۱۸: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور پرواہ نہ کرے اس کی جو اس کے آگے سے گزر جائے۔
اس باب میں ابوہریرہؓ، سہل بن ابوحثمہ، ابن عمر، سبرہ بن معبد، ابوجحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث طلحہؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ امام کا سترہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے لئے کافی ہے۔

۲۴۶ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

۲۴۶: باب نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے

۳۱۹ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدِ نِ الْجُھَنِیَّ اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ جُھَیْمٍ یَسْاَلُہٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوْجُھَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْیَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَہٗ مِنْ اَنْ یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُو النَّضْرِلاَ اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَھْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ جُھَیْمٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

۳۱۹: بسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے ایک شخص کو ابوجہیم کے پاس بھیجا یہ بات پوچھنے کے لئے کہ انہوں نے نمازی کے آگے گزرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے کیا سنا ہے۔ ابوجہیم نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے پر ترجیح دے۔ ابوالنضر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا۔ یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس باب میں ابوسعید خدریؓ، ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوجہیم حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَاَنْ يَّقِفَ اَحَدُكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ.

میں سے کسی ایک کو سو سال کھڑا رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۲۴۷: بَابُ مَاجَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

۲۴۷: باب اس بارے میں کہ نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتی

۳۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهِ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ.

۳۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں فضل کے ساتھ گدھی پر سوار تھا۔ ہم منیٰ میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے ہم اترے اور صف میں مل گئے گدھی ان کے (نمازیوں کے) آگے پھرنے لگی اور اس سے ان کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اور صحابہؓ وتابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا اس پر عمل ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نماز کسی (گزرنے والی) چیز سے نہیں ٹوٹتی سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۴۸: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

۲۴۸: باب نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی

۳۲۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُوْنُسُ وَمَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ كَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ

۳۲۱: حضرت عبداللہ بن صامتؓ سے روایت ہے میں نے ابوذرؓ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر یا فرمایا درمیانی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کالے کتے گدھے یا عورت کے گزرنے سے ٹوٹ جائے گی۔ عبداللہ بن صامتؓ کہتے ہیں میں نے ابوذرؓ سے پوچھا کالے اور سفید یا سرخ کی کیا قید ہے تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے تو نے مجھ سے

اخِيْ سَاَلْتَنِيْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَيْهِ قَالُوْا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قَالَ اَحْمَدُ الَّذِيْ لَا اَشُكُّ فِيْهِ اَنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَفِيْ نَفْسِيْ مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ شَيْءٌ قَالَ اِسْحٰقُ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ اِلَّا الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ.

ایسے ہی سوال کیا ہے جس طرح میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہے۔ اس باب میں ابوسعید، حکم غفاری، ابوہریرہؓ، اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذرؓ حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی خیال ہے کہ گدھے عورت یا کالے کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹنے میں تو مجھے شک نہیں البتہ گدھے اور عورت کے بارے میں مجھے شک ہے۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ سوائے کالے کتے کے کسی چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۲۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۴۹: باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۳۲۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرِ وبْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَنَسٍ وَعَمْرِو بْنِ اَبِيْ اَسِيْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَكَيْسَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَاُمِّ هَانِيءٍ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبَيْنِ.

۳۲۲: حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمرو بن ابواسید رضی اللہ عنہ، ام ھانی رضی اللہ عنہا، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، طلق بن علی رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمرو بن ابوسلمہ حسن صحیح ہے۔ اور صحابہؓ و تابعینؒ اور ان کے بعد کے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آدمی دو کپڑوں میں نماز پڑھے۔

(ف) ایک کپڑے میں نماز پڑھنا یہاں جواز کیلئے ہے کہ غربت میں ایسا بھی ہوسکتا ہے اور صحابہؓ کے اوپر تو ایک ایسا دور بھی گذرا ہے کہ شوہر اور بیوی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا ایک نماز پڑھتا تو دوسرا کونے میں بیٹھ جاتا پھر دوسرا پڑھتا تو پہلا ایسا کرتا۔

۲۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

۲۵۰: باب قبلے کی ابتداء

۳۲۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ

۳۲۳: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ مہینے تک بیت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْسَبْعَةَ عَشَرَشَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْنَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّعَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ هُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاوَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

امقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور آپ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا پسند کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''قَدْنَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ ...الخ'' لہٰذا آپؐ نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ جسے آپ پسند کرتے تھے۔ ایک آدمی نے آپؐ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو رکوع میں تھے ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا اس صحابیؓ نے کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ پھیرلیا۔ راوی کہتے ہیں اس پر ان لوگوں نے رکوع ہی میں اپنے رخ کعبہ کی طرف پھیر لئے۔ اس باب میں ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس، عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث براءؓ حسن صحیح ہے اسے سفیان ثوریؒ نے بھی ابواسحٰقؒ سے روایت کیا ہے۔ ھناد، وکیع سے وہ سفیان سے اور وہ عبداللہ بن دینار سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا وہ لوگ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۱ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

۲۵۱: باب مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے

۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍنَا اَبِيْ مَعْشَرٍعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

۳۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان سب قبلہ ہے۔

۳۲۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَبِيْ مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاسْمُهُ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ

۳۲۵: ہم سے روایت کی یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے اوپر کی روایت کی مثل۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا حدیث ابوہریرہؓ حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے اور بعض علماء نے ابومعشر کے حافظے میں کلام کیا ہے ان کا نام نجیح مولیٰ بنی ہاشم ہے۔ امام بخاریؒ نے کہا میں ان سے روایت نہیں کرتا جبکہ کچھ حضرات ان سے روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے کہا عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے جو

سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَقْوٰى وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَعْشَرٍ .

روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابو ہریرۃؓ سے وہ روایت ابومعشر کی حدیث سے قوی تر اور اصح ہے۔

۳۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرِ الْمَرْوَزِيُّ نَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَاِنَّمَا قِيْلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ الْمَخْرَمِيُّ لِاَ نَّهٗ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَمِيْنِكَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ هٰذَا لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاخْتَارَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ التَّيَاسُرَ لِاَهْلِ مَرْوَ .

۳۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔عبداللہ بن جعفر کو مخرمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ان میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ،علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر مغرب تمہارے دائیں ہاتھ اور مشرق بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو اگر تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو درمیان میں قبلہ ہے۔ابن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں مشرق اور مغرب کے درمیان قبلے کا حکم اہل مشرق کے لئے ہے ان کے نزدیک اہل مرو (ایک شہر کا نام ہے) کو بائیں طرف جھکنا چاہیے۔

(ف) یہ حکم کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے اہل مدینہ کیلئے ہے کیونکہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے۔نیز یہ ہے کہ دور سے نماز پڑھنے والوں کیلئے سمت قبلہ ہی ضروری ہے لیکن مسجد حرام میں عین قبلہ ضروری ہے۔پاک وہند میں ایسا دور بھی گذرا ہے کہ ایک دانش ور نے حساب لگا کر کہا کہ ہندوستان کی سب مساجد کا رخ غلط ہے لوگوں کی نماز ہی نہیں ہوتی ان کی تردید مندرجہ بالا حدیث سے ہوتی ہے۔(مترجم)

۲۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

۲۵۲: باب کہ جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے

۳۲۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاوَكِيْعٌ نَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدِ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۷: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ اندھیری رات میں سفر کر رہے تھے اور قبلے کا رخ نہیں جانتے تھے پس ہر شخص نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب صبح ہوئی تو ہم نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ'' تم جس

فَنَزَل فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ السَّمَّانِ وَاَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوا الرَّبِيْعِ السَّمَّانُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ ذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا صَلَّى فِي الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ بَعْدَ مَا صَلّٰى اَنَّهُ صَلّٰى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَاِنَّ صَلٰوتَهُ جَائِزَةٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

طرف بھی منہ کرو اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں ہم اس حدیث کو صرف اشعث سمان کی روایت سے جانتے ہیں اور اشعث بن سعید ابو اربیع سمان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے پھر نماز پڑھ لینے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھی ہے تو اس کی نماز جائز ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مَايُصَلّٰى اِلَيْهِ وَفِيْهِ

۲۵۳: باب اس چیز کے متعلق جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَايَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ.

۳۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ بیت الخلاء، مذبح خانے میں، قبر پر، راستے میں، حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور بیت اللہ کی چھت پر۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَنَحْوِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ وَجَابِرٍ وَّ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهُ وَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ.

۳۲۹: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مثل اور ہم معنیٰ۔ اس باب میں ابومرثد، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی سند قوی نہیں۔ زید بن جبیرہؒ کے حفظ میں کلام ہے۔ لیث بن سعد بھی اس حدیث کو عبداللہ بن عمر عُمری سے روایت کرتے ہیں وہ نافعؒ سے وہ ابن عمرؓ سے وہ عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث لیث بن سعد کی حدیث سے اشبہ اور اصح ہے۔ محدثین عبداللہ بن عمر عمری کو حافظے کی بنا پر ضعیف کہتے ہیں جن میں یحییٰ بن سعید قطان بھی شامل ہیں۔

۲۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلوٰةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ

۳۳۰ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ.

۳۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اَوْ بِنَحْوِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَحَدِيْثُ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاسْمُ اَبِيْ حُصَيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ.

۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

۲۵۴: باب بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۳۳۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز پڑھو بکریوں کے باڑے میں اور تم نماز نہ پڑھو اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں۔

۳۳۱: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں جابر بن سمرہؓ، براء، سبرہ بن معبد جہنی، عبداللہ بن مغفل ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابوحصین کی ابوصالح سے بواسطہ ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث غریب ہے اور اسے اسرائیل نے ابوحصین سے اور انہوں نے ابوہریرہؓ سے موقوف روایت کیا ہے نہ کہ مرفوع اور ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۳۳۲: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعیدؒ سے انہوں نے شعبہؒ سے انہوں نے ابوالتیاح ضبعیؒ سے انہوں نے انسؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلوٰةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَاتَوَجَّهَتْ بِهٖ

۳۳۳ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَيَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ

۲۵۵: باب سواری پر نماز پڑھنا خواہ اس کا رخ جدھر بھی ہو

۳۳۳ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا جب میں واپس آیا تو نبی ﷺ اپنی

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَجِئْتُہٗ وَھُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّکُوْعِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ عَامَّةِ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَیْنَھُمْ اخْتِلَافًا لَا یَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ تَطَوُّعًا حَیْثُ مَا کَانَ وَجْھُہٗ اِلَی الْقِبْلَةِ اَوْغَیْرِھَا.

سواری پر مشرق کی جانب نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔ اس باب میں انس، ابن عمر، ابو سعید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے مروی ہے اسی پر سب اہل علم کا عمل ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں اختلاف کا علم نہیں۔ یہی قول ہے علماء کا کہ نفل نماز سواری پر پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں خواہ قبلہ رخ ہو یا نہ ہو۔

۲۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی الرَّاحِلَةِ

۲۵۶: باب سواری کی طرف نماز پڑھنا

۳۳۴: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَعِیْرِہٖ اَوْرَاحِلَتِہٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ بِہٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا یَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ اِلَی الْبَعِیْرِ بَاْسًا اَنْ یَّسْتَتِرَ بِہٖ.

۳۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا فرمایا اپنی سواری کی طرف اور آپؐ اپنی سواری پر بھی نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی قول ہے کہ اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) امام احمدؒ اور بعض اہل ظاہر اس حدیث کے ظاہر میں عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جمہور کے نزدیک نماز نہیں ٹوٹتی۔ حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق منقطع ہو جاتا ہے یعنی خضوع ختم ہو جاتا ہے۔ (۲) جب کسی شخص کو قبلہ کا رُخ معلوم نہ ہو تو اس کو تحری (سوچنا) کرنی چاہئے اگر نماز کے دوران صحیح سمت معلوم ہو جائے تو فوراً گھوم جائے اگر نماز کے بعد پتہ چلے تو اکثر فقہاء کے نزدیک نماز لوٹانا واجب نہیں ہے۔ (۳) فقہاء کرام نے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ نفلی نماز جانور اور سواری پر مطلقاً جائز ہے اس میں استقبال قبلہ بھی شرط نہیں ہے اور رکوع وسجدہ کی بھی ضرورت نہیں بلکہ رکوع وسجود کے لئے اشارہ کافی ہے یہی حکم پہیوں والی سواری کا ہے البتہ فرائض میں تفصیل یہ ہے کہ اگر سواری ایسی ہے کہ جس میں استقبال قبلہ رکوع سجدہ قیام ہو سکتے ہوں تو کھڑے ہو کر پڑھنا جائز ہے۔

۲۵۷: بَابُ مَاجَآءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُ وْابِالْعَشَآءِ

۲۵۷: باب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو جائے اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے

۳۳۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّھْرِیِّ

۳۳۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو نبی

عَنْ اَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ يَبْدَءُ بِالْعَشَآءِ وَاِنْ فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَبْدَأُ بِالْعَشَآءِ اِذَا كَانَ الطَّعَامُ يُخَافُ فَسَادُهُ وَالَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَشْبَهُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاِنَّمَا اَرَادُوْا اَنْ لَا يَقُوْمَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَلْبُهُ مَشْغُوْلٌ بِسَبَبِ شَيْءٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ لَا نَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ اَنْفُسِنَا شَيْءٌ.

ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر کھانا حاضر ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عمرؓ، مسلمہ بن اکوعؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ کرامؓ میں سے جیسے ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابن عمرؓ ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کے نزدیک کھانا پہلے کھالے اگرچہ جماعت نکل جائے۔ جارود کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہونے کا خطرہ ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر فقہاء کا قول اتباع کے زیادہ لائق ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کا دل کسی چیز کی وجہ سے مشغول نہ ہو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہیں ہوتے جب تک ہمارا دل کسی اور چیز میں لگا ہوا ہو۔

۳۳۶ : وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ قَالَ وَتَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۳۳۶: حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس حالت میں کھانا کھایا کہ آپؓ امام کی قرأت سن رہے تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے نافعؒ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

۲۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ النُّعَاسِ

۲۵۸: باب اونگھتے وقت نماز پڑھنا

۳۳۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ

۳۳۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اونگھنے لگے تو چاہیے کہ وہ (تھوڑی دیر) سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنے کی نیت کرے اور اپنے آپ کو

يَنْعَسُ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

گالیاں دینے لگے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر کھانا چھوڑ کر نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہو جائے گی۔ احناف کے نزدیک کھانا پہلے کھانے کی علت یہ ہے کہ کھانا چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو جانے سے دل و دماغ کھانے کی طرف لگا رہے گا اور نماز میں خشوع پیدا نہ ہو سکے گا۔

۲۵۹ : بَابُ مَاجَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

۲۵۹: باب جو آدمی کسی کی ملاقات کے لئے جائے وہ ان کی امامت نہ کرے

۳۳۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِىْ عَطِيَّةَ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فِىْ مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ مِنَ الزَّائِرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذِنَ لَهٗ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُصَلِّيَ بِهٖ قَالَ اِسْحٰقُ بِحَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَشَدَّدَ فِىْ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ اَحَدٌ بِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَاِنْ اَذِنَ لَهٗ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ وَكَذٰلِكَ فِى الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّيْ بِهِمْ فِى الْمَسْجِدِ اِذَا زَارَهُمْ يَقُوْلُ يُصَلِّيْ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ

۳۳۸: بدیل بن میسرہ عقیلی، ابوعطیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مالک بن حویرث ہماری نماز پڑھنے کی جگہ پر ہمارے پاس آیا کرتے اور ہمیں احادیث سناتے چنانچہ ایک اور نماز کا وقت ہو گیا تو ہم نے ان سے کہا آپؓ نماز پڑھائیں انہوں نے کہا تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تاکہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیوں امامت نہیں کر رہا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو کسی قوم کی زیارت کے لئے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی نماز پڑھائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ کرامؓ میں سے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے یہ حضرات کہتے ہیں کہ صاحب منزل امامت کا زیادہ حق دار ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر صاحب منزل اجازت دے دے تو امامت کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ امام اسحقؒ کا بھی اسی حدیث پر عمل ہے انہوں نے اس بارے میں سختی سے کام لیا وہ فرماتے ہیں کہ صاحبِ منزل کی اجازت سے بھی نماز نہ پڑھائے اور اسی طرح اگر ان کی مسجد میں ان کی ملاقات کے لئے جائے تو بھی نماز نہ پڑھائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے۔

۲۶۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَنْ

۲۶۰: باب امام کا دعا کے لئے

يَخُصَّ الْاِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَآءِ

۳۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيِّ الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفْرِبْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيِّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِيْ هٰذَا اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَاَشْهَرَ .

اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے

۳۳۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکے اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا کہ وہ اس کے گھر میں داخل ہو گیا اور کوئی شخص کسی کی امامت کرتے ہوئے ان لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لئے دعا کو مخصوص نہ کرے اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان سے خیانت کی اور نماز میں قضائے حاجت (پاخانہ، پیشاب) کو روک کر کھڑا نہ ہو۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ اور یہ حدیث معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ سفر بن نسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابوامامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یزید بن شریح کی حدیث ابوحی مؤذن کی ثوبان سے مروی حدیث سے سند کے اعتبار سے اجود اور زیادہ مشہور ہے۔

۲۶۱: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ

۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ الْاَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ لَايَصِحُّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

۲۶۱: باب وہ امام جس کو مقتدی ناپسند کریں

۳۴۰: حضرت حسنؒ، انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ اور وہ شخص جو "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو)۔ اس باب میں ابن عباس، طلحہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح نہیں اس لئے کہ یہ حدیث حسن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام احمد نے محمد بن قاسم کے متعلق کلام کیا ہے

تكلّم فيه احمد بن حنبل وضعّفه وليس بالحافظ وقد كره قومٌ من اهل العلم ان يؤمّ الرّجل قومًا وهم له كارهون فاذا كان الامام غير ظالمٍ فانّما الاثم على من كرهه وقال احمد و اسحٰق في هذا اذا كره واحدٌ او اثنان او ثلثة فلا بأس ان يصلّي بهم حتّى يكرهه اكثر القوم.

اور وہ انہیں ضعیف کہتے ہیں اور یہ حافظ نہیں ہیں۔ اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک مقتدیوں کے نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی امامت کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر امام ظالم نہ ہو تو گناہ اسی پر ہوگا جو اس کی امامت کو ناپسند کرے گا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اسی مسئلے میں کہتے ہیں کہ اگر ایک، یا دو یا تین آدمی نہ چاہتے ہوں تو امامت کرنے میں کوئی حرج نہیں یہاں تک کہ اکثریت اس کو ناپسند کرے۔

۳۴۱: حدّثنا هنّادٌ نا جريرٌ عن منصورٍ عن هلال بن يساف عن زياد ابن ابي الجعد عن عمرو بن الحارث بن المصطلق قال كان يقال اشدّ النّاس عذابًا اثنان امرأةٌ عصت زوجها وامام قومٍ وهم له كارهون قال جريرٌ قال منصورٌ فسألنا عن امر الامام فقيل لنا انّما عنى بهذا الائمّة الظّلمة فامّا من اقام السّنّة فانّما الاثم على من كرهه.

۳۴۱: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زیاد بن ابوجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن مصطلق سے۔ عمرو نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں کے لئے ہے۔ اس عورت کے لئے جو شوہر کی نافرمانی کرے اور وہ امام جو مقتدیوں کے ناراض ہونے کے باوجود امامت کرے۔ جریر منصور کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے امام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد ظالم امام ہے پس اگر وہ سنت پر قائم ہو تو مقتدی گناہ گار ہوں گے یعنی جو اس سے بیزار ہوں گے۔

۳۴۲: حدّثنا محمّد بن اسمٰعيل نا عليّ بن الحسن نا الحسين بن واقدٍ قال ابو غالبٍ قال سمعت ابا امامة يقول قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ثلٰثةٌ لا تجاوز صلٰوتهم اٰذانهم العبد الاٰبق حتّى يرجع وامرأةٌ باتت وزوجها عليها ساخطٌ وامام قومٍ وهم له كارهون قال ابو عيسٰى هذا حديثٌ حسنٌ غريبٌ من هذا الوجه وابو غالبٍ اسمه حزوّرٌ.

۳۴۲: حضرت ابو غالب، ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں بڑھتی، بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آجائے، وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جس کے مقتدی اس کو ناپسند کرتے ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور ابوغالب کا نام حزور ہے۔

۲۶۲ : باب ما جاء في اذا صلّى الامام قاعدًا فصلّوا قعودًا

۲۶۲: باب اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو

۳۴۳: حدّثنا قتيبة نا اللّيث عن ابن شهابٍ عن انس بن مالكٍ قال خرّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم عن فرسٍ فجحش فصلّى بنا قاعدًا فصلّينا معه قعودًا ثمّ انصرف فقال انّما الامام

۳۴۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گرے اور آپ ﷺ کو چوٹ آگئی تو آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی چنانچہ ہم نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی پھر

اَوْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرُ هُمْ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهٗ اِلَّا قِيَامًا فَاِنْ صَلُّوْا قُعُوْدًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ ۔

آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لیے ہے یا فرمایا بے شک امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب رکوع سے اٹھے تو تم بھی اٹھو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوہریرہؓ، جابرؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے ان میں سے جابر بن عبداللہ، اُسید بن حضیر اور ابوہریرہؓ بھی ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر امام بیٹھ کر (نماز) پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر (نماز) پڑھیں، انکی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۲۶۳ : بَابٌ مِنْهُ

۲۶۳: باب اسی سے متعلق

۳۴۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَرُوِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ مَرَضِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَاَبُوْبَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ قَاعِدًا وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۴۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کر رہے تھے آپؐ نے ان کے پہلو میں نماز پڑھی لوگ ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے اور ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کے

وَسَلَّم صلّٰی خلف ابی بکرٍ وھُوَ قاعِدٌ

پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر۔

۳۴۵: حدَّثنا بذلِکَ عبْدُ اللّٰہِ بْنُ ابِیْ زِیادٍ نَا شَبابۃُ بْنُ سوّارٍ نا مُحَمّدُ بْنُ طلْحۃَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ ثَابتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ علیْہِ وسلّمَ فِیْ مرضِہ خلْفَ ابِیْ بکْرٍ قاعِدًا فِی الثَّوْبِ مُتَوَشِّحًابِہٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھٰکَذَا رَوَاہُ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ ثَابتٍ وَمَنْ ذَکَرَفِیْہِ عَنْ ثَابِتٍ فَھُوَ اَصَحُّ۔

۳۴۵: ہم سے روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن ابوزیاد نے ان سے شبابہ بن سوار نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انسؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کیا اس حدیث کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور اس حدیث میں ثابت کا ذکر نہیں کیا۔ اور جس راوی نے سند میں ثابت کا ذکر کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) اس حدیث کے مفہوم کا تعیین کے لئے علماء نے بہت سی توجیہات کی ہیں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ امام کو چاہئے کہ ان مقامات پر دعا نہ کریں جہاں مقتدی دعا نہیں کرتے مثلاً رکوع سجدہ میں قومہ، جلسہ کہ ان مواقع پر عموماً دعا نہیں کی جاتی اگر امام دعا کرے گا تو دعا میں تنہا ہوگا۔ (۲) امام مالکؒ حدیث باب کے واقعہ کو منسوخ مانتے ہیں کیونکہ ایک مرسل روایت میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی آدمی بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ کے نزدیک امام بیٹھا ہو اور مقتدی کھڑے ہوں تو نماز درست ہے۔

۲۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِ مَامِ یَنْھَضُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ نَاسِیًا

۲۶۴: باب دو رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہو جانا

۳۴۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ نَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ فَنَھَضَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَسَبَّحَ بِہِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِھِمْ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ وَھُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِھِمْ مِثْلَ الَّذِیْ فَعَلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِی ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ قَالَ اَحْمَدُ لَا یُحْتَجُّ بِحَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی

۳۴۶: شعبی سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے ایک مرتبہ ہماری امامت کی اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوگئے چنانچہ لوگوں نے ان سے تسبیح کہی اور انہوں نے تسبیح کہی لوگوں سے۔ جب نماز پوری ہوئی تو سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، سعدؓ اور عبداللہ بن بحینہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث انہی سے کئی طریق سے مروی ہے اور بعض لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ امام احمدؒ ان کی حدیث کو حجت نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں لیکن میں ان سے روایت اس

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی هُوَ صَدُوْقٌ وَلَا اَرْوِیْ عَنْهُ لِاَنَّهٗ لَایَدْرِیْ صَحِیْحَ حَدِیْثِهٖ مِنْ سَقِیْمِهٖ وَکُلُّ مَنْ کَانَ مِثْلَ هٰذَا فَلَا اَرْوِیْ عَنْهُ شَیْئًا وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَوٰی سُفْیَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٌ الْجُعْفِیُّ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ تَرَکَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَغَیْرُ هُمَا وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ مِنْهُمْ مَنْ رَاٰی قَبْلَ التَّسْلِیْمِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰی بَعْدَ التَّسْلِیْمِ وَمَنْ رَاٰی قَبْلَ التَّسْلِیْمِ فَحَدِیْثُهٗ اَصَحُّ لِمَارَوَی الزُّهْرِیُّ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ .

لئے نہیں کرتا کہ وہ صحیح اور ضعیف میں پہچان نہیں رکھتے۔ ان کے علاوہ بھی جو اسطرح کا راوی ہو میں اس سے روایت نہیں کرتا یہ حدیث کئی طرق سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور روایت کی سفیان نے جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شبیل سے انہوں نے قیس بن ابوحازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے۔ اور جابر جعفیؒ کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے اور یحییٰ بن سعیدؒ اور عبدالرحمنؒ بن مہدی وغیرہ نے ان سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے (تشہد سے پہلے) تو نماز پوری کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ سلام پھیرنے سے پہلے اور بعض حضرات کے نزدیک سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔ جو حضرات سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کے قائل ہیں ان کی حدیث اصح ہے اس حدیث کو زہری نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبدالرحمن اعرج سے اور انہوں نے عبداللہ بن بحینہؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَامَ وَلَمْ یَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهٖ مَنْ خَلْفَهٗ فَاَشَارَ اِلَیْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰکَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۳۴۷: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے کہا کہ ہمیں نماز پڑھائی مغیرہ بن شعبہؓ نے جب وہ دو رکعت پڑھ چکے تو بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو سجدے کئے سہو کے اور پھر سلام پھیرا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مغیرہ بن شعبہؓ ہی سے کئی طرق سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے۔

۲۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاَوَّلَیْنِ

۲۶۵: باب قعدہ اولیٰ کی مقدار

۳۴۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَاابُوْدَاوٗدَ هُوَ

۳۴۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

الطَّيَالِسِيُّ نا شُعْبَةُ نا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ لَّا يُطِيْلَ الرَّجُلُ الْقُعُوْدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَلَا يَزِيْدَ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَ قَالُوْا اِنْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهٖ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھنے پر تشہد اول میں بیٹھتے تو گویا کہ وہ گرم پتھروں پر بیٹھے ہوں (یعنی جلدی سے اٹھتے) شعبہ کہتے ہیں پھر سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ہونٹ ہلائے اور کچھ کہا پس میں نے کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے بھی کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے مگر ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع نہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ پہلا قعدہ لمبا نہ کیا جائے اور اس میں تشہد میں اضافہ نہ کیا جائے اگر اضافہ کر لیا تو سجدہ سہو کرے۔ شعبی رحمہ اللہ وغیرہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۶۶: باب نماز میں اشارہ کرنا

۳۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلَالٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ .

۳۴۹: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پاس سے گزرا تو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے جواب دیا اشارے سے۔ راوی کو شک ہے کہ شاید صہیب نے یہ بھی کہا کہ آپ ﷺ نے انگلی سے اشارہ کر کے جواب دیا۔ اس باب میں حضرت بلالؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَاهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ بُكَيْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حَيْثُ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ

۳۵۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلالؓ سے پوچھا نبی اکرم ﷺ نماز کی حالت میں تمہارے سلام کا جواب کیسے دیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صہیب کی حدیث حسن ہے ہم اسے لیث کی بکیر سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا میں نے بلالؓ سے کہا جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو مسجد بنو عمرو بن عوف میں نماز پڑھتے ہوئے سلام کرتے تو آپ کس طرح جواب دیتے تھے انہوں نے کہا کہ اشارہ کر دیتے تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میرے نزدیک

اِشَارَةً وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِىْ صَحِيْحٌ لِاَنَّ قِصَّةَ حَدِيْثِ صُهَيْبٍ غَيْرُ قِصَّةِ حَدِيْثِ بِلَالٍ وَاِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوٰى عَنْهُمَا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ واقعہ صہیب اور واقعہ بلالؓ دونوں الگ الگ ہیں اگرچہ حضرت ابن عمرؓ ان دونوں سے روایت کرتے ہیں ہوسکتا ہے ابن عمرؓ نے ان دونوں سے سنا ہو۔

خلاصۃ الباب: اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ نماز میں سلام کا جواب دینا جائز نہیں البتہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا امام شافعیؒ کے نزدیک مستحب ہے۔ امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن کراہت کے ساتھ۔ اس لئے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ اس ناسخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۶۷: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقَ لِلنِّسَآءِ

۲۶۷: باب مردوں کے لئے تسبیح[1] اور عورتوں کے لئے تصفیق[2]

۳۵۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِىٍّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ عَلِىٌّ كُنْتُ اِذَا اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّىْ سَبَّحَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

۳۵۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے (یعنی اگر امام بھول جائے تو اسے مطلع کرنے کے لیے)۔ اس باب میں حضرت علی، سہیل بن سعدؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ﷺ "سبحان اللہ" کہتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِى الصَّلٰوةِ

۲۶۸: باب نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِى الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ وَجَدِّ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۳۵۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جمائی لینا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے پس اگر تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہوسکے منہ بند کر کے روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب میں ابوسعید خدریؓ اور عدی بن ثابتؓ کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کی ایک

---

[1] تسبیح کا مطلب ہے سبحان اللہ کہنا (مترجم) [2] تصفیق کا مطلب ہے کہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو الٹے ہاتھ کی پشت پر مارا جائے۔

صحیحٌ وقد کرہ قومٌ من اھل العلم التثاؤب فی الصلوۃ قال ابراھیمُ انی لاردُّ التثاؤب بالتنحنح ۔

جماعت نے نماز میں جمائی لینے کو مکروہ کہا ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں میں کھنکھار کے ذریعے جمائی کو لوٹا دیتا ہوں۔

۲۶۹: بابُ ماجاء اَنّ صلوۃ القاعد علی النِّصف مِنْ صلوۃِ القائِم

۲۶۹: باب بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

۳۵۳: حدثنا علیُّ بْنُ حُجْرٍ نا عیسَی بْنُ یُوْنُس نا حُسَیْنُ الْمُعلّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ عِمْرَان بْنِ حُصَیْنٍ قال سالْتُ رسُوْلَ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّم عنْ صلوۃ الرّجلِ وھُو قاعدٌ فقالَ مَنْ صَلّی قائِمًا فھُوَ افْضلُ ومنْ صلّاھا قاعدًا فلہٗ نصفُ اجْر الْقائِم ومَنْ صلّاھا نائمًا فلہٗ نصفُ اجْر الْقاعد وفی الْبابِ عنْ عبدِ اللّٰہ بْن عمْرٍو و انسٍ والسّائبِ قالَ ابُوْ عیْسی حدِیْثُ عِمْرَان بْن حُصیْنٍ حدیثٌ حسنٌ صحیْحٌ

۳۵۳: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا جو کھڑے ہوکر نماز پڑھے وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے سے نصف اجر ہے اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ اور سائبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۴: وقدْرُوی ھذا الْحدیْثُ عنْ اِبْراھیْم بْن طھْمان بھذا الْاسْنادِ الّا انّہٗ یقُوْلُ عنْ عِمْران بْن حُصیْنٍ قال سالْتُ رسُوْلَ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیْہِ وسلّم عنْ صلوۃ الْمریْض فقال صلّ قائمًا فانْ لّمْ تسْتطعْ فقاعدًا فانْ لّمْ تسْتطعْ فعلی جنْبٍ حدّثنا بذلک ھنّادٌ قال نا وکیْعٌ عنْ ابْراھیْم بْن طھْمان عنْ حُسیْنٍ الْمُعلّم بھذا الْاسْنادِ قال ابُوْعیْسی لا نعْلمُ احدًا روی عنْ حُسیْن الْمُعلّم نحْو روایۃ ابْراھیْم بْن طھْمان وقدْ روی ابُوْ اُسامۃ و غیْرُ واحدٍ عنْ حُسیْنٍ الْمُعلّم نحْو روایۃ عیْسی ابْن یُوْنُس ومعْنی ھذا الْحدیْث عنْد بعْض اھْل الْعلْم فی صلوۃ التّطوّع

۳۵۴: اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بھی اسی سند کے ساتھ لیکن وہ اس میں کہتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ نے فرمایا میں نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں۔ فرمایا کھڑے ہوکر نماز پڑھے اگر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر۔ اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر۔ اس حدیث کو ھناد، وکیع سے وہ ابراہیم بن طہمان سے اور وہ معلم سے اسی اسناد سے نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ہم کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے حسین بن معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مثل روایت کی ہو۔ ابواسامہ اور کئی راوی حسین بن معلم سے عیسیٰ بن یونس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نمازوں کے بارے میں ہے۔

۳۵۵: حدثنا محمّدُ بْنُ بشّارٍ نا ابْنُ ابی عدیّ عنْ اشْعث بْن عبْد الْملک عن الْحسن قال انْ شاء الرّجلُ صلّی صلوۃ التّطوّع قائمًا وجالسًا

۳۵۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہ حسن نے کہا آدمی نفل نماز چاہے کھڑے ہوکر پڑھے چاہے

وَمُضْطَجِعًا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيْ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ وَرِجْلَاهُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ صَلّٰى جَالِسًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ قَالَ هٰذَا لِلصَّحِيْحِ وَلِمَنْ لَيْسَ لَهٗ عُذْرٌ فَاَمَّا مَنْ كَانَ لَهٗ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ اَوْغَيْرِهٖ فَصَلّٰى جَالِسًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

بیٹھ کر یا چت لیٹ کر۔ اور مریض کی جو بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر وہ بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہوتو دائیں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ سیدھا لیٹ کر پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے۔ اس حدیث کے متعلق سفیان ثوری کہتے ہیں کہ جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے یہ تندرست شخص کے لئے ہے اور جو معذور ہو یا مریض ہوتو اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر اجر ملے گا اور بعض احادیث کا مضمون سفیان ثوری کے اس قول کے مطابق ہے۔

۲۷۰: بَابُ فِيْ مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

۲۷۰: باب نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

۳۵۲: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَءُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَفْصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَالْعَمَلُ عَلٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ كَاَنَّهُمَا رَاَيَا كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ

۳۵۲: حضرت حفصہ (ام المؤمنین) فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے ایک سال قبل نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے اور اس میں جب کوئی سورت پڑھتے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ طویل سے طویل ہوتی جاتی۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث حفصہ حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب ان کی قرأت میں تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے پھر رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے گویا کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان

صَحِيْحًامَعْمُوْلاً بِهِمَا

۳۵۷: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَ تِهٖ قَدْرُمَايَكُوْنُ ثَلاَ ثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَ سَجَدَثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

پر عمل ہے۔

۳۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے پس قراءت بھی بیٹھ کر کرتے اور جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قراءت شروع کر دیتے پھر رکوع وسجود کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاهُشَيْمٌ اَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ صَلاَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَاقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَوَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۳۵۸: حضرت عبداللہ بن شقیقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا آپ کافی رات کھڑے ہو کر اور کافی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اگر کھڑے ہو کر قراءت فرماتے تو رکوع وسجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قراءت فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنِّيْ لَاَ سْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ

۲۷۱: باب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں

۳۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَامَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَ سْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۳۵۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جب نماز کے دوران میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس خوف سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں فتنے میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اس باب میں حضرت قتادہؓ، ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔

۲۷۲: بَابُ مَاجَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ

۲۷۲: باب جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی

۳۶۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

۳۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ

تُقْبَلُ صَلٰوۃُ الْحَآئِضِ اِلَّابِخِمَارٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَآئِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اَدْرَکَتْ فَصَلَّتْ وَشَیْءٌ مِنْ شَعْرِھَا مَکْشُوْفٌ لَا تَجُوْزُ صَلٰوتُھَا وَھُوَقَوْلُ الشَّافِعِیِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ صَلٰوۃُ الْمَرْاَۃِ وَشَیْءٌ مِنْ جَسَدِھَا مَکْشُوْفٌ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَقَدْ قِیْلَ اِنْ کَانَ ظَھْرُ قَدَمَیْھَا مَکْشُوْفًا فَصَلَاتُھَا جَائِزَۃٌ .

عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہوجائے اور نماز پڑھے تو ننگے بالوں سے نماز جائز نہیں ہوگی یہ امام شافعیؒ کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ عورت کے جسم سے کچھ حصہ بھی ننگا ہوتو نماز نہیں ہوگی۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ اگر اس کے پاؤں کھلے رہ جائیں تو اس صورت میں نماز ہوجائیگی۔

۲۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۳: باب نماز میں سدل مکروہ ہے

۳۶۱: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا قَبِیْصَۃُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عِسْلِ ابْنِ سُفْیَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِسْلِ بْنِ سُفْیَانَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ فَکَرِہَ بَعْضُھُمُ السَّدْلَ فِی الصَّلٰوۃِ وَ قَالُوْا ھٰکَذَا تَصْنَعُ الْیَھُوْدُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّمَا کُرِہَ السَّدْلُ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَا لَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاَمَّا اِذَا سَدَلَ عَلَی الْقَمِیْصِ فَلَا بَاْسَ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَکَرِہَ ابْنُ الْمُبَارَکِ السَّدْلَ فِی الصَّلٰوۃِ.

۳۶۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل[1] سے منع فرمایا۔اس باب میں ابو جحیفہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کو ہم عطاء کی ابوہریرہؓ سے مرفوع روایت کے علاوہ نہیں جانتے وہ عسل بن سفیان سے روایت کرتے ہیں۔اہل علم کا نماز میں سدل کے بارے میں اختلاف ہے۔بعض علماء کے نزدیک نماز میں سدل مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے اور بعض علماء سدل کو اس صورت میں مکروہ کہتے ہیں کہ جسم پر ایک ہی کپڑا ہو لیکن اگر کرتے یا قمیض پر سدل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ امام احمدؒ کا قول ہے ابن مبارکؒ کے نزدیک بھی نماز میں سدل مکروہ ہے۔

۲۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۴: باب نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے

۳۶۲: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ

۳۶۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے

---

[1] سدل۔رومال یا چادر وغیرہ کو سر یا کندھوں پر رکھ کر اس کے دونوں سرے نیچے چھوڑ دینا یا پھر ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر رکوع اور سجود ادا کرنا کہ دونوں ہاتھ بھی چادر کے اندر ہوں سدل کہلاتا ہے اور یہ مکروہ ہے۔ (مترجم)

دَرعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم الی الصلوۃ فلایمسح الحصی فان الرحمۃ تواجہہٗ

لئے کھڑا ہو تو کنکریاں نہ ہٹائے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

۳۶۳: حدثنا الحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَیْقِیْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّۃً وَاحِدَۃً قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَحُذَیْفَۃَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَمُعَیْقِیْبٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَرِہَ الْمَسْحَ فِی الصَّلٰوۃِ وَقَالَ اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّۃً وَاحِدَۃً کَاَنَّہٗ رُوِیَ عَنْہُ رُخْصَۃٌ فِی الْوَاحِدَۃِ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ.

۳۶۳: حضرت معقیب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں ہٹانے کے بارے میں پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی بن ابوطالب، حذیفہ، جابر بن عبداللہ اور معقیب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنکریاں ہٹانے کو مکروہ کہا ہے اور فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کنکریاں ہٹانے کی اجازت دی ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ النَّفْخِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۵: باب نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے

۳۶۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا مَیْمُوْنٌ اَبُوْ حَمْزَۃَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ طَلْحَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ کَرِہَ عَبَّادُ نِ النَّفْخَ فِی الصَّلٰوۃِ وَقَالَ اِنْ نَفَخَ لَمْ یَقْطَعْ صَلَاتَہٗ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَبِہٖ نَاْخُذُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَرَوٰی بَعْضُھُمْ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَقَالَ مَوْلًی لَنَا یُقَالُ لَہٗ رَبَاحٌ.

۳۶۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو جسے ہم افلح کہتے تھے دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو پھونک مارتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دے۔ احمد بن منیع فرماتے ہیں کہ عبادنماز میں پھونکنے کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ احمد بن منیع کہتے ہیں کہ ہم اسی قول پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کو ابوحمزہ سے روایت کیا ہے اور کہا کہ وہ لڑکا ہمارا مولی تھا اس کو رباح کہتے تھے۔

۳۶۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الضَّبِّیُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَقَالَ غُلَامٌ لَنَا یُقَالُ لَہٗ رَبَاحٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وحدیثُ

۳۶۵: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبیؒ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون سے انہوں نے ابوحمزہ سے اسی اسناد سے اسی کی مثل روایت ورکہا یہ لڑکا ہمارا غلام تھا اسے

اُمّ سلمۃَ اسنادُہٗ لیس بذاک ومیمونٌ ابوحمزۃ قدضعّفہٗ بعضُ اھلِ العلمِ واختلف اھلُ العلمِ فی النفخ فی الصّلوۃ فقالَ بعضُھُم اِنْ نفخ فی الصّلوۃ استقبلَ الصّلوۃ وَھُو قَوْلُ سُفیانَ الثّوریّ وَاَھلِ الکُوفۃِ وَقَال بعضُھُم یکرہ النّفخ فی الصّلوۃ وَانْ نفخ فِیْ صلوتہ لَمْ تفسُدْ صلوتُہٗ وَھُو قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسحٰق.

رباح کہا جاتا تھ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام سلمہؓ کی سند قوی نہیں بعض علماء میمون ابوحمزہ کوضعیف کہتے ہیں۔ نماز میں پھونکیں مارنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک اگر کوئی نماز میں پھونک دے تو دوبارہ نماز پڑھے یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی یہ احمد اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔

۲۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۶: باب نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

۳۶۶: حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَااَبُوْاُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ حسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْکَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ الْاِخْتِصَارَ فِی الصَّلٰوۃِ وَالْاِخْتِصَارُ ھُوَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ یَدَہٗ عَلٰی خَاصِرَتِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ وَکَرِہَ بَعْضُھُمْ اَنْ یَّمْشِیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَیُرْوٰی اَنَّ اِبْلِیْسَ اِذَا مَشٰی یَمْشِیْ مُخْتَصِراً.

۳۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک نماز میں اختصار مکروہ ہے اور اختصار کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنے پہلو (کوکھ) پر ہاتھ رکھے۔ بعض علماء پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں۔ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس (شیطان) جب چلتا ہے تو پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

۲۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ کَفِ الشَّعْرِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۷: باب بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۶۷: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَاعَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَاابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّہٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَھُوَیُصَلِّیْ وَقَدْ غَقَصَ ضَفْرَتَہٗ فِیْ قَفَاہُ فَحَلَّھَافَالْتَفَتَ اِلَیْہِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰی صَلٰوتِکَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ ذٰلِکَ کِفْلُ الشَّیْطَانِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ

۳۶۷: سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ابورافع سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حسن بن علیؓ کے پاس سے گزرے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور (بالوں کا) جوڑا گدی پر باندھا ہوا تھا۔ ابورافعؓ نے اسے کھول دیا اس پر حسنؓ نے غصہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ اس باب میں ام سلمہؓ اور عبداللہ بن

وعبداللّٰہ بن عبّاس قال ابُوعیسٰی حدیثُ ابی رافع حدیثٌ حسنٌ وَالعملُ علی ھذا عند اھل العلم کَرِھُوااَن یُصلّیَ الرَّجُلُ وھُو مَعقُوصٌ شعرُہٗ عِمرانُ بنُ مُوسٰی ھُوَالقُرشِیُّ المَکّیُّ وَھُواَخُوایُّوب بن مُوسٰی

عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابورافع رضی اللہ عنہ حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ نماز میں بالوں کو باندھنا مکروہ ہے۔ عمران بن موسیٰ قریشی مکی ہیں اور ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

۲۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّخَشُّعِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۸: باب نماز میں خشوع

۳۶۸: حدّثنا سُوَیدُبنُ نَصرٍنا عَبدُاللّٰہِ بنُ المُبارَکِ نا لَیثُ بنُ سَعدٍ نا عَبدُرَبِّہٖ بنُ سَعِیدٍ عَن عِمرَانَ بنِ اَبِی اَنَسٍ عَن عَبدِاللّٰہِ بنِ نافِعِ بنِ العَمیَآءِ عَن رَبِیعَۃَ بنِ الحارِثِ عَنِ الفَضلِ بنِ عبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃُ مَثنٰی مَثنٰی تَشَھُّدٌ فِی کُلِّ رَکعَتَینِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسکُنٌ وَتُقنِعُ یَدَیکَ یَقُولُ تَرفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُستَقبِلًا بِبُطُونِھِمَا وَجھَکَ وَتَقُولُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَن لَم یَفعَل ذٰلِکَ فَھُوَکَذَاوَکَذَاقَالَ اَبُوعِیسٰی وَقَالَ غَیرُ ابنِ المُبارَکِ فِی ھٰذَا الحَدِیثِ مَن لَم یَفعَل ذٰلِکَ فَھُوَخِدَاجٌ قَالَ اَبُوعِیسٰی سَمِعتُ مُحَمَّدَ بنَ اِسمٰعِیلَ یَقُولُ رَوٰی شُعبَۃُھٰذَا الحَدِیثَ عَن عَبدِرَبِّہٖ بنِ سَعِیدٍ فَاَخطَاَ فِی مَوَاضِعَ فَقَالَ عَن اَنَسِ بنِ اَبِی اَنَسٍ وَھُوَعِمرَانُ بنُ اَبِی اَنَسٍ وَقَالَ عَن عَبدِاللّٰہِ بنِ الحَارِثِ وَاِنَّمَا ھُوَ عَبدُاللّٰہِ بنُ نَافِعِ بنِ العَمیَآءِ عَن رَبِیعَۃَ بنِ الحَارِثِ وَقَالَ شُعبَۃُ عَن عَبدِاللّٰہِ بنِ الحَارِثِ عَنِ المُطَّلِبِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِنَّمَا ھُوَ عَن رَبِیعَۃَ بنِ الحَارِثِ بنِ عَبدِالمُطَّلِبِ عَنِ الفَضلِ بنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحدِیثُ اللَّیثِ بنِ سَعدٍ اَصَحُّ مِن حَدِیثِ شُعبَۃَ.

۳۶۸: حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نماز دودو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ خشوع، عاجزی، سکون اور دونوں ہاتھوں کو اٹھانا ہے راوی کہتے ہیں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اپنے رب کی طرف کہ ان کا اندورنی حصہ اپنے منہ کی طرف رہے اور پھر کہنا اے رب اے رب۔ اور جس نے یہ نہ کیا وہ ایسا ہے یہ ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابن مبارکؒ کے علاوہ دوسرے راوی اس حدیث میں یہ کہتے ہیں " مَن لَم یَفعَل ذٰلِکَ فَھُوَخِدَاجٌ " جو اسطرح نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا ہے کہ شعبہ نے یہ حدیث عبدربہ سے روایت کرتے ہوئے کئی جگہ غلطی کی ہے اور کہا روایت ہے انس بن ابوانس سے اور وہ عمران بن ابوانس ہیں دوسرا کہا روایت ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ دراصل عبداللہ بن نافع بن العمیاء ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے۔ تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی ﷺ سے اور دراصل روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ حدیث لیث بن سعد، شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ التَّشبِیکِ بَینَ الاَصَابِعِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۹: باب نماز میں پنجے میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے

۳۶۹: حدّثنا قُتَیبَۃُ نااللَّیثُ بنُ سَعدٍعن ابنِ عَجلانَ

۳۶۹: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَايُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهِ فَاِنَّهُ فِيْ صَلٰوةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ شَرِيْكٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کا ارادہ کر کے نکلے تو ہرگز اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے اس لئے کہ وہ نماز میں ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ کعب بن عجرہؓ کی حدیث کوئی راویوں نے ابن عجلان سے لیث کی حدیث کی مثل نقل کیا ہے اور شریک، محمد بن عجلان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۲۸۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۸۰: باب نماز میں دیر تک قیام کرنا

۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.

۳۷۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا لمبے قیام والی نماز (جس نماز میں قیام لمبا ہو) اس باب میں عبداللہ بن حبشیؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرق سے جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے۔

۲۸۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۸۱: باب رکوع اور سجدہ کی کثرت

۳۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهٖ وَيُدْخِلُنِي اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۷۱: معدان بن طلحہ یعمریؒ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے ملاقات کی اور پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے اور جنت میں داخل فرمائے۔ حضرت ثوبانؓ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''سجدہ لازم پکڑو'' میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ''جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ معدانؒ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابودرداءؓ سے ملاقات کی اور ان سے بھی یہی سوال کیا جو ثوبانؓ سے کیا تھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ''سجدہ لازم پکڑو'' اور پھر نبی اکرم ﷺ نے وہی ارشاد سنایا

صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن عبد یسجدللہ سجدۃ الا رفعہ اللہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی فاطمۃ قال ابوعیسی حدیث ثوبان وابی الدرداء فی کثرۃ الرکوع والسجود حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی ھذا فقال بعضھم طول القیام فی الصلوۃ افضل من کثرۃ الرکوع والسجود وقال بعضھم کثرۃ الرکوع والسجود افضل من طول القیام وقال احمد بن حنبل قدروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا حدیثان ولم یقض فیہ بشیء وقال اسحق اما بالنھار فکثرۃ الرکوع والسجود واما باللیل فطول القیام الا ان یکون رجل لہ جزء باللیل یاتی علیہ فکثرۃ الرکوع والسجود فی ھذا احب الی لانہ یاتی علی جزئہ وقد ربح کثرۃ الرکوع والسجود قال ابو عیسی انما قال اسحق ھذا لانہ کذا وصف صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل ووصف طول القیام واما بالنھار فلم یوصف من صلوتہ من طول القیام ما وصف اللیل۔

جو حضرت ثوبانؓ نے بتایا تھا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابی فاطمہؓ سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ثوبانؓ اور ابودرداء کی حدیث کثرتِ سجود کے بارے میں حسن صحیح ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک طویل قیام افضل ہے جبکہ بعض رکوع وسجود کی کثرت کو افضل قرار دیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے دونوں قسم کی روایات مروی ہیں چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ دن کو لمبا قیام اور رات کو کثرت سے رکوع وسجود افضل ہیں سوائے اس کے کہ کسی شخص نے عبادت کے لئے رات کا کچھ حصہ مقرر کر رکھا ہو۔ پس میرے (اسحٰق) کے نزدیک اس میں رکوع وسجود کی کثرت افضل ہے کیونکہ وہ وقت معینہ بھی پورا کرتا ہے اور رکوع وسجود کی کثرت سے مزید نفع بھی حاصل کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام اسحٰقؒ نے یہ بات اس لئے کہی کہ نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز اسی طرح بیان کی گئی کہ آپؐ رات کو لمبا قیام فرماتے لیکن دن کو طویل قیام کے بارے میں آپؐ سے کچھ منقول نہیں۔

۲۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۸۲: باب سانپ اور بچھو کو نماز میں مارنا

۳۷۲: حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن علیۃ عن علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن ضمضم بن جوس عن ابی ھریرۃ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الاسودین فی الصلوۃ الحیۃ والعقرب وفی الباب عن ابن عباس وابی رافع قال ابوعیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وبہ یقول احمد واسحق وکرہ

۳۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ چیزوں بچھو اور سانپ کو مارنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے البتہ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا مکروہ ہے۔ ابراہیمؒ نے فرمایا نماز

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَتْلَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلاً وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

میں شغل ہے (یعنی ایسی مشغولیت ہے کہ کوئی اور کام کرنا منع ہے) لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۲۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

۲۸۳: باب سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا

۳۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَانَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

۳۷۳: حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدیؓ (حلیف بنی عبدالمطلب) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر میں تشہد اوّل کی بجائے کھڑے ہوگئے۔ جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدے کئے اور یہ سجدے قعدہ اولیٰ کے بدلے میں تھے جسے آپ ﷺ بھول گئے تھے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے بھی روایت ہیں۔

۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى وَاَبُوْدَاوُدَ قَالَا نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَالسَّائِبَ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرٰى سُجُوْدَالسَّهْوِ كُلَّهُ قَبْلَ السَّلَامِ وَيَقُوْلُ هٰذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَيَذْكُرُ اَنَّ اٰخِرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى هٰذَا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنَّهُ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكٌ اَبُوْهُ وَبُحَيْنَةُ اُمُّهُ هٰكَذَا اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَتٰى يَسْجُدُهُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ اَوْبَعْدَهُ فَرَاٰى

۳۷۴: محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ اور سائب القاریؓ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں ابن بحینہ کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم دوسری احادیث کے لئے ناسخ کا درجہ رکھتا ہے۔ اور مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا آخری فعل یہی تھا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کے تشہد پر بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے گا یعنی ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق اور عبداللہ بن بحینہ وعبداللہ بن مالکؓ بن بحینہؓ ہیں۔ مالک ان کے والد اور بحینہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں مجھے اسحٰق بن منصور سے بواسطہ علی بن مدینی اسی طرح معلوم ہوا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کیا جائے یا سلام سے پہلے۔ بعض اہل علم کے نزدیک سلام کے بعد کیا جائے سفیان ثوریؒ اور ابن مبارک

بعضُهُمْ انْ يَسْجُدهُما بَعْد السَّلامِ وهُو قوْلُ سُفْيان الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفة وقال بعْضُهُمْ يَسْجُدُ هُمَا قبْلَ السَّلامِ وَهُوقوْلُ اَكْثرِ الْفُقهَآءِ منْ اَهْلِ الْمَدِيْنَة مثْلِ يَحْيى بْنِ سَعِيْدٍ وَّرَبِيْعَةَ وَغَيْرِهمَا وبه يَقُوْلُ الشَّافعيُّ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَاكَانَتْ زِيادةً فِي الصَّلوةِ فبعْدَ السَّلامِ وَاِذا كَانَ نُقْصانًا فقبْلَ السّلام وَهُوَقوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ قَالَ اَحْمَدُ مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلٌّ عَلَى جِهَتِه يرى اِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلى حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ فَاِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلامِ وَاِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَاِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلامِ وَاِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ فَاِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلامِ وَكُلٌّ يُسْتَعْمَلُ عَلى جِهَتِه وَكُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَاِنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيْهِ قَبْلَ السَّلامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ اَحْمَدَ فِيْ هٰذَا كُلِّه اِلَّا اَنَّهُ قَالَ كُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَاِنْ كَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلوةِ يَسْجُدُ هُمَا بَعْدَ السَّلامِ وَاِنْ كَانَ نُقْصَانًا يَسْجُدُ هُمَا قَبْلَ السَّلامِ.

کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے ہے اور یہ اکثر فقہائے حنفیہ کا قول ہے جیسے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے یہ مالک بن انسؒ کا قول ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں جس صورت میں جس طرح نبی ﷺ سے سجدہ سہو مروی ہے اسی صورت سے کیا جائے۔ ان کے نزدیک اگر دو رکعتوں کے بعد تشہد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے اور اگر ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لے تو سجدہ سہو سلام کے بعد کرے۔ اور اگر ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر لیا ہو تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے (یعنی نماز پوری کر کے) پس جو جس طرح نبی ﷺ سے مروی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور اگر کوئی ایسی صورت ہو جائے جس میں آپ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں تو ہمیشہ سجدہ سہو سلام سے پہلے کیا جائے۔ اسحٰقؒ بھی امام احمدؒ کے قول ہی کے قائل ہیں البتہ آپؒ (اسحٰقؒ) فرماتے ہیں جہاں کوئی روایت نہیں وہاں دیکھا جائے اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور اگر کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

۲۸۴ :بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلامِ وَالْكَلامِ

۲۸۴: باب سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا

۳۷۵ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ اَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَاسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۳۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۶ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ

۳۷۶ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کرم

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کے دوسجدے کئے۔ اس باب میں معاویہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ اَيُّوْبُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلٰوتُهُ جَائِزَةٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَلَمْ يَقْعُدْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۳۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دونوں سجدے کئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو ایوب اور کئی راویوں نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض علماء کا عمل ہے کہ اگر ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہے بشرطیکہ سجدہ سہو کرے اگرچہ چوتھی رکعت میں نہ بھی بیٹھا ہو۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں اور چوتھی رکعت میں تشہد (التحیات) کی مقدار میں بیٹھا تو نماز فاسد ہوگئی، سفیان ثوریؒ اور بعض اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۲۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۲۸۵: باب سجدہ سہو میں تشہد پڑھنا

۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ وَاَبُوْا مُهَلَّبٍ اسْمُهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ اَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ رَوٰى عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

۳۷۸: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس میں بھول گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسجدے کئے اور پھر تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن سیرین، ابومہلب سے (جو ابوقلابہ کے چچا ہیں) دوسری حدیث روایت کرتے ہیں۔ محمد نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے اور انہوں نے ابومہلب سے روایت کی ہے ابومہلب کا نام عبدالرحمن بن عمروؓ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام معاویہ بن عمروؓ ہے۔ عبدالوہاب ثقفی، ہشیم اور کئی راوی خالد حذاء سے اور وہ ابوقلابہ سے یہ حدیث طویل روایت کرتے ہیں۔

وَهُشَيْمٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ بِطُوْلِهِ وَهُوَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُّدِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيْهِمَا وَيُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيْهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيْمٌ وَاِذَا سَجَدَ هُمَا قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا اِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ.

یہ حدیث عمران بن حصینؓ کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک شخص جسے خرباق کہتے ہیں کھڑا ہوا ۔ آخر تک۔ اہل علم کا سجدہ سہو کے تشہد میں اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں (یعنی سجدہ سہو میں) تشہد اور سلام نہیں ہے اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدے کرے تو تشہد نہ پڑھے یہ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا قول ہے دونوں فرماتے ہیں کہ جب سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا تو تشہد نہ پڑھے۔

خلاصۃ الابواب: نبی کریم ﷺ سے سلام سے پہلے اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا ثابت ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے سلام کے بعد والی احادیث کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا افضل ہے۔ سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنا چاہئے یہی جمہور کا مذہب ہے

۲۸۶: بَابُ فِيْمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

۲۸۶: باب جسے نماز میں کمی یا زیادتی کا شک ہو

۳۷۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامُ نِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ اَحَدُنَا يُصَلِّيْ فَلَا يَدْرِيْ كَيْفَ صَلّٰى فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِنْ غَيْرِ هذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَاِذَا شَكَّ فِي الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَيَسْجُدُ فِيْ ذٰلِكَ

۳۷۹: یحییٰ بن ابوکثیر، عیاض بن ھلال سے نقل کرتے ہیں کہ ہلال نے ابوسعیدؓ سے کہا کہ ہم میں کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو کیا کرے؟ ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو اسے چاہیے کہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ، ابن مسعودؓ، عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید حسن ہے۔ اور یہ حدیث ابوسعیدؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی ایک اور دو (رکعت) میں شک میں پڑ جائے تو انہیں ایک سمجھے اور اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو سمجھے اور اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے اصحاب اسی پر عمل

سجدتین قبل ان یسلم والعمل علی هذا عند اصحابنا وقال بعض اهل العلم اذا شک فی صلوته فلم یدر کم صلی فلیعد

کرتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں تو دوبارہ نماز پڑھے۔

۳۸۰: حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یاتی احدکم فی صلاته فیلبس علیه حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وهو جالس قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح.

۳۸۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اسے شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ (نمازی) نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ایسی صورت پائے تو بیٹھے بیٹھے دوسجدے کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۱: حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا ابراهیم بن سعد قال حدثنی محمد بن اسحق عن مکحول عن کریب عن ابن عباس عن عبدالرحمن بن عوف قال سمعت النبی ﷺ یقول اذا سها احدکم فی صلاته فلم یدر واحدة صلی او ثنتین فلیبن علی واحدة فان لم یدر ثنتین صلی او ثلاثا فلیبن علی ثنتین فان لم یدر ثلاثا صلی او اربعا فلیبن علی ثلث ولیسجد سجدتین قبل ان یسلم قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن عبدالرحمن بن عوف من غیر هذا الوجه رواه الزهری عن عبید الله بن عبدالله ابن عتبة عن ابن عباس عن عبدالرحمن بن عوف عن النبی ﷺ.

۳۸۱: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا ایک تو وہ ایک ہی شمار کرے اور اگر دو اور تین (رکعتوں) میں شک ہو تو دو شمار کرے پھر اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین شمار کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دوسجدے کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبدالرحمن بن عوفؓ ہی سے اس کے علاوہ بھی کئی اسناد سے مروی ہے اسے زہریؒ، عبیداللہؓ بن عبداللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۷: باب ماجاء فی الرجل یسلم فی الرکعتین من الظهر والعصر

۲۸۷: باب ظہر وعصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا

۳۸۲: حدثنا الانصاری نا معن نا مالک عن ایوب بن ابی تمیمة وهو السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم انصرف من اثنتین فقال له ذوالیدین

۳۸۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ نماز کم ہو گئی یا آپ ﷺ بھول گئے یارسول اللہ ﷺ؟ نبی ﷺ نے فرمایا۔ کیا ذوالیدین نے صحیح کہا ہے؟ لوگوں (صحابہؓ)

اَقُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی اثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ کَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْاَطْوَلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَذِی الْیَدَیْنِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ فَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ اِذَا تَکَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ نَاسِیًا اَوْ جَاھِلًا اَوْمَا کَانَ فَاِنَّہٗ یُعِیْدُ الصَّلٰوۃَ وَاعْتَلُّوْا بِاَنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ کَانَ قَبْلَ تَحْرِیْمِ الْکَلَامِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَمَّا الشَّافِعِیُّ فَرَاٰی ھٰذَا حَدِیْثًا صَحِیْحًا فَقَالَ بِہٖ وَقَالَ ھٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّائِمِ اِذَا اَکَلَ نَاسِیًا فَاِنَّہٗ لَا یَقْضِیْ وَاِنَّمَا ھُوَ رِزْقٌ رَزَقَہُ اللّٰہُ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَفَرَّقُوْا ھٰؤُلَآءِ بَیْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْیَانِ فِیْ اَکْلِ الصَّائِمِ لِحَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَحْمَدُ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنْ تَکَلَّمَ الْاِمَامُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلَاتِہٖ وَھُوَیَرٰی اَنَّہٗ قَدْ اَکْمَلَھَا ثُمَّ عَلِمَ اَنَّہٗ لَمْ یُکْمِلْھَا یُتِمُّ صَلٰوتَہٗ وَمَنْ تَکَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّ عَلَیْہِ بَقِیَّۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّسْتَقْبِلَھَا وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْفَرَائِضَ کَانَتْ تُزَادُ وَتُنْقَصُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا تَکَلَّمَ ذُوالْیَدَیْنِ وَھُوَعَلٰی یَقِیْنٍ مِنْ صَلٰوتِہٖ اَنَّھَا تَمَّتْ وَلَیْسَ ھٰکَذَا الْیَوْمَ لَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّتَکَلَّمَ عَلٰی مَعْنٰی مَاتَکَلَّمَ ذُوالْیَدَیْنِ لِاَنَّ الْفَرَائِضَ الْیَوْمَ لَا یُزَادُ فِیْھَا وَلَا یُنْقَصُ قَالَ اَحْمَدُ نَحْوًا مِنْ ھٰذَا الْکَلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ اَحْمَدَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ۔

نے عرض کیا جی ہاں ۔پس آپؐ کھڑے ہوئے اور باقی کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے جیسے کہ وہ سجدہ کیا کرتے تھے یا اس سے طویل بھی تکبیر کہی اور اٹھے اور اس کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کیا جیسے پہلے کیا کرتے تھے یا اس سے طویل کیا۔اس باب میں عمران بن حصینؓ، ابن عمرؓ اور ذوالیدین سے بھی روایت ہے ۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔اہل علم کا اس حدیث کے بارے میں اختلاف ہے۔بعض اہل کوفہ کہتے ہیں کہ اگر کلام کرلیا بھول کر یا جہالت کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے تو دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی ان کا کہنا ہے کہ حدیث باب نماز میں کلام کی ممانعت سے پہلے کی ہے۔امام شافعیؒ اس حدیث کو صحیح جانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث اس حدیث سے اصح ہے جس میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر روزہ دار کچھ بھول کر کھا پی لے تو قضا نہ کرے کیونکہ یہ تو اللہ کا اس کو عطا کردہ رزق ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات روزہ دار کے عمداً اور بھول کر کھانے میں تفریق کرتے ہیں۔ان کی دلیل حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے امام احمدؒ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث باب کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر امام نے اس گمان کے ساتھ بات کی کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں ہوئی تو نماز کو مکمل کرے اور جو مقتدی یہ جانتے ہوئے بات کرے کہ اس کی نماز نامکمل ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے ۔ان کا استدلال اس سے ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں فرائض میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔پس ذوالیدین کا بات کرنا اس لئے تھا کہ ان کے خیال میں نماز مکمل ہوچکی تھی لیکن اس موقع پر ایسا نہیں تھا۔کسی کے لئے اب جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی صورت میں بات کرے کیونکہ فرائض میں کمی بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔امام احمدؒ کا کلام بھی اسی کے مشابہ ہے۔اسحٰق کا قول بھی امام احمدؒ کی طرح ہے۔

خلاصۃ الابواب: رکعتوں کی تعداد میں شک ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تفصیل

ہے کہ اگر نمازی کو پہلی بار شک ہوا ہے تو اعادہ صلوۃ (لوٹانا) واجب ہے اگر شک پیش آتا رہتا ہے تو غور وفکر کرے ۔ جس طرف غالب گمان ہو جائے اس پر عمل کرے اگر کسی جانب غالب گمان نہ ہو تو بناء علی الاقل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے ۔ امام ابو حنیفہؒ نے تمام احادیث پر عمل کیا ہے (۱) اس پر اجماع ہے کہ نماز کے دوران کلام اگر جان بوجھ کر ہو تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر بھولے سے ہو تب بھی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ذوالیدین صحابیؓ کے کلام کا واقعہ منسوخ ہے قرآنی آیت سے اور کئی احادیث مبارکہ سے ۔

۲۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَبِيبَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِوبْنِ حُرَيْثٍ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَاَوْسٍ الثَّقَفِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَطَاءٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ شَيْبَةَ قَالَ اَبُوْعِيسٰى حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ ۔

۲۸۸: باب جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا

۳۸۳: حضرت سعید بن یزید ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں میں نماز پڑھتے تھے ۔ حضرت انسؓ نے فرمایا ۔ ہاں ۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن ابی حبیبہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عمرو بن حریثؓ، شداد بن اوسؓ، اوس ثقفیؓ، ابوہریرہؓ اور عطاء (بنوشیبہ کے ایک شخص) سے بھی روایت ہے ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے ۔

(ف) مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی سرزمین ایسی ہے کہ اس میں روڑے وغیرہ ہوتے ہیں اگر ایک جگہ کچھ چیز لگ گئی تو دوسری جگہ وہ رگڑ یا چلنے سے صاف ہو جاتی ہے افغانستان وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہے بخلاف برصغیر کے اکثر حصے کے کہ یہاں ایسا نہیں ہے ۔

۲۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

۳۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُفَافِ بْنِ اَيْمَاءَ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ اَبُوْعِيسٰى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْقُنُوتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

۲۸۹: باب فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا

۳۸۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے ۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے ۔ اہل علم کا فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ وتابعینؒ فجر میں دعائے قنوت پڑھنے کے قائل ہیں ۔ امام شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں ۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے

وقال احمد واسحق لا یقنت فی الفجر الا عند نازلة تنزل بالمسلمین فاذا نزلت نازلة فللامام ان یدعو لجیوش المسلمین .

البتہ جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کے لئے دعا کرے ۔ (اس صورت میں دعاء قنوت پڑھے اور دعا کرے)

۲۹۰ : بَابُ فِیْ تَرْکِ الْقُنُوْتِ

۲۹۰: باب قنوت کو ترک کرنا

۳۸۵. حدّثنا احمدُ بْنُ منیعٍ نا یزیدُ بْنُ هارُون عن ابیْ مَالکٍ الْاَشْجعیّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَاَبَتِ اِنَّکَ قدْ صلَّیْتَ خلفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ هٰهُنا بِالْکُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِیْنَ کَانُوْا یقْنُتُوْنَ قَالَ ایْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ .

۳۸۵. ابو مالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا ابا جان آپ نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر فاروق، عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں حضرت علیؓ بن ابی طالب کے پیچھے پانچ سال تک آپ نماز پڑھتے رہے ۔ کیا یہ حضرات قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ نئی چیز نکلی ہے (بدعت ہے)

۳۸۶: حَدَّثنا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ ابیْ مالکٍ الْاَشْجَعِیّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قال اَبُوْعِیْسی هذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ والْعملُ عَلیْهِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْیَانُ الثَّورِیُّ اِنْ قَنَتَ فِی الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَاِنْ لَمْ یَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَاخْتَارَ اَنْ لَّا یَقْنُتَ وَلَمْ یَرَابْنُ الْمُبَارَکِ الْقُنُوْتَ فِی الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْعِیْسی اَبُوْمَالِکِ نِ الْاَشْجَعِیُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشْیَمَ.

۳۸۶: ہم سے روایت کی صالح بن عبداللہؒ نے انہوں نے ابوعوانہؒ سے انہوں نے ابو مالک اشجعیؒ سے (اسی سند کے ساتھ) اس کے ہم معنی حدیث ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور اگر صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھے تب بھی اچھا ہے البتہ انہوں نے قنوت نہ پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک فجر میں قنوت نہیں ہے ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

خلاصة الابواب: امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت مسنون نہیں ہے البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگئی تو اس زمانہ میں قنوت نازلہ پڑھنا مسنون ہے۔

۲۹۱ :بَابُ مَاجاءَ فِی الرَّجُلِ یَعْطِسُ فِی الصَّلٰوةِ

۲۹۱: باب جو چھینکے نماز میں

۳۸۷: حدّثنا قُتَیْبَةُ نا رَفَاعَةُ بْنُ یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیُّ عَنْ عَمِّ اَبِیْهِ مُعَاذِ بْنِ رفاعة عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ خلفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کثیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ مُبَارَکًا عَلَیْه کَمَا

۳۸۷: حضرت رفاعہ بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے نماز کے دوران چھینک آ گئی تو میں نے کہا" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ... "(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت پاکیزہ تعریف اور بابرکت تعریف اس کے اندر اور اوپر جیسے ہمارے رب چاہتا ہے اور پسند

يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنُ عَفْرَاءَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَوَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رِفَاعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ فِي التَّطَوُّعِ لِاَنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ اِنَّمَا يَحْمَدُ اللّٰهَ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُوَسِّعُوْا بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

کرتا ہے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ نے دوبارہ پوچھا کہ نماز میں کس نے بات کی تھی؟ پھر بھی کسی نے جواب نہیں دیا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ پوچھا نماز میں کس نے بات کی تھی؟ تو رفاعہ بن رافع بن عفراء نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا۔ آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ (رفاعہ کہتے ہیں) میں نے کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ......" پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اس باب میں حضرت انسؓ، وائل بن حجرؓ اور عامر بن ربیعہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں رفاعہؓ کی حدیث حسن ہے بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ کئی تابعینؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو فرض نماز کے دوران چھینک آجائے تو اپنے دل میں الحمد للہ کہے اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

۲۹۲: بَابُ فِيْ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۹۲: باب نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

۳۸۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاهُشَيْمٌ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ اَوْنَاسِيًا اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا تَكَلَّمَ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ

۳۸۸: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوتے تو اپنے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے ساتھ بات کر لیتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ" (ترجمہ۔ اور اللہ کے لئے باادب کھڑے ہو جاؤ) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر یا بھول کر نماز میں کلام کرے تو اسے نماز دوبارہ

وانْ كان ناسيًا اوْ جاهلاً اجزأهُ وبه يقولُ الشافعيُّ

پڑھتی ہوں۔

۲۹۳: بابُ ماجاء في الصَّلوةِ عندَ التَّوْبَة

۲۹۳: باب توبہ کی نماز

۳۸۹ حدّثنا قُتيبةُ نا ابُوْعوانة عنْ عُثمانَ بْنِ الْمُغيرة عنْ عليّ بْنِ ربيعة عنْ اسماءَ بْنِ الْحكم الْفزاريّ قال سمعتُ عليًا يقولُ انّي كُنتُ رجُلاً اذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰه صلّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلّم حديْثًا نفعني اللّٰهُ مِنْهُ بما شاءَ انْ يَنْفعَنيْ به وَاِذَا حدّثنيْ رَجُلٌ منْ اصْحابِ استَحْلَفْتُهُ فاِذا حلف لِيْ صدّقْتُهُ وانّهُ حدّثنيْ ابُوْ بَكْرٍ وصدق ابُوْبكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عليْه وَسَلّم يقُوْلُ مَا منْ رجُلٍ يذْنبُ ذنْبًا ثُمَّ يقُوْمُ فيتطهّرُ ثُمّ يُصلّيْ ثُمَّ يسْتغْفِرُ اللّٰه الاّ غفرَاللّٰهُ لهُ ثُمّ قرأ هذه الْاية وَالّذيْن اذا فعلُوْا فاحشةً اوْظلمُوْا انْفُسهُمْ ذكرُوا اللّٰه الى اخرالاية وفى الْباب عنْ مسْعُوْد وَابى الدّرْدَآء وانس وَابِيْ مُعَاوِيَة وَمُعاذ و واثلة وابى الْيسر واسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو قال ابُوْ عِيْسى حَدِيْثُ عليّ حَدِيْثٌ حسنٌ صحيْح لا نعْرفُهُ الّا منْ هذا الْوجْه منْ حَدِيْث عُثْمان بْنِ الْمُغيْرة وروى عنْهُ شُعْبةُ وغيْرُ واحد فرفعُوْهُ مثْل حَدِيْث ابُوْعوانة ورواهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمسْعرٌ فاوْ قفاهُ ولمْ يرْفعاهُ الى النّبيّ صلّى اللّٰهُ عليْه وسلّم وقدْ رُوى عنْ مِسْعرٍ هذا الْحديْثُ مرْفُوْعًا ايْضًا .

۳۸۹: حضرت اسماء بن حکم فزاریؒ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو وہ اللہ کے حکم سے مجھے اتنا نفع دیتی تھی جتنا وہ چاہتا تھا۔ اور جب میں کسی صحابیؓ سے حدیث سنتا تو اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم کھاتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا۔ مجھ سے ابوبکرؓ نے بیان کیا اور سچ کہا ابوبکرؓ نے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں کہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کرے پھر نماز پڑھے پھر استغفار کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ کرے (یعنی اس کے لئے معافی یقینی ہے) پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "والذین اذا فعلوا" (ترجمہ اور وہ لوگ جن سے کسی گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، ابودرداءؓ، انسؓ، ابومعاویہؓ، معاذؓ، واثلہؓ اور ابویسرؓ (جن کا نام کعب بن عمرو ہے) سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت علیؓ کی اس حدیث کو ہم عثمان بن مغیرہ کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے ان سے شعبہ اور کئی راوی نقل کرتے ہوئے ابوعوانہ کی حدیث کی طرح مرفوع کرتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ اور مسعر نے بھی اسے موقوف نقل کیا ہے اور اس کو نبی ﷺ کی طرف مرفوع نہیں کیا اور یہ حدیث مسعر سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۹۴: بَابُ ماجاءَ متى يُؤْمرُ الصَّبيُّ بالصَّلوٰة

۲۹۴: باب بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے

۳۹۰ حدّثنا عليُّ بْنُ حُجْرٍ نا حرْملةُ بْنُ عبْدالْعزيْز بْنِ الرّبيْع بْنِ سبْرة الْجُهنيُّ عنْ عمّه عبْدالْملك بْنِ الرّبيْع بْنِ سبْرة عنْ ابيْه عنْ جدّه قال قال رسُوْلُ اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم علّمُوا الصّبيّ الصّلوة

۳۹۰ حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچے سات سال کی عمر کے ہوں تو ان کو نماز سکھاؤ اور مارو ان کو نماز کے لئے جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی

ابن سبع سنين واضربوه عليها ابن عشرة وفي الباب عن عبدالله بن عمرو وقال ابو عيسى حديث سبرة بن معبد الجهني حديث حسن صحيح وعليه العمل عند بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحق وقالا ماترك الغلام بعد عشر من الصلوة فانه يعيد قال ابو عيسى وسبرة هو ابن معبد الجهني ويقال وهو ابن عوسجة.

اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ بچہ دس سال کی عمر کے بعد جتنی نمازیں چھوڑے تو ان کی قضا کرے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سبرہ، معبد جہنی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور ان کو بن عوسجہ بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۲۹۵: باب اگر تشہد کے بعد حدث ہو جائے

۳۹۱: حدثنا احمد بن محمد نا ابن المبارك انا عبدالرحمن بن زياد بن انعم ان عبدالرحمن بن رافع وبكر بن سوادة اخبراه عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث يعني الرجل وقد جلس في اخر صلاته قبل ان يسلم فقد جازت صلوته قال ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بالقوي وقد اضطربوا في اسناده وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا قالوا اذا جلس مقدار التشهد واحدث قبل ان يسلم فقد تمت صلوته وقال بعض اهل العلم اذا احدث قبل ان يتشهد اوقبل ان يسلم اعاد الصلوة وهو قول الشافعي وقال احمد اذالم يتشهد وسلم اجزأه لقول النبي صلى الله عليه وسلم وتحليلها التسليم والتشهد اهون قام النبي صلى الله عليه وسلم في اثنتين فمضى في صلوته و لم يتشهد وقال اسحق بن ابراهيم اذا تشهد ولم يسلم اجزأه واحتج بحديث ابن مسعود حين علمه النبي صلى الله عليه وسلم التشهد فقال اذا فرغت من هذا فقد قضيت ما عليك قال ابو عيسى وعبدالرحمن بن زياد هو الافريقي وقد ضعفه بعض اهل الحديث منهم

۳۹۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے حدث (یعنی بے وضو ہو جائے) لاحق ہو جائے تو اس کی نماز جائز ہوگئی۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس میں اضطراب ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھ چکا ہو اور سلام سے پہلے حدث (وضو ٹوٹ جائے) ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے حدث ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھے یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔امام احمدؒ فرماتے ہیں اگر تشہد نہیں پڑھا اور سلام پھیر دیا تو نماز ہوگئی کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز کی تحلیل اسکا سلام ہے اور تشہد سلام سے کم اہمیت رکھتا ہے اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ دو رکعتوں سے فراغت پر کھڑے ہوگئے تھے اور آپؐ نے تشہد نہیں پڑھا تھا۔ اسحاق بن ابراہیمؒ کہتے ہیں اگر تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو اس کی نماز ہو جائے گی۔انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے انہیں تشہد سکھایا تو فرمایا جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نے اپنا عمل (فریضہ) پورا کر لیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبدالرحمن بن زیاد افریقی ہیں بعض محدثین یحییٰ بن سعید قطان

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ .

اور احمد بن حنبلؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

(فائدہ) احناف کے نزدیک قعدہ آخری یا جس میں نماز سلام سے ختم کی جاتی ہے فعل مصلی سے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ اور اس طرح کی احادیث ہیں جو لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں وہ حدیث و امر رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں نعوذ باللہ من ذٰلک۔

۲۹۶: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ

۲۹۶: باب جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے

۳۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنِ عَلِيٍّ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ سَمُرَةَ وَاَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُعُوْدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَالطِّيْنِ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ وَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ رَوٰى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ لَمْ اَرَ بِالْبَصْرَةِ اَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَابْنِ الشَّاذَكُوْنِيِّ وَعَمْرُو ابْنُ عَلِيٍّ وَ اَبُوالْمَلِيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ .

۳۹۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بارش ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے قیام کی جگہ میں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، سمرۃؓ، ابو الملیحؓ (اپنے والد سے) اور عبدالرحمن بن سمرۃؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے بارش اور کیچڑ میں جمعہ اور جماعت کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے ابوزرعہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے بصرہ میں ان تینوں علی بن مدینی، ابن شاذکونی اور عمرو بن علی سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حفظ والا نہیں دیکھا۔ ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَاِدْبَارِ الصَّلٰوةِ

۲۹۷: باب نماز کے بعد تسبیح

۳۹۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَآءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ

۳۹۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مالدار لوگ اس طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور ان کے پاس مال ہے جس سے وہ غلام آزاد کرتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھ چکو تو

ويَتصدَّقُوْن قَال فاذا صلَّيْتُمْ فقُوْلُوْا سُبْحان اللّٰه ثلا ثًا وَثلٰثِيْن مَرَّةً والْحَمدُ لِلّٰهِ ثلا ثًا وثلاثِيْنَ مرَّةً واللّٰهُ اكْبَرُ اَرْبَعًا وثلاثِيْنَ مَرَّةً وَلا الٰهَ اِلَّااللّٰهُ عشرَ مَرَّاتٍ فاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِه مَنْ سبقكُمْ ولا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وفي الْبابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرة وانسٍ وعبداللّٰه بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْرُوِى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ خَصْلَتَانِ لَايُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّادَخَلَ الْجَنَّةَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلوةٍ ثَلاثًاوَثَلاثِيْنَ وَيَحْمَدُهُ ثَلاثًاوَثَلاثِيْن وَيُكَبِّرُهُ اَرْبَعًاوَثلاثِيْنَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ عِنْدَمَنَامِه عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًاوَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا.

سبحان اللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ تینتیس (۳۳) مرتبہ، اللہ اکبر چونتیس (۳۴) مرتبہ اور لا الٰـہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھا کرو۔ ان کلمات کے پڑھنے سے تم ان لوگوں کے درجات کو پہنچ جاؤ گے جو تم سے پہلے چلے گئے اور تمہارے بعد کوئی تم سے سبقت نہیں لے سکے گا۔ اس باب میں کعب بن عجرہؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، زید بن ثابتؓ، ابودرداءؓ، ابن عمرؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن غریب ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان انہیں اختیار کر لیتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ (۳۳) مرتبہ الحمد للہ (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور سوتے وقت دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔

۲۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ

۲۹۸: باب کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں

۳۹۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَاشَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ عَنْ كَثِيْرِابْنِ زِيَادٍعَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَعَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْتَهَوْا اِلٰى مَضِيْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا السَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَعَلٰى رَاحِلَتِه وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِه فَصَلّٰى بِهِمْ يُوْمِئُ اِيْمَآءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَبِه عُمَرُبْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ لا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِه وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَكَذَا رُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ مَآءٍ وطِيْنٍ عَلٰى دَابَّتِه والْعملُ علٰى هٰذا عند اهْلِ الْعِلْم وبِه يَقُوْلُ احْمَدُ واِسْحٰقُ.

۳۹۴: عمرو بن عثمان بن یعلیٰ بن مرہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے تو نماز کا وقت ہوگیا۔ اوراوپر سے بارش برسنے لگی اور نیچے کیچڑ ہوگیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی پھر اپنی سواری کو آگے کیا اور اشارے سے نماز پڑھتے ہوئے ان کی امامت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے کیونکہ صرف عمرو بن رماح بلخی نے ہی اس حدیث کو روایت کیا ہے یا اور کسی کی روایت معلوم نہیں ہوتی اوران سے کئی اہل علم روایت کرتے ہیں اور یہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارش اور کیچڑ میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھی۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۹۹: بَابُ ماجاء في الاجتهاد في الصلوة

۳۹۵: حدثنا قتيبة وبشر بن معاذ قالا ابوعوانة عن زياد ابن علاقة عن المغيرة بن شعبة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت قد ماه فقيل له اتتكلف هذا وقد غفرلك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا اكون عبدا شكورا وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة قال ابو عيسى حديث المغيرة بن شعبة حديث حسن صحيح.

۲۹۹: باب نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا

۳۹۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھول گئے چنانچہ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ اَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيمَةِ الصَّلوٰةُ

۳۹۶: حدثنا علي بن نصر بن علي بن الجهضمي نا سهل بن حماد نا همام قال حدثني قتادة عن الحسن عن حريث بن قبيصة قال قدمت المدينة فقلت اللهم يسرلي جليسا صالحا قال فجلست الى ابي هريرة فقلت اني سالت الله ان يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله ان ينفعني به فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلوته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضة شيء قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذلك وفي الباب عن تميم الداري قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابي هريرة وقد

۳۰۰: باب قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

۳۹۶: حضرت حریث بن قبیصہؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو میں نے دعا مانگی "اے اللہ مجھے نیک ہم نشین عطا فرما"۔ فرماتے ہیں پھر میں ابوہریرہؓ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان سے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہم نشین کا سوال کیا تھا لہٰذا مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنائیے جو آپ نے سنی ہیں شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر یہ صحیح ہوئی تو کامیاب ہوگیا اور نجات پائی اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو یہ بھی نقصان اور گھاٹے میں رہا۔ اگر فرائض میں کچھ نقص ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے نوافل کو دیکھو اگر ہوں تو ان سے اس کمی کو پورا کر دو پھر اس کا ہر عمل اسی طرح ہوگا۔ اس باب میں تمیم داری سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ حضرت حسن کے دوست حسن سے

رَوٰی بعض اصحاب الحسنِ عن الحسن عَنْ قَبِیْصۃ بْن حریث غیرھذا الحدیث والمشھور ھو قَبِیْصۃ بْنُ حُرَیْثٍ وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ حکیْمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا۔

اور وہ قبیصہ بن حریث سے اس حدیث کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں اور مشہور قبیصہ بن حریث ہی ہے۔ انس بن حکیم اسی کے ہم معنی ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً مِنَ السُّنَّةِ مَالَهٗ مِنَ الْفَضْلِ

۳۰۱: باب جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھنے کی فضیلت

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّازِیُّ نَا الْمُغِیْرَةُ ابْنُ زِیَادٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُغِیْرَةُ بْنُ زِیَادٍ قَدْتَکَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

۳۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ (۱۲) رکعت سنت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک مکان بنائے گا۔ چار (سنتیں) ظہر سے پہلے (دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد کے حفظ میں بعض اہل علم نے کلام کیا ہے۔

(ف) آج کل بعض لوگ ان سنتوں کو ترک کرتے ہیں اس حدیث سے اس کا مسنون ہونا ثابت ہے احناف کے نزدیک یہ سنن مؤکدہ ہیں۔ یہ روایت اس سند سے غریب ہے لیکن اگلی روایت حسن صحیح ہے۔

۳۹۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَحَدِیْثُ عَنْبَسَةَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ عَنْ عَنْبَسَةَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ۔

۳۹۸: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے جو نماز ہے اوّل روز کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عنبسہ کی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث کئی سندوں سے عنبسہ ہی سے مروی ہے۔

۳۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

۳۹۹ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيْثَ عَآئِشَةَ .

۳۰۲: باب فجر کی دوسنتوں کی فضیلت

۳۹۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دوسنتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔امام احمد بن حنبلؒ نے صالح بن عبداللہ ترمذیؒ سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَخْفِيْفِ رَكْعَتَي الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا

۴۰۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْعَمَّارٍ قَالَانَا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَاسُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَاالْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَانَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَحْمَدَ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَالنَّاسِ حَدِيْثُ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا وَاَبُوْاَحْمَدَالزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ اَبِيْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِيُّ الْاَسَدِيُّ الْكُوْفِيُّ

۳۰۳: باب فجر کی سنتوں میں تخفیف کرنا

۴۰۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک ماہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا رہا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دوسنتوں میں سورۃ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ،انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،ابن عباس رضی اللہ عنہما،حفصہ رضی اللہ عنہا اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ثوریؒ،ابو اسحٰقؒ سے صرف ابواحمدؒ کی روایت سے جانتے ہیں اور لوگوں کے نزدیک معروف یہ ہے کہ اسرائیل ابواسحٰقؒ سے روایت کرتے ہیں۔ابواحمدؒ سے بھی یہ حدیث بواسطہ اسرائیل روایت کی گئی ہے اور ابواحمد زبیری ثقہ اورحافظ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے بندار سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواحمد زبیری سے بہتر حافظ نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

۳۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَي الْفَجْرِ

۴۰۱: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ

۳۰۴: باب فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کرنا

۴۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِيْ وَاِلَّا خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَوْمَا لَابُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو بات کر لیتے ورنہ نماز کے لئے چلے جاتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ نے طلوع فجر کے بعد فجر کی نماز پڑھنے تک ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ گفتگو کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) یہ روایت کتنی واضح اور قطعی ہے لیکن بعض لوگ مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد ضرور پڑھتے ہیں۔

۳۰۵ بَابُ مَاجَاءَ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

۳۰۵: باب اس بارے میں کہ طلوع فجر کے بعد دوسنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۴۰۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَفْصَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قُدَامَةَ ابْنِ مُوْسٰى وَرَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ مَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا يَقُوْلُ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

۴۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع فجر کے بعد دوسنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہم کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو قدامہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور ان سے کئی حضرات روایت کرتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا اجماع ہے کہ وہ طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد فجر کی دوسنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۳۰۶ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۳۰۶: باب فجر کی دوسنتوں کے بعد لیٹنے کے بارے میں

۴۰۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ

۴۰۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فجر کی دوسنتیں پڑھ لے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی

رکعتی الفجر فیضطجع علی یمینه وفی الباب عن عائشة قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه وقد روی عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا صلی رکعتی الفجر فی بیته اضطجع هذا استحبابا.

روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب صبح کی سنتیں گھر میں پڑھتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب جانتے ہوئے ایسا کرنا چاہئے۔

خلاصۃ الباب: فجر کی سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لئے لیٹنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے لیکن حنفیہ اور جمہور کے نزدیک یہ لیٹنا حضور ﷺ کی سنن عادیہ میں سے ہے نہ کہ سنن تشریعیہ میں سے یعنی تہجد کی نماز سے تھک جانے کی وجہ سے آپ ﷺ کچھ دیر آرام فرمالیتے تھے۔

۳۰۷: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ

۳۰۷: باب جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۴۰۴: حدثنا احمد ابن منیع نا روح بن عبادة نا زکریا ابن اسحق نا عمرو بن دینار قال سمعت عطآء بن یسار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقیمت الصلوة فلا صلوة الا المکتوبة وفی الباب عن ابن بحینة وعبدالله بن عمرو وعبدالله بن سرجس وابن عباس وانس قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن وهکذا روی ایوب وورقآء بن عمر وزیاد بن سعد واسمعیل بن مسلم ومحمد ابن جحادة عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی حماد ابن زید وسفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار ولم یرفعاه والحدیث المرفوع اصح عندنا وقد روی هذا الحدیث عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر هذا الوجه رواه عیاش بن عباس القتبانی المصری عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم اذا اقیمت الصلوة ان

۴۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ اس باب میں ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور ایوب، ورقاء بن عمر، زیاد بن سعد، اسماعیل بن مسلم، محمد بن جحادة بھی عمرو بن دینار سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ یہ حضرات اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک مرفوع حدیث اصح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔ عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اس حدیث میں صحابہ کرامؓ وغیرہ کا عمل ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو کوئی شخص فرض نماز کے

لَایُصَلِّی الرَّجُلُ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ وبہ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وابْنُ الْمُبارَکِ والشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ واِسْحٰقَ

علاوہ کوئی نماز نہ پڑھے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کے کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ جماعت بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی بطور خاص تاکید کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے فقہاء صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہونے کے بعد بھی ادا کرتے تھے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔ "شرح معانی الآثار ج ۱ باب الرجل یدخل المسجد" (مترجم)

خلاصۃ الباب: ظہر، عصر، مغرب، عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ لیکن فجر کی سنتیں مالکیہ اور احناف کے نزدیک حدیث باب مستثنیٰ ہیں کہ مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

۳۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ تَفُوْتُہُ الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ یُصَلِّیْھِمَا بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ

باب ۳۰۸: جس کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد انہیں پڑھ لے

۴۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ نَاعَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ جَدِّہٖ قَیْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلَّیْتُ مَعَہُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِیْ اُصَلِّیْ فَقَالَ مَھْلًا یَاقَیْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ رَکَعْتُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ لَانَعْرِفُہٗ مِثْلَ ھٰذَا اِلَّامِنْ حَدِیْثِ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ وقَالَ سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ سَمِعَ عَطَآءُ ابْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَاِنَّمَا یُرْوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثُ مُرْسَلًا وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ لَمْ یَرَوْا بَاْسًا اَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَسَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ھُوَ اَخُوْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ

۴۰۵: حضرت محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو نماز کی اقامت ہوگئی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کی جانب گھومے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قیس ٹھہر جاؤ دونوں نمازیں اکٹھی پڑھو گے۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ہم محمد بن ابراہیم کی اسطرح کی روایت سعد بن سعید کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں کہ عطاء بن ابورباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سنی اور یہ حدیث مرسلاً مروی ہے۔ اہل مکہ کی ایک جماعت کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ صبح کی قضاء شدہ سنتوں کو فرضوں کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری

الْاَنْصَارِيّ وَقَيْسٌ هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ قَهْدٍ وَاِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسٍ وَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَاٰى قَيْسًا

کے بھائی ہیں ور قیس، یحیی بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ قیس بن عمرو ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قیس بن فہد ہیں۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض راوی یہ حدیث سعد بن سعید سے اور وہ محمد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نکلے تو آپؐ نے قیس کو دیکھا۔

۳۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

۳۰۹: باب کہ فجر کی سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے

۴۰۶: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَاهَمَّامٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ فَعَلَهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٰذَا اِلَّا عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الْكِلَابِيَّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ.

۴۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دوسنتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ حضرت ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ ان کا فعل بھی یہی تھا۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ اور ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ عمرو بن عاصم کلابی کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمیں معلوم نہیں جس نے ہمام سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہو۔ قتادہؓ کی حدیث مشہور ہے وہ نضر بن انس سے وہ بشیر بن نہیک سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی گویا کہ اس نے فجر کی پوری نماز پالی۔

(ف) احناف فجر کی سنتیں رہ جانے پر طلوع شمس کے بعد پڑھنے کے قائل ہیں اور اگر اس میں اشراق کی بھی نیت کر لی جائے تو سبحان اللہ۔ ویسے اشراق کے متعلق مستقل احادیث بھی ہیں۔

خلاصۃ الابواب: امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا تو وہ ان کو فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے ادا کر سکتا ہے یہ حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک فجر کے فرض کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے پڑھنا جائز نہیں بلکہ سورج کے طلوع کا انتظار کرنا چاہئے اور اس کے بعد سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ حنفیہ کی تائید میں وہ تمام حدیثیں پیش کی جا سکتی ہیں جو ممانعت پر دلالت کرتی ہیں اور معناً متواتر ہیں۔

۳۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۴۰۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يُّصَلِّیَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ.

۳۱۰: باب ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنا

۴۰۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، اُم حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث علیؓ حسن ہے۔ ابوبکر عطار کہتے ہیں کہ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے اور انہوں نے سفیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضلیت حارث کی حدیث پر جانتے تھے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے جن میں صحابہؓ اور بعد کے علماء شامل ہیں کہ ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت سنت پڑھے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے (یعنی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرے پھر دو رکعت پڑھے) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) احناف ظہر کی چار سنتیں ایک سلام (کے ساتھ) پڑھنے کے عامل وقائل ہیں۔

۳۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۴۰۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۱۱: باب ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

۴۰۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۲: بَابٌ مِنْهُ آخَرُ

۴۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عُبَيْدُاللّٰهِ الْعَتَكِیُّ الْمَرْوَزِیُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ

۳۱۲: باب اسی سے متعلق

۴۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھتے تو انہیں ظہر کے بعد پڑھ لیتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ابن مبارکؒ

ھـ قال ابُوعیسی ھذا حدیثٌ حسنٌ غریبٌ انما نعرفهٗ من حدیث ابن المُبارک من ھذا الوجه و رواہُ قیسُ بن الرّبیع عن شُعبة عن خالدِ الحذّاء نحوھذا ولا نعلمُ احدًا رواہُ عن شُعبة غیر قیس بن الرّبیع وقد رُوی عن عبدالرّحمٰن بن ابی لیلی عن النّبیّ صلّی اللّٰہُ علیهِ وسلّمَ نحوھذا۔

کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ قیس بن ربیع نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو شعبہ سے قیس کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۱۰: حدّثنا عليُّ بنُ حُجْرٍنا یزیدُ بنُ ھارُون عن مُحمّد بن عبداللّٰہ الشُّعیثیُّ عن ابیهِ عن عنبسة بن ابی سفیان عن اُمّ حبیبة قالتْ قال رسُولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیه وسلّم من صلّی قبل الظُّھر اربعًا وبعدھا اربعًا حرّمهُ اللّٰہُ تعالٰی علی النّار قال ابُو عیسی ھذاحدیثٌ حسنٌ غریبٌ وقد رُوی من غیرِ ھذا الوجه۔

۴۱۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے یہ حدیث اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(ف) احناف کے نزدیک دو رکعت مؤکدہ اور دو غیر مؤکدہ یعنی نفل ہیں۔

۴۱۱: حدّثنا ابُوبکر مُحمّدُ بنُ اسحٰق البغدادیُّ حدّثنا عبداللّٰہ بنُ یُوسُف التّنیسیُّ الشّامیُّ حدّثنا الھیثمُ بنُ حُمید قال اخبرنی العلاءُ بنُ الحرث عن القاسم ابی عبدالرّحمٰن عن عنبسة بن ابی سُفیان قال سمعتُ اُختی اُمّ حبیبة زوج النّبیّ ﷺ تقُولُ سمعتُ رسُولَ اللّٰہ ﷺ من حافظ علی اربعِ رکعاتٍ قبل الظُّھر واربعٍ بعدھا حرّمهُ اللّٰہُ علی النّار قال ابُوعیسی ھذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ غریبٌ من ھذا الوجه والقاسمُ ھُوابنُ عبدالرّحمٰن یُکنّی ابا عبدالرّحمٰن وھُومولی عبدالرّحمٰن بن خالد بن یزید ابن مُعاویة وھُوثقة شامیٌّ وھُوصاحبُ ابی اُمامة۔

۴۱۱: حضرت عنبسہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بہن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد چار رکعت کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ قاسم عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں۔ شام کے رہنے والے ہیں اور ابوامامہ کے دوست ہیں۔

۳۱۳: بابُ ماجاءَ فی الاَربعِ قبلَ العصرِ

۳۱۳: باب عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا

۴۱۲: حدّثنا بُندارٌ مُحمّدُ بنُ بشّارٍنا ابُوعامر نا سُفیان عن ابی اسحٰق عن عاصم بن ضمرة عن

۴۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان

عَلِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ لَا يُفْصَلَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اَنَّهُ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ وَرَاَى الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ ۔

مقرب فرشتوں اور مسلمانوں ومؤمنوں میں سے ان کے متبعین پر سلام بھیج کر فصل کر دیتے تھے۔ (یعنی دو دو رکعتیں پڑھتے تھے) اس باب میں ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم نے یہ اختیار کیا ہے کہ عصر کی چار سنتوں کے درمیان سلام نہ پھیرے انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سلام سے مراد یہ ہے کہ ان کے درمیان تشہد سے فصل کرتے تھے۔ امام شافعی اور امام احمدؒ کے نزدیک دن اور رات کی دو دو رکعتیں ہیں اور وہ ان میں فصل کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

۴۱۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْدَاؤُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

۴۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(ف) اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند سے اسی معنی میں آرہی ہے۔

۳۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا

۳۱۴: باب مغرب کے بعد دو رکعت اور قرأت

۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَابَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ

۴۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب اور فجر کی دو سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو عبدالملک بن معدان کی عاصم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۱۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ يُصَلِّيْهِمَا

۳۱۵: باب مغرب کی سنتیں

فِي الْبَيْتِ

گھر پر پڑھنا

۴۱۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۱۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں گھر پر پڑھیں۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔

۴۱۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكْعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کی ہیں جو آپ ﷺ دن اور رات میں پڑھا کرتے تھے۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور حضرت حفصہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ آپؐ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۱۷: ہم سے روایت کی حسن بن علی نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمرؓ نے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۳۱۶: باب مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بارے میں

۴۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ يَعْنِيْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَآءِ الْهَمْدَانِيَّ الْكُوْفِيَّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ

۴۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نوافل پڑھے اور ان کے درمیان بری بات نہ کرے تو اسے بارہ سال تک عبادت کا ثواب ملے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں (نوافل) پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

اَبُوْعِیْسٰی حدیثُ اَبُوْهُرَیْرة حدیثٌ غریبٌ لا نعْرفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِبْنِ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ وبْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَضَعَّفَهٗ جِدًّا.

غریب ہے۔ہم اس حدیث کو زید بن خباب کی عمر بن ابی خثعم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیث ہیں وہ امام بخاریؒ انہیں بہت ضعیف کہتے ہیں۔

۳۱۷ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

۳۱۷: باب عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا

۴۱۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ نَابِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَیْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَکْعَتَیْنِ وَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَیْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عُمَرَقَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۴۱۹: حضرت عبداللہ بن شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھ تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھ کرتے تھے۔ اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن شقیقؒ کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۸ :بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی

۳۱۸: باب رات کی نماز دو دو رکعت ہے

۴۲۰ :حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَااللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ صَلٰوةُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْبِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِکَ وِتْرًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَحَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَهُوَقَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیُّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَوَاِسْحَاقَ .

۴۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز (نفل) دو دو رکعت ہے اگر تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور آخری نماز کو وتر سمجھو۔ اس باب میں عمرو بن عبسہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا قول بھی یہی ہے۔

۳۱۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّیْلِ

۳۱۹: باب رات کی نماز کی فضیلت

۴۲۱ :حَدَّثَنَاقُتَیْبَةُ نَااَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ

۴۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد افضل ترین روزے محرم کے مہینے کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور

شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ افْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبِلَالٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ بِشْرٍ اِسْمُهٗ جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ .

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور وہ جعفر بن ابووحشیہ ہیں۔

۳۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

۳۲۰: باب نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت

۴۲۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَافِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۲۲: حضرت ابوسلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (۱۱) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں اس طرح پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور ان کی تطویل کے بارے میں مت پوچھو پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن اور ان کی طوالت کے متعلق بھی نہ پوچھو اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل جاگتا رہتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند سے معنی میں آ رہی ہے۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَامَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثنا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۲۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ وتر کرتے۔ پھر جب اس سے فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ قتیبہ نے مالک سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۱: بَابُ مِنْهُ

۳۲۱: باب اسی سے متعلق

۴۲۴ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ

۴۲۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

جَمْرة عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثلاثَ عَشرةَ رَكْعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۲: بَابُ مِنْهُ

۳۲۲: باب اسی سے متعلق

۴۲۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَااَبُوْالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِعَنْ عَآئِشَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِبْنِ خَالِدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٰذَا

۴۲۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کو (۹) نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور فضل بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ سفیان ثوریؒ نے اسے اعمش سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۴۲۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَاَقَلُّ مَا وُصِفَ مِنْ صَلاَتِهِ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعُ رَكَعَاتٍ .

۴۲۶: ہم سے روایت کی اسی کی مثل محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ اکثر روایات میں نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز زیادہ سے زیادہ (وتروں کو ملا کر) (۱۳) تیرہ رکعتیں ہیں اور کم از کم نو (۹) رکعتیں منقول ہیں۔

۴۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نیند یا آنکھ لگ جانے کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھتے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَتَّابُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَؤُمُّ بَنِيْ قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيْرٌ خَرَّمَيِّتًا وَكُنْتُ فِيْ مَنِ احْتَمَلَهُ اِلٰى دَارِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ

۴۲۸: روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبدالعظیم عنبری کے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عتاب بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفیٰ بصرہ کے قاضی تھے اور قبیلہ بنو قشیر کی امامت کرتے تھے ایک دن فجر کی نماز میں انہوں نے پڑھا "فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ" (ترجمہ جب پھونکا جائے گا صور تو وہ دن بہت سخت ہوگا) تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اور فوت ہو گئے جن لوگوں نے انہیں ان کے گھر پہنچایا ان میں میں بھی شامل تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ سعد بن ہشام وہ عامر انصاری کے بیٹے ہیں اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

ہشام بن عامر صحابیؓ ہیں۔

خلاصۃ الابواب: یہاں امام ترمذیؒ نے آنحضرت ﷺ کی صلوۃ الیل سے متعدد ابواب قائم کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ سے تہجد کی تعداد میں مختلف روایات مروی ہیں اور حضور ﷺ اپنے حالات اور نشاط کے مطابق کبھی کم رکعتیں پڑھتے کبھی زیادہ چنانچہ اس سب روایتوں پر عمل جائز ہے۔

۳۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

۳۲۳: باب اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے

۴۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ فَيَقُوْلُ اَنَاالْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْأَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَايَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْئَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَجُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِوَهٰذَا اَصَحُّ الرِّوَايَاتِ.

۴۲۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر رات کے تہائی حصے کے گزرنے پر آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ کون مجھ سے مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟ پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہوجاتی ہے۔ اس باب میں علی بن ابی طالب، ابوسعید، رفاعہ جہنی، جبیر بن مطعم، ابن مسعود، ابودرداء اور عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور یہ حدیث بہت سی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اترتا ہے۔ اور یہ روایت اصح ہے۔

۳۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

۳۲۴: باب رات کو قرآن پڑھنا

۴۳۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُبْنُ غَيْلَانَ نَايَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ نَاحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَأُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّيْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَأُ

۴۳۰: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا میں رات کو تمہارے پاس سے گزرا تو تم قرآن پڑھ رہے تھے اور آواز بہت دھیمی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا آپؐ نے فرمایا آواز تھوڑی سی بلند کرو پھر حضرت عمرؓ سے فرمایا میں تمہارے پاس سے گزرا تم بھی پڑھ رہے تھے اور تمہاری آواز بہت بلند تھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں

وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ اِنِّيْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُالشَّيْطَانَ فَقَالَ اخْفِضْ قَلِيْلاً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ وَاَنَسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ ۔

سونے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطانوں کو بھگاتا ہوں آپؐ نے فرمایا ذرا آہستہ پڑھا کرو۔ اس باب میں عائشہؓ ام ہانی، انس، سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

(ف) ایک ہی حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخین کو کتنے عمدہ اعتدال کی بات فرمائی۔

۴۳۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِنَّمَا اَسْنَدَهٗ يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاَكْثَرُ النَّاسِ اِنَّمَا رَوَوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ مُرْسَلاً ۔

۴۳۱: حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو قرأت کیسی تھی۔ انہوں نے فرمایا آپؐ ہر طرح قرأت کرتے کبھی دھیمی اور کبھی بلند آواز سے حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ......" تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابوقتادہ غریب ہے اسے یحییٰ بن اسحق نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے جبکہ اکثر حضرات نے اس حدیث کو ثابت سے اور انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

۴۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو صرف ایک آیت کے ساتھ ہی قیام فرمایا (یعنی قیام میں قرآن کی ایک ہی آیت پڑھ پڑھ کر رات گزار دی) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

۳۲۵: باب نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۴۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ

۴۳۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ تمہاری افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہم، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اور زید

عَآئِشَةَ وَعَبْدِاللّٰه بْنِ سَعْدٍ وَ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوَاهُ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى النَّضْرِ مَرْفُوْعًا وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ .

بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں زید بن ثابت کی حدیث حسن ہے۔ اہل علم نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے ۔موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابونضر نے اسے مرفوعاً جبکہ بعض حضرات نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے ۔مالک نے ابونضر سے موقوف روایت کی ہے۔اور مرفوع حدیث اصح ہے۔

۴۳۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا قُبُوْرًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کے ابواب

۳۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْوِتْرِ

۴۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ بَصْرَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَبْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَقَدْ وَهِمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِيْنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ رَاشِدٍ الزُّرَقِيِّ وَهُوَوَهْمٌ .

۳۲۶: باب وتر کی فضیلت

۴۳۵: خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (یعنی) ''وتر'' اسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عشاء اور طلوع فجر کے درمیانی وقت میں مقرر فرمایا ہے۔ اس باب میں ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، بریدہ اور بصرہ (صحابی) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یزید بن ابوحبیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض محدثین کو اس حدیث میں وہم ہوا ہے۔ اور انہوں نے عبداللہ بن راشد زرقی کہا ہے اور یہ وہم (غلطی) ہے۔

۳۲۷: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْوِتْرَلَيْسَ بِحَتْمٍ

۴۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا اَبُوْبَكْرِبْنُ عَيَّاشٍ نَا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَااَهْلَ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۷: باب وتر فرض نہیں ہے

۴۳۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنت ٹھہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ طاق (تنہا) ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے۔ اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ اس باب میں ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوریؒ وغیرہ نے ابواسحاقؒ سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن سنت ہے۔ آپ ﷺ نے اسے سنت بنایا۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ وَقَدْ رَوٰی مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ نَحْوَ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ.

۴۳۷: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی انہوں نے سفیان سے اور یہ حدیث ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے۔ منصور بن معتمر بھی ابواسحاق سے ابوبکر بن عیاش کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

۳۲۸: باب وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

۴۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا زَکَرِیَّا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ عِیْسَی بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَوْرٍ الْاَزْدِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ قَالَ عِیْسَی بْنُ اَبِیْ عَزَّةَ وَکَانَ الشَّعْبِیُّ یُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ ثُمَّ یَنَامُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ ثَوْرٍ الْاَزْدِیُّ اسْمُهٗ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ لَا یَنَامَ الرَّجُلُ حَتّٰی یُوْتِرَ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَشِیَ مِنْکُمْ اَنْ لَّا یَسْتَیْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهٖ وَمَنْ طَمِعَ مِنْکُمْ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فِیْ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِیَ اَفْضَلُ.

۴۳۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھا کروں۔ عیسیٰ بن ابوعزہ کہتے ہیں کہ شعبی شروع رات وتر پڑھتے پھر سوتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابوثور ازدی کا نام حبیب بن ابوملیکہ ہے۔ اور صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کی ایک جماعت نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر پڑھے سے پہلے نہ سوئے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جسے یہ ڈر ہو کہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو شروع میں ہی وتر پڑھ لے جسے رات کے آخری حصے میں جاگنے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

۴۳۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ هَنَّادٌ وَقَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۹: روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے روایت کی ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

۳۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاٰخِرِهٖ

۳۲۹: باب وتر رات کے اوّل اور آخر دونوں وقتوں میں جائز ہے

۴۴۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ نَا اَبُوْ حُصَیْنٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ

۴۴۰: حضرت مسروقؒ سے حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا آپ ﷺ پوری رات میں جب

سَالَ عَآئِشَةَ عَنْ وِتْرِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْاَوْتَرَ اَوَّلِهٖ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرَه فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ حِيْنَ مَاتَ فِيْ وَجْهِ السَّحَرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى اَبُوْحَصِيْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمِ الْاَسَدِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَالَّذِي اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوِتْرُمِنْ اٰخِرِاللَّيْلِ .

چاہتے وتر پڑھ لیتے 'کبھی رات کے شروع' کبھی درمیانی حصے میں اور کبھی رت کے آخری حصے میں یہاں تک کہ جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ رت کے آخری حصے (سحر کے وقت) میں وتر پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ابومسعود انصاریؓ اور ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم نے وتر کو رات کے آخری حصے میں پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

۳۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

۴۴۱: حَدَّثَنَاهَنَّادٌنَااَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَتِسْعٍ وَسَبْعٍ وَخَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مَعْنٰى مَارُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ اِنَّمَا مَعْنَاهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ فَنُسِبَتْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اِلَى الْوِتْرِ وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ عَآئِشَةَ وَاحْتَجَّ بِمَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا يَااَهْلَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اِنَّمَا مَعْنٰى بِهٖ قِيَامَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلٰى اَصْحَابِ الْقُرْاٰنِ .

۳۳۰: باب وتر کی سات رکعات

۴۴۱: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (۱۳) تیرہ رکعتیں وتر پڑھا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ بوڑھے اور ضعیف ہوگئے تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام سلمہؓ حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ وتر میں تیرہ، گیارہ، نو، سات، تین اور ایک رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ وتر میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ وتر سمیت تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے چنانچہ رات کی نماز بھی وتر کی طرف منسوب ہوگئی۔ اس میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث مروی ہے ان کا استدلال نبی اکرم ﷺ سے مروی اس حدیث سے ہے کہ "اے اہل قرآن وتر پڑھ کرو" اس کا مقصد (قیام اللیل) تہجد کی نماز ہے۔ یعنی تہجد کو مجازاً وتر کہتے ہیں اس لئے آپ ﷺ نے اہل قرآن کو (قیام اللیل) تہجد کا حکم دیا۔

۳۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

۴۴۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ كَانَتْ

۳۳۱: باب وتر کی پانچ رکعات

۴۴۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں پر مشتمل تھی اس میں سے پانچ

صلوة رسول اللّٰه صلّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثلاث عشرة رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لاَ يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوِتْرَ بِخَمْسٍ وَقَالُوْا لاَ يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ.

رکعتیں وتر پڑھتے تھے اور ان کے دوران نہیں بیٹھتے تھے آخری رکعت میں بیٹھتے پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے جو بہت ہلکی ہوتیں اس باب میں حضرت ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہ نے یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر کی پانچ رکعتیں ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے دوران نہ بیٹھے بلکہ صرف آخری رکعت میں بیٹھے۔

۳۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلاَثٍ

۳۳۲: باب وتر میں تین رکعتیں ہیں

۴۴۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلاَثٍ يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلاَثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَيُرْوٰى اَيْضًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اُبَيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُوْتِرَ الرَّجُلُ بِثَلاَثٍ قَالَ سُفْيَانُ اِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِيْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُوْتِرَ بِثَلاَثِ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالِقَانِيُّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِخَمْسٍ وَثَلاَثٍ وَرَكْعَةٍ وَيَرَوْنَ كُلَّ

۴۴۳: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں آخری سورہ اخلاص ہوتی تھی۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابوایوبؓ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمٰن ابزیٰؓ، ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نبی اکرم ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اسی طرح نقل کرتے ہوئے ابی بن کعب کا ذکر نہیں کرتے جبکہ بعض حضرات عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے اور وہ ابی بن کعب سے نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں علماء صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ اگر چاہے تو پانچ رکعتیں پڑھے چاہے تو تین وتر پڑھے اور چاہے تو ایک رکعت پڑھے لیکن میرے نزدیک وتر کی تین رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ ہم سے روایت کی سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ پانچ، تین اور ایک رکعت

ذٰلک حسنًا

وتر پڑھتے تھے اور تینوں طرح پڑھنا چھا سمجھتے تھے۔

(ف) احناف کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعت ہیں یعنی دوسری رکعت میں تشہد کے بعد اٹھ کھڑا ہو اور تیسری میں بیٹھ کر سلام پھیرے۔

۳۳۳. بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

۴۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيْلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ رَاَوْا اَنْ يَفْصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّالِثَةِ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۳۳۳: باب وتر میں ایک رکعت پڑھنا

۴۴۴: حضرت انس بن سیرینؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کیا میں فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قراءت لمبی کروں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے اور پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے، اور فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) اس وقت پڑھتے جب فجر کی اذان سنتے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ، فضل بن عباسؓ، ابوایوبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض صحابہؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ دو رکعتوں اور تیسری رکعت کے درمیان فصل کرے (سلام پھیرے) اور تیسری رکعت وتر کی پڑھے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۳۳۴: بَابُ مَاجَاءَ مَايُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

۴۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَآئِشَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالَّذِيْ اخْتَارَهٗ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ يَقْرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

۳۳۴: باب وتر کی نماز میں کیا پڑھے

۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے تھے (یعنی ہر رکعت میں ایک ایک سورت) اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ بھی ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص اور معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) بھی پڑھیں جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کی اکثریت نے اختیار کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى'' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تینوں میں سے ہر رکعت میں ایک

الاعلی وقل یا ایھا الکفرون وقل ھو اللہ احد یقرأفی کل رکعۃ من ذلک بسورۃ۔

۴۴۶: حدثنا اسحق بن ابراھیم بن حبیب بن الشھید البصری نا محمد بن سلمۃ الحرانی عن خصیف عن عبدالعزیز بن جریج قال سألت عائشۃ بای شیء کان یوتر رسول اللہ قالت کان یقرأفی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یاایھا الکفرون وفی الثالثۃ بقل ھواللہ احد والمعوذتین قال ابوعیسی وھذاحدیث حسن غریب وعبدالعزیز ھذا ھو والد ابن جریج صاحب عطاء وابن جریج اسمہ عبد الملک بن عبدالعزیز بن جریج وقدروی ھذاالحدیث یحیی بن سعید الانصاری عن عمرۃ عن عائشۃ عن النبی ﷺ۔

سورت پڑھے۔ (یعنی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ، اوردوسری رکعت میں سورۂ کافرون اورتیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے)

۴۴۶: حضرت عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی" اوردوسری رکعت میں "قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ" اورتیسری رکعت میں "قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ" اورمعوذتین پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے عبدالعزیز، ابن جریج کے والد اورعطاء کے ساتھی ہیں۔ ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اوروہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔

۳۳۵: باب ماجاء فی القنوت فی الوتر

۳۳۵: باب وتر میں قنوت پڑھنا

۴۴۷: حدثنا قتیبۃ نا ابوالاحوص عن ابی اسحق عن برید بن ابی مریم عن ابی الحوراء قال قال الحسن بن علی علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن فی الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فی من تولیت وبارک لی فی ما اعطیت وقنی شرما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت وفی الباب عن علی قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن لانعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث ابی الحوراء السعدی واسمہ ربیعۃ بن شیبان ولا نعرف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القنوت شیئا احسن من ھذا واختلف اھل العلم فی القنوت فی الوتر فرای عبداللہ بن مسعود القنوت فی

۴۴۷: ابوحوراء کہتے ہیں کہ حسن بن علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تا کہ میں انہیں وتر میں پڑھا کروں "اَللّٰھُمَّ اھْدِنِی...... " (اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت دی، مجھے عافیت عطاء فرما ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت بخشی، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو میرے مقدر میں لکھ دی گئیں بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اے پروردگار تو بابرکت ہے اور تیری ہی ذات بلند وبرتر ہے) اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند یعنی ابوحوراء سعدی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ قنوت کے بارے میں نبی ﷺ

الْوِتْرِ فِی السَّنَةِ کُلِّهَا وَاخْتَارَ الْقُنُوتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَاِسْحٰقُ وَاَهْلُ الْکُوْفَةِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ کَانَ لَا یَقْنُتُ اِلَّا فِی النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَکَانَ یَقْنُتُ بَعْدَ الرُّکُوْعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ.

سے مروی روایت میں سے اس سے بہتر روایت کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا قنوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پورا سال قنوت پڑھے اور ان کے نزدیک قنوت کی دعا رکوع سے پہلے پڑھنا مختار ہے یہ بعض علماء کا بھی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، اسحقؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ وہ صرف رمضان کے دوسرے پندرہ دنوں میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ وَیَنْسٰی

۳۳۶: باب جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے

۴۴۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِیَهٗ فَلْیُصَلِّ اِذَا ذَکَرَ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ.

۴۴۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اسے یاد آ جائے تو پڑھ لے۔

فائدہ: مندرجہ بالا احادیث وتر کے متعلق آپ کی نظر سے گذریں۔ ان سے وتر کی اہمیت ثابت ہوئی لیکن ائمہ میں اس کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سنت موکدہ؟ اور فرض کے علاوہ اور کوئی درجہ نہیں ہے لیکن احناف کے نزدیک ان کے درمیان یعنی فرض اور سنت موکدہ کے درمیان ایک درجہ واجب کا ہے یہ وہ فعل ہے کہ جس کو آپ ﷺ نے کبھی ترک نہیں کیا وتر ترک کرنیوالے کو یا بھول جانے والے کو یاد آنے یا جاگنے پر پڑھنے کا حکم دیا مختصر اً دلائل احناف یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث جو گذری (۲) حضرت خارجہؓ بن حذافہ کی روایت کے الفاظ کہ ان اللہ امدکم .....الخ۔ اس میں آپ ﷺ نے امداد کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف فرمائی۔ (۳) حضرت علیؓ کی حدیث جس میں فرمایا گیا کہ فاوتروا یا اهل قرآن یا اہل حدیث نہیں فرمایا اشارۃ النص یہ قرآنی حکم محسوس ہوتا ہے جو وحی خفی کے ذریعے دیا گیا۔ (۴) آپ نے کبھی وتر ترک نہیں فرمائے حتیٰ کہ سنن تہجد کی تعداد کم کر دی لیکن وتر ضرور پڑھے لیکن یہ اختلاف ایسا نہیں کہ اس پر بحث کی عمارت کھڑی کی جائے ائمہ ثلاثہ بھی وتر کو باقی تمام سنت نمازوں پر اس کو ترجیح اور فوقیت دیتے ہیں۔ اس باب کی گذشتہ اور آئندہ احادیث احناف کے مسلک کی بنیاد ہیں۔

۴۴۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ

۴۴۹: حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی وتر پڑھے بغیر سو جائے تو صبح ہونے پر پڑھے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں

الاوّل وقال ابو عیسی سمعتُ ابا داوٗد السجزیّ یعنی سلیمان الاشعث سمعتُ یقولُ سألتُ احمدَ بنَ حنبلٍ عَنْ عَبدِالرّحمنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ فقالَ اخوهُ عبدُاللّٰہِ لا بأس به و سمعتُ محمّدًا یذکرُ عن علیِّ بنِ عبدِاللّٰہِ انّهٗ ضعّف عبدَالرّحمنِ بْنَ زیدِ بْنِ اَسلَمَ وَ قالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ زَیدِبْنِ اَسلَمَ ثِقَةٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْکُوفَةِ اِلی هذا الْحَدِیْثِ وَقَالُوْا یُوْتِرُ الرَّجُلُ اِذَا ذَکَرَوَاِنْ کَانَ بَعْدَ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِه یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ .

نے ابو داؤد سجزی یعنی سلیمان بن اشعث سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا ان کے بھائی عبداللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور میں نے امام بخاریؒ کو علی بن عبداللہ کے حوالے سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اور انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں۔ بعض اہل کوفہ کا اس حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یاد آ جائے تو وتر پڑھے اگر چہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد یاد آئے سفیان ثوریؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

۳۳۷: باب صبح سے پہلے وتر پڑھنا

۴۵۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَایَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ نَا عُبَیْدُاللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۴۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَامَعْمَرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا .

۴۵۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح ہونے سے پہلے پڑھ لو۔

۴۵۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَاعَبْدُالرَّزَّاقِ نَا ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْذَهَبَ کُلُّ صَلٰوةِ اللَّیْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَسُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی قَدْتفرّدبه علی هذا اللَّفْظ وَرُوِیَ عن النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قال لاوتر بعدصلوة الصُّبْحِ وهُوَ قَوْلُ غَیْرِوَاحِدٍمِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وبه یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ واحمدُواسحاقُ لایَرَوْنَ الْوِتْرَ بعْدَ صلوة الصُّبْحِ .

۴۵۲: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فجر طلوع ہو جائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے لہٰذا فجر کے طلوع ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سلیمان بن موسیٰ اس لفظ کو بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں یہ کئی اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ فجر کے بعد وتر نہیں ہیں۔

۳۳۸: بَابُ مَاجَاءَ لاوِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ

۳۳۸: باب ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

۴۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍوقَالَ حَدَّثَنِیْ

۴۵۳: قیس بن طلق بن علیؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

عَبْدُاللہ بْنُ بدرٍ عنْ قَیسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عليٍ عنْ ابیْه قال سمِعْتُ رسُوْلَ اللّٰهِ صلَّی اللّٰهُ علیْه وسلَّم یقُوْلُ لاوتْران فِیْ لیلةٍ قالَ ابُوْعیْسی هذا حدیْثٌ حسَنٌ غریْبٌ واختلف اهلُ الْعلْم فِی الَّذیْ یُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ ثُمَّ یقُوْمُ مِنْ اخرِه فَرَای بَعْضُ اهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوِتْرِ وَقَالُوْا یُضِیْفُ اِلَیْهَا رَکْعَةً وَیُصَلِّی مَابَدَا لَهُ ثُمَّ یُوْتِرُ فِیْ اخِرِ صَلوتِه لِاَنَّهُ لاوَتْرانِ فِیْ لَیْلَةٍ وَهُوَ الَّذِیْ ذَهَبَ اِلَیْهِ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِذَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ اٰخِرِه اَنَّهُ یُصَلِّیْ مَابَدَالَهُ وَلَایَنْقُضُ وِتْرَهُ وَیَدَعُ وِتْرَهُ عَلٰی مَاکَانَ وَهُوَقَوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیِّ وَمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَاَحْمَدَ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهُ قَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْصَلّٰی بَعْدَ الْوِتْرِ .

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اہل علم کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو رات کے شروع میں وتر پڑھے اور پھر آخری حصے میں دوبارہ پڑھے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ وتر توڑ دے اور ان کے ساتھ ایک رکعت ملا کر جو چاہے پڑھے پھر نماز کے آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ یہ صحابہؓ اور ان کے بعد کے اہل علم اور امام اسحٰقؒ کا قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ کا کہنا ہے کہ اگر رات کے شروع میں وتر پڑھ کر سو گیا پھر آخری حصے میں اٹھا تو جتنی چاہے نماز پڑھے وتر کو نہ توڑے انہیں (یعنی وتر کو) اسی طرح چھوڑ دے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، احمدؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد نماز پڑھی۔

۴۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍنَاحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مُوْسَی الْمَرَائِیِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّه عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ وَقَدْ رُوِیَ نَحْوَهٰذَا عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَعَآئِشَةَ وَغَیْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور کئی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۳۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ عَلَی الرَّاحِلَةِ

۳۳۹: باب سواری پر وتر پڑھنا

۴۵۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَامَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِبْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسارٍ قال کُنْتُ مع ابْنِ عُمَرَ فِیْ سفرٍ فتخلّفتُ عنْهُ فقال این کُنْتُ فقُلْتُ اَوْتَرْتُ فقال الیْس لک فِیْ رسُوْلِ اللّٰه اُسْوةٌ حسنةٌ رایْتُ رسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلّم یُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَته وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ اَبُوْعیْسی حدیْثُ ابْنِ عمر حدیْثٌ حسنٌ صحیْحٌ وقَدْذهب بعْضُ اهْلِ الْعِلْمِ

۴۵۵: حضرت سعید بن یسارؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ان سے پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے فرمایا تم کہاں تھے؟ میں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کیا تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ نہیں؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّوْتِرَ الرَّجُلُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوْتِرُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَى الْاَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ سواری پر وتر پڑھے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سواری پر وتر نہ پڑھے پس اگر وتر پڑھنا چاہے تو اترے اور زمین پر وتر پڑھے۔ بعض اہل کوفہ یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: نماز وتر کے بارے میں یہ اختلاف معروف ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک واجب نہیں محض سنت ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اس کو واجب قرار دیتے ہیں۔ امام صاحب کے دلائل (۱) ابوداؤد شریف کی معروف روایت کہ حضورؐ نے فرمایا: ''الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا'' تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ترجمہ یہ ہے کہ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲) سنن دارقطنی میں ہے کہ جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا سو جائے جب یاد آئے تو ان کو پڑھے (۳) حدیث باب میں لفظ ''امدّ'' کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف یہ وجوب وتر پر دلالت کرتا ہے۔ وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جائز ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ کہ یہ دو سلاموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ حنفیہ کے دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر۱: حضرت عائشہؓ کی روایت ترمذی میں موجود ہے اس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں تہجد سے الگ پڑھا کرتے تھے (بخاری ج۱۔ ص۔۱۵۴ کتاب التہجد)

دلیل نمبر۲: حضرت علیؓ کی حدیث ''کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر۳: سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعات پڑھتے تھے۔ ام المؤمنین نے فرمایا کہ چار۴ اور تین۳، چھ۶ اور تین۳، آٹھ۸ اور تین۳، دس۱۰ اور تین۳ اور سات ۷ رکعات سے کم اور تیرہ۱۳، رکعات سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی یہ تمام احادیث وتر کی رکعات پر صریح ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک سے تین رکعات کا ہی ذکر ملتا ہے، البتہ بعض روایات سے اشتباہ ضرور ہوتا ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرہ رکعات کے ساتھ، گیارہ رکعات کے ساتھ وتر، نو رکعات کے ساتھ وتر، سات رکعات کے ساتھ وتر، پانچ رکعات کے ساتھ وتر، ایک رکعت کے ساتھ وتر کیا کرو۔ ایک رکعت ساتھ وتر کی تاویل کی گئی ہے یعنی ایک رکعت کو جب دو کے ساتھ ملایا جائے۔

علماء فرماتے ہیں کہ وتر تین قسم کے ہیں

(۱) وتر حقیقی: یعنی واقع اور نفس الامر میں ایک صرف

(۲) حقیقی شرعی: یعنی شریعت میں وتر تین رکعات ہیں۔

(۳) مجازی شرعی: یعنی تمام تہجد اور صلوٰۃ اللیل بمع وتر کے سب پر وتر کا اطلاق کیا جاتا ہے مجازی طور پر۔

ایک اور مسئلہ میں اختلاف ہے کہ وتر سواری پر جائز ہیں یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ جائز کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے لہذا سواری پر ادا نہیں کیے جا سکتے۔ حدیث باب میں وتر سے مراد صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) ہے چنانچہ ماقبل میں ذکر ہو چکا ہے کہ صلوٰۃ اللیل پر وتر بولا جاتا ہے۔

۳۴۰ :بَابُ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى

۴۵۶ :حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ فُلَانِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۴۵۷ :حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَارَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَكَانَ اَحْمَدُ رَاٰى اَصَحَّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثَ اُمِّ هَانِئٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ نُعَيْمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُعَيْمُ بْنُ خَمَّارٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ ابْنُ هَمَّارٍ وَيُقَالُ بْنُ هَبَّارٍ وَيَقُوْلُ ابْنُ هَمَّامٍ وَالصَّحِيْحُ بْنُ هَمَّارٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ ابْنُ حَمَّارٍ وَاَخْطَاَ فِيْهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ .

۳۴۰: باب چاشت (ضحیٰ[۱]) کی نماز

۴۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص چاشت کی نماز بارہ (۱۲) رکعت پڑھے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ اس باب میں ام ھانی رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوامامہ رضی اللہ عنہا، عتبہ بن عبداسلمی رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۴۵۷: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں مجھے ام ہانیؓ کے علاوہ کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں آئے آپ ﷺ نے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے اتنی مختصر اور خفیف نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اختصار کے باوجود آپ ﷺ رکوع اور سجود پوری طرح کر رہے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ھانیؓ کی روایت اصح ہے۔ نعیم کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں نعیم بن حمار اور بعض نے ابن ہمار کہا ہے۔ انہیں ابن ہبار اور ابن ہمام بھی کہا جاتا ہے جبکہ صحیح ابن ہمار ہی ہے۔ ابونعیم کو اس میں وہم ہوگیا ہے وہ ابن خمار کہتے ہیں انہوں نے اس میں خطا کی ہے۔ اور پھر نعیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ چھوڑ دیا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں مجھے عبد بن حمید نے بواسطہ ابونعیم اس کی خبر دی ہے۔

---

[۱] ضحیٰ یہ نماز دن چڑھے پڑھی جاتی ہے اور جو دو رکعتیں سورج کے نکلنے کے دس بارہ منٹ بعد پڑھی جاتی ہے اس کو اشراق کہتے ہیں۔

۴۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السَّمْنَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا اَبُوْ مُسْهِرٍ نَا اسْمعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى وَكِيْعٌ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ.

۴۵۸: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث قدسی) نقل کرتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا": اے بنی آدم! تو میرے لئے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ میں تیرے دن بھر کے کاموں کو پورا کروں گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع نضر بن شمیل اور کئی ائمہ حدیث نے یہ حدیث نہاس بن قہم سے روایت کی ہے اور ہم نہاس کو اس حدیث ہی سے پہچانتے ہیں۔

۴۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَلَهُ ذُنُوْبُهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ.

۴۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی دو رکعتیں ہمیشہ پڑھیں اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۶۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُ وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں چھوڑیں گے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیتے تو ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں پڑھیں گے۔

خلاصۃ الباب: چاشت کی نماز احناف کے نزدیک مستحب ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اس کو ہمیشہ نہیں پڑھا۔ تہجد کی طرح ان کی بھی کوئی مقدار مقرر نہیں۔

۳۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

۳۴۱: باب زوال کے وقت نماز پڑھنا

۴۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ هُوَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَلِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ

۴۶۱: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے اور فرماتے یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن سائبؓ کی حدیث حسن

اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ۔

غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد چار رکعت نماز ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۳۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوۃِ الْحَاجَۃِ

۳۴۲: باب نماز حاجت

۴۶۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی بْنِ یَزِیْدَ الْبَغْدَادِیُّ نَاعَبْدُاللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ السَّھْمِیُّ وَنَاعَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بَکْرٍ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اِلَی اللّٰہِ حَاجَۃٌ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰہِ وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَ الْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَاحَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ فَائِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَفَائِدٌ ھُوَ اَبُو الْوَرْقَآءِ۔

۴۶۲: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ پڑھے ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ...... '' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہ بخشے بغیر میرے کسی غم کو دور کئے بغیر میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو پورا کئے بغیر نہ چھوڑنا۔ اے رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس اسناد میں کلام ہے اور فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں اور وہ فائد ابوالورقاء ہیں۔

۳۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ

۳۴۳: باب استخارے کی نماز

۴۶۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْمَوَالِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَاھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ

۴۶۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن سکھاتے تھے۔ فرماتے اگر تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر یہ پڑھے ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ . . '' اور اپنی حاجت کا نام لے یعنی لفظ ''ھٰذَا الْاَمْرَ'' کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے (اے اللہ میں تیرے علم کے وسیلے سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے قدرت

مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ الْعَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الْمَوَالِيْ وَهُوَ شَيْخٌ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ حَدِيْثًا وَقَدْ رَوٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ.

مانگتا ہوں۔ اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی چیز پر قادر نہیں۔ تو ہر چیز کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو پوشیدہ چیزوں کو بھی جانتا ہے۔ اے اللہ اگر یہ مقصد میرے لئے میرے دین، میری دنیا، آخرت، زندگی یا فرمایا اس جہان میں اور آخرت کے دن (جہان) میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور اگر تو اسے میرے دین، میری زندگی اور آخرت یا فرمایا اس جہان یا اس جہان کیلئے برا سمجھتا ہے تو مجھے اس سے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور میرے لئے جہاں بھلائی ہو وہ مہیا فرما پھر اس سے مجھے راضی کر دے) اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے عبدالرحمن بن ابی الموالی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور وہ شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ سفیان نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور دیگر کئی ائمہ بھی عبدالرحمن سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

۴۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ نَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَاعَمِّ اَلَا اَصِلُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَاعَمِّ صَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَاِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلٰثُ مِائَةٍ فِيْ

۳۴۴: باب صلوٰۃ التسبیح

۴۶۴: حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ چچا کیا میں آپؓ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپؓ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اے چچا چار رکعت پڑھئے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے پندرہ مرتبہ "اللہ اکبر، الحمدللہ، سبحان اللہ" پڑھئے پھر رکوع کیجئے اور رکوع میں دس مرتبہ یہی پڑھیے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ اور پھر سجدے سے اٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیئے یہ ہر رکعت میں (۷۵) مرتبہ ہوا اور چاروں رکعتوں میں (۳۰۰) تین سو مرتبہ ہوا۔ اگر آپ کے گناہ

اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ رَافِعٍ ۔

(صغیرہ) ریت کے ٹیلے کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اسے ہر روز کون پڑھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر روزانہ نہ پڑھ سکو تو جمعہ کے دن اگر جمعہ کو بھی نہ پڑھ سکو تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھو پھر آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ابورافعؓ کی حدیث سے غریب ہے۔

۴۶۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَ احْمَدِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيْ مَاشِئْتِ يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ حَدِيْثٍ فِيْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيْرُ شَيْءٍ وَقَدْ رَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةَ التَّسْبِيْحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِيْهِ ۔

۴۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھے ایسے کلمات سکھائیے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمدللہ پڑھو اور جو چاہو مانگو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں، ہاں (یعنی عطا فرماتا ہے۔) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تسبیح کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن ان میں اکثر صحیح نہیں ہیں۔ ابن مبارکؒ اور کئی علماء بھی صلوۃ التسبیح اور اس کی فضلیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔

۴۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ نَا اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ يُسَبَّحُ فِيْهَا قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ

۴۶۶: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے ان سے بیان کیا ابووہب نے انہوں نے کہا میں نے سوال کیا عبداللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق تو انہوں نے فرمایا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اور پھر یہ پڑھے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" اس کے بعد "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پندرہ مرتبہ پڑھے پھر "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيْحَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ يَبْدَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشَرَةَ تَسْبِيْحَةً ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا فَاِنْ صَلّٰى لَيْلًا فَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُسَلِّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ صَلّٰى نَهَارًا فَاِنْ شَآءَ سَلَّمَ وَاِنْ شَآءَ لَمْ يُسَلِّمْ قَالَ اَبُوْ وَهْبٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ يَبْدَاُ فِي الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي السُّجُوْدِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيْحَاتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اِنْ سَهَا فِيْهَا يُسَبِّحُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا اِنَّمَا هِيَ ثَلٰثُ مِائَةِ تَسْبِيْحَةٍ .

دس مرتبہ" سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی پڑھے ور چار رکعتیں اسی طرح پڑھے یہ ہر رکعت میں (۷۵) تسبیحات ہوئیں پھر ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اور اگر رات کی نماز پڑھ رہا ہو تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا مجھے پسند ہے۔ اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔ ابو وہب کہتے ہیں مجھے عبدالعزیز (یہ ابن ابی رزمہ ہیں) نے عبداللہ کے متعلق کہا کہ ان کا کہنا ہے کہ وہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدے میں پہلے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے۔ احمد بن عبدہ وہب بن زمعہ سے اور وہ عبدالعزیز (ابن ابی رزمہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا کہ اگر اس نماز میں بھول جائے تو کیا سجدہ سہو کر کے دونوں سجدوں میں بھی دس، دس مرتبہ تسبیحات پڑھے۔ کہا کہ نہیں یہ تین سو (۳۰۰) تسبیحات ہی ہیں۔

۳۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۵: باب نبی اکرم ﷺ پر درود کس طرح بھیجی جائے

۴۶۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَالْاَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ

۴۶۷: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپؐ پر سلام بھیجنا تو جان لیا۔ آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ......" (اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو بزرگ و برتر ہے اے اللہ! تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بزرگی والا اور برتر ہے) محمود نے

مُحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ زَادَنِیْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ حُمَیْدٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَطَلْحَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَبُرَیْدَةَ وَزَیْدِبْنِ خَارِجَةَ وَیُقَالُ ابْنُ جَارِیَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی کُنْیَتُهٗ اَبُوْعِیْسٰی وَاَبُوْ لَیْلٰی اسْمُهٗ یَسَارٌ ۔

کہا کہ ابواسامہ کہتے ہیں کہ زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ عمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہا عبدالرحمن نے کہ ہم درود میں کہتے تھے ''وَعَلَیْنَامَعَهُمْ'' یعنی ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت اور برکت نازل فرما۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوحمیدؓ، ابومسعودؓ، طلحہؓ، ابوسعیدؓ، بریدہؓ، زید بن خارجہؓ، (انہیں ابن جارثہ بھی کہا جاتا ہے) اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کعب بن عجرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؒ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلی کا نام یسار ہے۔

خلاصۃ الباب: نماز کے قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنے کی کیا حیثیت ہے؟ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔ امام شافعیؒ اس کی فرضیت کے قائل ہیں پھر عمر بھر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا بالاتفاق فرض ہے اور اسم گرامی کے سننے کے بعد واجب ہے اگر ایک مجلس میں اسم گرامی بار بار آئے تو امام طحاوی کے نزدیک ہر مرتبہ واجب ہے جبکہ بعض دوسرے حضرات کے نزدیک ایک مرتبہ واجب ہے۔ بعض مساجد میں کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نمازوں کے بعد بالخصوص نماز جمعہ کے التزام کے ساتھ جماعت بنا کر اور کھڑے ہو کر با آواز بلند درود وسلام پڑھتے ہیں جو لوگ ان کے اس عمل میں شریک نہیں ہوتے ان کو طرح طرح سے بدنام کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں عموماً مسجدوں میں نزاع اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں خاص طور سے ہمارے اس پُرفتن دور میں واضح رہے کہ یہ عمل کھلی ہوئی بدعت اور گمراہی ہے

۳۴۶ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۶: باب درود کی فضیلت کے بارے میں

۴۶۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍنَا مُحَمَّدُبْنُ خَالِدِ بْنُ عَثْمَةَ قَالَ ثَنَامُوْسٰی بْنُ یَعْقُوْبَ الزَّمْعِیُّ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ کَیْسَانَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً ﷺ بِهَا عَشْرًا وَکُتِبَ لَهٗ عَشْرَحَسَنَاتٍ ۔

۴۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے اور اس کے حصے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

۴۶۹ حَدَّثَنَاعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَااِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ

۴۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس باب میں عبدالرحمن بن

صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَامِرِبْنِ رَبِيْعَةَ وَعَمَّارٍ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَاَنَسٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍمِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا صَلٰوةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ وَصَلٰوةُ الْمَلاَئِكَةِ اَلْاِسْتِغْفَارُ .

عوف، عامر بن ربیعہؓ، عمارؓ، ابوطلحہؓ، انسؓ، ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ اور کئی علماء سے مروی ہے کہ اگر صلوٰۃ کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد رحمت ہے اور اگر (صلوٰۃ) درود کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو اس سے مراد طلب مغفرت ہے۔

۴۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ الْمُصَاحِفِيُّ نَا النَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ عَنْ اَبِيْ قُرَّةَ الْاَسَدِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لاَيَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَابْنُ يَعْقُوْبَ هُوَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ وَالْعَلَآءُ هُوَمِنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهٖ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوْبَ وَالِدُ الْعَلاَءِ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَيَعْقُوْبُ هُوَ مِنْ كُبَّارِ التَّابِعِيْنَ قَدْاَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوٰى عَنْهُ.

۴۷۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان اس وقت تک رکی رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علاء بن عبدالرحمٰن یعقوب کے بیٹے اور حرقہ کے مولیٰ ہیں اور علاء تابعین میں سے ہیں انہوں نے انس بن مالک سے احادیث سنی ہیں جبکہ عبدالرحمٰن یعقوب یعنی علاء کے والد بھی تابعیؒ ہیں انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور یعقوب کبار تابعینؒ میں سے ہیں اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔

۴۷۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ وَالْعَنْبَرِيُّ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لاَ يَبِعْ فِيْ سُوْقِنَااِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۴۷۱: ہم سے روایت کی عباس بن عبدالعظیم عنبریؒ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی انہوں نے مالک بن انسؒ انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب، وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا ہمارے بازار میں کوئی شخص خرید وفروخت نہ کرے جب تک وہ دین میں خوب سمجھ بوجھ حاصل نہ کرلے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے متعلق ابواب

۳۴۷: بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۴۷: باب جمعہ کے دن کی فضیلت

۴۷۲: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سورج نکلنے والے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ۔ اسی دن آپ جنت میں داخل کیے گئے۔ اسی دن آپ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابولبابہؓ سلیمانؓ، ابوذرؓ، سعید بن عبادہؓ اور اوس بن اوسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۸: بَابُ فِى السَّاعَةِ الَّتِىْ تُرْجٰى فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِىُّ الْبَصْرِىُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ الْحَنَفِىُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ نَا مُوْسٰى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِىْ تُرْجٰى فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَيُقَالُ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَنْصَارِىُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ السَّاعَةَ الَّتِىْ تُرْجٰى

۳۴۸: جمعہ کے دن کی وہ ساعت جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے

۴۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مبارک گھڑی تلاش کرو جس کی جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ملنے کی امید ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۔محمد بن ابی حُمید ضعیف ہیں انہیں بعض علماء نے حافظے میں ضعیف کہا ہے انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابوابراہیم انصاری یہی ہیں جو منکر الحدیث ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ وہ گھڑی عصر سے غروب آفتاب تک ہے (یعنی قبولیت کی) امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحٰق

بَعْدَالْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ اَکْثَرُ الْحَدِیْثِ فِی السَّاعَةِ الَّتِیْ تُرْجٰی فِیْهَا اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ اَنَّهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَتُرْجٰی بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔

رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکثر احادیث میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے وہ عصر کی نماز کے بعد ہے اور یہ بھی امید ہے کہ وہ زوالِ آفتاب کے بعد ہو۔

۴۷۴: حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ الْبَغْدَادِیُّ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِیُّ کَثِیْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا یَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَّةُ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ حِیْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَی انْصِرَافٍ مِنْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَاَبِیْ ذَرٍّ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَبِیْ لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۴۷۴: روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابوعامر عقدی انہوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی انہوں نے اپنے باپ انہوں نے اپنے دادا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک وقت ایسا ہے کہ بندہ جب اللہ سے اس وقت میں سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کونسا وقت ہے۔ فرمایا نماز (جمعہ) کے لئے کھڑے ہونے سے فارغ ہونے تک۔ اس باب میں ابوموسیٰ، ابوذرؓ، سلمانؓ، عبداللہ بن سلامؓ، ابولبابہؓ اور سعد بن عبادہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عمرو بن عوف حسن غریب ہے۔

۴۷۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَامَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِیْهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَ فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یُصَلِّیْ فَیَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَکَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْکَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَیَّ قَالَ هِیَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَکَیْفَ تَکُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَتِلْکَ السَّاعَةُ لَا یُصَلّٰی فِیْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ

۴۷۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام دنوں میں بہترین دن کہ اس میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن (جنت) سے نکالے گئے۔ اس میں ایک وقت ایسا ہے کہ اگر اس میں مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہو پھر اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا کر دیتا ہے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلامؓ سے ملاقات کی تو ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا میں وہ گھڑی جانتا ہوں۔ میں نے کہا پھر مجھے بتائیے اور بخل سے کام نہ لیجئے۔ انہوں نے کہا عصر سے غروبِ آفتاب تک۔ میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالتِ نماز میں اور عصر کے بعد تو کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص کہیں نماز کے انتظار

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اَخْبِرْ نِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ لَا تَبْخَلْ بِهَا عَلَيَّ وَالضَّنِيْنُ الْبَخِيْلُ وَالظَّنِيْنُ الْمُتَّهَمُ.

میں بیٹھے گویا کہ وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں یہ تو فرمایا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا یہ بھی اسی طرح ہے اور اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور " اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ " کے معنی یہ ہیں کہ اس میں میرے ساتھ بخل نہ کرو۔ "اَلضَّنِيْنُ" بخیل کو اور "اَلظَّنِيْنُ" اسے کہتے ہیں کہ جس پر تہمت لگائی جائے۔

۳۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۳۴۹: باب جمعہ کے دن غسل کرنا

۴۷۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعُمَرَ وَجَابِرٍ وَالْبَرَآءِ وَعَآئِشَةَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا.

۴۷۶: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔ اس باب میں ابوسعید، عمر، جابر، براء، عائشہ اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث زہری سے بھی مروی ہے۔ وہ عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۴۷۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ اَبِيْهِ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اٰلُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يخطبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَآءَ وَما زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۴۷۷: ہم سے روایت کی حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد انہوں نے ابن شہاب انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں زہری کی سالم سے مروی حدیث جس میں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی ان کے والد سے روایت دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ زہری کے بعض دوست زہری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر کی اولاد میں سے کسی نے ابن عمرؓ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطابؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صحابیؓ داخل ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ کون سا وقت ہے (یعنی اتنی دیر کیوں لگائی) انہوں نے کہا میں نے اذان سنی اور صرف وضو کیا زیادہ دیر تو نہیں لگائی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی کہ غسل کی جگہ وضو کیا (یعنی دیر بھی

وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ.

کی اور غسل بھی نہیں کیا) جبکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کا حکم دیا ہے۔

۴۷۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوُ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۴۷۸: ہم سے بیان کی یہ حدیث محمد بن ابان نے عبدالرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر اور وہ زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی عبداللہ بن صالح انہوں نے لیث انہوں نے یونس اور انہوں نے زہری یہ حدیث روایت کی ہے اور مالک اس حدیث کو زہری سے اور وہ سالم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا عمرؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اور حدیث ذکر کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے روایت صحیح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ مالکؒ سے بھی اسی کی مثل حدیث روایت کی گئی ہے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۰: بَابُ فِيْ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۵۰: باب جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بارے میں

۴۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَاَبُوْ جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ حَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اَجْرُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَكِيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ امْرَاَتَهٗ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَعْنِيْ غَسَلَ رَاْسَهٗ وَاغْتَسَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَلْمَانَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ اسْمُهٗ شَرَاحِيْلُ بْنُ آدَةَ

۴۷۹: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کروایا اور مسجد جلدی گیا، امام کا ابتدائی خطبہ پایا اور امام کے نزدیک ہوا، خطبے کو سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس کو ہر ہر قدم پر ایک سال تک روزے رکھنے اور تہجد پڑھنے کا اجر دیا جاتا ہے۔ محمود نے اس حدیث میں کہا کہ وکیع نے کہا کہ اس نے غسل کیا اور اپنی بیوی کو غسل کروایا۔ ابن مبارکؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جس نے اپنے سر کو دھویا اور غسل کیا۔ اس باب میں ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابوذر، ابوسعید، ابن عمر اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ابوالاشعث کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

۳۵۱: بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَاسَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ نَاشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَاوَ نِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَاَوْا اَنْ يُجْزِئَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَاَوْا اَنْ يُجْزِئَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ حَدِيْثُ عُمَرَ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمَا اَنَّ اَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوْبِ لَا عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَمْ يَتْرُكْ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتّٰى يَرُدَّهُ وَيَقُوْلُ لَهُ ارْجِعْ فَاغْتَسِلْ وَلَمَا خَفِيَ عَلٰى عُثْمَانَ ذٰلِكَ مَعَ عِلْمِهِ وَلٰكِنْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ فَضْلٌ مِنْ غَيْرِ وُجُوْبٍ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ كَذٰلِكَ.

۴۸۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَابَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَاقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۱: باب جمعہ کے دن وضو کرنا

۴۸۰: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل زیادہ افضل ہے۔اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سمرہؓ کی حدیث حسن ہے۔حضرت قتادہ کے بعض ساتھی اسے قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ سمرہ سے روایت کرتے ہیں بعض حضرات نے اسے قتادہ سے انہوں نے حسن سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جمعہ کے دن غسل کیا جائے ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کی جگہ وضو بھی کیا جا سکتا ہے۔امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت عمرؓ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا ہے کہ وضو بھی کافی ہے تمہیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم دیا اور اگر یہ دونوں حضرات جانتے ہوتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل کا حکم وجوب کے لئے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ جاؤ اور غسل کرو۔پھر یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چھپا ہوا نہ ہوتا کیوں کہ وہ ہر حکم جانتے تھے لیکن اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے واجب نہیں ہے۔

۴۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کے لئے آیا اور امام سے نزدیک ہو کر بیٹھ پھر خطبہ سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہونے والے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور مزید تین دن کے گناہ بھی بخش دیے جائیں گے۔ اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہا اس نے لغو کام کیا (اس

کے لیے اس کا اجر نہیں ہے)۔

۳۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

۴۸۲: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۲: باب جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانا

۴۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا جس طرح جنابت سے (اچھی طرح) غسل کیا جاتا ہے اور اول وقت مسجد گیا۔ گویا اس نے اونٹ کی قربانی پیش کی۔ پھر جو شخص دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے گائے کی قربانی پیش کی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے سینگ والے دنبے کی قربانی پیش کی پھر جو چوتھی گھڑی میں گیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے اللہ کی راہ میں مرغی ذبح کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا وہ اس طرح ہے جیسے کہ اس نے اللہ کی راہ میں ایک انڈا خرچ کیا اور جب امام خطبہ پڑھنے کیلئے آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

۴۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي الْجَعْدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ اسْمِ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَهُ وَقَالَ لَا أَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

۳۵۳: باب بغیر عذر جمعہ ترک کرنا

۴۸۳: حضرت عبیدہ بن سفیان روایت کرتے ہیں ابوالجعد سے (یعنی ضمری جو محمد بن عمر کے قول کے مطابق صحابی بھی نہیں) ابوالجعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے نہ پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو ترمذیؒ کہتے ہیں ابوالجعد کی حدیث حسن ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے ابوالجعد ضمری کا نام پوچھا تو نہیں ان کا نام معلوم نہیں تھا انہوں کہا میں ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی روایت جانتا ہوں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو محمد بن عمرو کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۵۴: بابُ ماجاءَ مِنْ كَمْ يُؤتى اِلَى الْجُمُعَةِ

۴۸۴: حَدَّثَنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيَةَ قالاَ ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نااِسْرَائِيلُ عَنْ ثُوَيْرٍعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ قُبَآءٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَآءَ قَالَ اَبُوْ عِيْسى هٰذَا حَدِيْثٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ هٰذَاالْوَجْهِ وَلاَ يَصِحُّ فِيْ هٰذَاالْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَاآوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ تَجِبُ الْجُمُعَةُ اِلاَّ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْاعَلٰى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْاَحْمَدُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ اَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَامُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَغَضِبَ عَلَيَّ اَحْمَدُ

۳۵۴: باب کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو

۴۸۴: ثویر اہل قباء میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد (جو صحابی ہیں) سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قباء سے جمعہ میں حاضر ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی احادیث میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر واپس پہنچ سکے (یعنی جمعہ پڑھنے کے بعد) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ یہ معارک بن عباد کی عبداللہ بن سعید مقبری سے روایت ہے اور یحییٰ بن سعید قطان، عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔ اہل علم کا اس میں اختلاف ہے کہ جمعہ کس پر واجب ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک جمعہ اس کے لئے ضروری ہے جو رات کو گھر واپس آ سکے۔ بعض علماء کہتے ہیں جو اذان سنے اس پر واجب ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں نے احمد بن حسن سے سنا کہ ہم احمد بن حنبلؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو یہ مسئلہ چھڑ گیا کہ جمعہ کس پر واجب ہے لیکن امام احمد بن حنبلؒ نے اس کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے کہا کہ اس مسئلے میں حضرت ابوہریرہؓ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔ امام احمدؒ نے پوچھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ میں نے کہا ہاں ہم سے بیان کیا حجاج بن نصیر نے انہوں نے مبارک بن عباد انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جو رات ہونے سے پہلے اپنے گھر پہنچ جائے۔ احمد بن حسن کہتے ہیں، امام احمد بن حنبلؒ یہ سن کر غصے

وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَاِنَّمَا فَعَلَ بِهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا لِاَنَّهُ لَمْ يَعُدَّهٰذَا الْحَدِيْثَ شَيْئًا وَضَعَّفَهُ لِحَالِ اِسْنَادِهِ.

میں آگئے اور فرمایا اپنے رب سے استغفار کرو، امام احمدؒ نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ اسے حدیث نہیں سمجھتے تھے کیوں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۳۵۵: باب وقتِ جمعہ کے بارے میں

۴۸۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ.

۴۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

۴۸۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَكْوَعِ وَجَابِرٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَقْتَ الْجُمُعَةِ اِذَازَالَتِ الشَّمْسُ كَوَقْتِ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ اِذَا صُلِّيَتْ قَبْلَ الزَّوَالِ اَنَّهَا تَجُوْزُ اَيْضًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَاِنَّهُ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ اِعَادَةً.

۴۸۶: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن التیمی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں سلمہ بن اکوعؓ، جابرؓ اور زبیر بن عوامؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جمعہ کا وقت آفتاب کے ڈھل جانے پر ہوتا ہے جیسا کہ ظہر کی نماز کا وقت۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز آفتاب کے زوال سے پہلے پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھ لے تو اسے نماز کا لوٹانا (یعنی دوبارہ پڑھنا) ضروری نہیں۔

۳۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۳۵۶: باب منبر پر خطبہ پڑھنا

۴۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُوبْنُ عَلِيِّ الْفَلَّاسُ نَاعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى اَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَمُعَاذُ بْنُ

۴۸۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے تنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا تو کھجور کا تنا رونے لگا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اسے چمٹا لیا۔ پس وہ چپ ہو گیا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، جابرؓ، سہل بن سعدؓ، ابی بن کعبؓ، ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن غریب صحیح ہے اور معاذ بن علاء بصرہ کے رہنے والے ہیں جو ابوعمرو بن علاء

الْعلآءِ هُوَبَصْرِیٌّ اَخُوْاَبِیْ عمْرِ وبْنِ الْعَلآءِ.

کے بھائی ہیں۔

۳۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

۳۵۷: باب دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنا

۴۸۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَاخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَاعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَايَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ رَاهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يَفْصِلَ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوْسٍ.

۴۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دیتے اور بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے۔ راوی کہتے ہیں جیسا آج کل لوگ کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہم کی حدیث صحیح ہے اور علماء کے نزدیک یہی ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر ان میں فرق کردے۔

۳۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ

۳۵۸: باب خطبہ مختصر پڑھنا

۴۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌقَالاَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۸۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، آپ ﷺ کی نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ زیادہ طویل اور نہ زیادہ مختصر) اس باب میں عمار بن یاسرؓ اور ابن ابی اوفیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابر بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۳۵۹: باب منبر پر قرآن پڑھنا

۴۹۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِ وبْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُعَلَى الْمِنْبَرِ وَنَا دَوْايَا مَالِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدِ اخْتَارَهُ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَقْرَأَالْاِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ اٰيًامِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِذَا خَطَبَ الْاِمَامُ فَلَمْ يَقْرَأْفِيْ خُطْبَتِهٖ شَيْئًامِّنَ الْقُرْاٰنِ

۴۹۰: صفوان بن یعلیٰ ابن امیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "وَنَادَوْا يَا مَالِكُ" اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یعلیٰ بن امیہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے اور یہ ابن عیینہ کی حدیث ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت اسی پر عمل پیرا ہے کہ خطبہ میں قرآن کی آیت پڑھی جائیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر امام خطبہ دیتے ہوئے قرآن کی کوئی آیت نہ پڑھے تو خطبہ

اَعَادَ الْخُطْبَةَ

دوبارہ پڑھے۔

۳۶۰: بَابُ فِي اسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ اِذَا خَطَبَ

۴۹۱: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ مَنْصُوْرٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ عِنْدَاَصْحَابِنَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَسْتَحِبُّوْنَ اسْتِقْبَالَ الْاِمَامِ اِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔

۳۶۰: باب خطبہ دیتے وقت امام کی طرف منہ کرنا

۴۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے منبر پر تشریف لے جاتے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر دیتے تھے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث کو ہم محمد بن فضل بن عطیہ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ حدیثوں کو بھلا دینے والے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ امام کی طرف چہرہ کرنا مستحب ہے۔ یہ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔

۳۶۱: بَابُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ

۴۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ كَادُوْا لَيَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَ تُرُ

۳۶۱: باب امام کے خطبہ دیتے ہوئے آنے والا شخص دو رکعت پڑھے

۴۹۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور پڑھو۔ امام عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۳: حضرت عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو مروان خطبہ دے رہا تھا۔ انہوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اس پر محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آئے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے پھر جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم ان کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم

كِهِمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلاً جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اِذَا جَآءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَيَأْمُرُ بِهٖ وَكَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ يَرَاهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ ثِقَةً مَاْمُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا دَخَلَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ فَاِنَّهٗ يَجْلِسُ وَلاَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

کرے یہ لوگ تو آپ پر ٹوٹ پڑے تھے انہوں نے فرمایا میں انہیں (دو رکعتوں کو) رسول اللہ ﷺ سے دیکھ لینے کے بعد کبھی نہ چھوڑتا پھر واقع بیان کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک آدمی آیا میلی کچیلی صورت میں اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا (دو رکعتیں پڑھنے کا)۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ خطبہ دیتے رہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ اگر امام کے خطبہ کے دوران آتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی کا حکم دیتے تھے۔ ابو عبدالرحمٰن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر سے سنا کہ ابن عیینہ محمد بن عجلان ثقہ اور مامون فی الحدیث ہیں۔ اس باب میں جابرؓ، ابوہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعید خدریؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں جب امام کے خطبہ دیتے ہوئے داخل ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔ یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۴۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْعَلاَءُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ اِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اِتِّبَاعًا لِلْحَدِيْثِ وَهُوَ رَوٰى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۴۹۴: قتیبہ علاء بن خالد قریشی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن بصری کو دیکھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو امام خطبہ پڑھ رہا تھا انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر بیٹھے۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) حضرت حسن نے حدیث کی پیروی میں ایسا کیا اور وہ خود حضرت جابرؓ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۳۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْكَلاَمِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

۳۶۲: باب جب امام خطبہ پڑھتا ہو تو کلام مکروہ ہے

۴۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَفِي الْبَابِ

۴۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر امام خطبہ دے رہا ہو تو اس دوران اگر کسی نے کہا کہ چپ رہو تو اس نے لغو بات کی۔ اس باب میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ

عن انس ابن ابی اوفی وجابر بن عبد اللہ قال ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علیہ اہل العلم کرھوا للرجل ان یتکلم والامام یخطب فقالوا ان تکلم غیرہ قال لا ینکر علیہ الا بالاشارۃ واختلفوا فی رد السلام و تشمیت العاطس فرخص بعض اہل العلم فی رد السلام و تشمیت العاطس والامام یخطب وھو قول احمد واسحق وکرہ بعض اہل العلم من التابعین و غیرھم ذلک وھو قول الشافعی۔

عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران بات کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی دوسرا بات کرے تو اسے بھی اشارے سے منع کرے۔ لیکن سلام کا جواب دینے اور چھینک کا جواب دینے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم دونوں کی اجازت دیتے ہیں جن میں امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی شامل ہیں جبکہ بعض علماء تابعینؒ وغیرہ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۳: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۶۳: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے

۴۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّتَخَطَّى الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رِقَابَ النَّاسِ وَشَدَّدُوْا فِي ذٰلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

۴۹۶: سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جاتا ہے اسے جہنم پر جانے کے لئے پل بنایا جائے گا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں سہل بن معاذ بن انس جہنی کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو رشدین بن سعد کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے۔ اس مسئلہ میں علماء نے شدت اختیار کی ہے۔ بعض علماء رشدین بن سعد کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۳۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

۳۶۴: باب امام کے خطبہ کے دوران احتباء مکروہ ہے

۴۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَا نَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلٍ

۴۹۷: سہل بن معاذ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ[1] سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے

[1] حبوہ احتباء کو کہتے ہیں اور احتباء دونوں گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر اوپر کی طرف کرنا اور کولہوں پر بیٹھ کر کمر اور ٹانگوں کو کسی کپڑے سے باندھ دینے یا دونوں ہاتھوں سے پکڑ لینے کو کہتے ہیں۔ اور اگر اسی طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے تو اسے اقعاء کہتے ہیں۔

بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهُ عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَبْوَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَيَانِ بِالْحَبْوَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ بَاْسًا.

ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت جمعہ کے خطبے کے دوران حبوہ کو مکروہ سمجھتی ہے۔ جبکہ بعض حضرات جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی شامل ہیں نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ خطبے کے دوران اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۶۵ : بَاب مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

۳۶۵: باب منبر پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۴۹۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۸: احمد بن منیع ہشیم سے اور وہ حصین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے بشر بن مروان کے خطبہ دیتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر یہ سنا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے اور ننگے ہاتھوں کو خراب کرے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے زیادہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہشیم نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَذَانِ الْجُمُعَةِ

۳۶۶: باب جمعہ کی اذان

۴۹۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدِ الْخَيَّاطُ عَنْ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۹: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں (جمعہ کی) اذان امام کے نکلنے پر ہوا کرتی تھی پھر نماز کی اقامت ہوتی اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زیادہ ہوئی تیسری اذان زیادہ ہوئی (یعنی بشمول تکبیر کے) زوراء[۱] پر۔

۳۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

۳۶۷: باب امام کا منبر سے اترنے کے بعد بات کرنا

۵۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ

۵۰۰ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم

[۱] زوراء مدینہ کے بازار میں ایک دیوار ہے جس پر کھڑے ہوکر مؤذن اذان دیتے تھے۔

الطَّيَالِسِيُّ نا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنبَرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَرِيْرِبْنِ حَازِمٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَ هِمَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِیَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَازَالَ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيْثُ هُوَ هٰذَا وَ جَرِيْرُبْنُ حَازِمٍ رُبَمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوْقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهِمَ جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ فِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يُرْوٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ فَوَهِمَ جَرِيْرٌ فَظَنَّ اَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

ﷺ منبر سے اترتے تو بوقت ضرورت بات کر لیتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم جریر بن حازم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ جریر بن حازم کو اس حدیث میں وہم ہو گیا ہے اور صحیح ثابت کی حضرت انسؓ سے مروی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (ایک مرتبہ) اقامت کہی جانے کے بعد ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ بعض لوگ اونگھنے لگے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث تو یہ ہے جبکہ جریر بن حازم کبھی کبھی وہم کر جاتے ہیں اگرچہ وہ صدوق ہیں ۔ امام بخاریؒ ہی کہتے ہیں کہ جریر بن حازم کو ثابت کی انسؓ سے مروی اس حدیث میں بھی وہم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اقامت ہو جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ حماد بن زید سے مروی ہے کہ وہ ثابت بنانی کے پاس تھے تو حجاج صواف نے یحییٰ بن ابو کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو، اس پر جریر وہم میں مبتلا ہو گئے انہیں یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث ثابت نے انسؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۵۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک شخص آپ ﷺ سے باتیں کر رہا تھا اور وہ قبلے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا تھا۔ وہ باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے بعض حضرات کو نبی اکرم ﷺ کے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے اونگھتے ہوئے دیکھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ

۳۶۸: باب جمعہ کی نماز میں قراءت

فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۵۰۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَاهُرَیْرَةَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ فَصَلّٰی بِنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَ فِی السَّجْدَةِ الثَّانِیَةِ اِذَاجَآءَ کَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَکْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ تَقْرَأُ بِسُوْرَتَیْنِ کَانَ عَلِیٌّ یَقْرَأُ بِهِمَا بِالْکُوْفَةِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقْرَأُ بِهِمَا وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ.

کے بارے میں

۵۰۲: حضرت عبیداللہ بن ابی رافعؓ (رسول اللہ ﷺ کے مولی) سے روایت کہ مروان حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کر کے مکہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں ''سورۃ الجمعہ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۃ المنفقون'' پڑھی۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے ملاقات کی اوران سے کہا کہ آپؓ نے یہ دونوں سورتیں اس لئے پڑھیں کہ حضرت علیؓ کوفہ میں یہی پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ نعمان بن بشیرؓ اور ابو عنبسہ خولانیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز میں ''سورۃ الاعلیٰ'' اور ''سورۃ الغاشیۃ'' پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَا یُقْرَأُ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِیْکٌ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ مُسْلِمِ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقْرَأُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُخَوَّلٍ

۳۶۹: باب جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے

۵۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ السجدہ (الم تنزیل) اور سورۃ الدھر (وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ) پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسے سفیان ثوریؒ اور کئی حضرات نے مخول سے روایت کیا ہے۔

۳۷۰: بَابُ فِی الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَ هَا

۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ

۳۷۰: باب جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

۵۰۴: سالم اپنے والد اور وہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ بِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ.

تھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۵: نافع، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ (کی نماز) کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ اَمَرَ اَنْ يُصَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا وَذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِسْحٰقُ اِنْ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَاِنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَ حَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

۵۰۷: روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں ثابت تر سمجھتے تھے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اگر جمعہ سے پہلے مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت اور اگر گھر پر پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور دلیل لائے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ہی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھتے

اللہ علیہ و سلم صلی فی المسجد بعد الجمعۃ رکعتین و صلی بعد الرکعتین اربعا۔

تھے اور پھر ابن عمرؓ نے نبی ﷺ کے بعد جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں دو رکعت اور پھر چار رکعت نماز پڑھی۔

۵۰۸: حدثنا بذلک ابن عمر نا سفیان عن ابن جریج عن عطآء قال رایت ابن عمر صلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم صلی بعد ذلک اربعا حدثنا سعید بن عبدالرحمن المخزومی نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار قال ما رایت احدا انص للحدیث من الزھری و ما رایت احدا الدراھم اھون عندہ منہ ان کانت الدراھم عندہ بمنزلۃ البعر قال ابو عیسی سمعت ابن ابی عمر یقول سمعت سفیان بن عیینۃ یقول کان عمرو بن دینار اسن من الزھری۔

۵۰۸: ہم سے یہ بات بیان کی ابن عمرؓ نے ان سے سفیان نے ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ سعید بن عبد الرحمن مخزومی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا میں نے زہری سے بہتر حدیث بیان کرنے والا نہیں دیکھا اور نہ ہی دولت کو ان سے زیادہ حقیر جاننے والا دیکھا اور ان کے نزدیک دراہم اونٹ کی مینگنی کے برابر حیثیت رکھتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے بحوالہ سفیان بن عیینہ سنا کہ سفیان کہا کرتے تھے کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

فائدہ: قارئین نے جمعہ کے بعد کی سنتوں کی رکعتوں کے متعلق پڑھا ترمذی شریف کے علاوہ اور کتب احادیث کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ دو، چار اور چھ رکعت ثابت ہیں احناف نے چھ رکعت پڑھنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔

۳۷۱: باب فیمن یدرک من الجمعۃ رکعۃ

۳۷۱: باب جو جمعہ کی ایک رکعت کو پاسکے

۵۰۹: حدثنا نصر بن علی و سعید بن عبدالرحمن وغیر واحد قالوا ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال من ادرک من الصلوۃ رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح و العمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ و سلم وغیرھم قالوا من ادرک رکعۃ من الجمعۃ صلی الیھا اخری و من ادرکھم جلوسا صلی اربعا و بہ یقول سفیان الثوری و ابن المبارک و الشافعی و احمد و اسحق۔

۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی۔ اس نے تمام نماز کو پالیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک رکعت ملی تو دوسری کو اس کے ساتھ ملا لے اور اگر امام قعدہ کی حالت میں پہنچے تو چار رکعت پڑھے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ، اور اسحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ: احناف کا مختلف احادیث کو دیکھنے کے بعد یہ مسلک ہے کہ جو آدمی جمعہ کی نماز میں تشہد میں مل گیا اسے جمعہ مل گیا۔ لیکن ایسا کرنا یا معمولاً تاخیر سے جانا گناہ ہے اوّل وقت مسجد میں جانا چاہئے اور امام کا عربی خطبہ پورا سننا چاہئے اور برصغیر

میں عربی خطبہ سے پہلے اردو میں تقریر ہوتی ہے گواب علماء اس کو اختلافی مسائل کی نذر کر دیتے ہیں یہ غلط ہے۔ اصلاح معاشرہ تعمیر سیرت اور اتباع سنت نبوی ﷺ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر وعظ ہونا چاہیے۔ ہمارے ہاں چونکہ لوگ نماز روزے زکوٰۃ کے متعلق کم جانتے ہیں اور جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو غلط پڑھتے ہیں پہلے اس کی اصلاح ہونی چاہیے اور اس کے لئے اوّل وقت جا کر وعظ سننا چاہئے۔ لیکن ہمارے ہاں علماء اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہیں لہٰذا عوام گھر سے خطبے کے وقت چلتے ہیں۔ علماء اور سامعین دونوں کا وطیرہ غلط ہے۔ خطبے کو مثبت سوچ وفکر کو پروان چڑھانے کے لئے ہونا چاہئے۔

۳۷۲: بَابُ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۲: باب جمعہ کے دن قیلولہ

۵۱۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھانا بھی جمعہ کے بعد کھاتے اور قیلولہ بھی جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

۳۷۳: بَابُ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ

۵۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۳: باب جو اونگھے جمعہ میں تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے

۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ مَا

۳۷۴: باب جمعہ کے دن سفر کرنا

۵۱۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ عبداللہ بن رواحہؓ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور اتفاق سے وہ دن جمعے کا تھا۔ ان کے ساتھی صبح روانہ ہو گئے عبداللہؓ نے کہا میں پیچھے رہ جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھ سکوں پھر ان سے جا ملوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو پوچھا تمہارے ساتھیوں کے ساتھ جانے سے کس چیز نے منع

مَنَعَکَ اَنْ تَغْدُ وَمَعَ اَصْحَابِکَ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَکَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ مَا اَدْرَکْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ یَسْمَعِ الْحَکَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَحَادِیْثَ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَلَیْسَ هٰذَا الْحَدِیْثُ لَمْ یَسْمَعْهُ الْحَکَمُ مِنْ مِقْسَمٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی السَّفَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ یَرَ بَعْضُهُمْ بَاْسًا بِاَنْ یَخْرُجَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِی السَّفَرِ مَالَمْ تَحْضُرِ الصَّلٰوةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَلَا یَخْرُجُ حَتّٰی یُصَلِّی الْجُمُعَةَ.

کیا؟ انہوں نے عرض کیا۔ میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ لوں اور پھران سے جاملوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جو کچھ زمین میں ہے اتنا مال صدقہ بھی کر دو تو ان کے سویرے چلنے کی فضیلت تک نہیں پہنچ سکتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ہم نہیں جانتے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے انہیں گنا۔ یہ حدیث ان پانچ میں نہیں گویا کہ یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سنی۔ جمعہ کے دن سفر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کہتے کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر صبح ہو جائے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر سفر کے لئے روانہ ہو۔

۳۷۵: بَابُ فِی السِّوَاکِ وَالطِّیْبِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۷۵: باب جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

۵۱۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ الْکُوْفِیُّ نَا اَبُوْ یَحْیٰی اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یَغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْیَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِیْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَالْمَآءُ لَهٗ طِیْبٌ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ شَیْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ.

۵۱۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک گھر کی خوشبو لگائے (یعنی گھر پر موجود خوشبو لگائے) اور اگر نہ ہو تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شیخ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۱۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ زِیَادٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ الْبَرَآءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرِوَایَةُ هُشَیْمٍ اَحْسَنُ مِنْ رِوَایَةِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ.

۵۱۴: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابی زید نے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں براء کی حدیث حسن ہے اور ہشیم کی روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی سے بہتر ہے۔ اسماعیل بن براہیم تیمی حدیث میں ضعیف ہیں۔

خلاصۃ الباب: جمعہ میم کی پیش یا سکون دونوں کے ساتھ درست ہے زمانہ جاہلیت میں یوم العروبہ (رحمت) کا دن کہتے تھے۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عرفہ کا دن افضل ہے جمہور علماء جمعہ کے دن کو افضل مانتے ہیں اس اختلاف کا ثمرہ نتیجہ اس وقت ظاہر ہوگا جب ایک شخص نے نذر مانی کہ سال میں افضل دن روزہ رکھوں گا تو جمہور کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے نذر پوری ہو جائے گی' (۲) قبولیت کی ساعت میں علماء کا اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مخصوص ہے' البتہ جمہور اس کے قائل ہیں کہ قیامت تک یہ ساعت باقی ہے پھر اس کی تعیین کے بارے میں شدید اختلاف ہے۔ امام ترمذیؒ نے دو قول ذکر کئے ہیں اس لئے عصر سے مغرب تک تو دعا وذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہئے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکان دعا ہو اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (۳) جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے (۴) یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دور رہتے ہوں ان کو کتنی دور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لئے آنا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جو شخص شہر سے اتنا دور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لئے آکر رات سے پہلے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اس پر جمعہ واجب ہے مسئلہ دیہات میں جمعہ کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی صحت کے لئے مصر (یا قریہ کبیرہ) شرط ہے اور دیہات میں جمعہ جائز نہیں ان کی دلیل صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی معروف روایت ہے کہ لوگ اپنے اپنے مقامات اور بستیوں سے باریں مقرر کر کے جمعہ میں شریک ہونے کے لئے مدینہ طیبہ آیا کرتے تھے اگر چھوٹی بستیوں میں جمعہ جائز ہوتو ان کو جمعہ کے لئے باریاں مقرر کر کے مدینے آنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ ''عوالی'' ہی میں جمعہ قائم کر سکتے تھے۔ (۵) یعنی نماز کو طویل کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا آدمی کی فقاہت (دینی سمجھ) کی علامت ہے (۶) شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک خطبہ کے دوران آنے والا تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں جمہور صحابہ وتابعین کا یہی مسلک ہے اس لئے کہ علامہ نووی شافعیؒ کے اعتراف کے مطابق حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ خطیب کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ (۷) احتباء عام حالات میں بالاتفاق جائز ہے لیکن خطبہ جمعہ کے وقت مذکورہ حدیث ۴۹۷ باب سے اس کی کراہت معلوم ہوتی ہے مگر ابوداؤد ج:۱۔ص:۱۵۵۰ باب الاحتباء وغیرہ کی صحیح روایات سے ثابت ہے کہ صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت احتباء جمعہ کے دن بھی مکروہ نہیں سمجھتی تھی۔ امام طحاویؒ نے دونوں حدیثوں میں تطبیق کی ہے کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد انسان احتباء کرے اگر پہلے سے احتباء کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ جن صحابہؓ سے احتباء منقول ہے وہ خطبہ سے پہلے ہی احتباء کرتے تھے۔ (۸) امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک خطبہ کی ابتداء سے نماز کے اختتام تک کوئی سلام وکلام جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب ضعیف ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ نماز عشاء کا تھا راوی کو وہم ہو گیا او اسے نماز جمعہ کا واقعہ قرار دے دیا۔

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کے ابواب

۳۷۶: بَابُ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۵۱۵: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَاَنْ تَاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَاَنْ لَا يَرْكَبَ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

۳۷۶: باب عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

۵۱۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز عید کے لئے پیدل چلنا اور گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ عید کی نماز کے لئے پیدل نکلنا مستحب ہے اور بغیر عذر کے کسی (سواری) پر سوار نہ ہو۔

۳۷۷: بَابُ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۵۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيُقَالُ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ.

۳۷۷: باب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا

۵۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے اور پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ عید کی نماز سے پہلے خطبہ دینے والا پہلا شخص مروان بن حکم تھا۔

فائدہ: آج کل عید سے پہلے برصغیر میں اردو میں تقریر کی جاتی ہے اس کا منشاء بھی یہی ہوتا ہے کہ جو لوگ سال میں عید ہی پڑھتے ہیں ان کو مسائل کا علم ہو سکے ورنہ لوگ نہ تو مسائل پڑھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں اس لئے علماء جمعہ کو عربی خطبہ سے قبل اور عید کو نماز سے قبل تقریر (وعظ) کرتے ہیں لیکن جیسے کہ گزرا اس کا منشاء رسول اللہ ﷺ کے احکام پہنچانا، سنانا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہونا چاہئے تو صحیح ہے ورنہ اگر تشتت وافتراق کی باتیں کرنا ہو تو اس سے بہتر ہے کہ نہ جمعہ سے پہلے تقریر ہو ورنہ عید سے۔

۳۷۸: بَابُ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

۵۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

۳۷۸: باب عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی

۵۱۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

حرْب عنْ جابر بْن سمُرة قال صلّيْتُ مع النَّبيّ صلّى اللهُ عليْه و سلّم غير مرَّةٍ ولا مرّتيْن بغيْرِ اذانٍ ولا اقامةٍ وفِي الْباب عنْ جابر بْنِ عبْدِالله و ابْنِ عبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسى وَحدِيْثُ جَابِرِبْنِ سمُرَة حَدِيْثٌ حَسنٌ صَحِيحٌ وَالْعَملُ عَليْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْم مِنْ اَصْحابِ النَّبيِّ صلّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وغيْرِ هِمْ انْ لَّا يُؤذّنَ لِصَلوةِ الْعِيْدَيْنِ وَلاَ لِشَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ.

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز کئی مرتبہ بغیر اذان اور تکبیر کے پڑھی۔ اس باب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عیدین یا کسی نفل نماز کے لئے اذان نہ دی جائے۔

۳۷۹. بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۳۷۹: باب عیدین کی نماز میں قراءت

۵۱۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ وَ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ هٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَاَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرِّوَايَةِ فَيُرْوٰى عَنْهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَلاَ نَعْرِفُ لِحَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ رِوَايَةً عَنْ اَبِيْهِ وَحَبِيْبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَرَوٰى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَحَادِيْثَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوَرِوَايَةِ هٰؤُلاَءِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلوةِ الْعِيْدَيْنِ بِقَافْ وَ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ

۵۱۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" اور "وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے اور کبھی عید جمعہ کے دن ہوتی تو بھی یہی دونوں سورتیں (جمعہ اور عید) دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ اس باب میں ابوواقدؓ، سمرہ بن جندبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں نعمان بن بشیرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح سفیان ثوری اور مسعر بن ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابوعوانہ کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کے متعلق اختلاف ہے۔ کوئی ان سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر روایت کرتا ہے وہ اپنے والد وہ حبیب بن سالم وہ اپنے والد اور وہ نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں جبکہ حبیب بن سالم کی ان کے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ یہ نعمان بن بشیر کے مولیٰ ہیں اور ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ابن عیینہ سے مروی کہ وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ان حضرات کی روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں سورۃ "ق" اور "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ" پڑھتے تھے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۱۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَاوَاقِدِ اللَّيْثِيَّ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ بِهٖ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافْ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۱۹. عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحی میں کیا پڑھتے تھے۔ ابوواقد نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ'' اور ''اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ'' پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ اَبُوْ وَاقِدِاللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

۵۲۰: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے زمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۳۸۰: بَابُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۳۸۰: باب عیدین کی تکبیرات

۵۲۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّآءُ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًاقَبْلَ الْقِرَاْةِ وَ فِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَدِّ كَثِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَوْفِ الْمُزَنِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ نَحْوَهٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَهُوَقَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي التَّكْبِيْرَاتِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَأُ بِالْقِرَاْةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًامَعَ تَكْبِيْرَةِ الرُّكُوْعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

۵۲۱: کثیر بن عبداللہ نے اپنے والد اور وہ انکے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کثیر کے دادا کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث میں احسن ہے۔ کثیر کے دادا کا نام عمرو بن عوف مزنی ہے۔ اسی پر بعض اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔ اسی حدیث کی مانند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مدینہ میں اسی طرح امامت کی۔ یہی قول اہل مدینہ، شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عید کی نماز میں نو (۹) تکبیریں کہیں۔ پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع کی تکبیر کے ساتھ۔ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے یہ

وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

اہل کوفہ اور سفیان ثوریؒ کا قول ہے۔

فائدہ اس باب میں کثیر بن عبداللہ نہایت ضعیف ہیں۔ اس باب کا مدار کثیر بن عبداللہ ہی ہیں۔ امام ترمذیؒ کی اس حدیث کی تحسین پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا ہے۔ احناف کے نزدیک عیدین میں صرف چھ زائد تکبیرات ہیں تین تکبیریں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ ان کا استدلال سنن ابوداؤد میں مکحول کی روایت سے ہے کہ سعید بن عاصؒ نے ابوموسیٰ اشعریؓ اور حذیفہ بن یمانؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں کس طرح تکبیرات کہتے تھے (یعنی کتنی)؟ ابوموسیٰؓ نے فرمایا چار تکبیریں جیسے کہ جنازہ میں اس پر حذیفہؓ نے ان کی تصدیق فرمائی۔ اس حدیث میں چار تکبیروں کا ذکر ہے ان میں سے ایک تکبیر تحریمہ اور تین زائد تکبیریں ہیں۔ (مترجم)

۳۸۱: بَابُ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَلَا بَعْدَهُمَا

۵۲۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رَاٰى طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَقَبْلَهَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۳۸۱: باب عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں

۵۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن گھر سے نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں (یعنی عید کی نماز) نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔ امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے اہل علم ایک جماعت عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنے کی قائل ہے لیکن پہلا قول اصح ہے۔

۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ عید کے لئے گھر سے نکلے اور عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف یہ احادیث اس بارے میں بہت واضح ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ جب کیا وہی کرنا سنت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کے بعد سورج نکلنے پر نفل پڑھتے لیکن عیدین میں کبھی نفل نہیں پڑھے اسی کو بدعت کہتے ہیں کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کر لینا اور اس کو لازم قرار دے لینا اور پھر کہنا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ حرج یہی ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے۔

۳۸۲: بَابُ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الْعِیْدَیْنِ

۵۲۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاھُشَیْمٌ نَامَنْصُوْرٌ وَھُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخْرِجُ الْاَبْکَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضَ فِی الْعِیْدَیْنِ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَیَشْھَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَتْ اِحْدَاھُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَھَاجِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْھَا اُخْتُھَا مِنْ جِلْبَابِھَا۔

۵۲۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاھُشَیْمٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ بِنَحْوِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اُمِّ عَطِیَّةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ ذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْعِیْدَیْنِ وَکَرِھَهٗ بَعْضُھُمْ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّهٗ قَالَ اَکْرَهُ الْیَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ فِی الْعِیْدَیْنِ فَاِنْ اَبَتِ الْمَرْاَةُ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ فَلْیَاْذَنْ لَھَا زَوْجُھَا اَنْ تَخْرُجَ فِیْ اَطْمَارِھَا وَلَا تَتَزَیَّنْ فَاِنْ اَبَتْ اَنْ تَخْرُجَ کَذٰلِکَ فَلِلزَّوْجِ اَنْ یَّمْنَعَھَا عَنِ الْخُرُوْجِ وَیُرْوٰی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَھُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَیُرْوٰی عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ اَنَّهٗ کَرِهَ الْیَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ اِلَی الْعِیْدِ۔

۳۸۲: باب عیدین کے لئے عورتوں کا نکلنا

۵۲۴: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کے لئے کنواری لڑکیوں، جوان و پردہ دار و رحائضہ عورتوں کو نکلنے کا حکم دیتے تھے۔ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے باہر رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی بہن اسے اپنی چادر (ادھار) دیدے۔

۵۲۵: ہم سے بیان کیا احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے اسی کی مثل۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں حدیث ام عطیہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کو عیدین کے لئے جانے کی اجازت دیتے ہیں اور بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ ابن مبارک سے مروی ہے انہوں نے کہا آج کل میں عورتوں کا گھر سے نکلنا مکروہ سمجھتا ہوں لیکن اگر وہ نہ مانے تو اس کا شوہر اسے میلے کچیلے کپڑوں میں بغیر زینت کے نکلنے کی اجازت دے دے اور اگر زینت کرے تو اس کے شوہر کو اسے نکلنے سے منع کر دینا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں" اگر رسول ﷺ عورتوں کی ان چیزوں کو دیکھتے جو انہوں نے نئی نکالی ہیں تو انہیں مسجد میں جانے سے منع فرمادیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا" سفیان ثوری سے بھی یہی مروی ہے کہ وہ عورتوں کا عیدین کے لئے نکلنا مکروہ سمجھتے تھے۔

خلاصۃ الباب: عہد نبوی میں عورتیں عید کے لئے نکلتی تھیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ ابتداء اسلام میں دشمنانِ اسلام کی نظروں میں مسلمانوں کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے تھا یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اس وقت امن کا دور دورہ تھا اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہٰذا اجازت نہ ہونی چاہیے۔

۳۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی

۳۸۳: باب نبی اکرم ﷺ

اللّٰہُ عَلَیْہِ و سَلَّمَ اِلَی الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ وَرُجُوْعِہٖ مِنْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ

۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلَی الْکُوْفِیُّ وَاَبُوْ زُرْعَۃَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَیْحِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ رَجَعَ فِیْ غَیْرِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوٰی اَبُوْ تُمَیْلَۃَ وَ یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ فُلَیْحِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اِذَا خَرَجَ فِیْ طَرِیْقٍ اَنْ یَرْجِعَ فِیْ غَیْرِہٖ اتِّبَاعًا ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَھُوَقَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَحَدِیْثُ جَابِرٍ کَاَنَّہٗ اَصَحُّ.

عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے آنا

۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اسے ابوتمیلہ اور یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان سے وہ سعید بن حارث سے اور وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے عید کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا مستحب ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ گویا کہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۸۴: بَابُ فِی الْاَکْلِ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

۵۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ بُرَیْدَۃَ بْنِ حُصَیْبٍ الْاَسْلَمِیِّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُتْبَۃَ غَیْرَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا یَخْرُجَ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ شَیْئًا وَ یُسْتَحَبُّ لَہٗ اَنْ یُفْطِرَ عَلَی التَّمْرِ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ

۳۸۴: باب عیدالفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے

۵۲۷: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عیدالفطر کے لئے اس وقت تک نہ جاتے جب تک کچھ کھا نہ لیتے جب کہ عیدالاضحی میں اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ اس باب میں علیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں بریدہ بن حصیب اسلمیؓ کی حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں میں ثواب بن عتبہ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عیدالفطر کے دن نماز سے پہلے کچھ کھالینا چاہیے اور کھجور کا کھانا مستحب ہے۔ عیدالاضحی میں نماز سے پہلے کچھ نہ

الاضحی حتی یرجع.

کھانا مستحب ہے۔

٥٢٨. حدثنا قتیبة نا هشیم عن محمد بن اسحق عن حفص بن عبیدالله بن انس عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یفطر علی تمرات یوم الفطر قبل ان یخرج الی المصلی قال ابوعیسی هذا حدیث حسن غریب.

٥٢٨ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ السَّفَر

سفر کے ابواب

۳۸۵: بَابُ التَّقْصِيْرِ فِي السَّفَرِ

۵۲۹: حَدَّثَنا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُاللهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ سُرَاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَبَعْدَهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ وَالْعَمَلُ عَلٰى مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اِلَّا اَنَّ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ التَّقْصِيْرُ رُخْصَةٌ لَهُ فِي السَّفَرِ فَاِنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ اَجْزَاَ عَنْهُ

۳۸۵: باب سفر میں قصر نماز پڑھنا

۵۲۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کرم علیہ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ سفر کیا۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کی دو، دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھتے۔ عبداللہؓ فرماتے ہیں اگر میں ان سے پہلے یا بعد میں بھی کچھ پڑھنا چاہتا تو فرض ہی کو مکمل کر لیتا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، انسؓ، عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم سے یحییٰ بن سلیم کی روایت کے علاوہ کچھ نہیں جانتے وہ اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے وہ آل سراقہ کے ایک شخص سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عطیہ عوفی، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم علیہ سفر کے دوران نماز سے پہلے اور بعد نفل نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ علیہ سفر میں قصر نماز پڑھتے۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ بھی اپنے دور خلافت کے اوائل میں قصر ہی پڑھتے۔ اکثر علماء اور صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی تھیں لیکن آپ علیہ اور صحابہ کرامؓ سے مروی حدیث پر ہی عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے مگر امام شافعیؒ قصر کو سفر میں اجازت پر محمول کرتے ہیں۔ یعنی اگر وہ نماز پوری پڑھے تو بھی جائز ہے۔

۵۳۰ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا علیّ بن زید بن جدعان عن ابی نضرة قال سئل عمران بن حصین عن صلوة المسافر فقال حججت مع رسول الله صلّی الله علیه و سلّم وحججت مع ابی بکر فصلّی رکعتین ومع عمر فصلّی رکعتین ومع عثمان ستّ سنین من خلافته او ثمان سنین فصلّی رکعتین قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح.

۵۳۰ حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ سے مسافر کی نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ تو انہوں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر حضرت عثمانؓ کے ساتھ آپ کے دور خلافت میں سات یا آٹھ سال حج کیا آپؓ نے بھی دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۱ حدثنا قتیبة نا سفیان بن عیینة عن محمد بن المنکدر وابراهیم بن میسرة انّهما سمعا انس بن مالک قال صلّینا مع النبیّ صلّی الله علیه و سلّم الظهر بالمدینة اربعا و بذی الحلیفة العصر رکعتین هذا حدیث صحیح

۵۳۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت اور پھر ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۳۲ حدثنا قتیبة نا هشیم عن منصور بن زاذان عن ابن سیرین عن ابن عباس انّ النبی صلّی الله علیه و سلّم خرج من المدینة الی مکة لا یخاف الّا ربّ العلمین فصلّی رکعتین قال ابو عیسی هذا حدیث صحیح

۵۳۲ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کو رب العالمین کے علاوہ کسی کا خوف نہ تھا اور راستے میں آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۲: باب ما جاء فی کم تقصر الصلوة

۳۸۲ باب کہ کتنی مدت تک نماز میں قصر کی جائے

۵۳۳ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا یحیی بن ابی اسحق الحضرمیّ نا انس بن مالک قال خرجنا مع النبیّ صلّی الله علیه و سلّم من المدینة الی مکة فصلّی رکعتین قال قلت لانس کم اقام رسول الله صلّی الله علیه و سلّم بمکة قال عشرا و فی الباب عن ابن عباس وجابر قال ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح و قد روی عن ابن عباس عن النبیّ صلّی الله علیه و سلّم انّه کان اقام فی بعض اسفاره تسع عشرة یصلّی رکعتین قال ابن عباس

۵۳۳ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں (قصر) پڑھیں۔ راوی نے انسؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کتنے دن مکہ میں قیام کیا انہوں نے فرمایا دس دن۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہیں کہ آپ ﷺ نے بعض اسفار میں انیس (۱۹) دن تک قیام کیا اور دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے چنانچہ اگر ہمارا قیام انیس دن یا اس سے کم مدت کا ہوتا تو ہم بھی

فَنَحْنُ اِذَا اَقَمْنَا مَابَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ زِدْنَا عَلٰى ذٰلِكَ اَتْمَمْنَا الصَّلٰوةَ وَرُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَرُوِىَ عَنْهُ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ وَرُوِىَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَقَامَ اَرْبَعًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَرُوِىَ ذٰلِكَ عَنْهُ قَتَادَةُ وَعَطَآءٌ الْخُرَاسَانِيُّ وَرُوِىَ عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ خِلَافَ هٰذَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدُ فِىْ ذٰلِكَ فَاَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ فَذَهَبُوْا اِلٰى تَوْقِيْتِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالُوْا اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ اَرْبَعٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَ اَمَّا اِسْحَاقُ فَرَاٰى اَقْوَى الْمَذَاهِبِ فِيْهِ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِاَنَّهُ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ تَاَوَّلَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَقْصُرَ مَالَمْ يُجْمِعْ اِقَامَةً وَاِنْ اَتٰى عَلَيْهِ سِنُوْنَ.

قصر ہی پڑھتے اور اگر اس سے زیادہ رہتے تو پوری نماز پڑھتے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جو دس دن قیام کرے وہ پوری نماز پڑھے، ابن عمرؓ پندرہ دن اور دوسری روایت میں بارہ دن قیام کرنے والے کے متعلق پوری نماز کا حکم دیتے تھے۔ قتادہ اور عطاء خراسانی، سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص چار دن تک قیام کرے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ داؤد بن ابی ہندان سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) پندرہ دن تک قصر کا مسلک اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پندرہ دن قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے۔ امام اوزاعیؒ بارہ دن قیام کی نیت پر پوری نماز پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور احمدؒ کا یہ قول ہے کہ اگر چار دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں قوی ترین مذہب ابن عباسؓ کی حدیث کا ہے کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے آپ ﷺ کے بعد بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ اگر انیس دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے پھر اس پر علماء کا اجماع ہے کہ اگر رہنے کی مدت متعین نہ ہو تو قصر ہی پڑھنی چاہیے اگر سال گزر جائیں (یعنی اس کا ارادہ اور نیت نہ ہو کہ اتنے دن قیام کرے گا)۔

۵۳۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّىْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

۵۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور انیس دن تک قصر نماز پڑھتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم بھی اگر انیس دن سے کم قیام کریں تو قصر نماز پڑھتے ہیں اور اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار رکعتیں (یعنی پوری نماز) پڑھیں گے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک سولہ (۱۶) فرسخ کی مقدار سفر سے قصر واجب ہوتی ہے اور سولہ فرسخ کے اڑتالیس (۴۸) میل بنتے ہیں۔ مدت قصر امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چار دن سے زائد قیام مت

کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔

۳۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۳۸۷: باب سفر میں نفل نماز پڑھنا

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَرَاٰهُ حَسَنًا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَاٰى بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ يَتَطَوَّعَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَ بِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَلَمْ يَرَ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَ مَعْنٰى مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ قَبُوْلُ الرُّخْصَةِ وَمَنْ تَطَوَّعَ فَلَهُ فِي ذٰلِكَ فَضْلٌ كَثِيْرٌ وَ هُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ.

۵۳۵: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے۔ میں نے آپ ﷺ کو زوال آفتاب کے وقت ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث براءؓ غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے لیث بن سعد کی روایت کے علاوہ اسے نہیں پہچانا انہیں ابوبسرہ غفاری کا نام معلوم نہیں لیکن انہیں اچھا سمجھتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے یا بعد نوافل نہیں پڑھتے تھے۔ انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سفر میں نفل نماز پڑھتے تھے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ سفر میں نوافل پڑھنے کے قائل ہیں امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے کہ نماز سے پہلے یا بعد کوئی نوافل نہ پڑھے جائیں چنانچہ جو لوگ ممانعت کرتے ہیں وہ حضرات رخصت پر عمل پیرا ہیں اور جو پڑھ لے اس کے لئے بہت بڑی فضیلت ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ سفر میں نوافل پڑھے جا سکتے ہیں۔

۵۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۳۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اس سے ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۵۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر اور حضر میں نمازیں پڑھیں

عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَ الْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ مَارَوَى ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى حَدِيْثًا اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْ هٰذَا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضر میں ظہر کی چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھتے اور ان کے بعد کچھ نہ پڑھتے۔ جبکہ مغرب کی نماز سفر وحضر میں تین رکعت ہی ہے اس میں کوئی کمی نہیں اور یہ دن کے وتر ہیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں مغرب کو دن کے وتر کہا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ مغرب کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ہوتی ہیں اس حدیث کو امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے بقول امام ترمذیؒ، ابن ابی لیلیٰ کی (میرے نزدیک) سب سے زیادہ پسندیدہ روایت کہا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ پھر وتر بھی تین رکعت ایک سلام کے ساتھ والی روایت زیادہ قوی ہے جو احناف کا مستدل ہے۔

۳۸۸. بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

۳۸۸: باب دو نمازوں کو جمع کرنا

۵۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهِ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ

۵۳۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے اور پھر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھتے اور اگر زوال کے بعد کوچ کرتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے اور پھر روانہ ہوتے پھر مغرب سے پہلے کوچ کرنے کی صورت میں مغرب کو عشاء تک مؤخر کرتے اور مغرب کے بعد کوچ کرنے کی صورت میں عشاء میں جلدی کرتے اور مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔ اس باب میں علیؓ، ابن عمرؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث علی بن مدینی سے بھی مروی ہے وہ احمد بن حنبلؒ سے اور وہ قتیبہ سے روایت کرتے ہیں۔ معاذؓ کی حدیث غریب ہے کیونکہ اس کی

اَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرِه وحديثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْد بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ مُعَاذٍ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَمَعَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ مَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ وَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ لَا بَاْسَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ فِيْ وَقْتِ اِحْدَاهُمَا.

روایت میں قتیبہ منفرد ہیں ہمیں علم نہیں کہ لیث سے ان کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ لیث کی یزید بن ابی حبیب سے مروی حدیث غریب ہے جو وہ ابوطفیل سے اور وہ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کیا۔ اس حدیث کو قرہ بن خالد، سفیان ثوریؒ، مالکؒ اور کئی حضرات نے ابوزبیر کی سے روایت کیا ہے۔ امام شافعیؒ بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ سفر میں دونمازوں کو جمع کر کے ایک وقت میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(ف) اس کے متعلق مختصر بحث گزر چکی ہے۔

۵۳۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتُغِيْثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِه فَجَدَّبِهِ السَّيْرُ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۹: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ان کے بعض اہل و اقارب کی طرف سے ان سے مدد مانگی گئی جس پر انہیں جلدی جانا پڑا۔ انہوں نے مغرب کو شفق کے غائب ہونے تک مؤخر کیا اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھیں پھر لوگوں کو بتایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو جلدی ہوتی تو آپ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: عام نوافل مثلاً اشراق، چاشت، اوابین اور تہجد وغیرہ مسافر کے لیے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے۔ سنن مؤکدہ جس کو رواتب بھی کہتے ہیں ان کے پڑھنے کے بارے میں احناف اور دوسرے ائمہ مستحب ہونے کے قائل ہیں بشرطیکہ گنجائش ہو اور چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ سنن مؤکدہ کی تاکید ختم ہو جاتی ہے البتہ سنت فجر کی تاکید باقی رہتی ہے۔

۳۸۹. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

۳۸۹: باب نماز استسقاء

۵۴۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مُعَمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِبْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِي

۵۴۰: عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے لوگوں کے ساتھ بارش کی طلب کے لئے تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائیں جن میں بلند آواز قرأت کی پھر اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا، دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور بارش[1] کے لئے دعا مانگی درآں حالیکہ آپ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ تھے اس باب میں ابن عباسؓ، ابوہریرۃؓ، انسؓ اور ابولحم سے بھی

[1] نماز تو قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھی پھر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دوبارہ چادر الٹاتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کیا ہوگا۔

اللَّحم قال ابو عيسى حديثُ عبدالله بن زيدٍ حديثٌ حسنٌ صحيحٌ وعلى هذا العملُ عند اهلِ العلمِ وبه يقولُ الشافعيُّ وَاحمدُ وَاسحٰقُ وَاسمُ عمِّ عبَّادِ بنِ تميمٍ هو عبدُالله بنُ زيدِ بنِ عاصمٍ المازِنيُّ.

روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے جن میں شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں۔ عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

۵۴۱ حدَّثنا قُتيبةُ نا الليثُ عن خالدِ بنِ يزيدَ عن سعيدِ بنِ ابي هلالٍ عن يزيدَ بنِ عبدِالله عن عُميرٍ مولى آبي اللَّحمِ عن آبي اللَّحمِ انَّه رأى رسولَ الله صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم عند احجارِ الزَّيتِ يستسقي وهو مُقنِعٌ بكفَّيهِ يدعُو، قال ابو عيسى كذا قال قُتيبةُ في هذا الحديثِ عن آبي اللَّحمِ ولا نعرفُ له عن النبيِّ ﷺ الا هذا الحديثَ الواحدَ وعُميرٌ مولى آبي اللَّحمِ قد روى عن النبيِّ ﷺ احاديثَ وله صحبةٌ.

۵۴۱. ابواللحم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت[1] کے قریب بارش کے لئے دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں قتیبہ نے بھی ابولحم سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا ہے ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ انکے مولی عمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں اور وہ صحابی ہیں۔

۵۴۲: حدَّثنا قُتيبةُ نا حاتمُ بنُ اسمٰعيلَ عن هشامِ بنِ اسحٰقَ وهو ابنُ عبدِالله بنِ كنانةَ عن ابيه قال ارسلني الوليدُ بنُ عُقبةَ وهو اميرُ المدينةِ الى ابنِ عبَّاسٍ اسألُه عن استسقاءِ رسولِ الله صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم فاتيتُه فقال انَّ رسولَ الله صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم خرج مُتبذِّلاً مُتواضعًا مُتضرِّعًا حتَّى اتى المُصلَّى فلم يخطُب خُطبتَكم هذه ولكن لم يزل في الدُّعاءِ والتَّضرُّعِ والتَّكبيرِ وصلَّى ركعتَينِ كما كان يُصلِّي في العيدِ قال ابو عيسى هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۵۴۲: قتیبہ حاتم بن اسماعیل سے وہ ہشام بن اسحٰق سے (جو ابن عبداللہ بن کنانہ ہیں) اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ولید بن عقبہ جب مدینہ کے امیر تھے تو انہیں حضرت ابن عباسؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں انکے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ بغیر زینت کے عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ عیدگاہ پہنچے۔ آپ ﷺ نے تمہارے ان خطبوں کی طرح کوئی خطبہ نہیں پڑھا لیکن دعا، عاجزی اور تکبیر کہتے ہوئے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز پڑھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۳: حدَّثنا محمودُ بنُ غيلانَ نا وكيعٌ عن سُفيانَ عن هشامِ بنِ اسحاقَ بنِ عبدِالله بنِ كنانةَ عن ابيه فذكر نحوه وزاد فيه مُتخشِّعًا قال ابو عيسى هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ وهو قولُ الشافعيِّ قال يُصلِّي صلوةُ الاستسقاءِ نحوَ صلوةِ العيدَينِ يُكبِّرُ في

۵۴۳: ہم سے بیان کیا محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکیع نے انہوں نے سفین سے انہوں نے ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں "متخشعاً" یعنی ڈرتے ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ

---

[1] احجار الزیت۔ تیل کے پتھر (یہ مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے) مترجم۔

الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرُوِىَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ لَا يُكَبِّرُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ كَمَا يُكَبِّرُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ.

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے کہ نماز استسقاء عید کی نماز کی طرح پڑھے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہے۔ یہ ابن عباسؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ مالک بن انسؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا نماز استسقاء میں عید کی نماز کی طرح تکبیریں نہ کہے۔

۳۹۰: بَابُ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۳۹۰: باب سورج گرہن کی نماز

۵۴۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ وَالْمُغِيْرَةَ ابْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَقَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُسِرَّ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا بِالنَّهَارِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا نَحْوَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيْهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجْهَرُ فِيْهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ

۵۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی اس میں قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کئے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، ابومسعود رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، سمرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہم، ابن عمر رضی اللہ عنہما، قبیصہ ہلالی، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف (سورج گرہن کی نماز) میں دو رکعتوں میں چار رکوع کئے یہ امام شافعیؒ و احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔ نماز کسوف میں قراءت کے متعلق علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن کے وقت بغیر آواز قراءت کرے جبکہ بعض اہل علم بلند آواز سے قراءت کے قائل ہیں جیسے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ امام مالکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں کہ بلند آواز سے پڑھے لیکن امام شافعیؒ بغیر آواز سے پڑھنے کا کہتے ہیں پھر یہ دونوں حدیثیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ایک حدیث یہ کہ

سجدات وصحّ عنهُ انّهُ صلّى ستّ ركعاتٍ فى اربع سجداتٍ وهذا عند اهل العلم جائزٌ على قدر الكسوف ان تطاول الكسوف فصلى ستّ ركعاتٍ فى اربع سجداتٍ فهو جائزٌ وانْ صلّى اربع ركعاتٍ فى اربع سجداتٍ و اطال القراءة فهو جائزٌ ويرى اصحابنا ان يصلّى صلوة الكسوف فى جماعةٍ فى كسوف الشمس والقمر.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے کئے دوسری یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں میں چھ رکوع کئے اہل علم کے نزدیک یہ کسوف کی مقدار کے ساتھ جائز ہے یعنی اگر سورج گرہن لمبا ہو تو چھ رکوع اور چار سجدے کرنا جائز ہے لیکن اگر چار رکوع اور چار سجدے کرے اور قراءت بھی لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں میں نماز باجماعت پڑھی جائے۔

۵۴۵: حدّثنا محمّد بن عبدالملك ابن ابى الشّوارب نا يزيد بن زريع نا معمرٌ عن الزّهرىّ عن عروة عن عائشة انّها قالت خسفت الشّمس على عهد رسول الله صلّى الله عليه و سلّم فصلّى رسول الله صلّى الله عليه و سلّم بالنّاس فاطال القراءة ثمّ ركع فاطال الرّكوع ثمّ رفع راسهُ فاطال القراءة وهى دون الاولى ثمّ ركع فاطال الرّكوع وهو دون الاوّل ثمّ رفع راسهُ فسجد ثمّ فعل ذلك فى الرّكعة الثّانية قال ابو عيسى هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ وبهذا الحديث يقول الشّافعىّ و احمد واسحاق يرون صلوة الكسوف اربع ركعاتٍ فى اربع سجداتٍ قال الشّافعىّ يقرأ فى الرّكعة الاولى بامّ القران ونحوًا من سورة البقرة سرًّا ان كان بالنّهار ثمّ ركع ركوعًا طويلًا نحوًا من قراءته ايضا بامّ القران و نحوًا من ال عمران ثمّ ركع ركوعًا طويلًا نحوًا من قراءته ثمّ رفع راسهُ ثمّ قال سمع الله لمن حمدهُ ثمّ سجد سجدتين تامّتين ويقيم فى كلّ سجدةٍ نحوًا ممّا اقام فى ركوعه ثمّ قام فقرأ بامّ القران ونحوًا من سورة النّساء ثمّ ركع ركوعًا طويلًا نحوًا من قراءته ثمّ رفع راسهُ بتكبيرٍ وثبت قائمًا ثمّ قراء نحوًا من سورة المائدة ثمّ ركع

۵۴۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور قراءت لمبی کی پھر لمبا رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قراءت کی لیکن پہلی رکعت سے کم تھی پھر رکوع کیا اور اسے بھی لمبا کیا لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر کھڑے ہوئے اس کے بعد سجدہ کیا اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی اسی کے قائل ہیں کہ دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کرے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر دن میں نماز پڑھ رہا ہو تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر سورہ بقرہ کے برابر بغیر آواز قراءت کرے پھر لمبا رکوع کرے جیسے کہ اس نے قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر پھر سورۃ فاتحہ پڑھے اور سورہ آل عمران کے برابر تلاوت کرے۔ اس کے بعد اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے ''سمع الله لمن حمده'' کہے پھر اچھی طرح دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں رکوع کے برابر رکے پھر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ نساء کے برابر قراءت کرے اور اسی طرح رکوع میں بھی ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر سورۃ فاتحہ کے بعد سورۂ مائدہ کے برابر قراءت کرے پھر اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر ''سمع الله لمن حمده'' کہہ کر سر اٹھائے

رکُوعًا طویْلًا نحوًا منْ قراءَتِه ثُمّ رفع فقال سمع اللهُ لِمنْ حمِدهُ ثُمّ سجد سجْدتیْن ثُمّ تشهّد وسلّم

اور سجدہ کرے اور اس کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

۳۹۱: بَابُ کَیْفَ الْقِرَاءَ ةُ فِی الْکُسُوْفِ

۳۹۱: باب نمازِ کسوف میں قراءت کیسے کی جائے

۵۴۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَاوَکِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِی کُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ.

۵۴۶: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسوف کی نماز پڑھائی جس میں ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی (قراءت میں) اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سمرہ بن جندبؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم نے قراءت سریہ (یعنی آہستہ آواز میں قراءت) ہی کو اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةَ الْکُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ فِیْهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی اَبُوْاِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ نَحْوَهٗ وَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

۵۴۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قراءت کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسحق فزاری بھی سفیان بن حسین سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ بھی اسی حدیث کے قائل ہیں۔

خلاصۃ الباب: استسقاء کا معنی بارش کا طلب کرنا، نماز استسقاء کی شروعیت پر اجماع ہے۔ چادر کو پلٹنا تفاؤل کے لئے تھا جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفاً یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہوگیا اور خسوف چاندگرہن کو کہا جاتا ہے نماز کسوف جمہور علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

۳۹۲: باب خوف کے وقت نماز پڑھنا

۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ رَکْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰی مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِیْ مَقَامِ

۵۴۸: سالم سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف میں ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑھی جب کہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہا پھر یہ لوگ اپنی جگہ چلے گئے اور انہوں نے آکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوسری رکعت پڑھی پھر آپ صلی

اُولٰئک وجآءَ اُولٰئک فصلّی بھم رکعۃً اُخری ثمّ سلّم علیھم فقام ھؤلاء فقضوا رکعتھم قام ھؤلاء فقضوا رکعتھم وفی الباب عن جابرٍ و حذیفۃ و زید بن ثابتٍ وابن عبّاسٍ و ابی ھریرۃ وابن مسعودٍ و سھل بن ابی حثمۃ وابی عیّاشٍ الزّرقیّ واسمہٗ زید بن صامتٍ وابی بکرۃ قال ابو عیسٰی وقد ذھب مالک بن انسٍ فی صلوۃ الخوف الی حدیث سھل بن ابی حثمۃ وھو قول الشّافعیّ قال احمد قد رُوی عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم صلوۃ الخوف علی اوجہٍ وما اعلم فی ھذا الباب الّا حدیثًا صحیحًا واختار حدیث سھل بن ابی حثمۃ وھکذا قال اسحٰق بن ابراھیم قال ثبتت الرّوایات عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم فی صلوۃ الخوف ورای انّ کلّ ما رُوی عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم فی صلوۃ الخوف فھو جائزٌ وھذا علٰی قدر الخوف قال اسحٰق ولسنا نختار حدیث سھل بن ابی حثمۃ علٰی غیرہ من الرّوایات وحدیث ابن عمر حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ ورواہ موسی بن عقبۃ عن نافعٍ عن ابن عمر عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم نحوہٗ.

اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور اس گروہ نے کھڑے ہو کر اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پوری کی اس کے بعد دوسرا گروہ کھڑا ہوا اور اس نے بھی اپنی دوسری رکعت پڑھی۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیاش کا نام زید بن ثابت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں امام مالکؒ نماز خوف میں سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ ہی کی روایت پر عمل کرتے ہیں اور یہی امام شافعیؒ کا قول ہے۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ نماز خوف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح مروی ہے اور میں اس باب میں سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح روایت نہیں جانتا چنانچہ وہ بھی اسی طریقے کو اختیار کرتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوۃ خوف میں کئی روایات ثابت ہیں ان سب پر عمل کرنا جائز ہے یعنی یہ بقدر خوف ہے۔ اسحٰق کہتے ہیں کہ ہم سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دوسری روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے موسیٰ بن عقبہ بھی نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۹: حدّثنا محمّد بن بشّارٍ عن یحیی بن سعیدٍ الانصاریّ عن القاسم بن محمّدٍ عن صالح بن خوّات بن جبیرٍ عن سھل بن ابی حثمۃ انّہٗ قال فی صلوۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ ویقوم طائفۃٌ منھم معہٗ وطائفۃٌ من قبل العدوّ و وجوھھم الی العدوّ فیرکع بھم رکعۃً ویرکعون لانفسھم رکعۃً ویسجدون لانفسھم سجدتین فی مکانھم ثمّ یذھبون الی مقام اُولٰئک ویجیٓئ

۵۴۹: سہل بن ابی حثمہؓ نماز خوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے اور انہی کی طرف رخ کئے رہے۔ پھر امام پہلے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھیں اور دو سجدے کرنے کے بعد دوسری جماعت کی جگہ دشمن کے مقابل آ جائیں اور وہ جماعت آ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور سجدے کرے امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور جماعت کی پہلی رکعت ہوگی۔ پھر یہ

أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ هُمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِيْ اُكْتُبْهُ اِلٰى جَنْبِهِ وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَلٰكِنَّهُ مِثْلَ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ هٰكَذَا رَوَاهُ اَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ مَوْقُوْفًا وَرَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ مَنْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً رَكْعَةً فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ.

لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت پڑھیں اور سجدہ کریں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے مجھے بتایا کہ شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم سے وہ قاسم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حثمہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت کے مثل بیان کرتے ہیں پھر یحییٰ بن سعید نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث کو اس کے ساتھ لکھ دو۔ مجھے یہ حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث ہی کی مثل ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے مرفوع نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے ساتھی بھی اسے موقوف ہی روایت کرتے ہیں جبکہ شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم بن محمد کے حوالے سے اسے مرفوع روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس، یزید بن رومان سے وہ صالح بن خوات سے اور وہ ایک ایسے شخص سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں جو نماز خوف آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے اور یہ کئی راویوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی۔ جو آپ ﷺ کے لئے دو اور ان دونوں کے لئے ایک ایک رکعت تھی۔

خلاصۃ الباب: صلوۃ الخوف جمہور علماء کے نزدیک سب سے پہلے غزوہ ذات الرقاع میں پڑھی گئی جو ۴ھ میں ہوا۔ صلوۃ الخوف کے تینوں طریقے جائز ہیں البتہ حنفیہ نے ان میں سے تیسرے طریقے کو افضل قرار دیا ہے یہ طریقہ امام محمدؒ کی کتاب آثار میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

۳۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

۳۹۳: باب قرآن کے سجدے

۵۵۰ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ

۵۵۰ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے جن میں

عمر الدمشقی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سجدت مع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و سلّم احدی عشرۃ سجدۃ منھا الّتی فی النّجم وفی الباب عن علیّ وابن عبّاس وابی ھریرۃ و ابن مسعود و زید بن ثابت و عمرو بن العاص قال ابو عیسی حدیث ابی الدّردآء حدیث غریب لا نعرفہ الّا من حدیث سعید بن ابی ھلال عن عمر الدّمشقی.

''سورۂ نجم'' والا سجدہ بھی شامل ہے۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے سعید بن ابو ہلال کی عمر دمشقی سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۵۱: حدّثنا عبداللہ بن عبدالرّحمن نا عبداللہ بن صالح نا اللّیث ابن سعد عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ھلال عن عمر وھو ابن حیّان الدّمشقیّ قال سمعت مخبرًا یخبر بی عن امّ الدّرداء عن ابی الدّرداء قال سجدت مع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و سلّم احدی عشرۃ سجدۃ منھا الّتی فی النّجم وھذا اصحّ من حدیث سفیان بن وکیع عن عبداللہ بن وھب

۵۵۱: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ (۱۱) سجدے کئے ان میں ایک ''سورۂ نجم'' کا سجدہ ہے۔ یہ روایت سفیان بن وکیع کی عبداللہ بن وہب سے مروی حدیث سے صحیح ہے۔

۳۹۴: باب خروج النّساء الی المساجد

۳۹۴: باب عورتوں کا مسجدوں میں جانا

۵۵۲: حدّثنا نصر بن علیّ نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن مجاھد قال کنّا عند ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللہ علیہ و سلّم ائذنوا للنّساء باللّیل الی المساجد فقال ابنہ واللّٰہ لا ناذن لھنّ یتّخذنہ دغلاً فقال فعل اللّٰہ بک وفعل اقول قال رسول اللّٰہ صلّی اللہ علیہ و سلّم وتقول لا ناذن و فی الباب عن ابی ھریرۃ وزینب امرأۃ عبداللہ بن مسعود وزید بن خالد قال ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح

۵۵۲: مجاہد سے روایت ہے کہ ہم ابن عمرؓ کے پاس تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی اجازت دو۔ اس پر انکے بیٹے نے کہا اللہ کی قسم ہم انکو اس بات کی اجازت نہیں دینگے کیونکہ یہ اسے فساد کا حیلہ بنائیں گی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اللہ تیرے ساتھ ایسا کرے اور ویسا کرے (یعنی بددعا دی) میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور زینبؓ جو عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ ہیں سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۵: باب فی کراھیۃ البزاق فی المسجد

۳۹۵: باب مسجد میں تھوکنے کی کراہت

۵۵۳: حدّثنا محمّد بن بشّار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن منصور عن ربعیّ بن حراش عن طارق بن

۵۵۳: حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم

عَبْدِاللهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَاكُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلا تَبْزُقْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَآءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ طَارِقٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْاِسْلَامِ كَذْبَةً وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَنْصُوْرُبْنُ الْمُعْتَمِرِ.

نماز میں ہوتو اپنے دائیں طرف نہ تھوکو بلکہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں طارق کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ (امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں) اور میں نے جارود سے وکیع کے حوالے سے سنا کہ ربعی حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبد الرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معتمر اہل کوفہ میں اثبت ہیں۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَادَ فْنُهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۵۴: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجدوں میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے (یعنی تھوک کو دبا دینا ہے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۶: بَابُ فِي السَّجْدَةِ فِيْ اِذَاالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

۳۹۶: باب سورۂ انشقاق اور سورۃ العلق کے سجدے

۵۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ.

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ'' اور ''اِذَاالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ'' میں سجدہ کیا۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْحَدِيْثِ اَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِيْ اِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۵۵۶: ہم سے بیان کیا قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس حدیث میں چار تابعی ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ ''اِذَاالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ'' اور ''اِقْرَاْ بِاسْمِ'' دونوں سورتوں میں سجدہ ہے۔

۳۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

۵۵۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ نَا اَبِيْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْهَا يَعْنِي النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِيْ سُوْرَةِ النَّجْمِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ الْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

۳۹۷: باب سورہ نجم کا سجدہ

۵۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ''نجم'' میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ''سورۃ نجم'' میں سجدہ کیا جائے جبکہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ ''مفصل'' میں کوئی سجدہ نہیں یہ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہے۔لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور وہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی قول ہے۔

۳۹۸: بَابُ مَاجَاءِ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيْهِ

۵۵۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَتَاَوَّلَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ السُّجُوْدَ لِاَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِيْنَ قَرَأَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالُوْا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى مَنْ سَمِعَهَا وَلَمْ يُرَخِّصُوْا فِيْ تَرْكِهَا وَقَالُوْا اِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاِذَا تَوَضَّأَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ فِيْهَا وَالْتَمَسَ فَضْلَهَا وَرَخَّصُوْا فِيْ تَرْكِهَا قَالُوْا

۳۹۸: باب سورہ نجم میں سجدہ نہ کرے

۵۵۸: زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ نجم پڑھی لیکن آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں زید بن ثابتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔بعض اہل علم اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس لئے سجدہ نہیں کیا کہ زید نے جب پڑھا تو انہوں نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ان حضرات کا کہنا ہے کہ جو شخص سجدہ کی آیت سنے اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر اس حالت میں سنا کہ وضو سے نہیں تھا تو جب وضو کرے اس وقت سجدہ کرے۔سفیان ثوریؒ، اہل کوفہ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سجدہ اس کے لئے ہے جو کرنا چاہے اور ثواب وفضیلت کی خواہش رکھتا ہو لہٰذا اس کا ترک کرنا بھی جائز ہے انکی دلیل حضرت زیدؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی

اِنْ اَرادَ ذٰلِکَ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِیْثِ الْمَرْفُوْعِ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ یَسْجُدْ فَقَالُوْا لَوْ کَانَتِ السُّجْدَۃُ وَاجِبَۃً لَمْ یَتْرُکِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ زَیْدًا حَتّٰی کَانَ یَسْجُدُ وَ یَسْجُدُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِیْثِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَرَأَ سَجْدَۃً عَلَی الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَأَھَا فِی الْجُمُعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَتَھَیَّأَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ اِنَّھَا لَمْ تُکْتَبْ عَلَیْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ فَلَمْ یَسْجُدْ وَلَمْ یَسْجُدُوْا فَذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلٰی ھٰذَا وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ.

اور آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ پس اگر سجدہ واجب ہوتا تو آپ ﷺ زید کو اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ اور آنحضرت ﷺ خود سجدہ نہ کر لیتے۔ انکی دوسری دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے انہوں نے منبر پر سجدے کی آیت پڑھی اور اتر کر سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو دوبارہ وہی آیت پڑھی تو لوگ سجدے کے لئے مستعد ہو گئے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ سجدہ ہم پر فرض نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں تو سجدہ کریں چنانچہ نہ تو حضرت عمرؓ نے سجدہ کیا اور نہ ہی لوگوں نے سجدہ کیا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ واجب نہیں اور امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔

۳۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّجْدَۃِ فِیْ صٓ

۳۹۹: باب سورہ ''صٓ'' کا سجدہ

۵۵۹. حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْ صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَیْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ فِیْ ھٰذَا فَرَاٰی بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَسْجُدَ فِیْھَا وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّھَا تَوْبَۃُ نَبِیٍّ وَلَمْ یَرَوُا السُّجُوْدَ فِیْھَا.

۵۵۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ ''صٓ'' میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یہ واجب سجدوں میں سے نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس میں سجدہ کرے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے لیکن بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ نبی کی توبہ ہے لہٰذا یہاں سجدہ واجب نہیں۔

۴۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّجْدَۃِ فِی الْحَجِّ

۴۰۰: باب سورہ ''حج'' کا سجدہ

۵۶۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ ھَاعَانَ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فُضِّلَتْ سُوْرَۃُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِیْھَا سَجْدَتَیْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ یَسْجُدْھُمَا فَلَا یَقْرَأْھُمَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِیْ ھٰذَا فَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّھُمَا قَالَا فُضِّلَتْ سُوْرَۃُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِیْھَا سَجْدَتَیْنِ وَبِہٖ یَقُوْلُ

۵۶۰ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ'' سورہ حج کو دوسری سورتوں پر فضیلت دی گئی کیونکہ اس میں دو سجدے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو سجدہ نہ کرنا چاہے وہ اسے نہ پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ اور ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا سورہ حج کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ اس

ابْنُ الْمُبارَكِ والشَّافِعِيِّ واحْمدُ وَاسْحٰقُ ورَاى بَعْضُهُمْ فِيها سَجْدَةً وَهُو قَوْلُ سُفْيانَ الثَّوْرِيِّ ومالكٍ و اهْلِ الْكُوْفَة

میں دو سجدے ہیں۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے اور یہ سفیان ثوریؒ، مالکؒ اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

۴۰۱: بابُ مَاجاءَ ما يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْاٰن

۴۰۱: باب قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟

۵۶۱ حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ اَخْبَرَ نِيْ عُبَيْدُاللهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا واجْعَلْها عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْها مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو سوتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا پھر میں نے اس سے کہتے ہوئے سنا کہا "اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ ...." (اے اللہ میرے لئے اس سجدے کا ثواب لکھ اور اسکی وجہ سے میرے گناہ کم کر اور اسے اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ آخرت بنا اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسے کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔ حسن کہتے ہیں کہ ابن جریج نے مجھے بتایا کہ تمھارے دادا نے مجھے ابن عباسؓ کے حوالے سے کہا کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بھی سجدے میں وہی دعا پڑھ رہے تھے جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے انکی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ دعا (سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ) پڑھا کرتے تھے۔ یعنی میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور اپنی قوت وقدرت سے اس میں کان اور آنکھ بنائی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ سجدہ تلاوت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مسنون ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل ترمذی میں حضرت زید بن ثابتؓ کی حدیث ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔ لیکن حنفیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ فوراً سجدہ نہیں کیا اور ہمارے نزدیک بھی فی الفور سجدہ واجب نہیں۔ احناف کا استدلال ان تمام آیاتِ سجدہ سے ہے جن میں مرصیغہ وارد ہے۔ شیخ بن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ آیت سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ن میں سجدہ کا امر ہے یا کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاء کے سجدہ کی حکایت ہے اور امر کی تعمیل واجب ہے کفار کی مخالفت بھی انبیاء کی اقتداء بھی۔ پھر حنفیہ شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں سجدہ ہائے تلاوت چودہ (۱۴) ہیں

۴۰۲: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

۵۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْصَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَعُبَيْدَاللّٰهِ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْعَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهٗ بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ صَفْوَانَ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْمَكِّيُّ وَرَوٰى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكِبَارُ النَّاسِ.

۴۰۲: باب جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے

۵۶۳: عبدالرحمن بن عبدالقاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سوگیا اور اس نے رات کا وظیفہ نہ پڑھا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا ہو تو وہ فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان اسے پڑھ لے۔ وہ اس کے لئے اسی طرح لکھا جائے گا جیسے کہ اس نے رات ہی کو پڑھا ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے۔ ان سے حمیدی اور کئی حضرات نے روایت کی ہے۔

۴۰۳: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ

۵۶۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ هُوَ اَبُوالْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَايَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا يَخْشٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ.

۴۰۳: باب جو شخص رکوع اور سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اسکے متعلق وعید

۵۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اسے اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے کہا کہ ابوہریرہؓ نے ''اَمَا يَخْشٰى'' کا لفظ کہا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور انکی کنیت ابوحارث ہے۔

۴۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الَّذِيْ يُصَلِّي

۴۰۴: باب فرض نماز پڑھنے

الْفَرِيْضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

۵۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَقَدْ كَانَ صَلَّاهَا قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّ صَلٰوةَ مَنِ ائْتَمَّ بِهِ جَائِزَةٌ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ جَابِرٍ فِيْ قِصَّةِ مُعَاذٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَ رُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهَا صَلٰوةُ الظُّهْرِ فَائْتَمَّ بِهِ قَالَ صَلٰوتُهُ جَائِزَةٌ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا ائْتَمَّ قَوْمٌ بِاِمَامٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَ هُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنَّهَا فَصَلّٰى بِهِمْ وَاقْتَدَوْا بِهِ فَاِنَّ صَلٰوةَ الْمُقْتَدِيْ فَاسِدَةٌ اِذَا اخْتَلَفَ نِيَّةُ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ.

کے بعد لوگوں کی امامت

۵۶۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان کی امامت کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر ہمارے اصحاب شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحقؒ کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز کی امامت کرے باوجودیکہ وہ فرض نماز پڑھ چکا ہو تو مقتدیوں کے لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ ان کی دلیل حضرت جابرؓ کی حدیث جس میں حضرت معاذؓ کا واقعہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ سے مروی ہے۔ ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو مسجد میں داخل ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جا رہی ہو لیکن وہ ظہر کی نماز سمجھ کر ان کے ساتھ شریک ہو جائے؟ فرمایا کہ اس کی نماز ہوگئی لیکن اہل کوفہ کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اگر امام عصر پڑھ رہا ہو اور مقتدی اسے ظہر سمجھ کر اسکی اقتداء میں ظہر کی نماز پڑھ لیں تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہے۔

۴۰۵: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

۵۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ وَكِيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۰۵: باب گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدے کی اجازت کے متعلق

۵۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ وکیع نے بھی یہ حدیث خالد بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ نفل میں فرض پڑھنے والے کی اقتداء جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالکؒ اور جمہور فقہاء کے نزدیک فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے اقتداء کرنا درست نہیں۔ امام احمدؒ بن حنبل سے دو روایتیں ہیں ایک احناف کے مطابق اور ایک امام شافعیؒ کے۔ جمہور کے دلیل حدیث ترمذی ہے دوسری دلیل بخاری شریف کی حدیث ہے امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اگر امام اور مقتدی کی نیت مختلف ہو تو اس کو اقتداء کرنا نہیں کہتے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کی حدیث کا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت معاذ بنیت نفل امامت کرتے تھے لیکن حضور ﷺ نے ان کی تائید نہیں فرمائی بلکہ اس کے خلاف ثابت ہے فرمایا کہ اے معاذ فتنہ میں ڈالنے والے نہ ہو یا تو میرے ساتھ نماز پڑھو یا قوم کو نماز پڑھاؤ۔ ۲۔ سخت گرمی یا سخت سردی کی وجہ سے نمازی کا ایسے کپڑے پر جو کہ نمازی نے پہن رکھا ہے یا اوڑھ رکھا ہو نماز پڑھنا یا سجدہ تلاوت کرنا درست ہے۔

۴۰۶: بَابُ مَاذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۵۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا اَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهٗ هِلَالٌ.

۴۰۶: باب فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

۵۶۷: حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعتیں پڑھے۔ اس کے لئے ایک حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا پورا، پورا، پورا (یعنی ثواب) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور میں نے سوال کیا امام بخاریؒ سے ابوظلال کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ وہ مقارب الحدیث ہے (یعنی ان کی احادیث صحت کے قریب ہیں) اور ان کا نام ہلال ہے۔

۴۰۷: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

۵۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ

۴۰۷: باب نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنا

۵۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے تھے لیکن اپنی گردن کو پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے

يمينًا وشمالاً ولا يلوي عنقه خلف ظهره قال ابو عيسى هذا حديث غريب وقد خالف وكيع والفضل بن موسى في روايته.

اور وکیع نے اپنی روایت میں فضل بن موسیٰ سے اختلاف کیا ہے۔

۵۷۰: حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن عبدالله بن سعيد بن ابي هند عن بعض اصحاب عكرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم يلحظ في الصلوة فذكر نحوه وفي الباب عن انس وعائشة.

۵۷۰: بعض اصحاب عکرمہ نے روایت کی کہ نبی اکرمؐ نماز میں ادھر اُدھر دیکھ لیتے تھے (یعنی بغیر گردن موڑے صرف آنکھوں سے) ور پھر مذکورہ بالا حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۱: حدثنا مسلم بن حاتم البصري ابو حاتم نا محمد ابن عبدالله الانصاري عن ابيه عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن انس قال قال لي رسول الله ﷺ يا بني اياك والالتفات في الصلوة فان الالتفات في الصلوة هلكة فان كان لا بد ففي التطوع لا في فريضة قال ابو عيسى هذا حديث حسن.

۵۷۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ ہلاکت ہے۔ اگر دیکھنا ضروری ہی ہو تو نفل نماز میں دیکھ لو فرض نماز میں نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۲: حدثنا صالح بن عبدالله نا ابو الاحوص عن اشعث بن ابي الشعثاء عن ابيه عن مسروق عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الالتفات في الصلوة قال هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلوة الرجل قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب.

۵۷۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کا اچک لینا ہے۔ شیطان انسان کو نماز سے پھسلانا چاہتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۰۸: باب ما ذكر في الرجل يدرك الامام ساجدًا كيف يصنع

۴۰۸: باب اگر کوئی شخص امام کو سجدے میں پائے تو کیا کرے

۵۷۳: حدثنا هشام بن يونس الكوفي نا المحاربي عن الحجاج بن ارطاة عن ابي اسحق عن هبيرة عن علي وعن عمرو بن مرة عن ابن ابي ليلى عن معاذ بن جبل قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم الصلوة والامام على حال فليصنع كما يصنع الامام قال ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعلم احدًا اسنده الا ما روي من

۵۷۳: علی اور عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ کہا علی رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے تو امام کسی بھی حال میں ہو تو تم اسی طرح کرو جس طرح امام کر رہا ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اسے اس روایت کے علاوہ کسی اور کے متصل کرنے کا ہمیں علم نہیں اور اسی پر اہل

هٰذا الْوجهِ وَالْعملُ علی هٰذا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَاجَآءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ سَاجِدًا فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهٗ تِلْكَ الرَّكْعَةُ اِذَا فَاتَهُ الرُّكُوْعُ مَعَ الْاِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ يَّسْجُدَ مَعَ الْاِمَامِ وَ ذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهٗ لَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنْ تِلْكَ السَّجْدَةِ حَتّٰى يُغْفَرَلَهٗ.

عم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص امام کے سجدے میں ہونے کی حالت میں آئے تو وہ بھی سجدہ کرے لیکن اگر اس کا رکوع چھوٹ جائے تو اس کے یہ سجدہ میں منا رکعت کے لئے کافی نہیں۔ عبداللہ بن مبارکؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ شاید وہ شخص سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی بخش دیا جائے۔

۴۰۹: بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۴۰۹: باب نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہوکر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

۵۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَ هُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نماز کی اقامت ہو جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نکلتے ہوئے نہ دیکھ لو۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ان کی روایت غیر محفوظ ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں ابوقتادہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت لوگوں کے کھڑے ہوکر امام کا انتظار کرنے کو مکروہ سمجھتی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر امام کے مسجد میں ہوتے ہوئے اقامت ہو تو اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" کہے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ جماعت کے وقت اگر امام مسجد سے باہر ہو تو جب تک وہ مسجد میں داخل نہ ہو مقتدین کیلئے کھڑا ہونا مکروہ ہے پھر جب امام مسجد میں داخل ہو تو مقتدیوں کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر امام محراب کے کسی دروازہ سے یا اگلی صف کے سامنے سے آئے تو جس وقت مقتدی امام کو دیکھیں اسی وقت کھڑے ہوں اور اگر امام پہلے سے مسجد میں ہو تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو کس وقت کھڑا ہونا چاہیے؟ تو اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔ البحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۱ میں حنفیہ کے مذہب کی تفصیل لکھتے ہیں حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ لفظ حی علی الفلاح کھڑے ہونے کا امر ہے اس لئے کھڑے ہونے کی طرف مسارعت کرنی چاہیے ان کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد بیٹھے رہنا خلاف ادب ہے نہ یہ کہ اس سے پہلے کھڑا ہونا خلاف ادب ہے۔

۴۱۰: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الدُّعَاءِ

۴۱۰: باب دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا

۵۷۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَى اللهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ الْحَدِيْثَ مُخْتَصَرًا.

۵۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ساتھ تھے ۔ جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر نبی اکرمؐ پر درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا کی تو آپؐ نے فرمایا مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ دو مرتبہ اسی طرح فرمایا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے احمد بن حنبلؒ نے یہی حدیث یحییٰ بن آدم سے مختصرا بیان کی ہے۔

۴۱۱: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

۴۱۱: باب مسجدوں میں خوشبو کرنا

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِبِنَآءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ.

۵۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے' انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان میں خوشبو (چھڑکنے) کا حکم دیا۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَوَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

۵۷۷: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا پھر حدیث ذکر کی اوپر کی حدیث کی مثل۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

۵۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ بِبِنَآءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ.

۵۷۸: روایت کی ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا پھر اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا اور کہا سفیان نے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا دور میں مسجدیں بنانے کا یعنی قبیلوں میں۔

۴۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

۴۱۲: باب نماز رات اور دن کی (یعنی نفل) دو دو رکعت ہے

۵۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ

۵۷۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی (نفل نماز) دو، دو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اخْتَلَفَ اَصْحَابُ شُعْبَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوُهٰذَا وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَوَى الثِّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ صَلٰوةَ النَّهَارِ وَقَدْرُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَ بِالنَّهَارِ اَرْبَعًا وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَاَوْاصَلٰوةَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ اَرْبَعًا مِثْلَ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرِهَامِنْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَ هُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحَاقَ.

رکعت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں شعبہ کے ساتھیوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔بعض اسے موقوف اور بعض مرفوع روایت کرتے ہیں ۔عبداللہ عمری ، نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو، دو رکعت ہے۔کئی ثقہ راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ اس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں کرتے۔ عبیداللہ سے بواسطہ نافع مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو، دو رکعتیں اور دن میں چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اہل علم کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے یہ شافعیؒ اور احمدؒ کا قول ہے۔بعض کا کہنا ہے کہ صرف رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور اگر دن میں نوافل پڑھے جائیں تو چار چار پڑھے جائیں گے جیسے کہ ظہر وغیرہ سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں ۔سفیان ثوریؒ ، ابن مبارکؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۱۳: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

۴۱۳: باب نبی اکرم ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے

۵۸۰: حَدَّثَنَا مُحْمُوْدُبْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَاشُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّافَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَاكَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ

۵۸۰: عاصم بن ضمرہؓ سے روایت ہے ہم نے علیؓ سے رسول اللہ ﷺ کی دن کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا تم میں اتنی سکت نہیں ۔ہم نے کہا اگر کسی میں اتنی طاقت ہو تو؟ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا جب سورج اس طرف (یعنی مشرق میں) اتنا ہوتا جتنا عصر کے وقت اس طرف (مغرب کی طرف) ہوتا ہے تو آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر جب سورج مشرق کی طرف اس جگہ ہوتا جہاں ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا تو چار رکعتیں پڑھتے پھر ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے ۔پھر عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے

الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ.

اور دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقربین، انبیاء و رسل اور انکے پیروکار مؤمنین، مسلمین پر سلام کے ذریعے فصل کرتے (یعنی دو دو رکعت کر کے پڑھتے)۔

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَامُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ضَعَّفَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّهُ لَا يُرْوٰى مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ.

۵۸۱: روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ دن میں نوافل کے متعلق مروی احادیث میں یہ سب سے بہتر حدیث ہے۔ ابن مبارک اس حدیث کی تضعیف کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک اس کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایت آپ ﷺ سے صرف اسی طریق (یعنی عاصم بن ضمرہ) سے مروی ہیں۔ واللہ اعلم۔ یعنی عاصم بن ضمرہ بحوالہ علیؓ بیان کرتے ہیں۔ عاصم بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ علی بن مدینی، یحیٰی بن سعید قطان کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کو حارث کی حدیث کے مقابلے میں افضل سمجھتے ہیں۔

۴۱۴: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ لُحُفِ النِّسَاءِ

۴۱۴: باب عورتوں کی چادر میں نماز پڑھنے کی کراہت

۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَعْلٰى نَاخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۵۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں اجازت بھی مروی ہے۔

۴۱۵: بَابُ مَايَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

۴۱۵: باب نفل نماز میں چلنا جائز ہے

۵۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَابِشْرُ بْنُ

۵۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ گھر آئی

الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرْدِبْنِ سنانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَه عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰي حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِه وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چل کر میرے لئے دروازہ کھولا اور پھر اپنی جگہ واپس چلے گئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں دروازہ قبلہ کی طرف ہی تھا۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ زیادہ چلنا اگر متواتر ہو تو مفسد صلوۃ ہے اور ایک ایک قدم غیر متواتر طریقہ سے چلنا مفسد نہیں تاوقتیکہ انسان مسجد سے نہ نکل جائے اگر کھلی جگہ ہو صفوں سے باہر نہ آجائے پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ عمل کثیر مفسد صلوۃ ہے اور عمل قلیل مفسد نہیں ہے۔

۴۱۶: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

۴۱۶: باب ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا

۵۸۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَيْرَ اٰسِنٍ اَوْيَاسِنٍ قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَاْتَ غَيْرَهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهُ يَنْثُرُوْنَهُ نَثْرَ الدَّقَلِ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۸۴: حضرت عبداللہؓ سے اس حرف ''غَيْرَ اٰسِنٍ اَوْيَاسِنٍ'' کے متعلق پوچھا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے علاوہ پورا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کچھ لوگ قرآن کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کوئی ردی کھجوروں کو بکھیرتا ہے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ مجھے ایسی متشابہ سورتوں کا علم ہے جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں ملا کر پڑھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے علقمہ سے کہا تو انہوں نے ابن مسعودؓ سے ان سورتوں کے بارے میں پوچھ اس پر انہوں نے فرمایا وہ مفصل کی بیس سورتیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو، دوسورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: ایک ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا بالاتفاق اور بلا کراہت جائز ہے البتہ ایک رکعت میں دوسورتوں کو اس طرح جمع کرنا کہ ان دونوں کے درمیان ایک یا کئی سورتیں پیچھے سے چھوٹی ہوئی ہوں مکروہ ہے۔

۴۱۷: بَابُ مَاذُكِرَفِيْ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ فِيْ خُطَاهُ

۴۱۷: باب مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت اور قدموں کا ثواب

۵۸۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ سَمِعَ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

۵۸۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر

النبیّ صلّی اللہُ علیہ و سلّم قال اذا توضأ الرّجلُ فاحسن الوُضوْءَ ثم خرج الی الصّلوۃِ لایُخرجُہٗ اوْقال لا ینھزُہٗ الا ایاھالم یحط خطوۃً الّا رفعہُ اللہُ بھا درجۃً اوحطّ عنہُ بھا خطیئۃً قال ابُو عیسٰی ھذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ۔

کے نماز کے لئے نکلتا ہے بشرطیکہ سے نماز کے علاوہ کسی اور چیز نے نہ نکالا ہو، یا فرمایا نہ اٹھایا ہو تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۸: بَابُ مَاذُکِرَفِی الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّہٗ فِی الْبُیْتِ اَفْضَلُ

۴۱۸: باب مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا (نوافل) افضل ہے

۵۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاابْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِی الْوَزِیْرِنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فِی الْبُیُوْتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَالصَّحِیْحُ مَارُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یُصَلِّی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِہٖ وَ قَدْ رُوِیَ عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ صَلَّی الْمَغْرِبَ فَمَازَالَ یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ دَلَالَۃٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِی الْمَسْجِدِ.

۵۸۶: حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پس کچھ لوگ نفل پڑھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو چاہئے کہ یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس روایت کے علاوہ اسے نہیں جانتے۔ درصحیح وہ ہے جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد گھر میں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء تک نماز پڑھنے میں مشغول رہے پس اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے بعد مسجد میں بھی نماز پڑھی۔

۴۱۹: بَابُ فِی الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَایُسْلِمُ الرَّجُلُ

۴۱۹: باب جب کوئی شخص مسلمان ہو تو غسل کرے

۵۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ نَاسُفْیَانُ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِیْفَۃَ ابْنِ حُصَیْنٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّہٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَنْ یَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ

۵۸۷: حضرت قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ وہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے نہانے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرے تو اس کے لئے غسل

لِلرَّجُلِ إِذَا اَسْلَمَ اَنْ يَغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ.

کرنا اور کپڑے دھونا مستحب ہے۔

۴۲۰: بَابُ مَاذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِي دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

۴۲۰: باب بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ پڑھے

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيْرِ بْنِ سَلْمَانَ نَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سِتْرُمَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَادَخَلَ اَحَدُ هُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَقَدْرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ فِيْ هٰذَا.

۵۸۸: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء جائے تو ''بسم اللہ'' پڑھ لے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے اس روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اس کی سند قوی نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس باب میں کچھ مروی ہے۔

۴۲۱: بَابُ مَاذُكِرَ مِنْ سِيْمَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۴۲۱: باب قیامت کے دن اس امت کی نشانی وضو اور سجدوں کی وجہ سے ہوگی

۵۸۹: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ.

۵۸۹: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری امت کے چہرے سجدوں کی وجہ سے اور ہاتھ پیر وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۴۲۲: بَابُ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

۴۲۲: باب وضو دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

۵۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهِ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهِ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ اِذَا انْتَعَلَ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۵۹۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ طہارت (وضو وغیرہ) میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے اسی طرح کنگھی کرتے وقت اور جوتی پہنتے وقت بھی دائیں طرف سے ہی شروع کرنا پسند کرتے تھے۔ ابوشعثؒ کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۳ باب ذكر قدر مايجزئ من الماء في الوضوء

۵۹۱. حدثنا هناد نا وكيع عن شريك عن عبد الله بن عيسى عن ابن جبر عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه و سلم قال يجزئ في الوضوء رطلان من ماء قال ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث شريك على هذا اللفظ وروى شعبة عن عبد الله بن عبد الله بن جبر عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه و سلم كان يتوضأ بالمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي.

۴۲۳: باب وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے

۵۹۱. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے لئے دو رطل (ایک سیر) پانی کافی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کے یہ الفاظ شریک کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع (پانی) سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع (پانی) استعمال فرماتے۔

۴۲۴: باب ماذكر في نضح بول الغلام الرضيع

۵۹۲: حدثنا بندار نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة عن ابي حرب بن ابي الاسود عن ابيه عن علي بن ابي طالب عن النبي صلى الله عليه و سلم قال في بول الغلام الرضيع ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية قال قتادة هذا مالم يطعما فاذا طعما غسلا جميعا قال ابو عيسى هذا حديث حسن رفع هشام الدستوائي هذا الحديث عن قتادة ووقفه سعيد بن ابي عروبة عن قتادة ولم يرفعه.

۴۲۴: باب دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے

۵۹۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں یہ اس صورت میں ہے جب تک کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھاتے ہوں تو پھر دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو ہشام دستوائی نے قتادہ کی روایت سے مرفوع، اور سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ ہی کی روایت سے موقوف روایت کیا ہے۔

۴۲۵: باب ماذكر في الرخصة للجنب في الاكل والنوم اذا توضأ

۵۹۳: حدثنا هناد ثنا قبيصة عن حماد بن سلمة عن عطاء الخراساني عن يحيى بن يعمر عن عمار ان النبي صلى الله عليه و سلم رخص للجنب اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام ان يتوضأ وضوءه للصلوة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

۴۲۵: باب جنبی اگر وضو کر لے تو اس کے لئے کھانے کی اجازت ہے

۵۹۳: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو اس طرح وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۶: باب ماذكر في فضل الصلوة

۵۹۴. حدثنا عبد الله بن ابي زياد نا عبيد الله بن

۴۲۶: باب نماز کی فضیلت

۵۹۴ حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مُوسَى نا غالبٌ ابُوْ بِشْرٍ عَنْ اَيُّوْب بْنِ عَائِذِ الطَّائِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اُمَرَآءَ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ اَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اَنَّهُ لَا يَرْبُوْ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى وَاسْتَغْرَبَهُ جِدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ غَالِبٍ بِهٰذَا.

ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے کعب بن عجرہ میں تجھے ان امراء سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ جو شخص ان کے دروازوں پر آ کر ان کے جھوٹ کو سچ اور ان کے ظلم میں ان کی اعانت کرے گا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ حوض (کوثر) پر نہ آ سکے گا۔ اور جو ان کے دروازوں کے قریب گئے یا نہ آئے لیکن نہ تو اس نے انکے جھوٹ کی تصدیق کی ورنہ ہی ظلم پر ان کا مددگار ہوا وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں۔ یہ شخص میرے حوض (کوثر) پر آ سکے گا۔ اے کعب بن عجرہ نماز دلیل و حجت اور روزہ مضبوط ڈھال ہے (گناہوں سے) اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو۔ اے کعب بن عجرہ کوئی گوشت ایسا نہیں جو حرام مال سے پرورش پاتا ہو اور آگ کا حقدار نہ ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا وہ بھی اسے عبیداللہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسے بہت غریب کہتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ ہم سے اس حدیث کی روایت نمیر نے کی ہے اور وہ عبیداللہ بن موسیٰ سے غالب کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷۔ بَابُ مِنْهُ

۴۲۷: باب اسی سے متعلق

۵۹۵: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۵۹۵: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے پروردگار اللہ رب العزت سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امراء کا حکم مانو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابوامامہؓ سے پوچھا! آپ ﷺ نے یہ حدیث کب سنی؟ انہوں نے فرمایا میں اس وقت تیس سال کا تھا جب میں نے یہ حدیث سنی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الزَّکٰوۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

ابوابِ زکوٰۃ جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۴۲۸: بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِی مَنْعِ الزَّکٰوۃِ مِنَ التَّشْدِیْدِ

۵۹۶: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ نَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِی ظِلِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ فَرَاٰنِیْ مُقْبِلاً فَقَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَقُلْتُ مَالِیْ لَعَلَّہٗ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ هُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا فَحَثٰی بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلاً اَوْ بَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَہٗ تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِهَا وَ تَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِهَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ مِثْلُہٗ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَۃِ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْہِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاسْمُ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدَبُ بْنُ السَّکَنِ وَ یُقَالُ ابْنُ جُنَادَۃَ.

۴۲۸: باب زکوٰۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید

۵۹۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ قیامت کے دن خسارہ پانے والے ہیں۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں! میں نے سوچا کیا ہوگیا۔ شاید میرے متعلق کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ عرض کیا میرے ماں باپ آپ فدا ہوں یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں۔ فرمایا! وہ مالدار لوگ ہیں مگر جس نے ایسے ایسے اور ایسے دیا پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بنا کر دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ کی پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو شخص مرتے وقت اونٹ گائے وغیرہ بغیر زکوٰۃ کے چھوڑ جاتا ہے قیامت کے دن یہی جانور اس سے زیادہ طاقتور اور موٹا ہو کر آئے گا اور اس کو اپنے کھروں تلے روندتے اور سینگ مارتے ہوئے گزر جائے گا۔ جب وہ گزر جائے گا تو پچھلا جانور لوٹے گا اور اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی اسی کی مثل روایت مروی ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ قبیصہ بن ہلب اپنے والد وہ جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذرؓ حسن صحیح ہے۔ ابوذرؓ کا نام جندب بن سکن ہے نہیں ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ ابْنِ مُوْسٰی عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ الدَّیْلَمِ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ الْاَکْثَرُوْنَ اَصْحَابُ عَشْرَۃِ الْاٰفٍ.

۵۹۷: ہم سے روایت کی عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے۔ انہوں نے کہا کہ "اَکْثَرُوْنَ" یعنی مالدار سے مراد دس ہزار والے ہیں (یعنی سکہ رائج الوقت جیسے روپیہ، ریال، درہم)

خلاصۃ الباب: لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی "طہارت و پاکیزگی" کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے بقیہ مال کی تطہیر ہوجاتی ہے زکوٰۃ کی فرضیت تو ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ ہی میں ہوچکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا نیز اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی مدینہ طیبہ میں نصاب وغیرہ کی تحدید حافظ ابن حجر کی تحقیق کے مطابق ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے ہوئی واللہ اعلم۔ اس حدیث شریف میں زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود جو شخص ادا نہ کرے اس کو وعید سنائی ہے اور بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اُس نے اُس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو وہ دولت قیامت کے دن اُس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گی جس کی انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں (جس سانپ میں یہ دو باتیں پائی جائیں وہ انتہائی زہریلہ سمجھا جاتا ہے) پھر وہ سانپ اُس (زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل) کے گلے کا طوق بنادیا جائیگا (یعنی اس کے گلے میں لپٹ جائے گا) پھر اُس کی دونوں باچھیں پکڑے گا (اور کاٹے گا) اور کہے گا کہ میں تیری دولت ہوں میں تیرا خزانہ ہوں یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سورۃ ال عمران رکوع ۱۹ کی آیت تلاوت فرمائی۔

۴۲۹: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَدَّیْتَ الزَّکٰوۃَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْکَ

۴۲۹: باب زکوٰۃ کی ادائیگی سے کا فرض ادا ہونا

۵۹۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّیْبَانِیُّ نَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَیْرَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّیْتَ زَکٰوۃَ مَالِکَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْکَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ اَنَّهٗ ذَکَرَ الزَّکٰوۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَتَطَوَّعَ وَابْنُ حُجَیْرَۃَ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَیْرَۃَ الْبَصْرِیُّ.

۵۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو تو نے اپنا فرض ادا کردیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زکوٰۃ کا تذکرہ فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تم خوشی سے صدقہ دینا چاہو۔ ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ بصری ہے۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ

۵۹۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی

عَبْدُالْحَمِيْدِ الْكُوْفِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَبْتَدِئَ الْاَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَثٰى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا

عقلمند دیہاتی نبی اکرم ﷺ سے سوال پوچھے تو ہم بھی وہاں موجود ہوں۔ ہم اس خیال میں تھے کہ ایک اعرابی آیا اور آپ ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور کہا اے محمد ﷺ آپ ﷺ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور کہا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا قسم ہے اس رب کی جس نے آسمانوں کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو گاڑا۔ کیا اللہ ہی نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا آپ ﷺ کا قاصد کہتا ہے آپ ﷺ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض بتاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ ﷺ کو اس کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ ہم پر ہر سال ایک ماہ کے روزے رکھنا فرض ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اعرابی نے کہا: آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمارے مال پر زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اعرابی نے کہا اس پروردگار کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا کیا اس کا حکم بھی اللہ نے دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ ہم میں سے جو صاحب استطاعت ہو اس کے لئے بیت اللہ کا حج فرض قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو رسول بنایا، کیا یہ حکم بھی اللہ نے دیا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ پھر اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو دین حق دے کر بھیجا ہے میں اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی اس سے زیادہ کروں گا۔ پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اعرابی سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث

الْوجه عَنْ انسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم سمعتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ قَالَ بَعْضُ اهْلِ الْحدِيْثِ فِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْقِرَاءَ ةَ عَلَى الْعالِم وَالْعرْضَ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْاَعْرَابِيَّ عرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم فَاَقَرَّبِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم.

اس سند سے حسن ہے اوراس سند کے علاوہ بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ بعض محدثین اس حدیث سے یہ حکم مستنبط کرتے ہیں کہ استاد کے سامنے پڑھنا اور پیش کرنا سماع ہی کی طرح جائز ہے۔ان کی دلیل اعرابی کی یہ حدیث ہے کہ اس نے آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا جس پر آپ ﷺ نے اقرار کیا۔

۴۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ

۴۳۰: باب سونے اور چاندی پر زکوٰۃ

۶۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَعْمَشُ وَ اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عِنْدِيْ صَحِيْحٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ عَنْهُمَا جَمِيْعًا.

۶۰۰: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے (خدمت کے) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی پس تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو۔ چالیس درہموں میں ایک درہم ہے۔ پھر مجھے یک سونوے (۱۹۰) درہم میں سے زکوٰۃ نہیں چاہیے۔ ہاں اگر دوسو (درہم) ہوجائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے۔ اس باب میں ابوبکر صدیقؓ اور عمرو بن حزمؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اعمش اور ابوعوانہ وغیرہ، ابواسحٰق سے وہ حارث سے وہ عاصم بن ضمرہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی راوی بھی ابواسحٰق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میرے نزدیک دونوں صحیح ہیں۔ ممکن ہے کہ ابواسحٰق دونوں سے روایت کرتے ہوں۔

خلاصۃ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے پھر اکثر علماء ہند کے نزدیک دوسو درہم ساڑھے باون تولہ چاندی مساوی ہیں اور ایک درہم تین ماشہ ایک رتی اور یک پانچ رتی (یک رتی کا پانچواں حصہ) کے مساوی ہے الحاصل دوسو درہم سے کم مال پر زکوٰۃ نہیں ہے جب دوسو درہم ہوجائیں تو اس میں پانچ درہم واجب ہونگے پھر دوسو سے زائد پر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کچھ واجب نہیں البتہ جب دوسو درہم چالیس درہم سے زیادہ ہوجائیں تو اس وقت ایک درہم اور واجب ہوگا یعنی دوسو چالیس پر بھی پانچ درہم واجب ہونگے اس کے برعکس امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک دوسو درہم سے زائد میں بھی اسی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

۴۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي زَكوٰةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

۶۰۱: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْهَرَوِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلِ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ اِلَى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَ عُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ فِيْهِ فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَ فِيْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِيَاهٍ وَفِيْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِيْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَ ثَلٰثِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَ اَرْبَعِيْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ اَبْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِي الشَّاءِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَازَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَاكَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَّمَ الشَّاءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ ثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَاَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

۴۳۱: باب اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

۶۰۱: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب زکوٰۃ لکھوائی لیکن ابھی اپنے عمال کو بھیج نہ پائے تھے کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی آپ ﷺ نے اسے اپنی تلوار کے پاس رکھ دیا تھا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات تک اس پر عمل کیا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک۔ اس میں یہ تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار، پچیس میں اونٹ کا ایک سال کا بچہ، پینتیس (۳۵) سے پینتالیس (۴۵) تک دو سال کی اونٹنی۔ پینتالیس سے ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی۔ ساٹھ سے پچھتر تک چار سال کی اونٹنی۔ اگر اس سے زیادہ ہوں تو نوے تک دو سال کی دو اونٹنیاں، اگر اس سے زیدہ ہوں تو ایک سو بیس (۱۲۰) اونٹوں تک تین تین سال کی دو اونٹنیں۔ اور اگر ایک سو بیس سے بھی زیادہ ہوں۔ تو ہر پچاس اونٹوں پر ایک تین سال کی اونٹنی اور ہر چالیس اونٹوں پر ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ ہے۔ جب کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں پھر ایک سو بیس سے دو سو بکریوں تک دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور ہر سو (۱۰۰) بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ پھر اگر اس سے زیادہ ہوں تو سو (۱۰۰) تک کوئی زکوٰۃ نہیں۔ پھر متفرق اشخاص کی بکریاں یا اونٹ جمع نہ کئے جائیں۔ اور اسی طرح کسی ایک شخص کی متفرق نہ کی جائیں تاکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنی پڑے۔ اور اگر ان میں دو شریک ہوں تو آپس میں برابر تقسیم کر لیں اور زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار جانور نہ لیا جائے۔ زہری کہتے ہیں کہ جب زکوٰۃ لینے والا (عامل) آئے تو بکریوں کو تین حصوں (یعنی اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ میں) تقسیم کرے اور وصول کرتے وقت اوسط درجے سے زکوٰۃ وصول کرے۔ زہری نے گائے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

وَبَهْزِبْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَقَدْ رَوٰی یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَلَمْ یَرْ فَعُوْهُ وَاِنَّمَا رَفَعَهٗ سُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ۔

اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے، ابوذرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن ہے اور عام فقہا کا اس پر عمل ہے۔ یونس بن یزید اور کئی دوسرے راویوں نے اسے زہری سے بحوالہ سالم موقوفاً روایت کیا ہے اور سفیان بن حسین نے مرفوع روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے مذہب کی دلیل ہے یعنی کہ اس عدد میں جتنی اربعینات (چالیس) ہوں اتنی بنت لبون (دوسالہ) اور جتنی خمسینات (پچاس) ہوں اتنے حقے واجب ہونگے مثلاً ایک سوبیس تک باتفاق دو حقے تھے اب ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہو جائیں گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اربعینات ہیں (تین چالیس) پھر ایک سو تیس پر دو بنت لبون اور ایک حقہ واجب ہوگا کیونکہ یہ عدد دو اربعینات اور ایک خمسینات پر مشتمل ہے اور ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہونگے علیٰ ھذا القیاس ہر دس پر فریضہ تبدیل ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک انکے برخلاف یہ ہے کہ ایک سو بیس تک دو حقے واجب رہیں گے اس کے استیناف نیا فریضہ ناقص ہو یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حقے اور چار بکریاں ہوں گی اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہونگے اس کے بعد استیناف کامل ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ ایک سو ستر پر تین حقے اور چار بکریاں واجب ہوں گی۔ حنفیہ کا استدلال حضرت عمرو بن حزمؓ کے صحیفہ سے ہے۔ طحاویؒ اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں حضرت علیؓ کے آثار اور حضرت ابن مسعودؓ کے آثار مروی ہیں پھر خاص طور سے حضرت علیؓ کا اثر اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ صحیحین کی روایت کے مطابق ان کے پاس احادیث نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا ایک صحیفہ موجود تھا جو ان کی تلوار کی قراب (نیام) میں رہتا تھا اس میں آنحضرت ﷺ نے ان کو دوسرے امور کے علاوہ اونٹوں کی عمروں کے احکام بھی لکھوائے تھے لہٰذا ظاہر یہی ہے کہ ان کی بیان کردہ تفصیل اسی صحیفہ کے مطابق ہوگی جہاں تک حدیث کا تعلق ہے وہ مجمل ہے اور حضرت عمرو بن حزمؓ کی روایت مفصل ہے لہٰذا مجمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف ائمہ ثلاثہ اور حنفیہ کے درمیان یہ ہے کہ اگر کوئی مال دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تو زکوٰۃ ہر شخص کے الگ الگ حصے پر نہیں بلکہ مجموعے پر واجب ہوتی ہے مثلاً اگر اسی بکریاں دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہیں تو ایک بکری دونوں پر واجب ہوگی بشرطیکہ دونوں شخص مال کی ملکیت میں شریک اور مال دونوں میں مشترک ہو اس کا نام خلطۃ الشیوعی ہے۔ دوسری صورت یہ کہ دونوں اشخاص مال کی ملکیتوں میں تو باہم شریک نہ ہوں بلکہ دونوں کی ملکیت جدا جدا ہوں لیکن دونوں کا باڑا ایک ہو چرواہا، چراگاہ، دودھ دوہنے والا، بیاھنے والا نہر ایک ہو۔ اس کا نام خلطۃ الجوار ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں پر الگ الگ زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی اسی بکریوں میں ہر ہر شخص پر ایک ایک بکری ہوگی، تفصیل کیلئے علماء سے رجوع کیا جائے۔

۴۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْبَقَرِ

۴۳۲: باب گائے، بیل کی زکوٰۃ

۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ الْمُحَارِبِیُّ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ

۶۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اَلاشجُّ قالا نا عبدُالسَّلامِ بنُ حربٍ عَنْ خُصَيفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ و سَلَّمَ قَالَ فِيْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تبيعٌ اَوْ تبيعةٌ وَفِي كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ و فِي الْبَاب عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قال ابُوْ عِيْسٰى هٰكذا روى عبدُالسَّلامِ بْنُ حرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ وَ عَبْدُالسَّلامِ ثقةٌ حافظٌ وروى شريكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللهِ وَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

ﷺ نے فرمایا تیس گائے (یا بیل) پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا ہے اور ہر چالیس گائے (یا بیل) پر دو سال کی گائے ہے۔ اس باب میں معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبدالسلام بن حرب نے بھی خصیف سے اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالسلام ثقہ اور حافظ ہیں۔ شریک اس حدیث کو خصیف سے وہ ابوعبیدہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْعِدْلَهٗ مُعَافِرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ وَ هٰذَا اَصَحُّ.

۶۰۳: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ تیس گائے پر ایک سال کی گائے یا بیل اور چالیس پر دو سال کی گائے زکوٰۃ لوں اور پھر ہر جوان آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑے (جزیہ کے طور پر) لوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے اور وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا زکوٰۃ لینے کا......الخ۔ یہ حدیث اصح ہے۔

۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِاللهِ شَيْئًا قَالَ لَا.

۶۰۴۔ ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر انہوں نے شعبہ انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ آپ کو عبداللہ کی کچھ باتیں یاد ہیں فرمایا نہیں۔

۴۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

۴۳۳: باب زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے

۶۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ و سَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ

۶۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا! تم اہل کتاب کی ایک قوم پر سے گزرو گے لہٰذا تم انہیں دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ سے قبول کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان

رَسُوْلُ اللهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْ الذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْ الِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْ الِذٰلِکَ فَاِيَّاکَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهٗ نَافِذٌ.

پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ یہ بھی قبول کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے اموال پر بھی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر غریبوں کو دی جاتی ہے اگر وہ لوگ اسے بھی قبول کرلیں تو تم ان کے بہترین مال میں سے زکوٰۃ لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ۔اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابومعبد، ابن عباسؓ کے مولی ہیں انکا نام نافذ ہے۔

۴۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَدَقَةِ وَالزَّرْعِ وَالثَّمَرِ وَالْحُبُوْبِ

۴۳۴: باب کھیتی پھلوں اور غلّے کی زکوٰۃ

۶۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْ مَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.

۶۰۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اس طرح پانچ اوقیہ[1] (ساڑھے باون تولہ چاندی) چاندی سے کم پر اور پانچ وسق[2] (ساٹھ صاع) سے کم غلے پر بھی زکوٰۃ نہیں ۔اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہم، جابر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ وَ شُعْبَةُ وَمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَخَمْسَةُ

۶۰۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہؒ اور مالک بن انسؓ سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عبدالعزیز کی عمرو بن یحییٰ سے مروی حدیث کے مثل ۔اور یہ انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے ۔اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ پانچ اوسق سے کم غلے وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ اوسق تین سو صاع ہوئے ۔نبی

[1] پانچ اوقیہ چاندی تقریباً ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔
[2] اوسق وسق کی جمع ہے اس پیمانہ کی مقدار ساٹھ صاع ہوتی ہے اور پانچ وسق تقریباً (۲۵) پچیس من کا ہوتا ہے۔ (مترجم)۔

اَوْ سُقٍ سِتُّ مِائَةِ صَاعٍ وَصَاعُ اَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ وَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَالْاُوقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَخَمْسُ اَوَاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ يَعْنِيْ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِ بِلِ صَدَقَةٌ فَاِذَابَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ وَفِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ.

اکرم ﷺ کا صاع پانچ اور ایک تہائی رطل کا ہے (یعنی 3÷5×1) اوراہل کوفہ کا صاع آٹھ رطل کا ہے ور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دوسو درہم ہوئے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔ پھر جب پچیس اونٹ ہوجائیں تو ایک سال کی اونٹنی اور اگر اس سے کم ہوں تو ہر پانچ پر ایک بکری زکوۃ ادا کرنا ہوگی۔

خلاصۃ الباب : امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زرعی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ اس کی ہر قلیل وکثیر مقدار پر عشر واجب ہے امام صاحب دلیل اولاً قرآنی آیت ہے (وَاٰتُوْا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهٖ) سورہ انعام آیت ۱۴۱) اس زرعی پیداوار پر جس حق کا ذکر کیا گیا ہے وہ مطلق ہے اس میں قلیل وکثیر کی کوئی تفریق نہیں ۔ دوسری دلیل بخاری کی حدیث ہے جہاں تک حدیث کا تعلق ہے اس حدیث میں صدقہ سے زکوۃ مراد ہے اور یہ اُس زرعی پیداوار کا بیان ہے جو تجارت کے لئے حاصل کی گئی ہو اس کی پیداوار جب دوسو درہم کی قیمت کو پہنچ جائے اُس زمانہ میں چونکہ پانچ وسق دوسو درہم کے مساوی ہوتے تھے اس لئے پانچ وسق کو نصاب مقرر کیا گیا۔

۴۳۵: بَابُ مَاجَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ صَدَقَةٌ

۴۳۵: باب گھوڑے اور غلام پر زکوۃ نہیں

۶۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَلِيٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الرَّقِيْقِ اِذَا كَانُوْا لِلْخِدْمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنُوْا لِلتِّجَارَةِ فَاِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ فَفِيْ اَثْمَانِهِمُ الزَّكٰوةُ اِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ.

۶۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام پر زکوۃ نہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے لئے رکھے ہوئے غلاموں پر زکوۃ نہیں۔ البتہ اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان پر سال گزر جانے کے بعد ان کی قیمتوں پر زکوۃ ادا کی جائے۔

خلاصۃ الباب: ائمہ ثلاثہ کے نزدیک گھوڑوں پر جو کہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوۃ نہیں ہے ان کی دلیل حدیث باب ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوۃ واجب ہے ان کی دلیل صحیح مسلم شریف میں ہے۔ نیز حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے پر ایک دینار وصول فرمایا کرتے تھے چنانچہ

امام صاحبؒ کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہے۔

۴۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ زَکٰوةِالْعَسَلِ

۶۰۹ حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی النَّیسَابُوْرِیُّ نَا عَمْرُوبْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ التِّنِّیْسِیُّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُوْسَی بْنِ یَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشَرَةِاَزْقٍ زِقٌّ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَیَّارَةَ الْمُتَعِیِّ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَلَا یَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ هٰذَا الْبَابِ کَبِیْرُ شَیْءٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ فِی الْعَسَلِ شَیْءٌ.

۴۳۶: باب شہد کی زکوٰۃ

۶۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سیارہ متعی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک شہد پر زکوٰۃ نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی وجہ سے احناف امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے۔ جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر نہیں۔

۴۳۷: بَابُ مَاجَاءَ لَا زَکٰوةَ عَلَی الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ

۶۱۰: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا هَارُوْنُ ابْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِیُّ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَکٰوةَ عَلَیْهِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَرَّاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ.

۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ نَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَکٰوةَ فِیْهِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهٖ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَرَوَاهُ اَیُّوْبُ وَعُبَیْدُاللّٰهِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ

۴۳۷: باب مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں جب اس پر سال نہ گزر جائے

۶۱۰: حضرت بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں سراء بنت نبہان سے بھی روایت ہے۔

۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زکوٰۃ کا نصاب مکمل ہونے کے بعد مال پایا اس پر اللہ کے نزدیک ایک سال مکمل ہونے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ یہ حدیث عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کی حدیث سے اصح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اسے ایوب، عبیداللہ اور کئی حضرات بھی نافع سے اور وہ ابن عمر رضی

بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا زَكٰوةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَالٌ تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنِ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ اَنْ يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنَّهُ يُزَكِّي الْمَالَ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِيْ وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ۔

اللہ عنہم سے موقوف روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ انہیں احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور کئی دوسرے علماء نے ضعیف کہا ہے اور یہ کثیر الغلط ہیں۔ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انس، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگر مال زکوٰۃ پر سال پورا ہونے سے پہلے کچھ اور مال حاصل ہو گیا تو پہلے مال کے ساتھ نئے مال کی زکوٰۃ بھی دینی پڑے گی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

خلاصۃ الباب: مال مستفاد اصطلاح شریعت میں اس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوٰۃ مکمل ہو جانے کے بعد درمیان سال میں حاصل ہوا ہو۔ اس کی کئی صورتیں ہیں۔ ۱۔ پہلے سونا چاندی بقدر نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ اونٹ آ گئے اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ یہ حاصل ہونے والے مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا بلکہ دونوں کا سال الگ الگ شمار کیا جائے گا کیونکہ ان دونوں مالوں کی جنس ایک نہیں ہے اگر دونوں مال ایک جنس میں سے ہوں اور حاصل ہونے والا مال پہلے مال کی بڑھوتری ہے مثلاً پہلے مال تجارت تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہو تو اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ اسے مال کو ملایا جائے گا اور دونوں کا سال ایک شمار کیا جائے گا اور پہلے مال پر سال گذرنے پر دونوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۴۳۸: بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

۴۳۸: باب مسلمانوں پر جزیہ نہیں

۶۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ۔

۶۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جگہ دو قبلے والوں کا رہنا ٹھیک نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

۶۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَجَدِّ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ

۶۱۳: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی سند سے اسی کی حدیث مثل۔ اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلاً وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّصْرَانِیَّ اِذَا اَسْلَمَ وُضِعَتْ عَنْهُ جِزْيَةُ رَقَبَتِهٖ وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ جِزْيَةُ عُشُوْرٍ اِنَّمَا یَعْنِیْ بِهٖ جِزْيَةَ الرَّقَبَةِ وَفِی الْحَدِیْثِ مَا یُفَسِّرُ ھٰذَا حَیْثُ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ.

عباسؓ کی حدیث قابوس بن ابوظبیان سے اور وہ اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی نصرانی اسلام قبول کر لے تو اس سے جزیہ معاف ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول کہ مسلمانوں پر جزیہ عشور نہیں "اس سے مراد جزیہ ہی ہے" اس حدیث سے اس کی تفسیر ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا عشور یہود و نصاریٰ کیلئے ہی مسلمانوں کے لئے نہیں۔

خلاصۃ الباب: یہ حکم جزیرہ عرب کے ساتھ مختص ہے لہٰذا ایسے تمام افراد جن کا قبلہ مسلمانوں کے قبلہ سے مختلف ہے ان کو جزیرہ عرب میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دیا تھا تفصیل کیلئے بخاری ج ا ص ۱۲۲۶ اور معارف السنن لمعرفۃ البنوریؒ۔

۴۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ زَکٰوةِ الْحُلِیِّ

۴۳۹: باب زیور کی زکوٰۃ

۶۱۴: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ اَخِیْ زَیْنَبَ امْرَاۃِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَھْلِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

۶۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے عورتو! صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے دو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔

۶۱۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَخِیْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهٗ ھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَھِمَ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَقَالَ عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ اَخِیْ زَیْنَبَ وَالصَّحِیْحُ اِنَّمَا ھُوَ عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَخِیْ زَیْنَبَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰی فِی الْحُلِیِّ زَکٰوةً فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِکَ فَرَاٰی بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ فِی الْحُلِیِّ زَکٰوةَ

۶۱۵: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہ ابووائل عمرو بن حارث جو عبداللہ کی بیوی زینب کے بھتیجے ہیں زینب سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے اصح ہے۔ ابومعاویہ کو حدیث میں وہم ہوگیا ہے پس وہ کہتے ہیں "عَمْرُوبْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَخِیْ زَیْنَبَ" جب کہ صحیح یہ ہے "عَمْرُوبْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَخِیْ زَیْنَبَ" اور عمرو بن شعیب سے بھی مروی ہے وہ اپنے والد اور ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیور میں زکوٰۃ تجویز کی۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعینؒ کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے

مـاكـان مِنْهُ ذَهَبٌ وَ فِضَّةٌ و به يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعبدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَانَسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَبِه يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

اور چاندی کا ہو۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارکؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور اسی طرح بعض فقہاء تابعینؒ سے بھی مروی ہے اور مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ فَقَالَتَالَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَازَكٰوتَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْرَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَاالْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَيْءٌ.

۶۱۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ دو عورتیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو: انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو مثنی بن صباح نے بھی عمرو بن شعیب سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اور اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث حنفیہ کے مسلک کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے استعمالی زیورات پر بھی زکوۃ ہے بعض دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نہیں۔

۴۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي زَكٰوةِ الْخَضْرَاوَاتِ

۴۴۰: باب سبزیوں کی زکوٰۃ

۶۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَهِيَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَيْءٌ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

۶۱۷: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ سبزیوں یعنی ترکاریوں وغیرہ کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں کچھ نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور یہ روایت موسیٰ بن طلحہ سے مرسلاً مروی ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سبزیوں (ترکاری)

مُرْسَلاً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ شُعْبَةُ وَغَيْرُهٗ وَ تَرَكَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ.

پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ حسن وہ ابن عمارہ ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبداللہ بن مبارک نے ان سے روایت لینا چھوڑ دیا۔

۴۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالْاَنْهَارِ وَغَيْرِهٖ

۴۴۱: باب نہری زمین کی کھیتی پر زکوٰۃ

۶۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰى الْاَنْصَارِيُّ عَاصِمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ نَاالْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُوَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِوَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَوَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُكَيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلاً وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي هٰذَاالْبَابِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ.

۶۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھیتی بارش کے پانی یا چشموں (نہروں) کے پانی سے سیراب کی جائے اس کا دسواں حصہ اور جسے جانوروں (یا رہٹ اور ٹیوب ویل وغیرہ) سے پانی دیا جائے اس کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث صحیح ہے اور اسی پر اکثر فقہاء کا عمل ہے۔

۶۱۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ سَنَّ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۱۹: سالم اپنے والد اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عشری[1] زمین میں دسواں حصہ مقرر فرمایا، اور جس زمین کو ڈول وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ مقرر فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيْمِ

۴۴۲: باب یتیم کے مال کی زکوٰۃ

۶۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ

۶۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل

---

[1] عشری زمین سے مراد وہ اشجار یا فصلیں ہیں جو پانی کے کنارے ہوتے ہیں انہیں پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ خود ہی اپنی جڑوں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔

مُوسَى نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّى ابْنَ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَرَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةً مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَقَالَ هُوَ عِنْدَنَا وَاهٍ وَمَنْ ضَعَّفَهٗ فَاِنَّمَا ضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّهٗ يُحَدِّثُ مِنْ صَحِيْفَةِ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فَيَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَيُثْبِتُوْنَهٗ مِنْهُمْ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَغَيْرُهُمَا۔

کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا جو کسی مالدار یتیم کا والی ہو تو اسے چاہئے کہ اس مال سے تجارت کرتا رہے اور یوں ہی نہ چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو کہ زکوۃ دیتے دیتے اس کا مال ختم ہو جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے اس لئے کہ مثنی بن صباح ضعیف ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے خطبہ پڑھا..... الخ اور پھر یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ کئی صحابہ کرامؓ کے نزدیک یتیم کے مال پر زکوۃ ہے ان صحابہ کرام میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ شامل ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوۃ نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ عمرو بن شعیب، عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص ہیں۔ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے احادیث سنی ہیں۔ یحیٰی بن سعید نے عمرو بن شعیبؒ کی حدیث میں کلام کیا ہے اور فرمایا وہ ہمارے نزدیک ضعیف ہیں۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) جس نے بھی انہیں ضعیف کہا ہے اس کے نزدیک ضعف کی وجہ یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اکثر علماء محدثین عمرو بن شعیب کی حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہیں جن میں احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں۔

خلاصۃ الابواب: ( ) اس حدیث سے استدلال کر کے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد اور صاحبین یہ کہتے ہیں کہ ترکاری وغیرہ پر عشر واجب نہیں ان کے نزدیک عشر صرف ان چیزوں پر ہے جو سڑنے والی نہ ہو۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ عشر واجب ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ عامل کی جانب سے مطالبہ نہیں ہوگا۔ (۲)۔ حدیث باب کی بنا پر ائمہ ثلاثہ اس بات کے قائل ہیں کہ یتیم نابالغ کے مال میں بھی زکوۃ واجب ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں بچے کے مال پر زکوۃ واجب نہیں ان کا استدلال سنن نسائی اور ابوداؤد وغیرہ کی مرفوع روایت سے ہے۔ جس طرح نابالغ پر نماز وغیرہ دوسرے عبادات واجب نہیں ہیں اس طرح زکوۃ بھی واجب نہیں۔

۴۴۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْعَجْمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۴۳: باب حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ (زکوۃ) ہے

۶۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیوان کے کسی کو زخمی کرنے پر اور کسی کے کنویں یا کان میں گر کر زخمی یا ہلاک ہونے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ (زکوۃ) ہے۔

اس باب میں انس بن مالکؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبادہ بن صامتؓ، عمرو بن عوفؓ مزنی اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: ''عجماء'' کے معنی حیوان اور ''جبار'' کے معنی ہدر (معاف) ہیں (۱) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی حیوان کسی کو زخمی کر دے تو یہ زخم معاف ہے اور اس کی دیت کسی پر واجب نہ ہوگی لیکن یہ حکم اس وقت ہے جبکہ حیوان کے ساتھ کوئی ہانکنے والا نہ ہو اور اگر کوئی اس کو چلانے والا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ زخمی کرنے میں اس کی غلطی اور غفلت کو دخل ہے تو ضمان و دیت اس چلانے والے پر ہوگی اور موجودہ دور میں موٹروں وغیرہ کا حکم یہی ہے (۲) اگر کوئی شخص کسی کی کان میں گر کر ہلاک ہو جائے یا اس کو کوئی زخم آجائے تو اس کا خون ہدر (معاف ہے) (۳) رکاز لغت میں مرکوز کے معنی میں ہے اور ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین میں دفن کی گئی ہو چنانچہ اگر کسی شخص کو کہیں سے مدفون خزانہ ہاتھ آجائے تو بالاتفاق۔ اس کا خمس ۱/۵ بیت المال کو دینا واجب ہے۔

فائدہ: اسلام نے مقادیر زکوۃ کی تعیین میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ جس مال کے حصول میں جتنی دشواری ہو اس پر زکوۃ اتنی ہی کم واجب ہو چنانچہ سب سے زیادہ آسانی سے مال مدفون حاصل ہوتا ہے لہٰذا اس پر سب سے زیادہ شرح عائد کی گئی ہے پھر اس سے کچھ زیادہ مشقت اس زرعی پیداوار کے حصول میں ہوتی ہے چنانچہ اس پر اس سے کم شرح یعنی عشر لگایا گیا۔

۴۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخَرْصِ

۶۲۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يَقُوْلُ جَآءَ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَتَّابِ

۴۴۴: باب غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنا

۶۲۲: حبیب بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مسعود بن نیار سے نقل کرتے ہیں کہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی چیز کا اندازہ لگا لو تو اسے لے لو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو۔ اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا و عتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ

بْنِ اَسِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْخَرْصِ وَبِحَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَاَحْمَدُ وَالْخَرْصُ اِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ مِنَ الرُّطَبِ وَالْعِنَبِ مِمَّا فِيْهِ الزَّكٰوةُ بَعَثَ السُّلْطَانُ خَارِصًا فَخَرَصَ عَلَيْهِمْ وَالْخَرْصُ اَنْ يَنْظُرَ مَنْ يُبْصِرُ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَخْرُجُ مِنْ هٰذَا مِنَ الزَّبِيْبِ كَذَا وَمِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَيُحْصِىْ عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذٰلِكَ فَيُثْبِتُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُخَلِّىْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثِّمَارِ فَيَصْنَعُوْنَ مَا اَحَبُّوْا وَاِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ اَخَذَ مِنْهُمُ الْعُشْرَ هٰكَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

اکثر اہل علم کا عمل سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ خرص یعنی تخمینہ سے مراد یہ ہے کہ جب ایسی کھجور اور انگور وغیرہ کا پھل پک جائے جن میں زکوٰۃ ہے تو حکمران ایک تخمینہ لگانے والے کو بھیجتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس سے کتنی مقدار میں پھل وغیرہ اترے گا۔ اس اندازہ لگانے والے کو ''خارص'' کہتے ہیں۔ خارص اندازہ لگانے کے بعد انہیں اس کا عشر بتا دیتا ہے کہ پھلوں کے اترنے پر اتنی زکوٰۃ ادا کرنا۔ پھر وزن کرنے کے بعد مالک کو اختیار دیتا ہے کہ وہ جو چاہیں کریں پھر جب پھل پک جائے تو ان سے اس کا عشر (یعنی دسواں حصہ) لے لے۔ بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِىُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَصَحُّ

۶۲۳: حضرت عتاب بن اسیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خارص کو لوگوں کے پھلوں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے اور اسی اسناد سے یہ بھی مروی ہے نبی ﷺ نے انگوروں کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ بھی اسی طرح لگایا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے، پھر خشک ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے۔ امام ابو موسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن جریج نے اسے ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابن جریج کی حدیث غیر محفوظ ہے اور سعید بن مسیّب کی عتاب بن اسید سے روایت اصح ہے۔

خلاصة الباب: امام شافعیؒ و احناف یہ کہتے ہیں کہ محض اندازے سے عشر نہیں وصول کیا جا سکتا بلکہ پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس سے عشر وصول کیا جائے گا۔

۴۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

۶۲۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَايَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَايَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَيَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَصَحُّ.

۴۴۵: باب انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والا عامل

۶۲۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والا عامل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین (رحمہم اللہ) کے نزدیک ضعیف ہیں جب کہ محمد بن اسحق رحمہ اللہ کی روایت اصح ہے۔

۴۴۶: بَابُ فِي الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ

۶۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نِعِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِيْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهٰكَذَا يَقُوْلُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَالصَّحِيْحُ سِنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهٗ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نِعِهَا يَقُوْلُ عَلَى الْمُعْتَدِيْ مِنَ الْاِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَانِعِ اِذَا مَنَعَ.

۴۴۶: باب زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنا

۶۲۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ام سلمہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس لیے کہ احمد بن حنبلؒ نے سعد بن سنان کے متعلق کلام کیا ہے۔ لیث بن سعد سے بھی ایسی ہی روایت ہے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے اور وہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا کہ صحیح نام سنان بن سعد ہے۔ اور آپ ﷺ کا فرمان کہ ''زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا گناہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر ہے۔

۴۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رِضَى الْمُصَدِّقِ

۶۲۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُجَالِدٍ

۴۴۷: باب زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنا

۶۲۶: حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضًى

فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ کا عامل آئے تو اسے اس وقت تک جدا نہ کرو جب تک وہ تم سے خوش نہ ہو جائے۔

۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

۶۲۷: روایت کی ہم سے ابو عمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی انہوں نے داؤد انہوں نے جریر انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں داؤد کی شعبی سے مروی حدیث مجالد کی حدیث سے اصح ہے اور مجالد کو بعض اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے اور وہ بہت غلطیاں کرنے والے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) صدقہ، مالک اور عامل کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ سے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہیں اب اگر عامل حق سے زائد طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گنہگار ہوگا۔ (۲) اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کی وصولیابی کے سلسلے میں عامل اور مالک دونوں کو کچھ آداب سکھائے ہیں چنانچہ جہاں عامل کو ظلم و زیادتی سے رُکنے اور حق وانصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہیں اصحاب اموال کو اس کی تلقین کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں وسیع القلبی کا مظاہرہ کریں اور مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) عامل کو بہر صورت راضی رکھیں۔

۴۴۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

۴۴۸: باب زکوٰۃ مال داروں سے لے کر فقراء میں دی جائے

۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِيْ فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيْمًا فَأَعْطَانِيْ مِنْهَا قَلُوْصًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۲۸: عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کا عامل زکوٰۃ آیا اور اس نے مالداروں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد ہمارے غریبوں میں تقسیم کردی۔ ایک میں یتیم بچہ تھا پس مجھے بھی اس میں سے ایک اونٹنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن جحیفہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۴۴۹: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

۴۴۹: باب کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

۶۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ وَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا شَرِيْكٌ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

۶۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سوال کیا اس حال میں کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے وہ قیامت کے دن اس

يَزِيدَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْكُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

طرح آئے گا کہ اس سوال کی وجہ سے اس کا منہ چھلا ہوگا۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے ''خموش'' فرمایا یا ''خدوش'' یا ''کدوح'' آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کفایت کے بقدر مال کتنا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے۔ شعبہ نے حکیم بن جبیر پر اس حدیث کی وجہ سے کلام کیا ہے۔

۶۳۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ جُبَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْغَيْرُ حَكِيْمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَالِحَكِيْمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَوَسَّعُوْا فِيْ هٰذَا وَقَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْاَكْثَرُ وَهُوَ مُحْتَاجٌ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنَ الزَّكٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ.

۶۳۰: محمود بن غیلان یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان سے اور وہ حکیم بن جبیر سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ اس پر شعبہ کے ساتھی عبداللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا کاش کہ شعبہ کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی۔ سفیان نے کہا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ سفیان نے کہا میں نے زبید کو بھی محمد بن عبدالرحمن بن یزید کے حوالے سے یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر ہمارے بعض علماء کا عمل ہے اور یہی ثوریؒ عبداللہ بن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں لیکن بعض اہل علم حکیم بن جبیر کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس پچاس یا اس سے زیادہ درہم بھی ہوں تو بھی اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ محتاج ہو اور یہ امام شافعیؒ اور دوسرے علماء و فقہاء کا قول ہے۔

۴۵۰: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

۴۵۰: باب کس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَاسُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَفِي

۶۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غنی اور تندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ

البَاب عن ابی هریرة وحُبْشِیّ بن جُنادة وقبیصة بن المُخارق قال ابُو عیسٰی حَدیثُ عبد الله بن عمرو حدیثٌ حسنٌ وَقَدْ روی شُعْبَةُ عن سعْدِ بن ابراهیم هذا الحدیثَ بهذا الا سْنادِ ولَم یرفعْهُ وقد رُوی فی غیر هذا الحدیث عن النّبیّ صلّی اللهُ علیه و سلّم لا تحلُّ المسْئالةُ لِغنیّ وَلا لذی مرّةٍ سویّ واذا کان الرَّجلُ قویًّا مُحتاجاوَلم یکُنْ عِنْدَهُ شَیْءٌ فتُصُدّق علیه اجزأ عن المُتصدّقِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ وَجْهُ هذا الحَدیث عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَی الْمَسْئالَةِ.

ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی سعد بن ابراہیم کے حوالے سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میر اور تندرست آدمی کے لئے مانگنا جائز نہیں لیکن اگر کوئی شخص تندرست ہونے کے باوجود محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس صورت میں اسے زکوۃ دینے والے کی زکوۃ اہل علم کے نزدیک ادا ہو جائے گی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ایسے شخص کو سوال کرنا جائز نہیں۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدِ الْکِنْدِیُّ نَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اَتَاهُ اَعْرَابِیٌّ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهٖ فَسَأَلَهُ اِیَّاهُ فَاَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ حَرُمَتِ الْمَسْئَالَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَالَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِیُثْرِیَ بِهٖ مَالَهٗ کَانَ خُمُوْشًا فِیْ وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَرَضْفًا یَاْکُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْیُکْثِرْ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۶۳۲: حبشی بن جنادہ سلولی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کھڑے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کونہ پکڑ لیا پھر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ دیا تو وہ چلا گیا اور اسی وقت سوال کرنا حرام ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''امیر اور تندرست آدمی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں''۔ ہاں اگر کوئی فقیر یا سخت حاجت مند ہو تو اس کے لئے جائز ہے اور جو آدمی مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔ ایسا شخص جہنم کے گرم پتھروں سے بھنا ہوا گوشت کھاتا ہے جو چاہے کم کھائے اور جو چاہے زیادہ کھائے۔ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے اور وہ عبدالرحیم بن سلیمان سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۴۵۱: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِیْنَ وَغَیْرِهِمْ

۴۵۱: باب مقروض وغیرہ کا زکوۃ لینا جائز ہے۔

۶۳۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا فَکَثُرَ دَیْنُهٗ

۶۳۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے پھل خریدے۔ اسے ان میں نقصان ہوا کہ وہ مقروض ہو گیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو لیکن لوگوں کے صدقہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِغُرَمَائِه خُذُوْا مَاوَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وجُوَيْرِيَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دینے کے باوجود اس کا قرض ادا نہ ہوسکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا جو تمہیں مل جائے لے لو اس علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جویریہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاَهْلِ بَيْتِه وَمَوَالِيْهِ

۴۵۲: باب رسول اللہ ﷺ، اہل بیت اور آپؐ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۴: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَكِّيُّ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الضُّبَعِيُّ قَالَا نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَةٌ هِيَ اَمْ هَدِيَّةٌ فَاِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ اَكَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَاَبِيْ عَمِيْرَةَ جَدِّ مُعَرَّفِ بْنِ وَاصِلٍ بْنِ وَاصِلٍ وَاسْمُهٗ رُشَيْدُ بْنُ مٰلِكٍ وَمَيْمُوْنٍ اَوْمِهْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ رَافِعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَقِيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَجَدُّ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ اسْمُهٗ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۳۴: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اگر کوئی چیز پیش کی جاتی تو پوچھتے: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر ہدیہ ہوتا تو کھا لیتے۔ اس باب میں سلمان رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ، حسن بن علی رضی اللہ عنہ، ابوعمیرہ معرف بن واصل کے دادا رشید بن مالک رضی اللہ عنہ، میمون رضی اللہ عنہ، مہران رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابو رافع رضی اللہ عنہ، اور عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ بھی عبدالرحمٰن بن ابوعقیل سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بہز بن حکیم کی حدیث حسن غریب ہے۔

۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبُ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَسْاَلُهٗ وَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

۶۳۵: حضرت ابورافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافعؓ سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تمہیں بھی حصہ دوں۔ ابورافعؓ نے کہا میں آپ ﷺ سے پوچھے بغیر نہیں جاؤں گا۔ پس وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ ہمارے لئے حلال نہیں اور

اللہُ عَلَیہِ و سلَّم فسَالَہُ فقالَ اِنّ الصَّدقۃ لا تحلُّ لنا وانّ موالی القوم من انفسھم قالَ وھٰذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ وابُو رافعٍ مَولی النّبیّ صلَّی اللہُ علَیہ وَ سلّمَ اسمُہٗ اسلَمُ وَابنُ ابی رافعٍ ھُوَ عُبَیدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ رَافِعٍ کَاتِبُ عَلِیّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ.

کسی قوم کے غلام بھی انہی میں سے ہوتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابورافعؓ نبی کریم ﷺ کے غلام تھے۔ ان کا نام اسلم ہے اور ابن ابی رافع، عبید اللہ بن ابی رافع ہیں۔ یہ علیؓ ابن ابی طالب کے کاتب ہیں۔

۴۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّدَقَۃِ عَلٰی ذِی الْقَرَابَۃِ

۴۵۳: باب عزیز واقارب کو زکوٰۃ دینا

۶۳۶. حَدَّثَنَا قُتَیبَۃُ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّھَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍفَاِنَّہُ بَرَکَۃٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّہُ طَھُوْرٌ وَقَالَ الصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَھِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ وَصِلَۃٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالرَّبَابُ ھِیَ اُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَیْعٍ وھٰکَذَا رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّھَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نَحْوَھٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی شُعْبَۃُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ یَذْکُرْفِیْہِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِیْثُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ عُیَیْنَۃَ اَصَحُّ وَھٰکَذَا رَوَی ابْنُ عَوْنٍ وھِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ.

۶۳۶: سلمان بن عامر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کیونکہ یہ باعث برکت ہے اور اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے پھر فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے لیکن رشتہ دار کو صدقہ دینے پر دو مرتبہ صدقے کا ثواب ہے۔ ایک صدقے کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ اس باب میں جابرؓ، زینبؓ (زوجہ عبداللہ بن مسعودؓ) اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث سلمان بن عامر حسن ہے۔ رباب، رائح کی والدہ اور صلیع کی بیٹی ہیں۔ اسی طرح سفیان ثوری بھی عاصم سے وہ حفصہ بنت سیرین، وہ رباب، وہ اپنے چچا سلمان بن عامر، اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ شعبہ، عاصم سے وہ حفصہ بنت سیرین سے اور وہ سلمان بن سیرین سے روایت کرتی ہیں اور وہ رباب کا ذکر نہیں کرتیں۔ سفیان اور ابن عیینہ کی حدیث اصح ہے۔ اسی طرح ابن عون اور ہشام بن حسان بھی حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے اور وہ سلمان بن عامر سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: ( ) حدیث کا ظاہر اس پر دلالت کر دیا ہے کہ جس شہر اور جس علاقہ سے زکوٰۃ لیجائے اسی شہر اور اسی علاقہ کے فقراء پر خرچ کی جائے کسی دوسرے شہر اور دوسری بستی میں نہ بھیجی جائے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی بہتر یہی ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک بھی۔ (۲) جس شخص کے پاس مال بقدر نصاب ہو لیکن وہ نامی ہو تو اس پر سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہے اور ایسے شخص کیلئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں البتہ جس شخص کے پاس مال غیر نامی بھی بقدر نصاب نہ ہو اس کے لئے

حکم زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے لیکن سوال کرنا اس کے لئے بھی جائز نہیں جب تک کہ اس کے پاس ایک دن رات کی خوراک کا انتظام ہو البتہ جس کے پاس ایک دن اور ایک رات کی غذا کا بھی انتظام نہ ہو تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔ (۳) حناف کے نزدیک غارم وہ مقروض ہے جس پر قرضہ اس مال سے زیادہ ہو جو اس کی اپنی ملکیت اور قبضہ میں ہو۔ اور اگر قرضہ اس مال کے برابر ہو یا اس مال سے کم ہو لیکن قرضہ کو خارج کر کے بقیہ مال نصاب سے کم بنتا ہو تو ایسا شخص بھی ہمارے نزدیک غارم کے مصداق میں داخل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک غارم وہ شخص ہے جس نے کسی مقتول کی دیت کو اپنے ذمہ لے لیا ہو۔ ان کے نزدیک قرضہ وجوب زکوٰۃ سے مانع نہیں ہے۔ (۴) بنو ہاشم کو زکوٰۃ وغیرہ دینا جائز نہیں۔ (۵) امام شافعیؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ عورت کے لئے اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ امام مالک اور سفیان ثوریؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ کے نزدیک عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَدُّوَيَةَ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ اِنَّ فِى الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِىْ فِى الْبَقَرَةِ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ الْاٰيَةَ۔

۶۳۷: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں میں نے یا کسی اور نے نبی کریم ﷺ سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی آیت ''لَيْسَ الْبِرَّ ... '' تلاوت فرمائی۔ (نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے ... ''

۶۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِى الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ وَاَبُوْحَمْزَةَ مَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَرَوٰى بَيَانٌ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَوْلَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

۶۳۸: عامر سے روایت ہے وہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔

امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ابو حمزہ میمون اعور حدیث میں ضعیف ہیں۔ بیان اور اسمٰعیل بن سالم سے شعبی سے انہی کا قول روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۴۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

۴۵۵: باب زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

۶۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْا فِى

۶۳۹: سعید بن یسار حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص جب اپنے حلال مال میں سے زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا مگر حلال مال کو۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑتا ہے اگر چہ وہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو پھر وہ رحمٰن کے ہاتھ میں بڑھنے لگتی ہے یہاں تک

كفّ الرّحْمنِ حتىّ تكُوْنَ اعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبّيْ احَدُكُمْ فلُوّهُ اوْفَصِيلَهٗ وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وعَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ وَانَسٍ وعبْدِاللهِ بْنِ ابِيْ اوْفى وَ حارِثَةَ بْنِ وهْبٍ وعَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ وبُرَيْدَةَ قالَ ابُوْ عيْسى حديْثُ ابِيْ هُرَيْرَةَ حديْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ اس باب میں عائشہؓ، عدی بن حاتمؓ، انسؓ، عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ، حارثہ بن وہبؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّدَقَةُ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى لَيْسَ عِنْدَ هُمْ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ.

۶۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ رمضان شریف کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ فرمایا رمضان کی تعظیم کیلئے شعبان کے روزے رکھنا۔ پوچھا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا رمضان میں صدقہ دینا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۶۴۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ عِيْسَى الْخَزَّازُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۶۴۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا اور بری موت کو دور کرتا ہے (یعنی بری حالت میں مرنا)۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۶۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ اُحُدٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَ جَلَّ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللهُ الرِّبٰو وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ

۶۴۲: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے اور دائیں ہاتھ میں لیکر اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم سے کوئی گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھتے بڑھتے احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: "وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ " یعنی وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا، صدقات لیتا، سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عائشہؓ سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل منقول ہے۔ کئی اہل علم اس اور اس جیسی کئی احادیث جن میں اللہ کی صفات کا ذکر ہے جیسے کہ اللہ کا ہر رات کو دنیا کے آسمان پر اترنا وغیرہ علماء کہتے ہیں کہ ان (کے متعلق) روایت ثابت ہیں۔ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور وہم

اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالُوْا قَدْ تَثْبُتُ الرِّوَایَاتُ فِیْ ھٰذَا وَنُؤْمِنُ بِھَا وَلَا یُتَوَھَّمُ وَلَا یُقَالُ کَیْفَ ھٰکَذَا رُوِیَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَسُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَۃَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّھُمْ قَالُوْا فِیْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثِ اَمِرُّوْھَا بِلَا کَیْفَ وَھٰکَذَا قَوْلُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاَمَّا الْجَھْمِیَّۃُ فَاَنْکَرَتْ ھٰذِہِ الرِّوَایَاتِ وَقَالُوْا ھٰذَا تَشْبِیْہٌ وَقَدْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ مِنْ کِتَابِہِ الْیَدَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ فَتَاَوَّلَتِ الْجَھْمِیَّۃُ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ وَ فَسَّرُوْھَا عَلٰی غَیْرِ مَا فَسَّرَ اَھْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَخْلُقْ اٰدَمَ بِیَدِہٖ وَقَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَی الْیَدِ الْقُوَّۃُ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّمَا یَکُوْنُ التَّشْبِیْہُ اِذَا قَالَ یَدٌ کَیَدٍ اَوْ مِثْلُ یَدٍ اَوْ سَمْعٌ کَسَمْعٍ اَوْمِثْلُ سَمْعٍ فَاِذَا قَالَ سَمْعٌ کَسَمْعٍ اَوْمِثْلُ سَمْعٍ فَھٰذَا تَشْبِیْہٌ وَاَمَّا اِذَا قَالَ کَمَا قَالَ اللّٰہُ یَدٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ وَلَا یَقُوْلُ کَیْفَ وَ لَا یَقُوْلُ مِثْلُ سَمْعٍ وَلَا کَسَمْعٍ فَھٰذَا لَا یَکُوْنُ تَشْبِیْھًا وَھُوَ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کِتَابِہٖ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ.

میں مبتلا نہیں ہوتے پس یہ نہیں کہا جاتا کہ کیسے؟ اس کی کیفیت کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح مالک بن انسؓ، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارکؒ کا بھی یہی کہنا ہے کہ ان احادیث پر صفت کی کیفیت جانے بغیر ایمان لانا ضروری ہے۔ اہل سنت والجماعت کا یہی قول ہے لیکن جہمیہ ان روایات کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہ اپنے ہاتھ و سماعت اور بصیرت کا ذکر کیا ہے۔ جہمیہ ان آیات کی تاویل کرتے ہوئے ایسی تفسیر کرتے ہیں جو علماء نے نہیں کی۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا۔ پس ان کے نزدیک ہاتھ کے معنی قوت کے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ تشبیہ تو اس صورت میں ہے کہ یہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ کسی ہاتھ جیسا یا کسی کے ہاتھ کی مثل ہے۔ یا اس کی سماعت کسی سماعت سے مماثلت رکھتی ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ اس کی سماعت فلاں کی سماعت جیسی ہے تو یہ تشبیہ ہے۔ لہٰذا اگر وہی کہے جو اللہ نے کہا ہے کہ ہاتھ، سماعت، بصر اور یہ نہ کہے کہ اس کی کیفیت کیا ہے یا اس کی سماعت فلاں کی سماعت کی طرح ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات اسی طرح ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے وصف میں فرمایا ہے کہ "لَیْسَ کَمِثْلِہٖ..... " کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہ سننے والا، ورد یکھنے والا ہے۔

۴۵۶. بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَقِّ السَّائِلِ.

۴۵۶: باب سائل کا حق

۶۴۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَیْدٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَہٗ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدِیْ لَہٗ شَیْئًا تُعْطِیْہِ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِیْہِ اِلَیْہِ فِیْ یَدِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اُمِّ

۶۴۳: عبدالرحمٰن بن بجید اپنی دادی ام بجید سے جوان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کئی مرتبہ فقیر دروازے پر آ کر کھڑا ہوتا ہے اور گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جلے ہوئے کُھر کے علاوہ گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہ پاؤ تو وہی اسے دیدو۔ اس باب میں علیؓ، حسین بن علیؓ، ابو ہریرہؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں

بُحَيدٍ حدِيثٌ حسنٌ صَحِيحٌ.

حدیث ام بجید حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: زکوۃ کے وہ حقوق بھی ہیں (۱) مہمان کا حق ہے (۲) حق ماعون ہے۔ ماعون کی تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ سے اس طرح منقول ہے گھریلو استعمال کی اشیاء مثلاً ڈول ہانڈی وغیرہ اس بناء پر بعض فقہاء کے نزدیک اپنے پڑوسیوں کو اس قسم کی استعمال کی اشیاء عاریۃً دینا واجب ہے۔

۴۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

۶۴۴: حدثنا الحسن بن علي الحلال نا يحيى بن آدم عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن صفوان بن امية قال اعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين وانه لابغض الخلق الي فمازال يعطيني حتى انه لاحب الخلق الي قال ابوعيسى حدثني الحسن بن علي بهذا او شبهه وفي الباب عن ابي سعيد قال ابو عيسى حديث صفوان رواه معمر وغيره عن الزهري عن سعيد ابن المسيب ان صفوان بن امية قال اعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الحديث اصح واشبه انما هو سعيد بن المسيب ان صفوان بن امية وقد اختلف اهل العلم في اعطاء المؤلفة قلوبهم فراى اكثر اهل العلم ان لايعطوا وقالوا انما كانوا قوما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يتالفهم على الاسلام حتى اسلموا ولم يروا ان يعطوا اليوم من الزكوة على مثل هذا المعنى وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وغيرهم وبه يقول احمد واسحق وقال بعضهم من كان اليوم على مثل حال هؤلاء وراى الامام ان يتالفهم على الاسلام فاعطاهم جاز ذلك وهو قول الشافعي

۴۵۷: باب تالیف قلب کے لئے زکوۃ دینا

۶۴۴: حضرت صفوان بن امیہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر مجھے کچھ مال دیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ساری مخلوق سے برے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے یہاں تک کہ وہ اب میرے نزدیک مخلوق میں محبوب ترین ہو گئے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حسن بن علیؒ نے بھی اسی طرح یا اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ صفوان کی حدیث کو معمر وغیرہ زہری سے بحوالہ سعید بن میسب بیان کرتے ہیں کہ صفوان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا الخ گویا کہ یہ حدیث اصح اور اشبہ ہے۔ اہل علم کا مولفۃ القلوب کو مال دینے کے متعلق اختلاف ہے۔ اکثر علماء کا کہنا ہے کہ انہیں دینا ضروری نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مخصوص جماعت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دلوں کی مسلمانی ہونے کے لئے تالیف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ اس دور میں اس مقصد کیلئے ان کو زکوۃ وغیرہ نہ دی جائے۔ یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہ کا قول ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس دور میں بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں جن کے متعلق (مسلمانوں کے) امام کا خیال ہو کہ ان کے دلوں کی تالیف کی جائے تو اس صورت میں انہیں دینا جائز ہے۔ یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔

خلاصۃ الباب: (۱) امام ابوحنیفہ، امام مالک اور ایک روایت میں امام احمدؒ کے نزدیک موقفۃ القلوب (دل جیتنے کیلئے زکوۃ وغیرہ کافروں کو دینا) منسوخ ہو چکا ہے (۲) جمہور کے نزدیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی حدیث باب منسوخ ہے یا مطلب یہ کہ ان صحابیہ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزے اپنی طرف سے رکھو اور اس کا ثواب اپنی والدہ کو پہنچا دو (واللہ اعلم)

۴۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ

۶۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذْاَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَ صُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَاقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَ حُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا حَلَّتْ لَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فَاِذَا وَرِثَهَا فَيَجِبُ اَنْ يَصْرِفَهَا اِلٰى مِثْلِهٖ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَطَاءٍ.

۴۵۸: باب جسے زکوۃ میں دیا ہوا مال وراثت میں ملے

۶۴۵ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی والدہ کو زکوۃ میں ایک لونڈی دی تھی اور اب میری والدہ فوت ہوگئی ہے۔ فرمایا تمہیں تمہارا اجر مل گیا اور اسے میراث نے تمہاری طرف لوٹا دیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ پر ایک ماہ کے روزے بھی قضا تھے۔ کیا میں ان کے بدلے میں روزے رکھوں۔ فرمایا ہاں رکھ لو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے کبھی بھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں۔ فرمایا ہاں کرلو۔ امام ابوعیسی ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بریدہ کی حدیث کے اس سند کے علاوہ نہیں پہچانی جاتی۔ عبداللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص نے زکوۃ کے طور پر کوئی چیز ادا کی اور پھر وراثت میں اسے وہی چیز مل گئی تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ زکوۃ ایک چیز ہے جسے اس نے اللہ کے لئے مخصوص کر دیا ہے لہٰذا اگر وہ وراثت کے ذریعے دوبارہ اس کے پاس آجائے تو اس کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا واجب ہے۔ سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

۶۴۶: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

۴۵۹: باب صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹانا مکروہ ہے

۶۴۶ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیا پھر اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو چنانچہ نبی

رَاٰھَا تُبَاعُ فَارَادَ اَنْ یَشْتَرِیَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَا تَعُدْفِیْ صَدَقَتِکَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو نہ لوٹاؤ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔

۴۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَیِّتِ

۴۶۰: باب میت کی طرف سے صدقہ دینا

۶۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَکَرِیَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ اَفَیَنْفَعُھَا اَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِیْ مَخْرَفًا فَاُشْھِدُکَ اَنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْھَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ بِهٖ یَقُوْلُ اَھْلُ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ لَیْسَ شَیْءٌ یَصِلُ اِلَی الْمَیِّتِ اِلَّا الصَّدَقَةُ وَالدُّعَاءُ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا وَ مَعْنٰی قَوْلِهٖ لِیْ مَخْرَفًا یَعْنِیْ بُسْتَانًا.

۶۴۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہو چکی ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اسے اس کا فائدہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا میرے پاس ایک باغ ہے آپ ﷺ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میت کو صدقہ اور دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ بعض راوی اس حدیث کو عمرو بن دینار سے بحوالہ عکرمہ مرسلاً نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مخرف کا معنی باغ ہے۔

۴۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا

۴۶۱: باب بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا

۶۴۸: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ نَا شُرَحْبِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَیْئًا مِّنْ بَیْتِ زَوْجِھَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِھَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

۶۴۸: حضرت ابی امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا کسی کو کھانا بھی نہ دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ہمارے اموال میں سے افضل ترین ہے۔ اس باب میں سعد بن ابی وقاصؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوامامہؓ حسن ہے۔

۶۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ

۶۴۹: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمِ اِذَا قَالَ تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

دے تو اس کے لئے بھی اجر ہے اور اس کے خاوند کیلئے اس کی مثل ہے اور خازن کے لئے بھی اس کے برابر (اجر) ہے۔ اور کسی ایک کو اجر ملنے سے کسی دوسرے کا اجر کم نہیں ہوتا۔ شوہر کیلئے کمانے کا اور بیوی کے لئے خرچ کرنے کا اجر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۵۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَاِنَّ لَهَا مِثْلُ اَجْرِهِ لَهَا مَانَوَتْ حَسَنًا وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ لَا يَذْكُرُ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ.

۶۵۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خوشی کے ساتھ، فساد کی نیت کے بغیر صدقہ دے تو اسے اس کے شوہر کے برابر ثواب ہوگا۔ عورت کو اچھی نیت کا ثواب ہوگا اور خزانچی کیلئے بھی اس کے برابر اجر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے۔ عمرو بن مرہ اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کرتے۔

خلاصة الباب: عورت کو اگر شوہر کی جانب سے صراحۃً یا عرفاً اجازت ہو تو اس کے لئے شوہر کے مال سے خرچ کرنا جائز ہے بلکہ اس خرچ پر ثواب کی بھی مستحق ہوگی البتہ اجازت نہ ہونے کی صورۃ میں جائز نہیں یہ خرچہ آخرت میں وبال ہوگا۔

۴۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۴۶۲: باب صدقہ فطر کے بارے میں

۶۵۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْصَاعًا مِنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اَنِّيْ لَاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِکَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ

۶۵۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع غلہ، ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع پنیر سے دیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ امیر معاویہؓ مدینہ آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میرے خیال میں گیہوں (گندم) کے دو شامی مُد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ راوی کہتے لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طرح دیتا رہا جس طرح پہلے دیا کرتا تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا جائے۔ امام

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعٌ اِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَاِنَّهُ يُجْزِئُ نِصْفُ صَاعٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہؓ وغیرہ کا کہنا ہے کہ ہر چیز کا ایک صاع لیکن گیہوں (گندم) کا نصف صاع ہی کافی ہے۔ سفیان ثوریؒ ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک گیہوں (گندم) کا نصف صاع صدقہ فطر میں دیا جائے۔

۶۵۲: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ.

۶۵۲: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو بھیجا (اس نے اعلان کیا) سن لو: صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، غلام، آزاد چھوٹے اور بڑے (سب پر) واجب ہے۔ دو مُد گیہوں (گندم) میں سے یا اس کے علاوہ کسی بھی غلے سے ایک صاع ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۶۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ وَثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۶۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد و عورت اور آزاد و غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر فرض (واجب) کیا۔ پھر لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کر دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، حارثؓ بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب کے دادا ثعلبہ بن ابوصغیرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۶۵۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَفِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ

۶۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو مقرر فرمایا اور اسے ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد اور عورت پر فرض (واجب) قرار دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ایوایوب کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہوئے اس میں ''من المسلمین'' کا لفظ زیادہ روایت کرتے ہیں اور اسے کئی اور راوی بھی نافع سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ ''من المسلمین'' کے الفاظ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس

هذا فقال بعضُهم اذا كان للرّجل عبيدٌ غيرُ مُسلمين لم يُؤدّ عنهم صدقة الفطر وهو قولُ مالكٍ والشّافعيّ واحمدَ وقال بعضُهم يُؤدّي منهم وان كانُوا غير مُسلمين وهو قولُ الثّوريّ وابن المُبارك واسحٰق.

مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے غلام مسلمان نہ ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر غلام مسلمان نہ بھی ہوں تب بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے اور یہ سفیان ثوریؒ ، ابن مبارکؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔

خلاصۃ الباب: اکثر ائمہ کرام کے نزدیک صدقۃ الفطر کے لئے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ایک دن اور ایک رات کی خوراک ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صدقۃ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے اگرچہ مال نامی ہونا شرط نہیں ہے اور سال گذرنا بھی شرط نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقۃ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جَو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث جس کے راوی حضرت ابوسعید خدریؓ ہیں اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ جوار یا باجرہ وغیرہ ہے کیونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہمارا طعام (خوراک) جو کشمش کھجور اور پنیر تھے۔ وجہ یہی ہے کہ گندم اس دور میں بہت کم تھی اور حضرت ابوسعید خدریؓ کا مذہب یہی تھا کہ گندم میں نصف صاع واجب ہوتا ہے۔

۴۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

۴۶۳: باب صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینے کے بارے میں

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو وَّبْنِ اَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّآءُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ صدقة الْفطرِ قبل الْغُدُوِّ اِلَى الصّلوة

۶۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک نماز کیلئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔

۴۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ

۴۶۴: باب وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں

۶۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا سَعِيْدُ بْنُ

۶۵۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

منصور نا اسمٰعيل بن زكريّا عن الحجّاج بن دينار عن الحكم بن عتيبة عن حجيّة بن عدىّ عن علىٍّ انّ العبّاس سال رسول الله صلّى الله عليه و سلّم فى تعجيل صدقته قبل ان تحلّ فرخّص له فى ذلك

عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوۃ کے وقت سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

۶۵۷: حدّثنا القاسم بن دينار الكوفىّ نا اسحاق بن منصور عن اسرائيل عن الحجّاج بن دينار عن الحكم بن جحل عن حجر العدوىّ عن علىّ عن النّبىّ صلّى الله عليه و سلّم قال لعمر انّا قد اخذنا زكوة العبّاس عام الاوّل للعام وفى الباب عن ابن عبّاس لا اعرف حديث تعجيل الزّكوة من حديث اسرائيل عن الحجّاج بن دينار الّا من هذا الوجه وحديث اسمٰعيل بن زكريّا عن الحجّاج عندى اصحّ من حديث اسرائيل عن الحجّاج بن دينار وقد روى هذا الحديث عن الحكم بن عتيبة عن النّبىّ صلّى الله عليه و سلّم مرسل وقد اختلف اهل العلم فى تعجيل الزّكوة قبل محلّها فراى طائفة من اهل العلم ان لا يعجّلها وبه يقول سفيان الثّورىّ قال احبّ الىّ ان لا يعجّلها وقال اكثر اهل العلم ان عجّلها قبل محلّها اجزأت عنه وبه يقول الشّافعىّ واحمد واسحٰق.

۶۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ہم عباس سے گزشتہ سال اس سال کی بھی زکوۃ لے چکے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ تعجیل زکوۃ کے بارے میں اسرائیل کی حجاج بن دینار سے مروی حدیث کو میں اس سند کے علاوہ نہیں جانتا اور میرے نزدیک اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے مروی حدیث اسرائیل کی حجاج سے مروی حدیث سے اصح ہے اور یہ حدیث حکم بن عتیبہ کے واسطے سے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کا وقت سے پہلے زکوۃ کی ادائیگی میں اختلاف ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ زکوۃ وقت سے پہلے ادا نہ کی جائے۔ سفیان ثوریؒ کا بھی یہی قول ہے کہ میرے نزدیک اس میں جلدی بہتر نہیں۔ اکثر اہل علم کے نزدیک وقت سے پہلے زکوۃ ادا کرنے سے زکوۃ ادا ہو جاتی ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۶۵: باب ما جاء فى النّهى عن المسألة

۴۶۵: باب سوال کرنے کی ممانعت

۶۵۸: حدّثنا هنّاد نا ابو الاحوص عن بيان بن بشر عن قيس بن ابى حازم عن ابى هريرة قال سمعت رسول الله صلّى الله عليه و سلّم يقول لان يغدو احدكم فيحتطب على ظهره فيتصدّق منه فيستغنى به عن النّاس خير له من ان يسأل رجلا اعطاه او منعه ذلك فانّ اليد العليا خير من اليد السّفلى وابدأ بمن تعول وفى الباب عن حكيم بن حزام وابى سعيد الخدرىّ والزّبير ابن العوّام و عطيّة

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر کوئی شخص صبح نکلے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لے کر آئے پس ہو پھر اس میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے سوال کرنے سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی شخص کسی سے سوال کرے پھر اس کی مرضی وہ اسے دے یا نہ دے۔ پس اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے خرچ کرو ان پر جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے۔ اس باب میں حکیم بن حزام، ابوسعید خدری، زبیر بن

السَّعْدِيّ وَعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَسْعُوْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَوْبَانَ وَزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ وَأَنَسٍ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ.

عوام، عطیہ سعدی، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو، ابن عباس، ثوبان، زیاد بن حارث صدائی، انس، حبشی بن جنادہ، قبیصہ بن مخارق، سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔ ور بیان کی قیس سے روایت کی وجہ سے غریب ہے۔

۶۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۵۹: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ آدمی اس سے اپنی آبرو کو خراب کرتا ہے یا ایک زخم ہے کہ اس سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص حکمران سے سوال کرے یا کسی ضروری امر میں سوال کرے (تو جائز ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی نماز عید کے لئے جانے سے پہلے مستحب ہے۔ (۲) نصاب مکمل ہونے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کرے تو با اتفاق ادائیگی درست نہ ہوگی اگر نصاب مکمل ہونے کے بعد حولان حول سے زکوٰۃ ادا کی جائے تو اکثر ائمہ کرام کے نزدیک درست ہے۔ (۳) اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خرچ کرنے والا مانگنے والے سے بہتر ہے۔ یہ ہاتھ سے مراد نعمت ہے مطلب یہ ہے کہ زیادہ عطیہ قلیلہ کے مقابلہ میں بہتر ہے۔

اَبْوَابُ الصَّوْمِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
روزوں کے متعلق ابواب
جو ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۴۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۶۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَاكَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ يُنَادِیْ مُنَادِيَا بَاغِیَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَابَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَلْمَانَ.

۶۶۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاعَبْدَةُ وَالْمُحَارِبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الَّذِیْ رَوَاهُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ نَا الْحَسَنُ بْنِ الرَّبِيْعِ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلَهُ قَالَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ

۴۶۲: باب رمضان کی فضیلت

۶۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور پھر اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے۔ اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار ٹھہر جا اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کر دیے جاتے ہیں۔ یہ معاملہ ہر رات جاری رہتا ہے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ، ابن مسعودؓ اور سلیمانؓ سے بھی روایت ہے۔

۶۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور رات ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی لیلۃ القدر میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر عبادت کرے اس کے گزشتہ گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی ابوبکر بن عیاش سے مروی روایت غریب ہے ہم اسے ابوبکر بن عیاش کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوبکر بن عیاش، اعمش سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ البتہ ہم اس حدیث کو ابوبکر کی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ہم سے حسن بن

عِنْدِی مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ

ربیع نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے اعمش نے اور ان سے مجاہد نے نبی اکرم ﷺ کا یہ قول روایت کیا ہے "اذا کان ... الخ" یعنی یہی حدیث امام بخاری فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک ابوبکر بن عیاش کی روایت سے اصح ہے۔

فائدہ: جہاں اس طرح کی احادیث ہیں وہاں صغائر کے ساتھ کبائر بھی معاف ہوں گے کہ جب آدمی عبادت کرے گا تو توبہ بھی یقیناً کرے گا۔ تو یہ گناہوں کو کھا جاتی ہے البتہ حقوق العباد معاف نہ ہوں گے جب تک جس کا حق مارا، غصب کیا یا کسی پر بے جا الزام لگایا اس سے معافی کے بعد خدا سے معافی طلب کی جائے کہ یا اللہ! اس شخص نے تو معاف کر دیا اب تو بھی معاف کر دے۔ اگر متعلقہ شخص یا اشخاص فوت ہو چکے ہوں تو ان کے ورثاء سے رجوع کیا جائے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے اگر کوئی مال رشوت میں یا دھوکے سے لیا ہے تو وہ واپس ان کے مالکوں کو دیا جائے اگر زندہ نہیں ہیں تو ورثاء تلاش کر کے ان کو دیا جائے ورنہ مسکینوں محتاجوں کو دیا جائے۔ اگر جائیداد بھی فروخت کرنا پڑے تو سستا سودا ہے ورنہ قیامت کو حساب کتاب میں اپنی نیکیاں اسکو دینی پڑیں گی۔ اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو متعلقہ شخص کے گناہ اس پر ڈال دئے جائیں گے ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص سب سے بڑا قلاش ہے۔

۴۶۷: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

۴۶۷: باب رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

۶۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا وَفِی الْبَابِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ هٰذَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ قَبْلَ دُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنٰى رَمَضَانَ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يَصُوْمُ صَوْمًا فَوَافَقَ صِيَامُهٗ ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ عِنْدَهُمْ

۶۶۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھو البتہ کسی کے ایسے روزے جو وہ ہمیشہ سے رکھتا آرہا ہے ان دنوں میں آجائیں (مثلاً جمعہ وغیرہ کو روزہ رکھنا) تو ایسی صورت میں رکھ لے۔ اور رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں بعض صحابہؓ سے بھی روایت ہے۔ منصور بن معتمر، ربعی بن حراش سے اور وہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ رمضان سے ایک دو دن پہلے اس کی تعظیم اور استقبال کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے اور اگر کوئی ایسا دن آجائے کہ جس میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۶۶۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

۶۶۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلاً كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو لیکن اگر کوئی شخص پہلے سے روزے رکھتا ہو تو وہ رکھ سکتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۶۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

۴۶۸: باب شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّيْ صَآئِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ وَمَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَمَّارٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ كَرِهُوْا اَنْ يَّصُوْمَ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ وَرَاٰى اَكْثَرُهُمْ اِنْ صَامَهُ وَكَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يَّقْضِيَ يَوْمًا مَكَانَهُ.

۶۶۴: حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کھاؤ۔ پس کچھ لوگ ایک طرف ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم روزے سے ہیں۔ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمار رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعینؒ وغیرہ شامل ہیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر کسی نے اس دن روزہ رکھ لیا پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ دن واقعی رمضان کا دن تھا تو وہ روزے کی قضا کرے وہ روزہ اس کے لئے کافی نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) یوم الشک سے مراد تیس شعبان ہے اس دن اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہوا اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا باتفاق ائمہ مکروہ تحریمی ہے پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نفلی روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے یوم الشک ہو تو اس کے لئے بنیت نفل روزہ رکھنا باتفاق جائز ہے (۲) اس حدیث میں صراحت فرمادی کہ ثبوت ''شہر'' کا مدار چاند کے دیکھنے پر ہے لہٰذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہوسکتا۔

۴۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِحْصَآءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

۴۶۰: باب رمضان کیلئے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے

۶۶۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ نَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ.

۶۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے لئے شعبان کے چاند کے دن گنتے رہو امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم ابو معاویہ کی اس سند کے علاوہ نہیں جانتے اور صحیح وہی ہے جو محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ مروی ہے۔ ابوسلمہؓ، ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے محمد بن عمرو لیثی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۷۰: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارَ لَهٗ

۴۷۰: باب چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے

۶۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۶۶۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر اس کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ ابوبکرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۴۷۱: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

۴۷۱: باب مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

۶۶۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عِيْسَى بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلٰثِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

۶۶۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر تیس روزے ہی رکھے انتیس کا اتفاق کم ہی ہوا۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ،

وابن عبّاس وانس عمر وانس و جابر وَاُمّ سلمة وابی بکرة انّ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیه و سلّم قالَ الشَّهْرُ یکُوْنُ تسْعًا وَ عِشْرِیْنَ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۶۶۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ الٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهٖ شَهْرًا فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِیْنَ یَوْمًا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکَ آلَیْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۶۶۸: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک ماہ تک نہ ملنے کی قسم کھائی اور انتیس دن تک ایک بالائی کمرے میں رہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۴۷۲: بَاب مَاجَاءَ فِی الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

۴۷۲: باب چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا

۶۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا.

۶۶۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا حُسَیْنُ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْهِ اِخْتِلَافٌ وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُهٗ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا وَاَکْثَرُ اَصْحَابِ سِمَاکٍ رَوَوْا عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا تُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فِی الصِّیَامِ وَبِهٖ یَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ اِسْحٰقُ لَا یُصَامُ اِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَیْنِ وَلَمْ یَخْتَلِفْ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْاِفْطَارِ اَنَّهٗ لَا یُقْبَلُ فِیْهِ اِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَیْنِ

۶۷۰: ہم سے روایت کی ابوکریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ سماک بن حرب سے وہ عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اور سماک کے اکثر ساتھی اسے عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ہی روایت کرتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ رمضان کے روزے کے لئے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ جب کہ اسحٰقؒ دو آدمیوں کی گواہی کو معتبر سمجھتے ہیں لیکن عید کے چاند کے متعلق علماء متفق ہیں کہ اس میں دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہوگی۔

فائدہ: یہ ایسے دو آدمی ہونے چاہئیں جن کی شہادت بروئے شریعت عدالت میں صحیح تسلیم کی جائے۔

خلاصۃ الباب: شہادت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو یعنی کوئی بادل یا غبار یا دھواں اُفق پر ایسا چھایا ہوا ہو جو چاند کو چھپا دے تو رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے بشرطیکہ ان میں گواہ کے اوصاف موجود ہوں۔ اگر مطلع صاف ہو تو عید کے لئے دو چار گواہوں کے بیان کا اعتبار نہ ہوگا کہ ہم نے اس بستی یا شہر میں چاند دیکھا ہے بلکہ اس صورت میں بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف سے آئے ہوں یہ اس وقت شرط ہے جبکہ کسی بستی یا شہر کے عام لوگوں کو چاند نظر نہ آیا ہو۔ رمضان کے چاند کیلئے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک ثقہ مسلمان مرد یا عورت کی شہادت کافی ہے لیکن مطلع صاف ہونے کی صورت میں بڑی جماعت کی شہادۃ ضروری ہوگی۔

۴۷۳: بَابُ مَاجَآءَ شَهْرَا عِيْدٍ لَّايَنْقُصَانِ

۶۷۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفِ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ اَحْمَدُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِيْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُوالْحِجَّةِ اِنْ نَقَصَ اَحَدُ هُمَا تَمَّ الْاٰخَرُ وَقَالَ اِسْحٰقُ مَعْنَاهُ لَايَنْقُصَانِ يَقُوْلُ وَاِنْ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نُقْصَانٍ وَعَلٰى مَذْهَبِ اِسْحٰقَ يَكُوْنُ يَنْقُصُ الشَّهْرَ اِنْ مَعًا فِيْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ.

۴۷۳: باب عید کے دو مہینے ایک ساتھ کم نہیں ہوتے

۶۷۱: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید کے دونوں مہینے (یعنی رمضان اور ذوالحج) ایک ساتھ کم نہیں ہوتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوبکرہ حسن ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے بحوالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلاً روایت کی گئی ہے۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں رمضان اور ذوالحج دونوں انتیس، انتیس دن کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس کا لیکن اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ دونوں ماہ اگر انتیس دن کے بھی ہوں تب بھی ان میں اجر وثواب تیس دن کا ہی ہوتا ہے۔ اس میں کمی نہیں ہوتی چنانچہ اس قول کے مطابق دونوں ماہ انتیس دن کے بھی ہو سکتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کا اصل مفہوم ہی یہ ہے کہ اگر انتیس کے بھی ہوں تو اجر میں کمی نہیں ہوتی لیکن اس میں ایک اشکال ہے کہ ذوالحجہ (عیدالاضحیٰ یا حج) ہر سال نو اور دس ہی کی ہوگی (واللہ اعلم)

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر ایام کی تعداد کے اعتبار سے کم بھی ہو جائیں تب بھی اجر وثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

۴۷۴: بَابُ مَاجَآءَ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

۶۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ قَالَ فَرَاَيْنَاالْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِالشَّهْرِ فَسَاَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَوْنَرَاهُ فَقُلْتُ اَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍرُؤْيَتَهُمْ۔

۴۷۴: باب ہرشہروالوں کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

۶۷۲۔ روایت کی کریب نے کہ ام فضل بنت حارث نے مجھے کو امیر معاویہؓ کے پاس شام بھیجا۔ کریب کہتے ہیں میں شام گیا اور ان کا کام پورا کیا۔ اسی اثناء میں رمضان آ گیا۔ پس ہم نے جمعہ کی شب چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ واپس آیا تو ابن عباسؓ نے مجھ سے چاند کا ذکر کیا اور پوچھا کہ تم نے کب چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا جمعہ کی شب کو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: لوگوں نے دیکھا اور روزہ رکھا، امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہم نے تو ہفتے کی رات چاند دیکھا تھا لہٰذا ہم تیس روزے رکھیں گے یا یہ کہ عید الفطر کا چاند نظر آ جائے۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں نے کہا کیا آپ کے لئے امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ ہر شہر والوں کیلئے انہی کا چاند دیکھنا معتبر ہے۔

خلاصۃ الباب: رؤیت ہلال کے معاملہ میں ایک اہم سوال اختلاف مطالع (یعنی ایک علاقہ میں چاند کے نظر آنے کا دوسرے علاقہ میں اعتبار ہے یا نہیں) کا بھی سامنے آتا ہے وہ یہ کہ سورج اور چاند سے یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ آفتاب ایک جگہ طلوع ہوتا ہے تو دوسری جگہ غروب ایک جگہ دوپہر ہے تو دوسری جگہ عشاء کا وقت اسی طرح چاند ایک جگہ ہلال بن کر چمک رہا ہے تو دوسری جگہ پورا چاند بن کر اور کسی جگہ بالکل غائب ہے علماء کے اس بارے میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا شرعاً اعتبار ہے ہٰذا ایک مطلع کی رؤیت دوسرے مطلع کے لئے کافی نہیں بلکہ ہر شہر کے لوگ اپنی رویت کا الگ اعتبار کریں گے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں لہٰذا اگر کسی ایک شہر میں چاند نظر آ جائے تو دوسرے شہر کے لوگ اس کے مطابق رمضان یا عید کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس شہر میں شرعی طریقہ سے ثبوت ہو جائے لیکن متاخرین حنفیہ میں بعض حضرات نے فرمایا کہ دور دراز کے ممالک میں چاند دیکھنے کا اعتبار نہیں ہے۔ یعنی جو ممالک اتنے دور ہوں کہ ان کے اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کرنے سے دو دن کا فرق پڑ جائے وہاں اختلاف مطالع کا اعتبار ہوگا۔

۴۷۵: بَابُ مَاجَآءَ مَايُسْتَحَبُّ

۴۷۵: باب کس چیز

عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ

۶۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ نَاشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ هٰذَا غَيْرَ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ اَصْلًا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوٰى اَصْحَابُ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ ابْنِ عَامِرٍ وَهٰكَذَا رَوَوْا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنِ الرَّبَابِ فَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَوْنٍ يَقُوْلُ عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ.

۶۷۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ح وَثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے

۶۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے وہ اس سے روزہ افطار کرے اور جس کے پاس کھجور نہ ہو تو وہ پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ اس باب میں سلمان بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث کو سعید بن عامر کے علاوہ کسی اور کے شعبہ سے اس طرح روایت کرنے کا ہمیں علم نہیں اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہم اسے عبدالعزیز بن صہیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ عبدالعزیز بن صہیب اسے انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ شعبہ کے ساتھی بھی حدیث شعبہ سے وہ عاصم احول سے وہ حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے وہ سلمان بن عامر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ روایت سعید بن عامر کی روایت سے اصح ہے۔ اسی طرح یہ حضرات شعبہ سے وہ عاصم وہ حفصہ بنت سیرین اور وہ سلیمان بن عامر سے بھی روایت کرتے ہیں اور رباب کا نام ذکر نہیں کرتے۔ پس صحیح روایت سفیان ثوریؒ کی ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن عیینہ اور کئی حضرات سے وہ عاصم احول سے وہ حفصہ بنت سیرین وہ رباب اور وہ سلیمان بن عامر اور ابن عون سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ام رائح بنت صلیع، سلمان بن عامر کے حوالے سے روایت کرتی ہیں۔ رباب، رائح کی والدہ ہیں۔

۶۷۴: حضرت سلیمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے! اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۵: حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ رافعٍ نا عبْدُالرَّزَّاقِ نا جعفرُ بْنُ سُليْمانَ عنْ ثابتٍ عنْ انسِ بْنِ مَالكٍ قَالَ كانَ رَسُوْلُ اللهِ صلَّى اللهُ عليْهِ و سلَّمَ يُفطِرُ قبْلَ انْ يُصلِّي علىٰ رُطباتٍ فَاِنْ لمْ تكُنْ رُطبَاتٌ فتُميْراتٌ فَاِنْ لمْ تكُنْ تُميْراتٌ حسَا حسَواتٍ مِنْ مآءٍ قالَ ابُوْعيْسى هٰذا حديْثٌ حسنٌ غريْبٌ.

۶۷۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ سے افطار کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۷۶: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

۴۷۶: باب عیدالفطر اس دن جس دن سب افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن جس دن سب قربانی کریں

۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ نَا اِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَفَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الصَّوْمُ وَالْفِطْرُ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعِظَمِ النَّاسِ.

۶۷۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ (رمضان کا) اس دن ہے جب تم سب روزہ رکھو۔ عیدالفطر اس روز ہے جب تم سب افطار کرو اور عیدالاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم سب قربانی کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان اور عیدین میں جماعت فرض ہے اور تمام لوگوں کا اس کے لئے اہتمام ضروری ہے۔

۴۷۷: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

۴۷۷: باب جب رات سامنے آئے اور دن گزر رہے تو افطار کرنا چاہیے

۶۷۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ وفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سعيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حديْثُ عُمر حَدِيْثٌ حسنٌ صحيْحٌ.

۶۷۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات آ جائے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو افطار کرو۔ اس باب میں ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

۴۷۸: باب جلدی روزہ کھولنا

۶۷۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مهْدِيٍّ عنْ

۶۷۸. حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

سُفیان عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ قِرَاءَۃً عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاَ یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَآئِشَۃَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ الَّذِیْ اِخْتَارَہٗ اَھْلُ الْعِلْمِ وَغَیْرِ ھِمْ اِسْتَحَبُّوْا تَعْجِیْلَ الْفِطْرِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے ہمیشہ بھلائی سے رہیں گے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سہل بن سعدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء صحابہؓ وغیرہ نے کہ جلدی روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۷۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ قُرَّۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْرًا۔

۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

۶۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا اَبُوْعَاصِمٍ وَاَبُوْ مُغِیْرَۃَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۶۸۰: ہم سے روایت کی عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے ابو عاصم اور ابو مغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے

۶۸۱: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ عَطِیَّۃَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَآئِشَۃَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلاَنِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدُ ھُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوۃَ وَالْاٰخَرُ اِلاَّ فْطَارَ الصَّلٰوۃَ قَالَتْ اَیُّھُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوۃَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ ھٰکَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْعَطِیَّۃَ اسْمُہٗ مَالِکُ بْنُ اَبِیْ عَامِرٍ الْھَمْدَانِیُّ وَیُقَالُ مَالِکُ بْنُ عَامِرٍ الْھَمْدَانِیُّ وَھُوَ اَصَحُّ۔

۶۸۱: ابو عطیہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ام المؤمنین کے دو صحابی ایسے ہیں کہ جن میں سے ایک افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں جب کہ دوسرے افطار اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: افطار اور نماز میں جلدی کون کرتا ہے۔ نے عرض کیا عبداللہ بن مسعودؓ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ دوسرے جو صحابی تاخیر کرتے ہیں وہ ابوموسیٰؓ ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعطیہ کا نام مالک بن ابو عامر ہمدانی ہے۔ انہیں مالک بن عامر ہمدانی بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

۴۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَاْخِیْرِ السُّحُوْرِ

۴۷۹: باب سحری میں تاخیر کرنا

۶۸۲: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ

۶۸۲: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

بـا هشـامٌ الدَّستوائیُّ عَنْ قتادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زیْدِ ابنِ ثَـابِـتٍ قـالَ تسحرنَا معَ رسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ علَیْہِ وَ سلَّـم ثُـمَّ قُـمـنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ قالَ قُلْتُ کَمْ کانَ قدْرُ ذلکَ قالَ قدْرُخمْسِیْنَ اٰیۃً.

کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر (فجر) کی نماز کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کھانے اور نماز میں کتنا وقفہ ہوگا تو حضرت زیدؓ نے فرمایا پچاس آیتیں پڑھنے کا۔

۶۸۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِہٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِیْنَ اٰیَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اسْتَحَبُّوْا تَاْخِیْرَ السُّحُوْرِ.

۶۸۳: ہم روایت کی وکیع نے ہشام سے اسی حدیث کی مثل لیکن اس ''قراءت'' کے الفاظ زیادہ ہیں۔ اس باب میں حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

۴۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیَانِ الْفَجْرِ

۴۸۰: باب صبح صادق کی تحقیق

۶۸۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللهِ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ طَلْقُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَهِیْدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَعْتَرِضَ لَکُمُ الْاَحْمَرُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا یَحْرُمُ عَلَی الصَّائِمِ الْاَکْلُ وَالشُّرْبُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْفَجْرُ الْاَحْمَرُ الْمُعْتَرِضُ وَبِهٖ یَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۶۸۴: قیس بن طلق بن علی، ابوطلق سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی شب میں کھاؤ پیو اور چڑھتی ہوئی روشنی تمہیں گھبراہٹ میں مبتلا نہ کرے پس اس پر کھانا پینا نہ چھوڑو یہاں تک کہ شفق احمر (صبح صادق) ظاہر ہو جائے۔ اس باب میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ شفق احمر کے ظاہر ہونے تک روزہ دار کیلئے کھانا پینا جائز ہے اور یہ اکثر علماء کا قول ہے۔

۶۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَیُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَا نَا وَکِیْعٌ عَنْ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا یَمْنَعَنَّکُمْ مِنْ سُحُوْرِکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْلُ وَلٰکِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْرُ فِی الْاُفُقِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۶۸۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور لمبی فجر یعنی صبح کاذب کی وجہ سے باز نہ آؤ اور پھیلی ہوئی فجر یعنی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر کھانا پینا چھوڑ دو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ: صبح صادق اور صبح کاذب کا جیسے روایت میں بیان ہوا اس کی وضاحت غیر ضروری ہے تاہم جو لوگ صبح جلدی اٹھ کر جانب مشرق دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ پہلے افق پر مینار کی طرح بلند روشنی ہوگی چند منٹ بعد وہ غائب ہو جاتی ہے اور پھر شمالاً جنوباً سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ پہلی کو صبح کاذب اور دوسری کو صادق کہا جاتا ہے۔ اسکا دیہات، ورصحرا میں (مطلع صاف ہو تو) بخوبی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

۴۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّشْدِیْدِ فِی الْغِیْبَةِ لِلصَّآئِمِ

(۱) ۶۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۴۸۱: باب جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی

(۱) ۶۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی باتیں اور ان پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ السُّحُوْرِ

۶۸۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَهْلِ الْکِتٰبِ اَکْلَةُ السَّحَرِ.

۴۸۲: باب سحری کھانے کی فضیلت

۶۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ اس میں برکت ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، عمرو بن عاصؓ، عرباض بن ساریہؓ، عتبہ بن عبد اور ابو درداءؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف سحری کا فرق ہے۔

۶۸۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَهْلُ مِصْرَ یَقُوْلُوْنَ مُوْسَی بْنُ عَلِیٍّ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ یَقُوْلُوْنَ مُوْسَی ابْنُ عُلَیٍّ وَهُوَ مُوْسَی بْنُ عُلَیِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِیُّ.

۶۸۷: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل مصر کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی اور موسیٰ علی بن رباح لخمی کے بیٹے ہیں۔

۴۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ

۶۸۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

۴۸۳: باب سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۸۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ

انّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم خرج الى مكّة عام الفتح فصام حتّى بلغ كراع الغميم وصام النّاس معهٗ فقيل له انّ النّاس شقّ عليهم الصّيام وانّ النّاس ينظرون فيما فعلت فدعا بقدحٍ مّن مّاءٍ بعد العصر فشرب والنّاس ينظرون اليه فافطر بعضهم وصام بعضهم فبلغهٗ انّ ناسًا صاموا فقال اُولٰئك العصاة وفي الباب عن كعب ابن عاصم وابن عبّاس وابي هريرة قال ابوعيسى حديث جابر حديثٌ حسنٌ صحيحٌ وقد روي عن النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم انّه قال ليس من البرّ الصّيام في السّفر واختلف اهل العلم في الصّوم في السّفر فراى بعض اهل العلم من اصحاب النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم وغيرهم انّ الفطر في السّفر افضل حتّى راى بعضهم عليه الاعادة اذا صام في السّفر واختار احمد واسحٰق الفطر في السّفر وقال بعض اهل العلم من اصحاب النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم وغيرهم ان وجد قوّةً فصام فحسنٌ وهو افضل وان افطر فحسنٌ وهو قول سفيان الثّوريّ ومالك ابن انس وعبدالله بن المبارك وقال الشّافعيّ وانّما معنى قول النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم ليس من البرّ الصّيام في السّفر وقوله حين بلغهٗ انّ ناسًا صاموا فقال اُولٰئك العصاة فوجهُ هذا اذا لم يحتمل قلبهٗ قبول رخصة الله تعالٰى فامّا من راى الفطر مباحًا وصام وقوي على ذٰلك فهو اعجب اليّ

ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ "کراع الغمیم" کے مقام تک پہنچے آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی روزے رکھے۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ بھاری ہو گیا اور وہ آپ ﷺ کے فعل کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہے تھے پس بعض نے روزہ افطار کر لیا اور بعض نے مکمل کیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی کہ کچھ لوگوں نے پھر بھی روزہ نہیں توڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں۔ اس باب میں کعب بن عاصمؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اہل علم کا سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو دوبارہ رکھنا پڑے گا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہی افضل ہے اور اگر نہ رکھے تب بھی بہتر ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ اور مالک بن انسؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں" اور اسی طرح آپ ﷺ نے سفر میں روزہ نہ توڑنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ نافرمان ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت پر راضی نہ ہو لیکن جو شخص افطار کو جائز سمجھتا ہو اور اسے طاقت بھی ہو تو اس کا روزہ مجھے پسند ہے۔

فائدہ: جیسے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اسی طرح شرعی عذر رکھنے والے مریض کو اور شیخ فانی کو جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو بہت بوڑھا ہو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن روزہ نہ رکھنا اور بات ہے اور نہ رکھ کر سرعام شارع عام پر

کھانا پینا اللہ کی عبادت کا مذاق ہے جس طرح مساجد عبادت یعنی نماز کیلئے ظرف مکان ہیں اسی طرح رمضان کا مہینہ سحر سے لیکر غروب آفتاب تک ظرف زمان ہے۔ مساجد میں بیٹھ کر لہو ولعب کی اجازت نہیں دی جاسکتی ، اس طرح برسر عام رمضان میں کھلے عام پینے کی اجازت نہیں۔ مساجد کے احترام کی طرح ماہ رمضان کا بھی احترام ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ملکوں میں اگر کوئی رمضان میں برسر عام کھائے پیئے تو بعض فقہاء نے فتویٰ دیا ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ ایسے شخص کو قتل کرے۔ اسلامی ممالک میں کافروں اور ذمیوں کے لئے احترام ضروری ہوگا۔

۴۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۴۸۴: باب سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت

۶۸۹: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو روزے رکھو اور چاہو نہ رکھو۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمزہ بن عمرو اسلمی والی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّآئِمِ صَوْمَهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرُهُ.

۶۹۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر کیا کرتے تھے۔ پس کوئی بھی (ایک دوسرے کو) برا نہ کہتا تھا (یعنی) روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔

۶۹۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا الْجُرَيْرِيُّ ح وَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عن ابى نَضْرَةَ عَنْ ابى سعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسافِرُ مع رَسُوْلِ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم فمنَّا الصَّائِمُ ومنَّا الْمُفْطِرُ فلا يجدُ الْمُفطِرُ على الصَّائم وَلا الصَّائِمُ على الْمُفطِرِ وكانُوْا يرون انّهُ مَنْ وجد قُوَّةً فصام فحسنٌ وَمَنْ وَجد ضعْفًا فافطر فحسنٌ

۶۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو ہم میں سے بعض کا روزہ ہوتا اور بعض بغیر روزے کے ہوتے۔ پس نہ روزہ دار بغیر روزے دار پر اور نہ ہی بے روزہ روزہ دار پر غصے ہوتا۔ بلکہ وہ جانتے تھے کہ جس میں طاقت ہو اور روزہ رکھے وہ بہتر ہے اور جو ضعیف (کمزور) ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اس نے بھی اچھا کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ

قال ابُوْ عيْسى هٰذا حديْثٌ حسنٌ صحيْحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۵: بَابُ ماجاءَ فِي الرُّخْصَةِ الْمُحَارِبِ فِي الْاِ فْطَارِ

۴۸۵: باب لڑنے والے کیلئے افطار کی اجازت

۶۹۲: حدَّثنا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ابِيْ حبِيْبٍ عنْ مَعْمَرِ بْنِ ابِيْ حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ انَّهُ سَالَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَحدَّثَ انَّ عُمَرَبْنَ الْخطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَافْطَرْنَا فِيْهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسى حَدِيْثُ عُمَرَ لا نَعْرِفُهُ الَّا مِنْ هٰذا الْوَجْهِ وقَدْ رُوِيَ عَنْ ابِيْ سعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم انَّهُ اَمَرَبِالْفِطْرِ فِيْ غَزْوَةٍ غزَاهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوَ هٰذا انَّهُ رَخَّصَ فِي الْاِ فْطَارِ عِنْدَ لِقَآءِ الْعَدُوِّوَبِهِ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۶۹۲: معمر بن ابی حبیبہ نے ابن مسیّب سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ ساتھ رمضان میں دو جنگیں لڑیں، غزوہ بدر اور غزوہ فتح مکہ ان دونوں جنگوں میں ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم عمرؓ کی حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوسعید سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک غزوہ میں افطار کا حکم بھی دیا تھا اور حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی مروی ہے کہ وہ بھی دشمن سے مقابلے کے وقت افطار کی اجازت دیتے تھے۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔

۴۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْاِ فْطَارِ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

۴۸۶: باب حاملہ اور دودھ پلانے والی کیلئے افطار کی اجازت ہے

۶۹۳: حدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَيُوْسُفُ بْنُ عِيْسى قَالَا نَا وَكِيْعٌ نَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلَّم فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدّٰى فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَآئِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ اَوِالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِالصِّيَامَ وَلَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسلَّم كِلْتَيْهِمَا اَوْ اَحَدَهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلَّم وفي الْبَابِ عن اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ

۶۹۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لشکر نے ہمارے قبیلہ پر حملہ کیا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ فرمایا قریب آؤ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں (راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مسافر کیلئے آدھی نماز اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے روزہ معاف کر دیا ہے۔ (یہاں بھی راوی کو صوم اور صیام میں شک ہے) اللہ کی قسم آپ ﷺ نے حاملہ اور دودھ پلانے والی دونوں یا ایک کا ذکر کیا۔ مجھے اپنے اوپر افسوس ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔ اس باب میں ابو امیہ سے بھی

ابُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ انَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِانَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ يُفْطِرَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُطْعِمَانِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفْطِرَانِ وَيُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ شَاءَ تَا قَضَتَا وَلَا اِطْعَامَ عَلَيْهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ.

روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ انس بن مالک کعبی کی حدیث حسن ہے۔ اور ہم انس بن مالک کعبی کی اس روایت کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حاملہ اور مرضعہ دونوں روزہ نہ رکھیں پھر قضا کریں اور اس کے ساتھ ہی صدقہ فطر کے برابر فقیروں کو ہر روزے کے بدلے میں کھانا بھی کھلائیں۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ (حاملہ اور دودھ پلانے والی) دونوں افطار کریں اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں اور ان دونوں پر قضا نہیں ہے اور اگر چاہیں تو قضا کرلیں اور اس صورت میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری نہیں۔ اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔

۴۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

۴۸۷: باب میت کی طرف سے روزہ رکھنا

۶۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۹۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس کے متواتر دو مہینے کے روزے ہیں (یعنی کفارہ کے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم سے ادا کرتی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حق ادائیگی کا اس سے زیادہ مستحق ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ، ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلَا عَنْ

۶۹۵: ابوکریب، ابوخالد احمر سے اور وہ اعمش سے اسی سند سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابوخالد کی روایت کی مثل کئی دوسرے راویوں نے بھی حدیث بیان کی ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابومعاویہ اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث اعمش سے وہ مسلم بطین سے وہ سعید بن جبیرؓ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس میں سلمہ بن کہیل،

عَطَآءٍ وَلاَ عَنْ مُجَاهِدٍ.

عطاء اور مجاہد کے واسطے کا ذکر نہیں کرتے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) مطلب یہ ہے کہ جب شرعی ثبوت کے بعد روزہ رکھ لیا یا شرعی ثبوت کے بعد افطار کرلیا یا عید منالی تو اب دوسرے قرائن کی وجہ سے خواہ مخواہ شکوک وشبہات میں مبتلا نہ ہونا چاہئے بلکہ روزہ اور عید درست ہوگئے (۲) حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کرلو۔ (۳) سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا تمام امت کے نزدیک مستحب ہے (۴) روزہ دار کے لئے کس وقت تک کھاتے رہنے کی گنجائش ہے؟ اس بارے میں بہت ہی صحیح قول یہ ہے کہ صبح صادق تک کھانے پینے کی اجازت ہے (۵) حدیث کا مطلب جمہور ائمہ کرام کے نزدیک یہ ہے کہ غیبت، چغلی اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں لیکن روزہ کی برکات اور مقصد روزہ فوت ہوجاتا ہے یعنی گناہ نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں (۶) مطلب یہ ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے اس کی بڑی حکمت اہل کتاب کی مخالفت ہے ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے جو ہر کام میں یہود ونصاریٰ کی تقلید کرتے ہیں (۷) اگر سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو تو روزہ رکھنا مکروہ ہے (۸) کسی بھی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو اس کی قضاء واجب اور ضروری ہے۔

۴۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

۶۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْثَرُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا قَالَ اَبُوعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لاَنَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا قَوْلُهُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالاَ اِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يَصُوْمُ عَنْهُ وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَضَآءُ رَمَضَانَ اُطْعِمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لاَيَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى.

۴۸۸: باب روزوں کا کفارہ

۶۹۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی فوت ہوجائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہوں تو اس کے بدلے ہر روزے کے مقابلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے اور صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عمرؓ پر موقوف ہے اور انہی کا قول ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے روزے رکھے جائیں اور اگر رمضان کے روزے ہوں تو مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور سفیانؒ کہتے ہیں کہ کوئی کسی کی طرف سے روزے نہ رکھے۔ اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد وہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ہیں۔

۴۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصِّيَامِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

۶۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۸۹: باب صائم جس کو قے آجائے

۶۹۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا حجامت، قے اور احتلام۔ امام ابوعیسیٰ

عَلَيْهِ وسلّم ثلٰثٌ لا يُفطِرْن الصّائم الحجامةُ و الْقَیْءُ والإ حتلامُ قَالَ ابُوْ عِيْسى حَدِيْثُ ابِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ غَيْرُ محْفُوْظٍ وقدروی عبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ وَعبْدُ الْعزِيْزِبْنُ مُحمّدٍ وغَيْرُ واحِدٍ هذَا الْحدِيْثَ عنْ زيْد بن اسْلم مُرْسَلاً ولَمْ يذْكُرُوْافِيْه عنْ ابِیْ سعيْدٍ وَعَبْدُالرّحْمنِ بْنُ زيْد ابْنِ اَسْلَم يُضَعَّفُ فِی الْحدِيْثِ سمِعْتُ ابا دَاوُدَ السَّجْرِیَّ يقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمدَ بْنَ حنْبلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لاَ بَاْسَ به وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْن عَبْد اللّٰهِ قال عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِبْنَ اَسْلَم ثِقَةٌ وعبْدُالرَّحْمنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضعِيْفٌ قال مُحَمّدٌ وَلاَ اَرْوِیْ عنْهُ شَيْئًا.

ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن زید بن اسلم، عبدالعزیز بن محمد اور کئی راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً روایت کی ہے اور ابوسعید کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد سجزی سے سنا کہ انہوں نے احمد بن حنبلؒ سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا انہوں نے علی بن عبداللہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

۴۹۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا

۴۹۰: باب روزے میں عمداً قے کرنا

۶۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسى حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حسنٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى ابْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لاَ اَرَاهُ مَحْفُوْظًا قَالَ اَبُوْ عِيْسى وَقَدْ رُوِیَ عنْ هذَا الْحدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عليْه وسلّم ولا يَصِحُّ اِسْنادُهٗ وَرُوِیَ عنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وثَوْبَانَ وَفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلَّى اللّٰهُ عليْه وسلَّم قَاءَ فَاَفْطَرَ وانّما معْنى هذَا الْحدِيْث انّ النّبیّ صلَّى اللّٰهُ عليْه وسلّم كان صائمًا مُتطوّعًا فقاء فضعُف فا فطرلذلک هكذارُوِیَ فِیْ بَعْضِ الْحدِيْث مُفسّرًا

۶۹۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جسے خود بخود قے آجائے اس پر قضا واجب نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے اسے قضا روزہ رکھنا چاہیے۔ اس باب میں ابودرداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام کی ابن سیرین اور ان کی ابوہریرہؓ سے روایت کے متعلق عیسیٰ بن یونس کی حدیث کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں یہ محفوظ نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں۔ ابودرداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قے فرمائی اور روزہ توڑ دیا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نفلی روزے سے تھے۔ آپ ﷺ کو قے آئی اور آپ ﷺ نے کمزوری محسوس کرتے ہوئے روزہ کھول دیا۔ بعض

والعمل عند اهل العلم علی حدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان الصائم اذا ذرعهُ القیُ فلا قضآء علیه واذا استقاء عمدا فلیقض وبه یقُولُ الشافعیُ وسفیانُ الثوریُ واحمدُ واسحٰق

حدیث میں اس کی وضاحت اس طرح ہے۔ اہل علم کا حدیث ابو ہریرہؓ پر عمل ہے کہ خود بخود قے پر قضا نہیں بنتی اگر جان بوجھ کر قے کرے تو قضاء ہے۔ امام شافعی، سفیان ثوری، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۱: بَابُ مَاجاءَ فِی الصَّائِم یَاکُلُ وَیَشْرَبُ نَاسِیًا

۴۹۱: باب روزے میں بھول کر کھانا پینا

۶۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قتادة عنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ اَوْشَرِبَ نَاسِیًا فَلَا یُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا جس نے روزے میں بھول کر کھایا پیا وہ روزہ نہ توڑے۔ اس نے جو کچھ کھایا پیا وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق تھا۔

۷۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ وخلاس عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم مثلهٗ اونحوهٗ وفی الباب عَنْ اَبِیْ سعید وامِّ اسحٰق الغنویة قال ابُوْ عیسی حدیثُ ابی هریرة حدیثٌ حسنٌ صَحِیْحٌ وَالعملُ علی هذا عند اکثر اهل العلم وبه یقول سُفیانُ الثَّوریُّ والشَّافعیُّ وَاحمدُ واسحٰق وقال مالکُ بنُ انسٍ اذا اکلَ فِیْ رَمضان نا سیا فعلیه القضاءُ والقولُ الاوّلُ اصحُّ.

۷۰۰: ہم سے روایت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔ اس باب میں ابو سعیدؓ اور ام اسحٰق غنویہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ اسحٰق فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر کچھ کھا پی لے تب بھی قضا کرنا ہوگی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۴۹۲: بَابُ ماجاءَ فِی الْاِفْطارِ مُتعَمِّدًا

۴۹۲: باب قصداً روزہ توڑنا

۷۰۱: حدّثنا بُندارٌنا یحیی بنُ سعیدٍ وعبْدُ الرَّحمٰنِ ابنُ مهدیّ قال نا سُفیانُ عنْ حبیبِ بنِ ابیْ ثابتٍ نا ابُو المُطوّس عنْ ابیه عنْ ابیْ هُریْرةَ قالَ قالَ رسُوْلُ اللّٰه صلّی اللّٰهُ علیه وَسلّم منْ افطریوْمًا منْ رمضانَ منْ غیرِ رُخصةٍ ولامرضٍ لمْ یقْضِ عنْهُ صوْمُ الدهرِ کُلّهٗ وانْ صامهٗ قال ابُوْ عیسی حدیثُ ابیْ هُریرة حدیثٌ لانعرفه الّا من هذا الوجه وسمعتُ محمّدًا یقُوْلُ ابوالمُطوّس اسمُهٗ یزیدُ بنُ المُطوّس ولا

۷۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں بغیر عذر یا مرض کے روزہ افطار کیا (توڑ دیا) وہ اگر ساری عمر بھی روزے رکھے تب بھی اس ایک روزے کے برابر ثواب حاصل نہیں کرسکتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابوالمطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میں ان کی اس حدیث کے علاوہ کوئی

اعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

حدیث نہیں جانتا۔

۴۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَفَّارَةِ الفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

۴۹۳: باب رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ

۷۰۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُوْعَمَّارٍ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَا نَاسُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَا بِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ فَخُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ مَنْ اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ جِمَاعٍ وَاَمَّا مَنْ اَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ اَكْلٍ اَوْ شُرْبٍ فَاِنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوْا الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجِمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ واسحٰق وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ ولا كفّارة عليه لانّه انّما ذُكر عن النّبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم الْكفّارةُ فِي الْجِمَاعِ ولَمْ يُذْكَرْ عَنْهُ فِي الْاَكْلِ والشُّرْبِ وَقَالُوْا لَا يُشْبِهُ الْاَ

۷۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رمضان کے روزے کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کرلی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا (عرق بہت بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا سے صدقہ کردو۔ اس شخص نے کہا مدینہ کے لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انیاب (یعنی سامنے کے دانتوں کے ساتھ دائیں بائیں دو دانت) نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ اس باب میں ابن عمرؓ، عائشہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ جو شخص جماع سے روزہ توڑ دے اور جو شخص کھانے پینے سے روزہ توڑ دے ان کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں اور جماع اور کھانے پینے میں کوئی فرق نہیں۔ اسحٰق، سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر صرف قضاء ہے کفارہ نہیں۔ اس لئے کہ صرف جماع پر ہی آپ ﷺ سے کفارہ ادا کرنے کا حکم مروی ہے،

كُلُ والشُّرُبُ الجماع وهو قَوْلُ الشافعيّ وَاحمد وقالَ الشَّافعِيُّ وَقَوْلُ النبيّ صلَّى اللّهُ عَلَيْه وَسلّم للرّجُلِ الّذىْ افطر فتصدّق عليهِ خُذْهُ فَاطْعِمْهُ اَهْلَكَ يحتملُ هذا معانِيَ يَحْتمِلُ انْ يكُوْن الكفّارةُ على منْ قدر علَيْهِ وهذا رَجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الكَفَّارَةِ فَلَمَّا اَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَكَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا اَحَدٌ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ لِاَنَّ الْكَفَّارَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ قُوْتِهِ وَاخْتارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ يَاْكُلَهُ وَتَكُوْنُ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ دَيْنًا فَمَتٰى مَامَلَكَ يَوْمًا كَفَّرَ.

کھانے پینے میں نہیں۔ ان علماء کے نزدیک کھانے پینے اور جماع میں کوئی مشابہت نہیں لہٰذا ان دونوں کا حکم بھی ایک نہیں ہوسکتا یہ شافعیؒ اور احمدؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس شخص کو وہ کھجوریں اپنے اہل وعیال کو کھلانے میں کئی احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جس میں قدرت ہو۔ اور اس شخص میں اس کی قدرت نہیں تھی پھر جب وہ ٹوکرا آپ ﷺ نے اس کو دیا تو اس نے عرض کی کہ مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ لے جاؤ اور اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ۔ یہ حکم اس لئے تھا کہ کفارہ کا وجوب اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس کے پاس حاجت سے زیادہ مال ہو۔ امام شافعیؒ اس مسئلے میں یہ مذہب اختیار کرتے ہیں کہ ایسے آدمی پر کفارہ قرض ہوگا جب اسے طاقت ہو کفارہ ادا کردے۔

۴۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

۴۹۴: باب روزے میں مسواک کرنا

۷۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مهْدِيّ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّهِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَصَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرَوْنَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بِالْعُوْدِ الرَّطْبِ وَكَرِهُوْالَهُ السِّوَاكَ اٰخِرَالنَّهَارِ وَلَمْ يَرَالشَّافِعِيُّ بِالسِّوَاكِ بَاْسًا اَوَّلَ النَّهَارِوَاٰخِرَهُ وَكَرِهَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ السِّوَاكَ اٰخِرَ النَّهَارِ.

۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عامر بن ربیعہ حسن ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ روزے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض اہل علم روزہ دار کیلئے ہر گیلی لکڑی کو مکروہ کہتے ہیں۔ بعض علماء نے دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ اسحٰقؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک دن کے کسی بھی حصے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۴۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۴۹۵: باب روزے میں سرمہ لگانے کے بارے میں

۷۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ عَطِيَّةَ نَا اَبُوْعَاتِكَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْتَكَتْ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

۷۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ میری آنکھیں خراب ہوگئیں ہیں۔ کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں

قَالَ اَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَاَبُوْ عَاتِكَةَ يُضَعَّفُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

انسؓ کی حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں۔ اہل علم کا روزے میں سرمہ لگانے میں اختلاف ہے۔ بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ شامل ہیں۔ بعض اہل علم نے اس کی رخصت (اجازت) دی ہے اور یہی امام شافعیؒ کا قول ہے۔

۴۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

۴۹۶: باب روزے میں بوسہ لینا

۷۰۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّ قُتَيْبَةُ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَفْصَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسَى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلشَّيْخِ وَلَمْ يُرَخِّصُوْا لِلشَّابِّ مَخَافَةَ اَنْ لَا يَسْلَمَ لَهٗ صَوْمُهٗ وَالْمُبَاشَرَةُ وَعِنْدَهُمْ اَشَدُّ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقُبْلَةُ تُنْقِصُ الْاَجْرَ وَلَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ وَرَاَوْا اَنَّ لِلصَّائِمِ اِذَا مَلَكَ نَفْسَهٗ اَنْ يُقَبِّلَ وَاِذَا لَمْ يَاْمَنْ عَلٰى نَفْسِهٖ تَرَكَ الْقُبْلَةَ لِيَسْلَمَ لَهٗ صَوْمُهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۷۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا، ابو سعید رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا روزے میں بوسہ لینے کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس کی صرف بوڑھے شخص کو اجازت دی ہے اور جوان کو اس کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے اور مباشرت ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس سے روزے کے اجر میں کمی آجاتی ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ان کے نزدیک اگر روزہ دار کو اپنے نفس پر قدرت ہو تو اس کے لئے بوسہ لینا جائز ہے ورنہ نہیں تاکہ اس کا روزہ محفوظ رہے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۴۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

۴۹۷: باب روزہ میں بوس وکنار کرنا

۷۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا وَكِيْعٌ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ

۷۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں مجھ سے بوس وکنار کرتے تھے اور وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھنے والے تھے۔

۷۰۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ

۷۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب

صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَيْسَرَةَ اسْمُهٗ عَمْرُوبْنُ شُرَحْبِيْلَ وَمَعْنٰى لِاِرْبِهٖ يَعْنِيْ لِنَفْسِهٖ۔

سے زیادہ شہوت پر قابو پانے والے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

(ف) یہاں مباشرت کا معنی صرف جسم سے جسم ملانا ہے اور قرآن پاک میں جہاں آتا ہے کہ فَالْئٰنَ بَاشِرُوهُنَّ اب تم اپنی عورتوں سے مباشرت کرو، وہاں سے جماع مراد ہے۔

۴۹۸: بَابُ مَاجَاءَ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

۴۹۸: باب اس کا روزہ درست نہیں جو رات سے نیت نہ کرے

۷۰۸ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَفْصَةَ حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهٗ وَهُوَ اَصَحُّ وَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِفِيْ رَمَضَانَ اَوْفِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَوْفِيْ صِيَامِ نَذْرٍ اِذَالَمْ يَنْوِهٖ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يُجْزِهٖ وَاَمَّا صِيَامُ التَّطَوُّعِ فَمُبَاحٌ لَهٗ اَنْ يَنْوِيَهٗ بَعْدَ مَا اَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۷۰۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حفصہؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ یہ نافع سے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کا قول مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ معنی ہے کہ جو شخص رمضان، قضاء رمضان یا نذر وغیرہ کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا لیکن نفلی روزوں میں صبح کے بعد بھی نیت کر سکتا ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

۴۹۹: باب نفل روزہ توڑنا

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ

۷۰۹: حضرت ام ھانیؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی پینے والی چیز پیش کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا پھر مجھے دیا میں نے بھی پیا پھر میں نے کہا مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے استغفار کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا گناہ ہوا؟ میں نے کہا میں روزے سے تھی اور روزہ ٹوٹ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے قضا روزہ رکھا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی حرج

فِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ اِذَا اَفْطَرَ فَلَا قَضَاءَ عَلَیْهِ اِلَّا اَنْ یُحِبَّ اَنْ یَقْضِیَهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِیِّ.

۷۱۰. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ کُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاکَ بْنَ حَرْبٍ یَقُوْلُ اَحَدُ بَنِیْ اُمِّ هَانِیءٍ حَدَّثَنِیْ فَلَقِیْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمْ وَکَانَ اِسْمُهٗ جَعْدَةَ وَکَانَتْ اُمُّ هَانِیءٍ جَدَّتَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّیْ کُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَآءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ وَرَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سِمَاکٍ فَقَالَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِیءٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ وَرِوَایَةُ شُعْبَةَ اَحْسَنُ هٰکَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ فَقَالَ اَمِیْنُ نَفْسِهٖ وَحَدَّثَنَا غَیْرُ مَحْمُوْدٍ عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ فَقَالَ اَمِیْرُ نَفْسِهٖ اَوْ اَمِیْنُ نَفْسِهٖ عَلَی الشَّکِّ وَهٰکَذَا رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ شُعْبَةَ اَمِیْرُ اَوْ اَمِیْنُ نَفْسِهٖ عَلَی الشَّکِّ.

۷۱۱. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ

۷۱۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ

نہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ام ہانیؓ کی حدیث میں کلام ہے۔ بعض اہل علم صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی نفلی روزہ توڑ دے تو اس پر قضاء واجب نہیں البتہ اگر وہ چاہے تو قضاء کرے۔ سفیان ثوری، احمد، اسحٰق اور شافعی کا یہی قول ہے۔

۷۱۰. سماک بن حرب نے ام ہانیؓ کی اولاد میں سے کسی سے یہ حدیث سنی اور پھر ان میں سے افضل ترین شخص جعدہ سے ملاقات کی۔ ام ہانیؓ ان کی دادی ہیں۔ پس وہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کے لئے طلب کیا اور پیا۔ پھر ام ہانیؓ کو دیا تو انہوں نے بھی پیا۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں تو روزے سے تھی۔ آپ نے فرمایا نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہوتا ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کرے۔ شعبہ نے کہا کیا تم نے خود یہ ام ہانیؓ سے سنا تو (جعدہ) نے کہا نہیں۔ مجھے یہ واقعہ میرے گھر والوں اور ابوصالح نے سنایا ہے۔ حماد بن سلمہ یہ حدیث سماک سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ام ہانیؓ کے نواسے ہارون اپنی نانی ام ہانیؓ سے روایت کرتے ہیں اور شعبہ کی روایت حسن ہے۔ محمود بن غیلان نے ابوداؤد کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے ''امین نفسہ'' کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ محمود کے علاوہ دوسرے راویوں نے ابوداؤد سے شک کے ساتھ (امیر نفسہ یا امین نفسہ) کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ اسی طرح سے شعبہ سے راوی کا یہی شک مروی ہے کہ ''امیر نفسہ یا امین نفسہ'' ہے۔

۷۱۱. ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا کہ کھانے کے لئے کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روزے سے ہوں۔

۷۱۲. ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم

عن سفيان عن طلحة بن يحيى عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت ان كان النبيُّ صلّى اللهُ عليه وسلّم يأتيني فيقولُ اعندكِ غداءٌ فاقُولُ لا فيقولُ انّي صائمٌ قالت فاتاني يومًا فقُلْتُ يارسُوْل الله انه قد اهديت لنا هديّةٌ قال وماهي قُلتُ حيسٌ قال امَا انّي اصبحْتُ صائِمًا قالَتْ ثُمّ اكلَ قال ابُو عيسى هذا حديثٌ حسنٌ.

ﷺ جب دن میں میرے ہاں آتے تو پوچھتے کہ کچھ کھانے کیلئے ہے؟ اگر میں کہتی نہیں تو آپ فرماتے میں روزے سے ہوں۔ پس ایک مرتبہ آپ آئے تو میں نے عرض کیا! آج ہمارے ہاں کھانا ہدیے کے طور پر آیا ہے۔ پوچھا کیا ہے میں نے کہا حیس (ایک کھانا جو گھی چھوارے اور پنیر وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے) ہے۔ فرمایا میں نے تو صبح روزے کی نیت کر لی تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپؐ نے کھایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

۵۰۰: باب نفل روزے کی قضا واجب ہے

۷۱۳ حدّثنا احمدُ بْنُ منيعٍ نا كثيرُ بْنُ هشامٍ نا جعفرُ ابْنُ بُرقان عن الزُّهريّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عائشة قالتْ كُنْتُ انا وحفصةُ صائمتين فعُرِض لنا طعامٌ اشتهيناهُ فاكلْنا مِنْهُ فجاءَ رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم فبدرتْنِيْ اِلَيْهِ حفصةُ وكانتْ ابنةَ ابيها فقالَتْ يارسُوْلَ الله انّا كُنّا صائمتين فعُرِض لنا طعامٌ اشتهيناهُ فاكلْنا مِنْهُ قال اقضيا يومًا اخرَ مكانهُ قَالَ ابُوْعِيْسى وروى صالحُ بْنُ ابي الاخضرِ ومُحمّدُ بْنُ ابي حفصةَ هذا الحديثَ عن الزُّهريّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عائشة مثل هذا وروى مالكُ بْنُ انسٍ ومعمرٌ وعُبيدُالله بْنُ عُمر وزيادُ بْنُ سعدٍ وغيرُ واحدٍ مِنَ الْحُفّاظ عن الزُّهريّ عن عائشة مُرسلاً ولَمْ يذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَة وهذا اصحُّ لانّهُ رُوِيَ عن ابن جُريجٍ قال سالتُ الزُّهريّ فقُلْتُ احدّثك عُرْوَةُ عن عائشة قال لم اسْمعْ من عُرْوَة في هذا شيئًا ولكن سمعْتُ في خلافة سُليمان بن عبد الملك من ناسٍ عن بعض من سال عائشة عن هذا الحديث

۷۱۳ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور حفصہؓ روزے سے تھیں کہ ہمیں کھانا پیش کیا گیا۔ ہمارا جی چاہا کہ ہم کھائیں پس ہم نے اس میں سے کچھ کھا لیا پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے حفصہؓ آپ ﷺ سے پوچھنے میں مجھ سے سبقت لے گئیں کیونکہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمرؓ کی طرح بہادر) یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں روزے سے تھیں کہ کھانا آ گیا اور اسے دیکھ کر ہمارا کھانے کو جی چاہا پس ہم نے اس میں سے کھا لیا فرمایا اس روزے کے بدلے کسی دوسرے دن اس کی قضا میں روزہ رکھو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ صالح بن ابواخضر اور محمد بن ابوحفصہ بھی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انسؓ، معمر، عبداللہ بن عمر، زیاد بن سعد، اور کئی حفاظ حدیث زہری سے بحوالہ عائشہؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں اور اپنی روایت میں عروہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث اصح ہے اس لئے کہ ابن جریجؒ نے زہری سے پوچھا کہ کیا آپ سے عروہؓ نے عائشہؓ کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کی ہے تو انہوں نے کہا میں نے اس کے متعلق عروہ سے کوئی چیز نہیں سنی البتہ سلیمان بن عبدالملک کے دور حکومت میں لوگوں سے ان حضرات کا قول سنا جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تھا۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کھانے کی حریص تھیں عین ممکن ہے کہ گھر میں کچھ کھانے کو نہ ہو انہوں نے نفلی روزہ رکھ لیا ہو پھر جب کھانا آیا تو اللہ کی طرف سے انعام سمجھ کر کھا لیا ایسی احادیث نبی اکرم ﷺ سے مروی گزر چکیں کہ ایسی حالت میں نفلی روزے کی نیت کر لیتے جب گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا بِهٰذَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَاَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءَ اِذَا اَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ.

۷۱۴۔ ہم سے یہ حدیث روایت کی علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے۔ علماء صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت اسی حدیث پر عمل پیرا ہے ان کے نزدیک نفلی روزہ توڑنے والے پر قضا واجب ہے یہ مالک بن انسؒ کا بھی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: حدیث اس مسئلہ میں جمہور کی دلیل ہے کہ میت کی جانب سے روزہ نیابت درست نہیں۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ فدیہ کو روزہ کا بدل قرار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی اور شخص کا روزہ اس کے روزے کا بدل نہیں ہوسکتا (۲) ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اگر خود بخود قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اگر قصداً قے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے علامہ ابن نجیم نے بارہ صورتیں بیان کی ہیں تفصیل کیلئے دیکھئے (البحر الرائق ج:۲۔ص:۲۷۴) (۳) امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا حدیث باب ان کی دلیل ہے البتہ امام مالکؒ کے نزدیک اس کے ذمہ قضاء واجب ہے (۴) اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمداً (جان بوجھ کر) روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضاء نہیں۔ جمہور کے نزدیک رمضان کے روزوں کی قضاء واجب ہے وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے زمانہ بھر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا (۵) احناف کے نزدیک اگر جان بوجھ کر کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا اب اس کے ذمہ قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہے۔ حدیث باب کی دلالۃ النص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہی علت کھانے پینے میں بھی پائی جاتی ہے (۶) روزہ میں مسواک کرنا اس حدیث سے استحباب معلوم ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آئے اس طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا (۷) روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد اور کنٹرول ہو تو بوسہ لینا بغیر کراہت کے جائز ہے ورنہ مکروہ ہے (۸) حدیث سے ائمہ نے یہ مسئلہ مستنبط کیا کہ قضاء روزہ اور نذر غیر معین میں رات کو نیت کرنا ضروری ہے لیکن رمضان نذر معین اور نفلی روزوں میں سے کسی میں بھی رات کو نیت کرنا ضروری ان تمام میں نصف نہار سے پہلے نیت کی جاسکتی ہے (۹) بعض ائمہ کے نزدیک نفلی روزہ بغیر عذر کے بھی توڑا جاسکتا ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بلا عذر روزہ توڑنا ناجائز ہے۔ اگر روزہ توڑ دیا تو اس کی قضاء واجب ہے اس کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث دونوں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۰۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۵۰۱: باب شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھنا

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

۷۱۵ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں

سُفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ابی سلمة عن اُمّ سلمة قالت ما رایتُ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یصُومُ شہرَین مُتتابعَین الّا شعبانَ ورمضان وفی الباب عن عائشة قال ابُوعیسی حدیثُ اُمِ سلمة حدیثٌ حسنٌ وقد رُوی ھذا الحدیثُ ایضا عن ابی سلمة عن عائشة انّھا قالت ما رایتُ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی شھرٍ اکثر صیاما منہُ فی شعبان کان یصُومُہُ الّاقلیلاً بل کانَ یصُومُہ کلّہ

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان اور شعبان کے علاوہ دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا حسن ہے۔ یہ حدیث ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت عائشہؓ کے واسطے سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ ﷺ اس ماہ کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

۷۱۶: حدثنا ہناد نا عبدۃ عن محمد ابن عمرو نا ابُوسلمة عن عائشة عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بذلک وروی سالم ابو النّضر و غیرُ واحد ھذا الحدیث عن ابی سلمة عن عائشة نحو روایة محمّد بن عمرو وروی عن ابن المبارک انّہ قال فی ھذا الحدیث وھُو جائزٌ فی کلام العرب اذا صام اکثر الشّھر اَن یُقالَ صامَ الشّھر کُلّہ ویُقالُ قام فُلانٌ لیلَہٗ اجمَع ولعلّہٗ تعشّی واشتغل ببعض امرہ کانَ ابنُ المُبارکِ قد رای کلا الحدیثین مُتفقین یقُولُ انّما معنی ھذا الحدیث انّہ کان یصُومُ اکثرَ الشّھر

۷۱۶: حضرت عائشہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ سالم بن ابوالنضر اور کئی راوی بھی ابوسلمہؓ سے بحوالہ حضرت عائشہؓ محمد بن عمرو کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اس حدیث کے متعلق ابن مبارک سے مروی ہے کہ کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص پوری رات (عبادت کے لئے) کھڑا رہا حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہو۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک ام سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ دونوں کی حدیث ایک ہی ہیں اور اس سے مراد یہی ہے کہ آپ ﷺ مہینے کے اکثر دنوں کے روزے رکھتے تھے۔

۵۰۲: بابُ ماجآء فی کراھیۃِ الصّوم فی النّصفِ الباقیّ من شعبانَ لحالِ رمضانَ

۵۰۲: باب تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے

۷۱۷: حدّثنا قتیبةُ نا عبدُالعزیز بنُ مُحمّدٍ عن العلاء بن عبدالرّحمن عن ابیہ عن ابی ھُریرة قال قال رسُولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اذا بقی نصفٌ من شعبان فلا تصُومُوا قال ابُو عیسی حدیثُ ابی ھُریرة حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ لا نعرفُہُ الّا من ھذا الوجہ علی ھذا اللّفظ ومعنی ھذا الحدیث عند

۷۱۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شعبان کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزے نہ رکھا کرو۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ہم اس حدیث کو اس سند اور ان الفاظ ہی سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزے نہیں رکھ رہا تھا پھر جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ گئے تو

بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا فَاِذَا بَقِيَ شَيْءٌ مِنْ شَعْبَانَ اَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ قَوْلَهُ وَهٰذَا حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ وَ قَدْ دَلَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا الْكَرَاهِيَةُ عَلٰى مَنْ يَتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ.

اس نے روزے رکھنے شروع کر دیئے (یہ ناجائز ہے) اس کی مثل حضرت ابو ہریرہؓ سے دوسری حدیث مروی ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھنے کا عادی ہو اور یہ روزہ ان دنوں میں آجائے (تو رکھ سکتا ہے) پس یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے کہ آدمی رمضان کی تعظیم و استقبال کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھے۔

۵۰۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

۵۰۳: باب شعبان کی پندرھویں رات

۷۱۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْحَجَّاجِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَجَّاجُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ.

۷۱۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا تو آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ آپ ﷺ بقیع میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ڈر رہی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم نہ کریں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم حدیث عائشہؓ کو حجاج کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن کثیر نے عروہ سے اور حجاج نے یحییٰ بن کثیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۵۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

۵۰۴: باب محرم کے روزوں کے بارے میں

۷۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ

۷۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ

ابی ھُریرۃ حدیثٌ حسنٌ

عنہ) حسن ہے۔

۷۲۰ حدّثنا علیُّ بْنُ حُجْرٍ قال نا علیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنْ عبدِالرّحمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعمانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَألَہٗ رَجُلٌ فقالَ اَیُّ شَھْرٍ تَأْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَہٗ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَسْاَلُ عَنْ ھذا اِلاَّ رَجُلاً سَمِعْتُہٗ یَسْاَلُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا قَاعِدٌ عِنْدَہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ اَیُّ شَھْرٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَھْرِ رمضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّہٗ شَھْرُ اللہِ فِیْہِ یَوْمٌ تَابَ اللہُ فِیْہِ عَلٰی قَوْمٍ وَ یَتُوْبُ فِیْہِ عَلٰی قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۷۲۰۔ نعمان بن سعد حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپؓ رمضان کے علاوہ کون سے مہینے کے روزے رکھنے کا مجھے حکم فرماتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے صرف ایک آدمی کے علاوہ کسی کو نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے نہیں سنا۔ میں اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ مجھے رمضان کے علاوہ کون سے مہینے میں روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اگر رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کے روزے رکھ کرو کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور اسی دن دوسری قوم کی بھی توبہ قبول کرے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ

۵۰۵: باب جمعہ کے دن روزہ رکھنا

۷۲۱: حدّثنا الْقاسمُ بْنُ دِیْنَارٍ نَا عُبَیْدُاللہِ بْنُ مُوْسٰی وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّۃِ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَقَلَّ مَا کَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللہِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ صِیَامَ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَ اِنَّمَا یُکْرَہُ اَنْ یَصُوْمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ لاَ یَصُوْمُ قَبْلَہٗ وَلاَ بَعْدَہٗ قَالَ وَرَوٰی شُعْبَۃُ عَنْ عَاصِمٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ لَمْ یَرْفَعْہُ.

۷۲۱: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دن روزہ رکھتے اور جمعہ کے دن بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ روزے سے نہ ہوں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہؓ حسن غریب ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مستحب کہا ہے۔ ان کے نزدیک جمعہ کا روزہ اس صورت میں رکھنا کہ اس سے پہلے اور بعد کوئی روزہ نہ رکھے تو یہ مکروہ ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے موقوف روایت کی ہے۔

۵۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ صَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَحْدَہٗ

۵۰۶: باب صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۲۲: حدّثنا ھَنَّادٌ نا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلّٰی

۷۲۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے بلکہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهُ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّ جَابِرٍ وَّ جُنَادَةَ الْاَزْدِيِّ وَ جُوَيْرِيَةَ وَ اَنَسٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّخْتَصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَا يَصُوْمُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَ بِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ۔

اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی روزہ رکھے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ضیادہ ازدیؓ، جویریہؓ، انسؓ، اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا دن روزے کے لئے مخصوص کرے کہ نہ تو اس سے پہلے روزہ رکھے اور نہ ہی بعد میں تو یہ مکروہ ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

۵۰۷: باب ہفتے کے دن روزہ رکھنا

۷۲۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ ثَوْرِبْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّافِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ فِيْ هٰذَا اَنْ يَّخْتَصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ يُعَظِّمُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ۔

۷۲۳: حضرت عبداللہ بن بسرؓ اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتے کے دن فرض روزوں کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھا کرو۔ پس اگر کسی کو اس دن انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی کے علاوہ کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبا لے (یعنی روزہ نہ رکھے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لئے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

(فائدہ): یہودی اس دن کی کس قدر تعظیم کرتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ گذشتہ دنوں امریکہ کے صدارتی امیدوار کو ہفتے کے دن کہیں جانا پڑا تو وہ کئی میل پیدل چل کر گئے تو عام حالات میں یہودی ایسا نہ کرتے ہوں گے لیکن یہاں چونکہ صدارتی امیدواروں کا ایک ایک دن اور لحہ لحہ رپورٹ ہوتا تھا لہٰذا انہوں نے اپنی قوم کو خوش کرنے اور اپنے یہودی ہونے کا یوں اظہار کیا۔

خلاصۃ الابواب: اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ شعبان کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے جبکہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے پورے روزے نہیں رکھے جس سے ایک طرح کا تعارض ہو جاتا ہے اس کا جواب امام ترمذیؒ نے دیا ہے کہ عرب کے لوگ اکثر پر کل کا لفظ بولتے ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ (۲) شعبان کے دوسرے نصف میں روزے رکھنے کی کراہت اس صورت میں ہے کہ ابتداء ماہ سے روزہ رکھتا نہ چلا آرہا ہو اور قضاء روزے بھی نہ ہوں نیز اُن دنوں میں روزہ رکھنے کی عادت بھی نہ ہو یہ کراہت بھی شفقۃ ہے کہ میری امت شعبان کے آخری روزوں کی وجہ سے رمضان کے روزوں میں کسی قسم کی کمزوری نہ محسوس کرے۔ قربان جائیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ (۳) شب براءت کی فضیلت میں بہت سی روایات مروی ہیں جن میں سے بیشتر علامہ سیوطیؒ نے الدر المنصور میں جمع کردی ہیں یہ تمام روایات سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ کی حدیث باب بھی ضعیف ہے لیکن ان روایات کے ضعف کے باوجود شب براءت عبادت کا انفرادی طور پر اہتمام کرنا بدعت نہیں ہے اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ سے اس رات میں جاگنا اور اعمال مسنونہ پر عمل کرنا قابل اعتماد روایات سے ثابت

ہوا ہے البتہ اس رات میں سو رکعت نماز کی روایت موضوع اور گھڑی ہوئی ہے اس کی تصریح ابن الجوزیؒ نے کی ہے اسی طرح اس رات قبرستان کو جانا سنت مستمرہ نہیں۔ اس رات میں معمول سے زیادہ روشنی کرنا اور گھروں پر موم بتیاں روشن کرنا پٹاخے اور بارود چلانا بدعت شنیعہ ہے اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے بدعات سے محفوظ رکھے آمین۔ (۴) محرم کی فضیلت کو بیان کرنا ہے شاید کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محرم کے روزوں کی اس درجہ فضیلت کا اپنی بالکل آخری حیات میں علم ہوا ہو۔ (۵) جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے اگرچہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے جن حدیثوں میں صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا منع ہے یہ ابتداء اسلام کا ہے اس وقت خطرہ یہ تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اسی طرح عبادت کیلئے مخصوص نہ کرلیا جائے جس طرح یہود نے صرف یوم السبت (ہفتہ) کو عبادت کے لئے مخصوص کر لیا تھا باقی دنوں میں عبادت کی چھٹی کر لی تھی۔

۵۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

۵۰۸: باب پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا

۷۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَ اَبِيْ قَتَادَةَ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۷۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو خاص طور پر روزہ رکھتے تھے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۲۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءِ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ رَوَى عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۷۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے ماہ میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارک حسن ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَ اَنَا صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۷۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ اس باب میں حسن غریب ہے۔

۵۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ

۵۰۹: باب بدھ اور جمعرات کے دن

الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيْس

۷۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ قَالَا نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا هَارُوْنُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَ كُلَّ اَرْبِعَاءَ وَ خَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ.

روزہ رکھنا

۷۲۷: حضرت عبیداللہ مسلم قریشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے نبی اکرم ﷺ سے پورا سال روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے پھر فرمایا رمضان کے روزے رکھو پھر شوال کے (یعنی چھ روزے) اور اس کے بعد ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ لیا کرو اگر تم نے ایسا کیا تو گویا کہ تم نے سارے سال کے روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث بعض حضرات ہارون بن سلیمان سے بحوالہ مسلم بن عبیداللہ اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۵۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۷۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ وَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدِ اسْتَحَبَّ اَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلَّا بِعَرَفَةَ

۵۱۰: باب عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت

۷۲۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر میدان عرفات میں نہ ہو۔ (یعنی جب میدان عرفات میں ہو تو مستحب نہیں)

۵۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۷۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ

۵۱۱: باب عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۲۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا پس ام فضلؓ نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے پی لیا۔ اس باب

بِلَبنٍ فَشَرِب وَ فِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَ ابْنِ عُمَر وَ اُمّ الْفَضْلِ قَالَ اَبُوْ عِیْسَی حدیْثُ ابْنِ عبّاسٍ حدِیْثٌ حسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَر قَال حَجَجْتُ مَعَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّم فَلَمْ یَصُمْهُ یعْنِیْ یوْم عَرفَة وَ معَ اَبِیْ بَکْرٍ فلَمْ یَصُمْهُ وَ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ یَصُمْهُ والْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ الْاِفْطَارَ بِعَرَفَةَ لِیَتَقَوّٰی بِهِ الرَّجُلُ عَلَی الدُّعَآءِ وَقَدْ صَامَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ یَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ.

میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ام فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ تو آپ ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی عرفہ کے دن حج میں روزہ نہیں رکھا۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ حاجی دعاؤں وغیرہ کے وقت کمزوری محسوس نہ کرے۔ بعض اہل علم نے عرفات میں یوم عرفہ کے دن روزہ رکھا ہے۔

۷۳۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُبِهٖ وَلَا اَنْهٰی عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ نَجِیْحٍ اسْمُهُ یَسَارٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۷۳۰: حضرت ابن ابی نجیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا (یعنی عرفہ کے دن) اور اسی طرح میں نے حج کیا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ساتھ ان میں سے کسی نے بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا پس میں اس دن روزہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی کو اس کا حکم دیتا یا اس سے منع کرتا ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابونَجِیح کا نام یسار ہے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے یہ حدیث سنی ہے۔ ابن ابی نَجِیح نے اس حدیث کو ابونَجِیح اور ایک دوسرے راوی کے واسطہ سے بھی حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحثِّ عَلٰی صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۵۱۲: باب عاشورہ کے روزہ کی ترغیب

۷۳۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ غَیْلَانَ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَ فِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ صَیْفِیٍّ وسلمةَ بْنِ الْاَکْوَعِ وَ هِنْدِ بْنِ

۷۳۱: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ (یعنی محرم کی دس تاریخ) کا روزہ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سال کے تمام گناہ معاف فرما دے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، محمد بن صیفیؓ، سلمہ بن اکوعؓ، ہند بن اسماءؓ، ابن عباسؓ، ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ، ورعبداللہ بن زبیرؓ سے بھی

اَسْمَآءَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اُمِّهٖ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ حَثَّ عَلٰى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى لَا نَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّهٗ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَ بِحَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

روایت ہے۔عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعیؓ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے روزے کی ترغیب دی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہؓ کی حدیث کے علاوہ کسی روایت میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ عاشورے کا روزہ پورے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ابوقتادہؓ کی حدیث کے قائل ہیں۔

۵۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۵۱۳: باب اس بارے میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

۷۳۲: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَ تُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَا يَرَوْنَ صِيَامَ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ رَغِبَ فِيْ صِيَامِهٖ لِمَا ذُكِرَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ.

۷۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھتے چنانچہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو صرف رمضان کے روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کی فرضیت ختم ہوگئی۔ پھر جس نے چاہا رکھ لیا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، قیس بن سعدؓ، جابر بن سمرہؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا حضرت عائشہؓ کی حدیث پر ہی عمل ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ جس کا جی چاہے وہ رکھ لے کیونکہ اس کی بہت فضیلت ہے۔

۵۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ

۵۱۴: باب اس بارے میں کہ عاشورہ کونسا دن ہے

۷۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ اَصُوْمُ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ

۷۳۳: حکم بن اعرج سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے کہا کہ مجھے عاشورہ کے متعلق بتایئے کہ وہ کونسا دن ہے۔ انہوں نے فرمایا جب تم محرم کا چاند دیکھو تو دن گننا شروع کر دو اور نویں دن روزہ رکھو میں نے کہا کیا رسول

صَـائِـمًـا قَـالَ قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں۔

۷۳۴: حَدَّثَنَـا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَوْمُ الْعَاشِرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ الْعَاشِرِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ صُوْمُوْا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

۷۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ دس محرم کو رکھنے کا حکم دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا عاشورہ کے دن میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک نو محرم اور بعض دس محرم کو عاشورہ کا دن کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے کہ نویں اور دسویں محرم کو روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۵۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صِيَامِ الْعَشْرِ

۵۱۵: باب ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا

۷۳۵: حَدَّثَنَـا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ وَ رَوٰى اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِي الْحَدِيْثِ وَرِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَاَوْصَلُ اِسْنَادًا قَالَ سَمِعْتُ اَبَابَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ.

۷۳۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کئی راویوں نے اس طرح اعمش سے روایت کیا ہے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری وغیرہ بھی یہ حدیث منصور سے اور وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزے سے نہیں دیکھا گیا۔ ابوالاحوص، منصور سے وہ ابراہیم سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں اسود کا ذکر نہیں کیا۔ منصور کی روایت میں علماء کا اختلاف ہے جب کہ اعمش کی روایت اصح اور اس کی سند متصل ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ محمد بن ربان وکیع کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اعمش ابراہیم کی سند کے معاملے میں منصور سے زیادہ احفظ ہیں۔

۵۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْعَمَلِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ

۵۱۶: باب ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں اعمال صالحہ کی فضیلت

۷۳۶: حَدَّثَنَـا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۷۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مُسْلِمٍ وَهُوَابْنُ اَبِي عِمْرَ انَ الْبَطِيْنُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اِلَّارَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

نے فرمایا کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام میں کئے گئے نیک عمل سے زیادہ محبوب ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان دس دنوں کے علاوہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تب بھی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں تب بھی انہی ایام کا عمل زیادہ محبوب ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنی جان و مال دونوں چیزیں لے کر جہاد میں نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ تو واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا) تو یہ افضل ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس حسن غریب صحیح ہے۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْعُوْدُ ابْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللهِ اَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَسْعُوْدِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا

۷۳۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک ذوالحج کے پہلے دس دنوں کی عبادت تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ان ایام میں سے (یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں) ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں اور رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مسعود بن واصل کی نہاس سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہیں بھی اس سند کے علاوہ کسی اور طریق کا علم نہیں تھا ان کا کہنا ہے کہ قتادہؓ، سعید بن مسیب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۵۱۷: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صِيَامِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

۵۱۷: باب شوال کے چھ روزے

۷۳۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ

۷۳۸: حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں بھی چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابوہریرہؓ، اور ثوبانؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ایوبؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم اس حدیث کی وجہ سے شوال کے چھ

اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةٍ مِنْ شَوَّالٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُوَ حَسَنٌ مِثْلُ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ يُرْوٰى فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ وَيُلْحَقُ هٰذَا الصِّيَامُ بِرَمَضَانَ وَ اخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ يَّكُوْنَ سِتَّةَ اَيَّامٍ فِيْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ اِنْ صَامَ سِتَّةَ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ مُتَفَرِّقًا فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَ سَعْدُ ابْنُ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ قَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

روزوں کو مستحب کہتے ہیں۔ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ یہ روزے رکھنا ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کی طرح بہتر ہے۔مزید کہتے ہیں کہ بعض روایت میں مروی ہے کہ ان روزوں کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھے۔ابن مبارکؒ کے نزدیک مہینے کے شروع سے چھ روزے رکھنا مختار ہے البتہ ان کے نزدیک شوال میں متفرق ایام میں چھ روزے رکھنا بھی جائز ہے۔یعنی ان میں تسلسل ضروری نہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبدالعزیز بن محمد،صفوان بن سلیم سے اور وہ سعد بن سعید سے یہ حدیث عمر بن ثابت کے حوالے سے روایت کرتے ہیں وہ ابوایوب سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔اس کے علاوہ شعبہ بھی یہ حدیث ورقاء بن عمر سے اور وہ سعد بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔سعد بن سعید،یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۵۱۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ ثَلٰثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

۵۱۸: باب ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

۷۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً لَّا اَنَامُ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصَوْمَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاَنْ اُصَلِّيَ الضُّحٰى.

۷۳۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ لیا۔ایک یہ کہ وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں دوسرا یہ کہ ہر مہینے کے تین روزے رکھوں اور تیسرا یہ کہ چاشت کی نماز پڑھا کروں۔

۷۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ بَسَّامٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ عَقْرَبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَقَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ ابْنِ اَبِي الْعَاصِ

۷۴۰: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر اگر تم مہینے میں تین دن روزہ رکھو تو تیرہ، چودہ، اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کرو۔اس باب میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ،عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ،قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ،عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوعقرب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم، قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ، اور جریر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابو

وَ حَرِيْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِىَ فِىْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ اَنَّ مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ.

عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے بعض روایات میں ہے کہ ''جو شخص ہر ماہ تین روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے پورا سال روزے رکھے''

۷۴۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِهٖ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَلْيَوْمُ بِعَشَرَةِ اَيَّامٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ شِمْرٍ وَاَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ وَقَالَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۴۱: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا پورا سال روزے رکھنے کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب (میں) نازل فرمائی۔ ''مَنْ جَآءَ ... ''جو ایک نیکی کرے گا اس کے لئے دس نیکیوں کا ثواب ہے'' لہٰذا ایک دن (ثواب میں) دس دنوں کے برابر ہوا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ نے یہ حدیث ابوشمر اور ابو تیاح سے وہ عثمان اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا.....الخ''

۷۴۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِىْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَ يَزِيْدُ الرِّشْكُ هُوَ يَزِيْدُ الضُّبَعِىُّ وَهُوَ يَزِيْدُ ابْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَّامُ وَ الرِّشْكُ هُوَ الْقَسَّامُ فِىْ لُغَةِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ.

۷۴۲: حضرت یزید رشک، معاذہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کونسے دنوں میں ام المومنین نے فرمایا حضور ﷺ کچھ پرواہ نہ کرتے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یزید رشک وہ یزید ضبعی ہیں۔ یزید بن قاسم اور قسام ہیں۔ رشک اہل بصرہ کی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی اقسام کے ہیں (یعنی تقسیم کرنے والا)

۵۱۹: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ فَضْلِ الصَّوْمِ

۵۱۹: باب روزہ کی فضیلت

۷۴۳: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِىُّ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَلِىُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰى اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ

۷۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ایک نیکی (کا ثواب) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور روزہ صرف میرے لئے ہے اس کا بدلہ میں ہی دوں گا۔ روزہ آگ سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم میں کوئی جاہل کسی روزے دار سے جھگڑنے لگے تو وہ اسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

صائم فليقل انى صائم وفي الباب عن معاذ بن جبل وسهل بن سعد وكعب ابن عجرة وسلامة بن قيصر و بشير بن الخصاصية و اسم بشير زحم بن معبد والخصاصية هي امه قال ابو عيسى وحديث ابي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه.

اس باب میں معاذ بن جبلؓ، سہل بن سعدؓ، کعب بن عجرہؓ، سلامہ بن قیصرؓ، اور بشیر بن خصاصیہؓ سے بھی روایت ہے۔ بشیر بن خصاصیہؓ کا نام زحم بن معبد ہے، خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا قَالَ اَبُوْ عِيْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۷۴۴: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''ریان'' ہے اس میں سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا پس جو روزہ دار ہوگا وہ اس میں سے داخل ہوگا اور جو اس میں سے داخل ہو گیا وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَى رَبَّهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری اس وقت جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ

۵۲۰: باب ہمیشہ روزہ رکھنا

۷۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَقَالُوْا اِنَّمَا يَكُوْنُ صِيَامُ الدَّهْرِ اِذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَمَنْ اَفْطَرَ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْكَرَاهِيَةِ وَلَا يَكُوْنُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هٰكَذَا رُوِيَ

۷۴۶: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزہ رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا راوی کو شک ہے کہ ''لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ'' یا ''لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ'' فرمایا (معنی دونوں کے ایک ہی ہیں) اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عبداللہ بن شخیرؓ، عمران بن حصینؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوقتادہ حسن ہے اہل علم کی ایک جماعت نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے پس جو شخص ان دنوں میں روزے نہ رکھے

عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَ قَالاَ لاَ یَجِبُ اَنْ یُفْطِرَ اَیَّامًا غَیْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْاَیَّامِ الَّتِیْ نَهٰی عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفِطْرِ وَ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ.

وہ کراہت کے حکم سے خارج ہے۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں کہ ان پانچ دنوں کے علاوہ روزہ چھوڑنا واجب نہیں جن میں روزے رکھنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا عید الفطر، عید الاضحی اور ایام تشریق۔

۵۲۱: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سَرْدِ الصَّوْمِ

۵۲۱: باب پے در پے روزے رکھنا

۷۴۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ یُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا کَامِلاً اِلَّا رَمَضَانَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۴۷: حضرت عبداللہ بن شقیقؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپؐ روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپ مستقل روزے رکھیں گے۔ پھر جب افطار کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپؐ روزے نہیں رکھیں گے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی روزے نہیں رکھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰی یُرٰی اَنَّهٗ لاَ یُرِیْدُ اَنْ یُفْطِرَ وَیُفْطِرُ حَتّٰی یُرٰی اَنَّهٗ لاَ یُرِیْدُ اَنْ یَصُوْمَ مِنْهُ شَیْئًا فَکُنْتَ لاَ تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ مُصَلِّیًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ نَائِمًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ان سے کسی نے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ جب کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ پورا مہینہ روزے رکھیں گے اور جب کسی مہینے میں افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس مہینے میں روزے نہیں رکھیں گے پھر اگر ہم چاہتے کہ آپ کو رات میں نماز پڑھتا دیکھیں تو ہم ایسا ہی پاتے اور اگر سوتے دیکھنا تو سو رہے ہیں۔

۷۴۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِیْ دَاوٗدَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَ یُفْطِرُ یَوْمًا وَلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا

۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ترین روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے تھے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن کے مقابل آتے تو کبھی فرار کا راستہ اختیار نہ کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ اَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْاَعْمٰی وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَفْضَلُ الصِّیَامِ اَنْ یَصُوْمَ یَوْمًا وَ یُفْطِرَ یَوْمًا وَیُقَالُ هٰذَا هُوَ اَشَدُّ الصِّیَامِ.

حدیث حسن صحیح ہے۔ بوعباس ایک نابینا شاعر ہیں ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افضل ترین روزے یہی ہیں کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا جائے اور کہا جاتا ہے کہ یہ شدید ترین روزے ہیں۔

۵۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الصَّوْمِ یَوْمَ الْفِطْرِ وَ یَوْمَ النَّحْرِ

۵۲۲: باب عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

۷۵۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامَیْنِ صِیَامِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَلِیٍّ وَعَائِشَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَعَمْرُو بْنُ یَحْیٰی هُوَا بْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ الْمَازِنِیُّ الْمَدَنِیُّ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰی عَنْهُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَشُعْبَةُ وَمٰلِکُ بْنُ اَنَسٍ.

۷۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک عیدالفطر اور دوسرا عیدالاضحیٰ کے دن، اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہے کہ ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ عمرو بن یحییٰ، ابن عمارہ بن ابوحسن مازنی مدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انس روایت کرتے ہیں۔

۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ یَوْمِ نَحْرٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْ صَوْمِ هٰذَیْنِ الْیَوْمَیْنِ اَمَّا یَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُکُمْ مِنْ صَوْمِکُمْ وَعِیْدٌ لِّلْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَّا یَوْمُ الْاَضْحٰی فَکُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُکِکُمْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَیُقَالُ لَهُ مَوْلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَزْهَرَ اَیْضًا وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

۷۵۱: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولی ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عید الاضحیٰ کے موقع پر دیکھا کہ انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا۔ عیدالفطر کو روزہ سے اس لئے منع کرتے تھے کہ وہ روزہ کھولنے اور مسلمانوں کی عید کا دن ہے اور عیدالاضحیٰ میں اس لئے کہ تم اپنی قربانی کا گوشت کھا سکو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوعبید کا نام سعد ہے انہیں مولی عبدالرحمن بن ازہر بھی کہا جاتا ہے۔ عبدالرحمن بن ازہر، عبدالرحمٰن بن عوف کے چچازاد بھائی ہیں۔

۵۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ

۵۲۳: باب ایام تشریق

صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

۷۵۲: حَدَّثَنا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّم يَوْمُ عرفَةَ وَ يوْمُ النَّحْرِ و اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُ نا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيّ وَ سَعْدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَ نُبَيْشَةَ وَ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ حُذَافَةَ وَ اَنَسٍ وَ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وعَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَ قَالَ اَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ عُقْبَةَبْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ صِيَامَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اِنَّ قَوْمًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ رَخَّصُوْا لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَالَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِاَنْ يَصُوْمَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ وَ اَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عَلِيّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ قَالَ مُوْسَى بْنُ عَلِيّ لَا اَجْعَلُ اَحَدًا فِيْ حِلٍّ صَغَّرَاسْمَ اَبِيْ.

میں روزہ رکھنا حرام ہے

۷۵۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کا دن اور عید الضحیٰ کا دن اور ایام تشریق (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخ) ہم مسلمانوں کے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، سعدؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، نبیشہؓ، بشر بن سحیمؓ، عبداللہ بن حذافہؓ، انسؓ، حمزہ بن عمرو اسلمیؓ، کعب بن مالکؓ، عائشہ، عمرو بن عاصؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ ایام تشریق میں روزے رکھنا مکروہ ہے لیکن صحابہؓ کی ایک جماعت اور بعض صحابہ "مُتَمَتِّع" کے لئے اگر اس کے پاس قربانی کے لئے جانور نہ ہو تو روزہ رکھنے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں۔ امام شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اہل عراق، موسیٰ بن علی بن رباح اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے قتیبہ کو لیث بن سعد کے حوالے سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ بن علی کہا کرتے تھے کہ میں اپنے باپ کے نام کی تصغیر کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔

۵۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَّةِ الْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۵۲۴: باب روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے

۷۵۳: حَدَّثَنَا مَحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيسَابُوْرِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ و يَحْيَى بْنُ مُوْسَى قَالُوْااَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

۷۵۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، علیؓ، شداد بن اوسؓ، ثوبانؓ، اسامہ بن زیدؓ، عائشہؓ، معقل بن یسارؓ (انہیں معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے) ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابو

وفی الباب عن سعد و علیّ و شداد بن اوس و ثوبان و اسامة بن زید و عائشة و معقل بن یسار و یقال معقل بن سنان و ابی ھریرة وابن عباس و ابی موسی و بلال و قال ابو عیسی حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیح وذُکر عن احمد بن حنبل انه قال اصحُّ شیءٍ فِی ھذا الباب حدیثُ رافع بن خدیج وَذُکِرَ عن علیّ بن عبدالله انّه قال اصحُّ شیءٍ فی ھذا الباب حدیثُ ثوبان و شدّاد بن اوس لانّ یحیی بن ابی کثیر روی عن ابی قلابة الحدیثین جمیعًا حدیث ثوبان وحدیث شدّاد بن اوس و قد کرہ قومٌ من اھل العلم من اصحاب النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم وغیرھم الحجامة للصائم حتّی انّ بعض اصحاب النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم احتجم باللّیل منھم ابو موسی الاشعریُّ و ابن عمر وبھذا یقول ابن المبارک قال ابوعیسی وسمعتُ اسحٰق ابن منصور یقول قال عبدالرّحمن بن مھدیّ من احتجم فھو صائم فعلیه القضاءُ قال اسحٰق بن منصور وھکذا قال احمد بن حنبل واسحٰق بن ابراھیم قال ابوعیسی واخبرنی الحسن بن محمّد الزّعفرانیُّ قال الشافعیُّ قد رُوِی عن النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم انّه احتجم وھو صائم و رُوی عن النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم انّه قال افطر الحاجم والمحجوم ولا اعلم احدًا من ھذین الحدیثین ثابتًا ولو توقّی رجلٌ الحجامة وھو صائم کان احبّ الیّ وان احتجم وھو صائم لم ار ذٰلک ان یفطرہ قال ابوعیسی ھکذا کان قول الشافعیّ ببغداد و امّا بمصر فمال الی الرُّخصة و لم یر بالحجامة بأسا و احتجّ انّ النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم احتجم فی حجة الوداع وھو محرم صائم.

موسیٰ، اور بلالؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں زیادہ صحیح رافع بن خدیج کی حدیث ہے۔ علی بن عبداللہؒ کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا ثوبانؓ اور شداد بن اوس کی حدیث اس باب میں اصح ہے۔ اس لئے کہ یحییٰ بن ابوکثیر ابوقلابہ سے دونوں حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ ثوبانؓ کی بھی اور شداد بن اوس کی بھی۔ علماء صحابہؓ کی ایک جماعت اور ان کے علاوہ بھی کئی حضرات روزے دار کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتے ہیں یہاں تک کہ بعض صحابہ جیسے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ اور ابن عمرؓ رات کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ ابن مبارکؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ میں نے اسحاق بن منصور سے سنا کہ عبدالرحمن بن مہدی پچھنا لگوانے والے روزہ دار کے متعلق قضا کا حکم دیتے ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ اور اسحٰق بن ابراہیمؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں حسن بن محمد زعفرانی نے مجھے بتایا کہ امام شافعیؒ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا مروی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ پس مجھے علم نہیں کہ ان میں سے کونسی روایت ثابت ہے۔ لہٰذا اگر روزہ دار اس سے اجتناب کرے تو میرے نزدیک بہتر ہے اور اگر پچھنے لگوائے تو میرے خیال میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا یہ قول بغداد کا ہے اور مصر آنے کے بعد وہ پچھنا لگانے کی اجازت کی طرف مائل ہو گئے تھے اور ان کے نزدیک پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے

۵۲۵۔ بَابُ مَاجَآءَ مِنَ الرُّخصَةِ

۵۲۵: باب روزہ دار کو پچھنے لگانے

فِیْ ذٰلِکَ

کی اجازت

۷۵۴. حدثنا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِیْدٍ نَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ هٰکَذَا رَوٰی وُهَیْبٌ نَحْوَ رِوَایَةِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَ رَوٰی اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۷۵۴. حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ وہیب نے اسی طرح عبدالوارث کی مثل بیان کیا ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم نے بواسطہ ایوب عکرمہؓ سے مرسل روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۵۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۷۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِیْمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ جَابِرٍ وَ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَ لَمْ یَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِیِّ.

۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگائے۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ کا اسی حدیث پر عمل ہے اور وہ روزہ دار کے لئے پچھنے لگانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۵۲۶: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْوِصَالِ فِی الصِّیَامِ

۵۲۶: باب روزوں میں وصال[۱] کی کراہت کے متعلق

۷۵۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

۷۵۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ تو وصال ہی

[۱] وصال کا معنی یہ ہے کہ روزہ رکھے اور پھر دو دن یا اس سے زیادہ دنوں تک افطار نہ کرے۔ (مترجم)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنَّ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِيْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا الْوِصَالَ فِي الصِّيَامِ وَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ يُوَاصِلُ لِاَيَّامٍ وَلَا يُفْطِرُ۔

کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوہریرہؓ، عائشہؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ روزے میں وصال مکروہ ہے۔ عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے وہ وصال کرتے تھے یعنی درمیان میں افطار نہیں کرتے تھے۔

۵۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

۵۲۷: باب صبح تک حالت جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا

۷۵۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ وَ اُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَ هُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَكْثَرِاَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا اَصْبَحَ جُنُبًا يَقْضِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ازواج مطہرات) فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہو جایا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء، صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض تابعینؒ کہتے ہیں کہ گر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت حدیث میں مذکور ہے پھر پیر کو خاص طور سے اس لئے بھی اہمیت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے قباء پہنچے۔ ۲ حدیث سے باب بدھ کے روزہ کی بھی فضیلت ثابت ہو رہی ہے۔ ۳ عرفہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے بلکہ عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا اور راتوں کو قیام کرنے کا بہت اجر وثواب ہے۔ ۴ عاشوراء عَشْرٌ سے ماخوذ ہے اس سے مراد محرم کی دسویں تاریخ ہے پہلے عاشوراء کا روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی صرف استحباب باقی رہ گیا۔ ۵ ائمہ عظام کے نزدیک عید کے چھ روزے مستحب ہیں البتہ امام مالکؒ ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔ ۶ حافظ ابن حجرؒ نے دس صورتیں ایام بیض کی تعیین کے بارے میں لکھی ہیں تمام صورتوں میں تین دن روزہ رکھنے کی فضیلت ہو جائے گی یعنی ایسا شخص صائم الدھر سمجھا جائے گا۔ صوم الدھر (یعنی پورا زمانہ روزہ کی حالت میں) کے تین مفہوم ہیں ان میں سے صوم داؤد

علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے اسی سے فرق کر لینا چاہئے صوم وصال اور صوم دھر میں کہ صوم وصل (پے در پے روزے رکھنا) کہ روزہ افطار نہ کرنا یا ایام منہیہ میں بھی روزے رکھنا۔ ۷ نبی کریم ﷺ روزے رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے تھے اس طرح رات کو نماز پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے۔ ۸ عید الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لئے ہے کہ مسلمانوں کی عید ہے اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ ایام حق تعالیٰ کی جانب سے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں۔ ۹ جمہور ائمہ کے نزدیک حجامت یعنی (پچھنے لگانے یا لگوانے) سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے اور نہ یہ عمل مکروہ ہے۔ ۱۰ حدیث باب کے عموم کی بنا پر جمہور ائمہ کے نزدیک جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل فجر کے طلوع کے بعد فوراً غسل کر لے یا تاخیر کرے۔

۵۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

۵۲۸: باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنا

۷۵۹: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِیُّ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَوَاءٍ نَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ یَعْنِی الدُّعَاءَ.

۷۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے پھر اگر وہ روزے سے ہو تو دعا کرے۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی فَکِلَا الْحَدِیْثَیْنِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی روزہ دار کی دعوت کی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں دونوں حدیثیں جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں حسن صحیح ہیں۔

۵۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

۵۲۹: باب عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ یَوْمًا مِنْ غَیْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا (یعنی نفلی) روزہ نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابوزناد نے روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن ابوعثمان سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَاخِیْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

۷۶۲: حَدَّثنا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ عوانَةَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ السُّدِّیِّ عَنْ عَبْدِاللهِ الْبَهِیِّ عَنْ عائِشَةَ قَالَتْ مَاکُنْتُ اَقْضِیْ مَایَکُوْنُ عَلَیَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِیْ شَعْبَانَ حَتّٰی تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هٰذَا.

۵۳۰: باب رمضان کی قضاء میں تاخیر

۷۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں اپنے رمضان کے قضا روزے شعبان میں رکھتی تھی یہاں تک کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ابوسلمہؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُکِلَ عِنْدَهٗ

۷۶۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِیْکٌ عَنْ حَبِیْبِ ابْنِ زَیْدٍ عَنْ لَیْلٰی عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ اِذَا اَکَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِیْرُ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَرَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۵۳۱: باب روزہ دار کا ثواب جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھائیں

۷۶۳: ابولیلیٰ اپنی مولاہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا پیا جائے تو فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ اپنی دادی ام عمارہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا یُقَالُ لَهَا لَیْلٰی تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیَّةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَیْهِ طَعَامًا فَقَالَ کُلِیْ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یَفْرُغُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَتّٰی یَشْبَعُوْا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ.

۷۶۴: ام عمارہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا جائے تو ان کے کھانے سے فارغ ہونے سے یا فرمایا ان کے سیر ہو جانے تک فرشتے روزہ دار کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح اور شریک کی روایت سے اصح ہے۔

۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُمْ یُقَالُ لَهَا لَیْلٰی عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۷۶۵: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے، وہ شعبہ سے وہ حبیب بن زید سے وہ اپنی مولاۃ (لیلی) سے اور وہ اُم عمارہ بن کعب سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ حَتّٰى يَفْرُغُوْا اَوْ يَشْبَعُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ اُمُّ عُمَارَةَ وَ هِيَ جَدَّةُ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ.

مثل لیکن اس میں "حَتّٰی یَفْرَغُوا وَیَشْبَعُوا" کے الفاظ کا ذکر نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ام عمارہؓ حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

۵۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَضَآءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

۵۳۲: باب حائضہ روزوں کی قضا کرے نماز کی نہیں

۷۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اِخْتِلَافًا فِيْ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ عُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيُّ الْكُوْفِيُّ وَ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِالْكَرِيْمِ.

۷۶۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایام حیض سے پاک ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا کرتے تھے اور جب کہ نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور معاویہؓ سے بھی بواسطہ عائشہؓ مروی ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ حائضہ صرف روزوں کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں عبیدہ وہ عبیدہ بن معتب ضبی کوفی ہیں ان کی کنیت ابوعبدالکریم ہے۔

۵۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

۵۳۳: باب روزہ دار کے لئے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

۷۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ السَّعُوْطَ لِلصَّائِمِ وَ رَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُهُ وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يُقَوِّيْ قَوْلَهُمْ

۷۶۷: عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وضو کا طریقہ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزے سے نہ ہو تو ناک میں بھی اچھی طرح پانی ڈالو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء نے روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنے کو مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث ان کے قول کی تائید کرتی ہے۔

۵۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُوْمُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

۵۳۴: باب جو شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے

۷۶۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَيُّوْبُ بْنُ

۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

واقِدِ الْكُوفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا مِنَ الثِّقَاتِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى مُوسٰى اِبْنُ دَاوُدَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَ هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ اَيْضًا اَبُو بَكْرٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ وَ اَبُوبَكْرٍ الْمَدَنِيُّ الَّذِي رَوٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اسْمُهُ الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَهُوَ اَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ہاں مہمان بن کر جائے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے ہم اسے کسی ثقہ راوی کی ہشام بن عروہ سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ موسیٰ بن داؤد، ابوبکر مدنی سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے کیونکہ محدثین کے نزدیک ابوبکر ضعیف ہیں۔ ابوبکر مدنی جو جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ان سے زیادہ ثقہ اور پرانے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: جمہور علماء کے نزدیک عورت کے لئے بغیر شوہر کی اجازت کے روزہ یا اور کوئی نفلی عبادت کرنا حرام ہے گناہ گار ہوگی۔ ۲۔ قضاء رمضان میں جلدی کرنا واجب نہیں اگرچہ افضل اور مستحب ہے۔ ۳۔ روزہ کی حالت میں ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ اس سے پانی کے دماغ یا گلے تک پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے اسی حدیث سے فقہاءؒ نے اصول مستنبط کیا ہے کہ اگر کوئی چیز دماغ میں یا پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو وہ مفسد صوم (روزہ توڑنے والی) ہوتی ہے اس اصول سے ثابت ہوا کہ سگریٹ یا حقہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی پر فتویٰ ہے۔

۵۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ

۵۳۵: باب اعتکاف

۷۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِي لَيْلٰى وَاَبِي سَعِيدٍ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابولیلیٰ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ اور عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ

۷۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز کے بعد ہی اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

فِیْ مُعْتَکِفِهٖ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ مَالِکٌ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِیُّ وَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیّ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکِفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلْتَغِبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّیْلَةِ الَّتِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّعْتَکِفَ فِیْهَا مِنَ الْغَدِ وَقَدْ قَعَدَ فِیْ مُعْتَکِفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ.

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے بھی مروی ہے وہ عمرہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ مالک اور کئی راوی بھی اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اوزاعی اور سفیان ثوریؒ بھی، یحییٰ بن سعید سے وہ عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کا ارادہ ہو تو فجر کے بعد اعتکاف گاہ میں داخل ہو جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ اور اسحٰق بن ابراہیمؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جس روز اعتکاف کرنا ہو اس رات کو سورج غروب ہونے سے پہلے اسے اپنی اعتکاف گاہ میں بیٹھ جانا چاہیے۔ سفیان ثوریؒ اور مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے۔

۵۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

۵۳۶: باب شب قدر

۷۷۱: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَ یَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عُمَرَ وَ الْفَلَتَانِ ابْنِ عَاصِمٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ وَاَبِیْ بَکْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَوْلُهَا یُجَاوِرُ تَعْنِیْ یَعْتَکِفُ وَ اَکْثَرُ الرِّوَایَاتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ کُلِّ وِتْرٍ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اَنَّهَا لَیْلَةُ اِحْدٰی وَ عِشْرِیْنَ وَ لَیْلَةُ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ وَخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ وَسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ

۷۷۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف بیٹھتے اور فرماتے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابی بن کعبؓ، جابر بن سمرہؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عمرؓ، فلتان بن عاصمؓ، انسؓ، ابوسعیدؓ، عبداللہ بن انیسؓ، ابوبکرہؓ، ابن عباسؓ، بلالؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ''یجاور'' کے معنی اعتکاف کرنے کے ہیں۔ اکثر روایتوں میں یہی ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک واللہ اعلم اس کی حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح کا سوال کیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

وآخرُ لَيْلَةٍ مِنْ رمضان قال الشَّافِعِيُّ كان هذا عِنْدِيْ واللهُ اَعْلَمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلَّم كان يُجِيْبُ عَلٰى نَحْوِمَا يُسْئَالُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ نَلْتَمِسُهَا فِيْ لَيْلَةِ كَذَا فَيَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِيْ لَيْلَةِ كَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِيْ فِيْهَا لَيْلَةُ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِعَلاَمَتِهَا فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا وَ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ قِلاَبَةَ اَنَّهُ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلاَبَةَ بِهٰذَا.

طرح کا جواب دیا کرتے تھے۔ اگر کہا جاتا کہ ہم اسے اس رات میں تلاش کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اچھا اس میں تلاش کرو لیکن میرے نزدیک قوی روایت اکیسویں رات والی ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ ستائیسویں رات ہی ہے اور فرماتے کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علامات بتائی تھیں ہم نے اسے گن کر یاد کر لیا۔ ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا شب قدر آخری عشرے میں بدلتی رہتی ہے۔ ہمیں اس کی خبر عبد بن حمید نے عبدالرزاق کے حوالے سے دی۔ وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں۔

۷۷۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنّٰى عَلِمْتَ اَبَاالْمُنْذِرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ بَلٰى اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا وَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۲: حضرت زرؒ نے اُبی بن کعبؓ سے پوچھا کہ آپؓ نے ابو منذر کو کس طرح کہا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ فرمایا بے شک ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ وہ ایسی رات ہے کہ اس کے بعد جب صبح سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔ ہم نے گنا اور حفظ کر لیا قسم ہے اللہ کی کہ ابن مسعودؓ بھی جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کی ستائیسویں رات ہی ہے لیکن تم لوگوں کو بتانا بہتر نہیں سمجھا تاکہ تم صرف اس رات پر بھروسہ نہ کرنے لگو اور دوسری راتوں میں عبادت کرنا کم نہ کر دو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ذَكَرْتُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا بِمُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْسَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوَاخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلٰوتِهِ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ

۷۷۳: عیینہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکرہؓ کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے اس وقت سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہے جب سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کے ختم ہونے میں نو راتیں باقی رہ جائیں اور اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) تلاش کرو یا جب سات راتیں رہ جائیں یا جب پانچ راتیں رہ جائیں یا پھر رمضان کی آخری رات۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو بکرہؓ

فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ جْتَهَدَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

رمضان کے پہلے بیس دن پورے سال کی مانند پڑھتے پھر جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو (زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی) کوشش کرتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۷: بَابُ مِنْهُ

۵۳۷: باب اسی سے متعلق

۷۷۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْقِظُ اَهْلَهُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو جگایا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِىْ غَيْرِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جس قدر کوشش فرماتے اتنی دوسرے دنوں میں نہ کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

۵۳۸: بَابُ مَاجَآءَ فِى الصَّوْمِ فِى الشِّتَاءِ

۵۳۸: باب سردیوں کے روزے

۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيْبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِى الشِّتَاءِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَامِرُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِيِّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ.

۷۷۶: حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈی نعمت (یعنی نعمت کا ثواب) سردیوں میں روزہ رکھنا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں ان سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الابواب: ۵۳۵تا۵۳۸ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ اعتکاف مسنون جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب سے عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ ۲۔ اعتکاف نفل وہ اعتکاف ہے جو کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ ۳۔ اعتکاف واجب۔ وہ اعتکاف ہے جو نذر کرنے یعنی منت ماننے سے واجب ہو گیا ہو واضح رہے کہ کسی عبادت کے انجام دینے کا دل دل میں ارادہ کر لینے سے نذر نہیں ہوتی بلکہ نذر کے الفاظ کا زبان سے ادا کرنا ضروری ہے نیز زبان سے بھی صرف ارادہ کا اظہار کافی نہیں بلکہ یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔

۵۳۹: بَابُ مَاجَآءَ عَلٰى

۵۳۹: باب ان لوگوں کا روزہ

اَلَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ

رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں

۷۷۷. حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلٰی سَلْمَةَ ابْنِ الْاَکْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ کَانَ مَنْ اَرَادَمِنَّا اَنْ یُفْطِرَ وَ یَفْتَدِیَ حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَةُ الَّتِیْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَ یَزِیْدُ هُوَابْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ۔

۷۷۷: حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ'' (ترجمہ: یعنی جن لوگوں میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ اس کے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلائیں) تو ہم میں سے جو چاہتا کہ روزہ نہ رکھے تو وہ فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید ابوعبید کے بیٹے اور سلمہ بن اکوعؓ کے مولی ہیں۔

خلاصۃ الباب: حنفیہ اور جمہور کے نزدیک یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص ارادۂ سفر کرے اور شہر سے نکلنے سے پہلے روزہ چھوڑ دے۔ جہاں تک حدیث کا تعلق ہے سو وہ اس بارے میں صریح نہیں کہ حضرت انسؓ نے اپنے وطن میں کھانا کھایا تھا بلکہ ہوسکتا ہے کہ یہ راستہ کی کسی منزل کا واقعہ ہے۔ (واللہ اعلم)۔۲۔ حاجت طبعیہ مثلاً بول و براز اور غسل جنابت اور حاجت شرعیہ مثلاً نماز جمعہ نماز عید اور اذان وغیرہ کے لئے نکلنا جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کم از کم بیس رکعت تراویح ہیں البتہ امام مالکؒ سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس رکعتیں مروی ہیں جبکہ انکی تیسری روایت جمہور ائمہ ہی کے مطابق ہے پھر اُن چھتیس رکعات کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ مکرمہ کا معمول بیس رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویحہ کے بعد ایک طواف کیا کرتے تھے اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں اس طرح ان کی تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعتیں زیادہ ہوگئیں تفصیل کے لئے (اَلْمغنی لابن قُدامہ ج ۲ ص ۱۶۷ فصل) (**والمختار عندابی عبداللّٰہ فیما عشرون رکعۃً**) دیکھئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح بیس تھیں گویا تراویح کی بیس رکعات پر ائمہ کا اجماع ہے۔ مؤطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومانؒ سے روایت ہے کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الخطاب فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں لوگ تیئیس رکعات ادا کرتے تھے (بیس رکعات تراویح اور تین وتر) یحیٰی بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳۔ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں فَلَمَّا جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ کَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔ پس جب حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اُبی بن کعب پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھاتے تھے فتاوی ابن تیمیہ ج ۲۲ ص ۲۷۲۔ امام شعرانی لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں تراویح تیرہ رکعات پڑھتے تھے اور قاری لمبی سورتیں پڑھتا تھا یہاں تک کہ لمبے قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے اور ان دنوں میں امام حضرت ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ تھے پھر حضرت عمرؓ نے تیئیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا بیس رکعات تراویح اور تین وتر اور اسی پر معاملہ تک گیا مختلف شہروں میں۔

۵۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ اَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا

۷۷۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَ لَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعٰى بِطَعَامٍ فَاَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ.

۷۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ رَمَضَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ مَدِيْنِيٌّ ثِقَةٌ وَهُوَ اَخُوْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ نَجِيْحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَ كَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ يُضَعِّفُهُ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ قَالَ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُفْطِرَ فِيْ بَيْتِهِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ وَ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَقْصُرَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ جِدَارِ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْقَرْيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ.

۵۴۰: باب جو شخص رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے

۷۷۸: محمد بن کعبؓ سے روایت ہے کہ میں رمضان میں انس بن مالکؓ کے پاس آیا تو وہ کہیں جانے کا ارادہ کر رہے تھے اور ان کی سواری تیار تھی انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا۔ میں نے کہا کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنت ہے۔ اور پھر سوار ہو گئے۔

۷۷۹: محمد بن اسمٰعیل، سعید بن ابو مریم سے وہ محمد بن جعفر سے وہ زید بن اسلم سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ میں انس بن مالکؓ کے پاس آیا اور پھر اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ محمد بن جعفر، ابن ابی کثیر مدنی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور اسمٰعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ عبداللہ بن جعفر نجیح کے بیٹے اور علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ مسافر کو سفر کے لئے نکلنے سے پہلے افطار کرنا چاہیے۔ لیکن قصر نماز اس وقت تک نہ شروع کرے جب تک گاؤں یا شہر کی حدود سے باہر نہ نکل جائے یہ اسحٰق بن ابراہیم کا قول ہے۔

۵۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تُحْفَةِ الصَّائِمِ

۷۸۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَاْمُوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ وَ سَعْدٌ يُضَعَّفُ وَ يُقَالُ عُمَيْرُ بْنُ مَاْمُوْمٍ اَيْضًا.

۵۴۱: باب روزہ دار کے تحفے

۷۸۰: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کو تحفہ دینا چاہئے تو تیل یا خوشبو وغیرہ دینی چاہیے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔ ہم اس حدیث کو سعد بن طریف کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور سعد ضعیف ہیں۔ انہیں عمیر بن ماموم بھی کہا جاتا ہے۔

۵۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفِطْرِ

۵۴۲: باب عید الفطر

وَ الْاَضْحٰی مَتٰی یَکُوْنُ

۷۸۱: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا یَحْیَی بْنُ الْیَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ یَوْمَ یُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰی یَوْمَ یُضَحِّی النَّاسُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَاَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ نَعَمْ یَقُوْلُ فِیْ حَدِیْثِهٖ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے؟

۷۸۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عید الفطر اس دن جب جب سب لوگ افطار کریں (یعنی روزہ نہ رکھیں) اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن سب لوگ قربانی کریں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سوال کیا کہ کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہؓ سے احادیث سنی ہیں انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے سنا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔

۵۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِعْتِکَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ

۷۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ اَنْبَانَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ عَامًا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَعْتَکِفْ عَامًا فَلَمَّا کَانَ فِی الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْمُعْتَکِفِ اِذَا قَطَعَ اِعْتِکَافَهٗ قَبْلَ اَنْ یُتِمَّهٗ عَلٰی مَانَوٰی فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا نَقَضَ اِعْتِکَافَهٗ وَجَبَ عَلَیْهِ الْقَضَاءُ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ اِعْتِکَافِهٖ فَاعْتَکَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنْ لَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ نَذْرُ اِعْتِکَافٍ اَوْشَیْءٌ اَوْجَبَهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ وَکَانَ مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ اَنْ یَقْضِیَ اِلَّا اَنْ یُحِبَّ ذٰلِکَ اِخْتِیَارًا مِنْهُ وَلَا یَجِبُ ذٰلِکَ عَلَیْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَکُلُّ عَمَلٍ لَکَ اَنْ لَا تَدْخُلَ فِیْهِ فَاِذَا دَخَلْتَ فِیْهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَیْسَ عَلَیْکَ اَنْ تَقْضِیَ اِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

۵۴۳: باب ایام اعتکاف گزر جانا

۷۸۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال بیس دن کا اعتکاف کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ علماء کا اس معتکف (اعتکاف کرنیوالا) کے بارے میں اختلاف ہے جو اسے پورا ہونے سے پہلے توڑ دے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اعتکاف توڑ دے تو اس کی قضا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اعتکاف سے نکل آئے تو شوال میں دس دن اعتکاف کیا''۔ یہ امام مالکؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر یہ اعتکاف نذر یا خود اپنے اوپر واجب کیا ہوا اعتکاف نہیں تھا تو اس کی قضا واجب نہیں بلکہ فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر قضا واجب نہیں البتہ اگر اس کی چاہت ہو تو قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں۔ اگر کوئی عمل واجب نہ ہو اور تم اسے ادا کرنے لگو لیکن مکمل نہ کر سکو تو اس کی قضا واجب نہیں۔ ہاں اگر عمرے یا حج میں ایسا ہو تو قضا واجب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۴۴: بَابُ الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ اَمْ لَا

۷۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبِ الْمَدِنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَأْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۷۸۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اِعْتِكَافِهٖ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ وَاَجْمَعُوْا عَلٰى هٰكَذَا اَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَعُوْدَ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ اِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَرَاَوْا لِلْمُعْتَكِفِ اِذَا كَانَ فِيْ مِصْرٍ يُجَمَّعُ فِيْهِ اَنْ لَا يَعْتَكِفَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ لِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا لَهُ الْخُرُوْجَ مِنْ مُعْتَكَفِهٖ اِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يَرَوْا لَهُ اَنْ يَتْرُكَ الْجُمُعَةَ فَقَالُوْا لَا يَعْتَكِفُ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ حَتّٰى لَا يَحْتَاجَ اِلٰى اَنْ يَخْرُجَ مِنْ مُعْتَكَفِهٖ لِغَيْرِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ لِاَنَّ خُرُوْجَهُ لِغَيْرِ حَاجَةِ

۵۴۴: باب کیا معتکف اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے

۷۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو میری طرف اپنا سر مبارک جھکا دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ ﷺ حاجت انسانی کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کئی راوی مالک بن انس سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ حضرت عائشہؓ سے راویت کرتے ہیں۔ لیث بن سعد بھی ابن شہاب سے وہ عروہ سے انہوں نے عمرہ سے اور وہ دونوں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۷۸۴: ہم سے بیان کی یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ اعتکاف کرنے والا انسانی حاجت (یعنی پاخانہ یا پیشاب) کے علاوہ اعتکاف سے نہ نکلے۔ علماء کا اسی پر جماع ہے کہ اعتکاف کرنے والا صرف قضائے حاجت کے لئے ہی نکل سکتا ہے۔ اہل علم کا مریض کی عیادت، جمعہ کی نماز اور جنازہ میں شرکت کیلئے معتکف کے نکلنے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ وغیرہ نے کہا کہ مریض کی عیادت بھی کرے اور جمعہ و جنازے میں بھی شریک ہو لیکن اس شرط پر کہ اعتکاف شروع کرتے وقت اس نے ان چیزوں کی نیت کی ہو۔ سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے بعض اہل علم کے نزدیک ان میں سے کوئی عمل بھی جائز نہیں پس اگر اعتکاف کرنے والا ایسے شہر میں ہو کہ اس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو تو اسے اسی مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہیے اس لئے کہ ان حضرات کے نزدیک معتکف کا جمعہ کیلئے جانا مکروہ ہے۔ اور ان کے نزدیک معتکف کیلئے جمعہ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں اس لئے اسے ایسی جگہ اعتکاف کرنا چاہیے تا کہ اسے قضائے حاجت کے علاوہ کسی دوسری ضرورت

لِلْاِنْسَانِ قَطْعٌ عِنْدَ هُمْ لِلْاِعْتِكَافِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَلَا يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَ قَالَ اِسْحٰقُ اِنِ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ فَلَهُ اَنْ يَتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَ يَعُوْدَ الْمَرِيْضَ.

کیلئے نکلنا نہ پڑے کیونکہ ان علماء کے نزدیک سوائے حاجت بشری کے علاوہ نکلنا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام احمدؒ، حضرت عائشہؓ کی حدیث کی وجہ سے اعتکاف کرنے والے کا جنازے یا مریض کی عیادت کیلئے نکلنا جائز نہیں سمجھتے۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ اگر اعتکاف کے شروع میں اس کی نیت کی ہوتو پھر عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا جائز ہے۔

۵۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۵۴۵: باب رمضان میں رات کو نماز پڑھنا

۷۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِی السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِی الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِی الثَّالِثَةِ وَ دَعٰى اَهْلَهٗ وَ نِسَاءَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهٗ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يُصَلِّيَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ هُمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِیَ عَنْ عَلِيٍّ وَ عُمَرَ وَغَيْرِ هِمَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيِّ وَ هٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَقَالَ اَحْمَدُ رُوِیَ فِیْ هٰذَا اَلْوَانٌ وَلَمْ يُقْضَ فِيْهِ بِشَیْءٍ وَ قَالَ اِسْحٰقُ بَلْ نَخْتَارُ اِحْدٰى وَ

۷۸۵: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ آپؐ نے تیئسویں رات تک ہمارے ساتھ رات کی نماز نہیں پڑھی (یعنی تراویح) پھر تیئسویں رات کو ہمیں لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو نماز نہ پڑھائی لیکن پچیسویں رات کو آدھی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری آرزو تھی کہ آپؐ رات بھی ہمارے ساتھ نوافل پڑھتے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز میں شریک رہا اس کے لئے پوری رات کا قیام لکھ دیا گیا۔ پھر نبی ﷺ نے ستائیسویں رات تک نماز نہ پڑھائی۔ ستائیسویں رات کو پھر کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی بلایا یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ فلاح کا وقت نہ نکل جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابوذرؓ سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا سحری۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا رمضان میں رات کی نماز (یعنی تراویح) کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک وتر سمیت اکتالیس رکعتیں پڑھنی چاہئیں یہ اہل مدینہ کا قول ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جو حضرت عمرؓ علیؓ اور دوسرے صحابہؓ سے مروی ہے کہ بیس رکعت پڑھے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں

اَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً عَلٰى مَا رُوِىَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ اخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ اخْتَارَ الشَّافِعِىُّ اَنْ يُصَلِّىَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ اِذَا كَانَ قَائِمًا.

نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو بیس رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اس مسئلے میں کچھ نہیں کہا۔ اسحٰق اکتالیس رکعات کا مذہب اختیار کرتے ہیں۔ جیسے ابی بن کعب سے مروی ہے ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر خود قاری ہو تو اکیلے نماز پڑھے۔

فائدہ یعنی اگر امام حافظ یا قاری نہ ہو اور وہ چھوٹی سورتوں سے تراویح پڑھائے تو حافظ قاری کو اکیلے تراویح پڑھنا چاہیے۔ نماز تراویح کے متعلق امام ترمذیؒ صرف یہی ایک باب لائے ہیں جس میں حضور ﷺ سے رکعات کی تعداد منقول نہیں لیکن امام ترمذیؒ نے وتر سمیت اکتالیس۔ بڑے صحابہؓ سے بیس رکعات اور امام شافعیؒ کا مشاہدہ بیان فرمایا کہ مکہ میں بیس پڑھتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں مختلف روایات کی بناء پر کچھ نہیں کہتا۔ صحابہؓ کے زمانے سے لے کر حرمین شریفین میں بیس رکعات ہی ادا کی جاتی ہیں۔ حکومت کا مذہب حنبلی ہے لیکن حرمین شریفین کے علاوہ سعودی عرب کے دوسرے شہروں میں سنا ہے کہ آٹھ پڑھی جاتی ہیں۔ جب اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا گیا تو آپؓ نے جواب میں فرمایا کہ آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے گویا چند دن جو آپ ﷺ نے بعد عشاء با جماعت نماز ادا کی وہ تہجد ہی تھی تراویح نہیں۔

۵۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

۵۴۶: باب روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۷۸۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۸۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۷: بَابُ التَّرْغِيْبِ فِىْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَاجَآءَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

۵۴۷: باب رمضان میں نماز شب (یعنی تراویح) کی ترغیب اور فضیلت

۷۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِىْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّامُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَ يَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف رغبت دیتے لیکن وجوب کا حکم نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جس شخص نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز پڑھی) اس کے پچھلے

فتُوفّي رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم و الْامْرُ على ذلك ثمّ كان الْامْر كذلك في خلافة ابيْ بكْرٍ و صدْرا منْ خلافة عُمر بْن الْخطّاب على ذلك و في الْباب عنْ عائشة هذا حديْثٌ صحيْحٌ و قدْ رُوي هذا الْحديْثُ ايْضا عن الزُّهْريّ عنْ عُرْوة عنْ عائشة عن النّبيّ صلّى الله عليْه وسلّم .

گناہ معاف کر دیئے گئے ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پا جانے تک اسی پر عمل رہا۔ اسی طرح خلافت ابوبکر صدیقؓ اور پھر خلافت عمرؓ کے ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل رہا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور زہری نے یہ حدیث بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

اَبْوَابُ الْحَجِّ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ابوابِ حج
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۵۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُرْمَةِ مَکَّةَ

۷۸۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعْدٍ وَ ھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَ وَعَاہُ قَلْبِیْ وَ اَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ اَنَّہٗ حَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَ لَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ وَلَا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَسْفِکَ بِھَا دَمًا اَوْ یَعْضِدَ بِھَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکَ وَ اِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَةً مِنْ نَھَارٍ وَ قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ وَالْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَکَ عَمْرُوْ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْکَ بِذٰلِکَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَ یُرْوٰی بِخَرْیَةٍ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۵۴۸: باب مکہ کا حرم ہونا

۷۸۸: حضرت ابوشریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سعید سے مکہ کی طرف لشکر بھیجتے ہوئے کہا۔ اے امیر مجھے اجازت دو کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کھڑے ہو کر فرمائی۔ میرے کانوں نے اسے سنا دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا مکہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے۔ اسے لوگوں نے حرمت کی جگہ قرار نہیں دیا کسی بھی شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس میں خون بہانا اور وہاں کے درخت کاٹنا حلال نہیں اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے (وہاں) قتال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز سمجھے تو اسے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی اجازت دی تھی۔ تجھے تو اجازت نہیں دی (آپ ﷺ نے فرمایا) مجھے بھی دن کے کچھ حصے میں اس کی اجازت دی گئی اور اس کے بعد اس کی حرمت اسی دن اسی طرح لوٹ آئی جیسے کل تھی اور حاضر و غائب تک یہ حکم پہنچا دے۔ ابوشریحؓ سے پوچھا گیا کہ اس پر عمرو بن سعید نے کیا کہا۔ انہوں نے کہا کہ اس نے کہا اے ابوشریحؓ میں اس حدیث کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ حرم نافرمان اور باغیوں کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے بھاگنے والوں یا چوری کر کے بھاگنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ

ابوعِیسی حدیثُ ابی شُرَیحٍ حَدِیثٌ حسنٌ صحیحٌ وابُوْ شُرَیحٍ الْخزاعِیُّ اسْمُهٗ خُوَیْلدُ بْنُ عَمْرو الْعَدَوِیُّ الْکعْبِیُّ وَ مَعْنی قَوْله وَلاَ فَارًّا بخرْبة یعْنی جنایةٍ یقُوْلُ منْ جنی جنایةً اوْ اصَاب دما ثُمّ جآء الی الْحرَم فانهٗ یُقامُ عليْهِ الْحدُّ.

"بخرْبة" کی جگہ" بخرْیۃٍ" کے الفاظ بھی مروی ہیں (خربہ کے معنی ذلت کے ہیں) اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوشریحؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے۔" وَلاَ فَـارًّا بِـخَـرْبَةٍ "کے معنی جنابت یعنی تقصیر کر کے بھاگنے والا کے ہیں۔ جو شخص نقصان کر کے خونریزی کے بعد حرم میں آ جائے اس پر حد قائم کی جائے۔

۵۴۹ :بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

۵۴۹: باب حج اور عمرے کا ثواب

۷۸۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ قَالَ نَـا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ وَ اُمِّ سَلَمَةَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ.

۷۸۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرے پے در پے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۰: حَدَّثَنَـا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَ لَمْ یَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ اَبُوْ حَازِمٍ کُوْفِیٌّ وَهُوَ الْاَشْجَعِیُّ وَ اسْمُهٗ سَلْمَانُ مولی عزّة الْاَشْجَعِیَّةِ

۷۹۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور اس دوران عورتوں کے ساتھ فحش کلامی یا فسق (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں کیا تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔اور ابوحازم کوفی اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزۃ الاشجعیہ کے غلام ہیں۔

۵۵۰ :بَابُ مَاجَآءَ مِنَ التَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْکِ الْحَجِّ

۵۵۰ :باب ترک حج کی مذمت

۷۹۱: حَدَّثَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْقُطَعِیُّ الْبَصْرِیُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ مَوْلٰی رَبِیْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِیِّ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ

۷۹۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سامان سفر اور اپنی سواری کی ملکیت رکھتا ہو کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا سکے پھر اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس

الْحَارِث عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا اَوْرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِه وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ فِيْ اِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِاللهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ''وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً '' اور اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند میں کلام ہے۔ ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۵۵۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَ الرَّاحِلَةِ

۵۵۱: باب زادراہ اور سواری کی ملکیت سے حج فرض ہوجاتا ہے

۷۹۲: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَلَكَ زَادًا اَوْرَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ زَيْدٍ هُوَالْخَوْزِيُّ الْمَكِّيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِه.

۷۹۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ حج کس چیز سے فرض ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا زاد راہ (سامان سفر) اور سواری سے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو تو اس پر حج فرض ہے۔ ابراہیم بن یزید خوزی مکی ہیں۔ بعض علماء نے ان کے حافظے کی وجہ سے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۵۵۲: بَابُ مَا جَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

۵۵۲: باب کتنے حج فرض ہیں

۷۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ كُوفِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى

۷۹۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً '' تو صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ صحابہؓ نے پھر پوچھا اے اللہ کے رسولؐ: کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہوجاتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا . . '' (یعنی اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر ان کی حقیقت تم پر ظاہر کر دی

حدیثُ عليٍ حديثٌ حسنٌ غريبٌ من هذا الوجه و اسْمُ ابي الْبختريَ سعيْدُ بْنُ ابيْ عمْرانَ وهُو سعيْدُ بْنُ ابيْ فَيْرُوْزَ.

جائے تو تمہیں بری نہیں) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابو بختری کا نام سعید بن ابوعمران ہے اور وہ سعید بن ابوفیروز ہیں۔

۵۵۳: بَابُ مَاجآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ

۵۵۳: باب نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے

۷۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً و سِتِّيْنَ بَدَنَةً وَ جَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمنِ بِبَقِيَّتِها فِيْها جملٌ لِاَبيْ جَهْلٍ فِيْ اَنفِهٖ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فنحرهَا فامرَ رسُوْلُ اللهِ صلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم مِنْ كُلِّ بدنةٍ ببَضْعَةٍ فطُبِخَتْ فشَرِبَ مِنْ مرقِهَا قال ابُوْ عِيْسى هذَا حدِيْثٌ غريْبٌ مِنْ حدِيْثِ سُفْيان لَا نعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حدِيْثِ زَيْدِ ابْنِ حُبَابٍ و رَاَيْتُ عَبْدَاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمنِ روى هذَا الْحَدِيْثَ فِيْ كُتُبِه عنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ابيْ زِيادٍ و سأَلْتُ مُحَمَّدًا عنْ هذا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عنْ جَعْفرٍ عَنْ ابِيْه عَنْ جابرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلَّم و رَاَيْتُهٗ لَا يَعُدُّ هذا الْحدِيْثَ مَحْفُوْظًا و قَالَ اِنَّمَا يُرْوى عنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجاهِدٍ مُرْسَلًا.

۷۹۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تین حج کئے دو ہجرت سے پہلے اور ایک ہجرت کے بعد جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا۔ اس حج میں آپ ﷺ قربانی کے لئے اپنے ساتھ تریسٹھ اور باقی اونٹ حضرت علیؓ یمن سے ساتھ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا جس کے ناک میں چاندی کا چھلہ تھا آپؐ نے انہیں ذبح کیا اور ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا اکٹھا کرنے کا حکم دیا پھر اسے پکایا گیا اور اس کے بعد آپؐ نے اس کا کچھ شوربہ پیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث سفیان کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمن اپنی کتاب میں یہ حدیث عبداللہ بن ابوزیاد سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی سفیان ثوری کی سند سے نہیں پہچانا۔ جعفر اپنے والد وہ جابر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ حدیث محفوظ نہیں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثوری نے ابواسحاق سے اور وہ مجاہد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵: حَدَّثَنا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نا هَمَّامُ عنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنسِ بْنِ مَالكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّم قَالَ حَجَّةً واحدةً واعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةٌ فِيْ ذِي الْقَعْدَة و عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَّة و عُمْرَةٌ مع حَجَّته و عُمْرَةُ الْجِعرَانة اِذا قسم غنيمة حُنينٍ قال ابُوْ عِيْسى هذا حديثٌ حسنٌ

۷۹۵: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے؟ انہوں نے فرمایا ایک حج اور چار عمرے۔ ایک عمرہ ذیقعدہ میں ایک صلح حدیبیہ کے موقع پر، ایک حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب آپ ﷺ نے غزوہ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حبان بن

صَحِيْحٌ وَ حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَبُوْ حَبِيْبِ الْبَصْرِيُّ هُوَ جَلِيْلٌ ثِقَةٌ وَ ثِقَةٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ۔

ہلال کی کنیت ابوحبیب بصری ہے۔ اور وہ بڑے بزرگ و ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان انہیں ثقہ کہتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق ۹ھ میں آیا اور اس کے اگلے سال ۱۰ھ میں اپنی وفات سے صرف تین مہینے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو ''حجۃ الوداع'' کے نام سے مشہور ہے اور اگر بندہ کو صحیح اور مخلصانہ حج نصیب ہو جائے جسے دین و شریعت کی زبان میں حج مبرور کہتے ہیں اور ابراہیمی و محمدی نسبت کا کوئی ذرہ اس کو عطا ہو جائے تو گویا اس کو سعادت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو گیا۔ اس مختصر تمہید کے بعد حضرت علیؓ کی حدیث پر نظر ڈالئے کہ اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید ہے جو حج کرنے کی استطاعت کے باوجود حج نہ کریں اس لئے سورۂ آل عمران کی اس آیت کا حوالہ دیا گیا اور اس کی سند پیش کی گئی ہے جس میں حج کی فرضیت کا بیان ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے صرف حوالہ کے طور پر آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنے پر اکتفا کیا یہ وعید آیت کے جس حصے سے نکلتی ہے وہ اس کے آگے والا حصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکم کے بعد جو کوئی کافرانہ رویہ اختیار کرے یعنی باوجود استطاعت کے حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں وہ ساری دنیا اور ساری کائنات سے بے نیاز ہے۔ مراد یہ ہے کہ ایسے ناشکرے اور نافرمان جو کچھ بھی کریں اور جس حال میں مریں اللہ کو ان کی کوئی پروا نہیں ہے۔ (۱) حدیث باب کی بنا پر جمہور کے نزدیک فرضیت حج کے لئے زادِ راہ اور راحلہ (سفر خرچ اور سواری) کا ہونا ضروری ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وللّٰه علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا﴾ جب نازل ہوئی تو کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السَّبِیْل یعنی سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زادِ راہ اور راحلہ یعنی خرچہ اور سواری مراد ہے (۲) اس پر اجماع ہے کہ حج کی فرضیت ایک ہی بار ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے (۳) اس پر بھی روایات متفق ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد ہجرت سے پہلے ایک سے زائد حج کئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج میں حجاج کے مجمعوں میں جاتے اور انہیں دین اسلام کی دعوت دیتے تھے اور ارکانِ حج کی ادائیگی میں اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے روایت باب میں ہجرت سے پہلے آپ کے صرف دو مرتبہ حج کرنے کا بیان ہے لیکن یہ روایت راجح نہیں کیونکہ دوسری روایات اس پر دال ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے دو سے زیادہ حج کئے اور یہی صحیح ہے اس لئے کہ ہجرت سے پہلے حج کے موسم میں تین مرتبہ انصار مدینہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ثابت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبل الہجرت دو سے زیادہ حج کئے لیکن راجح یہ ہے کہ ان حجوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔

۵۵۴ بَابُ مَا جَآءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۴: باب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے

۷۹۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَ عُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَ الرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ

۷۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر دوسرا آئندہ سال ذیقعدہ میں حدیبیہ والے عمرے کی قضا میں تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت

حَجَّته و فِي الْبَابِ عَنْ انَسٍ وَ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ رَوَى بْنُ عُيَيْنَةَ هذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ وَ لَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے ابن عیینہ نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اور وہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور اس میں انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۷: حَدَّثَنَا بِذلِكَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۷۹۷: یہ حدیث روایت کی سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پھر یہ حدیث پہلی حدیث کی مثل بیان کی۔

۵۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۵: باب نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ احرام باندھا

۷۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ لَمَّا اَرَادَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَنَسٍ وَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۹۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حج کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اعلان کرایا۔ لوگ جمع ہو گئے پھر جب آپ ﷺ بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے احرام باندھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، انسؓ اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔

۷۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَااَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسى هذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو کہ آپ ﷺ نے بیداء کے مقام پر احرام باندھا اللہ کی قسم آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے پاس درخت کے قریب سے لبیک پکارنا شروع کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۶: بَابُ مَاجَآءَ مَتى اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۶: باب نبی ﷺ نے کب احرام باندھا

۸۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

۸۰۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے بعد لبیک پکاری۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ.

یہ حدیث غریب ہے ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو عبدالسلام بن حرب کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ اہل علم اس کو مستحب کہتے ہیں کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے اور تلبیہ پڑھے۔

خلاصۃ الابواب: اس پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ظہر اُاحرام ذو الحلیفہ سے باندھا لیکن اس میں روایات مختلف ہیں کہ آپ ﷺ نے تلبیہ کب پڑھا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز کے فوراً بعد مسجد ہی میں پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت کے پاس مسجد سے نکلتے ہی پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ ﷺ اونٹنی پر اچھی طرح سوار ہو گئے تب پڑھا تھا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ روبیداء کے مقام پر پہنچ کر پڑھا لیکن حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے یہ اختلاف دور ہو جاتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ دراصل نبی کریم ﷺ نے ان تمام مقامات پر تلبیہ پڑھا تھا لہٰذا جس نے بھی جہاں آپ ﷺ کا تلبیہ سن لیا اسی طرح روایت کر دیا۔

۵۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِفْرَادِ الْحَجِّ

۵۵۷: باب حج افراد

۸۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَ اَفْرَدَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ.

۸۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا (یعنی حج میں فقط حج کا احرام باندھا) اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور اسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حج افراد کیا۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ نَافِعِ الصَّائِغُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ قَالَ الثَّوْرِيُّ اِنْ اَفْرَدْتَ الْحَجَّ فَحَسَنٌ وَاِنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مِثْلَهُ وَ قَالَ اَحَبُّ اِلَيْنَا الْاِفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ.

۸۰۲: ہم سے روایت کی اس کی قتیبہ نے وہ عبداللہ بن نافع صائغ سے وہ عبید اللہ بن عمرؓ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی حج افراد کرے تو بہتر ہے اور اگر تمتع کرے تو بھی بہتر ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک حج افراد سب سے بہتر ہے پھر حج تمتع اور اس کے بعد حج قران۔

(ف) حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) حج تمتع (۳) حج قران۔ صرف حج کا احرام باندھنا وہ حج افراد ہے۔ حج قران وہ ہے کہ حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے۔ حج تمتع یہ ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے اور احرام کھول دے۔ پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو احرام نہ کھولے اور اگر قربانی کا جانور ساتھ نہیں ہے تو احرام کھول دے اور مکہ مکرمہ میں ہی ٹھہرا رہے اور حج سے پہلے کہیں نہ جائے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حج قران افضل ہے۔

۵۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحجّ وَ الْعُمْرَةِ

۸۰۳: حدَّثنا قُتَيْبَةُ نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ حُمَيْدٍ عَنْ انسٍ قالَ سمعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحجّةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَى هٰذَا وَاخْتَارُوْهُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ.

۵۵۸: باب حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا

۸۰۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اکرم ﷺ سے سنا فرماتے تھے لبیک بعمرة وحجة الٰہی میں حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اہل کوفہ اور دوسرے لوگوں نے اسے (یعنی حج قران کو) پسند کیا ہے۔

۵۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّمَتُّعِ

۸۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۵۹: باب تمتع کے بارے میں

۸۰۴: حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور ضحاک بن قیسؓ سے سنا کہ وہ دونوں تمتع کا ذکر کر رہے تھے جس میں حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جاتا ہے۔ ضحاک بن قیس نے کہا یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کے حکم سے بے خبر ہو۔ حضرت سعدؓ نے کہا اے بھتیجے تو نے بری بات کہی۔ ضحاک نے کہا کہ عمر بن خطابؓ نے تمتع سے منع کیا ہے۔ حضرت سعدؓ فرمانے لگے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی (حج) تمتع کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی اسی طرح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَاَمْرَ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرَ رَسُوْلِ اللهِ

۸۰۵: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حج کے ساتھ عمرے کو ملانے (یعنی تمتع) کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپؓ کے والد نے اس سے منع کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو اگر میرے والد کسی کام سے منع کریں اور رسول اللہ ﷺ وہی کام کریں تو میرے والد کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ ﷺ کی۔ شامی نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی۔ ابن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ اَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ عُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَ سَعْدٍ وَ اَسْمَاءَ ابْنَتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعُ اَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيْمُ حَتّٰى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَ عَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَ يُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ اَنْ يَصُوْمَ فِي الْعَشْرِ وَ يَكُوْنَ اٰخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنْ لَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ صَامَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فِيْ قَوْلِ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُوْمُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَ هُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ يَخْتَارُوْنَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ۔

۵۶۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّلْبِيَةِ

۸۰۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔

عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی تمتع ہی کیا اور جس نے سب سے پہلے تمتع سے منع کیا وہ امیر معاویہؓ ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عثمانؓ، جابرؓ، سعدؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء صحابہؓ کی ایک جماعت نے تمتع ہی کو اختیار کیا ہے۔ یعنی حج اور عمرے کو۔ تمتع حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے اور اس کے بعد حج کرنے تک وہیں رہنے کو کہتے ہیں۔ اور اس میں قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی قربانی نہ کرسکتا ہو تو حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس آنے پر سات روزے رکھے۔ اور اس کے لئے مستحب ہے کہ تین روزے ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں رکھ لے اس طرح کہ تیسرا روزہ عرفہ کے دن ہو۔ یعنی پہلے عشرے کے آخری تین دن۔ اگر ان دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں تو بعض علماء صحابہؓ جس میں حضرت عمرؓ اور عائشہؓ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایام تشریق میں روزے رکھے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایام تشریق میں روزے نہ رکھے۔ اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ محدثین تمتع ہی کو اختیار کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۶۰: باب تلبیہ (لبیک کہنے) کہنا

۸۰۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ ..." (اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں۔ تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی سے ہیں۔ تیری بادشاہت میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

۸۰۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيْدُ مِنْ عِنْدِهٖ فِيْ اَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ فِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَاِنْ زَادَ زَائِدٌ فِى التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيْمِ اللّٰهِ فَلَا بَأْسَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ اِنَّمَا قُلْنَا لَا بَأْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيْمِ اللّٰهِ فِيْهَا لِمَا جَآءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ تَلْبِيَةٍ مِنْ قِبَلِهٖ لَبَّيْكَ وَ الرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۸۰۸ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے احرام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ." (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوں بے شک تعریف نعمت اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا تبلیہ ہے۔ آپؓ (حضرت ابن عمرؓ) اس تلبیہ میں یہ اضافہ فرماتے" لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ "(ترجمہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیری عبادت کے لئے ہر وقت تیار رہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل تیری ہی رضا کے لئے ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، جابرؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے تلبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کئے جن میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم پائی جاتی ہے تو انشاء اللہ کوئی حرج نہیں لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ صرف رسول اللہؐ کا تلبیہ ہی پڑھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہ تعظیم خداوندی کے کچھ الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہم نے اس لئے کہی کہ ابن عمرؓ کو رسول اللہ کا تلبیہ یاد تھا پھر بھی حضرت ابن عمرؓ نے اپنی طرف سے یہ الفاظ "لبیک والرغباء الیک والعمل" زیادہ کئے (میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیری ہی طرف رغبت ہے اور تیرے ہی لئے عمل ہے۔

خلاصۃ الابواب: حج کی تین قسمیں ہیں (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قران۔ تمام فقہاء کے نزدیک قران سب سے افضل ہے پھر تمتع پھر افراد۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک سب سے افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ امام احمدؒ کے نزدیک ان میں سے ہر ایک قسم جائز ہے اختلاف صرف افضیت میں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ تمتع افضل ہے جس میں سوق ہدی نہ ہو یعنی قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو پھر افراد پھر قران۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے درس ترمذی ج ۳)

۵۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّلْبِیَةِ وَ النَّحْرِ

۸۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ وَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ.

۸۱۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یُلَبِّیْ اِلَّالَبّٰی مَنْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْشَجَرٍ اَوْمَدَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا.

۸۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِیُّ قَالَا نَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ وَ قَدْ رَوٰی مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْهِ غَیْرَهٰذَا الْحَدِیْثَ وَ رَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ الطَّحَّانُ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْطَاءَ فِیْهِ ضِرَارٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ

۵۶۱: باب تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

۸۰۹: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا حج افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس میں تلبیہ (یعنی لبیک) کی کثرت ہو اور خون بہایا جائے یعنی قربانی کی جائے)۔

۸۱۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت اور کنکریاں سب تلبیہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین اِدھر اُدھر (مشرق ومغرب) سے پوری ہو جاتی ہے۔ (یعنی جہاں تک زمین ہے سب لبیک پکارتے ہیں۔

۸۱۱: ہم سے روایت کی حسن بن محمد زعفرانی اور عبدالرحمن بن اسود، ابوعمرو بصری نے کہا کہ ہم سے روایت کی عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمٰعیل بن عیاش کی حدیث کی مثل، اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابی بکر غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی فدیک کی ضحاک بن عثمان سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ محمد بن منکدر، سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے بھی ان کے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ روایت کرتے ہیں ابونعیم طحان ضرار بن صرد یہ حدیث ابن ابی فدیک سے وہ ضحاک سے وہ محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے وہ اپنے والد سے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن ضرار نے اس میں غلطی کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا آپؒ فرماتے تھے وہ شخص جو اس حدیث کو محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبدالرحمن بن یربوع

عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ اَخْطَاءَ قَالَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ ذَكَرْتُ لَه حَدِيْثَ ضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاءٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَيْضًا مِثْلَ رِوَايَتِه فَقَالَ لَاشَيْءَ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ رَاَيْتُهُ يُضَعِّفُ ضِرَارَ بْنَ صُرَدٍ وَ الْعَجُّ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَ الثَّجُّ هُوَ نَحْرُ الْبُدْنِ.

سے اور وہ اپنے والد سے اس سند سے روایت کرتا ہے پس اس نے خطا کی ۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ کے سامنے ضرار بن صرد کی ان ابی فدیک سے روایت بیان کی تو انہوں نے فرمایا کچھ نہیں ۔ پس ان لوگوں نے اسے ابن ابی فدیک سے روایت کر دیا ہے ۔ اور سعید بن عبدالرحمٰن کو چھوڑ دیا ہے ۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میرے خیال میں امام بخاریؒ ضرار بن صرد کو ضعیف سمجھتے ہیں ۔ عج کے معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ثج قربانی کو کہتے ہیں ۔

۵۶۲ :بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

۵۶۲: باب تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا

۸۱۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ هُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۸۱۲: حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہؓ کو تلبیہ بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دوں ۔ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ دونوں کے معنی ایک ہیں ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ خلاد کی ان کے والد سے مروی حدیث حسن صحیح ہے بعض راوی اسے خلاد بن سائب سے ، زید بن خالد کے حوالے سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں ۔ یہ صحیح نہیں ہے ۔ خلاد کی اپنے والد سے روایت ہی صحیح ہے وہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں ۔ اس باب میں زید بن خالد رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے ۔

۵۶۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۵۶۳: باب احرام باندھتے وقت غسل کرنا

۸۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِه وَاغْتَسَلَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِغْتِسَالَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

۸۱۳: حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے احرام باندھتے وقت کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ۔ کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم احرام باندھتے وقت غسل کرنے کو مستحب کہتے ہیں ۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۶۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰ فَاقِ

۸۱۴ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ مِنْ اَیْنَ نُهِلُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۱۵ :حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۵۶۴: باب آفاقی کے لئے احرام باندھنے کی جگہ

۸۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے راویت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابر بن عبد اللہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مشرق کے لئے عقیق کو میقات (احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۶۵ :بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَالاَ یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ

۸۱۶ :حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ فِی الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَلْبَسَ الْقَمِیْصَ وَلاَ السَّرَاوِیْلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَ لاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ اَحَدٌ لَیْسَتْ لَهٗ نَعْلاَنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَیْئًا مِنَ الثِّیَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلاَ الْوَرْسُ وَلاَ تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلاَ تَلْبَسِ الْقُفَّازَیْنِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۵۶۵:باب کہ محرم (احرام والے) کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں

۸۱۶:حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہم کون کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قمیض ،شلوار، برساتی، پگڑی اور موزے نہ پہنو البتہ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ پھر ایسا کپڑا بھی نہ ہو جس میں ورس (ایک خوشبو) یا زعفران لگا ہوا ہو اور عورت اپنے چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۵۶۶ :بَابُ مَاجَآءَ فِی لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ

۵۶۶:باب اگر تہبند اور جوتے

وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

۸۱۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا اَيُّوْبُ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ.

۸۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ الْاِزَارَ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

نہ ہوں تو پاجامہ اور موزے پہن لے

۸۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب محرم (احرام باندھنے والے) کو تہبند نہ ملے تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

۸۱۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی طرح۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر لنگی نہ ہو تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم ابن عمرؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے۔ بشرطیکہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۵۶۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُحْرِمُ وَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ اَوْ جُبَّةٌ

۵۶۷: باب جو شخص قمیص یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے

۸۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا قَدْ اَحْرَمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِعَهَا.

۸۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا اَصَحُّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَهٰكَذَا رَوٰى قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَ الصَّحِيْحُ مَا رَوٰى عَمْرٌو وَ

۸۱۹: عطاء روایت کرتے ہیں یعلی بن اُمیہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام کی حالت میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے حکم دیا کہ اسے اتار دے۔

۸۲۰: ہم سے روایت کی ابن ابی عمر نے انہوں نے سفین سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ اصح ہے اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ اسی طرح قتادہ حجاج بن ارطاۃ اور کئی راوی بھی عطاء سے یعلی بن امیہ کے

بْنُ دِیْنَارٍ وَ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عطاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

واسطے سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح عمرو بن دینار اور ابن جریج کی ہی راویت ہے یہ دونوں عطاء سے وہ صفوان بن یعلی سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: کعبین سے مراد قدم کی پشت کی ہڈی ہے نہ کہ ٹخنہ مطلب یہ ہے کہ ہڈی جوتے میں چھپی نہیں رہنی چاہئے احرام کی حالت میں عورت کے چہرہ پر اس طریقہ سے نقاب ڈالنی کہ وہ نقاب اس کے چہرہ پر لگنے لگے جائز نہیں چہرہ سے دور رہنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے حنفیہ کے نزدیک عورت کے لئے دستانے پہننا جائز ہے جس حدیث میں عورت کے لئے دستانے پہننا منع ہے وہ حضرت ابن عمرؓ کے اپنے الفاظ ہیں حضور ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔(۲) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک محرم کو اگر چادر میسر نہ ہو تو سلا ہوا کپڑا (پاجامہ) پہن سکتا ہے اور اس کے پہننے سے فدیہ بھی واجب نہیں۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی سلا ہوا پاجامہ پہننا جائز نہیں بلکہ سے ہوئے کپڑے کو پھاڑ کر اسے چادر بنا لے پھر پہن لے اگر یہ ممکن نہ ہو تو شلوار پہن لے لیکن اس صورت میں فدیہ ادا کرنا واجب ہے ان کے دلائل وہ مشہور احادیث ہیں جن میں محرم کو سلے ہوئے کپڑے پہننے سے روکا گیا ہے۔

۵۶۸: بَابُ مَا جَآءَ مَایَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

۵۶۸: باب محرم کا کن جانوروں کو مارنا جائز ہے

۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقَ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ الْحُدَیَّا وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام میں پانچ چیزوں کو مارنا جائز ہے۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِیَ وَالْکَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ وَ الْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَ الْغُرَابَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اَلْمُحْرِمُ یَقْتُلُ السَّبُعَ الْعَادِیَ وَالْکَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَ قَالَ الشَّافِعِیُّ کُلُّ سَبُعٍ عَدٰی عَلَی النَّاسِ اَوْعَلٰی دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهٗ.

۸۲۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا محرم کے لئے درندے، کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو مارنا جائز ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ درندے اور کاٹنے والے کتے کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو درندہ انسان یا جانور پر حملہ آور ہوتا ہو تو محرم کے لئے اس کو مارنا بھی جائز ہے۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ان کو قتل کرنے کی علت ان کا ابتداءً ایذا دینا ہے اس کی تائید حضرت ابو سعید خدری کی حدیث سے ہوتی ہے جس میں ہے یقتل المحرم السبع العادی کہ محرم سات ظالم درندہ کو مار سکتا ہے۔

۵۶۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

۸۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالُوْا لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا.

۵۶۹: باب محرم کے پچھنے لگانا

۸۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے ۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عبداللہ بن بحینہؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ بعض اہل علم محرم کو پچھنے لگانے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ بال نہ مونڈھے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ محرم بغیر ضرورت کے پچھنے نہ لگائے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر بال نہ اکھاڑے جائیں تو محرم کے لئے پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک محرم کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۷۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

۸۲۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَبَعَثَنِي اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَ هُوَ اَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ يُرِيدُ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَاَحَبَّ اَنْ يُشْهِدَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا اَرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ اَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِي رَافِعٍ وَ مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَ بِهِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ وَ قَالُوْا اِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

۵۷۰: باب احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے

۸۲۴: نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ ابن معمر نے اپنے بیٹے کی شادی کا ارادہ کیا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا۔ میں گیا اور کہا کہ آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس بات پر گواہ ہوں۔ ابان بن عثمان نے فرمایا وہ گنوار اور بے عقل آدمی ہے۔ محرم (احرام باندھنے والا) نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے یا اسی طرح کچھ کہا پھر حضرت عثمان سے مرفوعاً اسی کے مثل روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت ابورافعؓ اور میمونہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عثمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ کا اسی پر عمل ہے جن میں عمر بن خطابؓ، علیؓ، اور ابن عمرؓ شامل ہیں پھر بعض فقہاء تابعینؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی احرام کی حالت میں نکاح کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر نکاح کر لیا جائے تو وہ نکاح باطل ہے۔

۸۲۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

۸۲۵. حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے میمونہؓ کے ساتھ نکاح کیا تو آپ محرم نہیں تھے۔ پھر جب صحبت کی تب بھی

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِھَا وَھُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلُ فِیْمَا بَیْنَھُمَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَہٗ غَیْرَ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِیْعَۃَ وَرَوٰی مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِیْعَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ حَلَالٌ وَرَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَرَوَاہُ اَیْضًا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِیْعَۃَ مُرْسَلًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَرُوِیَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ حَلَالٌ وَرَوٰی بَعْضُھُمْ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ حَلَالٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَیَزِیْدُ بْنُ الْاَصَمِّ ھُوَ ابْنُ اُخْتِ مَیْمُوْنَۃَ.

آپؐ احرام سے نہیں تھے۔ میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے علاوہ کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو۔ حماد بواسطہ مطر الوراق، ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ، سلیمان بن یسار سے مرسلاً روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا تو آپؐ محرم نہ تھے۔ سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن اصم نے حضرت میمونہؓ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ بعض راوی یزید بن اصمؒ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے میمونہؓ سے نکاح کیا تو وہ حلال (یعنی احرام کی حالت میں نہیں تھے)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن اصم میمونہؓ کے بھانجے ہیں۔

۵۷۱: بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

۵۷۱: باب محرم کو نکاح کی اجازت

۸۲۶: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ نَا سُفْیَانُ بْنُ حَبِیْبٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَاَھْلُ الْکُوْفَۃِ.

۸۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میمونہؓ سے نکاح کیا اور آپ ﷺ اس وقت محرم تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۸۲۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ.

۸۲۷: حضرت ایوب، عکرمہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۸۲۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُہٗ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ وَاخْتَلَفُوْا

۸۲۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے کہ میں نے سنا ابو شعثاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوشعثاء کا

فِیْ تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَیْمُوْنَۃَ لاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ تزوّجھا حلالاً وظھرَ امرُ تزویجھا وھُو مُحرِمٌ ثُمَّ بنی بھا وَھُو حلالٌ بسَرِفَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ وَمَاتَتْ مَیْمُوْنَۃُ بسرِفَ حَیْثُ بَنٰی بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ دُفِنَتْ بِسَرِفَ.

نام جابر بن زید ہے۔اہل علم کا نبی اکرم ﷺ کے میمونہؓ سے نکاح کے متعلق اختلاف ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے مکہ کے راستے میں نکاح کیا تھا۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نکاح حلال ہوتے ہوئے ہوا لیکن لوگوں کو اس کا پتہ احرام باندھنے کی حالت میں چلا پھر دخول بھی حلال ہونے کی حالت میں ہی سرف (ایک مقام ہے) کے مقام پر مکہ میں ہوا۔حضرت میمونہؓ کی وفات بھی سرف میں ہوئی اور آپؓ وہیں دفن ہوئیں۔

۸۲۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ نَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھُوَ حَلاَلٌ وَ بَنٰی بِھَا حَلاَلاً وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاھَا فِی الظُّلَّۃِ الَّتِیْ بُنِیَ بِھَا فِیْھَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ رَوٰی غَیْرُوَاحِدٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ مُرْسَلاً اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ حَلاَلٌ.

۸۲۹: حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے نکاح بھی اور مجامعت بھی حلال ہوتے ہوئے ہی فرمائی تھی۔(یعنی جب محرم نہیں تھے) راوی کہتے ہیں پھر میمونہؓ سرف کے مقام پر فوت ہوئیں اور ہم نے انہیں اسی اقامت گاہ میں دفن کیا جہاں آپؐ نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور متعدد راویوں نے اسے حضرت یزید بن اصمؓ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا اور اس وقت آپؐ حالت احرام میں نہیں تھے۔

خلاصۃ الباب: محرم کے نکاح کا مسئلہ معرکہ آراء اختلافیات میں سے ہے۔ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حالت احرام میں نکاح ناجائز ہے۔امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے اور اپنی بیٹی وغیرہ نکاح کر کے دینا بھی جائز ہے۔ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث باب ہے لا ینکح ولا ینکح۔امام ابوحنیفہؒ کا استدلال اگلے باب کی حدیث ہے امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث راجح ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے بحالت احرام نکاح کیا تھا اس روایت کے ہم پلہ کوئی حدیث نہیں اور یہ روایت تواتر کے ساتھ مروی ہے نیز اس کے شواہد موجود ہیں۔

۵۷۲: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ

۵۷۲: باب محرم کو شکار کا گوشت کھانا

۸۳۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَیْدُ الْبَرِّلَکُمْ حلالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَالَمْ تَصِیْدُوْہُ اَوْیُصَدْلَکُمْ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ وطَلْحۃ قال اَبُوْ عیسٰی حدیثُ

۸۳۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! حالت احرام میں خشکی کا شکار تمہارے لئے حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے حکم سے شکار کیا جائے۔اس باب میں حضرت ابوقتادہؓ اور طلحہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابرؓ مفسّر ہے

جابرٍ حدیثٌ مفسّرٌ وَالْمُطَّلِبُ لا نعرف لهٗ سماعًا مِنْ جابرٍ والعملُ علی هذا عِنْدَ بعضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لاَ یرونَ بِاَکْلِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ یَصْطَدْهُ اَوْیُصْطَدْ مِنْ اَجْلِه قَالَ الشَّافِعِیُّ هذا اَحْسَنُ حَدِیْثٍ رُوِیَ فِیْ هذا الْبَابِ وَ اَقْیَسُ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

اور مُطَّلِبْ کے جابرؓ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس نے خود یا صرف اسی کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس باب کی احسن اور قیاس کے سب سے زیادہ موافق حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۳۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَکَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِیْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَیْهِ فَاَخَذَهٗ فَشَدَّهٗ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَکَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبٰی بَعْضُهُمْ فَاَدْرَکُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا هِیَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَکُمُوْهَا اللّٰهُ.

۸۳۱: حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ جا رہے تھے۔ جب مکہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ صرف میں احرام میں نہیں تھا اور باقی سب احرام میں تھے۔ پس ابوقتادہؓ نے ایک وحشی گدھے کو دیکھا تو اپنے گھوڑے پر چڑھ گئے اور ساتھیوں سے لاٹھی مانگی۔ انہوں نے انکار کر دیا پھر نیزہ مانگا انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ ﷺ نے خود ہی اٹھا لیا اور اس گدھے پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ بعض صحابہؓ نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے اور اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

۸۳۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ فِیْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِیْثِ اَبِی النَّضْرِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَکُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۳۲: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ سے وحشی گدھے کے متعلق ابوالنضر کی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: (۱) محرم کے لئے خشکی کا شکار از روئے قرآن پاک سے حرام ہے اسی طرح اگر محرم نے کسی غیر محرم کی شکار میں مدد کی یا اشارہ یا اس کو شکار کے بارے میں بتایا کہ فلاں جگہ شکار موجود ہے تب بھی س شکار کا کھانا محرم کے لئے باتفاق حرام ہے البتہ اگر محرم کی مدد یا رہنمائی یا اشارہ کے بغیر کسی غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم کے حق میں ایسے شکار کے جائز ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک محرم کے لئے ایسے شکار کا کھانا مطلقاً جائز ہے ان کی دلیل اسی باب میں حضرت ابوقتادہؓ کی روایت ہے (۲) سمندری شکار محرم کے لئے بنص قرآن جائز ہے البتہ ٹڈی کے بارہ

میں جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ خشکی کا شکار ہے لہذا اس کے مارنے پر جزاء واجب ہے جس کی دلیل موطا امام مالک میں حضرت عمر کے فرمان سے ہے "لتمرۃ خیرٌ من جرادۃٍ" کہ ایک کھجور بہتر ہے ٹڈی سے۔ (۳) ضبع ایک درندہ ہے جسے فارسی میں "کفتار" اور اردو میں بجو کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگر وہ یا اور کوئی درندہ خود حملہ آور ہو اور اسے محرم قتل کردے تو کوئی جزا واجب نہیں اور اگر محرم اسے ابتداءً قتل کرے تو جزا واجب ہے جو زیادہ سے زیادہ ایک بکری ہوگی حدیث باب کا مطلب یہی ہے

۵۷۳: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ لَحْمِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ

۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهٖ بِالْاَبْوَاءِ اَوْبِوَدَّانَ فَاَهْدٰی لَهٗ حِمَارًا وَحْشِیًّا فَرَدَّهٗ عَلَیْهِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِهِ الْکَرَاھِیَةَ قَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْکَ وَ لٰکِنَّا حُرُمٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَکَرِهُوْا اَکْلَ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ وَ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ نَا اِنَّمَا رَدَّ عَلَیْهِ لِمَا ظَنَّ اَنَّهٗ صِیْدَ مِنْ اَجْلِهٖ وَتَرَکَهٗ عَلَی التَّنَزُّهِ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَ قَالَ اَهْدٰی لَهٗ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ وَهُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ.

۵۷۳: باب محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۸۳۳: صعب بن جثامہؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ صعب کو "ابواء" یا "ودان" (دونوں مقام مکہ اور مدینے کے درمیان میں) سے گزرے تو صعب ایک وحشی گدھا رسول اللہؐ کے لئے ہدیہ لائے۔ آپؐ نے واپس لوٹا دیا۔ جب رسول اللہؐ نے ان کے چہرے پر کراہت کے آثار دیکھے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ میں نے اس لئے واپس کیا ہے کہ ہم احرام میں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اس حدیث پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اسے اس لئے واپس کیا تھا کہ ان کے خیال میں صعب نے اسے نبی اکرمؐ ہی کے لئے شکار کیا تھا۔ اور آپ کا اسے ترک کرنا تنزیہاً ہے۔ زہری کے بعض ساتھی بھی اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صعب نے وحشی گدھے کا گوشت ہدیے میں پیش کیا تھا لیکن یہ غیر محفوظ ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۴: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَیْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ

۵۷۴: باب کہ محرم کے لئے سمندری جانوروں کا شکار حلال ہے

۸۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہمارے سامنے ٹڈی دل آ گیا پس ہم نے انہیں اپنی لاٹھیوں اور کوڑوں سے مارنا شروع

فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِاَسْيَاطِنَا وَ عِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ فَاِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ اَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَصِيْدَ الْجَرَادَ وَ يَاْكُلَهُ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةً اِذَا اصْطَادَهُ اَوْ اَكَلَهُ.

کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے کھاؤ یہ دریا کا شکار ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے ابومہزم کی حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔شعبہ نے ان کے متعلق کلام کیا ہے۔علماء کی ایک جماعت محرم کے لئے ٹڈی کو شکار کر کے کھانے کی اجازت دیتی ہے۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر محرم ٹڈی کو کھائے یا اس کا شکار کرے گا تو اس پر صدقہ واجب ہو جائے گا۔

۵۷۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

۵۷۵: باب محرم کے لئے بجو کے شکار کا حکم

۸۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ رَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ الْعَمَلُ فِي الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ ضَبُعًا اَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَآءَ.

۸۳۵: حضرت ابن ابی عمارؓ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے ؟ انہوں نے فرمایا ! ہاں میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔علی، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جریر بن حازم یہ حدیث روایت کرتے ہوئے بحوالہ جابرؓ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ابن جریج کی روایت اصح ہے اور امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم اگر بجو کا شکار کرے تو اس پر جزاء ہے۔

فائدہ: بجو ایک جانور ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ بجو کا شکار جائز لیکن اس کا کھانا منع ہے کیونکہ کیل والے شکاری درندوں کے کھانے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کا یہی مسلک ہے۔

۵۷۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

۵۷۶: مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا

۸۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنِىْ هَارُوْنُ ابْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ بِفَخٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ

۸۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے فخ کے مقام پر غسل فرمایا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔اور صحیح وہی ہے جو نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ

مَحْفُوظٍ وَ الصَّحِيحُ مَا رَوَى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُولِ مَكَّةَ وَ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ الْاِغْتِسَالُ لِدُخُولِ مَكَّةَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُمَا وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا مَرْفُوعًا اِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

مکہ میں جانے کے لئے غسل کیا کرتے تھے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ اور علی بن مدینی وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ اور ہم اس حدیث کو صرف انہی کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۵۷۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا وَ خُرُوجِهِ مِنْ اَسْفَلِهَا

۵۷۷: باب نبی اکرم ﷺ مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے

۸۳۷: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوعِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ گئے تو بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے

۸۳۸: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى نَا وَكِيعٌ نَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا قَالَ اَبُوعِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۵۷۹: باب بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۸۳۹: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى نَا وَكِيعٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ اِذَا رَاَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ قَالَ اَبُو عِيسٰى رَفْعُ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۸۳۹: مہاجر مکی سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا گیا کیا بیت اللہ کو دیکھ کر آدمی ہاتھ اٹھائے؟ آپؓ نے فرمایا ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو کیا کہیں ہم ہاتھ اٹھاتے تھے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت کے متعلق ہم

اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ قَزَعَةَ وَ اسْمُ اَبِیْ قَزَعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجْرٍ.

صرف شعبہ کی ابوقزعہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابوقزعہ کا نام سوید بن حجر ہے۔

۵۸۰: بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

۵۸۰: باب طواف کی کیفیت

۸۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمُقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ الْمُقَامُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اَظُنُّهٗ قَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۴۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر داہنی طرف چل دیئے (یعنی طواف شروع کیا) تین چکر بازوں کو تیز تیز ہلاتے ہوئے پورے کئے اور چار چکروں میں (اپنی عادت کے مطابق) چلے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور آیت کریمہ ''وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى '' مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ پڑھ کر دو رکعتیں پڑھیں اس وقت مقام ابراہیم آپؐ اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ پھر حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر صفا کی طرف چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپؐ یہ آیت پڑھی ''اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ .... '' یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) بیت اللہ شریف کو دیکھ کر دعاء کرنا متعدد روایت سے ثابت ہے البتہ اس میں بحث ہے کہ رفع یدین کے ساتھ ہو یا بغیر رفع یدین کے۔ احناف کے اس میں دو قول ہیں (۱) امام طحاوی نے ہاتھ چھوڑنے کو ترجیح دی ہے اور اسی کو فقہائے حنفیہ کا مسلک بتایا ہے (۲) بعض علماء نے متعدد محققین حنفیہ کا قول نقل کیا ہے کہ رفع یدین کے ساتھ دعاء کرنا مستحب ہے

۵۸۱: بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

۵۸۱: باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنا

۸۴۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ

۸۴۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور پھر چار چکر اپنی عادت کے مطابق چل کر پورے کئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر رمل

الشافعیُّ اذا ترک الرَّمل عمدًا فقد اساء ولا شیْء علیه و اذا لَمْ یَرْمُلْ فِی الْاَشْوَاطِ الثَلٰثَةِ لَمْ یَرْمُلْ فِیما بقی وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ عَلی اَهْلِ مکّة رَمَلٌ وَ لاَ علی مَنْ اَحرمَ منْها.

(تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں اور اگر پہلے تین چکروں میں رمل نہیں کیا تو باقی چکروں میں بھی رمل نہ کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ ہی اس پر رمل واجب ہے جس نے مکہ سے احرام باندھا ہو۔

۵۸۲ : بَابُ مَا جَآءَ فِی اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ وَ الرُّکْنِ الْیَمَانِیْ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

۵۸۲: باب حجراسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے

۸۴۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلاَنَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا سُفْیَانُ وَ مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُیْثَمٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ کُنَّامَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مُعَاوِیَةَ لاَ یَمُرُّ بِرُکْنٍ اِلَّااسْتَلَمَه فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْتَلِمُ اِلَّاالْحَجَرَ الْاَسْوَدَوَ الرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ لَیْسَ شَیْءٌ مِنَ الْبَیْتِ مَهْجُوْرًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَاَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لاَ یَسْتَلِمَ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ.

۸۴۲: حضرت ابوطفیل سے روایت ہے کہ ہم ابن عباسؓ اور معاویہؓ کے ساتھ طواف کر رہے تھے۔ معاویہؓ جس رکن سے گزرتے اسے چوم لیتے تھے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ حجراسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز بھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے۔

۵۸۳ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَجِعًا

۵۸۳: باب نبی اکرم ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا

۸۴۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلاَنَ نَا قَبِیْصَةُ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ عَنِ ابْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَجِعًا وَعَلَیْهِ بُرْدٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثُ الثَّوْرِیِّ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِه وَهُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ عَبْدُالْحَمِیْدِ هُوَابْنُ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَةَ عَنْ ابْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلٰی بْنُ اُمَیَّةَ

۸۴۳: ابن ابی یعلیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ ﷺ کے بدن پر ایک چادر تھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ثوری کی ابن جریج سے مروی ہے۔ ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالحمید، عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ ہیں۔ اور ابن یعلیٰ، یعلیٰ بن امیہ ہیں۔

فائدہ: چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر دونوں کونے یا ایک کونہ بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

۵۸۴ :بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْبِیْلِ الْحَجَرِ

۵۸۴. باب حجراسود کو بوسہ دینا

۸۴۴. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۸۴۴ عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن

اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَ يَقُوْلُ اِنِّيْ اُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ فَاِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَ اِنْ لَمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ اِذَا حَاذٰى بِهِ وَ كَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

خطاب رضی اللہ عنہما کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرماتے تھے میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ حجر اسود کا بوسہ لینا مستحب ہے۔ اگر اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: رکنِ یمانی حجر اسود کے بالمقابل بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں۔ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے حکم میں یہ فرق ہے کہ اگر حجر اسود کو چومنے یا استلام کا موقع نہ ملے تو دور سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لینا مسنون ہے لیکن رکن یمانی میں اگر ہاتھ سے استلام کا موقع مل جائے فبہا ورنہ دور سے اشارہ کرنا مسنون نہیں۔ دوسرا فرق یہ کہ حجر اسود کی طرح رکن یمانی کو چومنا ثابت نہیں نیز امام ازرقی نے ایسی روایات نقل کی ہیں جس سے حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کے وقت دعاء کی قبولیت کی خاص امید معلوم ہوتی ہے۔

۵۸۵: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهُ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

۵۸۵: باب سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے

۸۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ اَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَ قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَاِنْ بَدَاَ بِالْمَرْوَةِ لَمْ يُجْزِهِ وَ يَبْدَاُ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى رَجَعَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا

۸۴۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ جب مکہ تشریف لائے تو آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: "وَاتَّخِذُوْا مِنْ ....." (اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ) پھر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد حجر اسود کی طرف آئے ورا سے بوسہ دیا پھر فرمایا ہم بھی اسی طرح شروع کرتے ہیں جس طرح اللہ نے شروع کیا اور صفا کی سعی شروع کرتے ہوئے یہ آیت پڑھی "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ" یعنی صفا ورمروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سعی میں صفا سے شروع کرے ہذا گر مروہ سے شروع کرے گا تو وہ سعی نہیں ہوگی۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو طواف کعبہ کر کے بغیر سعی کئے واپس

وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَاِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِنْهَا رَجَعَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتّٰى اَتٰى بِلَادَهُ اَجْزَاهُ وَعَلَيْهِ دَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ تَرَكَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى بِلَادِهِ فَاِنَّهُ لَا يُجْزِئُهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَا يَجُوْزُ الْحَجُّ اِلَّا بِهٖ.

آ جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر طواف کعبہ یا اور سعی صفا ومروہ کئے بغیر مکہ سے نکل گیا تو اگر وہ قریب ہی ہو تو واپس آ جائے اور سعی کرے۔ اگر اپنے وطن پہنچنے تک یاد نہ آئے تو دم کے طور پر قربانی کرے۔ سفیان ثوریؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر وہ سعی کئے بغیر اپنے وطن واپس پہنچ جائے تو اس کا حج نہیں ہوا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

۵۸۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

۵۸۶: باب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

۸۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْعَ وَمَشٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاَوْهُ جَائِزًا.

۸۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی اس لئے کی تاکہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ کر چلنا مستحب ہے۔ لیکن آہستہ چلنا بھی جائز ہے۔

۸۴۷: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى فَقُلْتُ لَهٗ اَتَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَ لَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا.

۸۴۷: حضرت کثیر بن جمہان سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو صفا ومروہ کی سعی کے دوران آہستہ چلتے ہوئے دیکھا تو پوچھا؟ کیا آپؓ صفا ومروہ کے درمیان آہستہ چلتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر آہستہ چلوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو آہستہ چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور میں بہت بوڑھا ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن جبیرؓ نے بھی عبداللہ بن عمرؓ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

۵۸۷: باب سواری پر طواف کرنا

۸۴۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۸۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

وَعَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ أَبِي الطُّفَيْلِ وَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَطُوْفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا پس جب آپ ﷺ حجر اسود کے سامنے پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ ابو طفیلؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض اہل علم صفا و مروہ کی سعی اور بیت اللہ کا طواف بغیر عذر کے سواری پر کرنا مکروہ سمجھتے ہیں امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۸۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ.

۵۸۸: باب طواف کی فضیلت کے بارے میں

۸۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۸۴۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے کہ اس کی ماں نے ابھی جنا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ غریب ہے میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ابن عباسؓ سے موقوفاً مروی ہے۔

۸۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ كَانُوْا يَعُدُّوْنَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيْهِ وَلَهُ أَخٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا.

۸۵۰: حضرت ایوب کہتے ہیں کہ محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے ان کا ایک بھائی عبدالملک بن سعید بن جبیر بھی ہے ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۵۸۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَّطُوْفُ

۵۸۹: باب عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو (نفل) پڑھنا

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى

۸۵۱: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! جو شخص اس گھر کا طواف کرے اور دن یا رات کے کسی حصے میں بھی نماز پڑھے تو اسے منع نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی

حَدِيْثُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حدیثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُاللهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَابَاهَ اَيْضًا وَ قَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ وَ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ كَذٰلِكَ اِنْ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ اَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِيْ طُوًى فَصَلّٰى بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ.

فرماتے ہیں حدیث جبیر بن مطعم حسن صحیح ہے عبداللہ بن ابی نجیح نے اسی عبداللہ بن باباہ سے بھی روایت کیا ہے اہل علم کا عصر اور فجر کے بعد مکہ مکرمہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک عصر اور فجر کے بعد طواف کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے ان کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے فجر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ مقام ذی طویٰ میں پہنچے اور طلوع آفتاب کے بعد طواف کے نوافل ادا کیے سفین ثوریؒ اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

۵۹۰: بَابُ مَا جَآءَ مَا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

۵۹۰: باب طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے

۸۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَاللهُ اَحَدٌ.

۸۵۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی نماز کی ایک رکعت میں "يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" پڑھی۔

۸۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَقْرَءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِبْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيْثُ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ

۸۵۳: ہناد وکیع سے وہ سفیان سے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں "يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اصح ہے اور جعفر بن محمد کی اپنے والد سے مروی حدیث حضرت جابرؓ سے مرفوعاً روایت ہے عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

۵۹۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ

۵۹۱: باب ننگے ہو

الطَّوَافِ عُرْيَانًا

کرطواف کرنا حرام ہے

۸۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَ فِى الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۵۴: حضرت زید بن اُثیع فرماتے ہیں کہ میں نے علیؓ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کی طرف سے کن چیزوں کا حکم دے کر بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا چار چیزوں کا ایک یہ کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ دوسرا بیت اللہ شریف کا طواف برہنہ نہ کیا جائے۔ تیسرا اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک حج میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور چوتھا نبی اکرم ﷺ کا جس سے معاہدہ ہے وہ اپنی مقررہ مدت تک رہے گا اور اگر کوئی مدت مقررہ نہ ہو تو اس کو پہلے چار ماہ کی مہلت ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علیؓ حسن ہے۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ نَحْوَهُ وَ قَالَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَهٰذَا اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ شُعْبَةُ وَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ اُثَيْلٍ.

۸۵۵: ابواسحاق سے اسی حدیث کی مثل روایت کی اور زید بن اثیع کی جگہ زید بن یثیع کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ سے اس میں خطا ہوئی اور انہوں نے زید بن اثیل کہا

خلاصۃ الابواب: (۱) حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس بات کے قائل ہیں کہ طواف کے بعد دو رکعتیں اوقات مکروہہ میں بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ یہ رکعتیں اوقات مکروہہ میں ادا نہیں کی جاسکتیں بلکہ فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے والے کو چاہئے کہ وہ طواف کرتا رہے اور آخر میں تمام طوافوں کی رکعات سورج کے طلوع یا غروب کے بعد ایک ساتھ ادا کرے انکی دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے ۹ ھ کے حج میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا تاکہ وہ میدان عرفات اور منیٰ میں جہاں تمام قبائل عرب کا اجتماع ہوتا تھا سورۂ براءت میں نازل شدہ احکام کا اعلان کر دیں بعد میں آپ ﷺ نے اسی سلسلہ میں حضرت علیؓ کو بھی بھیجا تھا مشرکین ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو حضور ﷺ نے اس سے روکا تھا۔

۵۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ.

۵۹۲: باب خانہ کعبہ میں داخل ہونا

۸۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ

۸۵۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے نکلے تو آنکھیں ٹھنڈی اور مزاج خوش تھا لیکن جب واپس تشریف لائے تو غمگین تھے میں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں کعبہ میں داخل ہوا کاش کہ میں کعبہ

ثم سألته فقال انی دخلت الکعبة وو ددت انی لم اکن فعلت انی اخاف ان اکون اتعبت امتی من بعدی قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح۔

میں داخل نہ ہوا ہوتا مجھے ڈر ہے کہ میں نے اپنے بعد اپنی امت کو تکلیف میں ڈال دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

۵۹۳: باب کعبہ میں نماز پڑھنا

۸۵۷: حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو ابن دینار عن ابن عمر عن بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی جوف الکعبة قال ابن عباس لم یصل ولکنہ کبر وفی الباب عن اسامة بن زید والفضل بن عباس و عثمان بن طلحة و شیبة بن عثمان قال ابو عیسی حدیث بلال حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم لا یرون بالصلوة فی الکعبة باسا و قال مالک بن انس لا باس بالصلوة النافلة فی الکعبة وکرہ ان تصلی المکتوبة فی الکعبة و قال الشافعی لا باس ان تصلی المکتوبة و التطوع فی الکعبة لان حکم النافلة و المکتوبة فی الطھارة و القبلة سواء۔

۸۵۷: حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وسط کعبہ میں نماز پڑھی حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ فضل بن عباسؓ عثمان بن طلحہؓ اور شیبہ بن عثمانؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام مالک بن انسؓ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں البتہ فرض نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ نفل نماز ہو یا فرض نماز دونوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ طہارت اور قبلہ کا حکم فرض اور نفل دونوں کے لئے ایک جیسا ہے۔

۵۹۴: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ

۵۹۴: باب خانہ کعبہ کو توڑ کر بنانا

۸۵۸: حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود عن شعبة عن ابی اسحق عن الاسود بن یزید ان ابن الزبیر قال لہ حدثنی بما کانت تفضی الیک ام المؤمنین یعنی عائشة فقال حدثتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا لو لا ان قومک حدیث عھد بالجاھلیة لھدمت الکعبة وجعلت لھا بابین فلما ملک ابن الزبیر ھدمھا و جعل لھا بابین قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح۔

۸۵۸: حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ ابن زبیر نے ان سے کہا کہ مجھے وہ باتیں بتاؤ جو حضرت عائشہؓ تمہیں بتایا کرتی تھیں اسود نے کہا کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی (یعنی جاہلیت چھوڑ کر نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے) تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں دو دروازے بناتا پھر جب ابن زبیر مکہ کے حاکم مقرر ہوئے تو انہوں نے اسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور اس کے دو دروازے کر دیئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِجْرِ

۵۹۵ باب حطیم میں نماز پڑھنا

۸۵۹ حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن علقمة

۸۵۹ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں چاہتی تھی کہ

نِ ابیْ علْقمة عنْ ابیْه عنْ عَائشة قَالَتْ کُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلّیِ فِیْه فَاَخذَ رَسُوْلُ اللہ بیدِیْ فَاَدْخلَنِی الْحِجْرَ وَ قَالَ صَلِّیْ فِی الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّمَا ھُوَ قِطْعَۃٌ مِنَ الْبَیْتِ وَلٰکِنَّ قَوْمَکِ اسْتَقْصَرُوْہُ حِیْنَ بَنَوا الْکَعْبَۃَ فَاَخْرَجُوْہُ مِنَ الْبَیْتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ عَلْقَمَۃُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَۃَ ھُوَ عَلْقَمَۃُ بْنُ بِلَالٍ.

کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں پس رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں لے گئے پھر فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کے وقت تعظیم کی اسے چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے نکال دیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے مراد علقمہ بن بلال ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے نبی کریم ﷺ کے کعبہ میں نماز کے پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت بلالؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے داخل ہونے کے بعد وہاں نماز پڑھی جبکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور فضل بن عباسؓ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی۔ جمہور نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ (۲) کعبہ شریف کی تعمیر دس مرتبہ ہوئی (۱) سب سے پہلی تعمیر ملائکہ نے حضرت آدمؑ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے کی تھی اور اس کا مقصد بیت معمور کے بالمقابل زمین پر ایک عبادت گاہ تعمیر کرنا تھا۔ دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف نے تعمیر کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے کئے ہوئے اضافے کو چھوڑ کر پھر سے قریش کی بنیادوں پر کعبہ کو تعمیر کیا چنانچہ پھر حطیم باہر رہ گئی اور کعبہ کا دروازہ ایک رہ گیا (۳) حجر کے بیت اللہ کا حصہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے اس لئے کہ یہ وہی حصہ ہے جسے قریش نے بناء کعبہ کے وقت چھوڑ دیا تھا البتہ حطیم کے بارہ میں اختلاف ہے کہ وہ بیت اللہ کا جزو ہے یا نہیں حجر بیت اللہ کی شمالی دیوار کے بعد چھ ذراع کی جگہ کو کہتے ہیں۔

۵۹۶: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ

۵۹۶: باب حجر اسود رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت

۸۶۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا جَرِیْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۶۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نا یزیدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِیْ یَحْیٰی قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللہِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلّی اللہُ

۸۶۱: مسافع حاجب نے عبداللہ بن عمروؓ کو روایت کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ و الْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ تَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا قَوْلُهٗ وَفِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

نے ان کے نور کی روشنی بجھادی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے اور وہ غریب روایت ہے۔

خلاصۃ الباب: نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں قصر کیا تھا۔ اس قصر کی علت کے بارے میں جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ قصر سفر کی بناء پر تھا چنانچہ ان کے نزدیک اہل مکہ کے لئے منیٰ میں قصر نہیں ہوگا جبکہ امام مالکؒ اور اوزاعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ منیٰ میں قصر کرنا اسی طرح مناسک حج میں سے ہے جیسے عرفات ومزدلفہ میں جمع بین الصلوتین۔ لہٰذا مکہ مکرمہ یا اس کے آس پاس سے آئے ہوں وہ بھی منیٰ میں قصر کریں۔

۵۹۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى وَالْمَقَامُ بِهَا

۵۹۷: باب منیٰ کی طرف جانا اور قیام کرنا

۸۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ.

۸۶۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر صبح عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اسمٰعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۸۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَشْيَاءَ وَ عَدَّهَا وَ لَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ.

۸۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ علی بن مدینی یحییٰ کے حوالے سے اور وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

۵۹۸: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخٌ مَنْ سَبَقَ

۵۹۸: باب منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے

۸۶۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اُمِّهٖ مُسَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بَيْتًا يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى

۸۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم منیٰ میں آپ ﷺ کے لئے ایک سایہ دار جگہ نہ بنادیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے جو پہلے وہاں پہنچ جائیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حسنٌ.

۵۹۹: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۸۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ مَعَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ وَ قَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى اِلَّا مَنْ كَانَ بِمِنًى مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۶۰۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِيْهَا

۸۲۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَ نَحْنُ وُقُوْفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَ الشَّرِيْدِ بْنِ السُّوَيْدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مِرْبَعٍ

ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۹: باب منیٰ میں قصر نماز پڑھنا

۸۲۵: حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ اور بہت سے لوگوں کے ساتھ منیٰ میں بے خوف وخطر دو رکعتیں قصر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن وہب کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ان حضرات کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں ہی پڑھیں (یعنی قصر نماز) اہل مکہ کے منیٰ میں قصر کرنے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ منیٰ میں صرف مسافر ہی قصر نماز پڑھ سکتا ہے اہل مکہ نہیں ابن جریج، سفیان، ثوری یحییٰ بن سعید قطانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اہل مکہ منیٰ میں قصر نماز پڑھیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اوزاعیؒ، مالکؒ، سفیان بن عیینہؒ اور عبدالرحمٰن بن مہدیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۰: باب عرفات میں ٹھہرنا اور دُعا کرنا

۸۲۶: حضرت یزید بن شیبان سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ابن مربع انصاری تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو کیونکہ تم لوگ ابراہیم علیہ السلام کے ترکہ میں سے ایک ترکہ پر ہو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، جبیر بن مطعمؓ اور شرید بن سوید ثقفیؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن مربع کی حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے

حدیث حسن لانعرفہ الّا من حدیث ابن عُیینۃ عن عمرو بن دینارٍ و ابن مربع اسمہ یزید بن مربع الانصاریّ وانّما یعرف لہ ھذا الحدیث الواحد.

جانتے ہیں وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے ان سے بھی ایک حدیث مروی ہے۔

۸۶۷ حدّثنا مُحمّدُ بنُ عبدالاعلی الصّنعانیُّ البصریُّ نا مُحمّدُ بنُ عبدالرّحمن الطُّفاویُّ نا ھشامُ بنُ عُروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالتْ کانتْ قُریشٌ و مَنْ کان علی دینھا وَھُمُ الحُمسُ یقفُوْن بالمُزْدلفۃِ یقُوْلُوْن نحنُ قطِیْنُ اللہِ وکانَ منْ سِواھُمْ یقفُوْن بعرفۃ فانْزلَ اللہُ عزَّ وَ جلَّ ثُمَّ افِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ افاض النَّاسُ قالَ ابُوْ عِیْسی ھذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ و معنی ھذا الحدیثِ انَّ اھلَ مکّۃ کانُوْا لایخرُجُوْن مِنَ الحرمِ وَعرفۃُ خارجٌ منَ الحرمِ فاھلُ مکّۃ کانُوْا یقفُوْن بالمُزْدلفۃِ ویقُوْلُوْن نحنُ قطِیْنُ اللہِ یعْنِی سُکّانُ اللہِ ومَنْ سِوی اھلِ مکّۃ کانُوْا یقفُوْن بعرفاتٍ فانْزلَ اللہُ تعالی ثُمَّ افِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ افاض النّاسُ والحُمسُ ھُمْ اھلُ الحرمِ.

۸۶۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش اور ان کے متبعین جنہیں حمس کہا جاتا ہے مزدلفہ میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم بیت اللہ کے خادم اور مکہ کے رہنے والے ہیں جب کہ دوسرے تمام لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی '' ثُمَّ اَفِیْضُوْا ..... '' (پھر جہاں سے دوسرے لوگ واپس ہوتے ہیں تم بھی وہیں سے واپس ہو) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے جب کہ عرفات حرم سے باہر ہے وہ لوگ مزدلفہ میں ہی ٹھہر جاتے اور کہتے کہ ہم تو اللہ کے گھر کے قریب رہنے والے ہیں لیکن دوسرے لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں) حمس سے مراد اہل حرم ہیں۔

۶۰۱: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ عَرفۃَ کُلَّھا مَوْقِفٌ

۶۰۱: باب تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

۸۶۸ حدّثنا مُحمّدُ بنُ بشّارٍ نا ابُوْ احمد الزُّبیریُّ نا سُفیانُ عنْ عبدالرّحمن بنِ الحارثِ بنِ عیّاشِ ابنِ ابی ربیعۃ عنْ زیدِ بنِ علیٍّ عنْ ابیہ عنْ عُبیدِاللہِ بنِ ابی رافعٍ عنْ علیِّ بنِ ابی طالبٍ قالَ وقفَ رسُوْلُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم بعرفۃ فقالَ ھذہ عرفۃُ وھُوَ المَوْقِفُ وَ عرفۃُ کُلُّھا موْقِفٌ ثُمَّ افاض حِیْن غربتِ الشّمسُ و اردف اُسامۃ بنَ زیدٍ و جعل یُشیرُ بیدہ علی ھیْاتہ والنّاسُ یضربُوْن یمینًا وَّ شمالًا یلتفتُ الیھمْ وَ یقُوْلُ یاایُّھا النّاسُ علیکُمُ السّکینۃُ ثُمّ اتی جمْعًا فصلّی

۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر غروب آفتاب کے وقت آپؐ واپس ہوئے اور اسامہ بن زیدؓ کو ساتھ بٹھا لیا اور اپنی عادت کے مطابق سکون واطمینان کیساتھ ہاتھ سے اشارے کرنے لگے لوگ دائیں بائیں اپنے اونٹوں کو چلانے کے لئے مار رہے تھے۔ نبی اکرمؐ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو اطمینان سے چلو پھر آپؐ مزدلفہ پہنچے اور مغرب وعشاء دونمازیں اکٹھی پڑھیں صبح کے وقت قزح کے مقام پر آئے اور وہاں ٹھہرے آپؐ نے فرمایا یہ قزح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے بلکہ مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی

بِهِمُ الصَّلوتَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى قَزَحَ وَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَ قَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مُوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِىْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِىْ فَوَقَفَ وَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَ اسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّىْ عَنْ اَبِيْكِ قَالَ وَلَوَىٰ عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَ شَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ وَ فِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِىٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِىٍّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ وَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِىِّ مِثْلَ هٰذَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ رَاَوْا اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِىْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِىْ رَحْلِهِ وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْاِمَامُ وَ زَيْدُ بْنُ عَلِىٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ ابْنِ

جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی کو ایک کوڑا مارا جس سے وہ دوڑنے لگی یہاں تک کہ آپؐ اس وادی سے نکل گئے پھر رکے اور فضل بن عباسؓ کو اپنے ساتھ بٹھا کر جمرہ کے پاس آئے اور کنکریاں ماریں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور منیٰ پورے کا پورا قربان گاہ ہے۔ یہاں قبیلہ خثعم کی ایک لڑکی نے آپؐ پوچھا۔ اس نے عرض کیا میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر حج فرض ہے۔ کیا میں انکی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ پھر راوی کہتے ہیں آپؐ نے فضل بن عباس کی گردن دوسری طرف موڑ دی۔ اس پر حضرت عباسؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپؐ نے اپنے چچازاد کی گردن کیوں پھیر دی۔ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا تو میں ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے سر منڈانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کر لیا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں سر منڈوا لے یا فرمایا بال کتوا لے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار لو پھر نبی اکرمؐ بیت اللہ کے پاس آئے اس کا طواف کیا اور پھر آپؐ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی زمزم کا پانی کھینچتا (نکالتا) یعنی میرے اس طرح نکالنے پر لوگ میری سنت کی اتباع میں تمہیں پانی نکالنے کی مہلت نہ دیں گے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن صحیح ہے ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صرف عبدالرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں کئی راوی ثوری سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اسی پر اہل علم کا عمل

عَلِيّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

ہے۔ کہ عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کی جائیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے خیمہ میں اکیلا نماز پڑھے اور امام کی جماعت میں شریک نہ ہو تو وہ بھی امام ہی کی طرح دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتا ہے۔ زید بن علی وہ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔

۶۰۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

۶۰۲: باب عرفات سے واپسی

۸۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَ بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَ زَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَ اَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ زَادَ فِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ وَ قَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۶۹: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وادی محسر میں تیزی سے چلے۔ بشر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مزدلفہ سے لوٹے تو اطمینان کے ساتھ اور صحابہؓ کو آپ ﷺ نے اسی کا حکم دیا۔ ابونعیم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو ایسی کنکریاں مارنے کا حکم دیا جو دو انگلیوں میں پکڑی جاسکیں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر پھر آپ ﷺ نے فرمایا شاید میں اس سال کے بعد تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۶۰۳: باب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

۸۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ.

۸۷۰: حضرت عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيٰى وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ بِرِوَايَةِ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ

۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی کی مثل حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان کی حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوایوبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جابرؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث بروایت سفیان اسمٰعیل بن خالد کی روایت سے صحیح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائیل بھی یہ حدیث

خَالِدٍ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَرَوٰى اِسْرَائِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَمَّااَبُوْ اِسْحٰقَ فَاِنَّمَا رَوٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لاَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ دُوْنَ جَمْعٍ فَاِذَا اَتٰى جَمْعًا وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ فِيْمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ وَ اِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشّٰى وَ وَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاَذَانٍ وَ اِقَامَتَيْنِ يُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَ يُقِيْمُ وَ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَ يُصَلِّى الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

ابواسحاق سے وہ عبداللہ اور خالد (یہ دونوں مالک کے بیٹے ہیں) سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کی ابن عمرؓ سے مروی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ابواسحٰق، عبداللہ اور خالد سے اور وہ دونوں ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مغرب کی نماز مزدلفہ سے پہلے نہ پڑھی جائے۔ پس جب حاجی مزدلفہ پہنچیں تو مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھیں۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ جن میں سفیان ثوریؒ بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے، کپڑے اتارے اور پھر تکبیر کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھی جائیں۔ یعنی، مغرب کیلئے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے۔ پھر اقامت کہے کر عشاء کی نماز پڑھے امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۴: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ

۶۰۴: باب امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا

۸۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالاَ نَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِبْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلاَ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلاَ اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ زَادَ يَحْيٰى وَ اَرْدَفَ رَجُلاً فَنَادٰى بِهٖ.

۸۷۲: عبدالرحمٰن بن یعمرؓ سے روایت ہے کہ اہل نجد کے کچھ آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اس وقت عرفات میں تھے۔ ان لوگوں نے آپؐ سے حج کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کرے کہ حج عرفات میں وقوف کا نام ہے اور جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج کو پالیا۔ منیٰ کا قیام تین دن ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد واپس آ گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ محمد کہتے ہیں کہ یحیٰی کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا اور اس نے اعلان کیا۔

۸۷۳. حدَّثنا ابنُ ابی عُمر نا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ سُفیان الثَّوْرِیّ عن بُکَیْر بن عَطَاءٍ عن عبدالرّحمن بن یعمر عن النبیّ صلّی الله علیه وسلّم نحوهٗ بمعناهُ قَالَ قال ابنُ ابی عُمر قال سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَة و هذا اجْودُ حدیثٍ رواہُ سُفْیانُ الثَّوْرِیُّ قال اَبُوْ عِیْسٰی وَالْعَمَلُ علی حدیْثِ عبْدالرَّحْمنِ بْنِ یَعْمَرَ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِهِمْ اَنَّهٗ مَنْ لَمْ یقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا یُجْزِیُٔ عَنْهُ اِنْ جَاءَ بَعْدَ فَاتَهُ الْحَجَّ وَلَا یُجْزِیُٔ عَنْهُ اِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ یَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اُمُّ الْمَنَاسِکِ.

۸۷۳: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ سفیان ثوری سے وہ بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمن بن یعمر وہ نبی علیہ السلام سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی عمر سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سفین ثوری کی روایت میں سے یہ روایت سب سے بہتر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ علماء صحابہؓ وغیرہ عبدالرحمن بن یعمر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفات نہ پہنچا اس کا حج نہیں ہوا پس طلوع فجر کے بعد پہنچنے والے شخص کا حج فوت ہوگیا۔ وہ اس مرتبہ عمرہ کرے اور آئندہ سال کا حج اس پر واجب ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے ثوری کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جارود سے سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ یہ حدیث ام المناسک (یعنی مسائل حج کی اصل) ہے۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ اَبِیْ هِنْدٍ نَا وَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ وَ زَکَرِیَّا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِیْنَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَیْ طَیٍّ اَکْلَلْتُ رَاحِلَتِیْ وَ اَتْعَبْتُ نَفْسِیْ وَاللّٰهِ مَاتَرَکْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْهِ فَهَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰی یَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِکَ لَیْلًا اَوْنَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَ قَضٰی تَفَثَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۷۴: حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن ام طائی سے روایت ہے کہ میں مزدلفہ میں رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ علیہ السلام نماز کے لئے نکل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ السلام میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو بھی خوب تھکایا اور خود بھی بہت تھک گیا ہوں۔ قسم ہے پروردگار کی میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہوگیا۔ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا اس سے پہلے ایک رات، دن عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہوگیا۔ اور اس کی میل کچیل دور ہوگئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۵: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْدِیْمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ

۶۰۵: باب ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا

۸۷۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ

۸۷۵ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ أُمِّ حَبِيْبَةَ وَ اَسْمَاءَ وَالْفَضْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَ هٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَاءٌ اَخْطَأَفِيْهِ مُشَاشٌ وَ زَادَ فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ لَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ.

ﷺ نے مجھے سامان وغیرہ کے ساتھ رات ہی کو مزدلفہ سے بھیج دیا تھا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام حبیبہؓ، اسماءؓ اور فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اوکئی طرق سے انہی (ابن عباسؓ) سے مروی ہے۔ شعبہ یہ حدیث مشاش سے وہ عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے اور انہوں نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کمزوروں کو رات ہی کے وقت مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔ اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی ہے اور انہوں نے اس میں فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا ہے۔ کیونکہ ابن جریج وغیرہ یہ حدیث عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس میں فضل بن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۸۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا اَنْ يَتَقَدَّمَ الضَّعَفَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ يَصِيْرُوْنَ اِلٰى مِنًى وَ قَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يَرْمُوْا بِلَيْلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ضعفاء کو مزدلفہ پہلے روانہ کر دیا اور فرمایا کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ کمزوروں کو مزدلفہ سے جلد منیٰ بھیج دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اکثر اہل علم یہی کہتے ہیں کہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔ بعض اہل علم رات کے وقت ہی کنکریاں مارنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۶: بَابٌ

۶۰۶: باب

۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّابَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

۸۷۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے لیکن دوسرے دنوں میں زوال شمس کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قربانی کے دن زوال آفتاب کے بعد ہی

اَنَّهٗ لَا یَرْمِیْ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ.

کنکریاں ماری جائیں۔

۶۰۷: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

۶۰۷: باب مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا

۸۷۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ اِنَّمَا کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَنْتَظِرُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ یُفِیْضُوْنَ.

۸۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس ہوئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب کا انتظار کرتے اور اس کے بعد مزدلفہ سے نکلتے تھے۔

۸۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ مَیْمُوْنٍ یَقُوْلُ کُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا لَا یُفِیْضُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۷۹: حضرت ابواسحق، عمرو بن میمونؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا مشرکین سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ثبیر پہاڑ پر دھوپ پہنچ جائے تو تب نکلو لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پس حضرت عمرؓ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: حُمُسْ "اَحْمَس" کی جمع ہے اس کے معنی ہے جب قوت وشدت یہ قریش اور اس کے آس پاس کے چند قبیلوں کا لقب ہے۔ ان کو حمس اس لئے کہا جاتا تھا کہ انہوں نے ایام حج میں اپنے اوپر سختی کی ہوئی تھی اور دوسرے اہل عرب سے زیادہ پابندیاں عائد کی ہوئی تھیں یہ لوگ احرام باندھنے کے بعد گوشت کو حرام کر لیتے تھے۔ بالوں کے خیموں میں نہیں رہتے تھے اسی طرح متعدد جائز کاموں سے احتراز کرتے تھے پھر جب مکہ لوٹتے تھے تو اپنے پہلے کپڑے اتار رکھتے تھے اور حمس کے کپڑوں کے سوا طواف کو جائز نہیں سمجھتے تھے (۲) امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ عرفات سے بطن عرفہ اور مزدلفہ میں وادی محسّر میں وقوف کیا تو مکروہ ہوگا لیکن وقوف ہو جائیگا۔ دسویں ذی الحجہ کو حاجیوں کے ذمہ چار مناسک ہوتے ہیں (۱) رمی (۲) قربانی (قارن اور متمتع کے لئے) (۳) حلق یا قصر (۴) طواف زیارت۔ نبی کریم ﷺ سے ان افعال کا بالترتیب کرنا ثابت ہے پھر مذکورہ چار کاموں میں سے شروع کے تین میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اس ترتیب کے قصداً چھوڑنے سے دم واجب ہے اور بھولے سے یا جہالت کی وجہ سے چھوڑنے سے دم واجب نہیں ہوتا (۳) حنفیہ کے نزدیک عرفات میں ظہر وعصر کو جمع کرنا مسنون ہے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا واجب ہے۔ عرفات میں جمع تقدیم ہے یعنی عصر کو ظہر کے وقت

میں چند شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے اور مزدلفہ میں مغرب کی نماز کو عشاء کے وقت میں تاخیر کی شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے۔ (۴) وقوف عرفات کا وقت ۹ ذی الحجہ کے زوال سے دس ذی الحجہ کے طلوع فجر تک ہے اس دوران جس وقت بھی آدمی عرفات پہنچ جائے البتہ رات کا کچھ حصہ عرفات میں گذارنا ضروری ہے اگر کوئی شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے تو اس پر دم واجب ہوگا (۵) ترجمۃ الباب میں ''ضعفہ'' سے مراد عورتیں، بچے، کمزور بوڑھے اور مریض ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ضعفہ کے صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منٰی روانہ ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (۶) یوم النحر (دسویں تاریخ) میں جمرہ عقبہ کی رمی کے تین اوقات ہیں (۱) وقت مسنون سورج کے طلوع کے بعد زوال شمس سے پہلے (۲) وقت مباح زوال کے بعد غروب شمس تک (۳) وقت مکروہ یوم النحر گذرنے کے بعد گیارہ ذی الحجہ کی رات۔

۶۰۸ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِیْ تُرْمٰی مِثْلُ حَصَی الْخَذَفِ

۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّہٖ وَھِیَ اُمُّ جُنْدُبٍ الْاَزْدِیَّۃُ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ ھُوَ الَّذِی اخْتَارَہٗ اَھْلُ الْعِلْمِ اَنْ تَکُوْنَ الْجِمَارُ الَّتِیْ تُرْمٰی بِھَا مِثْلُ حَصَی الْخَذَفِ.

۶۰۸: باب چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا

۸۸۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ حذف (جو کنکریاں دو انگلیوں سے پھینکی جائیں یعنی چھوٹی کنکریوں) کے برابر کنکریاں مارتے تھے۔ اس باب میں سیمان بن عمرو بن احوصؓ بواسطہ ان کی والدہ ام جندب ازدیہ، ابن عباسؓ، فضل بن عباسؓ، عبدالرحمن بن عثمان تیمیؓ اور عبدالرحمن بن معاذؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ جو کنکریاں ماری جائیں وہ ایسی ہوں جن کو دو انگلیوں سے پھینکا جاسکے یعنی چھوٹی کنکریاں ہوں۔

۶۰۹ : بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّمْیِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

۸۸۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الضَّبِّیُّ الْبَصْرِیُّ نَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

۶۰۹: باب زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

۸۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۶۱۰ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رَمْیِ الْجِمَارِ رَاکِبًا

۸۸۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمٰی

۶۱۰: باب سوار ہو کر کنکریاں مارنا

۸۸۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) سوار ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، قدامہ بن

الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ وَ اُمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ اخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى الْجِمَارِ وَ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اَنَّهُ رَكِبَ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ لِيُقْتَدٰى بِهٖ فِيْ فِعْلِهٖ وَ كِلاَ الْحَدِيْثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

عبداللہؓ، اور ام سلیمان بن عمرو بن احوصؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ کنکریاں پیدل چل کر مارنی چاہئیں ہمارے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض اوقات سوار ہو کر کنکریاں ماریں تاکہ آپ ﷺ کے فعل کی پیروی کی جائے۔ اہل علم کا دونوں حدیثوں پر عمل ہے۔

۸۸۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشٰى اِلَيْهِ ذَاهِبًا وَ رَاجِعًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضٌ عَنْ عُبَيْدِاللهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضٌ يَرْكَبُ يَوْمَ النَّحْرِ وَ يَمْشِيْ فِي الْاَيَّامِ الَّتِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ كَاَنَّ مَنْ قَالَ هٰذَا اِنَّمَا اَرَادَ اتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِعْلِهٖ لِاَنَّهُ اِنَّمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ حَيْثُ ذَهَبَ يَرْمِي الْجِمَارَ وَلَا يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَّا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۸۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قربانی والے دن (دس ذوالحجہ) کو سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل چل کر کنکریاں مارے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کا خیال کیا کیونکہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) جمرہ عقبہ پر سواری پر سوار ہو کر کنکریاں ماری تھیں اور اس دن صرف جمرہ عقبہ پر ہی کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

۶۱۱: بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

۶۱۱: باب کنکریاں کیسے ماری جائیں

۸۸۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ اَبِيْ صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَبْدُاللهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَ جَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

۸۸۴: عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ جب عبداللہؓ جمرہ عقبہ پر میدان کے درمیان میں پہنچے تو قبلہ رخ ہوئے اور اپنی داہنی جانب جمرے پر کنکریاں مارنے لگے پھر انہوں نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس جگہ سے انہوں نے کنکریاں ماری تھیں جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی (یعنی نبی کریم ﷺ)

۸۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۸۸۵: مسعودی اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

نَحْوَهُ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَرْمِىَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَرْمِىَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ رَمٰى مِنْ حَيْثُ قَدَرَ عَلَيْهِ وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِىْ بَطْنِ الْوَادِىْ.

اس باب میں فضل بن عباسؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ کنکریاں مارنے والا میدان کے درمیان سے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر تکبیر کہے۔ بعض اہل علم نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے کنکریاں مارنا ممکن نہ ہوتو جہاں سے کنکریاں مار سکے وہاں سے ہی مارے۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ عَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمروں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱۲: بَابُ مَا جَآءَ كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

۶۱۲: باب رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے کی کراہت

۸۸۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۸۸۷: حضرت قدامہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اونٹنی پر بیٹھے کنکریاں مارتے دیکھا نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ادھر اُدھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث قدامہ بن عبداللہ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث صرف اسی سند سے معروف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۶۱۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْبُدْنَةِ وَالْبَقَرَةِ

۶۱۳: باب اونٹ اور گائے میں شراکت

۸۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۸۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرَ عَنْ عَشَرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ وَجْهٍ وَّاحِدٍ.

سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہؓ وتابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی میں گائے یا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قربانی میں گائے سات اور اونٹ دس آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ اسحٰقؒ کا یہی قول ہے وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ہم صرف ایک ہی سند سے جانتے ہیں۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَ فِي الْجَزُوْرِ عَشْرَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَ هُوَ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ.

۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم لوگ گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن واقد کی حدیث غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: جمہور ائمہ کے نزدیک مزدلفہ سے اسفار (روشنی) کے بعد طلوع شمس سے پہلے روانہ ہونا چاہئے۔ البتہ امام مالکؒ کے نزدیک اسفار سے بھی پہلے روانگی مستحب ہے (۲) اس پر اتفاق ہے کہ تمام جمرات کی رمی کسی جانب سے کسی بھی کیفیت کے ساتھ کی جا سکتی ہے اور جمرہ اُولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے وقت قبلہ رو ہونا مستحب ہے صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اسی واقعہ میں بیت اللہ اس کے بائیں جانب اور منیٰ کے دائیں جانب ہونے کا ذکر ہے جمہور کا مسلک بھی یہی ہے کہ جمرہ کبریٰ کی رمی کے وقت جمرہ کا استقبال کرتے ہوئے اسی ہیئت سے کھڑا ہونا چاہیے کہ بیت اللہ بائیں جانب ہو اور منیٰ دائیں جانب۔ حدیث باب کو علامہ ابن حجر نے شاذ کیا ہے۔

۶۱۴: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ

۶۱۴: باب قربانی کے اونٹ کا اشعار

۸۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ

۸۹۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے

الدَّسْتَوائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَیْنِ وَ اَشْعَرَ الْهَدْیَ فِی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ بِذِی الْحُلَیْفَةِ وَ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَ فِی الْبَابِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اسْمُهٗ مُسْلِمٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ یَرَوْنَ الْاِشْعَارَ وَ هُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ یُوْسُفَ بْنَ عِیْسٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِیْعًا یَقُوْلُ حِیْنَ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُوْا اِلٰی قَوْلِ اَهْلِ الرَّاْیِ فِی هٰذَا فَاِنَّ الْاِشْعَارَ سُنَّةٌ وَقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا السَّائِبِ یَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ وَكِیْعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ یَنْظُرُ فِی الرَّاْیِ اَشْعَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ اَبُوْحَنِیْفَةَ هُوَ مُثْلَةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ اَنَّهٗ قَالَ الْاِشْعَارُ مُثْلَةٌ قَالَ فَرَاَیْتُ وَكِیْعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِیْدًا اَوْ قَالَ اَقُوْلُ لَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقُوْلُ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ مَا اَحَقَّكَ بِاَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تُخْرَجُ حَتّٰی تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هٰذَا.

قربانیوں کی اونٹنیوں کے گلوں میں جوتیوں کا ہار ڈالا (یعنی تقلید کیا) اور ہدی کو داہنی جانب سے زخمی کیا ذوالحلیفہ میں اور اس کا خون صاف کر دیا۔ اس باب میں مسور بن مخرمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔ علماء صحابہؓ اور دیگر اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ اشعار کو سنت سمجھتے ہیں۔ امام ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے یوسف بن عیسیٰ کو یہ حدیث وکیع کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس مسئلے میں اہل رائے کا قول نہ دیکھو (اہل رائے سے مراد امام عبدالرحمٰن تیمی مدنی ہیں جو امام مالکؒ کے استاد ہیں) اس لئے کہ نشان لگانا (یعنی اشعار) سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسائب سے سنا وہ کہتے ہیں ہم وکیع کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشعار کیا (یعنی نشان لگایا) اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ مثلہ (اعضا کا کاٹنا ہے) اس شخص نے کہا ابراہیم نخعی بھی کہتے ہیں کہ اشعار مثلہ ہے۔ اس پر وکیع غصے میں آ گئے اور فرمایا میں تم سے کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ابراہیم نخعی نے یوں کہا۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کر دیا جائے یہاں تک کہ تم اپنے اس قول سے رجوع کر لو۔

(فائدہ) احناف نشان لگانے کے تو قائل ہیں لیکن ایسا نہ ہو کہ زخم گہرا ہو جائے اور جانور میں نقص پڑ جائے۔

خلاصۃ الابواب: تقلید (گلے میں جوتا یا اور کوئی چیز ڈالنا) بالاتفاق سنت ہے تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ ہدی خرقہ ہے۔ دوسرا طریقہ اشعار تھا جس کی صورت یہ ہے کہ اونٹ کی داہنی کروٹ میں نیزے سے زخم لگا دیا جاتا ہے یہ بھی جمہور کے نزدیک سنت ہے امام ابوحنیفہؒ بھی اس کی سنت ہونے کے قائل ہیں البتہ ان کے زمانے میں لوگ اشعار کرنے میں بہت زیادہ مبالغہ کرنے لگے تھے اور گہرے زخم لگا دیتے تھے جس سے جانوروں کو ناقابل برداشت تکلیف ہوتی تھی اس لئے انہوں نے اشعار سے روکا تھا ورنہ ان کا مقصود نفس اشعار سے روکنا نہ تھا بلکہ مبالغہ سے روکنا تھا۔ اگر امام ابوحنیفہؒ سے اشعار کے مکروہ ہونے کا کوئی دوسرا قول مروی ہے تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اشعار کے مقابلہ میں تقلید نعلین افضل ہے جس کی دلیل

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جتنے بدنوں کا سوق (ہانکا) فرمایا ان میں سے ایک کا آپ ﷺ نے اشعار فرمایا باقی سب میں تقلید (گلے میں جوتا ڈالنا) کی صورت پر عمل کیا تھا۔ واضح رہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے ایسی روایات مروی ہیں کہ جن میں اشعار کرنے اور نہ کرنے کے اختیار کا پتہ چلتا ہے گویا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک اشعار نہ سنت ہے اور نہ مستحب بلکہ مباح ہے جس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کے قریب قریب ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۵ : بَابٌ

۸۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ الْيَمَانِ وَ رَوٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا اَصَحُّ.

۶۱۵: باب

۸۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثوری کی روایت سے یحییٰ بن یمان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے بھی مقام قدید سے ہی ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ روایت اصح ہے۔

۶۱۶ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيْمِ

۸۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ وَ الطِّيْبِ حَتّٰى يُحْرِمَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرِمِ.

۶۱۶: باب مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا

۸۹۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ہدی کے ہار کے لئے رسیاں بنا کرتی تھی پھر آپ ﷺ نے نہ تو احرام باندھا اور نہ کپڑے ہی پہننا ترک کیے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ہدی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالتا ہے تو اس وقت اس پر سلے ہوئے کپڑے یا خوشبو حرام نہیں ہوتی جب تک کہ وہ احرام نہ باندھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے (تقلید) کے ساتھ ہی اس پر وہ تمام چیزیں واجب ہو جاتی ہیں جو محرم پر واجب ہوتی ہیں۔

خلاصۃ الباب: شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اونٹوں کی طرح بکریوں میں تقلید مشروع ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک قلادہ ڈالنا اونٹوں اور گائے بیل کے ساتھ خاص ہے اس لئے کہ حضور ﷺ سے حج میں بکریاں لے جانا ثابت نہیں بلکہ اونٹ لے جانا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

۶۱۷ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ

۶۱۷: باب بکریوں کی تقلید کے بارے میں

۸۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی

مهْدِيٍ عنْ سُفْيان عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْم عنِ الْاَسْود عنْ عَائِشة قَالَتْ كُنْتُ اُفْتِلُ قلاَئِدَ هدْيِ رسُوْلِ اللهِ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم كُلَّها غنمًا ثُمّ لا يُحْرِمُ قالَ اَبُوْ عِيْسى هذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعملُ عَلى هذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيْدَ الْغَنَمِ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے گلے کے ہار کی رسیاں بٹا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ احرام نہیں باندھتے تھے (یعنی اپنے اوپر کسی چیز کو حرام نہیں کرتے تھے۔) امام ابو عیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی پر بعض صحابہؓ وغیرہ کا عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

۶۱۸: بَابُ مَا جَآءَ اِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهٖ

۶۱۸: باب اگر ہدی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے

۸۹۴: حَدَّثَنَا هرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ ذُؤَيْبٍ اَبِيْ قَبِيْصَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ نَاجِيَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ اِذَا عَطِبَ لاَ يَاْكُلُ هُوَ وَلاَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِهٖ وَ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهُ وَ قَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالُوْا اِنْ اَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ بِقَدْرِ مَا اَكَلَ مِنْهُ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ.

۸۹۴: حضرت ناجیہ خزاعیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کر دو پھر اس کے گلے کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو دو پھر اسے لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دو۔ اس باب میں حضرت ذویب، ابو قبیصہ خزاعیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ناجیہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر نفلی قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو وہ خود یا اس کے دوست اس کا گوشت نہ کھائیں بلکہ دوسرے لوگوں کو کھلا دیں اس طرح اس کی قربانی ہو جائے گی۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر اس میں سے کچھ کھا لیا تو جتنا کھایا ہے تو اتنا ہی تاوان ادا کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تو اتنی قیمت ادا کرے۔

۶۱۹: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ

۶۱۹: باب قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا

۸۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ رَاٰى رَجُلاً يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهٗ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهٗ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَ يْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ وَ فِي الْبَابِ

۸۹۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر افسوس ہے یا تیری لئے ہلاکت ہے تو اس پر سوار ہو جا۔ اس باب

عنْ عليٍّ و ابیْ هُریْرة وَ جابرٍ قال ابُوْ عِیْسی حدیْثُ انسٍ حَدیْثٌ صحیْحٌ حَسنٌ و قدْ رخّص قوْمٌ منْ اهْلِ الْعلْم منْ اصْحاب النّبیّ صلَّی اللّٰهُ علیْه وسلَّم وَغیْرِ هِمْ فِیْ رُکُوْبِ الْبدنة اِذَا احْتاج اِلی ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰق وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا یَرْکَبُ مَالَمْ یُضْطَرَّ اِلَیْهِ.

میں حضرت علیؓ، ابوہریرہؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح حسن ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت قربانی کے جانور (ہدی) پر سوار ہونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس وقت تک سوار نہ ہو جب تک مجبور نہ ہو۔

خلاصۃ الابواب: حنفیہ کے نزدیک ایسے جانور کا گوشت مالداروں کو کھلانا جائز نہیں بلکہ اسے صرف فقراء کھا سکتے ہیں البتہ اگر وہ ہدی واجب تھی تو اس کے ذمہ ضروری ہے کہ اس کی جگہ دوسری ہدی قربان کرے اور یہ ہدی اس کی ملکیت ہوگئی چنانچہ اسے خود کھانے، غنی لوگوں اور فقراء کو کھلانے اور ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے یہی مذہب مالکیہ اور امام احمد کا بھی ہے (۲) سفیان ثوریؒ، امام شعبیؒ، حسن بصریؒ، عطاؒ اور حنفیہ کے نزدیک سوار ہونا درست نہیں الا یہ کہ مجبور ہو تو جائز ہے۔ ان کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے

۶۲۰: بَابُ مَا جَآءَ بِاَیِّ جَانِبِ الرَّأسِ یُبْدَأُ فِی الْحَلْقِ

۶۲۰: باب سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں

۸۹۶: حدَّثنَا اَبُوْ عمَّارٍ نا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ هشامِ بْنِ حسَّانَ عنِ ابْنِ سیْریْنَ عن انس بْنِ مَالِکٍ قال لما رمی رسُوْلُ اللّٰه صلَّی اللّٰهُ علیْهِ وَسلَّم الْجمْرَةَ نَحَرَ نُسُکَهُ ثمّ ناول الْحالِقَ شقّهُ الْاَیْمَن فحلقهُ فَاَعْطاهُ اَبَا طَلْحة ثُمَّ نا وَلَهُ شقَّهُ الْاَیْسر فحَلَقَهُ فقَالَ اقْسِمْهُ بَیْنَ النَّاسِ.

۸۹۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہوئے تو قربانی کے جانور ذبح کئے۔ پھر حجام کو بلایا اور سر کی دائیں جانب اس کے سامنے کر دی۔ اس نے اس طرف سے سر مونڈا۔ آپؐ نے وہ بال ابوطلحہؓ کو دئے۔ پھر حجام کی طرف بائیں جانب کی تو اس نے اس طرف بھی سر مونڈا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔

۸۹۷: حدَّثنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ هشَامٍ نَحْوَهُ هذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۸۹۷: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے اور وہ ہشام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۱: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحَلْقِ وَالتَّقْصِیْرِ

۶۲۱: باب بال منڈوانا اور کتروانا

۸۹۸: حَدَّثنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیْهِ وَسلَّمَ وَحلق طَائِفَةٌ منْ اَصْحَابِه وقصَّرَ بَعْضُهُمْ قالَ ابْنُ عُمرَ اَنَّ رسُوْلَ اللّٰهِ صلَّی اللّٰهُ علیْه وسلَّم قالَ رحم اللّٰهُ

۸۹۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے سر کے بال منڈوائے جب کہ بعض صحابہؓ نے بال کتروائے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سر کے

الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ اُمِّ الْحُصَيْنِ وَ مَارِبَ وَابِيْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ مَرْيَمَ وَ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَحْلِقَ رَاْسَهٗ وَ اِنْ قَصَّرَ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

بال منڈوانے والوں پر رحم فرما پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی (اللہ رحم فرمائے)۔اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ابن ام حصینؓ، مارِبؓ، ابوسعیدؓ، ابومریمؓ، حبشی بن جنادہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر آدمی سر کے بال منڈوائے تو بہتر ہے لیکن اگر سر کے بال کتروائے تو بھی جائز ہے۔سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۲: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

۶۲۲: باب عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے

۸۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْجُرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَااَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا.

۸۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَااَبُوْ دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ فِيْهِ اضْطِرَابٌ وَ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ حَلْقًا وَ يَرَوْنَ اَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيْرَ.

۹۰۰: خلاس اسی کے مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے اس میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں کیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اضطراب ہے۔پھر یہ حدیث حماد بن سلمہ سے بھی قتادہ کے حوالے سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت سر کے بال نہ منڈوائے (یعنی حلق نہ کرے) بلکہ بال کتروالے۔

۶۲۳: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ اَوْنَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ

۶۲۳ باب: جو آدمی سر منڈوالے ذبح سے پہلے اور قربانی کرلے کنکریاں مارنے سے پہلے

۹۰۱: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَ سَاَلَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ

۹۰۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب قربانی کر لو۔دوسرے شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔

نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ جَابِرٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ اُسَامَةَ بْنِ شُرَيْكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، اور اسامہ بن شریکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عبداللہ بن عمروؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افعال حج میں تقدیم وتاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے

(فائدہ) عبادلہ اربعہ مشہور ہیں۔ (۱) عبداللہ بن عمرؓ (۲) عبداللہ بن عباسؓ (۳) عبداللہ بن مسعودؓ (۴) عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔

خلاصۃ الابواب: حدیث باب سے معلوم ہوا کہ حلق (یعنی سر منڈانا) سر منڈانے والے کے دائیں جانب سے ابتداء کرنا مستحب ہے (۲) علامہ عینیؒ فرماتے ہیں دونوں جانبوں کے بال نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہؓ کو دے دئے تھے پس دائیں جانب کے بال تو حضرت ابوطلحہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے (ایک ایک دو دو کر کے) لوگوں میں تقسیم کردئے اور بائیں جانب کے آپ ﷺ کے حکم سے اپنی اہلیہ حضرت اُمّ سلیمؓ کو دیدئے۔ اس طرح کی احادیث سلف صالحین کے تبرکات کے بارے میں اصل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے جنگ یمامہ میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر وہ ٹوپی حاصل کرلی تھی جس میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ (۳) اس پر اتفاق ہے کہ حلق (سر منڈوانا) افضل قصر سے یعنی (بال ترشوانا) پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ حلق اور قصر ارکان حج وعمرہ اوران کے مناسک میں سے ہیں اوران کے بغیر حج وعمرہ میں کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا۔

۶۲۴: بَابُ مَا جَآءَ فِي الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

۶۲۴: باب احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانا

۹۰۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَنْصُوْرُ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعُقْبٰى يَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَ حَلَقَ اَوْقَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ

۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ اور نحر کے دن دس ذوالحجہ کو طواف زیارت سے پہلے ایسی خوشبو لگائی جس میں مسک بھی تھا (یعنی مشک والی خوشبو) اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ وتابعینؒ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم کے لئے قربانی کے دن (یعنی دس ذوالحجہ کو) جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے۔ قربانی کرنے اور حلق یا قصر کروانے کے بعد عورتوں کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ امام شافعیؒ،

اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ حَلَّ لَهُ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَ الطِّیْبَ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْکُوْفَةِ.

احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں اور خوشبو کے علاوہ اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ، ور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۶۲۵ : بَابُ مَا جَآءَ مَتٰی یُقْطَعُ التَّلْبِیَةُ فِی الْحَجِّ

۶۲۵: باب حج میں لبیک کہنا کب ترک کیا جائے

۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰی مِنًی فَلَمْ یَزَلْ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِ اَنَّ الْحَاجَّ لَا یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ حَتّٰی یَرْمِیَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

۹۰۳: حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ تک مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھا یا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک لبیک کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم صحابہؓ وتابعینؒ کا عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حاجی کو تلبیہ پڑھنا اسی وقت چھوڑنا چاہیے جب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۶ : بَابُ مَا جَآءَ مَتٰی یُقْطَعُ التَّلْبِیَةُ فِی الْعُمْرَةِ

۶۲۶: باب عمرے میں تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے

۹۰۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَیْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اَنَّهُ کَانَ یُمْسِکُ عَنِ التَّلْبِیَةِ فِی الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا یَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِیَةَ حَتّٰی یَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا انْتَهٰی اِلٰی بُیُوْتِ مَکَّةَ قَطَعَ التَّلْبِیَةَ وَ الْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ بِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ وَالشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقَ.

۹۰۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عمرے میں تلبیہ پڑھنا اس وقت چھوڑتے تھے جب حجر اسود کو بوسہ دیتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عمرے میں تلبیہ اس وقت تک ختم نہ کرے جب تک حجر اسود کو بوسہ نہ دے لے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب مکہ کی آبادی میں پہنچ جائے تو تلبیہ ترک کردے لیکن عمل رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: جمہور ائمہ کا مسلک یہی ہے کہ حج میں تلبیہ وقت احرام سے جمرہ عقبہ کی رمی تک رہتا

ہے پھر ان میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ سفیان ثوریؒ امام شافعیؒ اور ابوثورؒ کے نزدیک جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم ہوجائیگا۔ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کے نزدیک جمرہ عقبہ کی رمی مکمل کرنے تک تلبیہ جاری رہے گا ان کی دلیل حدیث باب اپنے ظاہر کے اعتبار سے ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ کی دلیل بیہقی کی روایت ہے (۲) حدیث باب امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک ہے کہ عمرہ کرنے والے کا تلبیہ (طواف شروع کرنے تک) استلام حجر اسود تک جاری رہے گا۔ واللہ اعلم

۶۲۷: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

۶۲۷: باب رات کو طواف زیارت کرنا

۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيَّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يُؤَخِّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ وَ اسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرَ وَلَوْ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ مِنًى.

۹۰۵: حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی اجازت دی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نحر کے دن طواف زیارت کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء نے منیٰ میں قیام کے آخر تک بھی طواف زیارت کی اجازت دی ہے۔

خلاصۃ الباب: (۱) بظاہر حدیث باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کیا لیکن دوسری تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت دن میں فرمایا تھا اس لئے حدیث میں علماء نے مختلف تاویلات کی ہیں ان میں سے ایک تاویل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کرنے کی اجازت دی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے خود رات کے وقت طواف زیارت کیا۔ (۲) نبی کریم ﷺ کا منیٰ سے واپسی کے موقعہ پر بطحاء مکہ یعنی محصّب میں نزول قصداً تھا لیکن مقصود وسفر مدینہ میں صرف آسانی پیدا کرنا ہی نہ تھا بلکہ اللہ لطیف وخبیر کی قدرت کا اظہار مقصود تھا کہ جس وادی میں کفر پر قسمیں کھائی گئی تھیں اور مؤمنین سے شعب ابی طالب میں مقاطعہ کیا گیا تھا آج ان سب علاقوں میں حق تعالیٰ شانہ نے مؤمنین کو فاتح بنا کر مشرکین کو مغلوب کر دیا گویا وہاں آپ ﷺ کا اترنے سے مقصود تذکیر نعمت اور تحدیث نعمت تھا۔

۶۲۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

۶۲۸: باب وادی ابطح میں اترنا

۹۰۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ اَبِيْ رَافِعٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ

۹۰۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ وادی ابطح میں اترتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابورافع رضی اللہ عنہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی عبیداللہ بن عمر سے روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک وادی ابطح میں ٹھہرنا

الْعِلْمِ نُزُوْلَ الْاَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَرَوْا ذٰلِكَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مستحب ہے واجب نہیں۔ جو چاہے تو ٹھہرے ورنہ واجب نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ وادی بطح میں اترنا حج کے افعال میں سے نہیں ہے۔ یہ ایک مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔

۹۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى التَّحْصِيْبُ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں تحصیب کوئی (لازمی) چیز نہیں وہ تو ایک منزل ہے جہاں حضور ﷺ اترتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی ابطح میں اترنا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٢٩ : بَابٌ

۶۲۹: باب

۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى نَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ نَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْطَحَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ.

۹۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ابطح میں اس لئے اترتے تھے کہ وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (مدینہ کی طرف) جانا آسان تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ہشام بن عروہ اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

٦٣٠ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَجِّ الصَّبِيِّ

۶۳۰: باب بچے کا حج

۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَفَعَتْ اِمْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۹۰۹: حضرت بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت ایک بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھے ملے گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ جابرؓ کی حدیث غریب ہے۔

۹۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً

۹۱۰: قتیبہ، قزعہ بن سوید باہلی سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اس کے مثل روایت کرتے ہیں جب کہ محمد بن منکدر سے مرسلاً بھی روایت ہے۔

۹۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ

۹۱۱: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے

مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَّ اَبِيْ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّبِيَّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا اَدْرَكَ لَا تُجْزِئُ عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَ كَذٰلِكَ الْمَمْلُوْكُ اِذَا حَجَّ فِيْ رِقِّهٖ ثُمَّ اُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا وَجَدَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ مَا حَجَّ فِيْ حَالِ رِقِّهٖ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

والد نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا میں بھی انکے ساتھ تھا اس وقت میری عمر سات سال تھی۔ امام ابوعیسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ نابالغ بچے کا حج کر لینے سے فرض ساقط نہیں ہوتا اسی طرح غلام کا بھی حالت غلامی میں کیا ہوا حج کافی نہیں اسے آزاد ہونے کے بعد دوسرا حج کرنا ہوگا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّيْ عَنِ النِّسَاءِ وَ نَرْمِيْ عَنِ الصِّبْيَانِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَا يُلَبِّيْ عَنْهَا غَيْرُهَا بَلْ هِيَ تُلَبِّيْ وَيُكْرَهُ لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ.

۹۱۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی طرف سے تلبیہ (لبیک) کہتے اور بچوں کی طرف سے کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابو عیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا تلبیہ (لبیک) نہ کہے بلکہ وہ خود کہے لیکن اس کے لئے آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

۶۳۱: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الْمَيِّتِ

۶۳۱: باب بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنا

۹۱۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّيْ عَنْهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ بُرَيْدَةَ وَ حُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ وَ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ وَ سَوْدَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹۱۳: حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں، اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے حج کرلو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، بریدہؓ، حصین بن عوفؓ، ابورزین عقیلیؓ، سودہ رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بواسطہ سنان بن عبداللہ جہنی ان کی پھوپھی سے مرفوعاً مروی ہے

اَیْضًا عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْجُھَنِیِّ عَنْ عَمَّتِہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ رَوٰی ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ ھٰذِہِ الرِّوَایَاتِ فَقَالَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ مَارَوٰی ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ یُحْتَمَلُ اَنْ یَکُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَہٗ مِنَ الْفَضْلِ وَ غَیْرِہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوٰی ھٰذَا فَاَرْسَلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرِ الَّذِیْ سَمِعَہٗ مِنْہُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ غَیْرُ حَدِیْثٍ وَ الْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ وَبِہٖ یَقُوْلُ الثَّوْرِیُّ وَ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ یَرَوْنَ اَنْ یُحَجَّ عَنِ الْمَیِّتِ وَ قَالَ مَالِکٌ اِذَا اَوْصٰی اَنْ یُحَجَّ عَنْہُ حُجَّ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُھُمْ اَنْ یُحَجَّ عَنِ الْحَیِّ اِذَا کَانَ کَبِیْرًا اَوْبِحَالٍ لَا یَقْدِرُ اَنْ یَحُجَّ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ مرفوعاً مروی ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے ان روایات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس باب میں اصح روایت ابن عباسؓ کی فضل بن عباس سے مرفوعاً روایت ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے یہ حدیث فضل بن عباس وغیرہ کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر مرسلاً روایت کی ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کئی احادیث صحیح ہیں۔ اسی حدیث پر صحابہؓ و تابعینؒ کا عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر میت نے مرنے سے پہلے حج کرنے کی وصیت کی تھی تو اس کی طرف سے حج کیا جائے۔ بعض علماء نے زندہ کی طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ حج نہ کرسکتا ہو۔ ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ بچہ اگر حج کرے تو درست ہوجاتا ہے اور یہ حج نفلی ہوگا جس کا ثواب اس کے ولی کو ملے گا اور بالغ ہونے کے بعد اس کو فریضہ حج مستقلاً ادا کرنا ہوگا (۲) حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں تلبیہ اونچی آواز سے نہ پڑھیں۔

۶۳۲ : بَابُ مِنْهُ

۶۳۲: باب اسی سے متعلق

۹۱۴ : حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی نَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَۃَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ وَاعْتَمِرْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاِنَّمَا ذُکِرَتِ الْعُمْرَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۹۱۴: حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کرسکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ سواری پر بیٹھنے کے قابل ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے عمرے کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے کہ کسی

فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْ یَعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَیْرِهٖ وَاَبُوْرَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیُّ اسْمُهٗ لَقِیْطُ ابْنُ عَامِرٍ

دوسرے کی طرف سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۹۱۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۹۱۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میری ماں فوت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب : حنفیہ کے نزدیک جو عبادات محض مالی ہیں ان میں نیابت درست ہے جو محض بدنی عبادات ہیں ان میں نیابت درست نہیں اور جو عبادات مالی بھی ہوں اور بدنی بھی ہوں جیسے حج ان میں سخت کمزوری اور عاجزی کے وقت درست ہے امام مالکؒ کے نزدیک حج میں نیابت درست نہیں البتہ امام شافعیؒ اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ ہیں۔

۶۳۳ : بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِیَ اَمْ لَا

۶۳۳: باب عمرہ واجب ہے یا نہیں

۹۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَی الصَّنْعَانِیُّ نَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِیٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِیَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا الْعُمْرَةُ لَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَكَانَ یُقَالُ هُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ الْاَكْبَرُ یَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَخَّصَ فِیْ تَرْكِهَا وَلَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ ثَابِتٌ بِاَنَّهَا تَطَوُّعٌ قَالَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ ضَعِیْفٌ لَا تَقُوْمُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ یُوْجِبُهَا

۹۱۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عمرے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اگر تم عمرہ کرو تو بہتر ہے (یعنی افضل ہے)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے کہ عمرہ واجب نہیں اور کہا جاتا ہے۔ کہ حج کی دو قسمیں ہیں حج اکبر جو قربانی کے دن یعنی دس ذوالحجہ کو ہوتا ہے اور دوسرا حج، صغر یعنی عمرہ۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں عمرہ سنت ہے کسی نے اس کے ترک کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی اس کے نفل ہونے کے متعلق کوئی روایت ثابت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ایک روایت اسی طرح کی ہے لیکن ضعیف ہے۔ اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اسے واجب کہتے تھے۔

۶۳۴ : بَابٌ مِنْهُ

۶۳۴: باب اسی سے متعلق

۹۱۷. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ نَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ

۹۱۷. حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عمرہ قیامت تک حج میں داخل ہو گیا۔ اس باب

ﷺ قال دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ وفی الباب عن سراقۃ بن مالک بن جعشم و جابر بن عبداللہ قال ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن و معنی ھذا الحدیث ان لا باس بالعمرۃ فی اشھر الحج و ھکذا قال الشافعی و احمد و اسحق و معنی ھذا الحدیث ان اھل الجاھلیۃ کانوا لا یعتمرون فی اشھر الحج فلما جاء الاسلام رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذالک قال دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ یعنی لا باس بالعمرۃ فی اشھر الحج و اشھر الحج شوال و ذو القعدۃ و عشر من ذی الحجۃ لا ینبغی للرجل ان یھل بالحج الا فی اشھر الحج و اشھر الحرم رجب و ذوالقعدۃ و ذوالحجۃ و المحرم ھکذا روی قال غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی ﷺ و غیرھم۔

میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشمؓ ور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے اس کا معنی یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی اجازت دی اور فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حج کے لئے تلبیہ (لبیک کہنا) انہی چار مہینوں میں جائز ہے۔ پھر حرام کے مہینے رجب ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم ہیں۔ کئی راوی علماء صحابہؓ وغیرہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: راجح قول یہ ہے کہ عمرہ سنت مؤکدہ ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پانچ دنوں میں عمرہ مکروہ ہے یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق کے تین دن یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ میں۔ امام مالکؒ، حسن بصریؒ اور محمد بن سیرین کے نزدیک سال میں ایک سے زائد عمرہ مکروہ ہے امام شافعیؒ کے نزدیک زیادہ عمرے کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (۲) جمہور کے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اشہر حج (شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحج کے ابتدائی دنوں میں عمرہ درست ہے

۶۳۵: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ذِکْرِ فَضْلِ الْعُمْرَۃِ

۹۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ تُکَفِّرُ مَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۶۳۵: باب عمرے کی فضیلت

۹۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ جنت ہی ہے۔ امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۶: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَۃِ مِنَ التَّنْعِیْمِ

۹۱۹: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۶۳۶: باب تنعیم سے عمرے کے لئے جانا

۹۱۹: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرے کے لئے احرام بندھوالو۔

وسلّم امر عبدالرّحمن ابن ابی بکر ان یّعمر عائشة من التّنعیم قال ابُو عیسی هذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ.

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۷: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

۶۳۷: باب جعرانہ سے عمرے کے لئے جانا

۹۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ اَبِیْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَیْلاً مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَیْلاً فَقَضٰی عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَیْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰی جَاءَ مَعَ الطَّرِیْقِ طَرِیْقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ خَفِیَتْ عُمْرَتُهُ عَلَی النَّاسِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشٍ الْكَعْبِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ.

۹۲۰: حضرت محرش کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جعرانہ سے رات کے وقت عمرے کا احرام باندھ کر نکلے اور رات ہی کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اپنا عمرہ پورا کیا پھر اسی وقت مکہ سے واپس چل پڑے اور صبح تک جعرانہ میں پہنچے جیسے کوئی کسی کے ہاں رات رہتا ہے پھر زوال آفتاب کے وقت نکلے اور سرف میدان کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ مزدلفہ کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے۔ اسی لئے لوگوں پر آپ ﷺ کا یہ عمرہ پوشیدہ رہا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم محرش کعبی کی نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔

۶۳۸: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عُمْرَةِ رَجَبٍ

۶۳۸: باب رجب میں عمرہ کرنا

۹۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِیْ اَیِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْ رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ تَعْنِی ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِیْ شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ

۹۲۱: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سے مہینے میں عمرہ کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا رجب میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ کے ہر عمرے میں ان کے ساتھ تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۹۲۲: حدّثنا احمدُ بنُ منیعٍ نا الحسنُ بنُ مُوسی نا شیبانُ عنْ منصُورٍ عنْ مُجاهدٍ عنِ ابنِ عُمر انّ النّبیّ صلّی اللّٰهُ علیه وسلّم اعتمرَ اربعًا احدٰهُنّ فی رجبٍ

۹۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ان میں سے ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

غریب حسن صحیح ہے۔

۶۳۹: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ.

۶۳۹: باب ذیقعدہ میں عمرہ کرنا

۹۲۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۲۳: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۶۴۰: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ رَمَضَانَ

۶۴۰: باب رمضان میں عمرہ کرنا

۹۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّ جَابِرٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَنَسٍ وَ وَهْبِ ابْنِ خَنْبَشٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ يُقَالُ هَرِمُ بْنُ خَنْبَشٍ وَ قَالَ بَيَانٌ وَ جَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ وَ قَالَ دَاوُدُ الْاَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ وَ وَهْبٌ اَصَحُّ وَ حَدِيْثُ اُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ.

۹۲۴: حضرت ام معقلؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور وہب بن خنبشؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انہیں ہرم بن خنبش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے شعبی سے وہب بن خنبش اور داؤد اودی نے شعبی سے ہرم بن خنبش نقل کیا۔ لیکن وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس سند سے حسن غریب ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔ امام اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب اسی طرح ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ''قل ھواللہ احد'' پڑھی اس نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) عمرہ کا بہت ثواب بیان فرمایا (۲) اہل مکہ کے لئے عمرہ کی میقات حل ہے خواہ وہ تنعیم ہو یا حل کا کوئی اور حصہ۔ ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔ چونکہ تنعیم دوسری حدود حل کے مقابلے میں قریب تھی اس لئے آپ ﷺ نے تنعیم سے عمرہ کرانے کے لئے کہا (۳) ماہ رجب میں عمرہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا بیان صحیح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا واللہ اعلم۔ (۴) رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے لیکن حجۃ الاسلام کے قائم مقام نہ ہوگا۔

۶۴۱: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُهِلُّ

۶۴۱: باب جو حج کے لئے

بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ اَوْ يَعْرَجُ

۹۲۵ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْعَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ.

۹۲۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ قَالَ وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ رَوٰى مَعْمَرٌ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَ حَجَّاجُ الصَّوَّافُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَبْدَاللهِ بْنَ رَافِعٍ وَ حَجَّاجٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رِوَايَةُ مَعْمَرٍ وَ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ اَصَحُّ.

۹۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

لبیک پکارنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جائے

۹۲۵ حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ مجھے حجاج بن عمروؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا تو وہ احرام سے نکل گیا ۔اب اس پر دوسرے سال (یعنی آئندہ) حج واجب ہے۔ حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں میں نے ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اس کا ذکر کیا تو ان دونوں نے فرمایا اس (یعنی حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

۹۲۶: اسحٰق بن منصور، محمد بن عبداللہ انصاری سے اور وہ حجاج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں ۔وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی حجاج صواف سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں ۔معمر اور معاویہ بن سلام یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبداللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں ۔حجاج صواف اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کرتے اور حجاج محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں ۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت اصح ہے۔

۹۲۷: عبد بن حمید، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبداللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے ،اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۲ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

۹۲۸: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ

۶۴۲: باب حج میں شرط لگانا

۹۲۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حج کرنا چاہتی ہوں ۔کیا میں شرط لگا سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ۔وہ عرض کرنے لگیں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو" لَبَّيْكَ " (میں حاضر ہوں ۔اے

لبیک اللھم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی و فی الباب عن جابر و اسماء و عائشة قال ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح و العمل علی ھذا عند بعض اھل العلم یرون الاشتراط فی الحج و یقولون ان اشترط فعرض لہ مرض او عذر فلہ ان یحل و یخرج من احرامہ وھو قول الشافعی و احمد و اسحق ولم یر بعض اھل العلم الاشتراط فی الحج وقالوا ان اشترط فلیس لہ ان یخرج من احرامہ و یرونہ کمن لم یشترط.

اللہ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔اس زمین میں جہاں تو روکے۔ احرام سے باہر آ جاؤں گی) اس باب میں حضرت جابرؓ، اسماءؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حج میں شرط لگانا جائز ہے۔(یعنی احرام کو مشروط کرنا) وہ فرماتے ہیں کہ اگر مشروط احرام کی نیت کی ہو اور پھر بیمار یا معذور ہو جائے تو اس کیلئے حرام کھولنا جائز ہے۔امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک حج کو کسی شرط کے ساتھ مشروط کرنا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر شرط کی تب بھی احرام کھولنا جائز نہیں۔گویا نزدیک شرط لگانا یا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

خلاصۃ الابواب: احصار حج یا عمرہ سے روکنے والا۔حنفیہ کے نزدیک ہر اس چیز سے ثابت ہو جاتا ہے جو بیت اللہ سے منع کر دے حضرات صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، عطاء بن ابی رباح، ابرہیم نخعی اور سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے بہر حال مرض وغیرہ سے حنفیہ کے نزدیک احصار متحقق ہوتا ہے۔امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک حصر صرف دشمن سے متحقق ہوتا ہے مرض سے نہیں۔ محصَر (جس بندہ کو روکا گیا ہے) کے حق میں اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ اس کے ذمہ اس حج اور عمرہ کی قضاء واجب ہے یا نہیں۔شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک قضاء واجب نہیں امام احمدؒ کی دوسری روایت اسی کے مطابق ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ قرآن کریم نے وجوب قضاء کا ذکر نہیں فرمایا حنفیہ کے نزدیک محصَر اگر دم ذبح کرا کے حلال ہو جائے تو اس پر قضاء واجب ہے۔(۲) شرط کا مطلب یہ ہے کہ تلبیہ کے ساتھ یوں کہے کہ جس مقام پر مجھے کوئی مرض یا عذر پیش آ جائے تو احرام سے نکلنے کا مجھے اختیار ہے بہت سارے ائمہ کے نزدیک اشتراط کا اعتبار نہیں۔حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت ضباعہؓ کی خصوصیت تھی۔

۶۴۳: بَابُ مِنْهُ

۶۴۳: باب اسی سے متعلق

۹۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِی الْحَجِّ وَ يَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۲۹: سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط لگانے سے انکار کرتے تھے اور فرماتے کیا تمہارے لئے تمہارے نبی ﷺ کی سنت کافی نہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۴: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

۶۴۴: باب طواف زیارت کے بعد کسی عورت کو حیض آ جانا

۹۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

۹۳۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے

الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِيْ اَيَّامِ مِنًى فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا طَافَتْ طَوَافَ الْاِفَاضَةِ ثُمَّ حَاضَتْ فَاِنَّمَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

سامنے ذکر کیا گیا کہ صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئی۔ یعنی منیٰ میں قیام کے دنوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا انہوں نے طواف زیارت کرلیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب کوئی بات نہیں (یعنی رکنے کی ضرورت نہیں) اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کے بعد حیض آجائے تو وہ چلی جائے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ وَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۳۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کرے اسے آخر میں بیت اللہ کا طواف کر کے جانا چاہیے ہاں البتہ حائضہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طواف زیارت ترک کرنے کی) رخصت دی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۶۴۵: بَابُ مَا جَآءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

۶۴۵: باب حائضہ کون کون سے افعال کرسکتی ہے

۹۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا.

۹۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حج کے موقع پر حائضہ ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور سند سے بھی مروی ہے۔

۹۳۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ نفاس اور حیض والی عورتیں غسل کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں سوائے بیت اللہ کے

انَّ النُّفَسَاءَ وَ الْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَ تُحْرِمُ وَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لاَ تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

طواف کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

خلاصة الباب : اس پر اتفاق ہے کہ عورت کو اگر حیض آجائے تو اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طواف زیارت ساقط نہ ہوگا چنانچہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کرنے سے پہلے حیض آنے لگا اب اس کو رک کر اپنے پاک ہونے کا انتظار کرنا ہوگا اور پاکی کے بعد طواف زیارت لازم ہوگا اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔

۶۴۶ : بَابُ مَا جَآءَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ

۶۴۶: باب جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے چاہیے کہ آخر میں بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے

۹۳۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ مُغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُخْبِرُنَا بِهٖ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ مِثْلَ هٰذَا وَقَدْ خُوْلِفَ الْحَجَّاجُ فِيْ بَعْضِ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

۹۳۴: حضرت حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص اس گھر کا حج یا عمرہ کرے وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد روانہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور ہمیں نہیں بتائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حارث کی حدیث غریب ہے۔ کئی راوی حجاج بن ارطاہ سے بھی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں جب کہ بعض نے اس سند کے بیان کرنے میں حجاج سے اختلاف بھی کیا ہے۔

خلاصة الباب : طواف وداع کے بارہ میں ائمہ کے اقوال مختلف ہیں امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے امام مالکؒ کا مسلک یہ کہ سنت ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آفاقی پر واجب ہے مکی اور میقاتی وغیرہ پر نہیں

۶۴۷ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا

۶۴۷: باب قارن صرف ایک طواف کرے

۹۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

۹۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا۔ یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا اور دونوں کے لئے صرف ایک طواف کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر علماء

اللہ عَلیہ وسلَم وغیرهُم قالُوا القارِنُ یطُوفُ طوافًا واحدا وهُو قولُ الشافعیّ و احمد و اسحٰق وقال بعضُ اهل العلم من اصحاب النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلَم وغیرهم یطُوفُ طوافین و یسعی سعیین وهُو قولُ الثوریّ وَاهلِ الکُوفة

صحابہؓ وغیرہ میں سے بعض کا عمل ہے کہ قارن (یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے والا) ایک ہی طواف کرے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرے (یعنی صفا و مروہ کے درمیان) ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۳۶ حدثنا خلادُ بنُ اسلمَ البغدادیُّ نا عبدُالعزیزِ بنُ محمّدٍ عن عُبیدِاللہِ بنِ عُمرَ عن نافعٍ عن ابنِ عُمرَ قالَ قالَ رسُولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ مَنْ احرمَ بالحجّ والعُمرةِ اجزأهُ طوافٌ واحدٌ وسعیٌ واحدٌ منهُما حتّی یحلَّ منهُما جمیعًا قالَ ابُو عیسی هذا حدیثٌ حسنٌ غریبٌ صحیحٌ تفرّدَ بهِ الدّراوَردیُّ علی ذٰلکَ اللّفظِ وقدْ رواهُ غیرُ واحدٍ عنْ عُبیدِاللہِ بنِ عُمرَ ولمْ یرفعُوهُ وهُوَ اصحُّ

۹۳۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کا (اکٹھا) احرام باندھا اسے حلال ہونے کے لئے ایک طواف اور ایک سعی ہی کافی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ دراوردی اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث ابن عمرؓ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں اور یہ اصح ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ مسئلہ بھی معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے کہ حج قران کرنے والے کے ذمہ کتنے طواف ہیں؟ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قارن پر کل تین طواف واجب ہیں۔ طواف قدوم، طواف زیارت، طواف وداع۔ طواف عمرہ قارن (قران کرنے والے) کو مستقلاً نہیں کرنا پڑتا۔ حنفیہ کے نزدیک قارن پر کل چار طواف ہوتے ہیں۔ اوّل: طواف عمرہ جس کے بعد سعی بھی ہوتی ہے۔ دوسرے طواف قدوم جو سنت ہے۔ تیسرے طواف زیارت جو رکن حج ہے اس کے بعد حج کی سعی بھی ہوتی ہے بشرطیکہ طواف قدوم کے ساتھ نہ کی ہو۔ چوتھے طواف وداع جو واجب ہے البتہ حائضہ وغیرہ پر ساقط ہو جاتا ہے۔ ان چار طوافوں میں حنفیہ کے نزدیک ایک طواف کرنے کی گنجائش ہے اور وہ اس طرح کہ طواف عمرہ ہی میں طواف قدوم کی نیت کرلے تو الگ طواف قدوم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد سنتوں یا فرائض میں تحیۃ المسجد کی نیت کرلی جائے۔ حنفیہ کے دلائل سنن دارقطنی میں حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عمران بن حصینؓ، حضرت ابن عمرؓ، کتاب الآثار میں حضرت علیؓ کا اثر مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علی اور ابن مسعودؓ کا فتویٰ حضرت حسن بن علیؓ کا فتویٰ محلّی ابن حزم میں حضرت حسین بن علیؓ کا فتویٰ موجود ہے۔ باقی حدیث باب میں جو حضرت جابرؓ سے روایت ہے اور اس کے علاوہ اس مضمون کی احادیث میں تاویل کی گئی ہے ان کا ظاہری مفہوم کسی کے نزدیک مراد نہیں کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک طواف نہیں کیا بلکہ تین طواف کئے۔

۶۴۸: بابُ ما جآءَ انْ یمکُثَ المُهاجرُ بمکّةَ بعدَ الصّدرِ ثلثًا

۶۴۸: باب مہاجر حج کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے

۹۳۷ حدثنا احمدُ بنُ منیعٍ نا سُفیانُ بنُ عُیینةَ عنْ

۹۳۷ حضرت علاء بن حضرمیؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ مہاجر

عَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِيْ مَرْفُوْعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا.

حج کے افعال ادا کر چکنے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سند سے اسی طرح کئی راوی اسے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹ : بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

۶۴۹: باب حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے

۹۳۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلاَ فَدْ فَدًا مِنَ الْاَرْضِ اَوْشَرَفًا كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی جہاد، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لے جاتے تو جب کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پڑھتے" لا الہ الا اللّٰہ " (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کے لئے پھرنے والے اور اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور مخالف لشکروں کو اکیلے شکست دی) اس باب میں حضرت براءؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۰ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ فِيْ اِحْرَامِهِ

۶۵۰ : باب محرم جو احرام میں مرجائے

۹۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلاً سَقَطَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلاَ تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُهِلُّ اَوْيُلَبِّيْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

۹۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کرو اور اس کا سرمت ڈھانپو۔ قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے یا تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوریؒ،

وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ انْقَطَعَ اِحْرَامُهٗ وَ يُصْنَعُ بِهٖ كَمَا يُصْنَعُ بِغَيْرِ الْمُحْرِمِ۔

شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ محرم کے مرنے سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ بھی غیر محرم کی طرح معاملہ کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب امام شافعیؒ، امام احمد اور ظاہریہ کا استدلال ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک موت سے محرم کا احرام ختم ہو جاتا ہے ان کی دلیل مسلم شریف کی روایت ہے اور مؤطا امام مالکؒ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کا بیٹا حالت احرام میں وفات پا گیا تو ابن عمرؓ نے اس کے سر کو ڈھانپا اور چہرے کو بھی معلوم ہوا کہ اگر محرم حالت احرام میں فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے گا جو حلال کے ساتھ کیا جاتا ہے چنانچہ اسے خوشبو لگانا اور اس کا سر ڈھکنا جائز ہیں۔

۶۵۱: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي عَيْنَهٗ فَيَضْمِدُ هَا بِالصَّبِرِ

۶۵۱: باب محرم اگر آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو صَبِرْ (ایلوے) کا لیپ کرے۔

۹۴۰ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْ هُمَا بِالصَّبِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اضْمِدْ هُمَا بِالصَّبِرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَوَاءٍ مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ۔

۹۴۰: نبیہ بن وہب فرماتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر کی احرام کی حالت میں آنکھیں دکھنے لگیں۔ انہوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں) تو انہوں نے فرمایا اس پر صَبِرْ کا لیپ کرو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مصبر (ایلوے) کا لیپ کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

۶۵۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَاْسَهٗ فِي اِحْرَامِهٖ مَا عَلَيْهِ

۶۵۲: باب اگر محرم احرام کی حالت میں سر منڈا دے تو کیا حکم ہے

۹۴۱ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَابْنِ اَبِي نَجِيْحٍ وَحُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ وَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّبِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ

۹۴۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں مکہ مکرمہ داخل ہونے سے پہلے ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ احرام کی حالت میں ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے اور جوئیں گر کر ان کے منہ پر پڑ رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کیا ہاں۔ آپ صلی

هٰذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِانْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَوِ اذْبَحْ شَاةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ اِنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا حَلَقَ اَوْلَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ مَالَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَلْبَسَ فِيْ اِحْرَامِهٖ اَوْ تَطَيَّبَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈ او اور ایک فرق (تین صاع) کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ یا پھر تین دن روزہ رکھو یا ایک جانور ذبح کرو۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں یا ایک بکری ذبح کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر علماء صحابہؓ و تابعینؒ کا عمل ہے کہ محرم جب سر منڈوائے یا ایسا کپڑا پہن لے جو احرام میں نہیں پہننا چاہیے تھا۔ یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ہوگا۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۶۵۳ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَآءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا

۶۵۳: باب چرواہوں کو اجازت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں

۹۴۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ وَ رِوَايَةُ مَالِكٍ اَصَحُّ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلرُّعَاةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۹۴۲: ابوالبداح بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن چھوڑنے کی رخصت دی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ مالک بن انسؒ بھی عبیداللہ بن ابوبکرؓ سے وہ اپنے والد سے اور ابوالبداح بن عاصم بن عدی سے ان کے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، مالک کی روایت اصح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن چھوڑ دینے کی جازت دیتی ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۴۳ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُعَاةِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهُ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

۹۴۳: ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ چرانے والوں کو منی میں رات نہ رہنے کی اجازت دی۔ وہ اس طرح کہ قربانی کے دن کنکریاں ماریں پھر دو دن کی رمی اکٹھی کر لیں۔ پھر ایک دن میں ان دونوں کی رمی کر لیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا دونوں دنوں کی رمی پہلے دن کرے اور پھر اسی دن رمی کے لئے آ جائے جس دن وہاں سے کوچ کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی عبداللہ بن ابوبکر سے مروی روایت سے اصح ہے۔

۶۵۴: بَابٌ

۹۴۴ حدّثنا عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي نَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَلِيًّا قدم علي رسُوْل اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم مِنَ الْيَمَنِ فقال بِمَا اَهْلَلْتُ قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ هَدْيًا لَاَحْلَلْتُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۶۵۴: باب

۹۴۴ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ حجۃ الوداع کے موقع پر یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے۔ عرض کیا جس نیت سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس ہدی (یعنی قربانی کا جانور) نہ ہوتی تو میں احرام کھول دیتا۔ امام ابو عیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۶۵۵: بَابٌ

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِالْوَارِثِ نَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ.

۹۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَ رِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ مَوْقُوْفًا اَصَحُّ عَنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ مَرْفُوْعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا.

۶۵۵: باب

۹۴۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قربانی کا دن ہے (یعنی دس ذوالحجہ)۔

۹۴۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے اور ابن عیینہ کی موقوف روایت محمد بن اسحاق کی مرفوع روایت سے اصح ہے۔ کئی حفاظ حدیث ابواسحق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

۶۵۶: بَابٌ

۹۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسلّم يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَا

۶۵۶: باب

۹۴۷: ابوعبید بن عمیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ دونوں رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) پر ٹھہرا کرتے تھے۔ میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ دونوں رکنوں پر ٹھہرتے ہیں جب کہ میں نے کسی صحابی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میں کیوں نہ ٹھہروں میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ ان کو چھونے سے گناہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور

يَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ رَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

اس کی حفاظت کی تو یہ یک غلام آزاد کرنے کی مثل (اجر) ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص طواف میں ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ معاف اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حماد بن زید بھی عطاء بن سائب سے وہ عبید بن عمیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن ابن عبید کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۶۵۷: بَابٌ

۶۵۷: باب

۹۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِخَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ قَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَغَيْرِهٖ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِى الطَّوَافِ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ مِنَ الْعِلْمِ.

۹۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز ہی کی طرح ہے۔ بس لوتم اس میں گفتگو کر لیتے ہو لہٰذا جو اس میں بات کرے وہ نیکی کی ہی بات کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن طاؤس وغیرہ طاؤس سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہ حدیث موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو عطاء بن سائب کی روایت کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ طواف میں باتیں نہ کرنا مستحب ہے لیکن ضرورت کے وقت یا علم کی باتیں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی اجازت ہے۔

۶۵۸: بَابٌ

۶۵۸: باب

۹۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۹۴۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بات کرے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس کے متعلق گواہی دے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۹۵۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى مُقَتَّتٌ مُطَيَّبٌ

۹۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں بغیر خوشبو زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مقتت کے معنی خوشبو دار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فَرْقَد السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ قَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ فَرْقَدِ السَّبَخِيِّ وَ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ.

حدیث کوفرقد سبخی کی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت سے ہی جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سید نے فرقد سبخی میں کلام کیا ہے لیکن لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۵۹: بَابٌ

۹۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَآءِ زَمْزَمَ وَ تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۶۵۹: باب

۹۵۱: ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ زمزم کا پانی اپنے ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسے لے جایا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۶۶۰: بَابٌ

۹۵۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ الْاَزْرَقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

۶۶۰: باب

۹۵۲: عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا منیٰ میں۔ میں نے کہا جس دن آپ ﷺ روانہ ہوئے اس دن عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا وادی ابطح میں۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں (یعنی تم وہاں نماز پڑھا کرو جہاں تمہارے حج کے امیر نماز پڑھیں)

خلاصۃ الابواب: یہاں دو مسئلے زیر بحث آتے ہیں مسئلہ ا: منیٰ (منیٰ کی راتیں) میں رات گذارنا: امام ابوحنیفہؒ امام احمدؒ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک (رات منیٰ میں گذارنا) واجب ہے پھر اگر حاجی مبیت (منیٰ کی راتوں میں مقام منیٰ میں رات نہ گذارے) ترک کردے۔ امام مالکؒ کے نزدیک ایک رات ترک (چھوڑ دے) کردے تو ایک بکری دینا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ایک رات کے بدلہ میں ایک درہم واجب ہے دو راتوں کے دو درہم۔ البتہ تینوں راتوں کے ترک کی صورت میں امام مالکؒ کی طرح دم واجب ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مبیت کو ترک یعنی رات منیٰ میں نہ گذارے) کرنا مکروہ ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ مسئلہ ۲: اکثر ائمہ کرام کے نزدیک رُعاۃ یعنی چرواہے قسم کے لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ دو دن کی رمی یعنی کنکریاں مارنے کے عمل کو اکٹھا کر کے ایک دن کر لیں، اس صورت میں ان حضرات کے نزدیک کسی قسم کا جزاء اور فدیہ بھی واجب نہیں۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صرف اونٹ چرانا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اونٹوں کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں دو دن کی رمی کو جمع

کر سکتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ دسویں تاریخ میں جمرہ عقبہ کی رمی کر کے وہ چلا جائے اور گیارہ ذی الحجہ میں رات کے آخری حصہ میں آئے اور طلوع صبح صادق سے پہلے گیارہویں کی رمی کرے اور طلوع صبح صادق کے بعد بارہویں تاریخ کی رمی کرلے اس کو جمع تاخیر صوری کہتے ہیں۔ اس صورت میں حدیث باب امام صاحب کے مسلک کے خلاف نہیں (۲) مبہم نیت کے ساتھ احرام باندھنا ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے پھر احناف کے نزدیک نیت مبہم کی صورت میں افعال حج یا افعال عمرہ کی ادائیگی سے قبل اس احرام کو حج یا عمرہ کے واسطے معین کرنا ضروری ہوگا۔ تفصیل کے لئے علماء سے رجوع کیا جائے۔ (۳) سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ حج کے پانچوں دن یوم الحج الاکبر کا مصداق ہیں جن میں عرفہ (نویں ذوالحجہ) یوم النحر دونوں داخل ہیں حدیث باب لفظ یوم کو مفرد لانے کا تعلق ہے یہ عرب کے محاورہ کے مطابق ہے اس لئے کہ بسا اوقات لفظ ''یوم'' بول کر مطلق زمانہ یا چند ایام مراد ہوتے ہیں جیسے غزوۂ بدر کے چند ایام کو قرآن کریم نے ''یوم الفرقان'' کے مفرد نام سے تعبیر کیا ہے بہر حال عامۃ الناس میں جو یہ مشہور ہے کہ جس سال عرفہ کے دن جمعہ ہو صرف وہی حج اکبر ہے قرآن وسنت کی اصطلاح میں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ہر سال کا حج حج اکبر ہی ہے (۴) کسی طواف کرنے والے کو تکلیف پہنچا کر استلام حجر اسود جائز نہیں چنانچہ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اے عمرؓ طواف کرتے وقت کسی کو ایذا نہ دینا کیونکہ تم بہت قوی آدمی ہو حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے کسی کے ساتھ مزاحمت کر کے استلام نہ کرنا تو حدیث باب میں ابن عمرؓ کا زحام بھی اسی پر محمول ہے کہ وہ بغیر ایذاء کے ہوتا اگرچہ استلام حجر کی سنت پوری کرنے کا وہ نہایت اہتمام فرماتے تھے۔ (۵) حالت احرام میں ایسا تیل جو خود خوشبو ہو یا اس میں خوشبو ملی ہوئی ہو، دوا کے طور پر درست ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عام تیل کا استعمال حالت احرام میں دم (قربانی) کو واجب کرتا ہے (دم دینا واجب ہے) امام صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ حج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا الشعث التفل اصل حاجی وہ ہے جو پراگندہ بال اور میلا کچیلا ہو اور تیل لگانا پراگندگی کے خلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک سر اور داڑھی میں لگانے سے دم واجب ہے ان کے علاوہ جسم پر استعمال کرنا درست ہے۔ حدیث باب کو شافعیہ سر اور داڑھی کے علاوہ پر محمول کرتے ہیں اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث باب کا دارومدار فرقد السبخیؒ پر ہے جو کہ ضعیف ہے یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام سے پہلے تیل لگایا ہو جس کے اثرات باقی رہ گئے ہوں۔ واللہ اعلم (۶) اس روایت میں ماء زمزم کو دوسرے علاقوں میں لے جانے کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ سنت ہونا معلوم ہوتا ہے زمزم کی فضیلت متعدد روایات سے ثابت ہے معجم طبرانی کبیر میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں روئے زمین پر بہترین پانی زمزم ہے اس میں غذائیت بھی اور بیماریوں کی شفا بھی موجود ہے زمزم پینے کے آداب میں سے یہ ہے کہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دائیں ہاتھ سے تین سانس میں پئے اور ہر دفعہ کے شروع میں بسم اللہ کہے اور سانس لینے پر الحمد للہ کہے اور زمزم خوب پیٹ بھر کر پئے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
میّت (جنازے) کے ابواب
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۶۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ثَوَابِ الْمَرِیْضِ

۹۵۳: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْکَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا اِلاَّ رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدِبْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍووَاَسَدِبْنِ کُرْزٍوَجَابِرٍ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْھَرَ وَاَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَآئِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۹۵۴: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَااَبِیْ عَنْ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدٍعَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَمْرِوبْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ شَیْءٍ یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَاحَزَنٍ وَلَاوَصَبٍ حَتّٰی الْھَمُّ یَھُمُّہٗ اِلَّایُکَفِّرُاللّٰہُ بِہٖ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَمْ یُسْمَعْ فِی الْھَمِّ اَنَّہٗ یَکُوْنُ کَفَّارَۃً اِلَّافِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَ قَدْرَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ۔

۶۶۱: باب بیماری کا ثواب

۹۵۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا یا اسے بڑی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا اور اس کی ایک غلطی معاف کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، ابوہریرہؓ، ابوامامہؓ، ابوسعیدؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اسد بن کرزؓ، جابرؓ، عبدالرحمٰن بن ازہرؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایت مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔

۹۵۴: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کو کوئی زخم، غم یا رنج حتیٰ کہ اگر کوئی پریشانی بھی ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے (مؤمن) گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں حسن ہے۔ میں نے جارود سے سنا انہوں نے وکیعؒ کا قول نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے اس روایت کے علاوہ کسی روایت میں نہیں سنا کہ پریشانی یا فکر سے بھی گناہ مٹ جاتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عطاء بن یسار سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۶۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ

۹۵۵: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ نَایَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ

۶۶۳: باب مریض کی عیادت

۹۵۵ حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

نَاخَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَاَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَالْبَرَاءِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ثَوْبَانَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی اَبُوْ غِفَارٍ وَعَاصِمٌ الْاَحْوَلِ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ مَنْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِی الْاَ شْعَثِ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ فَهُوَاَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحَادِیْثُ اَبِیْ قِلَابَةَ اِنَّمَا هِیَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِیْثَ فَهُوَعِنْدِیْ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ.

فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ اتنی دیر جنت میں میوے چنتا رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوموسیٰؓ، براءؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ثوبان کی حدیث حسن ہے۔ ابوغفار اور عاصم احول یہ حدیث ابوقلابہ سے وہ ابوالاشعث سے وہ ابواسماء سے وہ ثوبان سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں جو یہ حدیث ابواشعث سے اور وہ ابواسماء سے روایت کرتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت اصح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابوقلابہ کی احادیث (براہ راست) ابواسماء سے مروی ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابوقلابہ نے بواسطہ ابواشعث، ابواسماء سے روایت کی ہے۔

۹۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ الْوَزِیْرِالْوَاسِطِیُّ نَایَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَزَادَفِیْهِ قِیْلَ مَاخُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا.

۹۵۶: ہم سے روایت کی محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مثل اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کئے'' قِیْلَ مَاخُرْفَةُ الْجَنَّةِ.... خرفہ جنت کیا ہے؟ فرمایا اس (جنت) کے پھل۔

۹۵۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ خَالِدٍ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ اَبَا الْاَ شْعَثِ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ وَلَمْ یَرْفَعْهُ.

۹۵۷: ہم سے روایت کی احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے ثوبان سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے خالد کی حدیث کی مثل اور اس میں ابوالاشعث کا ذکر نہیں کیا۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن زید سے بھی غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۹۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ مَنِیْعٍ نَاالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَخَذَعَلِیٌّ بِیَدِیْ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَی الْحُسَیْنِ نَعُوْدُهٗ فَوَجَدْنَاعِنْدَهٗ اَبَامُوْسٰی فَقَالَ عَلِیٌّ اَعَائِدًاجِئْتَ یَااَبَامُوْسٰی اَمْ زَائِرًافَقَالَ لَابَلْ

۹۵۸: ثویر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا چلو حسینؓ کی عیادت کے لئے چلیں ہم نے ان کے پاس حضرت ابوموسیٰ کو پایا تو حضرت علیؓ نے پوچھا اے ابوموسیٰ بیمار پرسی کے لئے آئے ہو یا ملاقات کے لئے؟ عیادت

عـائِدًا فَقَال عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَالْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ وَمِنْهُمْ مَنْ وَقَفَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاِسْمُ اَبِيْ فَاخِتَةَ سَعِيْدُبْنُ عِلَاقَةَ.

کے لئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ حضرت علیؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض راوی یہ حدیث موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

۲۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيْ لِلْمَوْتِ

۲۶۳: باب موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍنَامُحَمَّدُبْنُ جَعْفَرٍ نَاشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِاكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَااَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَالَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا اَجِدُدِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ نَاحِيَةِ بَيْتِيْ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًاوَلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَااَوْنَهٰى اَنْ يُتَمَنَّى الْمَوْتُ لَتَمَنَّيْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ خَبَّابٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَايَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّنَزَلَ بِهٖ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَاكَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًالِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَاكَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًالِّيْ.

۹۵۹: حضرت حارثہ بن مضربؒ سے روایت ہے کہ میں خباب کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے اپنے پیٹ میں داغ لگوایا تھا۔ وہ فرمانے لگے مجھے نہیں معلوم کہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے اتنی تکلیف اٹھائی ہو جتنی میں نے اٹھائی ہے۔ میرے پاس نبی کرم ﷺ کے زمانے میں ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا اور اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث خباب حسن صحیح ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی تکلیف کے باعث جو اسے پہنچی ہو، موت کی تمنا نہ کرے بلکہ یہ کہے "اللّٰهُمَّ احْيِنِيْ ... خيرًا لّي۔ (ترجمہ)۔ اے اللہ اگر میرے لئے زندگی بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور اگر موت بہتر ہو تو موت دے دے

۹۶۰: حَدَّثَنَابِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَاعَبْدُالْعَزِيْزِبْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۶۰: علی بن حجر، اسمٰعیل بن ابراہیم سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ انس بن مالکؓ اور وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٦٤ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيْضِ

٩٦١ : حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَاعَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّكُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ.

٩٦٢ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَااَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشَافِيَ اِلَّااَنْتَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقُلْتُ لَهٗ رِوَايَةُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَصَحُّ اَوْحَدِيْثُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كِلَاهُمَا صَحِيْحٌ نَاعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ.

۶۶۴: باب مریض کے لئے تعوذ

۹۶۱ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل نبی اکرمؐ کے پاس آئے اور فرمایا اے محمد ﷺ کیا آپؐ بیمار ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ جبرائیلؑ نے کہا "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ .. (ترجمہ میں اللہ کے نام سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر خبیث نفس کی برائی سے اور ہر حسد کرنے والے کی نظر سے دم کرتا ہوں۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں اللہ آپؐ کو شفا عطا فرمائے۔

۹۶۲: حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا اے ابوحمزہ میں بیمار ہوں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہؐ کی دعا سے نہ جھاڑوں (یعنی دم نہ کروں) انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت انسؓ نے یہ پڑھا "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ .. (ترجمہ اے اللہ لوگوں کے پالنے والے اے تکلیفوں کو دور کرنے والے شفا عطا فرما۔ کیونکہ تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری نہ رہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ عبدالعزیز کی ابونضرہ سے بحوالہ ابوسعید مروی حدیث زیادہ صحیح ہے یا عبدالعزیز کی انسؓ سے مروی حدیث؟ ابوزرعہ نے کہا دونوں صحیح ہیں۔ عبدالصمد بن عبدالوارث اپنے والد سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ ابونضرہ سے اور وہ ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن صہیب، انسؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب : موت کی تمنا اگر دنیوی نقصان کی وجہ سے ہو تو جائز نہیں اگر اخروی ضرر کی وجہ سے ہو مثلاً اس کو اپنے ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو تمنی موت میں کوئی حرج نہیں بلکہ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ مندوب ہے۔

٦٦٥ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

٩٦٣ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ

۶۶۵: باب وصیت کی ترغیب

۹۶۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوْصِىْ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی وصیت کرنی چاہیے لیکن وہ وصیت کتابت کی صورت میں اس کے پاس موجود نہ ہو۔ اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) حدیث کا مطلب ہے یہ کہ جس شخص کے پاس کوئی امانت ہو یا اس کے ذمہ کوئی قرض ہو یا حق واجب ہو خواہ اللہ تعالیٰ کا حق ہو یا حقوق العباد میں سے ہو یا وارث کا کوئی حق ہو یا غیر وارث کا تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اس کے بارے میں وصیت کرے اگر کسی قسم کا کوئی حق اس کے ذمہ نہ ہو تو وصیت واجب نہیں (۲) حدیث باب میں والثلث کثیر (یعنی تہائی زیادہ ہے) کے تین مطلب ہو سکتے ہیں (۱) ثلث ۱/۳ وصیت کا وہ انتہائی درجہ ہے جو جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس سے کم کیا جائے (۲) تہائی کی وصیت بھی اکمل ہے یعنی اس کا اجر وثواب زیادہ ہے (۳) تہائی بھی کثیر ہے قلیل نہیں ہے۔ حنفیہ نے پہلے مطلب کو ترجیح دی ہے اس کی تائید حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے ہوتی ہے (۳) جب کسی پر موت کے اثرات ظاہر ہونے لگیں تو اس کو کلمۂ شہادت کی تلقین کریں۔ مستحب ہے جس کی صورت یہ ہوگی کہ اس کے پاس موجود لوگ بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھیں اس کو پڑھنے کا حکم نہ دیا جائے اس لئے کہ وہ بڑے کٹھن لمحات ہوتے ہیں حکم دینے کی صورت میں نہ جانے اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔ (۴) اس حدیث کا بعض روایات کے ساتھ تعارض معلوم ہوتا ہے کہ مؤمن کی روح بہت آسانی سے نکل جاتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مؤمن مرض کی شدت میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن اس کی روح آسانی سے نکل جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے حق میں بھی مرض کی شدت تھی نہ کہ موت کی سختی۔ واللہ اعلم۔ (۵) المؤمن یموت بعرق الجبین کے مطلب میں علماء کے کئی اقوال ہیں (۱) عرق جبین کنایہ ہے اس مشقت سے جو مؤمن طلب رزق حلال کے لئے اٹھاتا ہے اور روایت کا مطلب یہ کہ مؤمن زندگی بھر رزق حلال کمانے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے (۲) موت کے وقت اپنی سیئات اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے اکرام دیکھ کر جو بندہ پر ندامت کی کیفیت طاری ہوتی ہے اس کی وجہ سے اسے پسینہ آجاتا ہے (۳) مؤمن بندہ کی سیئات کو ختم کرنے یا اس کے درجات کو بلند کرنے کے لئے اس کے ساتھ قبض روح میں سختی کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ (۴) پیشانی پر پسینہ مؤمنانہ موت کی علامت ہے اگرچہ اس کی وجہ عقل سے نہ سمجھی جا سکے۔ (۵) امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ موت کے قریب اُمید کا غلبہ مناسب ہے اس لئے کہ اس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے خوف کا غلبہ مناسب ہے اس لئے کہ اس شہوت کی آگ بجھ جاتی ہے اور دل سے دنیا کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔

٦٦٦: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

٦٦٦: باب تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

٩٢٤: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِىِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَا لِىْ كُلِّهِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ

٩٢٤: حضرت سعد بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کیا تم نے وصیت کر دی ہے؟ میں عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ کتنے مال کی۔ میں نے کہا اللہ کی راہ میں پورے مال کی۔ فرمایا: اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا۔ عرض کیا

اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَازِلْتُ اُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْرُوِيَ عَنْهُ كَبِيْرٌ وَيُرْوٰى كَثِيْرٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرَوْنَ اَنْ يُوْصِيَ الرَّجُلُ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَيَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمُسَ دُوْنَ الرُّبُعِ وَالرُّبُعَ دُوْنَ الثُّلُثِ وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَلَايَجُوْزُلَهُ اِلَّا الثُّلُثُ.

وہ سب مالدار ہیں۔ فرمایا اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت کرو حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں متواتر کم سمجھتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال کی وصیت کرو اور تہائی حصہ بھی بہت ہے۔ ابوعبدالرحمن کہتے ہیں ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی حصے سے بھی کچھ کم میں وصیت کریں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا تہائی حصہ بھی بہت ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ حدیث سعدؓ حسن صحیح ہے اور یہ کئی طریقوں سے مروی ہے۔ پھر کئی سندوں میں ''کبیر'' اور کئی سندوں میں ''کثیر'' کا لفظ آیا ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کوئی شخص تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے بلکہ تہائی مال سے بھی کم کی وصیت کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ اہل علم مال کے پانچویں یا چوتھے حصے کی وصیت کو تہائی حصے کی وصیت سے مستحب سمجھتے ہیں۔ جس نے تہائی حصے کی وصیت کی گویا کہ اس نے کچھ نہیں چھوڑا اور اس کو تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں۔

۶۶۷: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَلْقِيْنِ الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ

۶۶۷: باب حالت نزع میں مریض کو تلقین اور دعا کرنا

۹۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَابِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَسُعْدٰى الْمُرِّيَّةِ وَهِيَ امْرَاَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۹۶۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے قریب الموت لوگوں کو لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کیا کرو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، عائشہ رضی اللہ عنہا، جابر رضی اللہ عنہ اور سعدی المریہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ سعدی مریہ، طلحہ بن عبیداللہ کی بیوی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوسعید غریب حسن صحیح ہے۔

۹۶۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِالْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ

۹۶۶: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جب تم مریض یا میّت کے پاس جاؤ تو اچھی دعا کرو۔ اس لیے کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهُ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِي اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُوْل اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى شَقِيْقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلِ الْاَسَدِيُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُلَقَّنَ الْمَرِيْضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ مَرَّةً فَمَالَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُلَقَّنَ وَلَا يُكْثَرُ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلَقِّنُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَكْثَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا قُلْتَ مَرَّةً فَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مَالَمْ اَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِاللّٰهِ اِنَّمَا اَرَادَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

اے اللہ کے رسول ﷺ ابوسلمہؓ کا انتقال ہوگیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ .... حَسَنَةً (ترجمہ اے اللہ مجھے بھی اور اس کو بھی بخش دے اور اس کے بدلے میں مجھے ان سے بہتر عطا فرما۔حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے یہی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر شوہر دے دیا (یعنی رسول اللہ ﷺ)۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں شقیق۔شقیق بن سلمہ ابووائل اسدی ہیں۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ام سلمہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔موت کے وقت مریض کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی تلقین کرنا مستحب ہے۔بعض اہل علم فرماتے ہیں جب قریب المرگ آدمی ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر خاموش ہوجائے تو بار بار اسے اس کی تلقین نہ کی جائے۔ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص انہیں بار بار کلمہ طیبہ کی تلقین کرنے لگا۔ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ جب میں نے ایک مرتبہ یہ کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم ہوں۔عبداللہ بن مبارکؒ کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی آخری بات "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" ہو وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

۶۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۶۶۸: باب موت کی سختی

۹۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۹۶۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت دیکھا۔آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔آپ ﷺ پیالے میں اپنا ہاتھ ڈالتے اور چہرہ اقدس پر ملتے پھر فرماتے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ (ترجمہ "اے اللہ موت کی سختیوں اور تکلیفوں پر میری مدد فرما" امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۹۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنْ

۹۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر موت کی شدت دیکھنے کے بعد

اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَااَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِىْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَسَاَلْتُ اَبَازُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قُلْتُ لَهُ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ هُوَ ابْنُ الْعَلَاءِ بْنُ اللَّجْلَاجِ وَاِنَّمَا اَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

میں کسی کی آسانی سے موت کی تمنا نہیں کرتی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبد الرحمٰن بن علاء کون ہیں؟ فرمانے لگے علاء بن لجلاج کے بیٹے ہیں۔ میں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتا۔

۶۶۹: بَابٌ

۹۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سِمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.

۶۶۹: باب

۹۶۹: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمن جب مرتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین فرماتے ہیں کہ قتادہ کے عبداللہ بن بریدہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

۶۷۰: بَابٌ

۹۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ وَهَارُوْنُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِىُّ قَالَا نَاسَيَّارُ ابْنُ حَاتِمٍ نَاجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ وَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَرْجُو اللّٰهَ وَاِنِّىْ اَخَافُ ذُنُوْبِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَجْتَمِعَانِ فِىْ قَلْبِ عَبْدٍ فِىْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۶۷۰: باب

۹۷۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک جوان شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو کیسے پاتے ہو؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم میں اللہ کی رحمت ومغفرت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف میں مبتلا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس موقع پر (یعنی موت کے وقت) اگر مؤمن کے دل میں یہ دونوں چیزیں امید اور خوف جمع ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید کے مطابق عطا کرتا ہے اور اسے اس چیز سے دور کردیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ثابت سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۶۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

۹۷۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبْدُالْقُدُّوْسِ ابْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ نَا حَبِيْبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِىُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ

۶۷۱: باب کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنا مکروہ ہے

۹۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مرجاؤں تو کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ نعی ہے۔ میں

يحيى العبسيُّ عن حُذيفة قال اذا متُّ فلا تؤذنوا بي احدًا فانّي اخاف ان يكون نعيًا وانّي سمعتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ينهى عن النّعي هذا حديثٌ حسنٌ.

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی خبر کو مشہور کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۹۷۲ حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَاحكَّامُ ابْنُ سَلْمٍ وهارُوْنُ بْنُ الْمُغيْرةِ عنْ عَنْبَسَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عنْ اِبْرَاهِيْم عنْ علْقمة عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ اِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَاِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ.

۹۷۲ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نعی سے بچو کیونکہ یہ جہالت کے کاموں میں سے ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نعی کسی کی موت کا اعلان کرنا ہے (یعنی فلاں شخص مرگیا) اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۹۷۳ : حدّثنا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَنْبَسَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ هُوَمَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُوَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَ هُمْ اَنْ يُنَادٰى فِي النَّاسِ اَنَّ فَلاَنًا مَاتَ لِيَشْهَدُوْا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ وَاِخْوَانَهُ وَرُوِىَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ لاَبَاْسَ بِاَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ.

۹۷۳: عبداللہ رضی اللہ عنہ اسی کے مثل غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس روایت میں " اَلنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ " کے الفاظ بیان نہیں کرتے۔ یہ حدیث عنبسہ کی ابوحمزہ سے مروی حدیث سے اصح ہے۔ ابوحمزہ کا نام میمون اعور ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ بعض علماء نعی (موت کی تشہیر) کو مکروہ کہتے ہیں انکے نزدیک نعی کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی موت کا اعلان کیا جائے تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں کو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم بھی یہی کہتے ہیں کہ رشتہ داروں کو خبر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۶۷۲ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الصَّبْرَفِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

۶۷۲: باب صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو

۹۷۴ حدّثنا قُتيبةُ ناالليثُ عنْ يزيد بن ابي حبيب عنْ سعْد بن سنان عن انسٍ انّ رسُوْل اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليْه وسلّم قال الصّبْرُفي الصّدمةِ الْاُوْلى قالَ ابُوْعيسى هذا حديثٌ غريْبٌ منْ هذا الْوجْهِ

۹۷۴: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو (یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۹۷۵ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ نا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ عنْ

۹۷۵ ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے

شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ کے نازل ہوتے ہی ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ.

۶۷۳: باب میّت کو بوسہ دینا

۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْقَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالُوْا اَنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میّت کا بوسہ لیا۔ اس وقت آپ ﷺ رو رہے تھے یا فرمایا آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ سب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔

۶۷۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ.

۶۷۴: باب میّت کو غسل دینا

۹۷۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَاخَالِدٌ وَمَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ فَاَمَّا خَالِدٌ وَهِشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْخَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا بِهٖ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى

۹۷۷: حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ، تین یا پانچ یا ضرورت سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ اور غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دو اور آخری مرتبہ اس میں کافور ڈال دو یا فرمایا تھوڑا کافور ڈال دو۔ پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا (ام عطیہؓ فرماتی ہیں) غسل سے فراغت کے بعد ہم نے آپؐ کو خبر دی تو آپؐ نے اپنا ازار بند ہماری طرف ڈال کر فرمایا اسے اس کا شعار بناؤ (یعنی کفن سے نیچے رکھو) ہشیم کہتے ہیں دوسری روایات جن میں مجھے معلوم نہیں شاید ہشام بھی انہی میں سے ہیں۔ ام عطیہؓ فرماتی ہیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں۔ ہشیم کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے مزید یہ کہا کہ ہم نے ان کی چوٹیاں پیچھے کی طرف ڈال دیں۔ ہشیم کہتے ہیں ہم سے خالد نے بواسطہ حفصہ اور محمد، ام عطیہؓ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کریں (یعنی غسل) اس باب میں حضرت ام سلمہؓ

حدیثُ اُمّ عطیّة حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ والعملُ علی هذا عند اهلِ العلمِ وقدْ رُوِیَ عَنْ ابراهیمَ النَّخعیِّ انّهُ قَالَ غُسْلُ الْمیّتِ کالْغُسلِ مِنَ الْجنابَةِ وَقالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ لَیْسَ لِغُسْلِ الْمیّتِ عِنْدَنا حَدٌّ مُوقَّتٌ وَلَیْسَ لِذٰلِکَ صِفَةٌ مَعْلُوْمَةٌ وَلٰکِنْ یُطَهَّرُ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا قَالَ مَالِکٌ قَوْلاً مُجْمَلًا یُغَسَّلُ وَیُنْقٰی وَاِذَا اُنْقِیَ الْمَیّتُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ اَوْمَاءٍ غَیْرِہٖ اَجْزَأَ ذٰلِکَ مِنْ غُسْلِهٖ وَلٰکِنْ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُغْسَلَ ثَلٰثًا فَصَاعِدًا لَا یُنْقَصُ مِنْ ثَلٰثٍ لِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا وَاِنْ اَنْقَوْا فِیْ اَقَلِّ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَجْزَأَ وَلَا یَرٰی اَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰی مَعْنَی الْاِنْقَاءِ ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا وَلَمْ یُوَقِّتْ وَکَذٰلِکَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ اَعْلَمُ بِمَعَانِی الْحَدِیْثِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَیَکُوْنُ فِی الْاٰخِرَةِ شَیْءٌ مِنَ الْکَافُوْرِ۔

سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ام عطیہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ ابراہیم نخعیؒ سے مروی ہے کہ غسل میت غسل جنابت ہی کی طرح ہے۔ مالک بن انسؓ فرماتے ہیں کہ میت کے غسل کی کوئی مقررہ حد ورنہ ہی اس کی کوئی خاص کیفیت ہے بلکہ مقصد یہی ہے کہ میت پاک ہو جائے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ کا قول مجمل ہے کہ میت کو نہلایا اور صاف کیا جائے خالص پانی یا کسی چیز کی ملاوٹ والے پانی سے میت کو صاف کیا جائے۔ تب بھی کافی ہے لیکن تین مرتبہ یا اس سے زائد غسل دینا میرے نزدیک مستحب ہے۔ تین سے کم نہ کیا جائے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تین یا پانچ بار غسل دو۔ اگر تین مرتبہ سے کم ہی میں صفائی ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کرم ﷺ کے اس حکم سے مراد پاک وصاف کرنا ہے۔ خواہ تین بار سے ہو یا پانچ بار سے۔ کوئی تعداد مقرر نہیں، فقہاء کرام نے یہی فرمایا ہے اور وہ حدیث کے معانی کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول یہ ہے کہ میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور آخر میں کافور بھی ساتھ ملایا جائے۔

۶۷۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمِسْکِ لِلْمَیِّتِ

۶۷۵: باب میت کو مشک لگانا

۹۷۸: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَااَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْکِ فَقَالَ هُوَ اَطْیَبُ طِیْبِکُمْ۔

۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے استعمال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

۹۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَااَبُوْدَاوٗدَ وَشَبَابَةُ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ کَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْکَ لِلْمَیِّتِ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ ابْنُ الرَّیَّانِ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ

۹۷۹: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد اور شبابہ سے ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کے مثل۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک میت کو مشک لگانا مکروہ ہے اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن

سعيد عن النبيّ صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم قال عليٌّ قال يحيى بن سعيد المستمر بن الريّان ثقة وخليد بن جعفر ثقة

ریان نے بھی انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعد کے نزدیک مستمر بن ریان اور خلید بن جعفر (دونوں) ثقہ ہیں۔

۶۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

۶۷۶: باب میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا

۹۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِيْ يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَسْتَحِبُّ الْغُسْلَ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَلَا اَرٰى ذٰلِكَ وَاجِبًا وَهٰكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ اَحْمَدُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا اَرْجُوْ اَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَاَمَّا الْوُضُوْءُ فَاَقَلُّ مَا قِيْلَ فِيْهِ وَقَالَ اِسْحٰقُ لَابُدَّ مِنَ الْوُضُوْءِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ.

۹۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو غسل دینے والے کو غسل کرنا چاہیے اور میت کو اٹھانے والے کو وضو کرنا چاہیے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور ان سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کے نزدیک میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا لازم ہے اور بعض کے نزدیک وضو کر لینا کافی ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ امام شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جو میت کو غسل دے میرے خیال میں اس پر غسل واجب نہیں۔ جب کہ وضو کی روایات بہت کم ہیں۔ اسحقؒ کہتے ہیں کہ وضو کرنا ضروری ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے مروی کہ غسل میت کے بعد نہانا یا غسل کرنا ضروری نہیں۔

۶۷۷: بَابُ مَاجَآءَ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَكْفَانِ

باب کفن کس طرح دینا مستحب ہے

۹۸۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

۹۸۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ اس باب میں سمرہؓ، ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک یہی مستحب ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ جن کپڑوں میں وہ (یعنی مرنے والا)

اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُكَفَّنَ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَيْنَا اَنْ يُكَفَّنَ فِيْهَا الْبَيَاضُ وَيُسْتَحَبُّ حُسْنُ الْكَفَنِ۔

نماز پڑھتے تھے ان ہی میں اسے کفن دیا جائے۔امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں کہ کفن میں سفید کپڑے کا ہونا مجھے پسند ہے اور اچھا کفن دینا مستحب ہے۔

۶۷۸ بَابٌ

۶۷۸: باب

۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ وَفِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيْعٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَلْيُحْسِنْ اَحَدُكُمْ كَفَنَ اَخِيْهِ قَالَ هُوَ الصَّفَاءُ وَلَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ۔

۹۸۲: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے فوت ہوجانے والے بھائی کا ولی ہوتو اسے بہترین کفن دے۔اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابن مبارکؒ فرماتے ہیں سلام بن مطیع نے اس روایت کے بارے میں ''کہ تمہیں اپنے (مردہ) بھائی کو اچھا کفن دینا چاہیے'' وہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صاف اور سفید کپڑوں کا کفن دیا جائے نہ کہ قیمتی کپڑے کا۔

خلاصۃ الابواب: ''نَعْی'' لغت میں موت کی خبر کو کہتے ہیں یہاں اس سے نعی الجاہلیہ مراد ہے جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ عرب میں جب کوئی بڑا آدمی مرجاتا یا قتل کردیا جاتا تو کسی آدمی کو گھوڑے پر سوار کرکے مختلف قبائل کی طرف بھیجتے تھے جو روتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ فلاں کی موت کی خبر کو ظاہر کرو۔جن روایات میں نعی (موت کی خبر دینا) کی ممانعت آئی ہے وہ مذکورہ نعی جاہلیت پر ہی محمول ہے۔واللہ اعلم۔(۲) یعنی صبر کی اصل فضیلت صدمہ کے شروع کے وقت ہے اس لئے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ انسان کو صبر آ ہی جاتا ہے اس کا اعتبار نہیں۔صبر کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں ایک رضا بالقضاء دوسرے اختیاری چیخنے چلانے سے بچنا۔رضا بالقضاء کا طریقہ یہ ہے کہ غور کرے کہ اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ان کے حاکم ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوسکتا۔حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ فرمایا اس کا انہیں کلی اختیار ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں اس صدمہ کا سامنا کرنا پڑا وہ اگر چہ ہمارے لئے بظاہر ناگوار ہے لیکن ان کی حکمت کے بمقتضیٰ اس میں یقیناً ہمارے لئے خیر ہوگا۔معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔(۳) حضور اقدس ﷺ کی کون سی صاحبزادی مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت رقیہؓ مراد ہیں جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ام کلثوم مراد ہیں لیکن راجح یہ ہے کہ حضرت ابو العاص بن الربیع کی اہلیہ حضرت زینب مراد ہیں جو نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں میں سے سب سے بڑی ہیں۔میت کو ایک دفعہ غسل دینا فرض کفایہ ہے اگر چہ وہ ظاہراً پاک صاف ہو اور تین مرتبہ پانی بہانا مسنون ہے (۴) صدر اول کے بعد اس پر اجماع منعقد ہوگیا کہ غسل میت یعنی میت کو غسل دینے سے غسل واجب نہیں ہوتا اور نہ جنازہ اٹھانے سے وضو واجب ہوتا ہے اس کی دلیل بیہقی شریف میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے۔دوسری دلیل مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل کرنا واجب نہیں۔

۶۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَمْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۹۸۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ ھِشَامِ ابْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ یَمَانِیَّۃٍ لَیْسَ فِیْھَا قَمِیْصٌ وَلَا عِمَامَۃٌ قَالَ فَذَکَرُوْا لِعَائِشَۃَ قَوْلَھُمْ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَبُرْدِ حِبَرَۃٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِیَ بِالْبُرْدِ وَلٰکِنَّھُمْ رَدُّوْہُ وَلَمْ یُکَفِّنُوْہُ فِیْہِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۹۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ زَائِدَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفَّنَ حَمْزَۃَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِیْ نَمِرَۃٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَۃَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ کَفَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِوَایَاتٌ مُخْتَلِفَۃٌ وَحَدِیْثُ عَائِشَۃَ اَصَحُّ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ رُوِیَتْ فِیْ کَفَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ وَقَالَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ یُکَفَّنُ الرَّجُلُ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ اِنْ شِئْتَ فِیْ قَمِیْصٍ وَلِفَافَتَیْنِ وَاِنْ شِئْتَ فِیْ ثَلٰثِ لَفَائِفَ وَیُجْزِیُ ثَوْبٌ وَاحِدٌ اِنْ لَّمْ یَجِدُوْا ثَوْبَیْنِ وَالثَّوْبَانِ یُجْزِیَانِ وَالثَّلٰثَۃُ لِمَنْ وَجَدَھَا اَحَبُّ اِلَیْھِمْ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا تُکَفَّنُ الْمَرْاَۃُ فِیْ خَمْسَۃِ اَثْوَابٍ۔

۶۷۹: باب نبی اکرم ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے

۹۸۳ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کفن مبارک تین سفید یمنی کپڑوں پر مشتمل تھا۔ ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔ حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے کفن میں دو کپڑے اور ایک حبری (بیل بوٹے والی چادر) تھی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا چادر لائی گئی تھی لیکن اسے واپس کر دیا گیا اور اس میں کفن نہیں دیا گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ بن عبدالمطلب کو ایک چادر یعنی ایک ہی کپڑے میں کفن دیا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات مذکور ہیں اور ان تمام روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں۔ کہ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے ایک قمیص اور دو لفافے۔ اگر چاہے تو تین لفافوں میں ہی کفن دے دے۔ پھر اگر تین کپڑے نہ ہوں تو دو اور دو بھی نہ ہوں تو ایک سے بھی کفن دیا جا سکتا ہے۔ امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

۶۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الطَّعَامِ یُصْنَعُ لِاَھْلِ الْمَیِّتِ

۹۸۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا

۶۸۰: باب اہل میت کے لئے کھانا پکانا

۹۸۵ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے جب حضرت

سُفیانُ بنُ عُیَینۃ عن جعفر بنِ خالد عن ابیہ عن عبداللّٰہ بنِ جعفرٍ قال لمّا جاء نعیُ جعفرٍ قال النبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اصنعُوا لِاَھلِ جعفرٍ طعامًا فانّہ قدجاء ھم ما یشغلُھم قال ابو عیسی ھٰذا حدیثٌ حسنٌ وقدکان بعض اھلِ العلم یستحبُّ ان یُوجہ الی اھلِ المیّتِ بشیءٍ لِشُغلِھم بالمصیبۃِ وھو قولُ الشّافعیّ وجعفرُبنُ خالدٍ ھو ابنُ سارۃ وھو ثقۃٌ روی عنہُ جُرَیجٍ۔

جعفرؓ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جعفرؓ کے گھر والوں کے لیے کھانا پکاؤ کیونکہ انہیں ایک آنے والے حادثہ نے (کھانا پکانے) سے روک رکھا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسے مستحب گردانتے ہیں کہ میت کے گھر والوں کے پاس کوئی نہ کوئی چیز بھیجی جائے کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ جعفر بن خالد سارہ کے بیٹے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ ان سے ابن جریج روایت کرتے ہیں۔

۶۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُیُوْبِ عِنْدَالْمُصِیْبَۃِ

۶۸۱: باب مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

۹۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ زُبَیْدُ الْاِیَامِیُّ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَۃِ الْجَاھِلِیَّۃِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۹۸۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص رخساروں کو پیٹے گریبان چاک کرے یا زمانہ جاہلیت کی پکار پکارے (یعنی ناشکری کی باتیں کرے) اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ النَّوْحِ

۶۸۲: باب نوحہ حرام ہے

۹۸۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاقُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ وَیَزِیْدُبْنُ ھَارُوْنَ عَنْ سَعِیْدِبْنِ عُبَیْدٍ الطَّائِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْاَسَدِیِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ قَرَظَۃُ بْنُ کَعْبٍ فَنِیْحَ عَلَیْہِ فَجَآءَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَقَالَ مَابَالُ النَّوْحِ فِی الْاِسْلَامِ اَمَااِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ عُذِّبَ مَانِیْحَ عَلَیْہِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَقَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجُنَادَۃَ بْنِ مَالِکٍ وَاَنَسٍ وَاُمِّ عَطِیَّۃَ وَسَمُرَۃَ وَاَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ

۹۸۷: حضرت علی بن ربیعہ اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص قرظہ بن کعب فوت ہو گئے تو لوگ اس پر نوحہ کرنے لگے۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ نوحہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ، ابوہریرہؓ، جنادہ بن مالکؓ، انسؓ، ام عطیہؓ، سمرہؓ اور ابومالک اشعریؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہؓ غریب حسن صحیح ہے۔

حدیثٌ غریبٌ حَسَنٌ صحیحٌ.

۹۸۸: حدّثنا مُحمُودُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِی الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ فِی اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَنْ یَدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّیَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِی الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰی اَجْرَبَ بَعِیْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِیْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِیْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۹۸۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جو میری امت کے چند لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ نوحہ کرنا' نسب پر طعن کرنا چھوت یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اونٹ کو خارش ہوئی تو سب کو ہی ہوگئی اگر ایسا ہی ہے تو پہلے اونٹ کو کس سے لگی تھی۔ اور یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش ستاروں کی گردش سے ہوتی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ

۲۸۳: باب میّت پر بلند آواز سے رونا منع ہے

۹۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ کَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبُکَاءَ عَلَی الْمَیِّتِ قَالُوا الْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَذَهَبُوْا اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ اَرْجُوْ اِنْ کَانَ یَنْهَاهُمْ فِیْ حَیٰوتِهٖ اَنْ لَایَکُوْنَ عَلَیْهِ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ.

۹۸۹: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میّت کے گھر والوں کے بلند آواز سے رونے پر میّت کو عذاب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرتؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم میّت پر زور سے رونے کو حرام کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر میّت کے گھر والے روئیں تو ان کے رونے سے میّت پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ حضرات اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ خود اپنی زندگی میں انہیں اس سے روکتا رہا اور مرنے سے پہلے منع بھی کیا تو امید ہے کہ اس کو عذاب نہیں ہوگا۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُبْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَسِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَسِیْدٍ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْهِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَیِّدَاهُ اَوْنَحْوَذٰلِکَ اِلَّا وُکِّلَ بِهٖ مَلَکَانِ یَلْهَزَانِهٖ اَهٰکَذَا کُنْتَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ..

۹۹۰: موسیٰ بن ابوموسیٰ اشعریؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والے کھڑا ہوا اور وہ کہے کہ اے میرے پہاڑ۔ اے میرے سردار یا اسی قسم کے کوئی اور الفاظ کہتا ہے۔ تو میّت پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر گھونسے (مکے) مارتے ہیں اور پوچھتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۸۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۹۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكٌ وَثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَلَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَاللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَأَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَاقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۹۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍوعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُوْدِيًّا اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَاِنَّ اَهْلَهُ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَتَاَوَّلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى) هُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۹۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخَذَ

۶۸۴: باب میّت پر چلائے بغیر رونا جائز ہے

۹۹۱: حضرت عمرۃؒ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں میت کو زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن کی مغفرت فرمائے انہوں نے یقیناً جھوٹ نہیں بولا لیکن یا تو وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کی میت کے پاس سے گزرے۔ لوگ اس کی موت پر رو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میّت پر اس کے رشتہ داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ ان پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا بلکہ نہیں وہم ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ایک یہودی کے لئے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، قرظہ بن کعبؓ، ابوہریرہؓ، ابن مسعودؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث حضرت عائشہؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس روایت پر عمل ہے اور انہوں نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر کی ہے کہ اللہ فرماتا ہے " وَلَا تَزِرُ... " کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۹۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسَلّم بیدِ عَبْدِالرَّحْمن ابْنِ عَوْفٍ فانْطلق به الی ابْنِه ابْراهِیم فَوجدهُ یجُودُ بنفْسه فاخذهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَسَلَّم فَوَضَعهُ فِیْ حجْره فبَکٰی فقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰن اَتَبْکِیْ اَولَمْ تکُنْ نَهَیْت عنِ الْبُکَاءِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ نهیْتُ عنْ صوْتَیْنِ اَحْمَقَیْنِ فاجِرَیْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُیُوْبٍ وَرَنَّةِ شَیْطَانٍ وَ فِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ.

اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس لے گئے۔ وہ اس وقت نزع کی حالت میں تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور رونے لگے۔ عبدالرحمن نے عرض کیا آپ ﷺ بھی روتے ہیں؟ کیا آپ ﷺ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ بیوقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرہ نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے اور دوسری شیطان کی طرف رونے کی آواز (یعنی نوحہ) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَشْیِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

۲۸۵: باب جنازہ کے آگے چلنا

۹۹۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍوَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالُوْانَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۹۹۴: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

۹۹۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَاعَمْرُو ابْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَبَکْرٍ الْکُوْفِیِّ وَ زِیَادٍ وَسُفْیَانَ کُلُّهُمْ یَذْکُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۹۹۵: ہم سے روایت بیان کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے زہری سے سنا۔ انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے۔

۹۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَاعَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍوَعُمَرُیَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ کَانَ یَمْشِیْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ هٰکَذَا رَوَی ابْنُ جُرَیْجٍ وَزِیَادُ ابْنُ سَعْدٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَرَوٰی مَعْمَرٌ وَیُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ وَمَالِکٌ وَغَیْرُ هُمْ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۹۹۶: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری نے کہا کہ ہمیں سالم نے خبر دی کہ ان کے باپ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی مانند ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی طرح اور روایت کی معمر اور یونس

وسلّم كان يمشي امام الجنازة واهل الحديث كلهم يرون ان الحديث المرسل في ذلك اصح قال ابو عيسى وسمعت يحيى بن موسى يقول سمعت عبد الرزاق يقول قال ابن المبارك حديث الزهري في هذا مرسل اصح من حديث ابن عيينة قال ابن المبارك واري ابن جريج اخذه عن ابن عيينة قال ابو عيسى وروى همام بن يحيى هذا الحديث عن زياد وهو ابن سعد ومنصور وبكر وسفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه وانما هو سفيان بن عيينة روى عنه همام واختلف اهل العلم في المشي امام الجنازة فراى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان المشي امام الجنازة افضل وهو قول الشافعي واحمد.

بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی ﷺ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ اس باب میں مرسل حدیث زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے ابن مبارکؒ کے حوالے سے سنا کہ زہری کی مرسل حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں۔ شاید ابن جریج نے یہ روایت ابن عیینہ سے لی ہو۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد بن سعد سے پھر منصور، ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ جب کہ ہمام سفین بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازے کے آگے چلنا افضل ہے۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔

۹۹۷: حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن بكر نا يونس بن يزيد عن الزهري عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي امام الجنازة وابوبكر وعثمان وسألت محمداً عن هذا الحديث فقال هذا حديث اخطأ فيه محمد بن بكر وانما يروى هذا الحديث عن يونس عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر كانوا يمشون امام الجنازة قال الزهري واخبرني سالم ان اباه كان يمشي امام الجنازة قال محمد وهذا اصح.

۹۹۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں محمد بن بکر نے غلطی کی ہے اور یہ حدیث بواسطہ یونس، زہری سے مروی ہے کہ نبی کرام ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ سب جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری فرماتے ہیں۔ مجھے سالم نے بتایا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور یہ اصح ہے۔

۶۸۶: باب ما جآء في المشي خلف الجنازة

۶۸۶: باب جنازہ کے پیچھے چلنا

۹۹۸: حدثنا محمود بن غيلان نا وهب ابن جرير عن شعبة عن يحيى امام بني تيم الله عن ابي ماجد عن عبد الله بن مسعود قال سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المشي خلف الجنازة فقال ما دون الخبب فان كان خيراً عجلتموه وان كان

۹۹۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جلدی چلو (یعنی دوڑنے سے ذرا کم) اور اگر وہ نیک ہے تو اسے جلدی قبر میں پہنچا دو گے اور اگر وہ برا ہے تو اہل جہنم ہی کو دور کیا جاتا ہے۔ پس جنازے

شَرًّا فَلَا يُبْعَدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ حَدِيْثَ اَبِيْ مَاجِدٍ هٰذَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قِيْلَ لِيَحْيٰى مَنْ اَبُوْ مَاجِدٍ هٰذَا فَقَالَ طَائِرٌ طَارَفَحَدَّ ثَنَا وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْااَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا اَفْضَلُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَاِسْحٰقُ وَاَبُوْ مَاجِدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَلَهٗ حَدِيْثَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَيَحْيٰى اِمَامُ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْجَابِرُ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْمُجْبِرُ اَيْضًاوَهُوَ كُوْفِيٌّ رَوٰى لَهٗ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَبُوالْاَحْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ .

کے پیچھے چلنا چاہیے نہ کہ اسکو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور جو اس سے آگے چلتا ہے وہ ان کے ساتھ نہیں ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند سے صرف ابن مسعودؓ ہی کی روایت سے جانتے ہیں ۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ ابوماجد کی اس روایت کو ضعیف کہتے ہیں ۔ امام بخاریؒ نے بواسطہ حمیدی' بن عیینہ سے نقل کیا کہ یحییٰ سے ابو ماجد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک مجہول الحال شخص ہیں وہ ہم سے روایت کرتے ہیں ۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے ۔ سفیان ثوریؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ ابو ماجد مجہول ہیں اور ان کے واسطے سے ابن مسعودؓ سے دو حدیثیں منقول ہیں ۔ یحییٰ امام بنی تیم اللہ ثقہ ہیں ۔ ان کی کنیت ابوحارث ہے ۔ انہیں جابر اور یحییٰ مجبر بھی کہا جاتا ہے یہ کوفی ہیں ۔ شعبہ' سفیان ثوری' ابواحوص اور سفیان بن عیینہ ان سے روایت کرتے ہیں ۔

٦٨٧ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّكُوْبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

٦٨٧: باب جنازہ کے پیچھے سوار ہوکر چلنا مکروہ ہے

٩٩٩ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِبْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًارُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ قَدْرُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا.

٩٩٩: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سواری پر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا تمہیں شرم نہیں آتی اللہ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سواریوں پر سوار ہو ۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ اور جابر بن سمرۃؓ سے بھی روایت ہے ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ثوبان' حضرت ثوبانؓ ہی سے موقوفاً مروی ہے ۔

٦٨٨ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

٦٨٨: باب جنازے کے پیچھے سواری پر سوار ہوکر جانے کی اجازت

١٠٠٠ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَااَبُوْدَاوُدَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ

١٠٠٠: حضرت سماک بن حرب ٬ حضرت جابر بن سمرۃؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ابن وحداح کے

يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهٖ.

جنازے میں گئے۔ آپ ﷺ اپنے گھوڑے پر سوار تھے۔ جو دوڑتا تھا۔ ہم آپ ﷺ کے اردگرد تھے۔ آپ ﷺ اسے چھوٹے چھوٹے قدموں سے بیے جا رہے تھے۔

۱۰۰۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا اَبُوْقُتَيْبَةَ عَنِ الْجَرَّاحِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۰۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازے میں پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لائے۔
امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

۶۸۹ باب جنازہ کو جلدی لے جانا

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوْهُ عَنْ رِقَابِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۰۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ جلدی لے جاؤ اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے جلد بہتر جگہ پہنچایا جائے اور اگر برا ہے تو اپنی گردنوں سے جلد بوجھ اتارا جائے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) مختلف حضرات نے آپ ﷺ کے کفن کے لئے مختلف کپڑے پیش کئے لیکن حضرات صحابہؓ نے ان میں سے تین کا انتخاب کیا اور باقی واپس کر دئے۔ ضرورت کے وقت صرف ایک کپڑے کا کفن بھی کافی ہوتا ہے۔ نیز حدیث باب سے جمہور کا مسلک ثابت ہوتا ہے کہ تین کپڑے مرد کے لئے مسنون ہیں۔ جمہور علماء کے نزدیک مرد کے کفن میں پگڑی کوئی مسنون نہیں ہے۔ البتہ تین کپڑوں کی تعیین کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک وہ تین کپڑے تین لفافے ہیں جبکہ حنفیہ کے نزدیک وہ تین کپڑے یہ ہیں لفافہ، ازار اور قمیص اور قمیص زندوں کی قمیص کی طرح ہو یا مردوں جیسی۔ (۲) اس حدیث کی بنا پر مستحب ہے کہ جس گھر میں موت واقع ہوئی ہو اس کے رشتہ دار یا پڑوسی کھانا پکا کر وہاں بھیجیں تاکہ وہ اپنی مصیبت کھانے کی فکر میں مبتلا نہ ہوں لیکن ہمارے زمانے میں میت کے گھر والے اس موقع پر رشتہ داروں اور تعزیت کے لئے آنے والوں کے لئے کھانے اور دعوت کا انتظام کرتے ہیں یہ مکروہ اور گمراہ کن عمل ہے اس لئے کہ دعوت سرور (خوشی) کے موقع پر ہوتی ہے نہ کہ مصیبت کے موقع پر اس کے بدعت ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ہمارے زمانے میں عوام نے میت کے گھر والوں کی جانب سے اس دعوت کو واجبات دینیہ میں سے سمجھ لیا ہے اور جو چیز شریعت میں واجب نہ ہو اس کو ضروری سمجھ کر کرنا بدعت ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اور تابعین تبع تابعین کے دور میں اس دعوت کا رواج نہیں تھا (۳) مطلب یہ ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جب تک وہ نوحہ کرتے رہتے ہیں البتہ ہلکا رونا جو بغیر آواز کے ہو تو جائز ہے یعنی زور زور سے رویا دھویا جائے اور چیخ و پکار کی جائے یا میت کے

مبالغہ آمیز فضائل گنے جائیں اور تقدیر خداوندی کو غلط قرار دیا جائے تو سخت گناہ ہے اور نوحہ کرنے والی عورتیں جب کہتی ہیں واجبلاہ، واستیداہ ہائے میرے آقا تو فرشتے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں تم اتنے عظیم ہو تم ایسے ایسے ہو۔ (۴) جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف چلنا بالاتفاق جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ امام مالکؒ اور احمدؒ کے نزدیک پیدل چلنے والے کے لئے آگے چلنا اور سوار کے لئے جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے امام ابوحنیفہؒ ان کے اصحاب اور امام اوزاعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ مطلقاً جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل حدیث نمبر ۹۹۸ ہے اس کے علاوہ طحاوی اور مصنف عبدالرزاق میں احادیث موجود ہیں کہ پیچھے چلنا افضل ہے۔ حدیث نمبر ۹۹۹ اس روایت سے جنازہ کے ساتھ سواری کرنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے لیکن سنن ابی داؤد میں حضرت مغیرہؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے جس سے جنازہ کے ساتھ سواری کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے سوار ہونا مکروہ ہے لیکن بیماری یا لنگڑا ہونے کی صورت میں مکروہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے سواری کرنے پر نکیر فرشتوں کی وجہ سے کی تھی جو جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے۔

۶۹۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ وَ ذِكْرِ حَمْزَةَ

۱۰۰۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْصَفْوَانَ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهٗ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهٗ فِيْهَا فَكَانَتْ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلٰثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنْهُمْ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ

۶۹۰ : باب شہدائے احد اور حضرت حمزہؓ

۱۰۰۳ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں نبی اکرم ﷺ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے ہیں۔ فرمایا اگر صفیہؓ کے دل پر گراں گزرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا۔ یہاں تک کہ انہیں جانور کھا جاتے پھر قیامت کے دن انہیں جانوروں کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے چادر منگوائی اور اس میں سے انہیں کفن دیا۔ وہ چادر بھی ایسی تھی کہ اگر سر پر ڈالی جاتی تو پاؤں ننگے رہ جاتے اور اگر پاؤں ڈھکے جاتے تو سر سے ہٹ جاتی۔ راوی کہتے ہیں پھر شہید زیادہ ہو گئے اور کپڑے کم پڑ گئے۔ پس ایک دو اور تین شہیدوں تک کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا اور پھر ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ اس دوران نبی اکرم ﷺ ان کے بارے میں پوچھتے تھے کہ کسے قرآن زیادہ یاد تھا۔ پس جس کو قرآن زیادہ یاد ہوتا آپؐ قبر میں قبلہ کی طرف سے آگے کرتے۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے سب کو دفن کیا اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس حسن

هذا الْوجه.

غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے حضرت انسؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۹۱. بَابُ اٰخَرُ

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافُ لِيْفٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ وَمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُلَائِيُّ.

۷۹۱: باب

۱۰۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ مریض کی عیادت کرتے' جنازے میں شریک ہوتے' گدھے پر سوار ہوتے اور غلام کی دعوت قبول کرتے تھے۔ جنگ بنی قریظہ کے دن بھی آپ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی رسی سے بنی ہوئی تھی اوراس پر زین بھی کھجور کی چھال کا تھا۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔مسلم،انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ مسلم اعور ضعیف ہیں اور کیسان ملائی کے بیٹے ہیں۔

۷۹۲: بَابٌ

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَاقَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ فَدَفَنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۹۲: باب

۱۰۰۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہؓ میں آپ ﷺ کی تدفین کے متعلق اختلاف پیدا ہوگیا۔پس حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی اور کبھی نہیں بھولا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کی روح اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جس جگہ اس کی تدفین کو پسند فرماتے ہیں۔اس پر آپ ﷺ کو آپ کے بستر مبارک کی جگہ ہی دفن کیا گیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔عبدالرحمن بن ابوبکر ملیکی حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں اور یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے حضرت ابن عباسؓ نے یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۷۹۳: بَابُ اٰخَرُ

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَامُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْكُرُوْا

۷۹۳: دوسرا باب

۱۰۰۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے فوت ہوجانے والوں کی بھلائیاں یاد کیا کرو اور ان کی برائیوں کے ذکر سے رک جاؤ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

مَحاسنَ موْتاكُم وكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ قَالَ ابُوْعِيْسى هذا حديْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يقُوْلُ عِمْرانُ بْنُ انسٍ الْمكِّيُّ مُنكَرُ الْحدِيْث ورَوى بَعْضُهُمْ عَنْ عطاءٍ عَنْ عائشة وَعِمْرَانُ بْنُ انَسٍ مِصْرِيٌّ أثْبتُ واَقْدَمُ مِنْ عِمْرَان بْنِ انسِ الْمكِّيِّ.

ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عمران بن انس مکی منکر احدیث ہیں۔ بعض راوی عطاء سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ عمران بن انس مصری، عمران بن انس مکی سے زیادہ ثابت اور مقدم ہیں۔

۶۹۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

۶۹۴: باب جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا

۱۰۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسى عَنْ بِشْرِبْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْحَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَامُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُبْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ .

۱۰۰۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ میں تشریف لے جاتے تو اسے قبر میں اتارنے تک بیٹھتے نہیں تھے۔ پس یہودیوں کا ایک عالم آیا تو اس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی مخالفت کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں۔

۶۹۵ : بَابُ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتُسِبَ .

۶۹۵ باب مصیبت پر صبر کی فضیلت

۱۰۰۸ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَاسِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِه قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِه فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَا ذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۱۰۰۸: حضرت ابوسنانؒ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا تو ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں جب باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اے ابوسنان کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب، ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی؟ عرض کرتے ہیں ''ہاں''۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل (ٹکڑا) قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد (تعریف

کا گھر) رکھو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۶ :بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۶۹۶: باب تکبیرات جنازہ

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَيَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَيَزِيْدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ اَخُوْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ شَهِدَ بَدْرًا وَزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۰۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یزید بن ثابت، زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں اور یہ جنگ بدر میں بھی شریک تھے جب کہ زید اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء صحابہؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(فٓ) نجاشی حبشہ کے بادشاہ تھے اور وہ مسلمان ہو گئے تھے آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی جب کہ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے کسی کا بھی غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا۔ احناف غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں ان کے دلائل یہ ہیں:
(۱) کہ حبشہ میں نجاشی کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ (۲) یہ نجاشی وہ بادشاہ تھا کہ جس نے مسلمانوں کی ہجرت اولیٰ حبشہ میں معاونت کی جب کہ مشرکین مکہ مخالفت کے لئے گئے۔ نجاشی نے ان کی بات نہ مانی۔ (۳) یہ نجاشی کی خصوصیت اور اس کی تکریم تھی۔ (۴) یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ ورنہ سوال یہ ہے کہ سیکڑوں صحابہؓ جنگوں میں شہید ہوئے جب کہ حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تھے لیکن آپ ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ غزوہ موتہ میں حضور ﷺ کے تین نامور اور جاں نثار صحابہ شہید ہوئے۔ آپ ﷺ ان کی شہادت کی (وحی آنے پر) یا کشف کے ذریعہ خبر دی اور پھر منبر پر چڑھے اور ان کے لئے دعا کی اور صحابہؓ نے جو مسجد نبوی میں موجود تھے اس دعا میں شرکت کی۔ (مترجم)

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۰۱۰: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث زید بن ارقم رضی

صَحِيحٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوُالتَّكْبِيْرَعَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ اِذَاكَبَّرَالْاِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًافَاِنَّهٗ يَتْبَعُ الْاِمَامُ.

سندعنہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کا یہی مسلک ہے کہ جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ امام احمد" اور اسحٰق" فرماتے ہیں کہ اگر امام جنازہ پر پانچ تکبیریں کہے تو مقتدی بھی اس کی اتباع کریں۔

۷۹۷۔ بَابُ مَايَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِ نَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّافَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ وَالِدِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَرَوٰى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهِمُ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى.

۱۰۱۱: حضرت یحییٰ بن ابوکثیر، ابوابراہیم اشہلی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ ... "اے اللہ ہمارے زندوں، مردوں و حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما"۔ یحییٰ بھی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے ہیں "اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ ... ترجمہ (اے اللہ ہم میں جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے) اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ، ابو قتادہؓ، عائشہؓ، جابرؓ اور عوف بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ہشام، ستوائی اور علی بن مبارک بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابو کثیر سے اور وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ عکرمہ بن عمار بھی یحییٰ بن کثیر سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عکرمہ یحییٰ بن ابوکثیر کی حدیث میں وہم کرتے ہیں۔

۱۰۱۲: وَرَوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِيْ هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنِ اسْمِ

۱۰۱۲: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ان تمام روایت میں سب سے زیادہ صحیح روایت یحییٰ بن ابوکثیر کی ہے جو ابراہیم اشہلی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں

اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیِّ فَلَمْ یَعْرِفْهُ۔

نے امام بخاریؒ سے ابوابراہیم اشہلی کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ نَامُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی مَیِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهٖ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ کَمَا یُغْسَلُ الثَّوْبُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِیْثُ۔

۱۰۱۳: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز جنازہ میں دعا پڑھتے ہوئے سنا تو مجھے آپ ﷺ کی یہ دعا سمجھ آئی "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ" ترجمہ (اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما اور اسکے گناہوں کو (رحمت) کے اولوں سے اس طرح دھو دے جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۶۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَةِ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ

۶۹۸: باب نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَازَیْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ شَرِیْكٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَوِیِّ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَاَبُوْ شَیْبَةَ الْوَاسِطِیُّ مُنْکَرُالْحَدِیْثِ وَالصَّحِیْحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَاءَةُ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ۔

۱۰۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ اس باب میں ام شریک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند قوی نہیں۔ ابراہیم بن عثمان یعنی ابوشیبہ واسطی منکر حدیث ہے اور صحیح ابن عباسؓ سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ اَوْمِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ یَخْتَارُوْنَ اَنْ یُقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بَعْدَ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی وَهُوَ قَوْلُ

۱۰۱۵: حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ جنازے کی نماز پڑھی تو اس میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی۔ میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے یا فرمایا "مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ" تکمیل سنت سے ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کا عمل ہے۔ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ

الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَءُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اِنَّمَاهُوَ الثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

" کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے کیونکہ یہ (نماز جنازہ) اللہ تعالیٰ کی ثناء، درود شریف اور میّت کے لئے دعا پر مشتمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔

۶۹۹: بَابُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهٗ

۶۹۹: باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میّت کے لئے شفاعت کرنا

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ عِنْدَنَا.

۱۰۱۶: حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میّت پر تین صفوں نے نماز پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اور میمونہ رضی اللہ عنہا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی) سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث مالک بن ہبیرہ حسن صحیح ہے۔ کئی راوی ابواسحٰق سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد بھی محمد بن اسحٰقؒ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور آدمی کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعٍ كَانَ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ اَوْقَفَهٗ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کی موت کے بعد نماز جنازہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت جس کی تعداد (۱۰۰) سو تک ہو وہ سب اس کے لیے شفاعت کریں اور ان کی شفاعت قبول نہ کی جائے۔ علی رضی اللہ عنہ اپنی نقل کردہ حدیث میں کہتے ہیں کہ ان کی تعداد (۱۰۰) سو یا اس سے زیادہ ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے بعض راوی اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

۷۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاوَکِیْعٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُلَیِّ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِنَّ اَوْنَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی تَمِیْلَ وَحِیْنَ تَضَیَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرِهِمْ یَکْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَی الْجَنَازَةِ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَاتِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَنْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا یَعْنِی الصَّلٰوةَ عَلَی الْجَنَازَةِ وَکَرِهَ الصَّلٰوةَ عَلَی الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ لَابَاْسَ اَنْ یُصَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ فِی السَّاعَاتِ الَّتِیْ تُکْرَهُ فِیْهِنَّ الصَّلٰوةُ۔

۷۰۰: باب طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

۱۰۱۸ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز جنازہ پڑھنے ورمیّت کو دفنانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور غروب آفتاب کے وقت یہاں تک کہ سورج پوری طرح ڈوب نہ جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مردوں کی تدفین سے ان اوقات میں منع کرنے کا مطلب یہی ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ان کے نزدیک ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) اس حدیث کی بنا پر ائمہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ نماز جنازہ چار تکبیرات پر مشتمل ہے دراصل نبی کریم ﷺ سے نماز جنازہ میں چار سے لیکر نو تک تکبیر ثابت ہیں لیکن جمہور ائمہ نے چار کو ترجیح دی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں اس اجماع میں حضرات شیخین اور حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت عباسؓ، حضرت ابوایوب انصاریؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ جیسے جلیل القدر حضرات صحابہؓ بھی موجود تھے اس کے علاوہ بھی احادیث میں چار تکبیرات کا ذکر ہے۔ (۲) حدیث نمبر ۱۰۱۴،۱۵۔ شافعیہ اور حنابلہ کی دلیل ہے کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب نہیں ان کی دلیل مؤطا امام مالکؒ کی روایت سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کرتے تھے اس لئے فقہاء مدینہ کا عمل بھی یہ بیان کیا ہے کہ وہ جنازہ میں فاتحہ نہیں پڑھتے پھر عالمگیریہ میں یہ تفصیل لکھی ہے کہ اگر نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ دعا کی نیت سے پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں البتہ قراءت کی نیت سے نہ پڑھی جائے اس لئے کہ وہ قراءت کا محل نہیں۔ (۳) جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ اوقات مکروہ میں جس طرح پانچ وقتی نمازیں پڑھنا مکروہ ہیں اسی طرح ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (۴) حدیث نمبر ۱۰۱۸ سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس بات کے قائل ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مسجد میں مکروہ ہے ان کے دلائل صحیح بخاری سنن ابی داؤد اور صحیح مسلم کی روایات ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۷۰۱: بَابُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ اٰدَمَ بْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانُ نَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَااَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ يَشَاءُ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اِسْرَائِيْلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ وَاِنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ بَعْدَ اَنْ يُعْلَمَ اَنَّهٗ خُلِقَ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۷۰۱: باب بچوں کی نماز جنازہ

۱۰۱۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے رہے اور پیدل چلنے والے جہاں جی چاہے (آگے یا پیچھے) وہاں چلے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل اور کئی راوی یہ حدیث سعید بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے اگرچہ وہ پیدا ہونے کے بعد رویا بھی نہ ہو صرف اس کی شکل ہی بنی ہو۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَايَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيْهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَكَاَنَّ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا لَا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۷۰۲: باب اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے

۱۰۲۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بچہ جب تک پیدا ہونے کے بعد روئے نہیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث میں اضطراب ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابوزبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ اشعث بن سوار اور کئی راوی حضرت جابرؓ سے موقوفاً انہی کا قول روایت کرتے ہیں۔ اور یہ مرفوع حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ اگر بچہ پیدائش کے بعد روئے نہیں تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ثوریؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۷۰۳: باب مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء کی نماز

الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

جنازہ مسجد میں پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۷۰۴: بَابُ مَا جَاءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

۷۰۴: باب مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُ وْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ اَنَسٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ هَمَّامٍ وَاخْتَلَفُوْا فِي اسْمِ اَبِيْ غَالِبٍ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقَالُ اسْمُهُ نَافِعٌ وَيُقَالُ رَافِعٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۰۲۲: حضرت ابوغالب سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ کے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی وہ اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے اور ان سے کہا گیا: اے ابوحمزہ اس کی نماز جنازہ پڑھایئے۔ آپ چارپائی کے درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء بن زید نے ان سے پوچھا کیا آپؓ نے نبی کریم ﷺ کو مرد اور عورت کا نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے اس جگہ کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے جہاں آپؓ کھڑے ہوئے۔ فرمایا ہاں۔ پھر جب جنازہ سے فارغ ہوئے تو آپؓ نے فرمایا اسے یاد رکھو۔ اس باب میں حضرت سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن ہے۔ کئی راوی ھمام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ وکیع یہ حدیث ہمام سے روایت کرتے ہوئے وہم کرتے ہیں۔ وکیع اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ غالب سے روایت ہے جب کہ صحیح ابو غالب ہے۔ پھر عبدالوارث بن سعد اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابو غالب سے ہمام ہی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابوغالب کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نافع اور بعض رافع کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام احمدؒ، اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ

۱۰۲۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی

بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَاقَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰی شُعْبَةُ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔شعبہ نے حسین معلم سے اسے روایت کیا ہے۔

۷۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوةِ عَلَی الشَّهِيْدِ

۷۰۵: باب شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِنَااللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَااُشِيْرَلَهُ اِلٰی اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِی اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَبِدَ فْنِهِمْ فِیْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ابْنِ اَبِیْ صُعَيْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الشَّهِيْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَايُصَلّٰی عَلَی الشَّهِيْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلّٰی عَلَی الشَّهِيْدِ وَاحْتَجُّوْابِحَدِيْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی عَلٰی حَمْزَةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ.

۱۰۲۴: حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہؓ نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دینے کے بعد پوچھتے کہ ان میں سے کون زیادہ قرآن کا حافظ ہے جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ ﷺ اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان سب پر گواہ ہوں گا۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ تو اس کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا۔اس باب میں حضرت انسؓ بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بحوالہ انسؓ مرفوعاً مروی ہے۔زہری عبداللہ بن ثعلبہ بن ابوصغیر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ راوی حضرت جابرؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔اہل علم کا شہید کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔اہل مدینہ،امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھی۔سفیان ثوریؒ،اہل کوفہ (احناف) اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْقَبْرِ

۷۰۶: باب قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاهُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِیُّ نَا الشَّعْبِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰی قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ

۱۰۲۵: شعبی کہتے ہیں کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اس نے ایک اکیلی قبر دیکھی جس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ

اَصْحَابُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ مَنْ اَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَبُرَيْدَةَ وَيَزِيْدَ ابْنِ ثَابِتٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايُصَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ صُلِّيَ عَلَى الْقَبْرِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يُصَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ اِلٰى شَهْرٍ وَقَالَا اَكْثَرُ مَاسَمِعْنَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ اُمِّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ.

پڑھائی۔ شعبی سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہے جس نے آپ ﷺ کو یہ واقعہ سنایا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ۔ اس باب میں حضرت انسؓ، بریدہؓ، یزید بن ثابتؓ ابو ہریرہؓ، عامر بن ربیعہؓ، ابوقتادہؓ اور سہل بن حنیفؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اگر میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سعید بن مسیبؒ سے اکثر سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام سعد بن عبادہؓ کی قبر پر ایک ماہ بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضٰى لِذٰلِكَ شَهْرٌ.

۱۰۲۶: حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ ام سعدؓ نبی اکرم ﷺ کی غیر موجودگی میں فوت ہوگئیں۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی جب کہ ان کی وفات کو ایک ماہ ہوگیا تھا۔

۷۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ

۷۰۷: باب نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَايُوْنُسُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا وَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَبِيْ

۱۰۲۷: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا ہے۔ چلو اٹھو اور ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت عمران کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور اسی طرح صفیں بنائیں جس طرح نماز جنازہ میں صفیں بنائی جاتی ہیں۔ اور نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، بو سعید رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ اور جریر بن

سَعِيْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبُوالْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ لَهٗ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو.

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے ۔ابو قلابہ بھی یہ حدیث اپنے چچا ابومہلب سے اور وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں ۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے ۔انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں ۔

۷۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِى فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى دَفْنُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِىْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ قَالَ وَ فِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عُمَرَ وَثَوْبَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۷۰۸: باب نماز جنازہ کی فضیلت

۱۰۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے ایک قیراط ثواب اور جو جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہوا تو اس کے لئے دو قیراط ۔جن میں سے ایک یا فرمایا ان دونوں میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے ۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کا ابن عمرؓ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کے پاس کسی کو بھیج کر اس کے بارے میں دریافت کیا ۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ نے سچ کہا ہے ۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا : ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کر دیا ۔اس باب میں حضرت براءؓ، عبداللہ بن مغفلؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابی بن کعبؓ و ابن عمرؓ اور ثوبانؓ سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے ۔

۷۰۹: بَابُ اٰخَرُ

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا عَبَادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُهَزَّمِ يَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَشَرَ سِنِيْنَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَمْ يَرْفَعْهُ وَاَبُو الْمُهَزَّمِ اسْمُهٗ

۷۰۹: دوسرا باب

۱۰۲۹: ابومہزم کہتے ہیں :میں دس سال تک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں رہا ۔میں نے ان سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ چلا اور اسے تین مرتبہ اٹھایا (یعنی کندھا دیا) اس نے اس کا حق ادا کر دیا ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ۔بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں ۔ ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے ۔شعبہ انہیں

يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ.

ضعیف کہتے ہیں۔

۷۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۷۱۰: باب جنازہ کے لئے کھڑا ہونا

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۰: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا رکھ دیا جائے۔اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ، قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ اَعْنَاقِ الرِّجَالِ وَقَدْرُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَقَدَّمُوْنَ الْجَنَازَةَ وَيَقْعُدُوْنَ قَبْلَ اَنْ تَنْتَهِيَ اِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۱۰۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تم میں سے جو آدمی جنازے کے ساتھ ہو تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے ہرگز نہ بیٹھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ اس باب میں حسن صحیح ہے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ جنازے کے ساتھ آنے والا شخص اس کے نیچے رکھے جانے تک نہ بیٹھے۔بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ وہ جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے اور جنازہ پہنچنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۱۱: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

۷۱۱: باب جنازہ کے لئے کھڑا نہ ہونا

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۱۰۳۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے جنازہ کی آمد پر اس کے رکھے جانے تک کھڑے رہنے کا ذکر کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ شروع میں کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے۔اس باب میں حسن بن علیؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں تابعین کرامؒ سے

اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ رِوَايَةُ اَرْبَعَةٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ نَاسِخٌ لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ شَاءَ قَامَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَعْنٰى قَوْلِ عَلِيٍّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ اِذَارَاَى الْجَنَازَةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ لَا يَقُوْمُ اِذَا رَاَى الْجَنَازَةَ.

چار روایتیں ہیں۔ جوایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ اس پر بعض اہل علم کا عمل ہے امام شافعیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں اصح ہے اور پہلی حدیث کومنسوخ کرتی ہے جس میں یہ فرمایا گیا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجاؤ۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں اگر چاہے تو کھڑا ہو ورنہ بیٹھا رہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ شروع میں کھڑے ہوا کرتے تھے لیکن بعد میں بیٹھے رہتے۔ اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث کا مطلب یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ شروع شروع میں جنازہ کے لئے کھڑے ہوجایا کرتے تھے لیکن بعد میں آپ ﷺ نے کھڑا ہونا ترک کردیا اور جب آپ ﷺ جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔

۷۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَاوَ الشَّقُّ لِغَيْرِنَا

۷۱۲: باب نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہیں اور شق دوسروں کے لئے ہے

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَنَصْرُبْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوْانَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَاوَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۰۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد[1] ہمارے لئے ہے اور شق[2] دوسرے لوگوں کے لئے۔ اس باب میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سند سے غریب ہے۔

۷۱۳: بَابُ مَاجَاءَ مَايَقُوْلُ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ قَبْرَهٗ

۷۱۳: باب میّت کو قبر میں اُتارتے وقت کیا کہا جائے

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَاخَالِدُ الْاَحْمَرُ نَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ وَ قَالَ اَبُوْ

۱۰۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب میّت قبر میں رکھتے راوی کہتے ہیں کہ ابوخالد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں جب میّت لحد میں رکھی جاتی تو یہ دعا پڑھتے: "بِسْمِ اللّٰهِ

---

[1] لحد قبر کو سیدھا کھودنے کے بعد نیچے سے یک جانب کو کھودنے کو کہتے ہیں اگر زمین سخت ہو تو لحد افضل ہے۔

[2] شق زمین کو سیدھا نیچے کی طرف کھونے کو شق کہتے ہیں۔ نرم زمین میں شق مناسب ہے واللہ اعلم (مترجم)

خَالِدٍ اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِىْ لَحْدِهٖ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِىُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ النَّاجِىِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا اَيْضًا.

وَبِاللّٰهِ "(ترجمہ) ہم اس میت کو اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر قبر میں اتارتے ہیں) ابو خالد نے دوسری بار یہ دعا روایت کی "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ" (مطلب دونوں کا ایک ہی ہے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ ابن عمرؓ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوصدیق ناجی نے بھی یہ حدیث ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور ابوبکر ناجی کے واسطے سے بھی ابن عمرؓ سے موقوفاً مروی ہے۔

خلاصۃ الابواب: شافعیہ اور اکثر احناف کا مسلک یہ ہے کہ امام مرد کے جنازے میں سر کے مقابل جبکہ عورت کے جنازے میں درمیان میں کھڑا ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کی مشہور روایت یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو خواہ میت مرد ہو یا عورت۔ امام ابویوسفؒ کی مشہور روایت بھی یہی ہے شیخ ابن ہمام نے امام ابوحنیفہؒ کی اسی روایت کو راجح قرار دیا ہے اور دلیل کے طور پر امام احمدؒ کی ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت انسؓ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو سینے کے برابر کھڑے ہوئے۔ واللہ اعلم۔ شہید کی نمازِ جنازہ کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی دلائل سنن ابن ماجہ، مسند احمد اور بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

۷۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِى الْقَبْرِ

۷۱۴: باب قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِىُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الَّذِىْ اَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِىْ اَلْقَى الْقَطِيْفَةَ تَحْتَهٗ شُقْرَانُ مَوْلٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَاَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِيْفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْقَبْرِ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ شُقْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۰۳۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابوطلحہؓ نے لحد (قبر) کھودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی۔ جعفر کہتے ہیں مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم میں نے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ علی بن مدینی نے بھی یہ حدیث عثمان بن مرقد سے روایت کی ہے۔

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

۱۰۳۶ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ الْقَصَّابِ وَاسْمُهٗ عِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ عَطَاءٍ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ الضُّبَعِیِّ وَاسْمُهٗ نَصْرُبْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِشَیْءٌ وَاِلٰی هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ.

ﷺ کی قبر مبارک میں سرخ چادر بچھائی گئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو ابوحمزہ قصاب سے روایت کیا۔ ان کا نام عمران بن ابوعطاء ہے اور ابوحمزہ ضبعی سے بھی روایت ہے۔ ان کا نام نصر بن عمران ہے۔ یہ دونوں حضرت ابن عباسؓ کے دوستوں میں سے ہیں۔ حضرات ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ میّت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا مکروہ ہے۔ بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے۔

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ یَحْیَی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۰۳۷: ایک اور جگہ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ ہم سے روایت کی محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۷۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَسْوِیَةِ الْقَبْرِ

۷۱۵: باب قبروں کو زمین کے برابر کر دینا

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَاسُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ لِاَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ اَبْعَثُکَ عَلٰی مَابَعَثَنِیْ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَاتَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَكْرَهُوْنَ اَنْ یُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْاَرْضِ قَالَ الشَّافِعِیُّ اَكْرَهُ اَنْ یُرْفَعَ الْقَبْرُ اِلَّا بِقَدْرِ مَا یُعْرَفُ اَنَّهٗ قَبْرٌ لِكَیْلَا یُوْطَأَ وَلَا یُجْلَسَ عَلَیْهِ.

۱۰۳۸: حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابو ہیاج اسدی سے فرمایا میں تمہیں اُس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا کہ تم کسی اونچی قبر کو زمین کے برابر کئے بغیر نہ چھوڑو اور نہ کسی تصویر کو مٹائے بغیر چھوڑو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قبر کو زمین سے بلند کرنا حرام ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ قبر کو زمین سے اونچا کرنا حرام ہے۔ البتہ اتنی اونچی کی جائے جس سے اس کا قبر ہونا معلوم ہوتا کہ لوگ اس پر چلیں یا بیٹھیں نہیں۔

۷۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْوَطْیِ عَلَی الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَیْهَا

۷۱۶: باب قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِیْ

۱۰۳۹: حضرت ابومرثد غنوی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن

مرثدِ الغنوی قالَ قالَ النَّبِیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّم لا تجلسُوا علی القُبُورِ ولا تُصلُّوا علیھا وفی البابِ عنْ ابی ھُریرَۃَ وعمرو بْنِ حَزْمٍ وبشیرِ بْنِ الخصاصیَّۃِ حَدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بشَّارٍ نا عَبْدُ الرَّحمٰنِ بْنُ مَھدِیّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبارَکِ بِھٰذَا الاِسْنادِ نَحْوَہٗ.

حزم رضی اللہ تعالی عنہ، اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت کی ہے۔

۱۰۴۰: حَدَّثَنا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قالا نا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَہٗ وَلَیْسَ فِیْہِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ وَھٰذَا الصَّحِیْحُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِیْثُ ابْنِ الْمُبَارَکِ خَطَأٌ اَخْطَأَ فِیْہِ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَزَادَ فِیْہِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ وَاِنَّمَا ھُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ وَاثِلَۃَ ھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ فِیْہِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ وَلَیْسَ فِیْہِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ وَبُسْرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ.

۱۰۴۰: بسر بن عبیداللہ نے ابوسعد واثلہ بن اسقع ابومرشد غنویؒ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے اور اس میں ابو ادریس کا واسطہ مذکور نہیں اور یہی صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ بن مبارک کی اس حدیث میں ان سے خطا ہوئی ہے۔ انہوں نے اس میں ابو ادریس خولانی کا نام زیدہ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ بسر بن عبیداللہ بلاواسطہ واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں۔ کئی راوی عبدارحمٰن بن جابر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ادریس خولانی کا نام ذکر نہیں کرتے۔ بُسر بن عبداللہ نے واثلہ بن اسقع سے احادیث سنی ہیں۔

۷۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ وَالْکِتَابَۃِ عَلَیْھَا

باب قبروں کو پختہ کرنا ان کے اردگرد اور اوپر لکھنا حرام ہے

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِیُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَأَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرٍ ورخص بعضُ اھلِ العِلْمِ منھُمُ الحسنُ الْبَصْرِیُّ فِیْ تَطْیِیْنِ الْقُبُوْرِ قَالَ الشَّافِعِیُّ لا بأس ان یُطیَّن القبر

۱۰۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے، ان پر لکھنے، ان پر تعمیر کرنے اور ان پر چلنے سے منع فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض اہل علم جن میں حسن بصریؒ بھی شامل ہیں قبروں کو گارے سے لیپنے کی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔

۷۱۸: بَابُ مَایَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

۷۱۸: باب قبرستان جانے کی دعا

۱۰۴۲: حَدَّثنا ابُوْ کُرَیْبٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ

۱۰۴۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

اَبِیْ کُدَیْنَةَ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُاللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَیْدَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ کُدَیْنَةَ اسْمُهٗ یَحْیَی ابْنُ الْمُهَلَّبِ وَاَبُوْ ظَبْیَانَ اسْمُهٗ حُصَیْنُ بْنُ جُنْدُبٍ.

مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گزرے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ''السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ...'' (ترجمہ اے قبر والو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۷۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

۷۱۹: باب قبروں کی زیارت کی اجازت

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِیْلُ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ بُرَیْدَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَایَرَوْنَ بِزِیَارَةِ الْقُبُوْرِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۰۴۳: حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ بلاشبہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ قبروں کی زیارت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن مبارکؒ شافعی، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ

۷۲۰: باب عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا کَانَ قَبْلَ اَنْ یُرَخِّص

۱۰۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کے لئے بکثرت جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حسان بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب نبی اکرم ﷺ نے زیارت قبور کی اجازت نہیں دی تھی۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسَلَّم فِيْ زيارة الْقُبُوْر فَلَمَّا رخَّص دَخَل فِيْ رُخصته الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ قَالَ بَعْضُهُمْ انَّماكُرهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاء لِقلَّة صبْرِ هنّ و كثْرةِ جزعهنّ.

جب آپ ﷺ نے اجازت دے دی تو یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت اس لیے حرام ہے کہ ان میں صبر کم اور رونا پیٹنا، چیخنا، چلانا زیادہ ہوتا ہے۔

۷۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ

۷۲۱: باب عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كَنَدْ مَانَيْ جَزِيْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ نَتَصَدَّ عَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَا لِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًاثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَازُرْتُكَ.

۱۰۴۵: حضرت ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابو بکر حبشہ میں فوت ہوگئے تو ان کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا۔ پھر جب حضرت عائشہؓ عبدالرحمٰن کی قبر پر آئیں تو (اشعار میں) فرمایا۔ ہم دونوں اس طرح تھے جسطرح بادشاہ جزیمہ کے دو ہم نشین جو ایک مدت تک اکٹھے رہے ہوں۔ یہاں تک کہ کہا جانے لگا یہ کبھی جدا نہ ہوں گے لیکن جب ہم جدا ہوئے تو ایسا محسوس ہوا گویا کہ مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود میں اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری پھر فرمایا اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں تمہاری وفات کی جگہ ہی دفن کراتی اور اگر موت سے پہلے تمہیں دیکھ لیتی تو کبھی تمہاری قبر پر نہ آتی۔

۷۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

۷۲۲: باب رات کو دفن کرنا

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْقَبْرَ لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَاَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَعَلَيْهِ اَرْبَعًاوَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَيَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ اَخُوْزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَكْبَرُمِنْهُ قَالَ اَبُوْعِيْسَى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَى هٰذَا وَقَالَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلُّ سَلًّا وَرَخَّصَ اَكْثَرُاَهْلِ

۱۰۴۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک قبر میں (تدقیق کے لئے) رات کے وقت اترے تو آپ ﷺ کے لئے چراغ سے روشنی کی گئی۔ آپ ﷺ نے میت کو قبلے کی طرف سے پکڑا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم بہت نرم دل اور قرآن کی اکثریت سے تلاوت کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے اس (کے جنازہ) پر چار تکبیریں پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ یزید، زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے فرماتے ہیں کہ میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اتارا جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سر کی

الْعِلْمِ فِی الدَّفْنِ بِاللَّیْلِ.

طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں۔ اکثر اہل علم نے رات کو دفن کرنے کی اجازت دی ہے۔

۷۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَی الْمَیِّتِ

۷۲۳: باب میّت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَایَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَاحُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَرَّعَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَکَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۴۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی پھر فرمایا تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، کعب بن عجرہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَا نَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ نَادَاوُدُ بْنُ اَبِی الْفُرَاتِ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ کَمَاقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ لَهُ ثَلٰثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیُّ اسْمُهٗ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْیَانَ.

۱۰۴۸: حضرت ابواسود دیلی فرماتے ہیں میں مدینہ میں ایک روز حضرت عمرؓ پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ میں نے کہا: کیا واجب ہوگئی۔ آپؓ نے فرمایا میں نے اسی طرح کہا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دے دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ابواسود فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا اگر دو شخص گواہی دیں تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں دو بھی''۔ راوی کہتے ہیں ہم نے آپ سے ایک شخص کے بارے میں نہیں پوچھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۷۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

۷۲۴: جس کا بیٹا فوت ہو جائے اس کا ثواب

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ ح وَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ

۱۰۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے اگر کسی کے تین بیٹے فوت ہو جائیں تو اسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے بقدر۔ اس

الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَاُمِّ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ وَاحِدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْخُشَنِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

باب میں حضرت عمر، معاذ، کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، ام سلیم، جابر، انس، ابوذر، ابن مسعود، ابوثعلبہ، اشجعی، ابن عباس، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ابوثعلبہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور یہ ابوثعلبہ خشنی نہیں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهُ حِصْنًا حَصِيْنًا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰكِنْ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

۱۰۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے۔ وہ اسے دوزخ سے بچانے کے لئے مضبوط قلعے کی مانند ہوں گے۔ ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں دو (بچے) بھیج چکا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو بھی اسی طرح ہیں۔ سید القراء ابی بن کعبؓ نے عرض کیا میرا بھی ایک بیٹا فوت ہوا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بھی لیکن یہ (ثواب) پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّيْ اَبَا اُمِّيْ سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ

۱۰۵۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ میری امت میں سے جس کے دو بیٹے فوت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: آپ ﷺ کی امت میں جس کا ایک بیٹا فوت ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک بھی کافی ہے اے نیک عورت۔ پھر عرض کیا: اگر کسی کا کوئی بیٹا نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت[1] کا فرط ہوں میری امت کے لئے کسی کی جدائی کی تکلیف میری جدائی کی تکلیف سے زیادہ

---

[1] فرط سے مراد یہ ہے کہ جس طرح نبی کریم ﷺ کی امت کے بچے فوت ہو کر ان کے لیے ذخیرہ آخرت بنا دیئے گئے اسی طرح قیامت کے دن جن کے بچے نہیں ہیں ان کی شفاعت رسول اللہ ﷺ کریں گے۔ (مترجم)

قَالَ فَافرِطُ اُمَّتِیْ لَمْ یُصَابُوْ ابِمِثْلِیْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ بَارِقٍ وَقَدْرَوٰی عَنْهُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ.

نہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف عبدربہ بن بارق کی روایت سے جانتے ہیں۔ان سے کئی ائمہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ سَعِیْدِ الْمُرَابِطِیُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَاعَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ بَارِقٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِهٖ وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِیْدِ الْحَنَفِیُّ هُوَاَبُوْ زُمَیْلٍ الْحَنَفِیُّ.

۱۰۵۲: ہم سے روایت کی احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبدربہ بن بارق سے اسی کی مثل روایت کی ہے اور سماک بن ولید حنفی وہ ابوزمیل حنفی ہیں۔

۷۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

۷۲۵: باب شہداء کون ہیں

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكٌ ح وَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِیْكٍ وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسُلَیْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۵۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید پانچ ہیں ۔ طاعون سے مرنے والا ، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا ، ڈوب کر مرنے والا ، دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کے راستے میں شہید ہونے والا ۔ اس باب میں حضرت انسؓ ،صفوان بن امیہ، جابر، بن عتیکؓ ، خالد بن عرفطہؓ ،سفیان بن صردؓ، ابوموسیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ الْكُوْفِیُّ نَااَبُوْسِنَانٍ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ السَّبِیْعِیِّ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ اَوْخَالِدٌ لِسُلَیْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِهٖ فَقَالَ اَحَدُ هُمَا لِصَاحِبِهٖ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِهٰذَا الْوَجْهِ.

۱۰۵۴: حضرت ابواسحق سبیعیؒ سے روایت ہے کہ سلیمان بن صردؓ نے خالد بن عرفطہؓ سے یا خالدؓ نے سلیمان سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرگیا اسے عذاب قبر نہیں ہوگا۔یہ سن کر دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ''ہاں'' میں نے (حدیث) سنی ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں حسن غریب ہے اور یہ حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

۷۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

۷۲۶: باب طاعون سے بھاگنا منع ہے

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَاحَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ

۱۰۵۵ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے طاعون کا ذکر کیا تو فرمایا یہ بنی اسرائیل کی ایک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ اَوْعَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَافَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَافَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

جماعت کی طرف بھیجے جانے والا عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے۔ پس اگر کسی جگہ میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو اور تم وہیں ہو تو وہاں سے فرار نہ اختیار کرو اور اگر تم اس جگہ نہیں ہو جہاں طاعون پھیلا تو وہاں نہ جاؤ۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، خزیمہؓ، ثابت، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، جابرؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث اسامہ بن زید حسن صحیح ہے۔

۷۲۷. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ

۷۲۷: باب جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے

۱۰۵۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ اَبُو الْاَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۰۵۶: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو نا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ، ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبادہ بن صامتؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۷ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کی چاہت رکھتے ہیں اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے۔ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ جب مؤمن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضا اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔ تو اس کے دل میں اللہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے۔ پس اللہ بھی اس سے ملاقات کے مشتاق ہوتے ہیں لیکن جب کافر کو اللہ کے عذاب اور اس کے غصے کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ کی ملاقات سے گریز کرتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصة الابواب : عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ وہ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ کریں ورنہ سخت گناہ ہے۔ (۲) طاعون زدہ علاقہ میں جانا اور اس سے نکلنا اس شخص کے لئے جائز ہے جس کا اعتقاد پختہ ہو کہ نفع ونقصان جو کچھ لاحق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتا ہے لیکن اگر اس کے اعتقاد میں کمزوری ہو اور سمجھتا ہو کہ اگر شہر سے نکل جائیگا تو نجات پا جائے گا تو نکلنا درست نہیں (۳) جمہور ائمہ کے نزدیک خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی تو ان حضرات کی نزدیک حدیث باب زجر پر محمول ہے تا کہ اس فعل کی شفاعت واضح ہو سکے

۷۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهٗ

۷۲۸: باب خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا اِسْرَائِيْلُ وَشَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلاً قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدِاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَنْ صَلّٰى اِلَى الْقِبْلَةِ وَعَلٰى قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ عَلٰى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ غَيْرُ الْاِمَامِ.

۱۰۵۸: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خود کشی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی قبلہ رخ نماز پڑھی ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے خواہ اس نے خودکشی ہی کیوں نہ کی ہو۔ سفیان ثوریؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنا امام کے لئے جائز نہیں۔ باقی لوگ پڑھ لیں۔

خلاصة الباب : (۱) مقروض کی نماز جنازہ شروع دور میں نبی کریم ﷺ نہیں پڑھا کرتے تھے البتہ دوسروں سے پڑھوا دیا کرتے تھے لیکن بعد میں آپ ﷺ نے مقروض کی نماز پڑھانی شروع کر دی تھی جیسا کہ اگلی روایت میں آرہا ہے (۲) امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ اور سفیان ثوریؒ وغیرہ کے نزدیک بقیہ تکبیروں میں ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے ان کی دلیل حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث باب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین فرمایا۔ یہ حدیث درجہ حسن میں ہے۔

۷۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَدْيُوْنِ

۷۲۹: باب قرض دار کی نماز جنازہ

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰى

۱۰۵۹: حضرت عثمان بن عبداللہ موہبؒ نے عبداللہ بن ابی قتادہؓ کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ یہ مقروض تھا۔ ابوقتادہؓ نے عرض کیا وہ قرض میرے ذمہ ہے میں ہی اسے ادا کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھ پورا قرض۔ انہوں نے عرض کیا ہاں پورا۔ پس آپ ﷺ نے

عَلَيْهِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوقتادہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مَكْتُوْمُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي اللَّيْثُ ثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُوْلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ.

۱۰۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی مقروض شخص کی میّت نماز جنازہ کے لئے لائی جاتی تو آپ ﷺ پوچھتے کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے۔ اگر کہا جاتا کہ چھوڑا ہے تو اس کی نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بہت سی فتوحات عنایت فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں مؤمنوں کے لئے اپنی ذات سے بھی زیادہ بہتر ہوں۔ لہذا جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جو کچھ وہ وراثت میں چھوڑے گا وہ اس کے وارثوں کے لئے ہوگا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن بکیر اور کئی راوی بھی یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔

۷۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۷۳۰ باب عذاب قبر

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَوْقَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرُ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُ هُمْ

۱۰۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی میت یا فرمایا تم میں سے کسی ایک کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں اس میّت سے پوچھتے ہیں تو اس شخص (یعنی نبی اکرمؐ) کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ وہ شخص وہی جواب دیتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے منور کر دیا جاتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کو بتا دوں۔ وہ کہتے ہیں

فَيَقُوْلَانِ لَهُ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِىْ لَايُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَآاَدْرِىْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِىْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

دلہن کی طرح سو جاؤ جسے اس کے محبوب ترین شخص کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو تو یہ جواب دے گا میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور اسی طرح کہا کرتا تھا۔ مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے کہیں گے ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اسے دبوچ لے۔ وہ اسے اس طرح دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اسی جگہ سے اٹھایا جائے گا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، براء بن عازبؓ، ابوایوبؓ، انسؓ، جابرؓ، عائشہؓ اور ابوسعیدؓ نبی اکرم ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن غریب ہے۔

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَامَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۶۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مرتا ہے تو اسے اس کے رہنے کی جگہ دکھائی جاتی ہے۔ اگر وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے۔ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا

۷۳۱: باب مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَاعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَاوَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَيُقَالُ اَكْثَرُمَا ابْتُلِىَ

۱۰۶۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے۔ اسے بھی اسی طرح ثواب ہوتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن عاصم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض راوی اس حدیث کو محمد بن سوقہ سے بھی اس سند سے اسی کی مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اکثر علی بن عاصم پر اسی

بِهٖ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَقَمُوْا عَلَيْهِ.

حدیث کی وجہ سے طعن کیا گیا۔

۷۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۷۳۲: باب جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت

۱۰۶۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَاَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَاهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ اِنَّمَا يَرْوِيْ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ سِمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ربیعہ بن سیف اسے عبدالرحمٰن حبلی سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث سنی ہو۔

۷۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْجَنَازَةِ.

۷۳۳: باب جنازہ میں جلدی کرنا

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَاعَلِيُّ ثَلَاثٌ لَاتُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَا اَرٰى اِسْنَادَهٗ مُتَّصِلًا.

۱۰۶۵: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔ نماز جب کہ اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت جب اس کے لئے کفو (مناسب رشتہ) مل جائے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور میں اس کی سند کو متصل نہیں سمجھتا۔

۷۳۴: بَابُ اٰخَرُ فِيْ فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

۷۳۴: باب تعزیت کی فضیلت

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَايُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنَا اُمُّ الْاَسْوَدِ عَنْ مُنْيَةَ ابْنَةِ عُبَيْدَةَ بْنِ اَبِيْ بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ.

۱۰۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے کسی عورت سے اس کے بیٹے کے فوت ہو جانے پر تعزیت کی۔ اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۷۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۷۳۵: باب نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ

۱۰۶۷. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اَبَانَ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِىْ فَرْوَةَ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِىْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ هٰذَا فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِىْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَقَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَلِلشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِىْ اَوَّلِ مَرَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَذُكِرَعَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَقْبِضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ كَمَا يَفْعَلُ فِى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى يَقْبِضُ اَحَبُّ اِلَيَّ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پر تکبیر کہی اور (صرف) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ہم اس حدیث کوصرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں۔ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ،شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اوراسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔بعض علماء کہتے ہیں کہ صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نماز جنازہ میں ہاتھ باندھنا ضروری ہیں لیکن بعض اہل علم کے نزدیک نماز جنازہ میں بھی دوسری نمازوں کی طرح ہاتھ باندھنے چاہئیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ہاتھ باندھنا زیادہ پسند ہے۔

٧٣٦: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

٧٣٦: باب مؤمن کا جی قرض کی طرف لگا رہتا ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کردے

١٠٦٨: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَااَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّابْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ.

١٠٦٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کا دل اس کے قرض ہی کی طرف لگا رہتا ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

١٠٦٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنَ الْاَوَّلِ.

١٠٦٩: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مؤمن کا دل وجان لگا رہتا ہے اپنے قرض میں یہاں تک کہ اس کی طرف سے ادا نہ کردیا جائے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور پہلی حدیث سے اصح ہے۔

اَبوَابُ النِّکَاحِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نکاح کے باب
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِی الشِّمَالِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ وَالنِّکَاحُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَعَکَّافٍ حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۰۷۰: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں انبیاء کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیاء کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا ورنکاح کرنا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، جابراور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی ایوب رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِی الشِّمَالِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ حَفْصٍ وَرَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ ھُشَیْمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الْوَاسِطِیُّ وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَغَیْرُوَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ اَبِی الشِّمَالِ وَحَدِیْثُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ اَصَحُّ.

۱۰۷۱: ہم سے روایت کی محمود بن خداش نے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابو اشمال سے انہوں نے ابوایوب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حفص کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں پھر یہی حدیث ہشیم، محمد بن یزید واسطی، معاویہ اور کئی راوی بھی حجاج سے وہ مکحول سے اور وہ ابو یواب سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ ابوشمال کا ذکر نہیں کرتے۔ حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی حدیث اصح ہے۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَقَالَ یَامَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَیْکُمْ بِالْبَاءَةِ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَہٗ وِجَاءٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم جوان تھے لیکن نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانو تم ضرور نکاح کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچے رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ جسے نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کیوں کہ روزہ اس کے حق میں گویا خصی کرنا ہے (یعنی شہوت ختم ہو جاتی ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ وَ قَدْرَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۰۷۳: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں عمارہ سے اسی حدیث کی مثل اور کئی راوی اعمش سے بھی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابومعاویہ اور محاربی بھی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

۷۳۸: باب ترکِ نکاح کی ممانعت

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْاَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۷۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی اجازت نہیں دی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ وَزَادَ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَقَرَاَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَيُقَالُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ.

۱۰۷۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک نکاح کی ممانعت فرمائی۔ زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا" (ترجمہ "یعنی ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور انہیں بیویاں اور اولاد عطا فرمائی) اس باب میں حضرت سعد، انس بن مالک عائشہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث بواسطہ حسن اور سعد بن ہشام، حضرت عائشہؓ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی کہا جاتا ہے۔ کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۷۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ فَزَوِّجُوْهُ

۷۳۹: باب جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ وَثِيْمَةَ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۰۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ حَاتِمِ الْمُزَنِيِّ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ خُوْلِفَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنُ سُلَيْمَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيْثُ اللَّيْثِ اَشْبَهُ وَلَمْ يَعُدَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الْحَمِيْدِ مَحْفُوْظًا.

دے جس کا دین واخلاق تمہیں پسند ہوتو اس سے نکاح کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بہت بڑا فساد ہوگا۔ اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں عبدالحمید بن سلیمان سے اختلاف کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد، ابن عجلان سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث لیث اشبہ اور حدیث عبدالحمید محفوظ ہے۔

۱۰۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيْدٍ ابْنَيْ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَاتِمِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَانْكِحُوْهُ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَانْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اَبُوْ حَاتِمِ الْمُزَنِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۰۷۷: حضرت ابو حاتم مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہ وہ مفلس ہی کیوں نہ ہو۔ فرمایا اگر اس کی دینداری اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ یہی الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حاتم مزنیؓ کی صحابیت ثابت ہے۔ لیکن ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث کا ہمیں علم نہیں۔

۷۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَنْكِحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ

۷۴۰: باب لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

۱۰۷۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے اس کے دین اس کے مال اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے لہٰذا تم دیندار عورت کو نکاح کے لئے اختیار کرو۔ (پھر فرمایا) تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ اس باب میں عوف بن مالکؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۷۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّظْرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

۷۴۱: باب جس عورت سے پیغام نکاح کرے اس کو دیکھ لینا

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاابْنُ اَبِي زَائِدَةَ ثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَيْهَافَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِي حُمَيْدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْالَا بَاْسَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا وَلَمْ يَرَمِنْهَا مُحَرَّمًا وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اَحْرٰى اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَاقَالَ اَحْرٰى اَنْ تَدُوْمَ الْمَوَدَّةُ بَيْنَكُمَا۔

۱۰۷۹: حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا (یعنی منگنی کی) پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے دیکھ لو۔ یہ تمہاری محبت کو قائم رکھنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ اس باب میں محمد بن مسلمہؓ، جابرؓ انسؓ، ابوحمیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ جس عورت کو آدمی نکاح کا پیغام بھیجے اسکو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کا کوئی ایسا عضو نہ دیکھے جس کو دیکھنا حرام ہو۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "اَحْرٰى اَنْ" کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے درمیان محبت کے ہمیشہ رہنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

۷۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِعْلَانِ النِّكَاحِ

۷۴۲: باب نکاح کا اعلان کرنا

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشَيْمٌ نَا اَبُوْ بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَابَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ اَيْضًاوَمُحَمَّدُ ابْنُ حَاطِبٍ قَدْرَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيْرٌ۔

۱۰۸۰: محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حرام اور حلال کے درمیان فرق صرف دف بجانے اور آواز کا ہے (یعنی حرام چوری سے اور حلال شہرت سے ہوتا ہے) اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ اور ربیع بنت معوذؓ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن حاطب کی حدیث حسن ہے۔ ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے۔ انہیں ابن سلیم بھی کہتے ہیں۔ محمد بن حاطب نے اپنے بچپن کے زمانے میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے۔

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَايَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ نَاعِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْاهٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَعِيْسَى بْنُ

۱۰۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ نکاح کی تشہیر کرو۔ اسے مسجدوں میں کیا کرو اور نکاح کے وقت دف بجایا کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عیسیٰ بن میمون انصاری کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر

مَيْمُوْنَ الْاَنْصَارِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنِ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحِ التَّفْسِيْرَ هُوَ ثِقَةٌ۔

روایت کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوْفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهِ وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۸۲: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہاگ کے بعد کی صبح میرے ہاں تشریف لائے اور بستر پر بیٹھے جہاں (اے خالد بن ذکوان) تم بیٹھے ہو۔ ہماری لونڈیاں دف بجاتی اور ہمارے آباؤ اجداد میں سے جو لوگ جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے ان کے متعلق مرثیہ گا رہی تھی یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے یہ شعر پڑھا ''وَفِيْنَا نَبِيٌّ '' (اور ہمارے درمیان ایسا نبی ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاموش ہو جاؤ اور اس طرح کے اشعار نہ پڑھو بلکہ جس طرح پہلے پڑھ رہی تھیں اسی طرح پڑھو اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۳: بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

۷۴۳: باب کہ نکاح کرنے والے کو کیا کہا جائے

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے ہوئے اس کے لئے یوں دعا فرماتے ''بَارَكَ اللّٰهُ'' الخ (ترجمہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے) اس باب میں عقیل بن ابی طالبؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۷۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ؟

۷۴۴: باب جب بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے؟

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۰۸۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے (صحبت کے لئے) تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ۔ (اللہ کے نام کے ساتھ! اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور ہمیں جو اولاد دے اسے بھی شیطان سے محفوظ فرما۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اولاد مقدر کی ہوگی تو اسے

صَحِيْحٌ.

شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحِبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

۷۴۵: باب وہ اوقات جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ يُبْنٰى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَانَعْرِفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ.

۱۰۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا پھر صحبت بھی شوال میں کی۔ حضرت عائشہ اپنی سہیلیوں کی سہاگ رات شوال میں ہونا پسند کرتی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ثوری کی اسمٰعیل سے روایت کے ذریعہ جانتے ہیں۔

۷۴۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَلِيْمَةِ

۷۴۶: باب ولیمہ

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْ لِمْ وَلَوْبِشَاةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ وَ ثُلُثٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

۱۰۸۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بدن یا کپڑوں پر زرد رنگ کا اثر دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ عبدالرحمٰن نے عرض کیا میں نے گٹھلی بھر سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں مبارک کرے۔ دعوت ولیمہ کرو اگر چہ ایک بکری ہی سے ہو۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، جابرؓ، زہیر بن عثمانؓ سے روایت ہے۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا تین درہم اور درہم کے تہائی حصے کے برابر ہوتا ہے۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْهِ نَوْفٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حیی سے نکاح پر ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهٰذَا وَقَدْرَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ

۱۰۸۸: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کی مثل روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ انہوں نے زہری انہوں نے انسؓ سے اور اس

عَنْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ نَوْفٍ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَالَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهٖ وَرُبَّمَا ذَكَرَهٗ.

میں وائل کا ذکر نہیں کیا۔ وائل اپنے بیٹے نوف سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں کیونکہ کبھی وائل کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَازِيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَاعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَزِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَثِيْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيْرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ وَكِيْعٌ زِيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَعَ شَرَفِهٖ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيْثِ.

۱۰۸۹: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے دن کا کھانا واجب ہے دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا کھانا ریا کاری ہے۔ لہٰذا جو کوئی شہرت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام لوگوں کو سنائے گا (یعنی اس کے لئے آخرت میں کوئی بدلہ نہیں) ہم حدیث ابن مسعودؓ کو مرفوعاً صرف زیاد بن عبداللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ محمد بن عقبہ کے واسطے سے وکیع کا قول نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عبداللہ با عزت ہونے کے باوجود حدیث میں جھوٹ بولتے ہیں۔

۷۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِجَابَةِ الدَّاعِيْ

۷۴۷: باب دعوت قبول کرنا

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں دعوت دی جائے تو قبول کرو۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔

۷۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَجِيْئُ اِلَى الْوَلِيْمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

۷۴۸: باب بن بلائے ولیمہ میں جانا

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ اِلٰى غُلَامٍ لَهٗ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا مَايَكْفِيْ خَمْسَةً فَاِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى

۱۰۹۱: حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابو شعیب اپنے غلام لحام کے پاس آیا اور اسے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا پکاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ غلام نے کھانا پکایا تو اس نے نبی اکرم ﷺ کو ہم نشینوں سمیت بلوایا۔ پس آپ

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِيْنَ دُعُوْا فَلَمَّا انْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ اِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِيْنَ دَعَوْتَنَا فَاِنْ اَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

ﷺ کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی چل دیا جو دعوت دینے کے وقت موجود نہیں تھا۔ آپ ﷺ جب دعوت دینے والے کے دروازے پر پہنچے تو اس سے فرمایا ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھی ہے جو دعوت دیتے وقت موجود نہیں تھا اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آ جائے۔ ابوشعیب نے عرض کیا ہم نے اجازت دی وہ بھی آ جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۷۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَزْوِيْجِ الْاَبْكَارِ

باب کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کے بارے میں

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَاجَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْتِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَالِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۹۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے۔ میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ فرمایا کسی کنواری سے نکاح کیوں نہیں کیا وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد (عبداللہ) فوت ہو گئے اور سات یا نو لڑکیاں چھوڑ گئے (راوی کو شک ہے) پس میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعبؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب : نکاح میں ایسی خصوصیات ہیں جو دوسرے معاملات میں نہیں اس وجہ سے احناف کے نزدیک دوسرے معاملات کی طرح محض یہ ایک معاملہ نہیں بلکہ یہ بھی عبادت ہے۔ غلبہ شہوت کی صورت میں نکاح ضروری ہے۔ چنانچہ ایسا شخص مہر اور نان نفقہ پر قدرت رکھنے اور حقوق زوجیت ادا کرنے پر قدرت ہونے کے باوجود اگر نکاح نہ کرے گا تو گناہگار ہوگا اگر غلبہ شہوت نہیں تو نکاح مسنون ہے (۲) اسلام نے نسب اور حرفت (پیشہ) کا اعتبار کیا ہے یعنی عمدہ اخلاق والے اور اپنے پیشہ اور نسب والے کو نکاح کرکے دو اس کو کفاءت کہتے ہیں یہ اسلام کے اصول مساوات کے منافی نہیں (۳) جمہور ائمہ کے نزدیک مرد کا اپنی ہونیوالی بیوی کو دیکھنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے (۴) نکاح کے موقع پر دف بجانا جائز ہے لیکن آلات موسیقی کے ذریعے گانا بجانا جائز نہیں اس لئے قرآن وسنت سے موسیقی کے تمام آلات کی حرمت ثابت ہے۔ (۵) ولیمہ جمہور ائمہ کے نزدیک مسنون ہے بشرطیکہ فضول خرچی اور نمود ونمائش مقصود نہ ہو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نکاح کے بعد آپ ﷺ کو اطلاع دی اس سے نکاح میں سادگی کا پسندیدہ اور مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے۔

۷۵۰: بَابُ مَاجَاءَ لَانِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ

۱۰۹۳ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا شَرِیْکُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وثنا بُنْدَارٌ نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا زَیْدُ بْنُ حبَابٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَانِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَاَنَسٍ.

۷۵۰: باب ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

۱۰۹۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَاسُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَاامْرَاَةٍ نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِکَاحُهَابَاطِلٌ فَنِکَاحُهَابَاطِلٌ فَنِکَاحُهَابَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَافَلَهَا الْمَهْرُبِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَاوَلِیَّ لَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوٰی یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ وَیَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَسُفْیٰنُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُوَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ نَحْوَ هٰذَا وَحَدِیْثُ اَبِیْ مُوْسٰی حَدِیْثٌ فِیْهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ اِسْرَائِیْلُ وَشَرِیْکُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ وَقَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَیْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی اَبُوْ عُبَیْدَةَ الْحَدَّادُعَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْفِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ وَقَدْرُوِیَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وروی شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ عَنْ

۱۰۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اسکا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے پھر اگر خاوند نے اس سے جماع کیا تو اس پر مہر واجب ہوجائے گا۔ کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا۔ اگر ان کے درمیان کوئی جھگڑا ہوجائے تو بادشاہ وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی (یعنی وارث) نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور کئی حفاظ حدیث ابن جریج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابوموسیٰ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابو عوانہ۔ زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع، ابواسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ حداد، یونس بن ابواسحٰق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں اور اس میں ابواسحٰق کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث یونس بن ابواسحٰق سے بھی ابو بردہ کے حوالے سے مرفوعاً مروی ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری بھی ابواسحٰق سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ سفیان کے بعض

اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَقَدْ ذَکَرَ بَعْضُ اَصْحَابِ سُفْیٰنَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَلَا یَصِحُّ وَرِوَایَةُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ عِنْدِیْ اَصَحُّ لِاَنَّ سَمَاعَهُمْ مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ اَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَاِنْ کَانَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ اَحْفَظَ وَاَثْبَتَ مِنْ جَمِیْعِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَاِنَّ رِوَایَةَ هٰٓؤُلَآءِ عِنْدِیْ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ لِاَنَّ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِیَّ سَمِعَا هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ مَاحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ یَسْاَلُ اَبَا اِسْحٰقَ اَسَمِعْتَ اَبَا بُرْدَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ فَقَالَ نَعَمْ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ سِمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَاِسْرَائِیْلُ هُوَ ثَبْتٌ فِیْ اَبِیْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِیٍّ یَقُوْلُ مَافَاتَنِی الَّذِیْ فَاتَنِیْ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا لَمَّا اتَّکَلْتُ بِهٖ عَلٰی اِسْرَائِیْلَ لِاَنَّهٗ کَانَ یَاْتِیْ بِهٖ اَتَمَّ وَحَدِیْثُ عَائِشَةَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَی الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَجَعْفَرُ ابْنُ رَبِیْعَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِیَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ فِیْ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ

ساتھی بھی سفیان سے وہ ابواسحق سے وہ ابو بردہ سے اور وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ میرے نزدیک ابواسحق کی ابو بردہ سے اور ان کی ابوموسیٰ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ ان تمام راویوں کا جو ابواسحق سے روایت کرتے ہیں ۔ ابو اسحق سے حدیث سننا مختلف اوقات میں تھا ۔ اگر چہ سفیان اور شعبہ ان سب سے زیادہ اثبت اور احفظ ہیں۔ پس کئی راویوں کی روایت میرے نزدیک (یعنی امام ترمذیؒ) اصح واشبہ ہے۔ اس لیے کہ ثوری اور شعبہ دونوں نے یہ حدیث اس ابواسحق سے ایک ہی وقت میں سنی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ محمود بن غیلان، ابوداود سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے شعبہ نے کہا: میں نے سفیان ثوری کو ابو اسحق سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے ابو بردہ سے یہ حدیث سنی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں پس یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان دونوں نے یہ حدیث ایک ہی وقت میں سنی جب کہ دوسرے راویوں نے مختلف اوقات میں سنی پھر اسرائیل ابو اسحق کی روایتوں کو اچھی طرح یاد رکھنے والے ہیں۔ محمد بن مثنی، عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ثوری کی جو احادیث مجھ سے چھوٹ گئی ہیں وہ اسرائیل ہی پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے چھوٹی ہیں کیونکہ یہ انہیں اچھی طرح یاد رکھتے تھے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا'' حسن ہے۔ اس حدیث کو ابن جریج، سلیمان بن موسیٰ سے وہ زہری سے وہ عروہ رضی اللہ عنہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ پھر حجاج بن ارطاہ اور جعفر بن ربیعہ بھی زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ہشام بھی اپنے والد سے وہ حضرت

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ فَأَنْكَرَهُ فَضَعَّفُوا هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَسَمَاعُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ إِنَّمَا صَحَّحَ كُتُبَهُ عَلَى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ مَا سَمِعَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَضَعَّفَ يَحْيَى رِوَايَةَ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْعَمَلُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوهُرَيْرَةَ وَغَيْرُ هُمْ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٰذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

عائشہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں بعض محدثین زہری کی بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا، عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں کلام کرتے ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے ملاقات کی اور اسی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث روایت نہیں کی۔ لہذا اسی وجہ سے اس حدیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا حدیث کے یہ الفاظ صرف اسماعیل بن ابراہیم ہی ابن جریج سے روایت کرتے ہیں اور ان کا ابن جریج سے سماع قوی نہیں۔ ان کے نزدیک بھی یہ ضعیف ہیں۔ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ ''ولی کے بغیر نکاح نہیں'' پر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطابؓ، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عباسؓ، ابو ہریرہؓ وغیرھم شامل ہیں۔ بعض فقہاء تابعینؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ سعید بن میسب، حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی عمر بن عبدالعزیز وغیرھم ان تابعین میں شامل ہیں سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبداللہ بن مبارک شافعی، احمد اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۵۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

۷۵۱: باب بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلَى هٰذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی عورتیں وہی ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کرتی ہیں۔ یوسف بن حماد کہتے ہیں کہ عبدالاعلیٰ نے یہ حدیث تفسیر کے باب میں مرفوع اور کتاب الطلاق میں موقوف نقل کی ہے۔

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا غُنْدَرٌ عَنْ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

۱۰۹۶: قتیبہ، غندر سے، وہ سعید سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور اسے مرفوع نہیں کرتے اور یہی صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اسے عبدالاعلیٰ کے علاوہ کسی اور نے مرفوعاً

قَتَادَةَ مَرْفُوْعًا وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ هٰذَا الْحَدِیْثُ مَوْقُوْفًا اَلصَّحِیْحُ مَارُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ لَانِکَاحَ اِلَّا بِبَیِّنَةٍ وَهٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ نَحْوَ هٰذَا مَرْفُوْعًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِهِمْ قَالُوْا لَا نِکَاحَ اِلَّا بِشُهُوْدٍ لَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْ ذٰلِکَ عِنْدَنَا مَنْ مَضٰی مِنْهُمْ اِلَّا قَوْمًا مِنَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا اِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ اَکْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ وَغَیْرِهِمْ لَا یَجُوْزُ النِّکَاحُ حَتّٰی یَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّکَاحِ وَقَدْ رَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ اَنَّهٗ جَائِزٌ اِذَا اَعْلَنُوْا ذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَهٰکَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ فِیْمَا حَکٰی عَنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَامْرَاَتَیْنِ تَجُوْزُ فِی النِّکَاحِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

روایت کیا ہو۔ عبدالاعلیٰ اسے سعید سے اور وہ قتادہ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ پھر عبدالاعلیٰ ہی اسے سعید سے مرفوعاً بھی روایت کرتے ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ انہوں نے فرمایا گواہوں کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ کئی راوی سعید بن عروبہ سے بھی اسی کے مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ علماء، صحابہؓ، تابعینؒ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا۔ سلف میں سے کسی کا اس مسئلے میں اختلاف نہیں۔ البتہ علماء متاخرین کی ایک جماعت کا اس میں اختلاف ہے۔ پھر علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر ایک گواہ دوسرے کے بعد گواہی دے تو کیا حکم ہے۔ چنانچہ اکثر علماء کوفہ اور دیگر علماء کا قول ہے کہ اگر دونوں گواہ بیک وقت نکاح کے وقت موجود نہ ہوں تو ایسا نکاح جائز نہیں۔ بعض اہل مدینہ کہتے ہیں کہ اگر دونوں بیک وقت موجود نہ ہوں اور یکے بعد دیگرے گواہی دیں تو نکاح صحیح ہے۔ بشرطیکہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔ مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے اور اسحٰق بن ابراہیمؒ کی بھی یہی رائے ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خُطْبَةِ النِّکَاحِ

۷۵۲: باب خطبہ نکاح

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِی الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِی الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِی الصَّلٰوةِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِی الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ

۱۰۹۷: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں نماز کے لئے تشہد سکھانے کے ساتھ ساتھ حاجت کے لئے بھی تشہد سکھایا۔ آپؐ نے فرمایا نماز میں اس طرح تشہد پڑھو "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ ...... وَرَسُوْلُهٗ تک (ترجمہ تمام قولی عبدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں) اور حاجات جیسے کہ نکاح وغیرہ کا تشہد یہ ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِیْنُهٗ

نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اِتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا اَلْاٰيَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ لِاَنَّ اِسْرَائِيْلَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

وَرَسُوْلُهٗ تک تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں۔اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔اس کے بعد نبی اکرم ﷺ تین آیات پڑھتے تھے۔عبثر بن قاسم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ان کی تفصیل (یوں) بیان کی" اِتَّقُوا اللّٰهَ ....." (ترجمہ: "اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالت اسلام میں ہی موت آئے۔اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم سوال کرتے ہو اور رشتے داروں کا خیال رکھو۔اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔" اس باب میں حضرت عدی بن حاتمؓ سے بھی روایت ہے۔حدیث عبداللہ حسن ہے۔ یہ حدیث اعمش ابواسحٰق سے وہ ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔شعبہ بھی ابواسحٰق سے اور وہ ابوعبیدہ سے بحوالہ عبداللہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اسلئے کہ اسرائیل نے دونوں سندوں کو جمع کر دیا ہے۔اسرائیل ابو اسحٰق سے وہ ابوحوص اور ابوعبیدہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں۔بعض علماء فرماتے ہیں کہ نکاح خطبے کے بغیر بھی جائز ہے۔سفیان ثوریؒ اور کئی اہل علم کا یہی قول ہے۔

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي اسْتِيْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

۷۵۳: باب کنواری اور بیوہ کی اجازت

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ

۱۰۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری اور بیوہ دونوں کا نکاح

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتُنْكَحُ الثَّیِّبُ حَتّٰی تُسْتَأْمَرَ وَلَاتُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ وَاِذْنُهَا الصُّمُوْتُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ ابْنِ عَمِیْرَةَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الثَّیِّبَ لَا تُزَوَّجُ حَتّٰی تُسْتَأْمَرَ وَاِنْ زَوَّجَهَا الْاَبُ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَسْتَاْمِرَهَا فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ تَزْوِیْجِ الْاَبْكَارِ اِذَا زَوَّجَهُنَّ الْاٰبَاءُ فَرَاٰی اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَیْرِهِمْ اَنَّ الْاَبَ اِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِیَ بَالِغَةٌ بِغَیْرِ اَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِیْجِ الْاَبِ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ تَزْوِیْجُ الْاَبِ عَلَی الْبِكْرِ جَائِزٌ وَاِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

ان کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ اگر چہ اسکا والد ہی اسکا نکاح کرنا چاہے اور اگر اس کے والد نے اس کی رضا مندی کے بغیر نکاح کر دیا تو اکثر اہل علم کے نزدیک نکاح ٹوٹ جائے گا۔ جب کہ کنواری لڑکی کے نکاح کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کوفہ اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اگر بالغہ کنواری لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے اس کی رضامندی کے بغیر کیا تو یہ نکاح ٹوٹ جائے گا۔ بعض علماء مدینہ کہتے ہیں کنواری لڑکی کا باپ اگر اس کا نکاح کر دے تو اس کی عدم رضا کے باوجود یہ نکاح جائز ہے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۰۰۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوٰی شُعْبَةُ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاحْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِیْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَیْرِ وَلِیٍّ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَااحْتَجُّوْا بِهٖ لِاَنَّهٗ قَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ بِوَلِیٍّ وَهٰكَذَا اَفْتٰی بِهٖ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَاِنَّمَا مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا عِنْدَ اَكْثَرِ

۱۰۰۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بالغہ عورت اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے مالک بن انسؓ سے روایت کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں۔ کیونکہ ابن عباسؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں'' نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابن عباسؓ نے اسی پر فتویٰ بھی دیا ہے اور فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول کہ بالغہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ ولی اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر

اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلِيَّ لَايُزَوِّجُهَا اِلَّا بِرِضَاهَاوَ اَمْرِهَافَاِنْ زَوَّجَهَافَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عَلٰى حَدِيْثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا اَبُوْهَاوَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهٗ.

اس کا نکاح نہ کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔ جیسے کہ خنساء بنت خدام کی حدیث میں ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی مرضی کے بغیر ان کا نکاح کر دیا تو نبی کریم علیہ نے نکاح کو فسخ کر دیا۔

۷۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ

۷۵۴: باب یتیم لڑکی پر نکاح کے لئے زبردستی صحیح نہیں

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَافَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَاِذْنُهَاوَاِنْ اَبَتْ فَلَاجَوَازَ عَلَيْهَاوَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَزْوِيْجِ الْيَتِيْمَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْيَتِيْمَةَ اِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْقُوْفٌ حَتّٰى تَبْلُغَ فَاِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُفِيْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ اَوْفَسْخِهٖ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَايَجُوْزُ نِكَاحُ الْيَتِيْمَةِ حَتّٰى تَبْلُغَ وَلَايَجُوْزُ الْخِيَارُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا بَلَغَتِ الْيَتِيْمَةُ تِسْعَ سِنِيْنَ فَزُوِّجَتْ فَرَضِيَتْ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَلَاخِيَارَلَهَااِذَا اَدْرَكَتْ وَاحْتَجَّابِحَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنٰى بِهَاوَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ اِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِيْنَ فَهِيَ امْرَاَةٌ.

۱۱۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا یتیم لڑکی سے بھی نکاح کے لئے اس کی اجازت لی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس پر کوئی جبر نہیں۔ اس باب میں ابوموسیٰؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کا اس کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا تو یہ موقوف ہے۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے پھر اسے اختیار ہے کہ چاہے تو قبول کرے اور اگر چاہے تو ختم کر دے۔ بعض تابعین وغیرہم کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی کا بلوغت سے پہلے نکاح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی نکاح مین اختیار دینا جائز ہے۔ سفیان ثوریؒ شافعیؒ اور دوسرے علماء کا یہی قول ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کہتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کا نو سال کی عمر میں اس کی رضامندی سے نکاح کیا گیا تو جوانی کے بعد اسکو کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم علیہ نے ان کے ساتھ نو سال کی عمر میں شب زفاف (یعنی سہاگ رات) گزاری۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر لڑکی کی عمر نو سال ہو تو وہ مکمل جوان ہے۔

۷۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ

۷۵۵: باب اگر دو ولی دو مختلف جگہ نکاح کر دیں تو کیا کیا جائے

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا غُنْدَرٌ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ

۱۱۰۲: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا اِذَا زَوَّجَ اَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ قَبْلَ الْاٰخَرِ فَنِكَاحُ الْاَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ الْاٰخَرِ مَفْسُوْخٌ وَاِذَا زَوَّجَا جَمِيْعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيْعًا مَفْسُوْخٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ .

ﷺ نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے اس کا دو جگہ نکاح کر دیا۔ (یعنی دو آدمیوں کے ساتھ) تو وہ ان دونوں میں سے پہلے کی بیوی ہوگی اور اسی طرح اگر کوئی شخص ایک چیز کو دو آدمیوں کے ہاتھ فروخت کرے گا تو وہ ان دونوں میں سے پہلے کی ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی عورت کے دو ولی ہوں اور ایک اسکا نکاح کر دے لیکن دوسرے کو اس کا علم نہ ہوا اور وہ بھی کہیں اور نکاح کر دے تو وہ پہلے والے کی بیوی ہے اور دوسرا نکاح باطل ہے اور اگر دونوں ایک ہی وقت میں نکاح کریں تو دونوں کا ہی باطل ہوگا۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

۷۵۶: باب غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ لَا يَجُوْزُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَغَيْرِهِمَا .

۱۱۰۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر غلام کا نکاح صحیح نہیں۔ امام احمدؒ، اسحٰقؒ اور دوسرے حضرات کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ نَا اَبِيْ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۰۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُهُوْرِ النِّسَآءِ

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا نَاشُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَا لَكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَهْرُ عَلٰى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَايَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِيْنَارٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ لَايَكُوْنَ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ.

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَااِسْحٰقُ ابْنُ عِيْسٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ تْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًافَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَاحَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَاعِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَافَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارُكَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا اِزَارَلَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَااَجِدُقَالَ اِلْتَمِسْ وَلَوْخَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍقَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْشَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَالِسُوَرٍ سَمَّاهَافَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۷۵۷: باب عورتوں کا مہر

۱۱۰۵: عاصم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے ان کے والد کے حوالے سے سنا کہ قبیلہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیاں مہر مقرر کر کے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم جوتیوں کے بدلے میں اپنی جان و مال دینے پر راضی ہو: اس نے عرض کیا! ہاں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دے دی۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ہریرہؓ، سہل بن سعدؓ، ابوسعیدؓ، انسؓ، عائشہؓ، جابرؓ اور ابوحدرد اسلمیؓ سے بھی روایت ہے۔ عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ مہر کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مہر کی کوئی مقدار متعین نہیں لہذا زوجین جس پر متفق ہو جائیں وہی مہر ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مہر چار دینار سے کم نہیں۔ بعض اہل کوفہ (احناف) فرماتے ہیں کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

۱۱۰۶: حضرت سہل بن ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، میں نے خود کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیا۔ پھر کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس مہر کے لئے کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا۔ میرے پاس صرف یہی تہبند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنا تہبند اسے دو گے تو خود خالی بیٹھے رہو گے۔ پس تم کوئی اور چیز تلاش کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو اگر چہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پا کر وہ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے قرآن میں سے کچھ حفظ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ جی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يُصْدِقُهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلٰى سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَيُعَلِّمُهَا سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا وَ هُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

ہاں۔ فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے ان سورتوں کے عوض جو تجھے یاد ہیں اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کچھ نہ پایا اور قرآن پاک کی سورت پر ہی نکاح کر لیا تو جائز ہے۔ عورت کو قرآن کی سورتیں سکھا دے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں نکاح جائز ہے اور مہر مثل واجب ہو جائیگا۔ اہل کوفہ احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ هَرِمٌ وَالْوَقِيَّةُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ وَقِيَّةً هُوَ اَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُوْنَ دِرْهَمًا.

۱۱۰۷: ابو عجفاء سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار عورتوں کا مہر زیادہ نہ بڑھاؤ۔ اگر یہ دنیا میں باعث عزت اور اللہ کے ہاں تقوٰی ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے حق دار تھے۔ مجھے علم نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہراتؓ میں سے کسی کے ساتھ یا اپنی بیٹیوں کے نکاحوں میں بارہ اوقیہ (چاندی) سے زیادہ مہر رکھا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عجفاء کا نام ہرم ہے۔ اہل علم کے نزدیک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیہ چار سو اسّی (۴۸۰) درہم ہوئے۔

۷۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

۷۵۸: باب آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا حَتّٰى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا سِوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۱۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔ اس باب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے حضرت کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک آزادی کو مہر مقرر کرنا مکروہ ہے۔ ان کے نزدیک آزادی کے علاوہ مہر مقرر کرنا چاہیے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۷۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي

۷۵۹: باب (آزاد کردہ لونڈی سے) نکاح

اَلْفَضْلِ فِیْ ذٰلِكَ

۱۱۰۹ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰی اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰی اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتٰبِ الْاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتٰبُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰی اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ۔

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ حَیٍّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيْثُ اَبِیْ مُوْسٰی حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْبُرْدَةَ ابْنُ اَبِیْ مُوْسٰی اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ وَ قَدْ رَوٰی شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ ابْنِ حَیٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ ۔

کی فضیلت

۱۱۰۹ حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب دیا جائے گا۔ وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا اسے دوگنا اجر ملے گا۔ دوسرا شخص جس کی ملکیت میں خوبصورت لونڈی ہو وہ اس کی اچھی تربیت کرنے پھر اسے آزاد کر کے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے نکاح کرے تو اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا اور تیسرا وہ شخص جو پہلی کتاب پر بھی (یعنی توراۃ، زبور، انجیل) ایمان لایا اور پھر دوسری کتاب نازل ہوئی (یعنی قرآن) تو اس پر بھی ایمان لایا۔ اس کے لئے بھی دوگنا ثواب ہے۔

۱۱۱۰: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ حی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مثل حدیث ابو موسیٰ حسن صحیح ہے۔ ابو بردہ بن موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حی سے روایت کی ہے۔

۷۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا اَمْ لَا

۱۱۱۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا وَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ اُمِّهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ

۷۶۰: جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس سے صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

۱۱۱۱: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اس سے صحبت بھی کرے تو اس کے لئے اس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر صحبت نہ کی ہو تو اس صورت میں اس کی بیٹی اس کے لئے حلال ہے اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی ماں اس پر حرام ہو جاتی ہے خواہ اس نے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔ امام ترمذی

وَاِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَلَّ لَهُ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَتَهَا وَاِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْاِبْنَةَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ اُمِّهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاُمَّهَاتُ نِسَاءِ كُمْ) وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں ابن لہیعہ، مثنّٰی بن صباح اور وہ عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ابن لہیعہ اور مثنّٰی دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت کئے بغیر طلاق دے دے تو اس کی بیٹی اس کے لئے حلال ہے لیکن بیوی کی ماں اس پر ہر صورت میں حرام ہے چاہے وہ اس کے ساتھ (یعنی اپنی بیوی) صحبت کر کے طلاق دے یا اس سے پہلے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" وَاُمَّهَاتُ ... " اور تمہاری بیویوں کی مائیں (تمہارے لئے حرام ہیں) امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يُطَلِّقُ اِمْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

۷۶۱: باب جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اور اس کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے لیکن یہ شخص صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَاحَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَالرُّمَيْصَاءِ اَوِ الْغُمَيْصَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ

۱۱۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں رفاعہ کے نکاح میں تھی کہ انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ شادی کی لیکن ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کونا یا کپڑے کا کنارہ ہوتا ہے (یعنی جماع کی قوت نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ دوبارہ رفاعہ کے نکاح میں آ جاؤ؟ نہیں (لوٹ سکتی) جب تک کہ تم دونوں (یعنی عبدالرحمٰن اور تم) ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لو (یعنی جماع کی لذت حاصل نہ کر لو) اس باب میں ابن عمرؓ، انسؓ رمیصاء یا غمیصا اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ تمام صحابہ کرامؓ اور دوسرے اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے پھر وہ عورت کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرے اور وہ آدمی جماع سے پہلے طلاق دے دے تو وہ عورت پہلے خاوند

يَدْخُلَ بِهَا اَنَّهَا لَاتَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ جَامَعَهَا الزَّوْجُ الْاٰخَرُ.

کے لئے حلال نہیں ہے۔ یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس عورت سے جماع کرے۔

۷۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهٗ

۷۶۲: باب حلالہ کرنے اور کرانے والا

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَااَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ زُبَيْدٍ الْاَيَامِيُّ نَامُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ وَهٰكَذَارَوٰى اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَائِمِ لِاَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيْدٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا قَدْوَهِمَ فِيْهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَقَدْرَوَاهُ مُغِيْرَةُ وَابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۱۱۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث معلول ہے۔ اشعث بن عبدالرحمٰن بھی خالد سے وہ عامر سے وہ حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ عامر سے وہ جابر سے وہ عبداللہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ مجالد بن سعید بعض محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جن میں احمد بن حنبلؒ بھی شامل ہیں عبداللہ بن نمیر بھی یہ حدیث مجالد سے وہ عامر سے وہ جابرؓ سے اور وہ علیؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس روایت میں ابن نمیر وہم کرتے ہیں اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ مغیرہ، ابن ابو خالد سے اور کئی راوی بھی شعبی سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَااَبُوْ اَحْمَدَ نَاسُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْقَيْسٍ الْاَوْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ

۱۱۱۴: ہم سے روایت بیان کی محمود بن غیلان نے ابواحمد سے وہ سفیان سے وہ ابوقیس سے وہ ہزیل بن شرجیل سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالقیس کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث مختلف سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ جن میں حضرت عمر بن خطابؓ، عثمان بن عفانؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور کئی دوسرے صحابہؓ شامل ہیں کا اس پر عمل ہے۔ فقہاء تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ

عَمْرٍ وَ غَيْرُ هُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِه يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَذْكُرُعَنْ وَكِيْعٍ اَنَّهُ قَالَ بِهٰذَا وَقَالَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُرْمٰى بِهٰذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الرَّأْيِ قَالَ وَكِيْعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ اِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ لِيُحَلِّلَهَا ثُمَّ بَدَالَهُ اَنْ يُمْسِكَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ.

ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے جارود سے سنا کہ وکیع بھی اس کے قائل ہیں۔ وکیع فرماتے ہیں کہ اس باب میں اہل رائے کی رائے پھینک دینے کے قابل ہے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سفیان کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی عورت سے اسی نیت سے نکاح کرے کہ اسے پہلے شوہر کے لئے حلال کردے اور پھر اس کی چاہت ہو کہ وہ اسے اپنے ہی پاس رکھے تو دوسرا نکاح کرے کیونکہ پہلا نکاح صحیح نہیں۔

۷۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

۷۶۳: باب نکاح متعہ

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِ وَاِنَّمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ اُخْبِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْرُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى تَحْرِيْمِ الْمُتْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۱۱۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں کسی قدر اجازت منقول ہے لیکن بعد میں جب انہیں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کرلیا تھا۔ اکثر اہل علم متعہ کو حرام کہتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ ابن مبارکؒ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ اَخُوْ قَبِيْصَةَ بْنِ عُقْبَةَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَايَرٰى اَنَّهُ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ.

۱۱۱۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ جب کوئی شخص کسی نئی جگہ جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنے دن کے لئے کسی عورت سے نکاح کرلیتا۔ تاکہ وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت اور اس کے اموال کی اصلاح کرے۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی " اِلَّا عَلٰى " (ترجمہ مگر صرف اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے جماع کرسکتے ہو) تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا دونوں کے علاوہ ہر شرمگاہ حرام ہے۔

خلاصۃ الباب: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کی عبارت سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں۔ جمہور ائمہ کے نزدیک ولی کی تعبیر ضروری ہے صرف عورت کے بولنے سے نکاح نہیں ہوتا۔ جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورتوں کی عبارت سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے بشرطیکہ عورت آزاد اور عاقلہ بالغہ ہو البتہ ولی کا ہونا مستحب ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک نہایت مضبوط قوی اور راجح ہے اس لئے کہ امام صاحب کے پاس دلائل کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ سب سے پہلے تو قرآن کریم کی آیت میں اولیاء کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہے "اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پورا کر چکیں اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو اس سے کہ نکاح کر لیں اپنے شوہروں سے" (سورہ بقرہ آیت ۲۳۲ آیت ۲۳۴، ۲۳۰) احادیث میں بخاری اور مؤطا میں روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے نفس کو آنحضرت ﷺ پر پیش کیا آپ ﷺ نے سکوت فرمایا اور صحابی کی درخواست پر ان سے نکاح کر دیا اس واقعہ میں عورت کا ولی موجود نہ تھا اس کے علاوہ طحاوی، کنز العمال مسلم، ابوداؤد وغیرہ میں صحیح روایات موجود ہیں کہ ولی کے بغیر عورت کا نکاح درست ہے۔ جن روایات میں نکاح کا باطل ہونا مروی ہے وہ اس صورت پر محمول ہیں جبکہ عورت نے ولی کے بغیر غیر کفو میں نکاح کر لیا ہو اور حسن بن زیاد کی روایت کے مطابق امام صاحب کے نزدیک بھی اس صورت میں نکاح باطل ہے اسی روایت پر فتویٰ بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ ولایت اجبار یعنی ولی کے لئے اپنی بیٹی وغیرہ کا زبردستی نکاح کا اختیار کس صورت میں ہے؟ امام شافعیؒ کے نزدیک کنواری پر اختیار ہے خواہ صغیرہ ہو یا بڑی ہو اس کے برعکس احناف کے نزدیک دارومدار لڑکی کے چھوٹا ہونے یا بڑا ہونے پر ہے لہٰذا صغیرہ (چھوٹی بچی) پر ولایت اجبار ہے، در بڑی پر نہیں۔ دلائل صحیح بخاری و مسلم، سنن نسائی و ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں موجود ہیں۔ لوہے اور پیتل وغیرہ کی انگوٹھی حرام ہے خواہ اس میں چاندی ملی ہوئی ہو جس حدیث میں اجازت ہے وہ مرجوح اور حرمت والی روایت راجح ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک تعلیم قرآن کو مہر بنانا ناجائز نہیں جس حدیث میں تعلیم قرآن کے عوض نکاح کرنے کا ذکر ہے اس کی مراد یہ ہے کہ علم قرآن کے سبب تم پر مہر معجّل ضروری قرار نہیں دیا جاتا البتہ مہر مؤجل قواعد کے مطابق واجب ہوگا۔ متعہ کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ میں نے تم سے اتنی مدت کے لئے اتنے مال کے عوض متعہ کیا اور وہ عورت اس کو قبول کرے۔ اس کے حرام ہونے پر تمام اُمت کا اجماع ہے اور سوائے اہل تشیع کے کوئی اس کے حلال ہونے کا قائل نہیں اور ان کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں۔

۷۶۴: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

۷۶۴: باب نکاح شغار[1] کی ممانعت کے متعلق

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا حُمَيْدٌ وَهُوَ الطَّوِيلُ قَالَ

۱۱۱۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب[2]، جنب[3] اور شغار اسلام

---

[1] شغار۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ بھی اس سے اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کرے اور ان میں مہر مقرر نہ کیا جائے۔

[2] جلب۔ کا مطلب یہ ہے کہ زکوۃ کا عامل (یعنی زکوۃ وصول کرنے والا) کسی ایک جگہ پر جائے اور جانور رکھنے والے لوگوں سے کہے کہ وہ خود اپنے اپنے جانور اس کے پاس لائیں۔ (اس سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے حکم یہ ہے کہ زکوۃ وصول کرنے والا خود جہاں چراگاہیں ہوں زکوۃ کا مال وصول کرے) یہی لفظ جلب گھوڑ دوڑ میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں اس کا معنی یہ ہے کہ ایک آدمی ایک گھوڑے پر سوار ہو اور ساتھ دوسرا گھوڑا بھی ہوتا کہ ایک گھوڑا تھک جائے تو دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جائے۔

[3] جنب۔ کے بھی معنی وہی ہیں جو جلب کے تھے۔ مگر بعض نے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ زکوۃ دینے والے اپنے جانور دور لے کر چلے جائیں تاکہ زکوۃ وصول کرنے والا ان کو ڈھونڈتا اور تلاش کرتا پھرے۔ (مترجم)

حَدَّثَ الْحَسنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ.

میں جائز نہیں اور جو شخص کسی کے مال پر ظلم کرتے ہوئے قبضہ کرلے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابوریحانہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ نِكَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهُ اَوْاُخْتَهُ وَلَا صَدَاقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ نِكَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوْخٌ وَلَا يَحِلُّ وَاِنْ جَعَلَ لَهُمَا صَدَاقًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ يُقَرَّانِ عَلٰى نِكَاحِهِمَا وَيُجْعَلُ لَهَا صَدَاقُ الْمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۱۱۱۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر تمام اہل علم کا عمل ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں۔ شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی کو بغیر مہر مقرر کئے کسی کے نکاح میں اس شرط پر دے دے کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کے نکاح میں دے۔ اس میں مہر مقرر نہیں ہوتا۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر اس پر مہر بھی مقرر کردیا جائے تب بھی یہ حلال نہیں اور یہ نکاح باطل ہوجائے گا۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ ان کا نکاح برقرار رکھا جائے اور مہر مثل مقرر کردیا جائے۔ اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۵: بَابُ مَاجَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

۷۶۵: باب پھوپھی، خالہ، بھانجی، بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ حَرِيْزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْعَلٰى خَالَتِهَا.

۱۱۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کی نکاح میں موجودگی میں اس کی بھتیجی اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ.

۱۱۲۰: ہم سے روایت کی نصر بن علی نے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ، ابوامامہؓ، جابرؓ، عائشہؓ، ابوموسیٰؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ

۱۱۲۱ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

نَادَاوُدُبْنُ اَبِیْ هِنْدٍنَا عَامِرٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا اَوِالْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِالْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَعَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اِخْتِلَافًا اَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا اَوْخَالَتِهَا فَاِنْ نَكَحَ امْرَاَةً عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْخَالَتِهَا اَوِالْعَمَّةَ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا فَنِكَاحُ الْاُخْرٰى مِنْهُمَا مَفْسُوْخٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اَدْرَكَ الشَّعْبِیُّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْهُ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَى الشَّعْبِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

پھوپھی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی اور بھتیجی کی موجودگی میں اس کی پھوپھی اور پھر خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی اور بھانجی کی موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح کرنے سے منع فرمایا (یعنی بڑی کی موجودگی میں چھوٹی اور چھوٹی کی موجودگی میں بڑی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیثیں حسن صحیح ہیں۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس میں ہمیں کوئی اختلاف معلوم نہیں کہ کسی مرد کے لئے خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں۔ اگر کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح میں لایا جائے تو دوسرا نکاح فسخ ہوجائے گا۔ عام علماء یہی فرماتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ کی حضرت ابو ہریرہؓ سے ملاقات ثابت ہے۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی کہا کہ یہ بھی صحیح ہے اور شعبہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک شخص کے واسطے سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۷۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

۷۶۶: باب عقد نکاح کے وقت شرائط

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَاوَكِيْعٌ نَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِیِّ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوَفّٰى بِهَا مَااسْتَحْلَلْتُمْ بِهَا الْفُرُوْجَ.

۱۱۲۲: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرائط میں سے وفا کے سب سے زیادہ لائق وہ شرط ہے جس کے بدلے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا۔

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَايَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً وَشَرَطَ لَهَا اَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَافَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی

۱۱۲۳: ہم سے روایت کی ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اور وہ عبدالحمید بن جعفر سے اس کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطابؓ بھی شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اسے اس کے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا۔ تو اسے اس شرط کو پورا کرنا چاہیے۔ بعض علماء شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ

طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهَا كَانَهُ رَاَى لِلزَّوْجِ اَنْ يُخْرِجَهَا وَاِنْ كَانَتِ اشْتَرَطَتْ عَلٰى اَنْ لَّايُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی شرط ہر شرط پر مقدم ہے۔ گویا کہ ان کے نزدیک شوہر کا اپنی بیوی کو اس شرط کے باوجود شہر سے دوسرے شہر لے جانا صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا بھی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ اور بعض اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُنِسْوَةٍ

۷۶۷: باب اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدِبْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُنِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَبْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُمَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَارَوٰى شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُنِسْوَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ طَلَّقَ نِسَاءَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَتُرَاجِعَنَّ نِسَاءَكَ اَوْ لَاَرْجُمَنَّ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ اَبِيْ رِغَالٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

۱۱۲۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوئے تو ان کے نکاح میں دس بیویاں تھیں وہ بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہوگئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کرلیں۔ معمر بھی زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہ ہے جو شعیب بن حمزہ وغیرہ زہری سے اور وہ محمد بن سوید ثقفی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ زہری کی سالم سے اور ان کی ان کے والد سے منقول یہ حدیث بھی صحیح ہے کہ بنوثقیف کے ایک شخص نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ تم ان سے رجوع کرو، ورنہ میں تمہاری قبر کو بھی ابو رغال کی قبر کی طرح رجم کروں گا۔ اس باب میں غیلان ہی کی حدیث پر اہل علم کا عمل ہے۔ جن میں امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی شامل ہیں۔

۷۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ اُخْتَانِ

۷۶۸: باب نومسلم کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ فَقَالَ

۱۱۲۵: ابو وہب جیشانی، ابن فیروز دیلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا۔ کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں مسلمان ہوگیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ الدَّيْلَمُ بْنُ هُوْشَعٍ.

تم ان دونوں میں سے جس کو چاہو اپنے لئے منتخب کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو وہب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

۷۶۹: بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

۷۶۹: باب وہ شخص جو حاملہ لونڈی خریدے

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِ مَآءَهُ وَلَدَغَيْرِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اشْتَرٰى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ اَنْ يَطَاَهَاحَتّٰى تَضَعَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِى الدَّرْدَآءِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَبِى سَعِيْدٍ.

۱۱۲۶: حضرت رویفع بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنا پانی (یعنی منی کا پانی) دوسرے کی اولاد کو نہ پلائے (یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو (لونڈی) اور اس نے اسے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے) یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے رویفع بن ثابتؓ ہی سے منقول ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی باندی کو حاملہ ہوتے ہوئے خریدے تو بچہ پیدا ہونے تک اس سے جماع نہ کرے۔ اس باب میں ابو درداءؓ، عرباض بن ساریہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۷۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِى الرَّجُلِ يَسْبِى الْاَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطْيُهَا

۷۷۰: باب اگر شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِىْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَاَبُو الْخَلِيْلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ.

۱۱۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جنگ اوطاس کے موقع پر کچھ ایسی عورتیں قید کیں جو شادی شدہ تھیں اور ان کے شوہر بھی اپنی اپنی قوم میں موجود تھے۔ پس نبی اکرم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ ..." (ترجمہ اور وہ عورتیں جو شوہروں والی ہیں ان سے صحبت کرنا حرام ہے البتہ اگر وہ تمہاری ملکیت میں آجائیں تو وہ حلال ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔ ثوریؒ، عثمان بتی بھی ابو خلیل سے اور وہ ابوسعید سے اسی حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں۔ ابو خلیل کا نام صالح بن مریم ہے۔

۱۱۲۸: رَوٰى هَمَّامٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۱۱۲۸: روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح

صالِحِ اَبِیْ الْخَلِیْلِ عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ عَبْدُبْنُ حُمَیْدٍ نَاحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَاهَمَّامٌ

ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی علیہ سے۔ہم سے روایت کی یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

۷۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ مَهْرِ الْبَغِیِّ

۷۷۱: باب زنا کی اجرت حرام ہے

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَااللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَهْرِالْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاهِنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَاَبِیْ جُحَیْفَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِیْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۱۲۹: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن غیب کے علم کے دعویدار) کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابو جحیفہ، ابو ہریرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۲: بَابُ مَاجَاءَ اَنْ لَا یَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ

۷۷۲: باب کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ مَنِیْعٍ وَقُتَیْبَةُ قَالَا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُتَیْبَةُ یَبْلُغُ بِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ اِنَّمَا مَعْنٰی کَرَاهِیَةِ اَنْ یَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِیَتْ بِهٖ فَلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَخْطُبَ عَلٰی خِطْبَتِهٖ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ هٰذَا عِنْدَنَا اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِیَتْ بِهٖ وَرَکَنَتْ اِلَیْهِ فَلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَخْطُبَ عَلٰی خِطْبَتِهٖ فَمَاقَبْلَ اَنْ یَعْلَمَ رِضَاهَا اَوْرُکُوْنَهَا اِلَیْهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ یَخْطُبَهَا وَالْحُجَّةُ فِیْ ذٰلِکَ حَدِیْثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ

۱۱۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہؓ اس حدیث کو نبی اکرم علیہ تک پہنچاتے تھے اور احمد نے کہا کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں فروخت نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے۔اس باب میں حضرت سمرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ پیغام نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دیا اور عورت اس پر راضی بھی ہوگئی تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس پیغام بھیجے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ پیغام سے وہ راضی ہوگئی اور اس کی طرف مائل ہوگئی تو اب کوئی دوسرا اس کی طرف نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔لیکن اس کی رضامندی اور میلان سے پہلے پیغام نکاح بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔اس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس والی روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ علیہ ابو

قَيْسٍ حَيْثُ جَآءَ تِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَذَكَرَتْ لَهُ اَنَّ اَبَاجَهْم بْنَ حُذَيْفَةَ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَاهَا فَقَالَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ لَايَرْفَعُ عَصَاهُ عَنِ النِّسَآءِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَامَالَ لَهُ وَلٰكِنِ انْكِحِيْ اُسَامَةَ فَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تُخْبِرْهُ بِرِضَاهَا بِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَلَوْ اَخْبَرَتْهُ لَمْ يُشِرْ عَلَيْهَا بِغَيْرِ الَّذِيْ ذَكَرَتْهُ.

جہم بن حذیفہ و معاویہ بن ابوسفیان نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ابوجہم تو ایسا شخص ہے کہ عورتوں کو بہت مارتا ہے اور معاویہ مفلس ہیں۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں لہٰذا تم اسامہؓ سے نکاح کرلو۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ رضامندی کا اظہار نہیں کیا کیونکہ اگر انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا ہوتا کہ وہ کسی ایک کے ساتھ راضی ہیں تو آپ ﷺ کبھی انہیں اسامہؓ سے شادی کا مشورہ نہ دیتے۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِيْ عَشْرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةً شَعِيْرًا وَخَمْسَةً بُرٍّ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَ اُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَعَسٰى اَنْ تُلْقِيْ ثِيَابَكِ وَلَا يَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ اَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَاٰتِيْنِيْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ خَطَبَنِيْ اَبُوْجَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَآءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ اُسَامَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ جَهْمٍ نَحْوَ

۱۱۳۱: ابوبکر بن ابوجہم نقل کرتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ، فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دی ہیں اور ان کے لئے نہ رہائش کا بندوبست کیا ہے نہ نان ونفقہ کا۔ البتہ اس نے اپنے چچازاد بھائی کے پاس دس قفیز غلہ رکھوایا ہے جس میں سے پانچ جو کے اور پانچ گیہوں کے ہیں۔ فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا ماجرا سنایا۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ام شریک کے ہاں عدت گزاروں لیکن پھر آپؐ نے فرمایا ام شریک کے ہاں تو مہاجرین کا آنا جانا ہے۔ تم ابن مکتومؓ کے گھر عدت گزارو۔ کیونکہ اگر وہاں تمہیں کپڑے وغیرہ اتارنے پڑ جائیں تو تمہیں دیکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ پھر جب تمہاری عدت پوری ہونے کے بعد اگر کوئی پیغام نکاح بھیجے تو میرے پاس آنا۔ فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہوئی تو ابوجہم اور معاویہؓ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا ذکر کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا معاویہؓ کے پاس تو مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کے معاملے میں بہت سخت ہیں۔ فاطمہؓ بنت قیس فرماتی ہیں کہ اس کے بعد مجھے اسامہ بن زیدؓ نے پیغام نکاح بھیجا اور اس کے بعد مجھ سے نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت اسامہؓ کے سبب برکت عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ بھی ابوبکر

هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحِيْ اُسَامَةَ.

بن جہم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ اسامہؓ سے نکاح کرلو۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ اَبِي الْجَهْمِ بِهٰذَا.

۱۱۳۲: بیان کی یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے۔

۷۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَزْلِ

۷۷۳: باب عزل[1] کے بارے میں

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَايَزِيْدُبْنُ زُرَيْعٍ نَامَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ اَنَّهُ الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ كَذَبَتِ الْيَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ.

۱۱۳۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم عزل کیا کرتے تھے لیکن یہود کے خیال میں یہ زندہ درگور کرنے کی چھوٹی قسم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہود جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز بھی روک نہیں سکتی۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، براءؓ، ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ قَدْرَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَامَرُ الْاَمَةُ.

۱۱۳۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم قرآن کے نازل ہونے کے زمانے میں عزل کیا کرتے تھے۔ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت جابرؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور علماء نے عزل کی اجازت دی ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت سے اجازت لے کر عزل کیا جائے اور لونڈی سے عزل کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔
(امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ (مترجم)

۷۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

۷۷۴: باب عزل کی کراہت

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَوَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذُكِرَالْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ زَادَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلُ ذَاكَ اَحَدُكُمْ قَالَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّمَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ

۱۱۳۵: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا کیوں کرتا ہے۔ ابن عمرؓ اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے۔ دونوں راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نفس نے پیدا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے (ضرور)

---

[1] عزل یہ ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے جماع کرے تو انزال کے وقت آلہ تناسل کو باہر نکال لے تا کہ حمل نہ ٹھہرے (مترجم)

خَالِقُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

پیدا کرے گا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوسعیدؓ حسن صحیح ہے اور ابوسعیدؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء کی ایک جماعت نے عزل کو ناپسند کیا ہے۔

۷۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

۷۷۵: باب کنواری اور بیوہ کیلئے رات کی تقسیم

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْشِئْتُ أَنْ أَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بِكْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

۱۱۳۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اگر تم چاہو تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لیکن انسؓ نے یہی فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ جب پہلی بیوی پر کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں گزارے اور اگر بیوی کے ہوتے ہوئے کسی بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات ٹھہرے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو محمد بن اسحٰقؒ ایوب وہ ابو قلابہ اور وہ انسؓ سے مرفوعاً بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک ٹھہرے۔ اور اس کے بعد دونوں میں برابر باری رکھے اور اگر پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن۔

خلاصة الباب : (۱) ائمہ ثلاثہ کے نزدیک دوسرا نکاح کرنے والا نئی بیوی کے پاس اگر باکرہ ہو تو سات دن اور اگر ثیبہ ہو تو تین دن ٹھہر سکتا ہے اور یہ مدت باری سے خارج ہوگی۔ جبکہ امام ابوحنیفہؒ حماد وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ ایام باری سے خارج نہیں بلکہ یہ بھی باری میں محسوب (شمار) ہونگے اگلے باب میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت امام صاحب کی دلیل ہے۔

۷۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ قِسْمَتِيْ فِيْمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ حَدِيثُ

۱۱۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں کے درمیان راتیں برابر تقسیم کرتے اور فرماتے اے اللہ یہ تقسیم تو میرے اختیار میں ہے پس تو جس چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ میں اس پر قادر نہیں۔ تو مجھے ایسی چیز پر ملامت نہ کر۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کئی راویوں نے حماد

عَآئِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ الْحُبَّ وَالْمُوَدَّةَ كَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ.

بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مرفوعاً نقل کی ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں برابر برابر تقسیم کرتے تھے۔ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی حدیث سے اصح ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ مجھے "ملامت نہ کر" بعض اہل علم اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد محبت والفت ہے۔

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ وَاِنَّمَا اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ.

۱۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان انصاف اور عدل نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے بدن کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا۔ یہ حدیث ہمام بن یحییٰ، قتادہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ ہشام دستوائی قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایسا کیا جاتا تھا۔ ہمیں یہ حدیث مرفوعاً صرف ہمام کی روایت سے معلوم ہے۔

۷۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا

۷۷۷: باب مشرک میاں بیوی میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو؟

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا ثُمَّ اَسْلَمَ زَوْجُهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ اَنَّ زَوْجَهَا اَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۱۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دوبارہ ابو عاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیا اور نیا مہر مقرر کیا۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر بیوی، شوہر سے پہلے اسلام لے آئے اور اس کے بعد عورت کی عدت ہی کے دوران شوہر بھی مسلمان ہو جائے تو اس مدت میں وہی شوہر اپنی بیوی کا زیادہ مستحق ہے۔ امام مالک بن انسؒ، اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۱۱۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِیْ دَاوُدُبْنُ حُصَیْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِیْنَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ یُحْدِثْ نِكَاحًا هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ وَلٰكِنْ لَا نَعْرِفُ وَجْهَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَعَلَّهٗ قَدْجَآءَ هٰذَامِنْ قِبَلِ دَاوُدَبْنِ الْحُصَیْنِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو چھ سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ابوالعاص ربیع رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا اور دوبارہ (نیا) نکاح نہیں کیا۔ اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں لیکن متن حدیث کو ہم نہیں پہچانتے (یعنی غیر معروف ہے) شاید یہ داؤد بن حصین کے حفظ کی وجہ سے ہو۔

۱۱۴۱: حَدَّثَنَایُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی نَاوَكِیْعٌ نَااِسْرَائِیْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًاجَآءَ مُسْلِمًا عَلٰی عَهْدِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَتْ اِمْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِیْ فَرَدَّهَا عَلَیْهِ هٰذَاحَدِیْثٌ صَحِیْحٌ سَمِعْتُ عَبْدَبْنَ حُمَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ یَزِیْدَبْنَ هَارُوْنَ یَذْكُرُعَنْ مُحَمَّدِبْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَحَدِیْثُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدَّابْنَتَهٗ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِیْعِ بِمَهْرٍ جَدِیْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِیْدٍ فَقَالَ یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَ الْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ.

۱۱۴۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص مسلمان ہوکر آیا پھر اس کی بیوی بھی اسلام لے آئی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے ساتھ ہی مسلمان ہوئی ہے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو اسی شخص کو دے دیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہ وہ یہی حدیث محمد بن اسحٰق سے نقل کرتے تھے اور حجاج کی روایت جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو نئے مہر اور نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹا دیا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

۷۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَیَمُوْتُ عَنْهَاقَبْلَ اَنْ یَفْرِضَ لَهَا

۷۷۸: باب وہ شخص جو نکاح کے بعد مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو؟

۱۱۴۲: حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَایَزِیْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَاسُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ یَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًاوَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَیْهَاالْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِیْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِیُّ فَقَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَامِثْلَ مَاقَضَیْتَ فَفَرِحَ

۱۱۴۲: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نکاح کرنے کے بعد مہر مقرر کرنے اور صحبت کرنے سے پہلے فوت ہوجائے۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا: ایسی عورت کا مہر اس کے خاندان کی عورتوں کے برابر ہوگا۔ نہ کم ہوگا اور نہ زیادہ۔ وہ عورت عدت گزارے گی اور اسے خاوند کے مال سے وراثت بھی ملے گی۔ اس پر معقل بن سنان اشجعیؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق (ہم میں سے ایک عورت) کے متعلق ایسا ہی فیصلہ کیا تھا جیسا کہ

بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْجَرَّاحِ.

آپؐ نے فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بہت خوش ہوئے اس باب میں حضرت جراحؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَنَ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ غَيْرِ وَجْهٍ وَ الْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَبِهِ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَيَزِيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتّٰى مَاتَ قَالُوْا لَهَا الْمِيْرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ لَوْثَبَتَ حَدِيْثُ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ لَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْهَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ رَجَعَ بِمِصْرَ بَعْدُ عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيْثِ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ.

۱۱۴۳: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفین سے انہوں نے منصور سے اسی کی مثل۔ حدیث ابن مسعودؓ حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفین ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ جن میں علی بن ابی طالبؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ بھی شامل ہیں نے فرمایا جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر مقرر نہ کیا جائے تو جماع سے پہلے فوت ہونے کی صورت میں اس عورت کا میراث میں تو حصہ ہے لیکن مہر نہیں البتہ عدت گزارے گی۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر بروع بنت واشقؓ والی حدیث ثابت بھی ہو جائے تو بھی حجت وہی بات ہوگی جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ وہ مصر میں گئے تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا اور بروع بنت واشقؓ کی حدیث پر عمل کرنے لگے تھے۔

خلاصة الابواب: اگر بیوی مسلمان ہو جائے اور شوہر کافر ہو تو حنفیہ کے نزدیک شوہر پر اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کرلے تو بیوی اسی کی ہوگی اگر انکار کر دے تو اس کے انکار کے سبب نکاح فسخ ہو جائے گا۔ حدیث باب میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی زینبؓ کو ان کے شوہر ابوالعاص کے پاس چھ سال کے بعد لوٹایا جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال بعد لوٹایا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سال بعد لوٹایا اس طرح روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل ابوالعاص غزوۂ بدر کے موقع پر قیدی بنا کر لائے گئے، یعنی ہجرت کے دو سال اور اس وعدے پر چھوڑے گئے کہ حضرت زینبؓ کو مکہ مکرمہ سے بھیج دیں گے چنانچہ ابوالعاص نے بھیج دیا پھر ہجرت کے چار سال بعد ابوالعاص دوبارہ گرفتار کئے گئے جس کا واقعہ یہ ہوا کہ قریش کے اموال تجارت لے کر شام گئے تجارتی سفر سے واپسی کے وقت آنحضرت ﷺ کے ایک فوجی دستے سے سامنا ہوا جس نے ان کا سامان تجارت اپنے قبضے میں لے لیا انہوں نے رات کے وقت بھاگ کر حضرت زینبؓ کے پاس پناہ لی۔ حضور ﷺ نے اس امن کو باقی رکھا پھر آپ ﷺ کی خواہش پر مسلمانوں نے ان کا سارا مال ان کو واپس کر دیا یہ مکہ مکرمہ چلے آئے قریش کو ان کی امانتیں لوٹا دیں پھر مکہ ہی میں مشرف با اسلام ہوئے اور ۶ھ میں ہجرت کی اس موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو ان کے حوالہ کر دیا۔ اس واقعہ کو پیش نظر رکھ کر روایات میں تطبیق دی جائے گی۔

اَبْوَابُ الرِّضَاعِ

رضاعت (دودھ پلانے) کے ابواب

۷۷۹: بَابُ مَاجَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَايَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَاعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَاحَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَنَااِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَانَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا.

۷۷۹: باب نسب سے حرام رشتے رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں

۱۱۴۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رشتے نسب سے حرام کئے ہیں وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام کئے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام کئے ہیں جو ولادت (یعنی نسب) سے حرام کئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور اس مسئلہ میں علماء کا اتفاق ہے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث پر متفق علیہ طور پر عمل ہے کہ جو رشتہ نسب میں حرام ہے وہ رشتہ رضاعت میں بھی حرام ہے البتہ کتب حنفیہ میں متعدد رشتوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ (۲) مصّہ اسم ہے مَصّ یَمُصّ سے ماخوذ ہے یعنی چوسنا جو بچہ کا فعل ہے جبکہ ''املاج'' داخل کرنے کے معنی میں ہے جو دودھ پلانے والی کا فعل ہے۔ رضاعت کی ہر مقدار حرام کرنے والی ہے قلیل ہو یا کثیر ہو۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب امام مالک، سفیان ثوریؒ، امام احمدؒ کی مشہور روایت بھی اس کے مطابق ہے صحابہ میں سے حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کا یہی قول ہے۔ ان کے دلائل قرآن کریم میں سورہ نساء کی آیت ۴/۲۳ اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہیں جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ حضرت علیؓ کی روایت سے منسوخ ہے۔ یہاں آپ ﷺ نے بطور احتیاط علیحدگی کا حکم دیا، چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک بات کہہ کر شبہ پیدا کر دیا گیا تو اب بیوی کو نکاح میں کیسے رکھو گے کیونکہ شبہ کی کیفیت میں خوشگواری پیدا نہ ہوگی۔

۷۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ لَبَنِ الْفَحْلِ

۱۱۴۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَاابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ یَسْتَاْذِنُ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیَلِجْ عَلَیْکِ فَاِنَّهٗ عَمُّکِ قَالَتْ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ قَالَ فَاِنَّهٗ عَمُّکِ فَلْیَلِجْ عَلَیْکِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ کَرِهُوْا لَبَنَ الْفَحْلِ وَالْاَصْلُ فِیْ هٰذَا حَدِیْثُ عَائِشَةَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۱۴۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَامَالِکُ بْنُ اَنَسٍ ح وَثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَامَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ جَارِیَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا جَارِیَةً وَالْاُخْرٰی غُلَامًا اَیَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ یَتَزَوَّجَ الْجَارِیَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ وَهٰذَا تَفْسِیْرُ لَبَنِ الْفَحْلِ وَهٰذَا الْاَصْلُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۷۸۰: باب دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

۱۱۴۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس میرے رضاعی چچا تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے پاس داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ تو تمہارے چچا ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں آپ ﷺ نے فرمایا انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے پاس آ جائیں اس لیے کہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۴۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس دو لونڈیاں ہیں۔ ان میں سے ایک نے ایک لڑکی کو اور دوسری نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا۔ کیا اس لڑکے کے لئے وہ لڑکی حلال ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں۔ کیونکہ منی تو ایک ہی ہے۔ (یعنی وہ شخص دونوں باندیوں کے ساتھ صحبت کرتا ہے) یہ مرد کے دودھ کی تفسیر ہے۔ اس باب میں یہی اصل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۸۱: بَابُ مَاجَآءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

۱۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الصَّنْعَانِیُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَیُّوْبَ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

۷۸۱: باب ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

۱۱۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اس باب میں ام فضلؓ، ابو ہریرہؓ، زبیرؓ، ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابن زبیرؓ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ ایک یا دو گھونٹ

وَالزُّبَيْرِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَرَوٰى مُحَمَّدُبْنُ دِيْنَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُمَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ عِنْدَاَهْلِ الْحَدِيْثِ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَتْ عَائِشَةُ اُنْزِلَ فِي الْقُرْاٰنِ عَشْرُرَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسٌ وَصَارَاِلٰى خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُعَلٰى ذٰلِكَ۔

دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ محمد بن دینار، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن زبیر سے وہ زبیر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ زبیر نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ محدثین کے نزدیک صحیح حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہے۔ ابن ابی ملیکہ عبداللہ بن زبیر سے وہ عائشہؓ سے وروہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس پر بعض علماء صحابہ وغیرہم کا عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قرآن میں دس مرتبہ دودھ چوسنے پر رضاعت کے حکم کے متعلق آیت نازل ہوئی جو واضح ہے پھر پانچ کا حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ کا رہ گیا جو معلوم ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اور یہی حکم برقرار رہا کہ پانچ مرتبہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہیں۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُفْتِيْ وَبَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اَحْمَدُ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَقَالَ اِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰى قَوْلِ عَائِشَةَ فِيْ خَمْسِ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ وَجَبُنَ عَنْهُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحَرِّمُ قَلِيْلُ الرِّضَاعِ وَكَثِيْرُهُ اِذَا وَصَلَ اِلَى الْجَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٍ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

۱۰۴۹: ہم سے حضرت عائشہؓ کا یہ قول اسحق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ اور بعض ازواج مطہراتؓ کا فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ امام شافعیؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کہ ایک یا دو بار (دودھ) چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی کہا اگر کوئی حضرت عائشہؓ (پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی) کے قول کو اپنائے تو یہ بھی قوی ہے۔ امام احمدؒ اس مسئلے میں حکم دینے سے ڈرتے تھے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ کم اور زیادہ دونوں ہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ دودھ پیٹ میں گیا ہو۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، اوزاعیؒ، ابن مبارکؒ، وکیع اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۷۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شَهَادَةِ الْمَرْاَةِ

۷۸۲: باب رضاعت

الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنِي عُبَيْدُبْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْزَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْأَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْرَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ هٰذَاالْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُبَيْدِبْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيهِ دَعْهَا عَنْكَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَجَازُوْاشَهَادَةَ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَجُوْزُشَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ وَيُؤْخَذُيَمِينُهَا وَبِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُوَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَكْثَرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَيُكْنٰى أَبَا مُحَمَّدٍ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِقَداسْتَقْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَدْرَكْتُ ثَلٰثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَبْنَ مُعَاذٍيَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًايَقُوْلُ لَاتَجُوْزُشَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ فِي الْحُكْمِ

میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے

۱۱۵۰: عبداللہ بن ابی ملیکہ، عبید بن ابی مریم سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عقبہ سے بھی سنی ہے لیکن عبید کی حدیث مجھے زیادہ یاد ہے کہ عقبہ نے کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نے نبی کرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا تھا کہ ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے۔ عقبہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔ میں پھر آپ ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیسے؟ جب کہ اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس عورت کو چھوڑ دو۔ حدیث عقبہ بن حارث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر اس حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں ہیں کہ ''تم اس کو چھوڑ دو'' بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ اس صورت میں کافی ہے کہ اس عورت سے قسم لی جائے۔ امام احمدؒ و اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک عورت کی گواہی کافی نہیں بلکہ زیادہ ہونی چاہئیں۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ، عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہیں ان کی کنیت **ابو محمد** ہے۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے انہیں طائف میں قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے تیس صحابیوں کو پایا ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے جارود بن معاذ سے سنا کہ وکیع کے نزدیک بھی رضاعت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی نہیں لیکن اگر ایک

ویفارقھا فی الورع

عورت کی گواہی سے اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو یہی عین تقوی ہے۔

۷۸۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَاتُحَرِّمُ اِلَّا فِی الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَیْنِ

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَافَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِی الثَّدْیِ وَکَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّامَاکَانَ دُوْنَ الْحَوْلَیْنِ وَمَاکَانَ بَعْدَ الْحَوْلَیْنِ الْکَامِلَیْنِ فَاِنَّهُ لَایُحَرِّمُ شَیْئًا وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِبْنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَ هِیَ امْرَاَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

۷۸۳: باب رضاعت کی حرمت صرف دوسال کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے

۱۱۵۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت کی حرمت اس صورت میں ثابت ہوتی ہے کہ دودھ بچے کی آنتوں میں پہنچ کر غذا کے قائم مقام ہو اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہو یعنی دودھ پلانے کی مدت میں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس پر صحابہؓ اور اہل علم کا عمل ہے۔ کہ رضاعت دوسال کے اندر اندر دودھ پینے سے ہی ثابت ہوتی ہے اور جو دوسال کے بعد پیئے اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ۔ فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام، ہشام بن عروہ کی بیوی ہیں۔

۷۸۴: بَابُ مَایُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَایُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْاَمَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ هٰکَذَا رَوَاهُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ وَحَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِیْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَةَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِیْحُ مَا رَوٰی هٰؤُلَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ وهشام بن عروة یُکْنٰی اَبَا الْمُنْذِرِ وَقَدْ اَدْرَکَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَعْنٰی

۷۸۴: باب دودھ پلانے والی کے حق کی ادائیگی

۱۱۵۲: حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے ذمے سے دودھ پینے کا حق کیسے ادا ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی۔ (یعنی ایک غلام یا لونڈی دودھ پلانے والی کو دے دو تو حق ادا ہوگیا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحیی بن سعید قطان، حاتم بن اسمٰعیل اور کئی راوی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن حجاج سے اور وہ اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن ابی حجاج سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہی ہے جو کئی راوی ہشام سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ۔ ہشام بن عروہ کی کنیت ابو منذر ہے۔ اور ان کی جابر بن عبداللہؓ سے ملاقات ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "مَایُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ" کا مطلب یہ

قَوْلِهِ مَايُذْهِبُ عَنِّىْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْنِى ذِمَامَ الرَّضَاعَةِ وَحَقَّهَا يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَيْتَ الْمُرْضِعَةَ عَبْدًا اَوْاَمَةً فَقَدْ قَضَيْتَ ذِمَامَهَا وَيُرْوٰى عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ فَقَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيْلَ هٰذِهٖ كَانَتْ اَرْضَعَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہے کہ کونسی ایسی چیز ہے جودودھ پلانے کے حق کوادا کر دیتی ہے ۔پس آپ ﷺ نے فرمایا۔اگرتم اپنی دودھ پلانے والی کو غلام یاباندی دے دو۔تواس کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ابوطفیل سے منقول ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک چادر بچھادی تو وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر جب وہ چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے کہ وہ خاتون آپ ﷺ کی رضاعی ماں ہیں (یعنی حضرت حلیمہؓ)

۷۸۵: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

۷۸۵: باب شادی شدہ لونڈی کوآزادکرنا

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍنَاجَرِيْرُبْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًافَخَيَّرَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَاوَلَوْ كَانَ حُرًّالَمْ يُخَيِّرْهَا.

۱۱۵۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہ کے شوہر غلام تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں نکاح باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دے دیا تو انہوں نے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی۔اگران کے شوہر آزاد ہوتے تو نبی اکرم ﷺ انہیں اختیار نہ دیتے۔

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَارَوٰى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًاوَرَوٰى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ زَوْجَ بَرِيْرَةَ وَكَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ وَهٰكَذَارُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَوَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّفَاُعْتِقَتْ فَلَاخِيَارَلَهَا وَاِنَّمَا يَكُوْنُ لَهَاالْخِيَارُاِذَااُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍوَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى غَيْرُوَاحِدٍعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّافَخَيَّرَهَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِىْ قِصَّةِ بَرِيْرَةَ قَالَ الْاَسْوَدُ

۱۱۵۴: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بریدہ کا شوہر آزاد تھا اور آپ ﷺ نے بریدہ کو اختیار دیا۔حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ بھی اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔عکرمہ ابن عباسؓ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے بریرہ کے شوہر کو دیکھا وہ غلام تھا اور اسے مغیث کہتے تھے۔ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔بعض اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر باندی کو آزاد کیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کے نکاح میں ہوتو۔اسے اختیار نہیں لیکن اگر غلام کے نکاح میں ہوتو اسے اختیار ہے۔امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔کئی راوی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے یہ بھی نقل کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا اور آپ ﷺ نے اسے اختیار دیا تھا۔ابوعوانہ یہ حدیث اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے بریدہ کا

وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَالعملُ على هذا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

قصہ نقل کرتے ہیں۔ اسود کہتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا۔ بعض علماء تابعین اور ان کے بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًااَسْوَدَلِبَنِي الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّيْ بِهِ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَاِنَّ دُمُوْعَهُ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ هُوَسَعِيْدُ بْنُ مِهْرَانَ وَيُكْنٰى اَبَاالنَّضْرِ.

۱۱۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بریرہ جب آزاد کی گئیں تو ان کا خاوند بنومغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا۔ اللہ کی قسم ایسے لگتا ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں میرے سامنے پھر رہا ہے۔ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہے اور وہ بریرہ کو راضی کر رہے ہیں تا کہ وہ اسے اختیار کرے لیکن بریرہ نے ایسا نہیں کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ سعید بن ابی عروبہ سے مراد سعید بن مہران ہیں۔ ان کی کنیت ابوالنضر ہے۔

۷۸۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَلَدَلِلْفِرَاشِ

۷۸۶: باب لڑکا صاحب فراش کے لئے ہے

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ مَنِيْعٍ نَاسُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُوَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَوَ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَمْرِوبْنِ خَارِجَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِبْنِ اَرْقَمَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۱۵۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اولاد صاحب فراش (یعنی شوہر یا باندی کے مالک) کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، عثمانؓ، عائشہؓ، ابوامامہؓ عمرو بن خارجہؓ، عبداللہ بن عمروؓ براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری یہ حدیث سعید بن میسب اور ابوسلمہؓ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۷۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ

۷۸۷: باب مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آ جائے

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى نَاهِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَالدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَارَاٰى اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ

۱۱۵۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو اپنی بیوی زینبؓ کے پاس داخل ہوئے اور اپنی حاجت پوری کی (یعنی صحبت کی) پھر باہر نکلے اور فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور اسے اچھی لگے تو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آ جائے کیونکہ اس کے

فَاِنَّ معهامثل الّذی معه وفی الباب عن ابن مسْعُوْدٍ حدیثُ جابرٍ حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ غریبٌ وهشامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِاللّٰه هُوَ صَاحِبُ الدَّسْتَوائِیُّ هُوَ هشامُ بْنُ سنْبرٍ

پاس بھی وہی چیز ہے جو اس (دوسری) کے پاس ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ، دستوائی کے دوست اور سنبر کے بیٹے ہیں۔

۷۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَی الْمَرْاَةِ

۷۸۸: باب بیوی پر شوہر کے حقوق

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلاَنَ نَاالنَّضْرُبْنُ شُمَیْلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْکُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍلَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسُرَاقَةَ بْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَطَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

۱۱۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اس باب میں معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن جعشم عائشہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، طلق بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی محمد بن عمرو کی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے اور ان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۱۱۵۹: حَدَّثَنا هَنَّادٌنَامُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍووَثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍعَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاتِهٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۱۵۹: حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت (یعنی صحبت) کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالاَعْلَی الْکُوْفِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبِیْ نَصْرٍ عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۱۶۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَرْاَةِ عَلٰی زَوْجِهَا

۷۸۹: عورت کے حقوق خاوند پر

۱۱۶۱: حدثنا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نا اَبُوْ سلمة عن ابی هُرَیْرة قال قال رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلّم

۱۱۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ يَعْنِيْ اَسْرٰى فِيْ اَيْدِيْكُمْ.

۱۱۶۲: سلیمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ راوی نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قید ہیں اور تم ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ ان سے صحبت کرو۔ البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں۔ تو انہیں اپنے بستر سے الگ کر دو اور ان کی معمولی پٹائی کرو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات ماننے لگیں تو انہیں تکلیف پہنچانے کے راستے تلاش نہ کرو۔ جان لو: کہ تمہارا تمہاری بیویوں پر اور ان کا تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو بلکہ ایسے لوگوں کو گھر میں بھی داخل نہ ہونے دیں اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں بہترین کھانا اور بہترین لباس دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ''عَوَانٍ عِنْدَكُمْ'' کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔

۷۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

۷۹۰: باب عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُوْنُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّا وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ

۱۱۶۳: حضرت علی بن طلقؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی کسی وقت جنگل میں ہوتا ہے۔ جہاں پانی کی قلت ہوتی ہے وہاں اس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے تو وہ کیا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں

فَاِنَّ اللّٰهَ لَایَسْتَحْیِ مِنَ الْحَقِّ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَخُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثُ عَلِیِّ بْنِ طَلْقٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ لَااَعْرِفُ لِعَلِیِّ بْنِ طَلْقٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ غَیْرَهٰذَاالْحَدِیْثِ الْوَاحِدِ وَلَا اَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ حَدِیْثِ طَلْقِ بْنِ عَلِیِّ السُّحَیْمِیِّ وَکَاَنَّهُ رَاٰی اَنَّ هٰذَارَجُلٌ اٰخَرُمِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی وَکِیْعٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ.

جماع نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے حیا نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، خزیمہ بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علی بن طلقؓ کی حدیث حسن ہے (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں علی بن طلق کی نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا اور میں طلق بن علی سحیمی سے یہ روایت نہیں پہچانتا۔ گویا امام بخاریؒ کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ وکیع نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْانَا وَکِیْعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْوَلَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَعْجَازِهِنَّ وَعَلِیٌّ هٰذَا هُوَ عَلِیُّ بْنُ طَلْقٍ.

۱۱۶۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے سے بدفعلی نہ کرو۔ یہ علی، حضرت علی بن طلق ہیں۔

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَنْظُرُاللّٰهُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِامْرَاَةً فِی الدُّبُرِهٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۱۶۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف (نظر رحمت) سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے (یعنی پیچھے سے جماع کرے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الزِّیْنَةِ

۷۹۱: باب عورتوں کو بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَکَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِی الزِّیْنَةِ فِیْ غَیْرِ اَهْلِهَا کَمَثَلِ ظُلْمَةِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَانُوْرَ لَهَا هٰذَا حَدِیْثٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِیْثِ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَةَ وَمُوْسَی بْنُ عُبَیْدَةَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَصَدُوْقٌ وَقَدْرَوٰی شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ وَقَدْرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَةَ وَلَمْ یَرْفَعْهُ.

۱۱۶۶: نبی اکرم ﷺ کی خادم حضرت میمونہ بنت سعدؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کے ساتھ ناز نخرے سے چلنے والی عورت اس طرح ہے جیسے قیامت کی تاریکی جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ لیکن وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری ان سے روایت کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

۷۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَاسُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَاحَرَّمَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَاالْحَدِيْثُ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَحَجَّاجُ الصَّوَّافِ هُوَحَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ وَاَبُو عُثْمَانَ اسْمُهُ مَيْسَرَةُ وَحَجَّاجُ يُكْنٰى اَبَاالصَّلْتِ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ.

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْعِيْسٰى نَااَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ فَقَالَ هُوَفَطِنٌ كَيِّسٌ.

۷۹۳: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ مَنِيْعٍ نَااَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّاوَمَعَهَااَبُوْهَااَوْاَخُوْهَا اَوْزَوْجُهَااَوِابْنُهَا اَوْذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَاتُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّامَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّامَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَرْاَةِ اِذَاكَانَتْ مُوْسِرَةً وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ هَلْ تَحُجُّ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ

۷۹۲: باب غیرت کے بارے میں

۱۱۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت غیرت والا ہے اسی طرح مؤمن بھی غیرت مند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس وقت غیرت آتی ہے جب مؤمن وہ کام کرے جواس پر حرام ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن کثیر بھی یہ حدیث ابوسلمہؓ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابوبکرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتی ہیں یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حجاج صواف، حجاج بن ابوعثمان ہیں ان کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوصلت ہے یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۱۶۸: روایت کی علی بن عبداللہ مدنی نے کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ذہین اور ہوشیار ہیں۔

۷۹۳: باب عورت کا اکیلے سفر کرنا صحیح نہیں

۱۱۶۹: حضرت ابوسعیدؓ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی ایسی عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر یمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیدہ کا سفر اپنے والد بھائی، شوہر بیٹے یا کسی محرم کو ساتھ لیے بغیر کرے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کوئی عورت ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ محرم کے بغیر عورت کے سفر کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عورت حج کی استطاعت رکھتی ہو اور اسکا کوئی محرم نہ ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس پر حج فرض نہیں کیونکہ محرم کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں " مَن

الْعِلْمِ لَايحبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ لِاَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِيْلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً فَقَالُوْا اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ فَلَمْ تَسْتَطِعْ اِلَيْهِ سَبِيْلاً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ الطَّرِيْقُ اٰمِنًا فَاِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ.

اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً ''یعنی حج اس پر فرض ہے جس میں جانے کی استطاعت ہو اور یہ عورت استطاعت نہیں رکھتی کیونکہ اسکا کوئی محرم نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر راستے میں امن ہوتو وہ حج کے قافلے کے ساتھ جائے۔ امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَابِشْرُبْنُ عُمَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر ایک رات و دن کا (بھی) سفر نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

۷۹۴: باب غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَبْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَآءِ عَلٰى نَحْوِ مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْحَمْوُ يُقَالُ الْحَمْوُ اَخُو الزَّوْجِ كَاَنَّهُ كَرِهَ لَهُ اَنْ يَّخْلُوَ بِهَا.

۱۱۷۱: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے پرہیز کرو۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حمو (یعنی شوہر کا باپ، بھائی اور عزیز و اقارب) کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا حمو تو موت ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ جابرؓ اور عمرو بن عاصؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے ممانعت کا مطلب اسی طرح ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی تنہا عورت کے پاس ہوتو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ ''حمو'' کے معنیٰ خاوند کے بھائی کے ہیں گویا کہ آپ ﷺ نے دیور کو اپنی بھاوجہ کے پاس تنہا ٹھہرنے سے منع فرمایا۔

۷۹۵: بَابٌ

۷۹۵: باب

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ نَاعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا

۱۱۷۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن عورتوں کے شوہر گھروں میں موجود نہ ہوں اُن کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے لئے بھی ایسا

وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِيْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَقُوْلُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ يَعْنِيْ فَاَسْلَمُ اَنَا مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ فَالشَّيْطَانُ لَا يُسْلِمُ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ وَالْمُغِيْبَةُ الْمَرْاَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ زَوْجُهَا غَائِبًا وَالْمُغِيْبَاتُ جَمَاعَةُ الْمُغِيْبَةِ.

ہے۔ فرمایا ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد فرمائی اور میں اس سے محفوظ ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض علماء مجالد بن سعید کے حافظے میں کلام کرتے ہیں۔ علی بن خشرم، سفیان بن عیینہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے اس قول "کہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی" کا مقصد یہ ہے کہ میں اس کے شر سے محفوظ ہو گیا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا۔ مغیبات مغیبہ کی جمع ہے اور مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو۔

۷۹۶: بَابٌ

۷۹۶: باب

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۱۷۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے۔ کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۷: بَابٌ

۷۹۷: باب

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُؤْذِيْ اِمْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِوَايَةُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّامِيِّيْنَ اَصْلَحُ وَلَهٗ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ

۱۱۷۴: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ تو اس کی جنت والی بیوی (حور) کہتی ہے اللہ تجھے غارت کرے۔ اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچا کیونکہ وہ دنیا میں تیر مہمان ہے اور عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائیگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اسماعیل بن عیاشؒ کی اہل شام سے منقول احادیث زیادہ درست نہیں لیکن حجاز اور عراق والوں سے وہ منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب دودھ مرد کی طرف منسوب ہے۔ بعض صحابہ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں نے رضاعی رشتے والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ جبکہ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے۔ (۲) رضاعت کے ثبوت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ بعض علماء صحابہ کا اس پر عمل ہے جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک ایک عورت کی گواہی کافی نہیں۔ (۳) رضاعت کی حرمت صرف دو سال تک ہی ثابت ہوتی ہے۔ اس پر صحابہ اور اہل علم کا عمل ہے۔ اولاد صاحب فراش کے لئے ہے۔ اس پر اہل علم کا عمل ہے۔ (۴) خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کرنے والی عورت پر سخت وعید۔ (۵) غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت ممانعت۔ قابل توجہ امر یہ ہے کہ حضور نے دیور کی خاص طور پر نشان دہی فرمائی ہے جبکہ ہمارے ہاں اس رشتے کو عموماً نظرانداز کیا جاتا ہے جس کے بھیانک نتائج ہم بھگتتے رہے ہیں۔ اللہ محفوظ فرمائے۔

اَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَ اللِّعَانِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
طلاق اورلعان کے باب
جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۷۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ طَلَاقِ السُّنَّةِ

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ یُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَیُعْتَدُّ بِتِلْکَ التَّطْلِیْقَةِ قَالَ فَمِهْ اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۷۹۸: باب طلاقِ سنت

۱۱۷۵: حضرت یونس بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دیتا ہے۔ فرمایا تم عبداللہ بن عمرؓ کو جانتے ہو؟ انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی جس پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپؐ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا وہ طلاق بھی گنی جائے گی؟ فرمایا: خاموش رہو۔ اگر وہ عاجز ہو اور پاگل ہو جائیں تو کیا ان کی طلاق نہیں گنی جائے گی (یعنی طلاق گنی جائے گی)

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰی اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِی الْحَیْضِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِیُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْحَامِلًا حَدِیْثُ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَکَذٰلِکَ حَدِیْثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَدْرُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اِنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ اَنْ یُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَیْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهِیَ طَاهِرٌ فَاِنَّهُ یَکُوْنُ لِلسُّنَّةِ اَیْضًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ

۱۱۷۶: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی۔ جس پر حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا انہیں رجوع کرنے کا حکم دو۔ پھر حاملہ ہونے یا حیض سے پاک ہونے کی صورت میں طلاق دیں۔ حضرت یونس بن جبیر کی بن عمرؓ اور سالم کی اپنے والد سے مروی حدیث دونوں حسن صحیح ہیں۔ یہ دوسری حدیث حضرت ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ اس پر علماء صحابہ اور دیگر علماء کا عمل ہے۔ کہ طلاق سنت یہی ہے کہ ایسے طہر (یعنی پاکیزگی کے ایام) میں طلاق دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایک طہر میں تین طلاق دینا بھی سنت ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ طلاق

بَعْضُهُمْ لَا يَكُوْنُ ثَلَاثًا لِلسُّنَّةِ اِلَّا اَنْ يُّطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَقَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاِسْحَاقَ وَقَالُوْا فِيْ طَلَاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتٰى شَآءَ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيْقَةً.

سنت اسی صورت میں ہوگی۔ کہ ایک ہی طلاق دے۔ثوریؒ، اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ حاملہ عورت کو جس وقت چاہے طلاق دے۔امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔بعض علماء کے نزدیک اسے ہر ماہ میں ایک طلاق دی جائے۔

۷۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ

۷۹۹: باب جو شخص اپنی بیوی کو" البتہ" کے لفظ سے طلاق دے

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا اَرَدْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ فِيْ طَلَاقِ الْبَتَّةِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ اِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَاِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَاِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ اِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ اِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَاِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَيْنِ وَاِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ.

۱۱۷۷: حضرت عبداللہ بن یزید بن رکانہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو البتہ طلاق دی (یوں کہا تجھ پر طلاق ہے یا مطلقہ ہے البتہ) آپؐ نے پوچھا اس سے تمہاری مراد کتنی طلاقیں تھیں۔ میں نے کہا: ایک۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ پس آپؐ نے فرمایا وہی ہوگی جو تم نے نیت کی (یعنی ایک طلاق ہی واقع ہوئی ہے) اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علماء صحابہؓ اور دوسرے علماء کا لفظ البتہ کے استعمال میں اختلاف ہے کہ اس سے کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس سے تین طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ طلاق دینے والے کی نیت کا اعتبار ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی ہو تو ایک اور اگر تین کی نیت ہو تو تین واقع ہوتی ہیں لیکن اگر دو کی نیت کرے تو ایک طلاق ہی واقع ہوگی۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں اگر لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دے اور عورت سے صحبت کر چکا ہو تو تین طلاق واقع ہوجائیں گی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک طلاق کی نیت ہو تو ایک واقع ہوگی اور رجوع کا اختیار باقی رہے گا اور اگر دو کی نیت ہو تو دو اور اگر تین طلاق کی نیت کرے تو تین واقع ہوں گی۔

۸۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ

۸۰۰: باب عورت سے کہنا کہ

اَمْرُکِ بِیَدِکِ

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ نَصْرِبْنِ عَلِیٍّ نَاسُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَاحَمَّادُبْنُ زَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَیُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ اَحَدًا قَالَ فِیْ اَمْرُکِ بِیَدِکِ اَنَّهَا ثَلَاثٌ اِلَّاالْحَسَنَ قَالَ لَا اِلَّاالْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا اِلَّامَاحَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ کَثِیْرٍ مَوْلٰی بَنِیْ سَمُرَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ اَیُّوْبُ فَلَقِیْتُ کَثِیْرًا مَوْلٰی بَنِیْ سَمُرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَلَمْ یَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰی قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِیَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ بِهٰذَا وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَوْقُوْفٌ وَلَمْ یُعْرَفْ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا وَکَانَ عَلِیُّ بْنُ نَصْرٍ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِیْثٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ اَمْرُکِ بِیَدِکِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ هِیَ وَاحِدَةٌ هُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَعَلَ اَمْرَهَا بِیَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا وَاَنْکَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ لَمْ اَجْعَلْ اَمْرَهَا بِیَدِهَا اِلَّا فِیْ وَاحِدَةٍ اسْتُحْلِفَ الزَّوْجُ وَکَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ یَمِیْنِهٖ وَذَهَبَ سُفْیَانُ وَاَهْلُ الْکُوْفَةِ اِلٰی قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِاللّٰهِ وَاَمَّا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ فَقَالَ الْقَضَاءُ مَاقَضَتْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاَمَّا اِسْحٰقُ فَذَهَبَ اِلٰی قَوْلِ بْنِ عُمَرَ.

تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے

۱۱۷۸: حماد بن زید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایوب سے پوچھا کیا آپ حسنؒ کے علاوہ کسی اور شخص کو جانتے ہیں جس نے کہا کہ ''بیوی سے یہ کہنے سے کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے'' تین طلاق واقع ہوجاتی ہیں۔ فرمایا ''میں حسن کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔ پھر فرمایا اے اللہ بخشش فرما۔ مجھے یہ حدیث قتادہ سے پہنچی انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین طلاقیں ہوگئیں۔ ایوب کہتے ہیں میں نے کثیر سے ملاقات کر کے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر میں حضرت قتادہؓ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے فرمایا کہ کثیر بھول گئے ہیں۔ یہ حدیث ہم صرف سلیمان بن حرب کی حماد بن زید سے روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے بھی سلیمان بن حرب، حماد بن زید سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ حضرت ابوہریرہؓ پر موقوف ہے یعنی حضرت ابوہریرہؓ کا قول ہے۔ علی بن نصر حافظ اور صاحب حدیث ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو اختیار دیتے ہوئے یہ کہے کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں''۔ بعض علماء صحابہؓ جن میں حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ اس سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور یہ تابعین اور ان کے بعد کے علماء میں سے کئی حضرات کا قول ہے۔ عثمان بن عفانؓ اور زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ فیصلہ وہی ہوگا جو عورت کرے گی۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے، وہ خود کو تین طلاق دے دے تو اس صورت میں اگر خاوند کا دعویٰ ہو کہ اس نے صرف ایک ہی طلاق کا اختیار دیا تھا تو اس سے قسم لی جائے گی اور اسی کے قول کا اعتبار ہوگا۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام اسحٰقؒ حضرت ابن عمرؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۸۰۱. بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخِيَارِ

۱۱۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ اَفَكَانَ طَلَاقًا

۱۱۸۰. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْخِيَارِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُمَا قَالَا إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَرُوِيَ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا اَيْضًا وَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اِنَّهُ قَالَ إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَّاِنْ اِخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ وَذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلٰى قَوْلِ عُمَرَ وَ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَقَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَذَهَبَ اِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ.

۸۰۱. باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینا

۱۱۷۹. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو اختیار کیا۔ تو کیا یہ طلاق ہوئی۔

۱۱۸۰: مسروق حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بیوی کو اختیار دینے کے مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے اور وہ خود کو طلاق دے دے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ ایک طلاق رجعی بھی دے سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ بھی نہیں۔ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اگر وہ خود کو اختیار کرے گی تو ایک طلاق بائن اور اگر وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا اختیار کرے گی تو ایک طلاق رجعی ہوگی۔ حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک اور اگر خود کو اختیار کرے گی تو تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔ اکثر فقہاء وعلماء صحابہؓ اور تابعینؒ نے اس باب میں حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کا قول اختیار کیا ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ بن حنبلؒ حضرت علیؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۸۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَاسُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاجَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسُكْنٰى لَكِ وَلَانَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ

۸۰۲: باب جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کا نان نفقہ اور گھر شوہر کے ذمہ نہیں

۱۱۸۱: حضرت شعبی کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے فرمایا میرے شوہر نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مجھے تین طلاقیں دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے نہ تو گھر ہے اور نہ نفقہ۔ مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے جب ابراہیم سے اس حدیث کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم

كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِىْ اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ.

اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے۔ جس کے متعلق ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اسے یاد بھی ہے یا بھول گئی ہے۔ حضرت عمرؓ تین طلاق والی کو گھر اور کپڑا دیتے تھے۔ (یعنی شوہر کے ذمہ لگایا کرتے تھے)

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ وَاِسْمَاعِيْلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَنَا دَاوُدُ اَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ وَخَاصَمَتْهُ فِى السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ وَفِىْ حَدِيْثِ دَاوُدَ وَاَمَرَنِىْ اَنْ اَعْتَدَّ فِىْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالُوْا لَيْسَ لِلْمُطَلَّقَةِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ اِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ قَالُوْا هُوَ الْبَذَاءُ اَنْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِاَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنٰى لِمَا كَانَتْ تَبْذُوْ عَلٰى اَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قِصَّةِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

۱۱۸۲: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ میں فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے آپؓ کے معاملے میں کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ کہا کہ میرے خاوند نے مجھے لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دی تھی (یعنی تین طلاقیں) تو میں نے ان سے نان نفقہ اور گھر کے لئے جھگڑا کیا۔ لیکن نبی اکرمؐ نے گھر اور نان، نفقہ نہ دیا۔ داؤد کی حدیث میں یہ بھی ہے "پھر مجھے حکم دیا کہ ام مکتوم کے گھر عدت کے دن گزاروں۔ یہ حدیث حسن صحیح حسن ہے بصریؒ، عطاء بن ابی رباح احمد اور اسحٰق وغیرہ کا یہی قول ہے کہ جب شوہر کے پاس رجوع کا اختیار باقی نہ رہے تو رہائش اور نان نفقہ بھی اس کے ذمہ نہیں رہتا لیکن بعض علماء صحابہؓ جن میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ تین طلاق کے بعد بھی عدت پوری ہونے تک گھر اور نان نفقہ مہیا کرنا شوہر کے ذمہ ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ شوہر کے ذمے صرف رہائش کا بندوبست رہ جاتا ہے نان نفقہ کی ذمہ داری نہیں۔ مالکؒ ولیث بن سعدؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ اپنے قول کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا " لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ " (تم اپنی عورتوں کو گھروں سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ نکلیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ شوہر سے بدکلامی کریں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت فاطمہ بنت قیس کو اس لیے گھر نہیں دلوایا کہ وہ اپنے شوہر سے سخت کلامی کرتی تھیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس کے واقعہ پر مشتمل حدیث کی رو سے ایسی عورت کیلئے نفقہ بھی نہیں۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ ایک وقت تین طلاقیں دینا حرام اور بدعت ہے امام احمد کی بھی ایک روایت اس کے مطابق ہے حضرات صحابہ کرام میں سے حضرت عمر فاروق، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اس طرح طلاق دینا جائز ہے اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دے یا ایک مجلس میں الگ الگ تین دے تو تین واقع ہوتی ہیں تو چاروں اماموں کا مذہب یہ ہے کہ اس طرح تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور عورت مغلظہ ہو جائے گی ان کے دلائل یہ ہیں (۱) بخاری کی روایت ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے دوسرا نکاح کیا اس عورت کو دوسرے شوہر نے طلاق دیدی حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ یہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہوگی؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں حلال ہوگی یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس کا شہد نہ چکھ لے جس طرح پہلے نے چکھا تھا اور بھی متعدد احادیث جمہور ائمہ کی دلیل ہیں (۲) فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ مطلقہ رجعیہ اور حاملہ کو مدت کے دوران نفقہ اور سکنی (رہائش) دونوں کی مستحق ہوتی ہے البتہ جس عورت کو بائنہ طلاق ہوئی ہو اور وہ غیر حاملہ ہو اس کا نفقہ اور رہائش بھی مطلق شوہر پر واجب ہے یہ مذہب امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا ہے امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود کا بھی یہی مسلک ہے نیز سفیان ثوری ابراہیم نخعی ابن شبرمہ ابن ابی لیلی وغیرہ بھی اس مسلک کے قائل ہیں امام احمد بن حنبل اور اہل ظاہر کا مسلک یہ ہے کہ اس کے لئے نفقہ نہ سکنی (رہائش) ہے حضرت علی حضرت ابن عباس اور حضرت جابر کی طرف بھی یہی قول منسوب ہے۔ ان کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت ہے۔ حنفیہ کی دلیل سورہ بقرہ کی آیت ۲۴ کہ مطلقہ عورتوں کے لئے متاع ہے دستور کے مطابق ہے اس آیت میں متاع سے مراد نفقہ اور سکنی دونوں مراد ہیں۔ دوسری دلیل سورہ طلاق کی آیت کریمہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ عورتوں کو اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق رہائش دو اور ان کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ امام جصاص نے اس آیت سے تین طریقوں سے سکنی اور نفقہ ثابت فرمایا ہے رہی حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت سو اس کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں (۱) بخاری جلد۲ صفحہ۸۰۲ میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت قیس اپنے شوہر کے گھر میں تنہا ہونے کی وجہ سے وحشت محسوس کرتی تھیں اس لئے آپ ﷺ نے ان کو حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر عدت گذارنے کی اجازت دی۔ رہا نفقہ کا معاملہ تو جب سکونت ختم ہوگئی تو خرچہ بھی ختم ہوگیا۔

۸۰۳: بَابُ مَاجَاءَ لَاطَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

۱۸۳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِاِبْنِ اٰدَمَ فِيْمَالَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهٗ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهٗ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي

۸۰۳: باب نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی

۱۱۸۳: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدم جس چیز پر ملکیت نہیں رکھتا اس میں اس کی نذر صحیح نہیں۔ اسی طرح ایسے غلام یا باندی کو آزاد کرنا بھی صحیح نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔ اس باب میں حضرت علی، معاذ، جابر، ابن عباس اور عائشہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے۔ اس باب میں یہ اصح حدیث ہے۔ اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا یہی قول ہے۔ علی بن ابی طالب، ابن عباس، جابر

هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَآءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمَنْصُوْبَةِ اَنَّهَا تَطْلُقُ وَ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا وَقَّتَ نُزِّلَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ اِذَا سَمّٰى امْرَاَةً بِعَيْنِهَا اَوْ وَقَّتَ وَقْتًا اَوْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتُ مِنْ كُوْرَةِ كَذَا فَاِنَّهٗ اِنْ تَزَوَّجَ فَاِنَّهَا تَطْلُقُ وَاَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَشَدَّدَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَالَ اِنْ فَعَلَ لَا اَقُوْلُ هِيَ حَرَامٌ وَذُكِرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ اَنْ لَّا يَتَزَوَّجَ ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَ هَلْ لَهٗ رُخْصَةٌ بِاَنْ يَاْخُذَ بِقَوْلِ الْفُقَهَآءِ الَّذِيْنَ رَخَّصُوْا فِيْ هٰذَا فَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اِنْ كَانَ يَرٰى هٰذَا الْقَوْلَ حَقًّا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُبْتَلٰى بِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَهٗ اَنْ يَاْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَاَمَّا مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِهٰذَا فَلَمَّا ابْتُلِيَ اَحَبَّ اَنْ يَاْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَلَا اَرٰى لَهٗ ذٰلِكَ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ تَزَوَّجَ لَا اٰمُرُهٗ اَنْ يُفَارِقَ امْرَاَتَهٗ وَقَالَ اِسْحَاقُ اَنَا اُجِيْزُ فِي الْمَنْصُوْبَةِ لِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ تَزَوَّجَهَا لَا اَقُوْلُ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ وَوَسَّعَ اِسْحَاقُ فِيْ غَيْرِ الْمَنْصُوْبَةِ.

بن عبداللہ، سعید بن مسیّب حسنؒ، سعید بن جبیرؒ علی بن حسینؒ، شریحؒ اور جابر بن زید سے بھی یہی منقول ہے۔ کئی فقہاء تابعین وشافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ اگر عورت یا قبیلے کا تعین کر کے کہے (یعنی یہ کہ فلاں قبیلہ کی عورت سے نکاح کروں تو طلاق ہے) تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی جیسے ہی وہ نکاح کرے گا طلاق واقع ہو جائے گی۔ ابراہیم نخعی، شعبی اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ کوئی وقت مقرر کریگا تو طلاق ہو جائے گی۔ سفیان ثوریؒ اور مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ کہ جب کسی خاص عورت کا نام لے یا کوئی وقت مقرر کرے یا کہے اگر میں فلاں شہر کی عورت سے نکاح کروں (تو اسے طلاق ہے) ان صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی۔ ابن مبارک اس مسئلے میں شدت اختیار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے وہ عورت حرام بھی نہیں ہوتی۔ واقعہ یہ ہے کہ ابن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص نکاح نہ کرنے پر طلاق کی قسم کھالے۔ یعنی کہے کہ اگر میں نے نکاح کیا تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر اسے نکاح کا خیال آیا تو کیا اس کے لئے ان فقہاء کے قول پر عمل جائز ہے جو اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارکؒ نے فرمایا اگر وہ اس مسئلے میں مبتلا ہونے سے پہلے ان کے قول کو صحیح سمجھتا تھا تو اب بھی اس پر عمل کر سکتا ہے لیکن اگر پہلے اجازت نہ دینے والے فقہاء کے قول کو ترجیح دیتا تھا تو اب بھی اجازت دینے والے فقہاء کے قول پر عمل جائز نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے نکاح کر لیا تو میں اس کو بیوی چھوڑنے کا حکم نہیں دیتا۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ میں کسی متعین قبیلے، شہر یا عورت کے متعلق حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کی بنا پر اجازت دیتا ہوں اور اگر وہ نکاح کرے۔ تو میں نہیں کہتا کہ عورت اس پر حرام ہے۔ غیر منسوبہ عورت کے بارے میں بھی اسحٰقؒ نے وسعت دی ہے۔

۸۰۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ طَلَاقَ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ

۸۰۴: باب لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ نَا اَبُوْ

۱۱۸۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عاصِمٍ عنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ نَا مُظَاهِرُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى وَاَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا مُظَاهِرٌ بِهٰذاوفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُظَاهِرِبْنِ اَسْلَمَ وَمُظَاهِرٌ لَا نَعْرِفُ لَهُ فِي الْعِلْمِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ.

نے فرمایا کہ لونڈی کی طلاق دوطلاقیں ہیں اور اس کی عدت دوحیض ہے۔ محمد بن یحیٰی کہتے ہیں کہ ہم کو اس حدیث کی خبر ابو عاصم نے دی او انہوں نے مظاہر سے روایت کی اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا غریب ہے۔ ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۸۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَاَتِه

۸۰۵: باب کوئی شخص اپنے دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے

۱۱۸۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهِ اَنْفُسُهَا مَالَمْ تَكَلَّمْ بِهِ اَوْتَعْمَلْ بِه هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا حَتّٰى يَتَكَلَّمَ.

۱۱۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کے دلوں میں آنے والے خیالات پر پکڑ نہیں کرتے جب تک زبان سے نہ نکالیں یا اس پر عمل نہ کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دل میں طلاق دے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک زبان سے طلاق کے الفاظ ادا نہ کرے۔

۸۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

۸۰۶: باب ہنسی اور مذاق میں بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَدْرَكَ حَدِيْثِيِّ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو نیت کے ساتھ تو واقع ہوتی ہی ہیں مذاق میں بھی واقع ہوجاتی ہیں طلاق، نکاح اور طلاق کے بعد رجوع کرنا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس پر اہل علم صحابہ کرامؓ وغیرہ کا عمل ہے۔ عبدالرحمن، عبدالرحمٰن بن حبیب بن ادرک بن ماھک ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَعَبْدُ الرَّحْمنِ هُوَ ابْنُ حبِيْبِ بْنِ اَدْرَكَ وَابْنُ ماهكَ هُوَ يُوْسُفُ ابْنُ ما هَكَ.

در میرے نزدیک ابن ماهک سے مراد یوسف بن ماهک ہے۔

۸۰۷: بَاب مَاجَاءَ فِي الْخُلَعِ

۸۰۷: باب خلع کے بارے میں

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى عَنْ سُفْيَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ وَهُوَ مَوْلَى الِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ الصَّحِيْحُ اَنَّهَا اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

۱۱۸۷: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے شوہر سے خلع لیا۔ پھر آپ نے انہیں حکم دیا یا انہیں حکم کیا گیا کہ وہ ایک حیض تک عدت میں رہیں۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی صحیح روایت یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ قَالَ اِسْحَاقُ وَاِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰى هٰذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ.

۱۱۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ثابت بن قیس کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ،یک حیض عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ خلع لینے والی عورت کی عدت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کی عدت بھی مطلقہ کی طرح ہے۔ ثوریؒ، اہل کوفہ (احناف)، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک خلع لینے والی عورت کی عدت ،یک حیض ہے۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اس مسلک پر عمل کرے تو یہی قوی مسلک ہے۔

خلاصۃ الباب: لفظ ''خُلع'' ''خَلْعٌ'' سے نکلا ہے جس کے معنی اتارنے کے ہیں اور مناسبت یہ ہے کہ قرآن کریم نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے اور خلع کے ذریعے ایک دوسرے سے علیحدگی لباس اتار دینے کے مترادف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک حدیث باب میں ''حیضہ'' سے مراد جنس حیض ہے نیز یہ خبر واحد ہے نص قرآنی سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۸ پ۲۔ میں ہے طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو نکاح سے روکے رکھیں کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ جمہور ائمہ کے نزدیک خلع طلاق ہے۔

۸۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُخْتَلِعَات

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ دَوَّادَبْنِ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِى الْخَطَّابِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَا فِقَاتُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۸۰۸: باب خلع لینے والی عورتیں

۱۱۸۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلع لینے والی عورتیں منافق ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو عورت بغیر عذر کے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرے گی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گی۔

۱۱۹۰: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر سے بغیر عذر کے طلاق لیتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث ایوب، ابوقلابہ سے وہ ابواسماء سے اور وہ ثوبان سے نقل کرتے ہیں۔ بعض نے اس سند کے ساتھ ایوب سے غیر مرفوع روایت کی۔

۸۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ مُدَارَاةِ النِّسَآءِ

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِى ابْنُ اَخِى ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰى عِوَجٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَآئِشَةَ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۸۰۹: باب عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

۱۱۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر اسی طرح چھوڑ دے گا تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ، سمرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۸۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِى الرَّجُلِ يَسْاَلُهُ اَبُوْهُ اَنْ يُطَلِّقَ امْرَاَتَهُ

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا

۸۱۰: باب جس کو باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو

۱۱۹۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میری ایک بیوی تھی

ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِی امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِیْ یَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِیْ اَنْ اُطَلِّقَهَا فَاَبَیْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَاَتَكَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ.

جس سے مجھے محبت تھی ۔ میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا۔ میں نے انکار کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرؓ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۱۱: بَابُ مَاجَاءَ لَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا

۸۱۱: باب عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِیَٔ مَافِیْ اِنَائِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۱۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ وہ اٹھائے جو اس کے برتن میں ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۸۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ

۸۱۲: باب پاگل کی طلاق

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ عَنْ عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهِ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِیْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِیْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهِ لَا یَجُوْزُ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ مَعْتُوْهًا یُفِیْقُ الْاَحْیَانَ فَیُطَلِّقُ فِیْ حَالِ اِفَاقَتِهِ .

۱۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتوہ (جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو) کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور حدیثیں بھول جاتے ہیں۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ دیوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی مگر وہ دیوانہ جسے کبھی کبھی ہوش آجاتا ہو اور وہ اسی حالت میں طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

خلاصۃ الباب : حدیث باب میں ''معتوہ'' سے مراد مجنون ہے۔ مجنون و معتوہ کی طلاق کے واقع نہ ہونے پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم

۸۱۳: بَابُ

۱۱۹۵: حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ ثَنا يَعْلَى بْنُ شَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاتَهُ مَاشَآءَ اَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَاتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْنَ مِنِّيْ وَلَا آوِيْكِ اَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْاَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلاً مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ.

۸۱۳: باب

۱۱۹۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو جتنی بار چاہتا طلاقیں دے دیتا اور پھر عدت کے دوران رجوع کر لیتا تو وہ اس کی بیوی رہتی۔ اگرچہ اس نے سو بار یا اس سے زیادہ مرتبہ طلاقیں ہی کیوں نہ دی ہوتیں۔ یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا خدا کی قسم میں تمہیں کبھی طلاق نہ دوں گا تاکہ تو مجھ سے جدا نہ ہو جائے لیکن اس کے باوجود تجھ سے کبھی نہیں ملوں گا۔ اس نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا وہ اس طرح کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا اور پھر جب تمہاری عدت پوری ہونے والی ہوگی تو میں رجوع کروں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور انہیں بتایا تو وہ خاموش رہیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہیں یہ واقعہ سنایا گیا لیکن نبی اکرم ﷺ بھی خاموش رہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ...'' (طلاق دو ہی مرتبہ ہے۔ اس کے بعد یا تو قاعدے کے مطابق رکھ لو یا احسن طریقے سے چھوڑ دو)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے طلاق کا حساب رکھنا شروع کر دیا۔ جو طلاق دے چکے تھے انہوں نے بھی اور جنہوں نے نہیں دی تھی انہوں نے بھی۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ شَبِيْبٍ.

ابوکریب، محمد بن علاء، عبداللہ بن ادریس سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث یعلیٰ بن شعیب کی حدیث سے اصح ہے۔

۸۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

۱۱۹۶: حدثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَ

۸۱۴: باب وہ حاملہ جو خاوند کی وفات کے بعد بچنے

۱۱۹۶: ابوسنابل بن بعکک سے روایت ہے کہ سبیعہ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے تیئس یا پچیس دن بعد ولادت ہوئی۔ پھر جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں تو نکاح کے لئے

فَاتَ زَوْجُهَا بِثَلٰثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا اَوْخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّقَتْ لِلنِّكَاحِ فَاُنْكِرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا.

زینت اختیار کی لیکن لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ جب یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی عدت پوری ہو چکی ہے اگر وہ نکاح کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَبِي السَّنَابِلِ حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَسْوَدِ شَيْئًا عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ لَا اَعْرِفُ اَنَّ اَبَا السَّنَابِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّ لَهَا التَّزْوِيْجُ وَاِنْ لَمْ تَكُنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۱۹۷: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شعبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند اس باب میں ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے ۔ابوسنابل کی حدیث اس سند سے مشہور اور غریب ہے۔ ہمیں اسود کی ابو سنابل سے اس حدیث کے علاوہ کسی روایت کا علم نہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ مجھے علم نہیں کہ ابوسنابلؓ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حاملہ عورت کا خاوند اگر فوت ہو جائے تو وہ ولادت کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اگر چہ اس کی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ اور دیگر اہل علم سے منقول ہے کہ وہ زیادہ تاخیر والی عدت گزارے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ حاملہ عورت کی عدت ولادت سے پوری ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَاسَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۱۹۸: حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ نے آپس میں اس عورت کا تذکرہ کیا جو حاملہ ہو اور اس کا شوہر فوت ہو جائے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ اس کی عدت دو عدتوں میں سے زیادہ عدت ہوگی یعنی ولادت یا عدت کے دنوں میں سے جس میں زیادہ دن ہوں گے وہی اس کی عدت ہے۔ ابوسلمہؓ نے کہا اس کی عدت ولادت تک ہے۔ جب پیدائش ہوگی تو وہ حلال ہوگئی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابوسلمہؓ کے ساتھ ہوں پھر انہوں نے ام سلمہؓ کے پاس کسی شخص کو یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا سبیعہ اسلمیؓ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے چند دن بعد ولادت ہوئی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو نبی اکرم ﷺ

حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

نے انہیں نکاح کرنے کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

۸۱۵: باب جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلٰثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ فِي الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَآءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فُرَيْعَةَ ابْنَةِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ اُخْتِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَدِيْثُ زَيْنَبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۱۹۹: حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابوسلمہؓ نے انہیں ان تین حدیثوں کے متعلق بتایا۔ حمید فرماتے ہیں حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ میں ام المومنین ام حبیبہؓ کے والد حضرت ابوسفیان کی وفات پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق ایک خوشبو کی زردی تھی یا کچھ اور تھا۔ انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینب بنت ابوسلمہؓ فرماتی ہیں زینب بنت جحشؓ کی وفات پر میں ان کے پاس گئی انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ کسی مومنہ عورت کے لئے میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں صرف اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینبؓ کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہؓ سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری لڑکی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا نہیں۔ پھر فرمایا یہ چار ماہ دس دن ہیں اور زمانہ جاہلیت میں تم ایک سال گزارنے پر اونٹ کی میگنیاں پھینکتی تھیں۔ اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان (جو ابوسعید خدریؓ کی بہن ہیں)

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَتَّقِيْ فِيْ عِدَّتِهَا الطِّيْبَ وَالزِّيْنَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ.

اور حفصہ بنت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث زینب حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے وہ خوشبو اور زیبائش سے پرہیز کرے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۸۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ

۸۱۶: باب جس آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار[1] کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا وَاقَعَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۱۲۰۰: حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایسے شخص پر دو کفارے واجب ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۲۰۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد اس سے صحبت کر بیٹھا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے صحبت کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔ تمہیں کس چیز نے اس پر مجبور کیا۔ وہ کہنے لگا میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا اب اللہ کا حکم پورا کرنے (یعنی کفارہ ادا کرنے) سے پہلے اس کے پاس نہ جانا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

[1] ظہار کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو کسی ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہے یا اس کے برابر کہنا۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں یا میری بہن وغیرہ کی طرح حرام ہے۔ اس میں اگر اس کی طلاق کی نیت نہیں تھی تو یہ ظہار ہے ورنہ پھر طلاق واقع ہو جائیگی۔ اب یہ شخص اپنی بیوی سے اس وقت تک جماع نہیں کر سکتا جب تک کفارہ ادا نہ کرے اور یہ کفارہ ایک غلام آزاد کرنا اگر نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

۸۱۷. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

۱۲۰۲. حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّارُ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ ثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرِ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَبَنِيْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلاً فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْسِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرِ الْبَيَاضِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ.

۸۱۷: باب کفارہ ظہار کے بارے میں

۱۲۰۲: حضرت ابوسلمہؓ اور محمد بن عبدالرحمنؒ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو بیاضہ کے ایک شخص سلمان بن صخر انصاری نے اپنی بیوی سے کہا کہ رمضان گزارنے تک تم مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہو لیکن ابھی آدھا رمضان ہی گزرا تھا کہ بیوی سے رات کو صحبت کرلی۔ اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ اس نے عرض کیا میں نہیں کرسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دو مہینے کے متواتر روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا مجھ میں اتنی قوت نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کیا میرے پاس اس کی بھی قوت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو کو حکم دیا کہ اسے یہ (کھجوروں کا) ٹوکرا دے دو۔ اس میں پندرہ یا سولہ صاع ہوتے ہیں جو ساٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ اہل علم کا ظہار کے کفارے کے متعلق اسی حدیث پر عمل ہے۔

۸۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِيْلَاءِ

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ ثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَنَسٍ حَدِيْثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ

۸۱۸: باب ایلاء عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا

۱۲۰۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا اور انہیں اپنے اوپر حرام کرلیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کا کفارہ ادا کیا اور جس چیز کو حرام کیا تھا اسے حلال کیا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ مسلمہ بن عقیل کی داؤد سے منقول حدیث علی بن مسہر وغیرہ داؤد سے منقول حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کیا الخ اس حدیث میں مسروق کے عائشہؓ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں اور یہ حدیث مسلمہ کی حدیث سے

عَائِشَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَالْاِيْلَاءُ اَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَقْرُبَ امْرَاَتَهُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاَكْثَرَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْهِ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ يُوْقَفُ فَاِمَّا اَنْ يَفِيْئَ وَاِمَّا اَنْ يُّطَلِّقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

زیادہ صحیح ہے۔ ایلاء کی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ چار مہینے یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے قریب بھی نہیں جائے گا پھر چار مہینے گزر جانے کے بعد عورت کے قریب نہ جائے تو کیا حکم ہے؟ اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ چار ماہ گزر جانے پر تو وہ ٹھہر جائے یا تو رجوع کرے یا طلاق دے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ چار ماہ گزرنے پر ایک طلاق بائن خود بخود واقع ہو جائے گی۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔

۸۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي اللِّعَانِ

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مَكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ مَاجَاءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَ اِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ

۸۱۹: باب لعان

۱۲۰۴: حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے لعان کرنے والے میاں بیوی کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے یا نہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا کہوں۔ پس میں اٹھا اور عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں پہنچ کر اجازت مانگی تو مجھے کہا گیا کہ وہ اس وقت قیلولہ کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے میری گفتگو سن لی اور فرمایا ابن جبیر آ جاؤ یقیناً تم کسی کام کے لئے ہی آئے ہو گے۔ کہتے ہیں میں اندر داخل ہوا تو وہ اونٹ پر ڈالنے والی چادر بچھا کر آرام کر رہے تھے میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ آپ نے فرمایا ''سبحان اللہ'' ہاں فلاں بن فلاں نے یہ مسئلہ سب سے پہلے پوچھا وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھے تو کیا کرے؟ اگر وہ کچھ کہے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو ایسے معاملے میں خاموش رہنا بہت مشکل ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا نبی اکرمؐ اس وقت خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر حاضر

ـه فانزل اللّٰه هذه الايات الّتي في سورة النّور والّذين يرمُون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الّا انفسهم حتّى ختم الايات فدعى الرّجل فتلا الايات عليه ووعظه وذكّره واخبره انّ العذاب الدّنيا اهون من عذاب الاخرة فقال لا والّذي بعثك بالحقّ ما كذبت عليها ثمّ ثنى بالمرأة و وعظها وذكّرها واخبرها انّ عذاب الدّنيا اهون من عذاب الاخرة فقالت لا والّذي بعثك بالحقّ ما صدق قال فبدأ بالرّجل فشهد اربع شهادات باللّٰه انّه لمن الصّادقين والخامسة انّ لعنة اللّٰه عليه ان كان من الكاذبين ثمّ ثنى بالمرأة فشهدت اربع شهادات باللّٰه انّه لمن الكاذبين والخامسة انّ غضب اللّٰه عليها ان كان من الصّادقين ثمّ فرّق بينهما وفي الباب عن سهل بن سعد وابن عبّاس وحذيفة وابن مسعود حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم.

ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ جس چیز کے متعلق میں نے آپؐ سے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس پر سورہ نور کی آیات نازل ہوئیں" وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ .. " (ترجمہ جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے علاوہ کوئی گواہ نہ ہو) آپؐ نے اسی آدمی کو بلایا اور اس کے سامنے آیات پڑھیں اور اسے وعظ ونصیحت کی اور فرمایا۔ دنیا کی تکلیف آخرت کے عذاب کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا میں نے اس پر تہمت نہیں لگائی۔ پھر نبی اکرمؐ نے وہی آیات عورت کے سامنے پڑھی اور اسے بھی اس طرح سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت آسان ہے۔ اس نے عرض کی نہیں یا رسول اللہؐ۔ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا ہے یہ شخص سچا نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے گواہی شروع کی اس نے چار بار اللہ کی قسم کے ساتھ گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت۔ پھر عورت نے اسی طرح کہا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (خاوند اور بیوی) کے درمیان تفریق فرمادی۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعدؓ، ابن عباسؓ، حذیفہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

١٢٠٥ حدّثنا قتيبة ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال لاعن رجل امرأته وفرّق النّبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم بينهما والحق الولد بالامّ هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم

۱۲۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو الگ کر دیا اور بچے کو ماں کے حوالہ کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

٨٢٠: باب ما جاء اين تعتدّ المتوفّى عنها زوجها

باب شوہر فوت ہو جائے تو عورت عدت کہاں گزارے

١٢٠٦: حدّثنا الانصاريّ ثنا معن ثنا مالك عن سعد بن اسحٰق بن كعب بن العجرة عن عمّته زينب بنت كعب بن عجرة انّ الفريعة بنت مالك

۱۲۰۶: حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید خدریؓ کی بہن فریعہ بنت مالک بن سنان نے انہیں بتایا کہ میں نے نبی

بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَاَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ . فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْفِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَبِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَانِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى بِهِ.

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے خاوند اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے تھے۔ جب وہ قدوم (ایک جگہ کا نام) پر پہنچے تو وہ انہیں مل گئے لیکن انہوں نے میرے شوہر کو قتل کر دیا۔ کیا میں اپنے رشتے داروں کے پاس بنوخدرہ چلی جاؤں کیونکہ میرے خاوند نے میرے لئے نہ مکان چھوڑا ہے اور نہ ہی نان نفقہ وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں چلی جاؤ۔ وہ فرماتی ہیں میں واپس لوٹی تو ابھی حجرے یا مسجد ہی میں تھی کہ آپ ﷺ نے مجھے بلایا یا کسی کو حکم دیا کہ مجھے بلائے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے اپنے شوہر کا سارا قصہ دوبارہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے گھر ٹھہری رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔ حضرت فریعہؓ فرماتی ہیں پھر میں نے اس کے گھر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ پھر جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے آدمی بھیج کر مجھ سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے آپؓ کو خبر دی۔ پس حضرت عثمانؓ نے اسی پر عمل کیا اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا۔ کہ عورت جس گھر میں ہو اسی میں اپنی عدت پوری کرے۔

۱۲۰۷ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سَعْدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَاِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

۱۲۰۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ سے اسی کے ہم معنیٰ حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ اسی گھر میں عدت پوری کرے اور اپنے شوہر کے گھر سے منتقل نہ ہو۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے۔ اگرچہ اپنے خاوند کے گھر عدت نہ گزارے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْبُیُوْعِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم
خرید وفروخت کے ابواب
جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۸۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الشُّبُھَاتِ

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِھَاتٌ لَایَدْرِیْ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ ھِیَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَکَھَا اسْتِبْرَاءً لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَیْئًا مِنْھَا یُوْشِکُ اَنْ یُّوَاقِعَ الْحَرَامَ کَمَا اَنَّہٗ مَنْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُّوَاقِعَہٗ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ.

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ بِمَعْنَاہُ ھٰذَا الْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَدْ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ.

۸۲۱: باب شبہات کوترک کرنا

۱۲۰۸: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ اوران کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ آیا وہ حلال چیزوں سے ہیں یا حرام چیزوں سے۔ جس نے ان کو چھوڑا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت محفوظ کرلی اور جو ان چیزوں میں مبتلا ہوگیا وہ حرام کام میں پڑنے کے قریب ہے۔ جیسے کوئی چرواہا اپنے جانوروں کو سرحد کے قریب چراتا ہے تو ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حدود پار کر جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی حدود ہوتی ہیں اور اللہ کی حدود اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

۱۲۰۹: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے وکیع انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ انہوں نے شعبی انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبی کے واسطے سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت ہے کہ اس نے حلال وحرام کا معاملہ لوگوں پر مبہم نہیں رکھا بلکہ حلال کو واضح اور حرام کی تفصیل بیان کردی۔ علاوہ ازیں ایک دائرہ واضح حلال اور واضح حرام کے درمیان مشتبہات کا بھی ہے۔ ایسے امور میں لوگ التباس محسوس کرنے لگتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کبھی تو دلائل ہی غیر واضح ہوتے ہیں اور کبھی نص پیش آمدہ واقعے پر منطبق کرنا سخت الجھن کا باعث بن جاتا ہے۔ اس قسم کے مشتبہ امور سے بچنے کا نام اسلام میں تورع ہے۔ یہ تورع سد ذریعہ کا کام دیتا ہے۔ اور انسان کی درست ڈھنگ پر تربیت کرتا ہے ورنہ اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ آدمی مشتبہات میں پڑ کر حرام کا ارتکاب کر بیٹھے۔ یہ اصول نبی کریم کے درج بالا ارشاد پر مبنی ہے۔

۸۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَكْلِ الرِّبٰو

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۸۲۲: باب سود کھانا

۱۲۱۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْكِذْبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوَهُ

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِبْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَاَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۸۲۳: باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی دینے کی مذمت

۱۲۱۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے متعلق فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کو ناراض کرنا، کسی کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔

۸۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْاِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَرِفَاعَةَ حَدِيْثُ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهٰذَا

۸۲۴: باب اس بارے میں کہ تاجروں کو نبی اکرم ﷺ کا ''تجار'' کا خطاب دینا

۱۲۱۲: حضرت قیس بن ابی غرزہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے۔ لوگ ہمیں سماسرہ (یعنی دلال) کہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت: خرید وفروخت میں شیطان اور گناہ دونوں موجود ہوتے ہیں لہٰذا تم لوگ اپنی خرید وفروخت کو صدقے کے ساتھ ملا دیا کرو۔ اس باب میں براء بن عازبؓ اور رفاعہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث قیس بن ابی غرزہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو منصور، اعمش، حبیب بن ثابت اور کئی راوی بھی ابو وائل سے اور وہ قیس بن ابی غرزہ سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی کوئی اور حدیث ہمارے نزدیک معروف نہیں۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ غَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۱۳: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا قَبِيْصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ.

۱۲۱۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء (علیہم السلام) صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَابِرٍ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

۱۲۱۵: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے اور وہ ابوحمزہ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں ۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں یعنی ثوری کی ابوحمزہ سے روایت سے ۔ ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَرَاَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ اَيْضًا

۱۲۱۶: اسمٰعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو دیکھا کہ لوگ خرید وفروخت کررہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے تاجرو وہ سب رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو گئے اپنی گردنیں اُٹھالیں اور آپ ﷺ کی طرف دیکھنے لگے۔ فرمایا تاجر قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے۔ البتہ جو اللہ سے ڈرے، نیکی کرے اور سچ بولے۔ (تو وہ اس حکم میں داخل نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسمٰعیل بن عبید کو اسمٰعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

۸۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

۸۲۵: باب سودے پر جھوٹی قسم کھانا

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَازُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ

۱۲۱۷: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ وہ تو برباد ہو گئے اور خسارے میں رہ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

گئے۔ فرمایا ایک احسان جتلانے والا دوسرا تکبر کی وجہ سے شلوار تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور تیسرا جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا مال بیچنے والا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابوہریرہؓ، ابوامامہ بن ثعلبہؓ، عمران حصینؓ اور معقل بن یسار سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابوذرؓ حسن صحیح ہے۔

فائدہ: کاروبار میں بکثرت قسمیں کھانا اس لئے ناپسندیدہ ہے کہ ایسی صورت میں غلط بیانی کا زیادہ احتمال ہے نیز اس کے نتیجے میں دل سے اللہ کی عظمت بھی زائل ہو جاتی ہے۔

٨٢٦ : بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّبْكِیْرِ بِالتِّجَارَةِ

٨٢٦: باب صبح سویرے تجارت

١٢١٨ : حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ ثَنَا هُشَیْمٌ ثَنَا یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ جَدِیْدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُكُوْرِهَا قَالَ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّةً اَوْجَیْشًا بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَّكَانَ اِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰی وَكَثُرَمَا لُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَبُرَیْدَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِیْثُ صَخْرٍ الْغَامِدِیِّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِصَخْرٍ الْغَامِدِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَدْ رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ.

١٢١٨: حضرت صخر غامدیؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ''اے اللہ میری امت میں سے صبح جلدی جانے والوں کو برکت عطا فرما۔ چنانچہ آپ ﷺ جب بھی کوئی لشکر روانہ کرتے تو صبح صبح بھیجتے۔ راوی کہتے ہیں کہ صخر بھی تاجر تھے وہ بھی جب تاجروں کو بھیجتے تو شروع دن میں ہی بھیجا کرتے تھے۔ پس وہ امیر ہو گئے اور ان کے پاس مال کی کثرت ہو گئی۔ اس باب میں علیؓ، بریدہؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ صخر غامدیؓ کی روایت حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے صخر غامدیؓ کی اس کے علاوہ کوئی روایت ہمارے علم میں نہیں۔ یہ حدیث سفیان ثوریؒ بھی شعبہ سے اور وہ یعلی بن عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

فائدہ: ان تاجروں کے لئے برکت کی دعا اس صورت میں جب وہ صبح جلدی جائیں۔ موجودہ دور میں اکثریت اس بات سے غافل ہے۔ آج کل کاروبار کا آغاز دوپہر کے قریب کیا جاتا ہے جبکہ صبح کا مبارک وقت سونے میں صرف کیا جاتا ہے۔ جس کے باعث کاروبار میں برکت کا عنصر غائب ہو گیا ہے۔

٨٢٧ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الشِّرَآءِ اِلٰی اَجَلٍ

٨٢٧: باب کسی چیز کی قیمت معینہ مدت تک ادھار کرنا جائز ہے

١٢١٩ : حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِیْ حَفْصَةَ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

١٢١٩: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر قطر کے بنے ہوئے دو موٹے کپڑے تھے۔ جب آپؐ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو یہ آپ کی طبیعت پر گراں گزرتے۔ اسی اثنا میں ایک

اللّٰهُ عليه وسلَّم ثَوبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ فَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلانِ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِمَالِيْ اَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيْدَ حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ اَيْضًا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَفْصَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فِرَاسٍ الْبَصْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيَّ يَقُوْلُ سُئِلَ شُعْبَةُ يَوْمًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَسْتُ اُحَدِّثُكُمْ حَتّٰى تَقُوْمُوْا اِلٰى حَرَمِيِّ بْنِ عُمَارَةَ فَتُقَبِّلُوْا رَاْسَهُ قَالَ وَحَرَمِيٌّ فِي الْقَوْمِ.

یہودی کے پاس شام سے قیمتی کپڑا آیا میں نے عرض کیا کہ آپ کسی کو بھیجیں کہ وہ آپ کے لئے اس سے دو کپڑے خرید لائے۔ جب ہمیں سہولت ہوگی ہم ان کی قیمت ادا کر دیں گے۔ آپ نے ایک شخص کو بھیجا۔ تو اس نے جواب دیا کہ جانتا ہوں کہ آپ چاہتے ہیں کہ میرا کپڑا اور پیسے دونوں چیزوں پر قبضہ کر لیں۔ آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیز گار بھی ہوں اور امانت دار بھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، انسؓ، اسماء بنت یزیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عائشہؓ حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ بھی اس حدیث کو عمارہ بن ابی حفصہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن فراس بصری، ابوداؤد، طیالسی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ شعبہ سے کسی نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو وہ فرمانے لگے کہ میں اس حدیث کو اس وقت تک بیان نہیں کروں گا جب تک تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر کا بوسہ نہیں لوگے اور حرمی اس وقت وہاں موجود تھے۔ (اس سے مراد حرمی کی تعظیم ہے کیونکہ شعبہ نے یہ حدیث حرمی بن عمارہ سے سنی ہے)

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهُ لِاَهْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ بیس صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے لئے قرض لیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُوْدِيٍّ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهُ لِاَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ

۱۲۲۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی پیش کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے لیے لیا تھا۔ حضرت انسؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ شام تک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلے یا کھجور میں سے ایک صاع بھی باقی نہ رہا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں نو ازواج مطہرات تھیں۔ یہ حدیث

نِسْوَةٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

حسن صحیح ہے۔

فائدہ: یہاں یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح کوئی چیز نقد خریدنا جائز ہے اسی طرح باہمی رضامندی سے ادھار خریدنا بھی جائز ہے۔ لیکن اگر بائع اُدھار کی وجہ سے قیمت بڑھا کر قسط وار ادائیگی کی شرط پر فروخت کرے تو بعض فقہاء کے نزدیک یہ صورت حرام ہے اس بناء پر کہ ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے جو زائد رقم وصول کی جاتی ہے وہ ایک طرح کا سود ہے۔ مگر جمہور علماء اس کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ یہ اصلاً مباح ہے اور اس کی حرمت کے سلسلہ میں کوئی نص وارد نہیں ہوتی ہے۔ امام شوکانی نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۵۳ پر فرماتے ہیں:

شافعیہ، حنفیہ، زید بن علی، مؤید باللہ اور جمہور کے نزدیک یہ صورت جواز کے عام دلائل پر بناپر جائز ہے اور بظاہر یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔

۸۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کِتَابَةِ الشُّرُوْطِ

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَیْثٍ صَاحِبُ الْکَرَابِیْسِیْ ثَنَا عَبْدُالْمَجِیْدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِیَ الْعَدَّآءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَلاَ اُقْرِئُکَ کِتَابًا کَتَبَهُ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی فَاَخْرَجَ لِیْ کِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَی الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی مِنْهُ عَبْدًا اَوْاَمَةً لاَ دَآءَ وَلاَ غَائِلَةَ وَلاَ خِبْثَةَ بَیْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لاَنَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِیْثِ عَبَّادِ بْنِ لَیْثٍ وَقَدْ رَوٰی عَنْهُ هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْحَدِیْثِ .

۸۲۸: باب بیع کی شرائط لکھنا

۱۲۲۲: محمد بن بشار، عباد بن لیث (کپڑے بیچنے والے) سے اور وہ عبدالمجید بن وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عداء بن خالد بن ہوذہؓ نے ان سے کہا کیا میں تمہیں ایسی تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے تحریر کرائی تھی۔ انہوں کہا کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے ایک تحریر نکالی اس میں لکھا تھا۔ یہ اقرار نامہ ہے کہ عداء بن خالد بن حوذہؓ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی جس میں نہ بیماری ہے نہ دھوکہ ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن لیث کی حدیث سے جانتے ہیں۔ ان سے متعدد محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۸۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمِکْیَالِ وَالْمِیْزَانِ

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِیُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ هَلَکَتْ فِیْهِ الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَکُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ لاَ نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلاَّ مِنْ حَدِیْثِ الْحُسَیْنِ بْنِ قَیْسٍ وَحُسَیْنُ بْنُ قَیْسٍ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ مَوْقُوْفًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۸۲۹: باب ناپ تول

۱۲۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا: تم ایسے دو کاموں (ناپ، تول) کے نگران بنائے گئے ہو جن میں کمی بیشی کی وجہ سے سابقہ امتیں ہلاک ہوگئیں۔ اس حدیث کو ہم صرف حسین بن قیس کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔ حسین بن قیس کی حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی منقول ہے۔

فائدہ: ہلاک شدہ امتوں میں سے ایک امت، جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ ہود میں تفصیل سے ہے، قوم شعیب ہے۔ اس قوم نے معاملات میں ظالمانہ روش اختیار کی تھی اور لوگوں کو دینے لگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عدل اور اصلاح کی راہ پر لگانے کے لئے شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ یہ واقعہ ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو کس طرح کی زندگی بسر کرنی چاہئے اور اپنے تعلقات اور تمام معاملات کو کن باتوں کا پابند بنانا چاہئے۔ مسلمانوں کا یہ کام نہیں کہ دو پیمانوں سے ناپے لینے کے پیمانے اور ہوں اور دینے کے اور۔

۸۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيْدُ

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلَانَ ثَنَا الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًاوَقَدَحًاوَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِیْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَخْضَرِبْنِ عَجْلَانَ وَعَبْدُاللّٰهِ الْحَنَفِيُّ الَّذِیْ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِبَيْعِ مَنْ يَزِيْدُ فِي الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِيْثِ وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُوَاحِدٍمِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ۔

۸۳۰: باب نیلام کے ذریعے خرید وفروخت

۱۲۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اور ایک پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا تو فرمایا یہ چادر اور پیالہ کون خریدے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا میں انہیں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دے گا۔ (دو مرتبہ فرمایا) تو ایک شخص نے دو درہم دے دئے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں چیزیں اسے دو درہم کے عوض دے دیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اخضر بن عجلان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ حنفی جو یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ ابوبکر حنفی ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ غنیمت اور وراثت کے مال کو نیلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی راوی بھی اخضر بن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

۸۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًامِّنَ الْاَنْصَارِدَبَّرَغُلَامًا لَهٗ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهٗ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّامَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِي اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ

۸۳۱: باب مدبر کی بیع

۱۲۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام سے کہا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے (اس کو مدبر کہتے ہیں) پھر وہ آدمی فوت ہو گیا اور اس نے اس غلام کے علاوہ ترکے میں کچھ نہیں چھوڑا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو نعیم بن نحام کے ہاتھوں بیچ دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ قبطی تھا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت کے پہلے سال فوت ہوا۔

الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَكَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مدبر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، اوزاعیؒ اور بعض علماء کے نزدیک مدبر کی بیع مکروہ ہے۔

۸۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ

۸۳۲: بیچنے والوں کے استقبال کی ممانعت

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۲۶: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ بیچنے والے قافلوں سے شہر سے باہر خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ شہر کے اندر آ کر خود نہ فروخت کریں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، ابن عمرؓ اور ایک دوسرے صحابی سے بھی روایت منقول ہیں۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَاِنْ تَلَقَّاهُ اِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيْهَا بِالْخِيَارِ اِذَا وَرَدَ السُّوْقَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ اَصْحَابِنَا.

۱۲۲۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غلہ بیچنے والے قافلے سے شہر سے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا۔ اور اگر کوئی شخص ان سے کچھ خریدے تو شہر میں داخل ہونے کے بعد غلے والوں کو (سودا برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہے۔ یہ حدیث ایوب کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے شہر سے باہر جا کر تجارتی قافلے سے ملاقات کو مکروہ کہا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔ امام شافعیؒ اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

۸۳۳: بَابُ مَاجَاءَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۸۳۳: باب کوئی شہری گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ

۱۲۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قتیبہ کہتے ہیں کہ وہ بھی یہ حدیث جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہری، دیہاتی کی کوئی چیز نہ بیچے۔ اس باب میں

طَلْحَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَكِيْمِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ۔

حضرت طلحہ، انس، جابر، ابن عباس اور حکیم بن ابی زید رضی اللہ عنہم (اپنے والد سے) کثیر بن عبداللہ کے دادا عمرو بن عوف مزنی اور ایک اور صحابی سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ فِيْ هٰذَا هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوْا اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُكْرَهُ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ بَاعَ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ۔

۱۲۲۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔ لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعے رزق پہنچائے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ بھی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ شہری دیہاتی کی چیزیں فروخت نہ کرے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے کہ شہری دیہاتی سے مال خرید لے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی شہری، دیہاتی کی چیزیں فروخت کرے لیکن اگر ایسا کیا تو بیع جائز ہے۔

فائدہ: بیع وشراء کی کئی ایسی شکلیں جو عرب معاشرے میں رائج تھیں لیکن ان کے اندر ہر فریق کو اس کا پورا حق ملنے کی ضمانت نہ تھی بلکہ بعض دفعہ ایک فریق کو اپنے حق سے کلی یا جزوی طور پر محروم ہو جانا پڑتا تھا۔ ان بیوع میں سے چند ایک کا ذکر ان احادیث میں آرہا ہے لہٰذا قاری کے لئے بہتر ہوگا کہ ان کا مختصر تعارف پیش کیا جائے تا کہ وہ آسانی سے ان اصطلاحات کو سمجھ سکے۔

(۱) بیع المحاقلہ: صاف گیہوں کی متعین مقدار کے بدلے گیہوں کی تیار کھیتی کا خریدنا بیچنا۔ (۲) بیع المحاقلہ: صرف گیہوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ صاف جو، صاف جوار، باجرہ، چنا اور چاول وغیرہ کے عوض جو، جوار، باجرہ، چنا اور چاول وغیرہ کی تیار فصل کا خریدنا بیچنا بھی محاقلہ ہے۔

(۳) بیع المزابنہ: خشک چھوہاروں کی متعین مقدار کے بدلے درخت پر لگی تازہ کھجوروں کی خرید وفروخت کرنا۔ اسی طرح کشمش کی متعین مقدار کے عوض بیلوں میں لگے ہوئے تازہ انگوروں کی خرید وفروخت بھی۔

(۴) بیع المنابذہ: نام ہے اس بیع وشراء کا جس میں یہ طے ہوتا ہے کہ دوران سودا جب کوئی ایک فریق اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے گا تو معاملہ مکمل ہو جائے گا بغیر یہ کہے کہ ''بعت'' اور ''اشتریت'' اور بغیر یہ دیکھے کہ خریدی اور بیچی جانے والی چیز کیسی ہے۔ ورکیسی نہیں۔ بعض علماء نے اس سے ذرا مختلف تعریف بھی بیان کی ہے۔

(۵) بیع الملامسہ: بھی تقریباً اسی قسم کی بیع ہے۔

(۶) بیع الحصاۃ: وہ بیع جس کے اندر کسی چیز کی خرید وفروخت کا معاملہ اس وقت مکمل سمجھا جاتا ہے جب فریقین میں سے کوئی فریق دوسرے کی طرف کنکری پھینک دیتا ہے۔

(۷) بیع العربان: وہ بیع جس میں خریدار کسی شے کی خریداری کے سلسلے میں دکاندار کو بطور رقم کچھ بطور بیعانہ اس شرط کے ساتھ دیتا

ہے کہ اگر معاملہ طے پا گیا تو یہ رقم شے کی قیمت میں شامل ورشمار ہوگی اور طے نہ پایا تو بیعانے کی یہ رقم دکاندار کی ہو جائے گی' خریدار کو واپس نہیں ملے گی۔

(۸) بیع السنین یا بیع المعاومۃ: کسی باغ کے پھل کو آئندہ کئی سالوں کے لئے بیچنا۔

(۹) بیع الحیوان باللحم: زندہ جانور کو کٹے ہوئے گوشت کے عوض بیچنا خریدنا۔

(۱۰) بیع الغرر: بیچنے والا اپنی چیز کو جانتے ہوئے بھی اس طرح پیش کرے کہ جیسے وہ ہر لحاظ سے ٹھیک ہے۔ ایسی شے کی خرید وفروخت بھی بیع الغرر میں آتی ہے جس کا وصول ہونا خریدار کے لئے یقینی نہ ہو۔

(۱۱) بیع المعازفۃ: جس میں ماپ تول کے بغیر محض اندازے اور تخمینے سے اشیاء کی خرید وفروخت ہوتی ہے مثلاً غلہ کے ڈھیر کو ماپ تول کے بغیر دوسری معلوم المقدار یا مجہول المقدار چیز کے عوض بیچنا اور خریدنا بیع المعازفۃ ہے۔

(۱۲) بیع المعدوم: جس میں ایسی شے کی خرید وفروخت ہوتی ہے جو معاملہ کرتے وقت موجود نہیں ہوتی یعنی معدوم ہوتی ہے۔

(۱۳) بیع العینۃ: وہ بیع ہے جس میں فریقین کا اصل مقصود کسی شے کی خرید وفروخت نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصود کمی وبیشی کے ساتھ زر ونقدی کا لین دین ہوتا ہے۔

(۱۴) بیع المحاضرۃ: باغ کے پھلوں کو ایسی حالت میں بیچنا خریدنا کہ وہ ابھی بالکل سبز کچے ہوں اور ان پر پکنے کے آثار نہ ہوں۔

ان مذکورہ بیوع کے علاوہ احادیث نبویہ میں کچھ اور بیوع کا ذکر ہے جن سے روکا اور منع کیا گیا ہے۔ گویا ہر وہ معاشی معاملہ جو اسلام کے معیار کے مطابق نہ تھا اس میں ایک فریق کی حق تلفی کا ضرور احتمال تھا۔

۸۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعْدٍ وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلٰى رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۸۳۴: باب محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت

۱۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ بیع محاقلہ اور مزابنہ حرام ہے۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۲۳۱: حضرت عبداللہ بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ زید ابو عیاش نے سعدؓ سے گیہوں کو جو کے عوض خریدنے کے بارے میں پوچھا۔ سعدؓ نے کہا ان دونوں میں سے افضل کون سی چیز ہے؟ زید نے کہا گندم۔ پس انہوں نے منع کر دیا کہ یہ جائز

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْأَلُ عَنِ اشْتِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِکَ

نہیں اور فرمایا میں نے کسی کو رسول اللہؐ سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ کھجوروں کو کچی کھجوروں کے عوض خریدنے کا کیا حکم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا کہ جب کچی کھجوریں پکتی ہیں تو کیا وزن میں کم ہو جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پس آپؐ نے منع فرما دیا۔

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ زَیْدٍ اَبِیْ عَیَّاشٍ قَالَ سَأَلْنَا سَعْدًا فَذَکَرَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَصْحَابِنَا.

۱۲۳۲ ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے زید ابی عیاش سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سعدؓ سے پوچھا پھر اسی حدیث کی مانند حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

۸۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ یَبْدُوَ صَلَاحُهَا

۸۳۵: باب پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَزْهُوَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ کَرِهُوْا بَیْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ یَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۲۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو خوش رنگ یعنی پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں کو سفید ہونے اور آفت وغیرہ سے محفوظ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو سعیدؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ وَعَفَّانُ وَسُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَعَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا

۱۲۳۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کے سیاہ ہونے اور تمام دانوں یا غلوں کے سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن

نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

سلمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۸۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

۸۳۶: باب حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ حَبَلُ الْحَبَلَةِ نِتَاجُ النِّتَاجِ وَ هُوَ بَيْعٌ مَفْسُوْخٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ مِنْ بُيُوْعِ الْغَرَرِ وَ قَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۲۳۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کے حمل کے بچے کو بیچنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے۔ اس کا فروخت کرنا اہل علم کے نزدیک باطل ہے اس لیے کہ وہ دھوکے کی بیع ہے۔ شعبہ یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالوہاب ثقفی وغیرہ بھی یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

۸۳۷: باب دھوکے کی بیع حرام ہے

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ بَيْعِ الْغَرَرِ بَيْعُ السَّمَكِ فِي الْمَآءِ وَبَيْعُ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَبَيْعُ الطَّيْرِ فِي السَّمَآءِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْبُيُوْعِ وَمَعْنٰى بَيْعِ الْحَصَاةِ اَنْ يَقُوْلَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِيْ اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ بِالْحَصَاةِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ وَهُوَ يُشْبِهُ بَيْعَ

۱۲۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے اور کنکریاں مارنے کی بیع سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دھوکے والی بیع حرام ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دھوکے والی بیع میں یہ چیزیں داخل ہیں مچھلی کا پانی میں ہوتے ہوئے فروخت کرنا۔ مفرور (یعنی بھاگے ہوئے) غلام کا فروخت کرنا اور پرندے کا اڑتے ہوئے فروخت کرنا اور اسی طرح کی دوسری بیوع بھی اسی ضمن میں آتی ہیں۔ بیع الحصاۃ کنکری مارنے والی بیع کا مطلب یہ ہے کہ بیچنے والا خریدنے والے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو میرے اور تیرے درمیان بیع واجب ہوگئی۔ یہ بیع منابذہ ہی کے

الْمُنابذة وَكَانَ هذا مِنْ بُيُوْعِ اَهْلِ الْجاهِلِيَّة.

مشابہ ہے۔ یہ سب زمانہ جاہلیت کی بیوع ہیں۔

۸۳۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

۸۳۸: باب ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے

۱۲۳۷ :حَدَّثَنَا هَنَّا دٌثَنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلمةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرة قالَ نَهى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلى هذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ اَنْ يَقُوْلَ اَبِيْعُكَ هذَا الثَّوْبَ بِنَقْدٍ بِعَشْرَةٍ وَبِنَسِيْئَةٍ بِعِشْرِيْنَ وَلاَ يُفَارِقُهُ عَلى اَحَدِى الْبَيْعَيْنِ فَاِذَا فَارَقَهُ عَلى اَحَدِ هِمَا فَلاَ بَاْسَ اِذَا كَانَتِ الْعُقْدَةُ عَلى وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ مَعْنى مَانَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ اَنْ يَقُوْلَ اَبِيْعُكَ دَارِيْ هذَا بِكَذَا عَلى اَنْ تَبِيْعَنِيْ غُلاَمَكَ بِكَذَا فَاِذَا وَجَبَ لِيْ غُلاَمُكَ وَجَبَ لَكَ دَارِيْ هٰذَا يُفَارِقُ عَنْ بَيْعٍ بِغَيْرِ ثَمَنٍ مَّعْلُوْمٍ وَلاَ يَدْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلى مَا وَقَعَتْ عَلَيْهِ صَفْقَتُهُ.

۱۲۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں تمہیں یہ کپڑا نقد دس روپے میں اور ادھار بیس روپے میں فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ وہ دونوں میں سے کسی چیز پر متفق ہونے سے پہلے جدا ہو جائیں۔ پس اگر وہ نقد یا آدھار کسی ایک چیز پر متفق ہو گئے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بیع میں دو کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر اتنی قیمت میں بیچتا ہوں بشرطیکہ تم اپنا غلام مجھے اتنی قیمت میں فروخت کرو۔ پس جب تمہارا غلام میری ملکیت میں آ گیا۔ تو تم میرے مکان کے مالک ہو جاؤ گے۔ یہ ایسی بیع پر علیحدگی ہے جس کی قیمت معلوم نہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں جانتا کہ اس کی چیز کس پر واقع ہوئی۔

۸۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَالَيْسَ عِنْدَهُ

۸۳۹: باب جو چیز بیچنے والے کے پاس نہ ہو اس کو بیچنا منع ہے

۱۲۳۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيَسْاَلُنِيْ مِنَ الْبَيْعِ مَالَيْسَ عِنْدِيْ اَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِيْعُهُ قَالَ لاَ تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ.

۱۲۳۸: حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آ کر ایسی چیز طلب کرتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی ۔ کیا میں بازار سے خرید کر انہیں بیچ سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اسے فروخت نہ کرو۔

۱۲۳۹ :حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ

۱۲۳۹: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَالَيْسَ عِنْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَيُّوْبُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ وَلَابَيْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ مَامَعْنٰى نَهٰى عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ قَالَ اَنْ يَّكُوْنَ يُقْرِضُهُ قَرْضًا ثُمَّ يُبَايِعُهُ بَيْعًا يَزْدَادُ عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ يُسْلِفُ اِلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ فَيَقُوْلُ اِنْ لَّمْ يَتَهَيَّأْ عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ قُلْتُ لِاَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعِ مَالَمْ تَضْمَنْ قَالَ لَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ اِلَّا فِي الطَّعَامِ يَعْنِيْ مَالَمْ تَقْبِضْ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ فِيْ كُلِّ مَايُكَالُ وَيُوْزَنُ قَالَ اَحْمَدُ وَاِذَا قَالَ اَبِيْعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهٗ وَقَصَارَتُهٗ فَهٰذَا مِنْ نَحْوِ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَاِذَا قَالَ اَبِيْعُكَهٗ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهٗ فَلَابَاْسَ بِهٖ اَوْ قَالَ اَبِيْعُكَهٗ وَعَلَيَّ قَصَارَتُهٗ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا هٰذَا شَرْطٌ وَاحِدٌ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ حَدِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوٰى اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَاَبُوْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَوْفٌ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُوْسُفَ

۱۲۴۰: عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلف اور بیع حلال نہیں۔ اور ایک بیع میں دو شرطیں بھی جائز نہیں۔ جس چیز کا وہ ضامن نہ ہو اس کا نفع بھی حلال نہیں اور جو چیز اس کے پاس نہ ہو اس کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسحٰق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ سلف کیساتھ بیع کی ممانعت کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے اور پھر کوئی چیز اسے قیمت سے زیادہ کی فروخت کردے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کے معنیٰ یہ ہوں کہ کوئی شخص کسی چیز کی قیمت قرض چھوڑ دے اور اس سے یہ کہے کہ اگر تم یہ قیمت ادا نہ کر سکے تو یہ چیز میرے ہاتھ فروخت ہوگئی۔ اسحاقؒ کہتے ہیں پھر میں نے امام احمدؒ سے اسی کا معنیٰ پوچھا کہ (جس کا ضامن نہ ہو اس کا منافع بھی حلال نہیں) انہوں نے فرمایا میرے نزدیک یہ صرف غلے وغیرہ میں ہے۔ یعنی جب تک قبضہ نہ ہو۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں جو چیزیں تولی یا ناپی جاتی ہیں ان کا حکم بھی اسی طرح ہے یعنی قبضے سے پہلے اس کی بیع جائز نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تمہارے ہاتھ اس شرط پر فروخت کیا کہ سلائی اور دھلائی میرے ذمہ ہے۔ تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی طرح ہے۔ لیکن اگر یہ کہے کہ تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں اس کی سلائی بھی مجھ پر ہی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر صرف دھلائی کی شرط ہو تب بھی جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک ہی شرط ہے۔ اسحاقؒ نے اسی طرح کچھ کہا ہے (یعنی امام ترمذیؒ مضطرب ہیں) حکیم بن حزام کی حدیث حسن ہے۔ اور یہ حکیم بن حزام ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ یہ حدیث ایوب ختیانی اور ابوابشر بھی یوسف بن

بْنِ ماهِكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ هٰكَذَا

ماہک سے اور وہ حکیم بن حزام سے نقل کرتے ہیں۔ پھر عوف اور ہشام بن حسان، ابن سیرین سے اور وہ حکیم بن حزام سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ ابن سیرین، ایوب سختیانی سے وہ یوسف بن ماہک سے اور وہ حکیم بن حزام سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَالَيْسَ عِنْدِيْ وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَبْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ وَرِوَايَةُ عَبْدِالصَّمَدِ اَصَحُّ وَقَدْرَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍهٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ مَالَيْسَ عِنْدَهٗ.

۱۲۴۱: حکیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ چیز فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ وکیع یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے وہ ابن سیرین سے وہ ایوب سے اور وہ حکیم بن حزام سے نقل کرتے ہیں اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں کرتے۔ عبدالصمد کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر بھی یہی حدیث یعلی بن حکیم سے وہ یوسف بن ماہک سے وہ عبداللہ بن عصمہ سے وہ حکیم بن حزام سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے پاس جو چیز نہ ہو اس کا فروخت کرنا حرام ہے۔

۸۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

۸۴۰: باب کہ حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا صحیح نہیں

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُالْوَهَّابِ

۱۲۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء[1] کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن دینار کی ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے یحییٰ بن سلیم یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں وہم ہے۔ یحییٰ بن سلیم اس میں وہم کرتے ہیں۔ عبدالوہاب ثقفی، عبداللہ بن نمیر اور

---

[1] ولاء وہ حق ہے جو مالک کو غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ملتا ہے۔ جب غلام فوت ہو جائے تو اس کا نسب سے وارث نہ ہو تو اسکے ترکہ کا مالک غلام کو آزاد کرنے والا ہوتا ہے۔ (مترجم)

الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ.

کئی راوی یہ حدیث عبداللہ بن عمر سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث یحییٰ بن سلیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

۸۴۱: باب جانور کے عوض جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَبُوْ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ هٰكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً هُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحَاقَ.

۱۲۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلے حیوان بطور قرض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حسن کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع بھی صحیح ہے۔ علی بن مدینی وغیرہ نے یہی کہا ہے۔ اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اہل کوفہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر علماء نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَابْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ اِثْنَيْنِ بِوَاحِدَةٍ لَايَصْلُحُ نَسِئًا وَلَا بَاْسَ بِهٖ يَدًا بِيَدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۲۴۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جانور کے بدلے دو جانور ادھار بیچنا جائز نہیں۔ لیکن نقد بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۸۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

۸۴۲: باب دو غلاموں کے بدلے میں ایک غلام خریدنا

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۴۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک غلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہجرت کی بیعت کی۔ آپ ﷺ کو علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے جب اس کا مالک اسے لے جانے کے

اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَيْنِ يَدًا بِيَدٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ اِذَا كَانَ نَسَأً.

لئے آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ فروخت کردو۔ پس آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض خریدا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ کرتے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو جب کہ قرض میں اختلاف ہے۔

۸۴۳: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْحِنْطَةِ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ فِيْهِ

۸۴۳: باب گیہوں کے بدلے گیہوں بیچنے کا جواز اور کمی بیشی کا عدم جواز

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبِلَالٍ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِذَا اخْتَلَفَ

۱۲۴۶: حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا برابر بیچو اور اسی طرح چاندی کے عوض چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گیہوں کے بدلے گیہوں، نمک کے بدلے نمک، اور جو کے عوض جو برابر فروخت کرو۔ جس نے زیادہ لیا یا دیا اس نے سود کا معاملہ کیا۔ پس سونا چاندی کے عوض، گیہوں کھجور کے عوض اور جو کھجور کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کرو بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ اور بلالؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبادہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے خالد سے بھی روایت کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ ہیں۔ گیہوں کے بدلے جو کو جس طرح چاہو فروخت کرنا لیکن نقد و نقد ہونا شرط ہے۔ بعض راوی یہ حدیث خالد سے وہ ابوقلابہ سے وہ ابوالاشعث سے وہ عبادہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ کرتے ہیں کہ خلد ابوقلابہ کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ گیہوں جو کے عوض جیسے چاہو فروخت کرو۔ الخ

اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گندم کو گندم کے عوض برابر ہی بیچا جا سکتا ہے اور اسی طرح جو کے عوض جو بھی برابر برابر

اَلْاَصْنَافُ فَلاَ بَأْسَ اَنْ يُبَاعَ مُتَفَاضِلاً اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَهٰذَا قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

فروخت کئے جاسکتے ہیں یعنی اگر جنس مختلف ہو تو کمی بیشی سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ سودا نقد ہو۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو کے عوض گندم جس طرح چاہو فروخت کرو لیکن شرط یہ ہے کہ نقد و نقد ہو۔ اہل علم کی ایک جماعت نے جو کے بدلے گندم بڑھا کر بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۸۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّرْفِ

۸۴۴: باب بیع صرف کے بارے میں

۱۲۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ اِلَى اَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ هَاتَيْنِ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَالْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَاَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَبِلَالٍ حَدِيثُ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَارُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا اَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلاً وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مُتَفَاضِلاً اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَقَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيئَةِ وَكَذٰلِكَ مَرْوِيٌّ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حِينَ حَدَّثَهُ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

۱۲۴۷: حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں اور ابن عمرؓ حضرت ابوسعیدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی، چاندی کے عوض برابر بیچو نہ کم نہ زیادہ۔ اور ان دونوں کی ادائیگی دست بدست (نقد) کرو۔ یعنی دونوں فریق ایک ہی وقت میں ادائیگی کریں کوئی اس میں تاخیر نہ کرے۔ اس باب میں ابوبکر صدیق، عمرؓ، عثمانؓ، ابوہریرہؓ، ہشام بن عامرؓ، براءؓ، زید بن ارقمؓ، فضالہ بن عبید، ابوبکرہؓ، ابن عمرؓ، ابودرداءؓ اور بلالؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے میں چاندی میں کمی زیادتی جائز ہے۔ بشرطیکہ دست بدست (نقد) ہو وہ فرماتے ہیں کہ یہ ربا تو اس صورت میں ہے کہ یہ معاملہ قرض کی صورت میں ہو۔ حضرت ابن عباسؓ کے بعض دوستوں سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ لیکن ابن عباسؓ نے جب یہ حدیث ابوسعید خدریؓ کی سنی تو اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ لہٰذا پہلا قول ہی صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اِخْتِلَافٌ.

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے منقول ہے کہ بیع صرف میں کوئی اختلاف نہیں۔

۱۲۴۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَاَبِيْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهِ بِالْقِيْمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَقْتَضِيَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ.

۱۲۴۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں بقیع کے بازار میں دیناروں کے عوض اونٹ فروخت کیا کرتا تھا۔ پس دیناروں کے عوض بیچنے پر دراہم میں بھی قیمت وصول کر لیتا اور اسی طرح دراہم کے عوض بیچنے میں دیناروں میں بھی۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ حفصہؓ کے گھر سے نکل رہے تھے میں نے آپ ﷺ سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا قیمت طے کر لینے کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف سماک بن حرب کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ سماک بن حرب سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ داؤد بن ابو ہند یہی حدیث سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے لین دین میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے اسے ناپسند کیا ہے۔

۱۲۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهُ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ اَوْ لَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ اِلَّا هَاءَ

۱۲۴۹: حضرت مالک بن اوس کہتے ہیں کہ میں بازار میں یہ پوچھتا ہوا داخل ہوا کہ دیناروں کے بدلے مجھے کون درہم دے سکتا ہے۔ طلحہ بن عبیداللہؓ جو حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے اپنا سونا ہمیں دکھاؤ اور پھر تھوڑی دیر بعد آنا جب ہمارا خادم آجائے تو ہم تمہیں تمہارے درہم دے دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ ممکن نہیں یا تو تم انہیں اپنے درہم دکھاؤ یا ان کا سونا واپس کر دو کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا سونے کے بدلے چاندی اگر دست بدست (نقد) نہ ہو تو سود ہے۔ اور اسی طرح گندم، کے بدلے گندم، جو، کے بدلے جو اور کھجور کے بدلے کھجور سود ہے مگر یہ کہ دست بدست (نقد) ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

وَھَاءَ یَقُوْلُ یَدًا بِیَدٍ۔

''اِلَّاھَاءَ وَھَاءَ'' کا مطلب ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد)۔

۸۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی ابْتِیَاعِ النَّخْلِ بَعْدَالتَّابِیْرِ وَالْعَبْدِ وَلَهٗ مَالٌ

۸۴۵: باب پیوندکاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی بیع

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُھَا لِلَّذِیْ بَاعَھَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلَّذِیْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ھٰکَذَا رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُھَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِیَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُھَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِیَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ھٰکَذَا رَوٰی عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَیْرُهٗ عَنْ نَافِعٍ الْحَدِیْثَیْنِ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا وَرَوٰی عِکْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ سَالِمٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِیْثُ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَصَحُّ۔

۱۲۵۰: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد خریدے تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے۔ البتہ اگر خریدار شرط لگا چکا ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی مال دار غلام کو فروخت کرے تو اس کا مال بھی بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار شرط طے کر لے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث زہری سے بھی بحوالہ سالم کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے۔ سالم، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر کسی نے کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد خریدا تو پھل فروخت کرنے والا کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والے نے خرید تے وقت اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غلام فروخت کرے گا۔ تو غلام کا مال بیچنے والے کی ملکیت ہوگا بشرطیکہ خریدار نے اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ حضرت نافعؒ، حضرت ابن عمرؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ پیوندکاری کے بعد فروخت کی جانے والی کھجوروں (کے درختوں) کا پھل بیچنے والے کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والا اس کی شرط نہ لگا چکا ہو۔ پھر اسی سند سے حضرت عمرؓ سے بھی منقول ہے کہ جس شخص نے غلام کو فروخت کیا اور خریدنے والے نے مال کی شرط نہ لگائی تو مال فروخت کرنے والے ہی کا ہے۔ عبیداللہ بن عمرؓ بھی نافع سے دونوں حدیثیں اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث بحوالہ ابن عمرؓ، نافع سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر عکرمہ بن خالد بھی ابن عمرؓ سے حضرت سالم ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، جن میں امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے منقول حدیث اصح ہے۔

۸۴۶: بَابُ مَاجَاءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا

۱۲۵۱ حدّثنا واصلُ بْنُ عبدالاعلى الْكُوفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عن يَحْيى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْيَخْتَارَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ.

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ ثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِي الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ لِاَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَرَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَعْنٰى مَارَوٰى وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَرَادَاَنْ يُوْجِبَ الْبَيْعَ مَشٰى لِيَجِبَ لَهُ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَالْاَسْلَمِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَااِلَيْهِ فِيْ فَرَسٍ بَعْدَ مَاتَبَايَعَافَكَانُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ فَقَالَ لَااَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

۸۴۶: باب بائع اور مشتری کوافتراق سے پہلے اختیار ہے

۱۲۵۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیچنے اور خریدنے والا جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے (کہ بیع کو باقی رکھیں یا فسخ کردیں) یا یہ کہ وہ آپس میں اختیار کی شرط کرلیں۔ نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ جب کوئی چیز خریدتے اور آپ ﷺ بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہوجاتے تا کہ بیع مکمل ہوجائے۔

۱۲۵۲: حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے۔ پس اگر ان لوگوں نے بیع میں سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا تو ان کی بیع میں برکت دے دی گئی لیکن اگر انہوں نے جھوٹ کا سہارا لیا تو اس بیع سے برکت اٹھ لی گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو برزہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، سمرہ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ جدائی سے مراد جسموں کی جدائی ہے نہ کہ بات کی۔ بعض اہل علم نے اسے کلام کے اختتام پر محمول کیا ہے۔ لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے۔ اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرنے والے راوی وہ خود ہیں اور وہ اپنی نقل کی ہوئی حدیث کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ ابن عمرؓ سے ہی منقول ہے کہ وہ بیع کا ارادہ کرتے تو اٹھ کر چل دیتے تا کہ اختیار باقی نہ رہے۔ حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ ان کے پاس دو شخص ایک گھوڑے کی خرید وفروخت کے متعلق فیصلہ کرانے کے لئے حاضر ہوئے جس کی بیع کشتی میں ہوئی تھی تو ابو برزہؓ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے اس لیے کہ کشتی میں سفر کرنے والے جدا نہیں ہوسکتے

الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اِلَى اَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَرُوِيَ عَنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ كَيْفَ اَرُدُّ هٰذَا وَالْحَدِيْثُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ فَقَوّٰى هٰذَا الْمَذْهَبَ وَمَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مَعْنَاهُ اَنْ يُخَيِّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ بَعْدَ اِيْجَابِ الْبَيْعِ فَاِذَا خَيَّرَهُ فَاخْتَارَ الْبَيْعَ فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ فَسْخِ الْبَيْعِ وَاِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا هٰكَذَا فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ مِمَّا يُقَوِّيْ قَوْلَ مَنْ يَقُوْلُ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور نبی اکرم ﷺ نے جدائی کو اختیار کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ بعض اہل علم کا مسلک یہی ہے کہ اس سے مراد افتراق بالکلام ہے۔ اہل کوفہ، ثوریؒ اور امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ جسموں کے افتراق کا مذہب زیادہ قوی ہے کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ سے صحیح حدیث منقول ہے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے معنٰی یہ ہیں کہ فروخت کرنے والا خریدنے والے کو اختیار دے لیکن اگر اس اختیار دینے کے بعد خریدنے والے نے بیع کو اختیار کرلیا تو پھر خریدنے والے کا اختیار ختم ہوگیا۔ خواہ جدا ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔ امام شافعیؒ اور کئی اہل علم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ اس سے مراد افتراق ابدان (یعنی جسموں کا افتراق ہے)

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَقِيْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَعْنٰى هٰذَا اَنْ يُفَارِقَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَقِيْلَهُ وَلَوْ كَانَ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى حَيْثُ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُفَارِقَهُ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَقِيْلَهُ.

۱۲۵۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ جدائی تک بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے البتہ اگر بیع میں خیار کی شرط لگائی گئی ہو تو بعد میں بھی اختیار باقی رہتا ہے۔ پھر ان میں سے کسی کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ دوسرے سے اس لیے جلدی و فارقت اختیار کرے کہ کہیں وہ بیع فسخ نہ کردے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کے معنٰی بھی بدنوں کے افتراق ہی کے ہیں کیونکہ اگر اس سے مراد افتراق کلام لیا جاتا تو اس حدیث کے کوئی معنٰی نہ بنتے جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اس ڈر سے جدائی کی راہ اختیار نہ کرے کہ کہیں بیع فسخ نہ ہوجائے۔

۸۴۷: بَابٌ

۸۴۷: باب

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۲۵۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فروخت کرنے اور خریدنے والا اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک وہ آپس میں راضی نہ ہوں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا ابْنُ

۱۲۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

وھب عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم خیر اعرابیا بعد البیع وھذا حدیث حسن غریب

کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۸۴۸: بَابُ ماجاء فِیمَنْ یخدَعُ فی البَیعِ

۸۴۸: باب جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے

۱۲۵۶ حدثنا یوسف بن حماد البصری ثنا عبدالاعلی بن عبد الاعلی عن سعید عن قتادہ عن انس ان رجلاً کان فی عقدتہ ضعف وکان یبایع وان اھلہ اتوا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالوا یارسول اللّٰہ احجر علیہ فدعاہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فنھاہ فقال رسول اللّٰہ انی لا اصبر عن البیع فقال اذا بایعت فقل ھاء و ھاء ولا خلابۃ وفی الباب عن ابن عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم وقالوا الحجر علی الرجل الحر فی البیع والشراء اذا کان ضعیف العقل وھو قول احمد واسحاق ولم یر بعضھم ان یحجر علی الحر البالغ

۱۲۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خرید وفروخت میں کمزور تھا اور وہ خرید وفروخت کرتا تھا چنانچہ اس کے گھر والے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسے بیع سے روک دیں۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا اور تجارت سے منع کیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس کے بغیر صبر نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر تم خرید وفروخت کرو تو اس طرح کہہ دیا کرو کہ برابر برابر لین دین ہے اس میں فریب اور دھوکہ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کمزور عقل والے کو خرید فروخت سے روکا جائے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایک آزاد اور بالغ آدمی کو خرید وفروخت سے روکنا جائز نہیں۔

۸۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُصَرَّاۃِ

۸۴۹: باب دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع

۱۲۵۷: حدثنا ابو کریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فھو بالخیار اذا حلبھا ان شاء ردھا ورد معھا صاعا من تمر وفی الباب عن انس ورجل من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

۱۲۵۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے ایسا دودھ دینے والا جانور خریدا جس کا دودھ مالک نے کئی روز سے روکا ہوا تھا تو اسے اختیار ہے کہ دودھ دوہنے کے بعد چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ایک دوسرے صحابی سے بھی روایت ہے۔

۱۲۵۸ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابوعامر ثنا قرۃ بن خالد عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فھو بالخیار ثلثۃ ایام فان ردھا رد معھا صاعا من طعام لا

۱۲۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تھنوں میں روکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو گندم کے علاوہ کوئی دوسرا غلہ ایک صاع دے۔

سَمْرَآءَ مَعْنَى لاَ سَمْرَآءَ لَا بُرَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق رحمۃ اللہ علیہ بھی ان میں شامل ہیں۔

۸۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

۸۵۰: باب جانور بیچتے وقت سواری کی شرط لگانا

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ اِلٰى اَهْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ جَائِزًا فِي الْبَيْعِ اِذَا كَانَ شَرْطًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لاَ يَجُوْزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلاَ يَتِمُّ الْبَيْعُ اِذَا كَانَ فِيْهِ شَرْطٌ۔

۱۲۵۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ فروخت کیا اور اس پر اپنے گھر تک سواری کرنے کی شرط لگائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بیع میں ایک شرط جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک بیع میں شرط لگانا جائز نہیں اور مشروط بیع پوری نہیں ہوگی۔

۸۵۱: بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

۸۵۱: باب رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ۔

۱۲۶۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گروی رکھے جانے والے جانور کو سواری کے لئے استعمال کرنا یا اس کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن سوار ہونے اور دودھ استعمال کرنے پر اس کا نفقہ وغیرہ بھی واجب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابوشعبی کی حضرتؓ سے روایت سے صرف مرفوع جانتے ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابوصالح سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

۸۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

۸۵۲: باب ایسا ہار خریدنا جس میں سونے اور ہیرے ہوں

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ شُجَاعٍ سَعِيْدِ

۱۲۶۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ خیبر

بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ.

کے موقع پر میں نے بارہ دینار کا ایک ہار خریدا جس میں سونا اور نگینے جڑے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں الگ کیا تو بارہ دینار سے زیادہ (سونا) پایا۔ پس میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا الگ کئے بغیر نہ بیچا جائے۔

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِيْ شُجَاعٍ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا اَنْ يُبَاعَ سَيْفٌ مُحَلًّى اَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَضَّضَةٌ اَوْ مِثْلُ هٰذَا بِدَرَاهِمَ حَتّٰى يُمَيَّزَ وَيُفَصَّلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۶۲: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کسی تلوار یا کمر بند وغیرہ جس میں چاندی لگی ہوئی ہو اس کا ان چیزوں سے الگ کئے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں تاکہ دونوں چیزیں الگ الگ ہو جائیں۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

۸۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

۸۵۳: باب غلام یا باندی آزاد کرتے ہوئے ولاء کی شرط کی ممانعت

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يُكْنٰى اَبَا عَتَّابٍ.

۱۲۶۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بیچنے والوں نے ولاء کی شرط لگائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے خرید لو کیونکہ حق ولاء تو اسی کے لئے ہے جو اس کی قیمت دے یا اس کا مالک بن جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے۔

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اِذَا حُدِّثْتَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَقَدْ مَلَأْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ لَا تُرِدْ غَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى مَا اَجِدُ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

۱۲۶۴: ابوبکر عطار بصری علی بن مدینی سے اور وہ یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جب تمہیں منصور کے واسطے سے کوئی حدیث پہنچے تو سمجھو کہ تمہارے دونوں ہاتھ خیر سے بھر گئے اور اس کے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی اور

وَمُجَاهِدِ اَثْبَتَ مِنْ مَنْصُوْرٍ وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ مَنْصُوْرٌ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

مجاہد سے روایت کرنے والوں سے منصور سے اثبت کوئی نہیں۔ امام بخاریؒ، عبداللہ بن اسود سے اور وہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں کہ منصور کوفہ کے تمام راویوں سے اثبت ہیں۔

۸۵۴: بَابٌ

۸۵۴: باب

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِیْ لَهٗ اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَاشْتَرٰی اُضْحِيَّةً فَاُرْبِحَ فِيْهَا دِيْنَارًا فَاشْتَرٰی اُخْرٰی مَكَانَهَا فَجَآءَ بِالْاُضْحِيَّةِ وَالدِّيْنَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّيْنَارِ حَدِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِیْ مِنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ.

۱۲۶۵۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار کے عوض قربانی کے لئے جانور خریدنے کے لئے بھیجا انہوں نے اس سے جانور خریدا اور اسے دو دینار میں فروخت کر دیا۔ پھر ایک اور جانور ایک دینار کے عوض خرید کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور وہ دینار بھی ساتھ ہی پیش کیا جو منافع ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ جانور کو ذبح کر دو اور دینار صدقے میں دے دو۔ حکیم بن حزام کی یہ حدیث ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمارے علم میں حبیب بن ابی ثابت کا حکیم بن حزام سے سماع ثابت نہیں۔

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيْتِ عَنْ اَبِیْ لَبِيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا لِاَشْتَرِیَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهٗ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰی كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيْمَ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَالًا.

۱۲۶۶: حضرت عروہ بارقیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ ان کے لئے ایک بکری خرید لاؤں۔ میں نے ایک دینار میں دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک بکری ایک دینار کی فروخت کرنے کے بعد دوسری بکری اور ایک دینار لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آپ ﷺ کے سامنے قصہ بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں برکت دے اس کے بعد حضرت عروہ کوفہ میں کناسہ کے مقام پر تجارت کیا کرتے اور بہت زیادہ نفع کمایا کرتے۔ پس حضرت عروہؓ کوفہ میں سب سے زیادہ مال دار تھے۔

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ اَبِیْ لَبِيْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَلَمْ يَاْخُذْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمُ الشَّافِعِیُّ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ

۱۲۶۷: احمد بن سعید، حبان سے وہ سعید بن زید سے وہ زبیر بن خریت سے اور ابولبید سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا مسلک اسی کے مطابق ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن بعض علماء اس پر عمل نہیں کرتے۔ امام شافعیؒ اور حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید بھی

اَخُوحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبُوْ لَبِيْدٍ اِسْمُهُ لِمَازَةُ.

انہیں میں شامل ہیں۔ ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

۸۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ اِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَايُؤَدِّيْ

۸۵۵. باب مکاتب[1] کے پاس ادائیگی کے لئے مال ہوتو؟

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَزَّازُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُبْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّااَوْمِيْرَ اثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَاعَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَااَدّٰى دِيَةَ حُرٍّوَمَابَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَوٰى خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَوْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَابَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مکاتب کو دیت یا وراثت کا مال ملے تو وہ اتنے ہی مال کا مستحق ہوگا جتنا وہ آزاد ہو چکا ہے۔ اگر اس کی دیت ادا کی جائے تو جتنا آزاد ہو چکا ہے اتنی آزاد شخص کی دیت اس کے وارثوں کو دی جائے اور جتنا غلام ہے اتنی غلام کی قیمت اس کے مالک کو بطور بدل کتابت دی جائے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر بھی عکرمہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ خالد بن حذاء بھی عکرمہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہیں کا قول نقل کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور اہل علم کے نزدیک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہوتو وہ غلام ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَةَ اَوَاقٍ اَوْقَالَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ الْمُكَاتَبَ عَبْدٌمَابَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهٖ وَقَدْرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ.

۱۲۶۹: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کو سو اوقیہ دینے کی شرط پر آزاد کرنے کا کہا لیکن غلام دس اوقیہ یا (فرمایا) دس درہم ادا نہ کر سکا تو وہ غلام ہی ہے۔ (یعنی باقی نوے درہم ادا کر دئے لیکن دس درہم باقی ادا نہ کر سکا) یہ حدیث غریب ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمے کچھ بھی باقی ہے۔ حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

---

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ اگر تم اتنے پیسے ادا کر دو تو تم آزاد ہو۔ (مترجم)

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اَحَدِكُنَّ مَايُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ وَقَالُوْا لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتَبُ وَاِنْ كَانَ عِنْدَهٗ مَايُؤَدِّيْ حَتّٰى يُؤَدِّيَ.

۱۲۷۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی عورت کے مکاتب کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنی مکاتب کی تمام رقم ادا کر سکے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب تقویٰ واحتیاط ہے ورنہ جب تک وہ ادائیگی نہ کرے آزاد نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس اتنی رقم ہو۔

۸۵۶: بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيْمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهٗ مَتَاعَهٗ

۸۵۶: باب کوئی شخص مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا مِنْ غَيْرِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۱۲۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی آدمی اپنا مال بعینہ اسکے پاس پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حق دار ہے۔ اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔ اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۸۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَدْفَعَ اِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيْعُهَا لَهٗ

۸۵۷: باب مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کے لئے نہ دے

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِيَتِيْمٍ قَالَ اَهْرِيْقُوْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَقَالَ بِهٰذَا

۱۲۷۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی کہ سورہ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض کیا کہ وہ ایک یتیم لڑکے کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو بہادو۔ اس باب میں حضرت انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوسعیدؓ کی روایت حسن ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ بعض علماء اسی کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک شراب کو

اَهْلِ الْعِلْمِ وَكَرِهُوْا اَنْ يُّتَّخَذَ الْخَمْرُ خلاًّ وَاِنَّمَا كُرِهَ بَعْضُ مِن ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُسْلِمُ فِیْ بَيْتِهٖ خَمْرٌ حَتّٰى يَصِيْرَ خَلاًّ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِیْ خَلِّ الْخَمْرِ اِذَا وُجِدَ قَدْ صَارَ خَلاًّ.

سرکہ بنانا حرام ہے۔ شاید اس لئے کہ واللہ اعلم مسلمان شراب سے سرکہ بنانے کے لئے اپنے گھروں میں نہ رکھنے لگیں۔ بعض اہل علم خود بخود سرکہ بن جانے والی شراب کو رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

۸۵۸: بَابٌ

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيْكٍ وَقَيْسٌ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلٰى اٰخَرَ شَیْءٌ فَذَهَبَ بِهٖ فَوَقَعَ لَهٗ عِنْدَهٗ شَیْءٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَحْبِسَ عَنْهُ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ لَهٗ عَلَيْهِ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَقَالَ اِنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ فَوَقَعَ عِنْدَهٗ دَنَانِيْرُ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَحْبِسَ بِمَكَانِ دَرَاهِمِهٖ اِلَّا اَنْ يَقَعَ عِنْدَهٗ دَرَاهِمُ فَلَهٗ حِيْنَئِذٍ اَنْ يَحْبِسَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ بِقَدْرِ مَالَهٗ عَلَيْهِ.

۸۵۸: باب

۱۲۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھے تو اسے ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو قرض دیا اور وہ ادا کئے بغیر چلا گیا اور قرض خواہ کے پاس اپنی کوئی چیز چھوڑ گیا تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس کی چیز پر قبضہ کر لے۔ بعض تابعینؒ نے اس کی اجازت دی ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس اس کے درہم تھے اور قرض خواہ کے پاس اس کے دینار رکھے ہوئے تھے تو ان کو رکھنا جائز نہیں البتہ اگر درہم ہوتے تو اپنے قرض کے برابر رکھ لینا درست تھا۔

۸۵۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِیٌّ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۸۵۹: باب مستعار چیز کا واپس کرنا ضروری ہے

۱۲۷۴: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مستعار چیز قابل واپسی ہے۔ ضامن ذمہ دار ہے اور قرض ادا کیا جائے۔

اس باب میں حضرت سمرہؓ، صفوان بن امیہ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی امامہؓ حسن ہے اور نبی کریم ﷺ سے بواسطہ ابوامامہؓ دوسری سندوں سے بھی مروی ہے۔

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ

۱۲۷۵: حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ

عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِمَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّىَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ اَمِيْنُكَ لَاضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ اِلَّا يُخَالِفَ وَ هُوَقَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ.

پر اس چیز کی ادائیگی واجب ہے جو اس نے لی ۔ یہاں تک کہ ادا کرے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ پھر حسن بھول گئے اور فرمانے لگے وہ تمہارا امین ہے اور اس دی ہوئی چیز کے ضائع ہونے پر جرمانہ نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے۔ کہ چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء کے نزدیک اگر مانگ کر لی ہوئی چیز ضائع ہو جائے تو اس پر جرمانہ نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ مالک کی مرضی کے خلاف استعمال نہ کرے۔ اگر مالک کی مرضی کے خلاف استعمال کرے اور وہ چیز ضائع ہو جائے تو اس صورت میں اسے جرمانے کے طور پر ادا کرنا ضروری ہے۔ اہل کوفہ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۸۶۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

۸۶۰ : باب غلے کی ذخیرہ اندوزی

۱۲۷۶ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَزِيْدُبْنُ هَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ يَااَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْكَانَ يَحْتَكِرُوَاِنَّمَارُوِىَ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ مَعْمَرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا احْتِكَارَ الطَّعَامِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي الْاِحْتِكَارِ فِيْ غَيْرِ الطَّعَامِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَاْسَ بِالْاِحْتِكَارِ فِي الْقُطْنِ وَالسِّخْتِيَانِ وَنَحْوِهٖ.

۱۲۷۶ : حضرت معمر بن عبداللہ بن فضلہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذخیرہ اندوزی کر کے مہنگائی کا انتظار کرنے والا گنہگار ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے سعید سے کہا اے! ابو محمد آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا معمر بھی کرتے تھے اور سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ وہ تیل اور چارے کی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے ہیں۔ (یعنی غلے کے علاوہ ان چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے جو کھانے پینے میں استعمال نہیں ہوتیں)

اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابو امامہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ غلے کی ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔ بعض اہل علم غلے کے علاوہ دیگر اشیاء میں اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ روئی اور چمڑے کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں۔

فائدہ : اگر چہ اسلام افراد کو بیع و شراء اور فطری مقابلہ کی آزادی دیتا ہے لیکن اس بات سے اسے شدید انکار ہے کہ لوگ خود غرضی اور لالچ میں مبتلا ہو کر اپنی دولت میں اضافہ کرتے چلے جائیں خواہ اجناس اور قوم کی دیگر اشیاء ضرورت ہی کے ذریعے کیوں نہ دولت سمیٹی جا سکے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں ذخیرہ اندوزی کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث

میں ذخیرہ اندوزی کی نفسیات اس طرح بیان کی گئی ہیں ''بہت برا ہے وہ بندہ جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے جب ارزانی ہوتی ہے تو برا محسوس ہونے لگتا ہے اور جب گرانی ہوتی ہے تو خوش ہو جاتا ہے''۔ اصل میں تاجر کے نفع کمانے کی دو صورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ اشیائے تجارت جمع کر رکھے تاکہ مہنگے داموں فروخت کر سکے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اشیائے تجارت بازار میں لے آئے اور تھوڑے نفع کے ساتھ اسے فروخت کر دے پھر دوسرا مال لے اور تھوڑے نفع کے ساتھ اسے بھی فروخت کر دے اسی طرح اپنا کاروبار جاری رکھے۔ ذخیرہ اندوزی کی حرمت دو باتوں سے مشروط ہے ایک یہ کسی ایسی جگہ ایسے وقت ذخیرہ کیا جائے جبکہ وہاں باشندوں کو اس سے تکلیف پہنچے۔ دوسرے اس سے مقصود قیمتیں چڑھانا ہوتا کہ خوب نفع کمایا جا سکے۔

۸۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلاتِ

۸۶۱: باب دودھ روکے ہوئے جانور کو فروخت کرنا

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا تُحَفِّلُوْا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمُحَفَّلَةِ وَهِيَ الْمُصَرَّاةُ لَا يَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا اَيَّامًا اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ لِيَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِي ضَرْعِهَا فَيَغْتَرُّبِهَا الْمُشْتَرِيْ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِيْعَةِ وَالْغَرَرِ.

۱۲۷۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مال کے بازار میں پہنچنے سے پہلے خریدنے میں جلدی نہ کرو اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ خریدار کو دھوکے میں ڈالنے کے لئے نہ روکو۔ اور جھوٹے خریدار بن کر کسی چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ۔ (نیلام وغیرہ میں) اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دودھ روک کر جانور کو بیچنا حرام ہے۔ مصراۃ اور محفلہ دونوں ایک ہی چیزیں ہیں۔ کسی دودھ دینے والے جانور کا کئی دن تک دودھ نہ نکالا جائے تاکہ دودھ اس کے تھنوں میں جمع ہو جائے اور خریدار دھوکے میں پڑ کر اسے خرید لے یہ دھوکے اور فریب کی ایک ہی قسم ہے۔

۸۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ

۸۶۲: باب جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال غصب کرنا

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ وَهُوَفِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِکَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ تو مجھ ہی سے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین میں شرکت تھی

الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَ بِىْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لاَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَا لِىْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً الْاٰيَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا وَفِى الْبَابِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَاَبِىْ مُوْسٰى وَاَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

لیکن اس نے (میرے حصے) کا انکار کیا تو میں اسے لیکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے یہودی سے کہا کہ تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ تو قسم کھالے گا اور میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ (جولوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں) اس باب میں وائل بن حجرؓ، ابوموسیٰؓ، ابوامامہ بن ثعلبہ انصاریؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث بن مسعودؓ حسن صحیح ہے۔

۸۶۳: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

۸۶۳: باب اگر خریدنے اور فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا وَهُوَ مُرْسَلٌ اَيْضًا قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ قَالَ الْقَوْلُ مَاقَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَرَادَّانِ قَالَ اِسْحَاقُ كَمَا قَالَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ فَعَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَقَدْ رُوِىَ نَحْوُهٰذَا عَنْ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ شُرَيْحٌ.

۱۲۷۹: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کے قول کا اعتبار ہوگا اور خریدنے والے کو اختیار ہے چاہے تو لے ورنہ واپس کر دے۔ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عون بن عبداللہ کی ابن مسعودؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمن بھی ابن مسعودؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ ابن منصور نے احمد بن حنبلؒ سے پوچھا کہ اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور کوئی گواہ نہ ہو تو کیا حکم ہے"۔ فرمایا کہ اس میں فروخت کرنے والے کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ پس اگر مشتری راضی ہو تو خریدے ورنہ چھوڑ دے۔ اسحٰق" کہتے ہیں کہ فروخت کرنے والے کا قول قسم کیساتھ معتبر ہوگا۔ بعض تابعینؒ جن میں شریحؒ بھی شامل ہیں سے بھی یہی منقول ہے۔

۸۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۸۶۴: باب ضرورت سے زائد پانی کو فروخت کرنا

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا دَاوُدُبْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ

۱۲۸۰: ایاس بن عبد مزنی سے روایت ہے کہ نبی کرم صلی اللہ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ اِيَاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمَآءِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ بَيْعِ الْمَآءِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ.

علیہ وسلم نے پانی فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، بھیسہ رضی اللہ عنہ، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔
حدیث ایاس حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ پانی بیچنا مکروہ ہے۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے پانی فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ حضرت حسن بصریؒ بھی اسی میں شامل ہیں۔

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت سے زائد پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ جس کی وجہ سے گھاس چارہ وغیرہ میں رکاوٹ پیش آئے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

۸۶۵: باب نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے کی ممانعت

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ فِيْ قَبُوْلِ الْكَرَامَةِ عَلٰى ذٰلِكَ.

۱۲۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چھوڑنے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسے بطور انعام کچھ دے تو یہ جائز ہے۔

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ

۱۲۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو کلاب کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم جب نر کو چھوڑتے ہیں تو لوگ بطور انعام کچھ نہ کچھ دیتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے اسے اس کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم سے صرف ابراہیم بن حمید کی ہشام بن عروہ

حَدِیْثِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ.

سے روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ثَمَنِ الْکَلْبِ

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ ح وَثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۶۶: باب کتے کی قیمت

۱۲۸۴: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے، زنا کی اجرت لینے اور کاہن کو مٹھائی دینے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ وَمَھْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِیْثُ رَافِعٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ کَرِھُوْا ثَمَنَ الْکَلْبِ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ ثَمَنِ کَلْبِ الصَّیْدِ.

۱۲۸۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے کی اجرت، زنا کی اجرت اور کتے کی قیمت حرام ہے۔

اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے شکاری کتے کی قیمت کو جائز قرار دیا ہے۔

۸۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَسْبِ الْحَجَّامِ

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَیِّصَۃَ اَخِیْ بَنِیْ حَارِثَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِجَارَۃِ الْحَجَّامِ فَنَھَاہُ عَنْھَا وَلَمْ یَزَلْ یَسْاَلُہٗ وَیَسْتَاْذِنُہٗ حَتّٰی قَالَ اَعْلِفْہُ نَاضِحَکَ وَاَطْعِمْہُ رَقِیْقَکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَاَبِیْ جُحَیْفَۃَ وَجَابِرٍ وَالسَّائِبِ حَدِیْثُ مُحَیِّصَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَاَلَنِیْ حَجَّامٌ نَھَیْتُہٗ وَاٰخُذُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ

۸۶۷: باب پچھنے لگانے والے کی اجرت

۱۲۸۶: بنوحارثہ کے بھائی ابن محیصہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پچھنے لگانے پر اجرت لینے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے منع فرمادیا۔ لیکن بار بار پوچھتے رہے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا اسے اپنے اونٹ کے چارے یا غلام کے کھانے پینے کے لئے استعمال کرلو۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ، ابو جحیفہؓ، جابرؓ اور سائبؓ سے بھی روایت منقول ہیں۔ حدیث محیصہ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر پچھنے لگانے والا مجھ سے اجرت مانگے گا تو میں اسے منع کردوں گا۔ امام احمدؒ نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۸۶۸: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَلَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

۸۶۸: باب پچھنے لگانے والے کی اجرت کے جواز کے بارے میں

۱۲۸۷: حضرت حمیدؒ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے حجام کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ابوطیبہ نے نبی اکرم ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ ﷺ نے انہیں دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے گفتگو فرمائی۔ پس انہوں نے ابوطیبہ کے خراج سے کچھ کم کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے بہترین علاج پچھنے لگوانا ہے۔ یا فرمایا بہترین دوائی پچھنے لگوانا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے سینگی لگانے والے کی کمائی کو جائز کہا ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنْ جَابِرٍ وَاضْطَرَبُوْا عَلَى الْاَعْمَشِ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهِرِّ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحَاقَ وروى ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۸۶۹: باب کتے اور بلی کی قیمت لینا حرام ہے

۱۲۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ اعمش بھی اپنے بعض ساتھیوں سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں اعمش پر راویوں کا اضطراب ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت بلی کی قیمت کو مکروہ سمجھتی ہے۔ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ ابوفضیل، اعمش سے وہ ابوحازم سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے علاوہ بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے اور اس کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عمر بن زید کوئی بڑی شخصیت

وثمنه هٰذا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لا نَعْرِفُ كَبِيْرَ اَحَدٍ رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

نہیں ۔ ان سے عبدالرزاق کے علاوہ اور لوگ بھی روایت کرتے ہیں۔

۸۷۰: بَابٌ

۸۷۰: باب

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهُ اَيْضًا.

۱۲۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے علاوہ کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں ۔ ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے ۔شعبہ بن حجاج ان میں کلام کرتے ہیں۔ حضرت جابرؓ سے اسی کی مثل مرفوعاً روایت منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں ۔

۸۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

۸۷۱: باب گانے والی لونڈیوں کی فروخت حرام ہے

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ وَضَعَّفَهُ وَهُوَ شَامِيٌّ.

۱۲۹۱: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے والی عورتوں (باندیوں) کی خرید وفروخت نہ کیا کرو اور نہ انہیں گانا سکھاؤ کیونکہ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ " (ترجمہ بعض لوگ ایسے ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں تاکہ بغیر سمجھے لوگوں کو گمراہ کریں اور اس کا مذاق اڑائیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوامامہؓ کی حدیث ہم اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم علی بن یزید کو ضعیف کہتے ہیں۔ یہ شام کے رہنے والے ہیں۔

فائدہ: رقص' سرود ان حرام کاموں میں سے ہے جن کی کمائی کو اسلام نے حرام ذرائع میں شامل کیا ہے۔ رقص صنفی جذبات ابھارتا ہے اور طبیعت میں جنسی ہیجان پیدا کرتا ہے مثلاً فحش گانے' حیا سوز ایکٹنگ اور اس قسم کے دوسرے بے ہودہ کام اگرچہ موجودہ دور میں لوگوں نے اس قسم کی چیزوں کا نام فن (Art) رکھا ہے اور اسے تو ترن شمار کرتے ہیں لیکن الفاظ کا یہ نہایت گمراہ کن استعمال ہے۔ درج بالا حدیث بھی اسلام کے اس اصول کو واضح کرتی ہے۔

۸۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ

۸۷۲: باب ماں اور اس کے

الْاَخَوَيْنِ اَوْبَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

١٢٩٢ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٢٩٣: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رُدَّهٗ رُدَّهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ التَّفْرِيْقَ بَيْنَ السَّبْيِ فِي الْبَيْعِ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُوَلَّدَاتِ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِيْ اَرْضِ الْاِسْلَامِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ قَدِ اسْتَاْذَنْتُهَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَضِيَتْ.

بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا منع ہے

۱۲۹۲: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی ماں اور اس کے بچوں کے جدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے محبوب لوگوں سے جدا کر دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۳: حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام دیئے۔ وہ دونوں آپس میں بھائی تھے میں نے ایک کو بیچ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے علیؓ تمہارا ایک غلام کیا ہوا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں نے واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے واپس لے آؤ (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے قیدیوں کو بیچتے وقت جدا کر دینے کو بھی مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے ان قیدیوں کو جو سرزمین اسلام میں پیدا ہوئے۔ (یعنی دارالاسلام میں) جدا کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ابراہیم سے منقول ہے کہ انہوں نے ماں بیٹے کو جدا کر دیا تو لوگوں نے ان پر اعتراض کیا اس پر انہوں نے کہا میں نے اس کی والدہ سے پوچھ لیا تھا۔ وہ اس پر رضامند تھی۔

٨٧٣: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهٗ ثُمَّ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا

١٢٩٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَ اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۷۳: باب غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا

۱۲۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر چیز کا نفع اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔

(یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہوا تو اسکی منفعت بھی اسے حلال ہوئی) یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے منقول ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۱۲۹۵. حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عُمَرُ ابْنُ عَلِيٍّ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ وَاسْتَغْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَى مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ اَيْضًا وَحَدِيْثُ جَرِيْرٍ يُقَالُ تَدْلِيْسٌ دَلَّسَ فِيْهِ جَرِيْرٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَتَفْسِيْرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ هُوَالرَّجُلُ يَشْتَرِيْ الْعَبْدَ فَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُبِهٖ عَيْبًا فَيَرُدُّهُ عَلَى الْبَائِعِ فَالْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِيْ لِاَنَّ الْعَبْدَ لَوْهَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ وَنَحْوُ هٰذَا مِنَ الْمَسَائِلِ يَكُوْنُ فِيْهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

۱۲۹۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر چیز کا نفع اسی کے لئے ہے جواس کا ضامن ہو۔ یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔امام بخاریؒ نے عمر بن علی کی روایت سے اسے غریب کہا ہے۔ یہ حدیث مسلم بن خالد زنجی بھی ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں۔جریر نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا۔کہا گیا ہے کہ جریر کی روایت میں تدلیس ہے۔اس لیے کہ جریر نے ہشام سے یہ حدیث نہیں سنی۔ اس حدیث کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس سے نفع اٹھایا بعد میں پتہ چلا۔ کہ اس میں کوئی عیب ہے تو اسے واپس کر دیا۔اس صورت میں اس نے جو کچھ غلام کے ذریعے کمایا وہ اسی کا ہوگا کیونکہ اگر وہ غلام ہلاک ہو جاتا تو خسارہ خریدنے والے ہی کا تھا۔اس قسم کے دوسرے مسائل کا یہی حکم ہے کہ نفع اسی کا ہوگا۔جو ضامن ہوگا۔

۸۷۴: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّبِهَا.

۸۷۴: باب راہ گزرنے والے کے لئے راستے کے پھل کھانے کی اجازت

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ الشَّوَارِبِ نَا يَحْيَى بْنُ سَلِيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبَّادِ ابْنِ شُرَحْبِيْلَ وَرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو وَعُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ وَقَدْرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِيْلِ فِيْ اَكْلِ الثِّمَارِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ اِلَّا بِالثَّمَنِ

۱۲۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی باغ میں داخل ہوتو وہ اس سے کھا سکتا ہے۔لیکن کپڑے وغیرہ میں جمع کر کے نہ لے جائے۔اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ،عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ، رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابولحم کے مولیٰ عمیر رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں لیکن بعض علماء نے قیمت ادا کئے بغیر پھل کھانے کو مکروہ کہا ہے۔

۱۲۹۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ

۱۲۹۷: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ

اَصاب مِنْهُ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلاشَیْءَ عَلیْه٭ حدیثٌ حسنٌ

علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ضرورتمند جمع کئے بغیر کھائے تو کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ الْخُزَاعِیُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کُنْتُ اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِیْ فَذَهَبُوْا بِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَافِعُ لِمَ تَرْمِیْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَکُلْ مَاوَقَعَ اَشْبَعَکَ اللّٰهُ وَاَرْوَاکَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۲۹۸: حضرت رافع بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں انصار کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر مار رہا تھا کہ وہ مجھے پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا رافع کیوں ان کے کھجور کے درختوں کو پتھر مار رہے تھے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پتھر نہ مارو جو گری ہوئی ہوں وہ کھالیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کرے اور آسودہ کرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۸۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الثُّنْیَا

۸۷۵: باب خرید وفروخت میں استثناء کی ممانعت

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنِیْ سُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ عَنْ یُوْنُسَ ابْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْیَا اِلَّا اَنْ یُعْلَمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ۔

۱۲۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ مذابنہ مخابرہ اور غیر معلوم چیز کی استثناء سے منع فرمایا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی یونس بن عبید، عطاء سے اور وہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۸۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهُ

۸۷۶: باب غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ مِثْلَهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوْا بَیْعَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِیْ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ مَنِ ابْتَاعَ شَیْئًا مِمَّا لَا یُوْکَلُ وَلَا یُوْزَنُ وَاِنَّمَا التَّشْدِیْدُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی

۱۳۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کسی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنا جائز نہیں، بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ جو چیزیں تولی یا وزن نہیں کی جاتیں اور نہ ہی کھانے پینے میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز ہے۔ اہل علم کے نزدیک صرف

الطّعامِ وَهُوقَوْلُ اَحْمد وَاِسْحاق

غلے میں سختی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۸۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

۸۷۷: باب اس بارے میں کہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے

۱۳۰۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَايَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَمَعْنَى الْبَيْعِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ السَّوْمُ.

۱۳۰۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کی فروخت کی ہوئی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں نہ بیچے اور کسی عورت کے کسی کیساتھ نکاح پر راضی ہونے کے بعد کوئی اسے نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور سمرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر قیمت نہ لگائے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث میں بیع سے قیمت لگانا مراد ہے۔

۸۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

۸۷۸: باب شراب بیچنے کی ممانعت

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ طَلْحَةَ رَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاطَلْحَةَ كَانَ عِنْدَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ

۱۳۰۲: حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان یتیموں کے لئے شراب خریدی تھی جو میری کفالت میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شراب کو بہادو اور برتن کو توڑ ڈالو۔

اس باب میں جابرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوطلحہؓ کی حدیث ثوری، سدی سے وہ یحیی بن عباد سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوطلحہؓ ان کے نزدیک تھے۔ یہ حدیث لیث کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۰۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا شراب سے سرکہ بنالیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاعَاصِمٍ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بِشْرٍعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَاوَ الْمُشْتَرَاةَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَقَدْرُوِيَ نَحْوُهٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے، (۱) نکالنے والے (۲) شراب نکلوانے والے (۳) پینے والے (۴) لے جانے والے (۵) جس کی طرف لے جائی جارہی ہو، (۶) پلانے والے (۷) فروخت کرنے والے (۸) شراب کی قیمت کھانے والے (۹) خریدنے والے اور، (۱۰) جس کے لئے خریدی گئی ہوئی اس پر۔ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ سے بھی اس کی مثل منقول ہے۔ یہ حضرات نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

شراب ایک الکحولی مادہ ہے جونشہ پیدا کرتا ہے۔ عرب زمانہ جاہلیت میں شراب کے متوالے تھے ان کی زبان میں شراب کے تقریباً ایک سونام تھے اوران کی شاعری میں شراب کی اقسام اس کی خصوصیات اور جام و مینا اور محفل سرود کا ذکر بڑی خوبی سے کیا گیا ہے۔ جب اسلام کی آمد ہوئی تو اس نے تربیت کا نہایت حکیمانہ انداز اختیار کیا اور سے تدریجاً حرام قرار دیا۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ شراب کے کتنے مضراثرات انسان کے عقل وجسم اور اس کے دین ودنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان، قوم، در سماج کی مادی، اخلاقی ورروحانی زندگی کے لئے یہ کس قدر خطرناک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا۔ خواہ لوگوں نے اسے کوئی نام دیا ہو اور خواہ وہ کسی بھی چیز سے تیار کی گئی ہو۔ نبیؐ سے پوچھا گیا کہ شہد مکئی اور جَو سے جو شراب بنائی جاتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپؐ نے اس کے جواب میں بڑی جامع بات ارشاد فرمائی: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے''۔ اس طرح یہ خواہ قلیل ہو یا کثیر کوئی رعایت نہیں دی۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: ''جو چیز کثیر مقدار میں نشہ لائے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے''۔ (احمد) نیز اس کی تجارت کو بھی حرام ٹھہرایا خواہ غیر مسلموں کے ساتھ کی جائے۔ سدذریعہ کے طور پر اسلام نے یہ بات بھی حرام کر دی کہ کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کے ہاتھ انگور فروخت کرے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ ان کو نچوڑ کر شراب بنائے گا۔ حدیث مبارکہ ہے: ''جس نے انگور کو فصل کٹنے پر روک رکھا تاکہ وہ کسی یہودی یا عیسائی یا کسی ایسے شخص کے ہاتھ بیچ دے گا جو اس سے شراب بناتا ہو تو وہ جانتے بوجھتے آگ میں گھس پڑا (رواہ الطبرانی فی الاوسط) شراب کا فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانا ہی حرام نہیں بلکہ کسی مسلم یا غیر مسلم کو شراب کا ہدیہ دینا بھی حرام ہے۔ مسلمان پاک ہے اور پاک چیز کا ہدیہ دینا اور لینا پسند کرتا ہے۔ یعنی کہ مسلمان پر ان مجلسوں کا بائیکاٹ بھی کرنا لازم ہے جہاں پر شراب پیش کی جائے۔ حضورؐ کی حدیث ہے: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو''۔ (احمد) رہا دوا کے طور پر شراب کے استعمال کا مسئلہ تو رسول اللہؐ نے ایک شخص کے پوچھنے پر اس سے منع فرمایا ''شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے''۔ (مسلم) نیز فرمایا ''اللہ نے بیماری اور دوا دونوں نازل کی ہیں اور تمہارے لئے بیماری کا علاج بھی رکھا ہے لہٰذا علاج کرو لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو''۔ (ابوداؤد)

تفصیل کے لئے علامہ یوسف القرضاوی کی کتاب ''الحلال والحرام فی الاسلام'' ملاحظہ فرمائیں۔

۸۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی احْتِلَابِ الْمَوَاشِیِ بِغَیْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ عَبْدُالْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ فَاِنْ کَانَ فِیْهَا صَاحِبُهَا فَلْیَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهَا اَحَدٌ فَلْیُصَوِّتْ ثَلَاثًافَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ لَّمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلَا یَحْمِلْ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثُ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِیْحٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ رِوَایَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوْا اِنَّمَا یُحَدِّثُ عَنْ صَحِیْفَةِ سَمُرَةَ.

۸۷۹: باب جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ نکالنا

۱۳۰۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی (کسی کے) مویشیوں پر گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو اور وہ اجازت (بھی) دے دے تو اس کا دودھ نکال کر پی لے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب آئے تو اس سے اجازت لے اگر جواب نہ دے تو دودھ نکال کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہؓ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں کہ حسن کا سمرہؓ سے سماع صحیح ہے۔ بعض محدثین نے سمرہؓ سے حسن کی روایت میں کلام کیا ہے اور فرمایا کہ وہ سمرہؓ کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

۸۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیْعِ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ وَ الْاَ صْنَامِ

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَکَّةَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَ صْنَامِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَه فَاِنَّهٗ یُطْلٰی بِهِ السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَحَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمَ حَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَر

۸۸۰: باب جانوروں کی کھال اور بتوں کو فروخت کرنا

۱۳۰۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ پس آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ، مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کو ملا جاتا ہے۔ اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''نہیں'' یہ بھی حرام ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہودیوں پر اللہ کی مار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔ اس

وابنِ عَبّاسٍ حدیثُ جابرٍ حَدیثٌ حسنٌ صحیحٌ والعملُ علی ھذا عندَ اھلِ العلمِ.

باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْھِبَةِ

۸۸۱: باب کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا ممنوع ہے

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ ثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ الْعَائِدُفِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُفِیْ قَیْئِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لاَ یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّةً فَیَرْجِعَ فِیْھَا اِلاَّ الْوَالِدَ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ.

۱۳۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفات ذمیمہ کا اپنانا ہمارے (مسلمانوں کے) شایان شان نہیں۔ ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والے ایسے کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لے۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ کوئی چیز کسی کو دینے کے بعد واپس لے البتہ بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّہٗ سَمِعَ طَاوُسًا یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ یَرْفَعَانِ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَاعِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمْ قَالُوْا مَنْ وَھَبَ ھِبَةً لِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْ ھِبَتِہٖ وَمَنْ وَھَبَ ھِبَةً لِغَیْرِ ذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَہٗ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْھَا مَالَمْ یُثَبْ مِنْھَا وَھُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ لَایَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّةً فَیَرْجِعُ فِیْھَا اِلاَّ الْوَالِدَ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ وَاحْتَجَّ الشَّافِعِیُّ بِحَدِیْثِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّةً فَیَرْجِعُ فِیْھَا اِلاَّ الْوَالِدَ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ

۱۳۰۸: یہ حدیث محمد بن بشار، ابن ابی عدی سے وہ حسین معلم سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں۔ اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس حدیث کو مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی نے کوئی چیز اپنے کسی محرم رشتہ دار کو عطیہ دی اسے واپس لوٹانے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر غیر محرم رشتہ دار کو دی ہو تو وہ واپس لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کے بدلے کوئی چیز نہ لے چکا ہو۔ اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ والد کے علاوہ کسی کا کوئی چیز واپس لینا جائز نہیں وہ اپنے قول پر حجت کے طور پر حدیث باب ہی پیش کرتے ہیں۔ یعنی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۸۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْعَرَایَا وَالرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِکَ

۸۸۲: باب بیع عرایا اور اس کی اجازت

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

۱۳۰۹: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْاَذِنَ لِاَهْلِ الْعَرَايَااَنْ يَبِيْعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰكَذَارَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ.

ﷺ نے بیع محاقلہ اور مذابنہ سے منع فرمایا لیکن عرایا (محتاج لوگ جنہیں درختوں کے پھل عاریۃً دیے گئے ہوں) والوں کو اندازہ کے مطابق فروخت کرنے کی اجازت دی۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت زید بن ثابتؓ کی حدیث کو محمد بن اسحٰق بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔ ایوب، عبیداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ اس اسناد سے بواسطہ ابن عمرؓ، حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ وسق (ساٹھ صاع) سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے۔ یہ روایت محمد بن اسحٰقؒ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَبْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْكَذَا.

۱۳۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرایا کو پانچ وسق سے کم پھل اندازے سے بیچنے کی اجازت دی یا اسی طرح فرمایا۔

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَبْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْفِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ.

۱۳۱۱: حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرایا کو پانچ وسق یا اس سے کم مقدار میں بیچنے کی اجازت دی۔

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ قَالُوْا اِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۳۱۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو اندازے کے ساتھ بیچنے کی اجازت دی۔ یہ حدیث اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ عرایا محاقلہ اور مزابنہ کی بیوع کی ممانعت سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کی دلیل حضرت زید رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ عرایا کے لئے پانچ وسق سے کم پھلوں کو بیچنا جائز ہے۔ بعض اہل علم

وَقَالُوْا لَهُ اَنْ يَشْتَرِىَ مَادُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَيْهِمْ فِىْ هٰذَا لِاَ نَّهُمْ شَكَوْا اِلَيْهِ وَقَالُوْا لَا نَجِدُمَا نَشْتَرِىْ مِنَ الثَّمَرِ اِلَّا بِالتَّمْرِ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَنْ يَّشْتَرُوْهَا فَيَاْكُلُوْهَا رُطَبًا.

اس کی یہ تفسیر کرتے ہیں کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے لئے آسانی اور وسعت کے لئے تھا۔ کیونکہ انہوں نے شکایت کی تھی کہ ہم تازہ پھل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے مگر یہ کہ پرانی کھجوروں سے خریدیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ وسق سے کم خریدنے کی اجازت دے دی تا کہ وہ تازہ پھل کھا سکیں۔

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ كَثِيْرٍ ثَنَا بُشَيْرُبْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِىْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِىْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَ صْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهُ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۳۱۳: ولید بن کثیر، بنو حارثہ کے مولیٰ بشیر بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ رافع بن خدیجؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ یعنی درختوں سے اتری ہوئی کھجور کے عوض درختوں پر لگی ہوئی کھجور خریدنے سے منع فرمایا لیکن اصحاب عرایا کو اس کی اجازت دی اور تازہ انگور کو خشک انگور کے عوض اور تمام پھلوں کو اندازے سے بیچنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۸۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

۸۸۳: باب دلالی میں قیمت زیادہ لگانا حرام ہے

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُبْنُ مَنِيْعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا النَّجْشَ مَا النَّجْشُ اَنْ يَّاْتِىَ الرَّجُلُ الَّذِىْ يُبْصِرُ السِّلْعَةَ اِلٰى صَاحِبِ السِّلْعَةِ فَيَسْتَامُ بِاَكْثَرِ مِمَّا تَسْوٰى وَذٰلِكَ عِنْدَ مَايَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِىْ يُرِيْدُ اَنْ يَغْتَرَّ الْمُشْتَرِىَ بِهٖ وَلَيْسَ مِنْ رَاْيِهِ الشِّرَاءُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَنْخَدِعَ الْمُشْتَرِىْ بِمَا يَسْتَامُ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيْعَةِ قَالَ الشَّافِعِىُّ وَاِنْ نَجَشَ رَجُلٌ فَالنَّاجِشُ اٰثِمٌ فِيْمَا يَصْنَعُ وَالْبَيْعُ جَائِزٌ لِاَ نَّ الْبَائِعَ غَيْرُ النَّاجِشِ.

۱۳۱۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں نجش نہ کرو۔ قتیبہ کہتے ہیں کہ وہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ نجش حرام ہے نجش یہ ہے کہ کوئی ماہر تجارت آئے اور خریدار کی موجودگی میں تاجر کے پاس آکر سامان کی اصل قیمت سے زیادہ قیمت لگائے اور مقصد خریدنا نہ ہو بلکہ محض خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا ہو۔ یہ دھوکہ کی ایک قسم ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نجش کرے تو وہ اپنے اس فعل کے سبب گناہ گار ہوگا لیکن بیع جائز ہے کیونکہ بیچنے والے نے نجش نہیں کیا۔

۸۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِى الرُّجْحَانِ فِى الْوَزْنِ

۸۸۴: باب تولتے وقت جھکاؤ

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا

۱۳۱۵: سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور

وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ الرُّجْحَانَ فِي الْوَزْنِ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

مخرفہ عبدی ہجر کے مقام پر کپڑا بیچنے کے لئے لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پاجامے کا سودا کیا۔ میرے پاس ایک تولنے والا تھا جو اجرت پر تولتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تولو اور جھکاؤ کے ساتھ تولو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت سویدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء وزن میں جھکاؤ کو پسند کرتے ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث سماک سے اور وہ ابو صفوان سے نقل کرتے ہوئے پوری حدیث بیان کرتے ہیں۔

۸۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهٖ

۸۸۵: باب تنگ دست کے لئے قرض کی ادائیگی میں مہلت اور اس سے نرمی کرنا

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْيُسْرِ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَعُبَادَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۳۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو یسرؓ، ابو قتادہؓ، حذیفہؓ، ابو مسعودؓ اور عبادہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔
حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ رَجُلًا مُوْسِرًا فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۳۱۷: حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی اُمتوں میں سے کسی شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ نکلی لیکن اتنا تھا کہ وہ شخص امیر تھا اور لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی مقروض تنگدست ہو تو اسے معاف کر دیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس بات کے اس سے زیادہ حق دار ہیں لہٰذا اس سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَطْلِ

۸۸۶: باب مال دار کا قرض کی

الْغنيِ اَنَّهُ ظُلْمٌ

۱۳۱۸: حدثنا مُحَمَّدُ بنُ بشارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحمنِ بْنُ مهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّرِيْدِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنَاهُ اِنَّهُ اِذَا اُحِيْلَ الرَّجُلُ عَلٰى مَلِيٍّ فَاحْتَالَهُ فَقَدْ بَرِئَ الْمُحِيْلُ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْمُحِيْلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا تَوِيَ مَالُ هٰذَا بِاِفْلَاسِ الْمُحَالِ عَلَيْهِ فَلَهُ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْاَوَّلِ وَاحْتَجُّوْا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهٖ حِيْنَ قَالُوْا لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى هٰذَا اِذَا اُحِيْلَ الرَّجُلُ عَلٰى اٰخَرَ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ مَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ مُعْدِمٌ فَلَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى.

ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے

۱۳۱۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار آدمی کی طرف سے قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور کسی شخص کو کسی مالدار شخص کی طرف تحویل[1] کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے وصول کرے۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور شریدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر کسی کو کسی مالدار کی طرف حوالہ کیا جائے تو اس سے وصول کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اس مالدار نے قبول کر لیا تو قرض دار بری ہو گیا وہ اس سے طلب نہیں کر سکتا۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر محال علیہ (جس کی طرف حوالہ کیا گیا) مفلس ہو جائے اور قرض خواہ کا مال ضائع ہو جائے تو اس صورت میں وہ دوبارہ پہلے قرض دار سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہو سکتا۔ اسحٰقؒ بھی اس قول کے یہی معنی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی دوسرے کی طرف حوالہ کیا جائے اور جو بظاہر غنی معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں وہ مفلس ہو تو اس صورت میں قرض خواہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پہلے قرضدار سے رجوع کرے۔

۸۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ يَّقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ بِالشَّيْءِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَّقُوْلَ اِذَا

۸۸۷: باب بیع منابذہ اور ملامسہ

۱۳۱۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا۔
اس باب میں ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت منقول ہیں۔
حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔
اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب میں تمہاری طرف کوئی چیز پھینکوں گا ہمارے درمیان بیع میں واجب ہو گئی۔ (یہ بیع منابذہ ہے) بیع ملامسہ یہ ہے کہ اگر

---

[1] تحویل: حوالہ سے جس کے معنی یہ ہیں کہ مقروض اپنے قرض خواہ سے کہے کہ میرے اوپر جتنا تمہارا قرض ہے وہ تم فلاں شخص سے وصول کرو۔ اب قرض خواہ کو اس شخص سے وصول کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

لَمَسْتَ الشَّیْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَیْعُ وَاِنْ کَانَ لَایَرٰی مِنْهُ شَیْئًا مِثْلَ مَایَکُوْنُ فِی الْجِرَابِ اَوْغَیْرَ ذٰلِکَ وَاِنَّمَا کَانَ هٰذَا مِنْ بُیُوْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِکَ.

میں نے کوئی چیز چھولی تو بیع واجب ہوگئی اگر چہ اس نے کچھ بھی نہ دیکھا ہو۔ مثلاً وہ چیز کسی تھیلے وغیرہ میں ہو۔ یہ دورِ جاہلیت کی بیع ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ان سے منع فرمایا۔

۸۸۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّلَفِ فِی الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

۸۸۸: باب غلہ اور کھجور میں بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت ادا کرنا)

۱۳۲۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثَّمَرِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجَازُوا السَّلَفَ فِی الطَّعَامِ وَالثِّیَابِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یُعْرَفُ حَدُّهٗ وَصِفَتُهٗ وَاخْتَلَفُوْا فِی السَّلَمِ فِی الْحَیَوَانِ فَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمُ السَّلَمَ فِی الْحَیَوَانِ جَائِزًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَهْلِ الْکُوْفَةِ.

۱۳۲۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کی قیمت پیشگی ادا کردیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو بیع سلم کرے (یعنی پیشگی قیمت ادا کرے) تو وہ معلوم پیمانہ اور معلوم وزن میں معلوم وقت تک کرے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیؓ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک غلے، کپڑے اور ان دوسری چیزوں میں جن کی مقدار اور صفت معلوم ہو، بیع سلم جائز ہے۔ جانوروں کی بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت دینے) میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اسے جائز کہتے ہیں جب کہ بعض صحابہؓ، سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ جانوروں کی بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت ادا کرنے) کو ناجائز کہتے ہیں۔

۸۸۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَرْضِ الْمُشْتَرَکِ یُرِیْدُ بَعْضُهُمْ بَیْعَ نَصِیْبِهٖ

۸۸۹: باب مشترکہ زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے؟

۱۳۲۱ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ الْیَشْکُرِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَهٗ شَرِیْکٌ فِیْ حَائِطٍ فَلَا یَبِیْعُ نَصِیْبَهٗ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی یَعْرِضَهٗ عَلٰی شَرِیْکِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ سُلَیْمَانُ الْیَشْکُرِیُّ

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کسی شخص کا کسی باغ میں حصہ ہو تو وہ اپنا حصہ اپنے دوسرے شریک کو بتائے بغیر فروخت نہ کرے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سلیمان یشکری کا حضرت جابر بن عبداللہؓ کی زندگی میں انتقال ہوگیا۔ قتادہ اور ابو بشر نے بھی سلیمان سے

يُقَالُ اِنَّهُ مَاتَ فِيْ حَيٰوةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا اَبُوْبِشْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ سَمَاعًا مِنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَلَعَلَّهٗ سَمِعَ مِنْهُ فِيْ حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَاِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيْفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ وَكَانَ لَهٗ كِتَابٌ.

کوئی حدیث نہیں سنی ۔ امام بخاریؒ ہی فرماتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ سیمان یشکری سے عمرو بن دینار کے علاوہ کسی اور کا سماع ہو۔انہوں نے بھی شاید حضرت جابرؓ کی زندگی ہی میں ان سے احادیث سنی ہوں۔اور قتادہ سلیمان یشکری کی کتاب سے حدیثیں نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے منقول احادیث لکھی ہوئی تھیں۔

۱۳۲۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ذَهَبُوْا بِصَحِيْفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَاَخَذَهَا اَوْ قَالَ فَرَوَاهَا وَذَهَبُوْا بِهَا اِلٰى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا فَاَتَوْنِيْ بِهَا فَلَمْ اَرْوِهَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ.

۱۳۲۲: علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہؓ کی کتاب حسن بصری کے پاس لے گئے تو انہوں نے اسے رکھ لیا۔ یا فرمایا کہ اس سے احادیث نقل کیں۔ پھر لوگ اسے قتادہ کے پاس لے گئے۔تو انہوں نے اس سے روایت کی پھر میرے پاس رہے لیکن میں نے اس سے روایت نہیں کی۔ہمیں یہ باتیں ابوبکر عطار نے علی بن مدینی کے حوالے سے بتائیں۔

۸۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

۸۹۰: باب بیع مخابرہ اور معاومہ

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۲۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا لیکن عرایا میں ان کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۱: بَابٌ

۸۹۱: باب

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ فِيْ دَمٍ وَلَا مَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۳۲۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں مہنگائی ہوئی تو ہم نے عرض کیا کہ قیمتیں مقرر کر دیجئے۔آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، نرخ مقرر کرنے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور رزق دینے والا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی شخص مجھ سے اپنے خون یا مال میں ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ

۸۹۲: باب کہ بیع میں دھوکہ

فِی الْبُیُوْعِ

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلاً فَقَالَ یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلاَ جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِی الْحَمْرَآءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ بُرَیْدَةَ وَاَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ دِیْنَارٍ وَ حُذَیْفَةَ ابْنِ الْیَمَانِ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوْا الْغِشَّ وَقَالُوْا الْغِشُّ حَرَامٌ.

دینا حرام ہے

۱۳۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں نمی محسوس کی تو فرمایا۔ اے غلہ کے مالک یہ کیا ہے۔ غلہ فروخت کرنے والے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بارش کی وجہ سے گیلا ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس بھیگے ہوئے مال کو اوپر کیوں نہیں رکھ دیا تا کہ لوگ دیکھ سکیں۔ پھر فرمایا جس نے دھوکہ کیا وہ ہم سے نہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابوحمراءؓ، ابن عباسؓ، بریدؓ، ابو بردہ بن دینارؓ اور حذیفہ بن یمانؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک خرید و فروخت میں دھوکہ وفریب حرام ہے۔

۸۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی اسْتِقْرَاضِ الْبَعِیْرِ اَوِ الشَّیْءِ مِنَ الْحَیَوَانِ

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَاَعْطٰی سِنًّا خَیْرًا مِنْ سِنِّهٖ وَقَالَ خِیَارُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ قَضَآءً وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْیَانُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ یَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ مِنَ الْاِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَکَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِکَ.

۸۹۳: باب اونٹ یا کوئی جانور قرض لینا

۱۳۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا اور ادائیگی کے وقت اس سے بہتر اونٹ دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو بہترین طریقے سے قرض ادا کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو رافعؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعبہ اور سفیان، سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ اونٹ بطور قرض لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۳۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے قرض کا تقاضا کیا اور کچھ بدتمیزی سے پیش آیا۔ صحابہ کرامؓ نے اسے جواب دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ حق والے کو کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً فَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَاعْطُوهُ اِيَّاهُ فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّه فَقَالَ اشْتَرُوهُ فَاَعْطُوهُ اِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

اس کے لئے ایک اونٹ خرید واور اسے دے دو۔ صحابہ کرامؓ نے تلاش کیا تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملا اس جیسا نہ مل سکا۔ فرمایا اسے خرید کر اسے دے دو۔ تم میں سے بہتر وہی ہے جو قرض کی ادائیگی کرنے میں اچھا ہو۔

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۲۸: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلمہ بن کُہیل سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُو رَافِعٍ فَاَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ فِي الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلاً خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطِهِ اِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۲۹: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر جب آپ ﷺ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو مجھے حکم دیا کہ اس شخص کو اونٹ دے دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے کوئی جوان اونٹ نہیں ہے۔ البتہ اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ وہی لوگ اچھے ہیں جو قرض کی ادائیگی اچھی طرح کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۴: بَابٌ

۸۹۴: باب

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۳۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرم روی کے ساتھ خرید وفروخت کرنے والے اور نرمی ہی کے ساتھ قرض ادا کرنے کو پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کو یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۳۱: حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلاً اِذَا بَاعَ سَهْلاً اِذَا اشْتَرَى سَهْلاً اِذَا اقْتَضَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ

۱۳۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک شخص کو بخش دیا۔ وہ بیچنے، خریدنے اور تقاضہ قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح حسن ہے۔

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۸۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَارِمٌ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ ابْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْبَيْعَ وَالشِّرَآءَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فِي الْمَسْجِدِ.

۸۹۵: باب مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت کے بارے میں

۱۳۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید وفروخت کرتا ہے تو کہو اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو کہ اللہ تمہاری چیز واپس نہ لوٹائے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ مسجد میں خرید وفروخت حرام ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم مسجد میں خرید وفروخت کی اجازت دیتے ہیں۔

اَبْوَابُ الْاَحْکَامِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حکومت اور قضاء کے بارے میں

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۹۶: بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقَاضِیْ

۱۳۳۳: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِکِ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْھَبْ فَاقْضِ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِیْنِیْ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ فَمَا تَکْرَہُ مِنْ ذٰلِکَ وَقَدْ کَانَ اَبُوْکَ یَقْضِیْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یَنْقَلِبَ مِنْہُ کِفَافًافَمَا اَرْجُوْا بَعْدَ ذٰلِکَ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ عِنْدِیْ بِمُتَّصِلٍ وَعَبْدُالْمَلِکِ الَّذِیْ رَوٰی عَنْہُ الْمُعْتَمِرُ ھٰذَا ھُوَعَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ جَمِیْلَۃَ.

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ بِلَالِ ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَآءَ وُکِلَ اِلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اُجْبِرَ عَلَیْہِ یَنْزِلُ عَلَیْہِ مَلَکٌ فَیُسَدِّدُہٗ

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَی الثَّعْلَبِیِّ عَنْ بِلَالٍ

۸۹۶: باب قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث

۱۳۳۳: حضرت عبداللہ بن موہبؒ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ابن عمرؓ سے فرمایا: جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرو۔ انہوں نے کہا۔ اے امیرالمومنین آپؓ مجھے اس کام سے معاف رکھیں۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا تم اسے ناپسند کیوں کرتے ہو حالانکہ تمہارے والد بھی تو فیصلے کیا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے قاضی بن کر لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلے کئے تو امید ہے کہ وہ برابر، برابر چھوٹ جائے۔ اس کے بعد بھی کیا میں اس کی امید رکھوں۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ عبدالملک جو معتمر سے نقل کرتے ہیں وہ عبدالملک بن جمیلہ ہیں۔

۱۳۳۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے منصب قضا کا خود سوال کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جس شخص کو زبردستی یہ عہدہ دیا گیا اس کی مدد اور غلط راستے پر جانے سے روکنے کے لئے ایک فرشتہ اترتا ہے۔

۱۳۳۵: خثیمہ بصری حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قضاء کے عہدے پر فائز ہونا چاہتا ہے

ابْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَالَ فِيْهِ شُفَعَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى

اوراس کے لئے سفارشیں کرتا ہے۔اسے اس کے نفس پر چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی غیبی مدد نہیں ہوتی اور جسے زبردستی اس منصب پر فائز کیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی مدد کے لئے ایک فرشتہ اتارتا ہے۔یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسرائیل کی عبد الاعلیٰ سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ الْقَضَآءَ اَوْجُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قضاء سونپی گئی یا (فرمایا) اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس کے علاوہ سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔

۸۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَاضِيْ يُصِيْبُ وَ يُخْطِئُ

۸۹۷: باب قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم فیصلہ کرتے وقت غور و فکر سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر خطاء ہو جائے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔اس باب میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔حدیث ابو ہریرہؓ اس سند سے حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کو سفیان ثوریؒ کی یحییٰ بن سعید سے روایت کے متعلق عبدالرزاق کی سند کے علاوہ کسی اور سند سے نہیں جانتے۔عبدالرزاق معمر سے اور وہ سفیان ثوریؒ سے روایت کرتے ہیں

۸۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَاضِيْ كَيْفَ يَقْضِيْ

۸۹۸: باب قاضی کیسے فیصلے کرے

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ

۱۳۳۸: حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو پوچھا تم کس طرح فیصلے کرو گے۔انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کروں گا۔آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب

فقال اقضی بما فی کتاب الله قال فان لم یکن فی کتاب الله قال فسنّة رسول الله صلّی اللّٰهُ علیه وسلّم قال ان لم یکن فی سُنَّة رَسُوْلِ الله صلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قال اجْتَهِدُ رأیی قال الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وفّق رَسُوْلَ رَسُوْلِ الله.

میں نہ ہو (یعنی تم نہ پاؤ) انہوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرونگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو۔ عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب وسنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے رسول کے قاصد کو یہ توفیق بخشی۔

۱۳۳۹: حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ و عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیّ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ عَنِ الْحارث بْن عمْرٍو بْن اَخٍ لِلْمُغیرة بْن شُعْبَةَ عَنْ اُناسٍ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ عَنْ مُعاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم بنحوه هذا حدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هذَا الْوجْهِ ولَیْس اِسْنادُهٗ عِنْدِیْ بِمُتَّصِلٍ وَ اَبُوْ عَوْنٍ الثَّقفیُّ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْد الله.

۱۳۳۹: محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور عبد الرحمٰن بن مہدی سے وہ دونوں شعبہ سے وہ ابوعون سے وہ حارث سے وہ کئی اہل حمص سے اور وہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند متصل نہیں۔ ابوعون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

۸۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِمَامِ الْعَادِلِ

۸۹۹: باب عادل امام

۱۳۴۰: حدّثنا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْکُوْفِیُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی الله یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی الله وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اَوْفٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۳۴۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا اور سب سے زیادہ قابل نفرت اور سب سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا۔ اس باب میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۴۱: حدّثنا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْبَکْرٍ الْعَطَّارُ ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثنا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الله مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّیْطَانُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

۱۳۴۱: حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۹۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقَاضِیْ لَا یَقْضِیْ

۹۰۰ باب قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب

بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلاَ مَهَا

تک فریقین کے بیانات نہ سن لے

۱۳۴۲ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ الْجُعْفِیِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضَا اِلَیْکَ رَجُلاَنِ فَلاَ تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلاَمَ الْاٰخِرِ فَسَوْفَ تَدْرِیْ کَیْفَ تَقْضِیْ قَالَ عَلِیٌّ زِلْتُ قَاضِیًا بَعْدُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۳۴۲: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جب دوآدمی تمہارے پاس فیصلہ لینے آئیں تو دوسرے کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا۔ عنقریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لوگے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ (قاضی) یعنی فیصلے کرتا رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِمَامِ الرَّعِیَّةِ

۹۰۱: باب رعایا کی خبر گیری

۱۳۴۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحَکَمِ ثَنِیْ اَبُوالْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُ بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِیَةَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ اِمَامٍ یُغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِی الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْکَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْکَنَتِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِیَةُ رَجُلاً عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِیُّ یُکْنٰی اَبَا مَرْیَمَ.

۱۳۴۳: حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر کوئی حاکم اپنی رعایا کے حاجتمندوں محتاجوں اور مسکینوں کے لئے اپنے دروازے بند کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات، ضروریات اور فقر کو دور کرنے سے پہلے آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ اس پر معاویہؓ نے اس وقت ایک شخص کو لوگوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لئے مقرر کر دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔ عمرو بن جہنی کی کنیت ابومریم ہے۔

۱۳۴۴ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَیْمِرَةَ عَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ صَاحِبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِیْثِ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۴۴: علی بن حجر، یحییٰ بن حمزہ سے وہ یزید بن ابی مریم سے وہ قاسم بن مخیمرہ سے اور وہ ابومریم رضی اللہ عنہ سے (جو صحابی ہیں) اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۰۲ : بَابُ مَاجَاءَ لاَ یَقْضِی الْقَاضِیْ وَهُوَ غَضْبَانُ

۹۰۲: باب قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

۱۳۴۵ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ کَتَبَ اَبِیْ اِلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ وَ هُوَ قَاضٍ اَنْ تَحْکُمَ

۱۳۴۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ (جو قاضی تھے) کو لکھا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصے کی حالت

بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ بَكْرَةَ اسْمُهٗ نُفَيْعٌ

میں کبھی فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کوئی حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا نام نفیع ہے۔

۹۰۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ هَدَايَا الْاُمَرَاءِ

۹۰۳: باب امراء کو تحفے دینا

۱۳۴۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوٗدَ الْاَوْدِيِّ.

۱۳۴۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں روانہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میری روانگی کے بعد کسی شخص کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمہیں واپس کیوں بلایا۔ اس لیے کہ میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے۔ اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز لے کر حاضر ہوگا۔ میں نے یہی کہنے کے لئے تمہیں بلایا تھا۔ اب جاؤ۔ اس باب میں حضرت عدی بن عمیرہؓ، بریدہؓ، مستور بن شدادؓ، ابوحمیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو اسامہ کی روایت والی سند سے جانتے ہیں۔ ابو اسامہ، داؤد اودی سے نقل کرتے ہیں۔

۹۰۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ

۹۰۴: باب مقدمات میں رشوت لینے اور دینے والا

۱۳۴۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ الْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَابْنِ حَدِيْدَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا

۱۳۴۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ابن حدیدہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن ہے۔ یہ حدیث ابوسلمہؓ بن عبدالرحمٰنؒ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی مروی ہے۔ ابوسلمہؓ اس حدیث کو اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ روایت صحیح نہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سنا کہ حضرت ابوسلمہؓ کی عبداللہ

يَصِحُّ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

بن عمروؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول حدیث اس باب کی سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔

۱۳۴۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۴۸: ابوموسیٰ، محمد بن مثنیٰ، ابو عامر عقدی سے وہ ابن ابی ذئب سے وہ خالد حارث بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوسلمہؓ سے اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

۹۰۵: باب تحفہ اور دعوت قبول کرنا

۱۳۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَ سَلْمَانَ وَ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۴۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا ایک کھر بھی ہدیے میں دیا جائے تو میں قبول کرلوں اور اگر اس پر دعوت دی جائے تو ضرور جاؤں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، سلیمانؓ، معاویہ بن حیدہؓ اور عبدالرحمٰن بن علقمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔

۹۰۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُقْضٰى لَهٗ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَاْخُذَهٗ

۹۰۶: باب اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں

۱۳۵۰ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَحَدِكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۵۰: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے پاس اپنے تنازعات لیکر آتے ہو تاکہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں۔ اور میں بھی ایک انسان ہوں ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہو پس اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کردوں تو میں اس کے لیے دوزخ کا ایک ٹکڑا کاٹتا ہوں۔ لہٰذا وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، عائشہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ام سلمہؓ حسن صحیح ہے۔

۹۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ

۹۰۷: باب مدعی کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ کِنْدَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِیْ عَلٰی اَرْضٍ لِیْ فَقَالَ الْکِنْدِیُّ هِیَ اَرْضِیْ وَفِیْ یَدِیْ لَیْسَ لَهُ فِیْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِیِّ اَلَکَ بَیِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَکَ یَمِیْنُهُ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا یُبَالِیْ عَلٰی مَاحَلَفَ عَلَیْهِ وَلَیْسَ یَتَوَرَّعُ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَیْسَ لَکَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِیَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِکَ لِیَاْکُلَهُ ظُلْمًا لَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ حَدِیْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۳۵۱: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرموت اور کندہ سے ایک ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے جبکہ کندی نے عرض کیا۔ وہ میری زمین ہے، میرے ہاتھ میں ہے کسی کا اس پر کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرمی سے پوچھا: کیا تمہارے پاس گواہ ہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم اس سے قسم لے سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو فاجر آدمی ہے قسم اٹھائے گا پھر اس میں پرہیزگاری بھی نہیں۔ فرمایا تم اس سے قسم کے علاوہ کچھ بھی نہیں لے سکتے۔ پس اس نے قسم کھائی اور جانے کے لیے مڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اس نے تیرے مال پر قسم کھائی تاکہ اسے ظلماً کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور اشعث بن قیسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث وائل بن حجرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَیْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِیُّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَغَیْرُهٗ.

۱۳۵۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا مدعی کے لئے گواہ پیش کرنا اور مدعی علیہ کے لئے قسم کھانا ضروری ہے۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ محمد بن عبیداللہ عرزمی حدیث میں حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ ابن مبارکؒ وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْکَرٍ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۳۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرِ هِمْ اَنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ.

علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہ مدعی علیہ کے ذمہ اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔

۹۰۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

اگر ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا

۱۳۵۴ : حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِیْعَةُ وَاَخْبَرَنِیْ ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاهِدِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسُرَّقٍ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاهِدِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ فرمایا ربیع کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے مجھے بتایا کہ ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتاب میں پڑھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حسن غریب ہے۔

۱۳۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

۱۳۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

۱۳۵۶ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰی بِهَا عَلِیٌّ فِیْکُمْ وَهٰذَا اَصَحُّ وَ هٰکَذَا رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوٰی عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ وَیَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ رَاَوْا اَنَّ الْیَمِیْنَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزَةٌ فِی الْحُقُوْقِ

۱۳۵۶: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی پر فیصلہ کیا۔ یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ بھی جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم بھی یہ حدیث جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے۔

وَالْاَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا لَا یُقْضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ اِلَّا فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ وَلَمْ یَرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ وَغَیْرِهِمْ اَنْ یُقْضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ.

یہ حقوق واموال میں جائز ہے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی ایک گواہ اور قسم پر حقوق واموال میں فیصلہ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ بعض اہل کوفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ ایک گواہ کے بدلے مدعی سے قسم لے کر فیصلہ کرنا جائز نہیں۔

۹۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَبْدِ یَکُوْنُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَیُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِیْبَهُ

۹۰۹: باب مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا اَوْقَالَ شَقِیْصًا اَوْقَالَ شِرْکًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَکَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِیْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِیْقٌ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ قَالَ اَیُّوْبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَا فِعٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِیْثِ یَعْنِيْ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۵۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی بازار کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے تو وہ غلام آزاد ہو گیا۔ ورنہ اتنا حصہ ہی آزاد ہو گا۔ جتنا اس کا حصہ تھا۔
ایوب کہتے ہیں کہ نافع نے بعض اوقات اس روایت میں یوں کہا اس سے اتنا آزاد ہوا جتنا اس نے آزاد کیا۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ سالم نے یہ حدیث اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَکَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَایَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِیْقٌ مِنْ مَالِهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۳۵۸: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غدام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی قیمت پوری ہو جاتی ہے تو وہ غلام آزاد ہے۔ (یعنی اسے چاہیے کہ تمام حصہ داروں کو ان کے حصے کی قیمت ادا کر کے غلام کو مکمل آزاد کر دے) یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِيْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا اَوْقَالَ شَقِیْصًا فِيْ مَمْلُوْکٍ فَخَلَاصُهُ فِيْ مَالِهٖ اِنْ کَانَ لَهُ مَالٌ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ قِیْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ

۱۳۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر وہ مالدار ہے تو اسے پورا آزاد کرائے اور اگر غریب ہے تو غلام کی بازار کے مطابق صحیح قیمت مقرر کی جائے۔ اور پھر جو حصہ آزاد نہیں ہوا اس کے لئے غلام سے محنت کرا کے بقیہ حصہ کی قیمت ادا کر دی جائے۔ لیکن اس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا

يُسْتَسْعٰى فِى نَصِيْبِ الَّذِىْ لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ شَقِيْصًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا اَرْوَى اَبَانُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى السِّعَايَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ السِّعَايَةَ فِى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ غَرِمَ نَصِيْبَ اَخِيْهِ وَعَتَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا عَتَقَ وَلَا يُسْتَسْعٰى وَقَالُوْا بِمَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۳۶۰: سعید بن ابی عروبہ نے اسی کی مثل حدیث نقل کی اور (نصیبہ) کی جگہ ''شقیصہ'' کا لفظ استعمال کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابان بن یزید نے قتادہ سے سعید بن ابو عروبہ کی روایت کی مثل نقل کی لیکن محنت کا ذکر نہیں کیا۔ غلام سے محنت کرانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے محنت کرائی جائے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے تو دیکھا جائے اگر اس کے پاس اپنے ساتھی کا حصہ ادا کرنے کے لئے مال ہے تو یہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا لیکن اس سے محنت مشقت نہیں کرائی جائیگی۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے مطابق رائے دی ہے۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْعُمْرٰى

۹۱۰: باب عمر بھر کے لئے کوئی چیز ہبہ کرنا

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا اَوْ مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا وَفِى الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَمُعَاوِيَةَ.

۱۳۶۱: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عمریٰ جائز ہے اور وہ گھر اسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا اس میں رہنے والوں کے لئے میراث ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِىْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِىْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهُ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى

۱۳۶۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی گھر کسی کو ساری عمر رہنے کے لئے دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ گھر تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لئے ہے تو وہ اسی کا رہے گا۔ جسے دیا گیا اور جس نے اسے دیا ہے دوبارہ اس کا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا جس میں میراث واقع ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو معمر اور کئی راوی بھی

مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَالَ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْمِرَ هَا لَاتَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ وَاِذَا لَمْ يَقُلْ لِعَقِبِكَ فَهِيَ رَاجِعَةٌ اِلَى الْاَوَّلِ اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَ هْلِهَا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تُجْعَلْ لِعَقِبِهٖ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ.

زہری سے مالک ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین نے زہری سے روایت کیا لیکن ''ولعقبہ'' کے الفاظ مذکور نہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب گھر دینے والے نے کہا یہ ساری زندگی تیرے لئے اور تیرے بعد والوں کے لئے ہے تو یہ اس کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگا۔ اور اگر وارثوں کا ذکر نہ کیا تو اس شخص کی وفات کے بعد مالک کو مکان واپس کر دیا جائے گا۔ مالکؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عمریٰ اس کا ہے جسے دیا گیا۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عمریٰ اسی کا ہوگا جسے دیا گیا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث اسکے حق دار ہوں گے خواہ دیتے وقت وارثوں کا ذکر کیا گیا یا نہیں۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۹۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّقْبٰى

۹۱۱: باب رقبیٰ

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَبْنِ اَبِيْ هِنْدٍعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَ هْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَ ةٌ لِاَهْلِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ مِثْلَ الْعُمْرٰى وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَفَرَّقَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى فَاَجَازُوْا الْعُمْرٰى وَلَمْ يُجِيْزُوْا الرُّقْبٰى وَ تَفْسِيْرُ الرُّقْبٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰذَا الشَّيْءُ لَكَ مَاعِشْتَ فَاِنْ مُتَّ قَبْلِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ اِلَيَّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الرُّقْبٰى مِثْلَ الْعُمْرٰى وَهِيَ لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَلَا تَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ.

۱۳۶۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ جائز ہے اور وہ اسی کا ہو جاتا ہے جس کو دیا جاتا ہے اسی طرح رقبیٰ بھی جائز ہے اور اسی کا ہو جاتا ہے جسے کو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ابو زبیر سے اور وہ جابرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ رقبیٰ عمریٰ ہی کی طرح جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کوفہ وغیرہ عمریٰ اور رقبیٰ میں تفریق کرتے ہیں پس وہ عمریٰ کو جائز اور رقبیٰ کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا دوسرے کو کہے جب تک تو زندہ ہے یہ چیز تیرے لئے ہے اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو یہ دوبارہ میری ملکیت ہو جائے گی۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں رقبیٰ بھی عمریٰ کی طرح ہے یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ دوبارہ دینے والے کی ملکیت میں نہیں آتا۔

۹۱۲ : بَابُ مَاذُکِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصُّلْحِ بَیْنَ النَّاسِ

۱۳۶۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ ثَنَا کَثِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْاَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِھِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْاَحَلَّ حَرَامًا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۹۱۲: باب لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث

۱۳۶۴: حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے۔ البتہ وہ صلح جس میں حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہا گیا ہو جائز نہیں ۔مسلمانوں کو اپنی شروط پوری کرنی چاہیے مگر کوئی ایسی شرط ہو جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (جائز نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۱۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یَضَعُ عَلٰی حَائِطِ جَارِہٖ خَشَبًا

۱۳۶۵ : حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَکُمْ جَارُہٗ اَنْ یَغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ جِدَارِہٖ فَلَا یَمْنَعْہُ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ طَاْطَئُوْا رُؤُوْسَھُمْ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عَنْھَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰہِ لَاَرْمِیَنَّ بِھَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِیَۃَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَرُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْھُمْ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ قَالُوْا لَہٗ اَنْ یَمْنَعَ جَارَہٗ اَنْ یَضَعَ خَشَبَۃً فِیْ جِدَارِہٖ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۹۱۳: باب پڑوسی کی دیوار پر لکڑی رکھنا

۱۳۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی سے اس کی دیوار پر لکڑی (یعنی چھت کا شہتیر وغیرہ) رکھنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔حضرت ابو ہریرہؓ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے اپنے [illegible] دیئے۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرتے ہو دیکھتا ہوں ۔اللہ کی قسم میں یہ حدیث تمہارے کندھوں پر ماروں گا (یعنی اس پر عمل کروا کے رہوں گا)۔اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور مجمع بن جاریہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔بعض اہل علم سے منقول ہے کہ پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع کرنا جائز ہے۔امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۴ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلٰی مَایُصَدِّقُہٗ صَاحِبُہٗ

۱۳۶۶ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ وَاَحْمَدُ ابْنُ مَنِیْعٍ الْمَعْنٰی وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ [illegible] عَنْ

۹۱۴: باب قسم دلانے والے کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے

۱۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری قسم

اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْیَمِیْنُ عَلٰی مَایُصَدِّقُکَ بِهٖ صَاحِبُکَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ اَخُوْسُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا کَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَالنِّیَّةُ نِیَّةُ الْحَالِفِ وَاِنْ کَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُوْمًا فَالنِّیَّةُ الَّذِی اسْتَحْلَفَ.

اسی صورت میں صحیح ہو گی جب تمہارا ساتھی (قسم دینے والا) تمہاری تصدیق کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہشیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہشیم، سہیل بن ابو صالح کے بھائی عبداللہ بن ابو صالح سے نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر قسم کھلانے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والی کی نیت معتبر ہو گی اور اگر قسم کھلانے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۱۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الطَّرِیْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِیْهِ کَمْ یُجْعَلُ

۹۱۵: باب اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے

۱۳۶۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْمُثَنّٰی بْنِ سَعِیْدِ الضُّبَعِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِیْرِ ابْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِیْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ.

۱۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستہ سات گز چوڑا بناؤ۔

۱۳۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا الْمُثَنّٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ کَعْبٍ الْعَدَوِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ فَاجْعَلُوْ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ بُشَیْرِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ.

۱۳۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم لوگوں میں راستے کی وجہ سے اختلاف ہو جائے تو راستہ کو سات گز چوڑا بناؤ۔
یہ حدیث وکیع کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ بشیر بن کعب کی حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو بعض محدثین قتادہ سے وہ بشیر نہیک سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۱۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَخْیِیْرِ الْغُلَامِ بَیْنَ اَبَوَیْهِ اِذَا افْتَرَقَا

۹۱۶: باب والدین کی جدائی کے وقت بچے کو اختیار دیا جائے

۱۳۶۹ . حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِ ابْنِ سَعِیْدٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ الثَّعْلَبِیِّ عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۳۶۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو اختیار دیا چاہے تو باپ کے ساتھ رہے اور چاہے تو ماں کے پاس۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ

وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَدِّ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَيْمُوْنَةَ اسْمُهُ سُلَيْمٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ اَبَوَيْهِ اِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِي الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَ قَالَا مَاكَانَ الْوَلَدُ صَغِيْرًا فَالْاُمُّ اَحَقُّ فَاِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِيْنَ خُيِّرَ بَيْنَ اَبَوَيْهِ وَهِلَالُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ هُوَهِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اُسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ.

اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ ابو میمونہ کا نام سلیم ہے۔ صحابہ کرامؓ ور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ بچے کو اختیار دیا جائے کہ چاہے تو ماں کے ساتھ رہے اور چاہے تو باپ کے ساتھ رہے۔ یعنی جب ماں باپ میں کوئی جھگڑا وغیرہ ہو جائے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰق فرماتے ہیں کہ جب تک بچہ چھوٹا ہے اس کی ماں زیادہ مستحق ہے۔ اور جب اس کی عمر سات سال ہو جائے تو اسے اختیار دیا جائے کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے رہے۔ ہلال بن ابی میمونہ، علی بن اسامہ کے بیٹے اور مدنی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر، مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۱۷: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَالِدَ يَاْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

۹۱۷: باب باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَااَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَاَكْثَرُهُمْ قَالُوْا عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا اِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوْطَةٌ فِيْ مَالِ وَلَدِهٖ يَاْخُذُ مَاشَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَاْخُذُ مِنْ مَّالِهٖ اِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ.

۱۳۷۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا سب سے بہترین مال وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاتے ہو۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہی میں داخل ہے۔ اس باب میں جابرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے اسے عمارہ بن عمیر سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتی ہیں۔ اکثر نے ان کی پھوپھی کے واسطہ سے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ والد کو اپنے بیٹے کے مال پر پورا حق ہے جتنا چاہے لے سکتا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کے والد بیٹے کے مال میں سے صرف ضرورت کے وقت ہی لے سکتا ہے۔

۹۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ

۹۱۸: باب کسی شخص کی کوئی

مَایُحْکَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْکَاسِرِ

۱۳۷۱ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلاَنَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَهْدَتْ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِیْ قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقَصْعَةَ بِیَدِهَا فَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَاِنَآءٌ بِاِنَآءٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

چیز توڑی جائے تو؟

۱۳۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ازواج مطہرات میں کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھانا ایک پیالے میں ڈال کر بطور ہدیہ بھیجا۔ حضرت عائشہؓ نے اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ گر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کھانے کے بدلے کھانا اور پیالے کے بدلے پیالہ دینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا سُوَیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَاِنَّمَا اَرَادَ عِنْدِیْ سُوَیْدٌ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَحَدِیْثُ الثَّوْرِیِّ اَصَحُّ.

۱۳۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ کسی سے مستعار لیا تو وہ گم ہوگیا۔ پس آپ ﷺ ضامن ہوئے اسکے یعنی اس کے عوض ایک پیالہ انہیں دیا۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میرے نزدیک سوید وہی حدیثیں مراد لیتے ہیں۔ جو سفین ثوریؒ نقل کرتے ہیں اور سفیان ثوریؒ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

۹۱۹: باب مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِیْرٍ الْوَاسِطِیُّ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَیْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ یَقْبَلْنِیْ فَعُرِضْتُ عَلَیْهِ مِنْ قَابِلٍ فِیْ جَیْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِیْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَابَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ ثُمَّ کَتَبَ اَنْ یُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

۱۳۷۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک لشکر میں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ سال تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اجازت نہیں دی۔ پھر آئندہ سال دوبارہ ایک لشکر کی تیاری کے موقع پر پیش کیا گیا جب کہ میری عمر پندرہ سال تھی۔ اس مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ بالغ اور نابالغ کے درمیان حد ہے پھر اپنے عاملوں کو لکھ کہ پندرہ سال کی عمر والوں کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیٰنُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ کَتَبَ اَنَّ هٰذَا حَدُّ مَابَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ وَذَکَرَ ابْنُ عُیَیْنَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ حَدَّثْتُ بِهٖ

۱۳۷۴: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ عبداللہ بن عمر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس حدیث میں عمر بن عبدالعزیز کے اپنے عاملوں کو حکم دینے کا تذکرہ نہیں کرتے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمر بن

عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدٌّ مَابَیْنَ الذُّرِّیَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ یَرَوْنَ اَنَّ الْغُلَامَ اِذَا اسْتَکْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُکْمُهٗ حُکْمُ الرِّجَالِ وَاِنِ احْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُکْمُهٗ حُکْمُ الرِّجَالِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لِلْبُلُوْغِ ثَلٰثُ مَنَازِلَ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشْرَةَ اَوِ الْاِحْتِلَامُ فَاِنْ لَمْ یُعْرَفْ سِنُّهٗ وَلَا احْتِلَامُهٗ فَالْاِ نْبَاتُ یَعْنِی الْعَانَةَ

عبدالعزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ جہاد میں لڑنے والوں اور بچوں کے درمیان حد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔
امام شافعیؒ ، ثوریؒ ، ابن مبارکؒ ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کا حکم مردوں کا ہوگا اور اگر پندرہ برس سے پہلے بالغ ہو جائے (یعنی احتلام آئے) تو اس کا حکم بھی مردوں ہی کا ہوگا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ بالغ ہونے کی تین علامات ہیں۔ پندرہ سال کا ہو جانا یا احتلام ہونا۔ اگر یہ دونوں معلوم نہ ہو سکیں تو زیر ناف بالوں کا آنا۔

۹۲۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِیْهِ

۹۲۰ : باب جو شخص اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرے

۱۳۷۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَرَّبِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ وَمَعَهٗ لِوَآءٌ فَقُلْتُ اَیْنَ تُرِیْدُ فَقَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِیْهِ اَنْ اٰتِیَهٗ بِرَاْسِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ حَدِیْثُ الْبَرَآءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ الْبَرَآءِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِیٍّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْبَرَآءِ عَنْ اَبِیْهِ وَرُوِیَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِیٍّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْبَرَآءِ عَنْ خَالِهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۷۵ : حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میرے ماموں ابو بردہ بن نیار میرے پاس سے گزرے تو ان کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ میں نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ایسے آدمی کا سر لانے کا حکم دیا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی ہے۔ اس باب میں قرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث براء حسن غریب ہے۔ محمد بن اسحٰق بھی یہ حدیث عدی بن ثابت سے اور وہ براء سے نقل کرتے ہیں۔ اشعث بھی یہ حدیث عدی سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اشعث ، عدی سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے ماموں سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۹۲۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلَیْنِ یَکُوْنُ اَحَدُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْاٰخَرِ فِی الْمَآءِ

۹۲۱ : باب دو آدمیوں کا اپنے کھیتوں کو پانی دینے سے متعلق جن میں سے ایک کا کھیت اونچا اور دوسرے کا کھیت پست ہو

۱۳۷۶ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا

۱۳۷۶ : حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے انہیں بتایا کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے پاس

مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَازُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

حضرت زبیرؓ سے پتھریلی زمین کی ان نالیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جن کے ذریعے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا۔ پانی کو چلتا چھوڑ دیا جائے۔ زبیرؓ نے انکار کیا۔ پس وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اے زبیرؓ تم اپنے کھیتوں کو پانی پلا کر اپنے پڑوسی کے کھیتوں میں چھوڑ دیا کرو۔ اس پر انصاری غصہ میں آ گئے اور کہنے لگے۔ یہ آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں اس لئے آپ ﷺ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے زبیرؓ تم اپنے کھیتوں کو پانی دے کر پانی روک لو۔ یہاں تک کہ منڈیر تک واپس چلا جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ آیت اس مسئلے میں نازل ہوئی ''فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ..'' (تمہارے رب کی قسم ان لوگوں کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک یہ آپ ﷺ کو اپنے جھگڑوں میں منصف نہ بنائیں اور پھر آپ ﷺ کے فیصلے کو تہہ دل سے قبول نہ کر لیں اور ان کے دلوں میں اس فیصلے کے متعلق ذرا سی بھی کدورت باقی نہ رہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ، زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے اور وہ عبداللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں عبداللہ بن زبیر کا تذکرہ نہیں کرتے۔ عبداللہ بن وہب بھی اس حدیث کو لیث سے وہ یونس سے وہ زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عبداللہ بن زبیر سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيْكَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَيْسَ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ

۹۲۲: باب جو شخص موت کے وقت اپنے غلام اور لونڈیوں کو آزاد کر دے اور ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ ہو

۱۳۷۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَّهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۳۷۷: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ یہ خبر جب رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے متعلق سخت الفاظ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَوْلاً شَدِيْدًا قَالَ ثُمَّ دَعَا هُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقُرْعَةَ فِي هٰذَا وَفِيْ غَيْرِهِ وَاَمَّا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوُا الْقُرْعَةَ وَقَالُوْا يُعْتَقُ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ الثُّلُثُ وَيُسْتَسْعٰى فِيْ ثُلُثَيْ قِيْمَتِهِ وَاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو.

فرمائے اور پھر غلاموں کو بلا کر انہیں حصوں میں تقسیم کر کے سب کے درمیان قرعہ ڈالا اس کے بعد دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمران بن حصین سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی ایسے معاملات میں قرعہ ڈالنے کو جائز کہتے ہیں۔ بعض علماء کوفہ فرماتے ہیں کہ قرعہ ڈالنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسی صورت میں ہر غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جاتا ہے لہٰذا وہ اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی کے لئے کام وغیرہ کر کے پوری کر لے۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

۹۲۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ مَلَكَ ذَامَحْرَمٍ

۹۲۳: باب اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غلامی میں آ جائے

۱۳۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مُسْنَدًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

۱۳۷۸: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے۔ (یعنی وہ کسی صورت میں اس کی غلامی میں آ جائے) تو وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلیم ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ عمر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۷۹ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَاصِمًا الْاَحْوَلَ عَنْ حَمَّادِبْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ

۱۳۷۹: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آ جائے وہ آزاد ہے۔ اس حدیث میں صرف محمد بن بکر نے عاصم احول کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آ جائے وہ آزاد ہو جائے گا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے اسی حدیث کو سفیان ثوریؒ سے وہ عبداللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَلَا یُتَابَعُ ضَمْرَۃُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَھُوَ حَدِیْثٌ خَطَأٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ.

مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ضمرہ بن ربیعہ کا کوئی متابع نہیں۔ محدثین کے نزدیک اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے۔

۹۲۴: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ

۹۲۴: باب کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرنا

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا شَرِیْکُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ النَّخَعِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ فَلَیْسَ لَہٗ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَلَہٗ نَفَقَتُہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْکِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ ھُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ لَا اَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ رِوَایَۃِ شَرِیْکٍ قَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِکٍ الْبَصْرِیُّ ثَنَا عُقْبَۃُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ

۱۳۸۰: حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے کسی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کسی چیز کی کاشت کی تو اس کے لئے اس کھیتی میں سے کچھ نہیں۔ البتہ بونے والا اپنا خرچ جو اس نے اس پر کیا ہے۔ وہ لے سکتا ہے۔ لیکن کھیتی زمین والے کی ہی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابواسحٰق ؒ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابواسحٰق ؒ شریک بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد ؒ، اور اسحٰق ؒ کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام بخاری ؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ میں اسے شریک بن عبداللہ کی روایت سے جانتا ہوں امام بخاری ؒ کہتے ہیں معقل بن مالک بصری ہم سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث عقبہ بن اصم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج ؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسکے ہم معنی حدیث بیان کی۔

۹۲۵: مَاجَآءَ فِی النَّحْلِ وَالتَّسْوِیَۃِ بَیْنَ الْوَلَدِ

۹۲۵: باب اولاد کو ہبہ کرتے وقت برابری قائم رکھنا

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ الْمَعْنٰی وَاحِدٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ یُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ اَبَاہُ نَحَلَ ابْنًا لَہٗ غُلَامًا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشْھِدُہٗ فَقَالَ اَکُلَّ وَلَدِکَ قَدْ نَحَلْتَہٗ مِثْلَ

۱۳۸۱: حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے اپنے ایک بیٹے کو ایک غلام دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ہر بیٹے کو اس طرح غلام دیا ہے۔ جس طرح اسے دیا ہے۔ تو عرض کی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس کو واپس کرو۔

مَا سَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدِ حَتّٰى بَعْضُهُمْ يُسَوِّیْ بَيْنَ وَلَدِهٖ حَتّٰى فِی الْقُبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَوِّیْ بَيْنَ فِی النُّحْلِ وَالْعَطِيَّةِ الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَآءٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الْوَلَدِ اَنْ يُعْطِیَ الذَّكَرُ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ مِثْلَ قِسْمَتِ الْمِيْرَاثِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء اولاد کے درمیان برابری کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ چومنے میں بھی برابری کرنی چاہیے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ہبہ اور عطیہ میں بیٹوں اور بیٹیوں سب کو برابر، برابر دینا چاہیے لیکن بعض اہل علم کے نزدیک لڑکوں کو دوگنا اور لڑکیوں کو ایک گنا دینا، برابری ہے جیسے کہ میراث کی تقسیم میں کہا جاتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۹۲۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الشُّفْعَةِ

۹۲۶: باب شفعہ[1] کے بارے میں

۱۳۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِی الْبَابِ عَنِ الشَّرِيْدِ وَاَبِیْ رَافِعٍ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰی عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيْثَ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِیْ صَحِيْحٌ.

۱۳۸۲: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق دار ہے۔ اس باب میں حضرت شریدؓ ابو رافعؓ ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث سمرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ سے، وہ انس سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر سعید بن ابی عروبہ، قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہؓ سے اور وہ نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک حسن کی سمرہؓ سے روایت صحیح ہے۔ حضرت انسؓ سے قتادہ کی روایت ہمیں صرف عیسیٰ بن یونس سے معلوم ہے۔ حضرت عمرو بن شرید کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ وہ اپنے والد سے اور وہ نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔ ابرہیم بن میرہ بھی عمرو بن شرید سے اور ابو رافع سے یہ حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۹۲۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

۹۲۷: باب غائب کے لئے شفعہ

۱۳۸۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ

۱۳۸۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] شفعہ کسی پڑوسی کو دوسرے پڑوسی کے اپنا مکان فروخت کرتے وقت یا کسی شریک کو دوسرے حصہ دار کے اپنے حصے کو فروخت کرتے وقت خریدنے کا حق ہوتا ہے۔ جو مکان یا زمین کے ساتھ محفوظ ہے جسے یہ حق حاصل ہوتا ہے اسے شفیع اور اس حق کا نام شفعہ ہے۔ فقہاء نے اس کی یہی تعریف کی ہے۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ یُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِیْقُهُمَا وَاحِدًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِیْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَكَلَّمَ فِیْهِ غَیْرَ شُعْبَةَ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَدْ رَوٰی وَكِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مِیْزَانٌ یَعْنِیْ فِی الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا فَاِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشُّفْعَةُ وَاِنْ تَطَاوَلَ ذٰلِكَ.

فرمایا ہمسایہ اپنے شفعہ کا زیدہ حق دار ہے۔ لہٰذا اگر وہ غائب ہو تو اس کا انتظار کیا جائے جب کہ دونوں کے آنے جانے کا راستہ ایک ہی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبدالملک بن ابی سلیمان کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ عبدالملک بن سلیمان اس حدیث کو عطاء سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ نے اس حدیث کے سبب عبدالملک بن ابی سلیمان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ لیکن وہ محدثین کے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں۔ شعبہ کے علاوہ کسی کے ان پر اعتراض کا ہمیں علم نہیں۔ وکیع بھی شعبہ سے اور وہ عبدالملک سے ہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن مبارکؒ سے منقول ہے کہ سفیان ثوریؒ کہتے تھے کہ عبدالملک بن سلیمان علم کے ترازو ہیں (یعنی حق و باطل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں) اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی غائب ہو تب بھی وہ اپنے شفعہ کا مستحق ہے۔ لہٰذا وہ آنے کے بعد اسے طلب کر سکتا ہے۔ اگرچہ طویل مدت ہی کیوں نہ گزر چکی ہو۔

۹۲۸ : بَابُ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

۹۲۸: باب جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو حق شفعہ نہیں

۱۳۸۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهٖ یَقُوْلُ بَعْضُ فُقَهَآءِ التَّابِعِیْنَ مِثْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ وَغَیْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مِنْهُمْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ وَرَبِیْعَةُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَبِهٖ یَقُوْلُ

۱۳۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں اور ہر حصے کا الگ الگ راستہ ہو جائے تو پھر شفعہ باقی نہیں رہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض فقہاء تابعین جیسے عمر بن عبدالعزیز، یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، مالک بن انس، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اور اہل مدینہ کا یہی قول ہے۔ کہ شفعہ صرف شریک کے لئے ہے۔ پڑوسی اگر شریک نہ ہو تو اسے حق شفعہ حاصل نہیں

الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقَ لَایَرَوْنَ الشُّفْعَةَ اِلَّا لِلْخَلِیْطِ وَلَا یَرَوْنَ لِلْجَارِ شُفْعَةً اِذَا لَمْ یَکُنْ خَلِیْطًا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرِهِمْ الشُّفْعَةَ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِیْثِ الْمَرْفُوْعِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ وَقَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَهْلِ الْکُوْفَةِ.

ہوگا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ دوسری مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ہمسایہ نزدیک ہونے کی وجہ سے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۹۲۹: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الشَّرِیْکَ شَفِیْعٌ

۹۲۹: باب ہر شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ السُّکَّرِیِّ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ حَمْزَةَ السُّکَّرِیِّ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُرْسَلًا وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۳۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔ ہم کو نہیں معلوم کہ ابوحمزہ سکری کے علاوہ کسی اور نے اس کے مثل حدیث نقل کی ہو۔ کئی راوی یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَیْسَ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ مِثْلَ هٰذَا لَیْسَ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ ثِقَةٌ یُمْکِنُ اَنْ یَکُوْنَ الْخَطَاءُ مِنْ غَیْرِ اَبِیْ حَمْزَةَ.

۱۳۸۶: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاشؒ نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے بن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ن کے ہم معنی اور اس کی مثل اور اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث ابوحمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوحمزہ ثقہ ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں کسی اور سے خطاء ہوئی ہو۔

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ وَقَالَ اَکْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا یَکُوْنُ الشُّفْعَةُ فِی الدُّوْرِ وَالْاَرْضِیْنَ وَلَمْ یَرَوُا الشُّفْعَةَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۳۸۷: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند۔ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ شفعہ صرف مکان اور زمین میں ہوتا ہے۔ ہر چیز میں نہیں۔ لیکن بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شفعہ ہر چیز میں ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۳۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِی اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

۱۳۸۸ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيْثِهٖ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهُ قَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ لَا خُذَنَّهُ فَلَاَسْتَمْتِعَنَّ مِنْهُ فَقَدِمْتُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا اَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ فَقَالَ اَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَاَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَاءِهَا وَوِكَاءِهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا هٰذَا.

۹۳۰: باب گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ یا بکری

۱۳۸۸: حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سفر میں نکلا تو ایک کوڑا پڑا ہوا پایا۔ ابن نمیر اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک کوڑا گرا ہوا پایا تو اسے اٹھا لیا اور دونوں ساتھیوں نے کہا رہنے دو نہ اٹھاؤ۔ میں نے کہا نہیں۔ میں اسے درندوں کی خوراک بننے کے لئے نہیں چھوڑوں گا۔ اپنے کام میں لاؤں گا۔ پھر میں (سوید) ابی بن کعب کے پاس آیا اور ان سے قصہ بیان کیا انہوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا مجھے بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں سو دینار کی ایک تھیلی ملی تھی۔ تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ایک سال تک اس کا اعلان اور تشہیر کروں میں نے اسی طرح کیا لیکن کوئی نہیں آیا۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا۔ فرمایا ایک سال اور اسی طرح کرو۔ میں پھر ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن کسی نے بھی اپنی ملکیت ظاہر نہیں کی پھر تیسری مرتبہ بھی آپؐ نے یہی حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے بعد ان کو گن لو اور تھیلی اور باندھنے والی رسی کو ذہن نشین رکھو۔ پھر اگر تم سے کوئی انہیں طلب کرنے کے لئے آئے اور نشانیاں بتادے تو اسے دے دو۔ ورنہ استعمال کرو۔

۱۳۸۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُ

۱۳۸۹: حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرمؐ سے لقطہ کا حکم پوچھا تو آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان اور تشہیر کرو اور پھر اس کی تھیلی وغیرہ اور رسی کو ذہن نشین کر کے خرچ کر لو اس کے بعد اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر کسی کی گم شدہ بکری ملے تو اس کا کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا اسے پکڑ لو۔ وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ورنہ اسے کوئی بھیڑیا کھا جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر کسی کا گمشدہ اونٹ ملے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس پر نبی اکرمؐ غصہ میں آگئے۔ یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا

ھـا وسِقآءُ ھا حَتّٰی تَلْقٰی رَبَّھَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَالْجَارُوْدِبْنِ الْمُعَلّٰی وَعِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ وَجَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ حَدِیْثُ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ عَنْہُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ حَدِیْثُ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْہُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ رَخَّصُوْافِی اللُّقَطَۃِ اِذَا عَرَّفَھَا سَنَۃً فَلَمْ یَجِدْ مَنْ یَعْرِفُھَا اَنْ یَنْتَفِعَ بِھَا وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمْ یُعَرِّفُھَا سَنَۃً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُھَا وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِھَا وَ ھُوَقَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَعَبْدِا للّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَھُوَ قَوْلُ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ لَمْ یَرَوْالِصَاحِبِ اللُّقَطَۃِ اَنْ یَنْتَفِعَ بِھَا اِذَا کَانَ غَنِیًّا وَقَالَ الشَّافِعِیُّ یَنْتَفِعُ بِھَا وَاِنْ کَانَ غَنِیًّالِاَنَّ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ اَصَابَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُرَّۃً فِیْھَا مِائَۃُ دِیْنَارٍفَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعَرِّفَھَا ثُمَّ یَنْتَفِعُ بِھَا وَکَانَ اُبَیٌّ کَثِیْرَ الْمَالِ مِنْ مَیَاسِیْرِاَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعَرِّفَھَا فَلَمْ یَجِدْ مَنْ یَعْرِفُھَافَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَاْکُلَھَا فَلَوْکَانَتِ اللُّقَطَۃُ لَمْ تَحِلَّ اِلَّالِمَنْ تَحِلُّ لَہُ الصَّدَقَۃُ لَمْ تَحِلَّ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لِاَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصَابَ دِیْنَارًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَّفَہُ یَجِدْ مَنْ یَعْرِفُہُ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَکْلِہٖ وَکَانَ عَلِیٌّ لَاتَحِلُّ لَہُ الصَّدَقَۃُ رَخَّصَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِذَاکَانَتِ اللُّقَطَۃُ یَسِیْرَۃً اَنْ یَنْتَفِعَ بِھَاوَلَا یُعَرِّ

تمہارااس سے کیا کام۔ اس کے پاس چلنے کے لئے پاؤں بھی ہیں اور ساتھ میں پانی کا ذخیرہ بھی (یعنی اونٹ) یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے۔ اس باب میں ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن عمرؓ، جارود بن معلی، عیاض بن حمادؓ اور جریر بن عبداللہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زید بن خالد حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد اسناد سے مروی ہے۔ منبعث کے مولی یزید کی حدیث جو وہ زید بن خالد سے نقل کرتے ہیں حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بھی کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ وغیرہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ گری پڑی ہوئی چیز کی ایک سال تک تشہیر کرنے کے بعد اسے استعمال کرنا جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک سال تک تشہیر کے بعد بھی اگر اس کا مالک نہ پہنچے تو اسے صدقہ کردے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ غنی ہو تو اس کا ایسی چیز کو استعمال کرنا جائز نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر چہ وہ غنی ہی ہو پھر بھی وہ گری پڑی ہوئی چیز کو استعمال کرسکتا ہے۔ ان کی دلیل ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابی بن کعبؓ نے ایک تھیلی جس میں سودینار تھے پائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک سال تک تشہیر کریں پھر نفع اٹھائیں اور حضرت ابی بن کعبؓ مالدار تھے۔ اور دولتمند صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہیر کا حکم دیا پھر مالک کے نہ ملنے پر استعمال کا حکم دیا۔ اگر گم شدہ چیز حلال نہ ہوتی تو حضرت علیؓ کے لئے بھی حلال نہ ہوتی کیونکہ آپؓ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دینار پایا۔ اس کی تشہیر کی پھر جب کوئی پہچاننے والا نہ ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں استعمال کرنے کا حکم دیا حالانکہ حضرت علیؓ کے لئے صدقہ جائز نہیں۔ بعض اہل علم نے بلا تشہیر گم شدہ چیز کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ گم شدہ چیز قلیل ہو۔ بعض فرماتے

فَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ دُوْنَ دِيْنَارٍ يُعَرِّفُهَا قَدْرَ جُمْعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ.

ہیں کہ گم شدہ چیز دینار سے کم ہو تو ایک ہفتہ تک تشہیر کرے۔ اسحٰق بن ابراہیمؒ کا یہی قول ہے۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ نَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوْا فِي اللُّقَطَةِ اِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا اَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۳۹۰: حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ (یعنی گری پڑی چیز) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرواور اگر کوئی پہچان لے تو اسے دے دو۔ ورنہ اس کی تعداد تھیلی اور رسی وغیرہ کو ذہن نشین کر کے اسے استعمال کر لو تا کہ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے سکو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک سال تک تشہیر (اعلان) کرنے کے بعد لقطہ (گری پڑی ہوئی چیز) کو استعمال کرنا جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

۹۳۱: باب وقف کے بارے میں

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهَا لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَ الضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّهُ قَرَاَهَا فِيْ قِطْعَةِ اَدِيْمٍ اَحْمَرَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَاَنَا

۱۳۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں ملی۔ اس کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس کی اصل اپنے پاس رہنے دو اور اس کے نفع کو صدقہ کر دو۔ پس حضرت عمرؓ نے وہ زمین صدقہ کر دی۔ اسطرح کہ نہ وہ بیچی جا سکتی تھی اور نہ وہ ہبہ کی جا سکتی تھی۔ اور نہ ہی وراثت میں دی جا سکتی تھی۔ اس سے فقراء اقرباء غلاموں کو آزاد کرنے، اللہ کی راہ اور مہمانوں وغیرہ پر خرچ کیا جاتا۔ اسکے متولی پر اس کا استعمال کرنا جائز تھا۔ بشرطیکہ عرف کے مطابق ہو۔ اسی طرح وہ اپنے کسی دوست وغیرہ کو بھی کھلا سکتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابن سیرین کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا اسے مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔ ابن عوف فرماتے ہیں ایک

قِرَأتُهَا عِنْدَابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيْهِ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِخْتِلَافًا فِيْ اِجَازَةِ وَقْفِ الْاَرْضِيْنَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

دوسرے آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ایک سرخ چمڑے کے ٹکڑے پر "غیر متاثل" کے الفاظ پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے ابن عبیداللہ بن عمر کے پاس پڑھا اس میں یہی الفاظ تھے۔ بعض صحابہؓ اور دیگر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ ہم زمین وغیرہ کو وقف کرنے میں متقدمین حضرات میں کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں) صدقہ جاریہ علم کہ اس سے نفع حاصل ہورہا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَجْمَآءِ اَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

۹۳۲: باب اگر حیوان کسی کو زخمی کردے تو اس کا قصاص نہیں

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی جانور کسی کو زخمی کردے تو اس کا کوئی قصاص نہیں اس طرح اگر کنواں کھودتے ہوئے یا کسی کان وغیرہ میں مرجائے تو بھی کوئی قصاص نہیں اور مدفون خزانے پر پانچواں حصہ زکوۃ ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ عمرو بن عوف مزنیؓ، اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۴: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَتَفْسِيْرُ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ يَقُوْلُ هَدَرٌ لَا دِيَةَ فِيْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجْمَآءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا

۱۳۹۵: مالک بن انسؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے جو فرمایا "اَلعجماء جُرحُھا جبار" کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی جانور کسی کو زخمی کردے یا مار ڈالے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کوئی قصاص نہیں۔ بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ "عجماء" اس جانور کو کہتے ہیں جو مالک سے بھاگ گیا ہو۔ اگر ایسا جانور کسی کو

اصابتْ في انفلاتها فلا غُرْم على صاحبها والمعْدِنُ جُبارٌ يقُوْلُ اذا احتفر الرَّجُلُ مغدنًا فو قعَ فيْهِ اِنْسَانٌ فلاَ غُرْمَ عَلَيْهِ و كذلِكَ الْبِئْرُ اِذَا احْتَفَرَهَا الرَّجُلُ لِلسَّبِيْلِ فَوَقَعَ فِيْهَا اِنْسَانٌ فلاَ غُرْمَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ فَالرِّكَازُ مَاوُجِدَ مِنْ دَفْنِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَجَدَ رِكَازًا اَدّٰى مِنْهُ الْخُمُسَ اِلَى السُّلْطَانِ وَمَابَقِيَ مِنْهُ فَهُوَلَهٗ.

نقصان پہنچ دے تو اس کے مالک پر جرمانہ نہیں کیا جائیگا۔ ''الْمَعْدِن جُبَارٌ'' کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص کان کھدوائے اوراس میں کوئی شخص گر جائے تو کھدوانے والے کے ذمہ کوئی تاوان نہیں ہوگا۔اسی طرح کنویں کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر کوئی شخص راہ گیروں کے لئے کنواں کھدوائے اوراس میں کوئی شخص گر جائے تو اس پر کوئی تاوان نہیں اور'' رکاز'' زمانہ جاہلیت کے دفن شدہ خزانے کو کہتے ہیں۔اگرکسی کوایسا خزانہ مل جائے تو وہ پانچواں حصہ زکوٰۃ ادا کرے اور باقی خود رکھے۔

۹۳۳ : بَابُ مَاذُكِرَفِيْ اِحْيَاءِ اَرْضِ الْمَوَاتِ

۹۳۳: باب بنجر زمین کو آباد کرنا

۱۳۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِبْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۹۶: حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اس کی ملکیت ہوگی اورظالم کے درخت بودینے سے اس کا حق ثابت نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَهٗ اَنْ يُحْيِيَ الْاَرْضَ الْمَوَاتَ بِغَيْرِ اِذْنِ السُّلْطَانِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يُحْيِيَهَا اِلَّا بِاِذْنِ السُّلْطَانِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيْرٍ وَسَمُرَةَ.

۱۳۹۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ملکیت ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔بعض راوی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اوروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔بعض علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ودیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ بنجر زمین کو آباد کرنے کے لئے حاکم کی اجازت ضروری نہیں۔بعض اہل علم کے نزدیک حاکم کی اجازت ضروری ہے۔لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دادا عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۹۸ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيَّ عَنْ قَوْلِهٖ لَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ فَقَالَ الْعِرْقُ الظَّالِمُ الْغَاصِبُ الَّذِيْ يَاْخُذُ

۱۳۹۸: ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے ابوالولید طیالسی سے '' لَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ '' کامعنی پوچھا توانہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد کسی کی زمین غصب کرنے والا ہے۔(ابوموسیٰ کہتے ہیں)

مَـالَيْـسَ لَـهٗ قُـلْـتُ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِیْ يَغْرِسُ فِیْ اَرْضِ غَيْرِهٖ قَالَ هُوَ ذٰلِکَ.

میں نے کہا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی دوسرے کی زمین کاشت کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں وہی ہے۔

۹۳۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقَطَائِعِ

۹۳۴: باب جاگیر دینے کے بارے میں

۱۳۹۹ : قُـلْـتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَـحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَاْ رِبِیُّ قَالَ اَخْبَرَ نِیْ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ عَنْ سُمَیِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سُمَيْرٍ عَنْ اَبْيَضَ بْـنِ حَـمَّالٍ اَنَّـهٗ وَفَـدَاِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ فَـاسْتَـقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهٗ فَلَمَّااَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُـلٌ مِـنَ الْمَجْلِسِ اَتَدْرِیْ مَاقَطَعْتَ لَهٗ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَـهُ الْـمَآءَ الْعِدَّ قَـالَ فَـانْتَـزَ عَـهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ عَنْ مَّـايُـحْـمٰى مِنَ الْاَ رَاکِ قَالَ مَالَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِ بِلِ فَاَقَرَّبِه قُتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ.

۱۳۹۹: حضرت ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انہیں نمک کی کان جاگیر کے طور پر دی جائے۔ آپؐ نے انہیں کان عطا کر دی جب وہ جانے کے لئے مڑے تو ایک شخص نے عرض کیا۔ آپؐ نے انہیں جاگیر میں تیار پانی دے دیا ہے۔ جو کبھی موقوف نہیں ہوتا یعنی اس سے بہت زیادہ نمک نکلتا ہے۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرمؐ نے وہ کان ان سے واپس لے لی۔ پھر انہوں نے آپؐ سے پیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا وہ زمین (چراگاہ) جس میں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں جب میں نے یہ حدیث قتیبہ کو سنائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۴۰۰ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَاْرِبِیُّ نَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَاَسْـمَـآءَ ابْنَةِ اَبِیْ بَكْرٍ حَدِيْثُ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدِيْثٌ حَسَـنٌ غَـرِيْـبٌ وَالْـعَـمَـلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِی الْقَطَا ئِعِ يَرَوْنَ جَائِزًا اَنْ يُّقْطِعَ الْاِ مَامُ لِمَنْ رَاٰی ذٰلِکَ.

۱۴۰۰: محمد بن یحییٰ بن ابی عمر و محمد بن یحییٰ بن قیس ماربی سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں وائل رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابیض بن حمال کی حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حکمران جس کے لئے چاہے جاگیر مقرر کر سکتا ہے۔

۱۴۰۱ : حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الـطَّيَالِسِیُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاکٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْـنَ وَائِـلٍ يُـحَـدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ اَقْـطَـعَـهٗ اَرْضًـا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ ثَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَبَعَثَ مَعَهٗ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۰۱: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے حضر موت میں ایک زمین جاگیر کے طور پر دی۔ محمود کہتے ہیں نضر نے شعبہ سے روایت کیا۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا'' اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ پیمائش کے لئے بھیجا'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۵ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْغَرْسِ

۹۳۵: باب درخت لگانے کی فضیلت

۱۴۰۲ : حَـدَّثَـنَـا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

۱۴۰۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْطَيْرٌ بِهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَاُمِّ مُبَشِّرٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے انسان پرندے یا جانور کھائیں تو اسے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ اس باب میں ابوایوبؓ، ام مبشرؓ، جابرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

۹۳۶: باب کھیتی باڑی کرنا

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْزَرْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْابِالْمُزَارَعَةِ بَاْسًا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَكُوْنَ الْبَذْرُ مِنْ رَبِّ الْاَرْضِ وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَلَمْ يَرَوْابِمُسَاقَاةِ النَّخِيْلِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَلَمْ يَرَبَعْضُهُمْ اَنْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِنَ الْمُزَارَعَةِ اِلَّا اَنْ تَسْتَاْجِرَ الْاَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

۱۴۰۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کو اس اقرار پر زمین دی کہ اس کی پیداوار میں سے آدھا حصہ آپ ﷺ کو ادا کریں۔ خواہ وہ پھل ہو یا کوئی اور چیز۔ اس باب میں حضرت انسؓ، ابن عباسؓ، زید بن ثابتؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوگا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے مزارعت کو مکروہ کہا ہے لیکن ان کے نزدیک کھجوروں کو ثلث یا ربع پیداوار کی شرط پر پانی دینے میں کوئی حرج نہیں۔ مالک بن انسؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک مزاعت کسی صورت میں بھی جائز نہیں مگر یہ کہ زمین سونے اور چاندی کے بدلے میں لی جائے۔

۹۳۷: بَابٌ

۹۳۷: باب

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَانَافِعًا اِذَا كَانَتْ لِاَ حَدِنَا اَرْضٌ اَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا اَوْبِدَارِ هِمَ وَقَالَ اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَلِيَزْرَعْهَا

۱۴۰۴: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نفع بخش کام سے منع کیا۔ وہ یہ کہ ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ اسے خراج کے کچھ حصے یا دراہم کے عوض دے دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے پاس زمین ہو تو اسے اپنے بھائی کو زراعت کے لئے مفت دینی چاہیے ورنہ خود زراعت کرے

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۱۴۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع نہیں کیا بلکہ

دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ اَمَرَ اَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثُ رَافِعٍ حَدِيْثٌ فِيْهِ اِضْطِرَابٌ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ عُمُوْمَتِهٖ وَيُرْوٰى عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ وَهُوَ اَحَدُ عُمُوْمَتِهٖ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْهُ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ.

ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اضطراب ہے ۔ یہ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے بھی روایت کرتے ہیں اور اپنے چچا ظہیر بن رافع سے بھی نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت رافع سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

اَبوابُ الدِّیَاتِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ابواب دیت
جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۹۳۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الدِّیَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْاِبِلِ

۱۴۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً.

۱۴۰۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَآئِدَةَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْقُوْفًا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الدِّيَةَ تُؤْخَذُ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَرَاَوْا اَنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ الْعَاقِلَةَ قَرَابَةُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الدِّيَةُ عَلَى الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مِنَ الْعَصَبَةِ وَيُحَمَّلُ وَكُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رُبُعَ دِيْنَارٍ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ اِلٰى نِصْفِ دِيْنَارٍ فَاِنْ تَمَّتِ

۹۳۸ : باب دیت میں کتنے اونٹ دیے جائیں

۱۴۰۶ : حضرت خشف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطاء کی دیت میں بیس اونٹ اور بیس اونٹنیاں ایک سالہ، بیس اونٹ دو سالہ، بیس اونٹ تین سالہ اور بیس اونٹ چار سالہ (کل ایک سو اونٹ) دیت مقرر فرمائی۔

۱۴۰۷ روایت کی ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مثل۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن مسعودؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ دیت تین سالوں میں ہر سال ایک تہائی کے حساب سے لی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ قتل خطاء کی دیت عاقلہ پر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عاقلہ سے مرد کی طرف سے رشتہ دار مراد ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ دیت عصبہ مردوں پر ہے۔ عورتوں پر نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک ربع دینار ادا کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نصف دینار ادا کرے۔ اگر دیت پوری ہو جائے تو ٹھیک ورنہ باقی دیت

الدِّيَةُ وَاِلَّا نُظِرَ اِلَى اَقْرَبِ الْقَبَائِلِ مِنْهُمْ فَاُلْزِمُوْا ذٰلِكَ.

ان کے قریبی قبائل میں سے قریب ترین قبیلے پر لازم کی جائے۔

۱۴۰۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَآءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُ وْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَآءُ وْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَلَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۴۰۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا تو اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں اور دیت میں انہیں تیس، تین سالہ تیس، چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں دینی پڑیں گی اور اگر صلح کر لیں تو وہی کچھ ہے جس پر صلح کر لیں اور یہ دیت عاقلہ پر سخت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

۹۳۹: باب دیت کتنے دراہم سے ادا کی جائے

۱۴۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيءٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا.

۱۴۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی۔

۱۴۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الدِّيَةَ عَشَرَةَ اٰلَافٍ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا اَعْرِفُ الدِّيَةَ اِلَّا مِنَ الْاِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ.

۱۴۱۰: ہم سے روایت کی سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زائد الفاظ ہیں ۔ محمد بن مسلم کے علاوہ کسی اور نے ابن عباسؓ سے یہ حدیث نقل نہیں کی۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں دیت دس ہزار درہم ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ دیت صرف اونٹوں سے دی جاتی ہے اور ان کی تعداد سو اونٹ ہے۔

۹۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي

۹۴۰: باب ایسے زخم کی دیت

المُوْضحَةِ

۱۴۱۱ حدّثنا حُمَیْدُ بْنُ مسْعدة ثنا یزیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ثنا حُسَیْنُ الْمُعلِّمُ عَنْ عمرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ ابِیْه عَنْ جَدِّه انّ النَّبِیَّ صلَّی اللّٰهُ علیه وسلَّم قالَ فِی الْمَوَاضحِ خمْسٌ خمْسٌ هذَا حدِیْثٌ حسَنٌ صحِیْحٌ وَالْعملُ عَلی هذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اَنَّ فِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ .

جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے

۱۴۱۱: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد وروہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے زخم جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے ۔ پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے ۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے کہ ایسے زخموں میں پانچ اونٹ دیت ہے ۔

۹۴۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ دِیَةِ الْاَصَابِعِ

۱۴۱۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسی عَنِ الْحُسَیْنِ ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ یَزِیْدَ النَّحْوِیِّ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دیة اَصابعِ الْیَدَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ سَوَآءٌ عَشَرَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ لِکُلِّ اِصْبَعٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِه یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۹۴۱: باب انگلیوں کی دیت

۱۴۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں ۔ اس باب میں حضرت ابوموسی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے ۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے ۔

۱۴۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ هٰذِه وَهٰذِه سَوَاءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۱۴۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی انگوٹھا اور چھوٹی انگلی دیت میں برابر ہیں ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۹۴۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْعَفْوِ

۱۴۱۴ حدّثنا احمدُ بْنُ مُحمّد ثنا عَبْدُاللّٰه ابْنُ الْمُبارک ثنا یُوْنُسُ بْنُ ابی اِسْحاق ثنا ابُوالسّفر قالَ دقّ رَجُلٌ منْ قُرَیْشٍ سنّ رجُلٍ مّن الْانْصار فاسْتعْدی علیْه مُعاویة فقال لمُعاویة یا امیْرَ الْمُؤْمنیْن اِنَّ هذَا دقّ سنّی فقال مُعاویةُ انّا سنُرضیک والحّ الاٰخرُ علی مُعاویة فابْرمهٗ فقال لهٗ مُعاویةُ شانُک

۹۴۲: باب (دیت) معاف کر دینا

۱۴۱۴ ابوسفر کہتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا ۔ اس نے حضرت معاویہؓ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا اور کہا کہ اے امیرالمؤمنین اس نے میرا دانت اکھاڑ دیا ہے ۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا ہم تمہیں راضی کر دیں گے ۔ اس پر دوسرے آدمی نے منت سماجت شروع کر دی یہاں تک کہ معاویہؓ تنگ آ گئے ۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تم جانو اور تمہارا ساتھی

بِصَاحِبِکَ وَاَبُوالدَّرْدَآءِ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِه فَتَصَدَّقَ بِه اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِه دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِه خَطِيْئَةً فَقَالَ الْاَ نْصَارِيُّ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ قَالَ فَاِنِّيْ اَذَرُهَالَهٗ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَاجَرَمَ لَا اُخَيِّبُکَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا اَعْرِفُ لِاَبِی السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ وَاَبُو السَّفَرِ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِيِّ.

جانے۔ ابودرداءؓ بھی اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کسی شخص کو اس کے جسم میں کوئی زخم وغیرہ آ جائے اور وہ زخم دینے والے کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند فرماتے اور ایک گناہ بخش دیتے ہیں۔ انصاری نے کہا کیا آپؓ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ فرمایا ہاں میرے ان کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کر لیا۔ انصاری نے کہا میں اسے معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا اب کوئی حرج نہیں لیکن میں تمہیں محروم نہیں رکھوں گا۔ پھر اسے کچھ مال دینے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمیں ابوسفر کے ابو درداءؓ سے سماع کا علم نہیں۔ ابوسفر کا نام سعید بن احمد ہے۔ انہیں ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۹۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ رُضِخَ رَاْسُهٗ بِصَخْرَةٍ

۹۴۳: باب جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَکِ اَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ.

۱۴۱۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی کہیں جانے کے لیے نکلی اس نے چاندی کا زیور پہنا ہوا تھا۔ ایک یہودی نے اسے پکڑ لیا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی کہ لوگ پہنچ گئے اور اس عورت کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں کس نے قتل کیا، کیا فلاں نے قتل کیا۔ اس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کا نام لیا تو اس عورت نے سر سے اشارہ کر دیا کہ ہاں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اس یہودی کا سر پتھر سے کچلنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار ہی سے لیا جائے۔

۹۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

۱۴۱۶ حدثنا ابو سلمة يحيى بن خلف ومحمد بن عبد الله ابن بزيع قالا ثنا ابن ابي عدي عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبدالله بن عمرو ان النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ على اللهِ من قتلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي سَعِيدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَبُرَيْدَةَ حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَ هٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوفًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ.

باب مؤمن کے قتل پر عذاب کی شدت

۱۴۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان مرد کے قتل ہو جانے سے سہل ہے۔

۱۴۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے اسی کی مانند غیر مرفوع روایت نقل کی۔ یہ حدیث ابن عدی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ، اور بریدہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ سفیان ثوریؒ، یعلی بن عطاء سے عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث اسی طرح موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ اور یہ مرفوع حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۹۴۵: بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

۱۴۱۸: حدثنا محمود بن غيلان ثنا وهب بن جرير ثنا شعبة عن الاعمش عن ابي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول مايحكم بين العباد في الدماء حديث عبد الله حديث حسن صحيح وهكذا روى غير واحد عن الاعمش مرفوعا وروى بعضهم عن الاعمش ولم يرفعوه.

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ

۱۴۲۰ حدثنا ابو كريب ثنا وكيع عن الاعمش عن ابي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله

۹۴۵: باب خون کے فیصلے

۱۴۱۸: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کریں گے۔ حضرت عبداللہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو اسی طرح اعمش سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اعمش سے غیر موقوع بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۴۱۹: روایت کی ابو وکیل سے انہوں نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون (یعنی قتل) ہیں۔

۱۴۲۰ حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَآءِ.

فیصلہ ہوگا

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَ اَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۴۲۱: یزید رقاشی، ابوالحکم بجلی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ذکر کر رہے تھے کہ اگر تمام آسمانوں وزمین والے کسی مؤمن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۹۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُمِنْهُ اَمْ لاَ

۹۴۶: باب اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص لیے جائے یا نہیں

۱۴۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَايُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُرَاقَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنّٰى ابْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلاً وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَبَ اِذَا قَتَلَ ابْنَهٗ لَا يُقْتَلُ بِهٖ وَاِذَا قَذَفَهٗ لَا يُحَدُّ.

۱۴۲۲: حضرت سراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیتے تھے۔ اس حدیث کو ہم سراقہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے مثنی بن صباح سے روایت کیا ہے اور مثنیٰ بن صباح کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر یہ حدیث ابوخالد احمر سے بھی منقول ہے۔ ابوخالد احمر حجاج سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی منقول ہے لیکن اس میں اضطراب ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں قتل نہ کیا جائے اور اسی طرح باپ اگر بیٹے پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف قائم نہ کی جائے۔

۱۴۲۳. حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ.

۱۴۲۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ باپ بیٹے کے قتل کے جرم میں قتل نہ کیا جائے۔

۱۴۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ

۱۴۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَنْ اسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ تُقَامُ الْحُدُوْدَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلاَ يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ لاَنَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا اِلَّامِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَاسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِه.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں قائم نہ کی جائیں (یعنی حد قذف و دیگر) اور باپ کو بیٹے کے قتل کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اسمٰعیل بن مسلم مکی ہیں۔ بعض علماء نے ان کے حافظے پر کلام کیا ہے۔

۹۴۷ : بَابُ مَاجَآءَ لَايَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ

۹۴۷: باب مسلمان کا قتل تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں

۱۴۲۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ تین صورتوں کے علاوہ اس کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی۔ قتل کرنے والا اور دین اسلام کو چھوڑنے اور جماعت سے الگ ہونے والا (مرتد) اس باب میں حضرت عثمانؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًامُعَاهَدَةً

۹۴۸: باب معاہد کو قتل کرنے کی ممانعت

۱۴۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلاَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَّهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلاَ يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۲۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی معاہد (یعنی وہ کافر جس سے حاکم کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہوا ہو) کو قتل کیا جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پناہ دی تھی تو اس نے اللہ کی پناہ کو توڑ ڈالا۔ ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا جو ستر برس کی مسافت سے آتی ہے۔ اس باب میں ابوبکرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۹۴۹ : بَابٌ

۹۴۹. باب

۱۴۲۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۴۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عامر کے دو آدمیوں کی

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ سَعْدِ الْبَقَّالُ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ.

جن کے ساتھ آپ ﷺ کا عہد تھا دو مسلمانوں سے دیت دلوائی (یعنی ان کے قتل کی بنا پر) یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ابوسعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

۹۵۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

۹۵۰: باب مقتول کے ولی کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے ورنہ معاف کردے

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَبِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّااَنْ يَعْفُوَوَاِمَّااَنْ يَقْتُلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِبْنِ عَمْرٍو.

۱۴۲۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے جب اپنے رسول ﷺ کو مکہ پر فتح عطا فرمائی تو آپؐ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے وہ معاف کرنے یا قتل کرنے میں سے جس کو بہتر سمجھے اختیار کرے۔اس باب میں حضرت وائل بن حجرؓ، انسؓ، ابوشریحؓ اور خویلد بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا بْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بَاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَايَعْضِدَ نَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اَنْكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاِنِّيْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّقْتُلُوْا اَوْيَاْخُذُوا الْعَقْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ شَيْبَانُ اَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ مِثْلَ هٰذَا

۱۴۲۹: حضرت ابوشریح کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت کی جگہ ٹھہرایا ہے لوگوں نے نہیں۔پس جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ یہاں کسی کا خون نہ بہائے اور نہ ہی اس میں سے کوئی درخت اکھاڑے اور اگر کوئی میرے مکہ کو فتح کرنے کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے اپنے لئے رخصت کی راہ نکالے (تو اس سے کہہ دیا جائے) کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا ہے۔لوگوں نے نہیں۔اور پھر میرے لئے بھی اس کی حرمت کو دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال کیا گیا اور اس کے بعد قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا۔اے قبیلہ بنوخزاعہ تم نے بنوہذیل کے فلاں شخص کو قتل کر دیا ہے میں اس کی دیت دلوانے کا اعلان کرتا ہوں۔آج کے بعد اگر کسی شخص کا کوئی (قریبی) قتل کر دیا گیا تو اس کے اہل وعیال کو اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کریں ورنہ دیت لے لیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور حدیث ابوہریرہؓ بھی حسن صحیح ہے۔شیبان بھی یحییٰ بن کثیر سے اس کی مثل روایت

وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَلَهٗ اَنْ یَقْتُلَ اَوْیَعْفُوَ اَوْیَاْخُذَ الدِّیَةَ وَذَهَبَ اِلٰی هٰذَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

کرتے ہیں۔ ابوشریح نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مقتول کے ورثا کو اختیار ہے کہ چاہیں تو قاتل کو قتل کردیں یا معاف کردیں۔ یا دیت لے لیں۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰی وَلِیِّهٖ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّا عَنْهُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ یَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَكَانَ یُسَمّٰی ذَا النِّسْعَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۴۳۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے کسی کو قتل کردیا تو اسے مقتول کے ورثا کے حوالہ کیا گیا تو اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے اور تم نے اس کو قصاص کے طور پر قتل کردیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ اس پر اس نے اسے معاف کردیا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور وہ انہیں کھینچتا ہوا وہاں سے نکلا۔ اس کے بعد اس کا نام ذوالنسعہ مشہور ہوگیا۔ (یعنی تسمے والا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْمُثْلَةِ.

۹۵۱: باب مثلہ کی ممانعت

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَابَعَثَ اَمِیْرًاعَلٰی جَیْشٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا فَقَالَ اغْزُوْابِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَ سَمُرَةَ وَالْمُغِیْرَةَ وَیَعْلَی بْنِ مُرَّةَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ حَدِیْثُ بُرَیْدَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْمُثْلَةَ

۱۴۳۱: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتے۔ پھر فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے راستے میں کفار سے جہاد کرو۔ خیانت نہ کرو عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ کرو (یعنی اعضاء جسم نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، شداد بن اوس، مغیرہ رضی اللہ عنہ، یعلٰی بن مرہ رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے مثلہ کو مکروہ کہا ہے۔

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا هُشَیْمٌ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

۱۴۳۲: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا لہٰذا جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ جب ذبح کرو تو اچھے

كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ فَاَبُو الْاَشْعَثِ اسْمُهٗ شُرَحْبِيْلُ بْنُ اٰدَةَ۔

طریقے سے کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے تو وہ اپنی چھری تیز کر لے اور ذبیحہ کو آرام دے (یعنی تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاشعث کا نام شرحبیل بن اُدہ ہے۔

۹۵۲ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دِيَةِ الْجَنِيْنِ

۹۵۲: باب (جنین) حمل ضائع کر دینے کی دیت

۱۴۳۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً وَجَعَلَهٗ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا تو ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کی کوئی میخ وغیرہ ماردی جس سے اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے طور پر ایک غلام یا باندی دینے کا حکم دیا اور اسے (یعنی دیت کو) قاتل عورت کے خاندان کے ذمہ قرار دیا۔ حسن کہتے ہیں زید بن حباب نے بواسطہ سفیان، منصور سے یہ حدیث روایت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ اَنُعْطِيْ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلٰى فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَوْ فَرَسٌ اَوْ بَغْلٌ۔

۱۴۳۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (حمل گرانے والی) کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تو جس کے متعلق فیصلہ کیا تھا اس نے کہا کیا ہم سے اس کی دیت دلوا رہے ہیں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ چیخا ایسی چیز کا خون تو رائیگاں ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو شاعروں کی طرح باتیں کرتا ہے۔ بے شک اس کی دیت ایک غرہ ہے چاہے غلام ہو یا لونڈی۔ اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غرہ سے مراد ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم ہیں۔ بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خچر بھی اس میں داخل ہیں۔

۹۵۳: بَابُ مَا جَآءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

۹۵۳: باب مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا اَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ

۱۴۳۵: شعبی ابوجحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا: امیر المومنین کیا آپ کے پاس کوئی ایسی تحریر ہے جو

يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَ كُمْ سَوْدَآءُ فِيْ بَيْضَآءِ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلاً فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّايُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

اللہ کی کتاب میں نہ ہو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو وجود بخشا۔ مجھے علم نہیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو قرآن میں نہ ہو البتہ ہمیں قرآن کی وہ سمجھ ضرور دی گئی ہے جو کسی انسان کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ پھر کچھ چیزیں ہمارے پاس مکتوب بھی ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ کہ مؤمن کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ذمی کافر کے بدلے مسلمان کو بطور قصاص قتل کیا جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

١٤٣٦: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ دِيَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَبِهٰذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةُ الْافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانُ مِائَةٍ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

١٤٣٦: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہود و نصاریٰ کی دیت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۹۵۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

۱۴۳۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِلٰى هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِيْ مَادُوْنَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يُقْتَلُ بِهٖ وَاِذَاقَتَلَ عَبْدَ غَيْرِهٖ قُتِلَ بِهٖ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۹۵۴: باب جواپنے غلام کوقتل کردے

۱۴۳۷: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کوقتل کردیا تو اس کے بدلے اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء (ناک ،کان وغیرہ) کاٹے ہم بھی اس کے اعضاء (ناک ،کان وغیرہ) کاٹیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء تابعین اور ابراہیم نخعی کا یہی مذہب ہے بعض اہل علم جن میں حضرت حسن بصریؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ آزاد اور غلام کے درمیان خون اور زخم میں قصاص نہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر مالک اپنے غلام کوقتل کرے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے لیکن اگر غلام کسی اور کا ہوتو اس کے بدلے آزاد کو بھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوریؒ کا یہی قول ہے۔

۹۵۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَرْاَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۱۴۳۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَكَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَّرِثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۵۵: باب بیوی کواس کے شوہر کی دیت سے ترکہ ملے گا

۱۴۳۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ دیت مرد کے قبیلے پر ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمرؓ کو خبردی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں سے ورثہ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

۹۵۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقِصَاصِ

۱۴۳۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَرَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ

۹۵۶: باب قصاص کے بارے میں

۱۴۳۹: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ دیا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اسکے دو دانت گر گئے۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اپنے بھائی کو اونٹ کی طرح کاٹتے ہیں۔ تمہارے

كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَادِيَةَ لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

لئے کوئی دیت نہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ''والجروح قصاص'' کہ زخموں کا بدلہ بھی دیا جائے۔ اس باب میں یعلی بن امیہؓ اور سلمہ بن امیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔ حدیث عمران بن حصینؓ حسن صحیح ہے۔

۹۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

۹۵۷: باب تہمت میں قید کرنا

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ بَهْزٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوٰى إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَأَطْوَلَ.

۱۴۴۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کسی تہمت کی وجہ سے قید کیا تھا پھر بعد میں اسے چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے اور اسمعیل بن ابراہیم بھی بہز بن حکیم سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۵۸: بَابُ مَاجَآءَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

۹۵۸: باب اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۴۱: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ

۱۴۴۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، سعید بن زیدؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث حسن ہے اور ان سے متعدد سندوں سے مروی ہے۔ بعض اہل علم نے جان و مال کی حفاظت میں لڑنے کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی حفاظت میں لڑے اگر چہ دو درہم ہوں۔

الْعِلْمِ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّقَاتِلَ عَنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُقَاتِلُ عَنْ مَالِهٖ وَلَوْدِرْهَمَيْنِ.

۱۴۴۳. حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُرِيْدَ مَالُهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَشَهِيْدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا مال ناحق طور پر لینے کا ارادہ کیا گیا وہ لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۱۴۴۴: محمد بن بشار اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ عبداللہ بن حسن سے وہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ عبداللہ بن عمروؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۴۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَشَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَشَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَارَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَهٰذَا وَيَعْقُوْبُ هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ.

۱۴۴۵: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔ اور اہل وعیال کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد سے متعدد افراد نے اسی طرح اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہیں۔

۹۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقَسَامَةِ

۹۵۹: باب قسامت کے بارے میں

۱۴۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ يَحْيٰى وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِيْ بَعْضِ مَاهُنَاكَ ثُمَّ

۱۴۴۶: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید سفر میں ایک ساتھ روانہ ہوئے لیکن خیبر پہنچنے پر وہ دونوں الگ ہو گئے پھر حضرت محیصہؓ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔ چنانچہ وہ خود محیصہ بن مسعودؓ اور عبدالرحمٰن بن سہل نبی اکرم ﷺ کی خدمت

اِنَّ مُحَيِّصَةَ وجَدَعَبْدَ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ قَتِيْلاً قَدْ قُتِلَ فَاَقْبَلَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْقَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى عَقْلَهُ.

میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن ان میں سے چھوٹے تھے انہوں نے گفتگو کرنا چاہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو۔ وہ دونوں خاموش ہوگئے اور ان کے دوسرے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر یہ بھی ان کے ساتھ بولنے لگے اور نبی اکرم ﷺ سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھا سکتے ہو کہ انہیں فلاں نے قتل کیا ہے۔ تا کہ تم اپنے ساتھی کی دیت یا قصاص لینے کے مستحق ہو جاؤ۔ (یا فرمایا اپنے مقتول کی) انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے دیکھا نہیں تو کیسے قسم کھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ ہم کیسے کافر قوم کی قسموں کا اعتبار کریں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ معاملہ دیکھا تو اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

۱۴۴۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَسَامَةِ وَقَدْرَاٰى بَعْضُ فُقَهَآءِ الْمَدِيْنَةِ الْقَوَدَبِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوْجِبُ الْقَوَدَوَاِنَّمَاتُوْجِبُ الدِّيَةَ.

۱۴۴۷: بشیر بن یسار سے، انہوں نے سہل بن ابوحثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قسامت کے بارے میں اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض فقہائے مدینہ کے خیال میں قسامت سے قصاص آتا ہے۔ بعض اہل کوفہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا صرف دیت واجب ہوتی ہے۔

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب حدود
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۹۶۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۴۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِيْ ظِبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ ظِبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْ ظِبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ.

۹۶۰: باب جن پر حد واجب نہیں

۱۴۴۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا، سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور پاگل یہاں تک کہ اس کی عقل لوٹ آئے۔ اسی باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے ہی منقول ہے۔ بعض راوی اس میں ''بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے'' کے الفاظ بھی ذکر کرتے ہیں۔ حضرت حسن کا حضرت علیؓ سے سماع ہمارے علم میں نہیں۔ یہ حدیث عطاء بن سائب سے بھی منقول ہے۔ عطاء بن سائب، ابوظبیان سے اور وہ حضرت علیؓ سے اسی کی مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ اعمش بھی یہی حدیث ابوظبیان سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۹۶۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

۱۴۴۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ وَاَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُ وا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ.

۹۶۱: باب حدود کو ساقط کرنا

۱۴۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لئے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو امام کا غلطی سے معاف کر دینا، غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَحَدِيْثِ مُحَمَّدِبْنِ رَبِيْعَةَ وَ لَمْ يَرْفَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وحَدِيْثُ عَآئِشَةَ لَانَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرِوَايَةُ وَكِيعٍ اَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْكُوْفِيُّ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ.

۱۴۵۰: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے، محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور اس کو مرفوع نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم صرف محمد بن ربیعہ کی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ، یزید بن زیاد دمشقی سے نقل کرتے ہیں۔ وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ وکیع بھی یزید بن زیاد سے اسی طرح کی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے کئی صحابہؓ سے اسی کے مثل منقول ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں۔ اور یزید بن ابوزیاد کوفی ان سے اثبت اور اقدم ہیں۔

۹۶۲. بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۹۶۲: باب مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَاللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَرِوَايَةِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِي عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۴۵۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا وآخرت میں پردہ پوشی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کو کئی راوی اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اعمش، ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابوعوانہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباط بن محمد، اعمش سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد اپنے والد کے واسطے سے اعمش سے نقل کرتے ہیں۔

۱۴۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۴۵۲: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَمُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

کرے اور نہ اسے ہلاکت میں ڈالے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کی اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دور کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کردے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو پوشیدہ رکھیں گے۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۹۶۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ

۹۶۳: باب حدود میں تلقین

۱۴۵۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِبْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَابَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ مَابَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ اٰلِ فُلاَنٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلاً وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۴۵۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک سے فرمایا، کیا تمہاری جو خبر ہم تک پہنچی ہے وہ صحیح ہے۔ عرض کیا (یارسول اللہؐ) آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے۔ فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے فلاں قبیلے کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ پھر ماعزؓ نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ اور نبی اکرمؐ نے ان کے رجم کا حکم دیا۔ اس باب میں سائب بن یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ شعبہ یہ حدیث سماک بن حرب سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۶۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ اِذَارَجَعَ

۹۶۴: باب معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے

۱۴۵۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مَاعِزٌ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْزَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْزَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْزَنٰى فَاَمَرَبِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهٗ

۱۴۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپؐ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری طرف سے حاضر ہوئے اور پھر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے پھر منہ پھیر لیا وہ پھر دوسری جانب سے آئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپؐ نے چوتھی مرتبہ ان کے رجم کرنے کا حکم دیا۔ پس انہیں پتھریلی زمین کی طرف لے جا کر سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں سے

لَحْیُ حَمْلٍ فَضَرَبَهُ بِهٖ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰی مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا.

تکلیف پہنچی تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کا جبڑا تھا اس نے اس سے انکو مارا اور لوگوں نے بھی مارا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں نے پتھروں اور موت کی تکلیف محسوس کی تو بھاگ گئے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ ابو سلمہؓ بھی یہ حدیث جابر بن عبد اللہؓ سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۵۶ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَآءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰی شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فِی الْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزِّنَا اِذَا اَقَرَّ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَقَرَّ عَلٰی نَفْسِهٖ مَرَّةً اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِیِّ وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِیْ زَنٰی بِامْرَاَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنْ

۱۴۵۶ : حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے دوبارہ اعتراف کیا تو اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ پھر آپؐ نے اس سے پوچھا کیا تم پاگل ہو۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو۔ اسنے کہا جی ہاں۔ پھر آپؐ نے حکم دیا اور اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا۔ لیکن جب اسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا اور پھر لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور سنگسار کر دیا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو آپؐ نے اس کے حق میں کلمۂ خیر فرمایا۔ لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اقرار کرنے والے کے لئے چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے۔ پھر اس پر حد جاری کی جائے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایک مرتبہ اقرار کرنے پر ہی حد جاری کر دی جائے۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ کی حدیث ہے کہ دو آدمی نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ یہ حدیث طویل ہے۔ پھر آپؐ نے حضرت انیسؓ کو حکم دیا کہ صبح اس کی بیوی کے

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ يَقُلْ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرلے تو اسے سنگسار کردو۔ چنانچہ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار مرتبہ اقرار کرے تو پھر سنگسار کرنا۔

۹۶۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُشْفَعَ فِي الْحُدُوْدِ

۱۴۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَانُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْعَجْمَاءِ وَيُقَالُ ابْنُ الْاَعْجَمِ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۶۵: باب حدود میں سفارش کی ممانعت

۱۴۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش قبیلہ بنومخزوم کی ایک عورت کے چوری کرنے پر رنجیدہ ہوگئے اور کہنے لگے کون رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کرسکتا ہے۔ سب نے کہا اسامہ بن زیدؓ کے سوا کون اس کی جرأت کرسکتا ہے۔ پس حضرت اسامہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اللہ کی قسم اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس باب میں مسعود بن عجماء (انہیں ابن اعجم بھی کہا جاتا ہے)، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَحْقِيْقِ الرَّجْمِ

۱۴۵۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَاِنِّيْ خَائِفٌ اَنْ يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُوْلَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ حَمْلٌ اَوِالْاِعْتِرَافُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۹۶۶: باب رجم کی تحقیق

۱۴۵۸: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی۔ اس کتاب میں رجم کی آیت بھی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا ہی کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں طویل عرصہ گزرنے پر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم (کا حکم) نہیں پاتے پس وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ایک فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوجائیں۔ سن لو بے شک رجم اس زانی پر ثابت ہے جو شادی شدہ ہو اس پر گواہی قائم ہوجائے یا وہ خود اعتراف کرے یا حمل کی صورت میں ظاہر ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۵۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَزِيْدَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَاِنِّيْ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَجِيْءَ اَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ.

۱۴۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا پھر ان کے بعد ابوبکرؓ نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا اور اگر میں قرآن میں زیادتی کو ناپسند نہ کرتا تو مصحف میں لکھوا دیتا۔ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ بعد میں کچھ ایسے لوگ نہ آجائیں جو رجم کو قرآن کریم میں نہ پا کر اس کا انکار نہ کر دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عمرؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۹۶۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

۹۶۷: باب رجم صرف شادی شدہ پر ہے

۱۴۶۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ فَاَتَكَلَّمَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيْتُ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدٰى عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

۱۴۶۰: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبلؓ سے سنا کہ یہ تینوں نبی اکرم کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو آدمی جھگڑا کرتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے ان میں سے ایک آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپؐ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس پر اس کا مخالف بھی بول اٹھا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں یارسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں عرض کروں۔ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے تو میں نے سو بکریاں فدیے کے طور پر دیں اور ایک غلام آزاد کیا۔ پھر میری اہل علم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہے اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ وہ سو بکریاں اور غلام واپس لے لو۔ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے۔ پھر فرمایا اے انیسؓ کل صبح اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو۔ حضرت انیسؓ دوسرے دن گئے تو اس نے اعتراف کر لیا اس پر انہوں نے اسے سنگسار کیا۔

۱۴۶۱: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۴۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَهَزَّالٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبَّقِ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوَى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَوْا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَاِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَهَمٌ وَهِمَ فِيْهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَدْخَلَ حَدِيْثًا فِيْ حَدِيْثٍ وَالصَّحِيْحُ مَارَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَ يُوْنُسُ ابْنُ يَزِيْدَ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَشِبْلُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَارَوَى شِبْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وسلّم

۱۴۶۱: ہم سے روایت کی اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۶۲: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی سند سے۔ مالک کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں ابوبکرؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابوہریرہؓ ابوسعید، ابن عباسؓ، جابر بن سمرہؓ، ہزالؓ، بریدہؓ، سلمہ بن محبقؓ، ابوبرزہؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؒ، معمر اور کئی راوی بھی یہ حدیث زہری سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے وہ ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر باندی زنا کرے تو اسے سوکوڑے مارو اگر چار مرتبہ زنا کرے تو چوتھی مرتبہ اسے فروخت کردو خواہ بالوں کی رسی کے عوض ہی فروخت کرو۔ سفیان بن عیینہ بھی زہری سے وہ عبیداللہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ......الخ۔ ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ان تینوں حضرات سے نقل کی ہیں اور اس میں وہم ہے۔ وہ یہ کہ سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کے الفاظ دوسری میں داخل کر دیئے ہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو زبیدی، یونس بن زید اور زہری کے بھتیجے ان سے، وہ عبیداللہ سے وہ ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر باندی زنا کرے تو......الخ محدثین کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔ شبل بن خالد صحابی نہیں ہیں۔ وہ عبداللہ بن مالک اوسی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

وَهٰذَا صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَرُوِىَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ شِبْلُ ابْنُ حَامِدٍ وَهُوَ خَطَأٌ اِنَّمَا هُوَ شِبْلُ بْنُ خَالِدٍ وَيُقَالُ اَيْضًا شِبْلُ ابْنُ خُلَيْدٍ.

ان سے منقول ہے کہ فرمایا شبل بن حامد نے ۔ جو غلط ہے۔ صحیح نام شبل بن خالد ہے ۔ انہیں شبل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

۱۴۶۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا الثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيِّبُ اِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ فِيْ قِصَّةِ مَاعِزٍ وَغَيْرِهِ اَنَّهُ اَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَاْمُرْ اَنْ يُجْلَدَ قَبْلَ اَنْ يُرْجَمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ.

۱۴۶۳ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات ذہن نشین کرلو کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ پس اگر زانی شادی شدہ ہوں تو انہیں سو کوڑے مارنے کے بعد سنگسار کردیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے ۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض علماء صحابہؓ علی بن طالبؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ محصن (شادی شدہ) کو پہلے کوڑے مارے جائیں پھر سنگسار کیا جائے ۔ بعض علماء اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے ۔ بعض علماء صحابہؓ ، ابوبکرؓ ، عمرؓ وغیرہ فرماتے ہیں کہ محصن (شادی شدہ) کو صرف سنگسار کیا جائے کوڑے نہ مارے جائیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف رجم کا حکم دیا کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ جیسے کہ ماعز کا قصہ وغیرہ ۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے ۔ سفیان ثوریؒ ، ابن مبارکؒ ، شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۶۸ : بَابُ مِنْهُ

۹۶۸: باب اسی سے متعلق

۱۴۶۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ اَنَا حُبْلٰى فَدَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ

۱۴۶۴ : حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک جہنی عورت نے نبی اکرمؐ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ وہ حمل سے ہے۔ آپؐ نے اس کے ولی کو بلایا اور حکم دیا کہ اسے اچھی طرح رکھو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتادینا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپؐ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن کے ساتھ باندھ دیئے گئے (تاکہ بے پردگی نہ ہو) اور آپؐ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح اسے سنگسار کیا گیا۔ پھر آپؐ

بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَالِلّٰهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپؐ نے اسے رجم کیا اور پھر اس پر نماز پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ میں ستر اشخاص پر تقسیم کردی جائے تو ان کے لئے بھی کافی ہے پھر کیا اس سے بہتر بھی کوئی چیز تمہاری نظر میں ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ کے لئے خرچ کردی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رَجْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ

۹۶۹: باب اہل کتاب کو سنگسار کرنے

۱۴۶۵: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو سنگسار کیا۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۶۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّاوَيَهُوْدِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَآءِ وَجَابِرٍوَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا اخْتَصَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوْا اِلٰى حُكَّامِ الْمُسْلِمِيْنَ حَكَمُوْا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِاَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَايُقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزِّنَا وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۴۶۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو سنگسار کیا۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، براء رضی اللہ عنہ، جابر بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ان کی سند سے حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر یہود ونصاریٰ اپنے مقدمات مسلمانوں کی عدالتوں میں دائر کریں تو ان کا فیصلہ قرآن وسنت کے مطابق کیا جائے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ان پر زنا کی حد نہ لگائی جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفْيِ

۹۷۰: باب زانی کی جلاوطنی

۱۴۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ قَالَاثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ

۱۴۶۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ نے بھی کوڑے اور جلاوطنی کی سزادی۔ اس باب میں ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی

الصَّامِتِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ فَرَفَعُوْهُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.

عبداللہ بن ادریس سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عبداللہ بن ادریس سے وہ عبیداللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے (غیر شادی شدہ زانی) کو سو کوڑے مارے اور جلاوطن کیا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا۔

۱۴۶۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَهٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيُ رَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ كَذٰلِکَ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۴۶۸: ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے بحوالہ عبداللہ بن ادریس نقل کی ہے۔ پھر یہ حدیث ان کے علاوہ بھی اسی طرح منقول ہے۔ محمد بن اسحٰق بھی نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے اور جلاوطنی کی سزا ایک ساتھ دی لیکن اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوڑے مارنے اور جلاوطن کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ صحابہ کرام جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوذرؓ وغیرہ شامل ہیں کا اس پر عمل ہے۔ متعدد فقہاء تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ سفیان ثوریؒ مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۷۱: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا

۹۷۱: باب حدود جن پر جاری کی جائیں ان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں

۱۴۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ

۱۴۶۹: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے پھر اسی سے متعلق آیت پڑھی اور فرمایا جس نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا۔ اور جو اس میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا اور

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ اَسْمَعْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ الْحَدَّ يَكُوْنُ كَفَّارَةً لِاَهْلِهِ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاُحِبُّ لِمَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهِ وَيَتُوْبَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اَنَّهُمَا اَمَرَ رَجُلًا اَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهِ.

اسے سزا دی گئی تو یہ اس کے لئے کفارے کی طرح ہوگا اور اگر کوئی ایسے گناہ کا مرتکب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو پوشیدہ رکھا تو وہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے چاہے تو وہ اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کردے ۔اس باب میں حضرت علیؓ ، جریر بن عبداللہؓ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی احادیث منقول ہیں ۔حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے ۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس باب میں اس حدیث سے بہتر کوئی حدیث نہیں دیکھی کہ حدود اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے ۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے عیوب پوشیدہ رکھے تو اسے خود بھی چاہیے کہ وہ اسے ظاہر نہ کرے بلکہ اللہ سے توبہ کرے اس طرح کہ اس کے اور رب ہی کے درمیان ہو ۔ابوبکرؓ ، اور عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ اپنے عیب کو چھپائے ۔

۹۷۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ

۱۴۷۰ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا زَآئِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَ هَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَاهِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْقَالَ تَمُوْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَحْسَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

۹۷۲ : باب لونڈیوں پر حدود قائم کرنا

۱۴۷۰ : حضرت ابوعبدالرحمٰن اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو اپنے غلاموں وغیرہ پر حدود جاری کرو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ ۔ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی ایک باندی نے زنا کیا تو مجھے حکم دیا کہ اسے کوڑے ماروں جب میں اس کے پاس گیا تو پتہ چلا کہ اسے ابھی نفاس کا خون آیا ہے ۔مجھے اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اسے کوڑے ماروں تو یہ مرجائے یا فرمایا کہیں قتل نہ کردوں ۔میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا ۔یہ حدیث صحیح ہے ۔

۱۴۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

۱۴۷۱ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو وہ اسے تین مرتبہ اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارے اور اگر چوتھی مرتبہ پھر زنا کرے تو اسے فروخت کردے خواہ بالوں کی ایک رسی کی عوض فروخت کرے ۔اس باب میں زید بن خالدؓ اور اشبل

خَالِدٍ وَشِبْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيّ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلٰى مَمْلُوْكِهٖ دُوْنَ السُّلْطَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْفَعُ اِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيْمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهٖ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

سے بھی احادیث منقول ہیں ۔شبل ،عبداللہ بن مالک اوسی سے نقل کرتے ہیں ۔حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔بعض علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔وہ کہتے ہیں کہ اپنے غلام یا باندی پر حد جاری کرنے کے لئے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اسے حاکم کے سپرد کر دے حد جاری نہ کرے۔لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۳ :بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حَدِّ السَّكْرَانِ

۹۷۳: باب نشہ والے کی حد

۱۴۷۲ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مِسْعَرٌ اَظُنُّهٗ فِي الْخَمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۴۷۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس جوتے مارنے کی حد مقرر کی ۔مسعر کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ (حد) شراب پر تھی۔ اس باب میں حضرت علی،عبدالرحمٰن بن ازہر، ابوہریرہ،سائب بن عباس رضی اللہ عنہم اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

۱۴۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِيْنَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ حَدَّ السَّكْرَانِ ثَمَانُوْنَ .

۱۴۷۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اس نے شراب پی تھی۔آپؐ نے اسے کھجور کی دو چھڑیاں چالیس کے قریب ماریں ۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے ہلکی حد اسّی (۸۰) کوڑے ہیں۔پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم دے دیا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔کہ شرابی کی حد اسّی (۸۰) کوڑے ہیں۔

۹۷۴ : بَابُ مَاجَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

۹۷۴: باب شرابی کی سزا تین

فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيْدِ وَشُرَحْبِيْلَ بْنِ اَوْسٍ وَجَرِيْرٍ وَاَبِي الرَّمَدِ الْبَلَوِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ هٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ اَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِيْ اَوَّلِ الْاَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ وَكَذٰلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا قَالَ فَرُفِعَ الْقَتْلُ وَكَانَتْ رُخْصَةً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِيْ ذٰلِكَ فِي الْقَدِيْمِ وَالْحَدِيْثِ وَمِمَّا يُقَوِّيْ هٰذَا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ اَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ

مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل ہے

۱۴۷۴: حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی پیے تو اسے قتل کردو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، شریدؓ، شرحبیل بن اوسؓ، جریرؓ، ابورمد بلویؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری بھی عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ معاویہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن جریج اور معمر بھی سہیل بن ابوصالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں ابوصالح کی حضرت معاویہؓ سے روایت حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم شروع شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہوگیا۔ محمد بن اسحاقؒ بھی منکدر سے وہ جابر بن عبداللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ اسے قتل کردو۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ قتل نہیں کیا۔ زہری بھی قبیصہ بن ذویب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس طرح قتل کا حکم اٹھالیا گیا جس کی پہلے اجازت تھی۔ تمام علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ اس بات کو ایک دوسری حدیث سے بھی تائید حاصل ہے جو مختلف اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین چیزوں کے علاوہ حلال نہیں بشرطیکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ قصاص، شادی شدہ

الزَّانِیُ وَالتَّارِکُ لِدِیْنِہٖ.

زانی اور مرتد۔

۹۷۵ : بَاب مَاجَآءَ فِیْ کَمْ تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ

۹۷۵: باب کتنی قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے

۱۴۷۵ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَتْہُ عَمْرَۃُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْطَعُ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَآئِشَةَ مَوْقُوْفًا وَرَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَآئِشَةَ مَوْقُوْفًا

۱۴۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے عوض ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث متعدد اسناد سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً روایت کی ہے۔

۱۴۷۶ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُہٗ ثَلٰثَةُ دَرَاھِمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاُمِّ اَیْمَنَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ قَطَعَ فِیْ خَمْسَةِ دَرَاھِمَ وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ اَنَّھُمَا قَطَعَافِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّھُمَا قَالَا تُقْطَعُ الْیَدُ فِیْ خَمْسَةِ دَرَاھِمَ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ فُقَھَاءِ التَّابِعِیْنَ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوُا الْقَطْعَ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا وَقَدْرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ لَاقَطْعَ اِلَّا فِیْ دِیْنَارٍ اَوْعَشْرَۃِ دَرَاھِمَ وَھُوَ حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ رَوَاہُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْقَاسِمُ لَمْ یَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَھْلِ الْکُوْفَةِ قَالُوْالَاقَطْعَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ عَشْرَۃِ دَرَاھِمَ

۱۴۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ ایک ڈھال چوری کرنے کے جرم میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابن عباسؓ ابوہریرہؓ اور ام ایمنؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ کا اسی پر عمل ہے حضرت ابوبکرؓ بھی ان میں شامل ہیں۔ انہوں نے پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے چوتھائی دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے منقول ہے کہ پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔ بعض فقہاء تابعین کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چیز میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اسے قاسم بن عبدالرحمن نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ لیکن قاسم کا ابن مسعودؓ سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس درہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۹۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَعْلِيْقِ يَدِالسَّارِقِ

۱۴۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِفِيْ عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ هُوَقَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ هُوَاَخُوْعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ شَامِيٌّ

۹۷۶: باب چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا

۱۴۷۷: حضرت عبدالرحمن بن محیریز سے روایت ہے کہ میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے متعلق پوچھا کہ آیا یہ سنت ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ یہ ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمر بن علی مقدمی کی حدیث سے جانتے ہیں۔ عمر بن علی، حجاج بن ارطاۃ سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز شامی ہیں۔

۹۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

۱۴۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَلَامُنْتَهِبٍ وَلَامُخْتَلِسٍ قَطْعٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْرَوٰى مُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ مُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيٌّ اَخُوْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَاقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ.

۹۷۷: باب خائن' اچکے اور ڈاکو

۱۴۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خائن اچکے اور ڈاکو کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مغیرہ بن مسلم، ابوزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بصری، علی بن مدینی کے قول کے مطابق عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔

۹۷۸: بَاب مَاجَآءَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

۱۴۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۹۷۸: باب پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۱۴۷۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری کرنے پر ہاتھ نہ کاٹا

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاقَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَاكَثَرٍ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَرَوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ.

جائے۔ بعض راوی یحیٰی بن سعید سے وہ محمد بن یحیٰی بن صبان سے وہ اپنے چچا واسع بن صبان سے وہ رافع سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انس اور کئی راوی یہ حدیث یحیٰی بن سعید سے وہ محمد بن یحیٰی بن صبان سے وہ رافع بن خدیج سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور اس میں واسع بن صبان کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۷۹ : بَابُ مَاجَآءَ اَنْ لَا يُقْطَعَ الْاَيْدِىْ فِى الْغَزْوِ

۹۷۹: باب جہاد کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

۱۴۸۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِبْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْاَيْدِىْ فِى الْغَزْوِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ لَهِيْعَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ بُسْرُ بْنُ اَبِىْ اَرْطَاةَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْاَوْزَاعِىُّ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُقَامَ الْحَدُّ فِى الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ مِنْ اَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ اَقَامَ الْحَدَّ عَلٰى مَنْ اَصَابَهُ كَذٰلِكَ قَالَ الْاَوْزَاعِىُّ.

۱۴۸۰: حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنگ کے دوران ہاتھ نہ کاٹے جائیں (یعنی چوری کرنے پر)........ یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی بھی اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن وہ بشر بن ارطاۃ کہتے ہیں۔ بعض اہل علم اور امام اوزاعی کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ دشمن سے مقابلے کے وقت حدود قائم نہ کی جائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ دشمن کے ساتھ جا ملے۔ البتہ جب امام دارالحرب سے دارالسلام میں واپس آئے تو اسی وقت مجرم پر حد قائم کرے۔

۹۸۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِى الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ

۹۸۰: باب جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے

۱۴۸۱ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ وَ اَيُّوْبَ بْنِ مِسْكِيْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ لَاَ قْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا

۱۴۸۱: حبیب بن سالم کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر کے سامنے ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اگر اس کی بیوی نے اس کے لئے یہ باندی حلال کردی تھی تو اسے سو کوڑے لگاؤں گا

لَهُ لَاَجْلِدَنَّهُ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ.

اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسار کروں گا۔

۱۴۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبِّقٍ نَحْوَهُ حَدِيْثُ النُّعْمَانِ فِيْ اِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَاَبُوْبِشْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَرُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ اَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَلٰكِنْ يُعَزَّرُ وَذَهَبَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ اِلٰى مَارَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۸۲: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی ہشیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی حدیث منقول ہے۔نعمان کی حدیث میں اضطراب ہے۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ قتادہ اور ابو بشر دونوں نے یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے سنی ہے۔اہل علم کا اس آدمی کے حکم میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے۔ متعدد صحابہ کرامؓ جن میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اسے رجم کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ نعمان بن بشیر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

۹۸۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

۹۸۱: باب عورت جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

۱۴۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا مُعَمَّرُبْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِىْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًاهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَلَااَدْرَكَهُ يُقَالُ اِنَّهُ وُلِدَبَعْدَ مَوْتِ اَبِيْهِ بِاَشْهُرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ

۱۴۸۳: عبدالجبار بن وائل بن حجر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہ لگائی اور مرد پر حد قائم کی۔ راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (عورت) کو مہر دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔اس کی سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد اسناد سے مروی ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عبدالجبار نے نہ تو اپنے والد سے ملاقات کی ہے اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں۔

۱۴۸۴ حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيلَ ثَنَا سِمَاکُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّبِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ظَنَّتْ اَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَاَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَهٰذَا فَاَتَوْابِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَبِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاصَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ اَبِيْهِ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَآئِلٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

۱۴۸۴ علقمہ بن وائل کندی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے لئے نکلی تو راستے میں ایک آدمی نے اسے پکڑ لیا اور اپنی حاجت پوری کر کے چل دیا۔ وہ چیختی رہ گئی۔ پھر اس کے پاس سے ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس نے اسے بتایا کہ اس شخص نے اس کے ساتھ اس طرح کیا ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے گزری تو انہیں بھی بتایا۔ وہ لوگ دوڑے اور اس شخص کو پکڑ لیا جس کے متعلق اس عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس آدمی کو اس (عورت) کے سامنے لائے تو اس (عورت) نے کہا ہاں یہی ہے۔ پھر وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اسی وقت ایک اور آدمی کھڑا ہوا جس نے درحقیقت اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے آدمی سے اچھا کلام کیا اور زانی کے بارے میں فرمایا سے سنگسار کرو پھر فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ سب کے سب ایسی توبہ کریں تو بخش دیئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ علقمہ بن وائل بن حجر کو اپنے والد سے سماع حاصل ہے۔ وہ عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

۹۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيْمَةِ

۹۸۲: باب جو شخص جانور سے بدکاری کرے

۱۴۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْ تُمُوْهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاشَانُ الْبَهِيْمَةِ فَقَالَ مَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِکَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۴۸۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو چوپائے سے بدفعلی کرتے پاؤ اسے قتل کر دو اور جانور کو بھی ہلاک کر دو۔ حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ جانور کو کیوں قتل کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا اس کے متعلق میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہتر نہیں سمجھا کہ جس جانور کے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہو اس کا گوشت کھایا جائے یا اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا اَوْيُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ.

سے کوئی فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے جانتے ہیں وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، عاصم سے وہ ابن رُزین سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو آدمی چوپائے سے بدفعلی کرے اس پر حد نہیں۔

۱۴۸۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۴۸۶: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان ثوریؒ نے اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ

۹۸۳: باب لواطت کی سزا

۱۴۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو فَقَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيْهِ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَلَانَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ اُحْصِنَ اَوْلَمْ يُحْصَنْ

۱۴۸۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو قوم لوط جیسا عمل (یعنی لواطت) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسحٰقؒ نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سا عمل کرنے والا ملعون ہے قتل کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بدفعلی کرنے والا بھی ملعون ہے۔ عاصم بن عمرو بھی، سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو عاصم کے علاوہ کسی اور نے بھی سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہیں۔ لوطی عمل کرنے والے کی سزا کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسے سنگسار کیا جائے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی

وهذا قَوْلُ مَالِكٍ والشَّافِعِيّ واحْمد وَاسْحق وقَالَ بعْضُ اهْلِ الْعلْم مِنْ فُقَهآءِ التَّابعِيْنَ مِنْهُمْ الْحسَنُ الْبَصْرِيُّ وابْراهِيْمُ النَّخعِيُّ وَعَطَآءُ بْنُ ابِيْ رَبَاحٍ وَ غيْرُ هُمْ قَالُوْاحَدُّ اللُّوْطِيّ حَدُّ الزَّانِيْ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيّ وَاهْلِ الْكُوْفَة.

شدہ۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء وفقہاء تابعین، حسن بصریؒ، ابراہیم نخعیؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ کہتے ہیں کہ لوطت کرنے والے پر اسی طرح حد جاری کی جائے جس طرح زانی پر حد جاری کی جاتی ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۸۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ.

۱۴۸۸: حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے سے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں (یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

۹۸۴: باب مرتد کی سزا

۱۴۸۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْكُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ لِاُحَرِّقَهُمْ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْمُرْتَدِّ وَاخْتَلَفُوْا فِى الْمَرْاَةِ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ تُحْبَسُ وَلَاتُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۱۴۸۹: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر چکی تھی جلا دیا۔ یہ خبر حضرت ابن عباسؓ کو پہنچی تو فرمایا اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔ پس میں انہیں نہ جلاتا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے خاص عذاب کی طرح عذاب نہ دو۔ جب یہ خبر حضرت علیؓ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا ابن عباسؓ نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ مرتد کو قتل کیا جائے لیکن اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اوزاعیؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عورت کو قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے۔

۹۸۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ

۹۸۵: باب جو شخص

شَهَرَ السِّلَاحَ

۱۴۹۰ . حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَبُو السَّائِبِ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے

۱۴۹۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے گا۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن زبیر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حَدِّ السَّاحِرِ

۱۴۹۱ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ وَكِيْعٌ هُوَ ثِقَةٌ وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ اَيْضًا وَالصَّحِيْحُ عَنْ جُنْدُبٍ مَوْقُوْفٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا يُقْتَلُ السَّاحِرُ اِذَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ سِحْرِهٖ مَا يَبْلُغُ الْكُفْرَ فَاِذَا عَمِلَ عَمَلًا دُوْنَ الْكُفْرِ فَلَمْ نَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا.

۹۸۶: باب جادوگر کی سزا

۱۴۹۱: حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے اس حدیث کو ہم صرف اسمٰعیل بن مکی کی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ اسمٰعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع ثقہ کہتے ہیں۔ یہ روایت حسن سے بھی منقول ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دوسرے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر جادوگر ایسا جادو کرے کہ کفر تک پہنچتا ہو تو اس صورت میں اسے قتل کیا جائے ورنہ نہیں۔

۹۸۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهٖ

۱۴۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهٗ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ

۹۸۷: باب جو شخص غنیمت کا مال چرانے والی کی سزا

۱۴۹۲: حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی شخص کو غنیمت کا مال چوری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کا سامان جلا دو۔ صالح کہتے ہیں کہ میں مسلم کے پاس گیا تو ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو مال غنیمت میں چوری کا مرتکب پایا تو یہ حدیث بیان کی اس پر سالم نے اس شخص کا سامان جلانے کا حکم دیا۔ اس کا سامان جلایا گیا تو

عليٌّ فحدَّث سالمٌ بهذا الْحَدِيْث فَامَرَبه فاُحْرِق مَتَاعُهُ فوُجد فيْ مَتَاعه مُصْحفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِه هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا منْ هذَا الْوَجْهِ والْعَمَلُ عَلٰى هذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَحْمدوَ اِسْحٰقَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنَّمَا رَوٰى هٰذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ زَآئِدَةَ وَهُوَ اَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَالِّ وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِحَرْقِ مَتَاعِه وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

اس میں سے ایک قرآن مجید بھی ملا۔ حضرت سالم نے فرمایا کہ اسے فروخت کرو اور اس کی قیمت صدقہ کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے یہ حدیث صالح بن محمد بن زائدہ (ابوواقد لیثی وہ نے بیان کی ہے۔ اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے خائن کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن کسی میں بھی اس کے سامان کو جلانے کا حکم نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۹۸۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقُوْلُ لِلْاٰخِرِيَا مُخَنَّثُ

۹۸۸: باب جو شخص کسی کو ہیجڑا کہہ کر پکارے اس کی سزا

۱۴۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَامُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقُرَّةُ بْنُ اِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا قَالُوْا مَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَقَالَ اَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ اُمَّهٗ قُتِلَ وَقَالَ اِسْحٰقُ مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ قُتِلَ

۱۴۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی دوسرے کو ''اے یہودی'' کہہ کر پکارے تو اسے بیس دُرّے مارو اور جب کوئی ''اے ہیجڑے'' کہہ کر پکارے تو اسے بھی بیس درے مارو اور جو شخص کسی محرم عورت سے زنا کرے تو اسے قتل کر دو۔ اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن اسمٰعیل کی سند سے جانتے ہیں اور ابراہیم بن اسماعیل کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ براء بن عازب، قرۃ بن ایاس مزنی نے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہے۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جانتے ہوئے کسی محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

۹۸۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّعْزِيْرِ

۹۸۹: باب تعزیر کے بارے میں

۱۴۹۴ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ

۱۴۹۴. حضرت ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ اِلَّا فِی حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَقَدْرَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَخَطَاٌ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی التَّعْزِيْرِ وَاَحْسَنُ شَیْءٍ يُرْوٰی فِی التَّعْزِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود کے علاوہ دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔
یہ حدیث ابن لہیعہ، بکیر سے نقل کرنے میں غلطی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو لیث بن سعد سے منقول ہے۔ یعنی عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ، ابو بردہ بن نیار سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف بکیر بن اشج کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے اور اس باب میں مروی احادیث میں سے سب سے زیادہ بہتر یہی حدیث ہے۔

اَبو ابُ الصَّیْدِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
شکار کے متعلق باب
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۹۹۰: بَابُ مَاجَآءَ مَا یُؤْکَلُ مِنْ صَیْدِ الْکَلْبِ وَمَا لَا یُؤْکَلُ

۱۴۹۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا قَبِیْصَۃُ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نُرْسِلُ کِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَۃً قَالَ کُلْ مَا اَمْسَکْنَ عَلَیْکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ یَشْرَکْھَا کَلْبٌ مِنْ غَیْرِھَا قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَاخَزَقَ فَکُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاْکُلْ.

۱۴۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَہٗ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْوَلِیْدِ ابْنِ اَبِیْ مَالِکٍ عَنْ عَائِذِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیَّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَھْلُ صَیْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ

۹۹۰: باب کتے کے شکار میں سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا ناجائز

۱۴۹۵: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے سکھائے ہوئے شکاری کتوں کو شکار کے لئے بھیجتے ہیں۔ فرمایا وہ جس شکار کو پکڑیں تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے مار ڈالے تب بھی۔ فرمایا ہاں بشرطیکہ کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم معراض[1] سے بھی شکار کو مارتے ہیں۔ فرمایا جو نوک سے پھٹ جائے اسے کھالو اور جو اس کی چوٹ لگنے سے مرے اسے نہ کھاؤ۔

۱۴۹۶: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان ثوریؒ نے انہوں نے منصور سے اسی طرح کی حدیث نقل کی لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں '' وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ '' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے بارے میں سوال کیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۴۹۷: حضرت عائذ بن عبداللہ، ابوثعلبہ خشنی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم شکاری لوگ ہیں۔ فرمایا اگر تم نے اپنا کتا بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی اور کتے نے شکار پکڑ لیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے قتل کر دے تو؟ فرمایا تب بھی کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہم

[1] معراض۔ اس لاٹھی کو کہتے ہیں جو بھاری ہو اور اس کے کنارے پر نوک دار لوہا لگا ہو۔

اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَارَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلاَ نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَائِذُ اللّٰهِ هُوَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلاَنِيُّ.

تیرانداز لوگ ہیں۔ فرمایا جو چیز تمہارے تیر سے مرجائے وہ کھا سکتے ہو۔ پھر میں نے عرض کیا ہم سفر بھی زیادہ کرتے ہیں اور ہم یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن نہیں ملتا۔ فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن نہ ہوں تو انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھاؤ اور پیو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عائذ اللہ، ابوادریس خولانی ہیں۔

۹۹۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ

۹۹۱: باب مجوسی کے کتے سے شکار کرنا

۱۴۹۸ : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَنَا وَكِيْعٌ نَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لاَيُرَخِّصُوْنَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ وَالْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ بَزَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ.

۱۴۹۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں مجوسی کے کتے کے شکار سے منع کیا گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اکثر اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے۔ مجوسی کے کتے سے شکار کی اجازت نہیں دیتے۔ قاسم بن ابو برزہ، قاسم بن نافع مکی ہیں۔

۹۹۲ :بَابٌ فِيْ صَيْدِ الْبُزَاةِ

۹۹۲: باب باز کا شکار

۱۴۹۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَنَّادٌ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالُوْا نَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيْ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ لاَنَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لاَيَرَوْنَ بِصَيْدِ الْبُزَاةِ وَالصُّقُوْرِ بَاْسًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْبُزَاةُ هُوَالطَّيْرُ الَّذِيْ يُصَادُبِهٖ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ فَسَّرَ الْكِلاَبَ وَالطَّيْرَ الَّذِيْ يُصَادُبِهٖ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ صَيْدِ الْبَازِيْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ وَقَالُوْا اِنَّمَا تَعْلِيْمُهُ اِجَابَتُهُ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَالْفُقَهَآءُ اَكْثَرُهُمْ قَالُوْا يَاْكُلُ

۱۴۹۹: حضرت عدی بن حاتمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز وہ تمہارے لیے پکڑ رکھے اسے کھالو۔ اس حدیث کو ہم صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شعبی سے نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باز اور صقور (شکرے) کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔ مجاہد کہتے ہیں کہ باز، وہ پرندہ ہے جو شکار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ان جوارح میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جن جوارح کو تم سکھاؤ۔ اس مراد وہ کتے اور پرندے ہیں جن سے شکار کیا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے شکار کردہ جانور میں سے کچھ کھا جانے کی صورت میں بھی باز کا شکار جائز رکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ باز کا سکھانا یہ ہے کہ وہ حکم کی تعمیل کرے۔ بعض اہل علم نے اس صورت میں شکار کو مکروہ

وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ.

کہا ہے۔ اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ باز کا شکار کھائے۔ اگر چہ باز اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔

۹۹۳: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ

۹۹۳: باب تیر لگے شکار کا غائب ہو جانا

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ.

۱۵۰۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں لیکن شکار دوسرے دن ملتا ہے اور اس میں میرا تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں یقین ہو کہ وہ تمہارے تیر ہی سے ہلاک ہوا ہے کسی درندے نے اسے ہلاک نہیں کیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ یہی حدیث ابو بشیر اور عبدالمالک بن میسرہ سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس باب میں ابو ثعلبہ خشنی سے بھی حدیث منقول ہے۔

۹۹۴: بَابُ فِيْ مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَآءِ

۹۹۴: باب جو شخص تیر لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پائے

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَآءٍ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَآءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۰۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تیر چلاؤ تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ پھر اگر شکار اس سے مر جائے تو اسے کھاؤ لیکن اگر وہ شکار پانی میں مردہ حالت میں پاؤ تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ تمہارے تیر سے ہلاک ہوا یا پانی میں گرنے کی وجہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا

۱۵۰۲: حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر اپنا سکھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑ دو تو جو کچھ تمہارے لیے اٹھالائے اسے کھاؤ اور اگر وہ خود (یعنی کتا) اس میں سے کھانے لگے تو مت کھاؤ

اَمْسَکَ علی نفسِه قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ خَالَطَتْ کِلَابَنَا کِلَابٌ اُخْرٰی قَالَ اِنَّمَا ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تَذْکُرْ عَلٰی غَیْرِہٖ قَالَ سُفْیَانُ کَرِہَ لَہٗ اَکْلَہٗ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمْ فِی الصَّیْدِ وَالذَّبِیْحَۃِ اِذَا وَقَعَا فِی الْمَآءِ اَنْ لَّا یَاْکُلَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ فِی الذَّبِیْحَۃِ اِذَا قُطِعَ الْحُلْقُوْمُ فَوَقَعَ فِی الْمَآءِ فَمَاتَ فِیْہِ فَاِنَّہٗ یُؤْکَلُ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَقَداخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْکَلْبِ اِذَا اَکَلَ الصَّیْدَ فَقَالَ اَکْثَرُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَکَلَ الْکَلْبُ مِنْہُ فَلَا تَاْکُلْ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمْ فِی الْاَکْلِ مِنْہُ وَاِنْ اَکَلَ الْکَلْبُ مِنْہُ .

کیونکہ اس نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ۔ اگر ہمارے کتے کے ساتھ کچھ اور کتے بھی شامل ہو جائیں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا تم نے اپنے کتے کو بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتوں پر نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ اس شکار کا کھانا صحیح نہیں۔ بعض صحابہؓ اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب شکار اور ذبیحہ پانی میں گر جائیں تو اسے کھانا صحیح نہیں۔ لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر ذبح کئے جانے والے جانور کا حلقوم کٹ جانے کے بعد وہ پانی میں گر کر مرے تو اس کا کھانا جائز ہے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ کتا شکار سے کچھ کھائے تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار سے کچھ کھائے تو اب اسے نہ کھاؤ۔ سفیان ثوریؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے اگر چہ کتے نے اس سے کھایا ہو۔

۹۹۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ

۹۹۵: باب معراض[1] سے شکار

۱۵۰۳ : حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا زَکَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَااَصَبْتَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِہٖ فَھُوَوَقِیْذٌ.

۱۵۰۳: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے معراض سے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر شکار اس کی نوک سے مرے تو اسے کھا سکتے ہو اور اگر معراض کی چوٹ سے مرے تو وہ مردار ہے۔

۱۵۰۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَکَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ.

۱۵۰۴: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند یہ حدیث صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۹۹۶ : بَابُ فِی الذَّبْحِ بِالْمَرْوَۃَ

۹۹۶: باب پتھر سے ذبح کرنا

۱۵۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ

۱۵۰۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوشوں کا شکار کیا اور انہیں پتھر

[1] معراض اس لاٹھی کو کہتے ہیں جو بھاری ہو اور اس کے کنارے پر نوکدار لوہا لگا ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر نوک لگنے سے جانور مر جائے یعنی اس کا خون بہہ جائے تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ (مترجم)

رَجُلًا مِنْ قَوْمِهٖ صَادَ اَرْنَبًا اَوِ اثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يُذَكِّيَ بِمَرْوَةٍ وَلَمْ يَرَوْا بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ اَكْلَ الْاَرْنَبِ وَاخْتَلَفَ اَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوٰى عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ اَصَحُّ وَرَوٰى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ الشَّعْبِيُّ رَوٰى عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيْثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ.

سے ذبح کیا اور انہیں لٹکا دیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے کھا سکتے ہو۔ اس باب میں محمد بن صفوانؓ، رافعؓ اور عدی بن حاتمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بعض اہل علم پتھر سے ذبح کرنے اور خرگوش کا گوشت کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم خرگوش کے گوشت کو مکروہ کہتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں شعبی کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ داؤد بن ابی ہند، شعبی سے بحوالہ محمد بن صفوان اور عاصم احول بحوالہ صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان نقل کرتے ہیں اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہیں۔ جابر جعفی بھی شعبی سے وہ جابر بن عبداللہؓ سے قتادہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے شعبی نے ان دونوں سے نقل کیا ہو۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شعبی کی جابرؓ سے منقول حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۹۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْمَصْبُوْرَةِ

۹۹۷: باب بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک کرنے کے بعد اسے کھانا منع ہے

۱۵۰۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَآءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۱۵۰۶: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر تیر چلائے جائیں یہاں تک کہ وہ مرجائے۔ اس باب میں عرباض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابودرداءؓ غریب ہے۔

۱۵۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ

۱۵۰۷ : وہب بن خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ہر دانتوں والے درندے، ہر پنجوں والے پرندے، پالتو گدھوں، مجثمہ اور خلیسہ کے کھانے سے منع فرمایا اور حاملہ باندیوں کے ساتھ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جماع کرنے سے بھی منع فرمایا۔

وَعنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطاءَ الْحَبالى حَتّٰى يَضَعْنَ مَافِىْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى هُوَ الْقُطَعِىُّ سُئِلَ اَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِالشَّیْءُ فَيُرْمى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِالسَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِیْ يَدِه قَبْلَ اَنْ يُذَكِّيَهَا.

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ یہ قطعی ممانعت ہے۔ ابوعاصم سے مجثمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو سامنے باندھ کر تیر چلائے جائیں پھر ان سے خلیسہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا خلیسہ وہ جانور ہے جسے کوئی شخص بھیڑیئے یا درندے وغیرہ سے چھین لے اور وہ اس کے ذبح کرنے سے پہلے ہی مرجائے۔

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَّخَذَ شَیْءٌ فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جاندار چیز کو پکڑ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۸: بَابُ فِیْ زَكٰوةِ الْجَنِيْنِ

۹۹۸: باب (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنا

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ ح وَثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِیَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبُوا الْوَدَّاكِ اسْمُهٗ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ.

۱۵۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں کے ذبح کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ (جنین) بھی حلال ہو جاتا ہے۔

اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابووداک کا نام جبیر بن نوف ہے۔

۹۹۹: بَابُ فِیْ كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ وَذِیْ مِخْلَبٍ

۹۹۹: باب ذی ناب [1] اور ذی مخلب [2] کی حرمت کے بارے میں

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ

۱۵۱۰: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے

---

[1] ذی ناب سے مراد کچلی والا درندہ ہے جو اپنے شکار کو اپنے دانتوں سے پکڑتا ہے۔ مثلاً شیر بھیڑیا وغیرہ۔

[2] ذی مخلب سے مراد پنجے سے شکار کرنے والے پرندے ہیں مثلاً باز وغیرہ۔

الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ.

کھانے سے منع فرمایا۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْاِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

۱۵۱۱: سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی راوی سفیان سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوالنَّضْرِ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِیَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَکُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَذِیْ مِخْلَبٍ عَنِ الطَّیْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۵۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں، خچروں کے گوشت کچلی والے درندے اور پنجوں والے پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ کُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۵۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والا درندہ حرام کیا ہے۔ (مثلاً شیر اور کتا وغیرہ) یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۰۰: بَابُ مَا جَآءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَیِّ فَهُوَ مَیِّتٌ

۱۰۰۰: باب زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَآءٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ

۱۵۱۴: حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ دنبوں کی چکیاں کاٹتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ ثَنَا اَبُوالنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ نَحْوَهُ هٰذَا

۱۵۱۵: ہم سے روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے اسی کی مثل۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْوَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

١٠٠١ : بَابُ فِي الذَّكٰوةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

١٠٠١: باب حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے

١٥١٦ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَآءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكٰوةُ اِلاَّ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا فِي الضَّرُوْرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَنَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلاَنَعْرِفُ لِاَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاخْتَلَفُوْافِي اسْمِ اَبِي الْعُشَرَآءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ اُسَامَةُ بْنُ قِهْطَمٍ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ وَيُقَالُ ابْنُ بَلْزٍ وَيُقَالُ اِسْمُهُ عُطَارِدٌ.

١٥١٦: حضرت ابوالعشراء اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا جانوروں کو صرف حلق اور لبہ ہی سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ مار دو تو بھی کافی ہے۔ احمد بن منیع، یزید بن ہارون کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ حکم صرف ضرورت کے وقت کا ہے۔اس باب میں رافع بن خدیجؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ۔ ہم اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں ۔ ابوعشراء کی اپنے والد سے اس کے علاوہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ابوعشراء کے نام میں اختلاف ہے۔بعض کہتے ہیں کہ ابوعشراء کا نام اسامہ بن قہطم ہے جب کہ بعض یسار بن برزد بعض ابن بلز اور بعض عطارد کہتے ہیں۔

١٠٠٢ : بَابُ فِيْ قَتْلِ الْوَزَغِ

١٠٠٢: باب چھپکلی کو مارنا

١٥١٧ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْاُوْلٰى كَانَ لَهُ كَذَاوَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَاوَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَاوَكَذَا حَسَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَعْدٍ وَعَآئِشَةَ وَاُمِّ شَرِيْكٍ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

١٥١٧: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چھپکلی کو ایک ہی ضرب میں مار دیا اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں۔اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لئے اتنا اجر ہے۔اور تیسری ضرب میں مارنے پر بھی اتنا ثواب ہے۔ (یعنی دوسری چوٹ میں پہلی مرتبہ سے کم اور تیسری میں دوسری سے بھی کم) اس باب میں ابن مسعودؓ، سعدؓ، عائشہؓ اور ام شریکؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٠٣ : بَابُ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ

١٠٠٣: باب سانپ کو مارنا

١٥١٨ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

١٥١٨: حضرت سالم بن عبداللہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

سَالِم بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا یَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَیُسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی بَعْدَ ذٰلِکَ عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُیُوْتِ وَهِیَ الْعَوَامِرُ وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَیْضًا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ اِنَّمَا یُکْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَیَّاتِ الْحَیَّةِ الَّتِیْ تَکُوْنُ دَقِیْقَةً کَاَنَّهَا فِضَّةٌ لَاتَلْتَوِیْ فِیْ مِشْیَتِهَا.

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سانپوں کو قتل کرو۔ اس سانپ کو بھی قتل کر دو جس کی پشت پر سیاہ نقطے ہوتے ہیں اسی طرح چھوٹی دم والے سانپ کو بھی قتل کرو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو زائل اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ، ابولبابہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پتلے پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔ انہیں عوامر کہا جاتا ہے۔ بواسطہ ابن عمرؓ حضرت زید بن خطابؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے جو پتلے ہوں، چاندی کی طرح چمکتے ہوں اور رینگنے میں بل نہ کھاتے ہوں۔

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِبُیُوْتِکُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهِنَّ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَالَکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَاقْتُلُوْهُ هٰکَذَا رَوٰی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَرَوٰی مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ صَیْفِیٍّ عَنِ السَّآئِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ.

۱۵۱۹: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ رہتے ہیں۔ انہیں تین مرتبہ متنبہ کرو اور اگر اس کے بعد بھی نظر آئیں تو انہیں قتل کر دو۔

عبیداللہ بن عمر بھی صیفی سے اور وہ ابوسعیدؓ سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انسؒ بھی صیفی سے وہ ہشام بن زہرہ کے مولیٰ ابوسائب سے اور وہ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ وَهٰذَا اَصَحُّ عَنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ صَیْفِیٍّ نَحْوَ رِوَایَةِ مَالِکٍ.

۱۵۲۰: ہم سے یہ حدیث روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی مالک نے۔ یہ روایت عبیداللہ بن عمرو کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن عجلان بھی صیفی سے مالک کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبِیْ زَآئِدَةَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ اَبُوْ لَیْلٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَیَّةُ فِی الْمَسْکَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُکِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا

۱۵۲۱: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، ابولیلیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کے گھر میں سانپ نظر آ جائے تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے حضرت نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے عہد کا واسطہ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں اذیت نہ پہنچا۔ اگر وہ اس کے بعد بھی نظر آئے تو

تُؤْذِيَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْبُنَانِيِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى.

اسے قتل کردو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ثابت بنانی کی روایت سے صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۰۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَتْلِ الْكِلَابِ

۱۰۰۴: باب کتوں کو ہلاک کرنا

۱۵۲۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ الْبَهِيْمَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ الْبَهِيْمُ الَّذِيْ لَايَكُوْنُ فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ.

۱۵۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کا حکم دیتا۔ لیکن ہر کالے سیاہ کتے کو قتل کردو۔
اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، ابورافع رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ خالص سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے یعنی جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ اہل علم نے خالص کالے رنگ کے شکار کردہ جانور کو مکروہ کہا ہے۔

۱۰۰۵ : بَابُ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا مَايَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ

۱۰۰۵: باب کتا پالنے والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں

۱۵۲۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْكَلْبَ زَرْعٍ.

۱۵۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم کئے جاتے ہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن مغفلؓ، ابوہریرہؓ اور سفیان بن ابوزہیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کھیتی کی حفاظت والا کتا (یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔)

۱۵۲۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْكَلْبَ

۱۵۲۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتوں اور جانوروں کی حفاظت کے لئے رکھے جانے والے کتوں کے علاوہ سب کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

مَـاشِيَةٍ قَـالَ قِيْـلَ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَوْكَلْبَ زَرْعٍ فَـقَـالَ اِنَّ اَبَـا هُـرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

راوی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ابوہریرہؓ کھیت کے کتے کی بھی استثناء کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اس لئے کہ ابوہریرہؓ کے کھیت تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۵: حَـدَّثَـنَـا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْـمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـالَ مَـنِ اتَّـخَـذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْصَيْدٍ اَوْزَرْعٍ انْتَـقَـصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَـحِيْـحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ رَخَّصَ فِيْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ وَاِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ.

۱۵۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص کتا پالتا ہے اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ کتا جانوروں یا کھیتی باڑی کی حفاظت کے لئے نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے اس شخص کو بھی کتا پالنے کی اجازت دی ہے جس کے پاس ایک بکری ہو۔

۱۵۲۶: حَـدَّثَـنَـا بِـذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ بِهٰذَا.

۱۵۲۶: یہ حدیث اسحٰق بن منصور، حجاج بن محمد سے وہ ابن جریج سے اور وہ عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۲۷: حَـدَّثَـنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَـنَـا اَبِـيْ عَـنِ الْاَعْـمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْـحَسَـنِ عَـنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اِنِّيْ لَمِمَّنْ يَرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ وَهُـوَ يَـخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَـمِ لَاَمَرْتُ بِـقَتْـلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُـلَّ يَـوْمٍ قِيْـرَاطٌ اِلَّا كَـلْـبَ صَيْدٍ اَوْكَـلْـبَ حَـرْثٍ اَوْكَـلْـبَ غَـنَـمٍ هٰـذَا حَـدِيْـثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْـحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَـنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۲۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دیتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے درخت کی ٹہنیاں اٹھا رکھی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا۔ لہٰذا تم کالے سیاہ کتے کو قتل کردو۔ کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ وہ کتا باندھ کر رکھیں اور ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم نہ ہوتا ہو۔ لیکن کھیتی اور جانورروں کی حفاظت یا شکاری کتوں کی اجازت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حسن سے ہی منقول ہے وہ عبداللہ بن مغفلؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: بَابُ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهٖ

۱۰۰۶: باب بانس وغیرہ سے ذبح کرنا

۱۵۲۸: حَـدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْـرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْـهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّـا نَـلْـقَـى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ

۱۵۲۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے (یعنی جانور ذبح کرنے کے لئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز خون بہادے اور اس پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْامَالَمْ يَكُنْ سِنٌّ أَوْظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

اللہ کا نام لیا جائے تو کھالو جب تک دانت یا ناخن نہ ہوں۔ عنقریب میں اس کے بارے میں تمہیں بیان کروں گا، دانت (اس لیے کہ) ہڈی ہیں اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ ثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَعَبَايَةُ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرَوْنَ أَنْ يُذَكّٰى بِسِنٍّ وَلَابِعَظْمٍ.

۱۵۲۹: رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ لیکن اس حدیث میں عبایہ کے بعد ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہ اصح ہے۔ عبایہ کو رافع سے سماع نہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ ہڈی اور دانت سے ذبح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔

۱۰۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَعِيْرِ إِذَا نَدَّ

۱۰۰۷: باب جب اونٹ بھاگ جائے

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهِ هٰكَذَا.

۱۵۳۰: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ہمارے پاس گھوڑے بھی نہیں تھے کہ اسے پکڑ سکیں۔ پس ایک شخص نے تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان چوپایوں میں سے بعض وحشی جانوروں کی طرح بھگوڑے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی جانور اس طرح کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ (یعنی اسے تیر مارو یا جس طرح قابو پایا جا سکے۔)

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ مِنْ رِوَايَةِ سُفْيَانَ.

۱۵۳۱: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے وکیع سے سفیان سے وہ اپنے والد سے، وہ عبایہ بن رفاعہ سے وہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن اس میں عبایہ کی ان کے والد سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ بھی یہ حدیث سعید بن مسروق سے اور وہ سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

اَبْوَابُ الْاَضَاحِیْ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ابواب قربانی
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۱۰۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْاُضْحِیَۃِ

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّآءُ الْمَدِیْنِیُّ ثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاعَمِلَ اٰدَمِیٌّ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ اِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَاَبُوالْمُثَنّٰی اسْمُہٗ سُلَیْمَانُ بْنُ یَزِیْدَ رَوٰی عَنْہُ ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ وَیُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْاُضْحِیَۃِ لِصَاحِبِھَا بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ وَیُرْوٰی بِقُرُوْنِھَا۔

۱۰۰۸: باب قربانی کی فضیلت

۱۵۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم نحر (دس ذوالحجہ) کو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں (یعنی قربانی سے) قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس اس خوشخبری سے اپنے دلوں کو مطمئن کرلو۔
اس باب میں عمران بن حصینؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابومثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے ان سے ابوفدیک روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے کہ قربانی کرنیوالے جانور کے ہر بال کے برابر ایک نیکی دی جاتی ہے۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ ہر سینگ کے بدلے نیکی ہے۔

۱۰۰۹: بَابُ فِی الْاُضْحِیَۃِ بِکَبْشَیْنِ

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ ذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَآئِشَۃَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ وَاَبِیْ رَافِعٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ بَکْرَۃَ ھٰذَا

۱۰۰۹: باب دو مینڈھوں کی قربانی

۱۵۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جن کے سینگ تھے اور ان کا رنگ سفید و سیاہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذبح کرتے وقت تکبیر (بسم اللہ، اللہ اکبر) کہی اور اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، جابرؓ،

حدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

ابوایوبؓ، ابودرداءؓ ابورافعؓ، ابن عمرؓ اور ابوبکرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ الْمُحَارِبِیُّ الْکُوْفِیُّ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِی الْحَسْنَآءِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ کَانَ یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ اَحَدُ هُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ اَمَرَنِیْ بِهٖ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدَعُهٗ اَبَدًا هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُّضَحّٰی عَنِ الْمَیِّتِ وَلَمْ یَرَبَعْضُهُمْ اَنْ یُّضَحّٰی عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا یُضَحّٰی عَنْهُ وَاِنْ ضَحّٰی فَلَا یَاْکُلُ مِنْهَا شَیْئًا وَیَتَصَدَّقُ بِهَا کُلِّهَا.

۱۵۳۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ان سے پوچھ گیا کہ آپؓ ایسا کیوں کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے پس میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔بعض اہل علم میّت کی طرف سے قربانی کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز نہیں ۔حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک میّت کی طرف سے صدقہ دینا زیادہ افضل ہے اور میت کی طرف سے قربانی نہ کی جائے۔اور اگر میّت کی طرف سے قربانی کرے تو اس میں سے خود کچھ نہ کھائے بلکہ پورا گوشت صدقہ کر دے۔

۱۰۱۰: بَابُ مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِیْ

۱۰۱۰: باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِیْلٍ یَاْکُلُ فِیْ سَوَادٍ وَیَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ.

۱۵۳۵: حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی جو نر تھا، اس کا منہ، چاروں پیر اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۱۱: بَابُ مَالَا یَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِیْ

۱۰۱۱: بابُ جانور جس کی قربانی درست نہیں

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ فَیْرُوْزَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهٗ قَالَ لَایُضَحّٰی بِالْعَرْجَآءِ بَیِّنٌ ظَلْعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَیِّنٌ عَوَرُهَا وَ بِالْمَرِیْضَةِ بَیِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَآءِ الَّتِیْ لَاتُنْقِیْ.

۱۵۳۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ ایسے لنگڑے جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسے کانے جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو قربانی نہ کی جائے۔اسی طرح مریض اور بالکل کمزور جانور کی بھی قربانی نہ کی جائے جس کا مرض ظاہر ہو یا دوسری صورت میں اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَآئِدَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۵۳۷: ہناد، ابو زائدہ سے وہ شعبہ سے وہ سلمان بن

سُلَيْمَان بْن عَبْد الرَّحْمٰن عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَآءِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

عبدالرحمن سے وہ عبید بن فیروز سے وہ براء سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبید بن فیروز کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

۱۰۱۲ : بَابُ مَايُكْرَهُ مِنَ الْاَضَاحِيّ

۱۰۱۲: باب جانور جس کی قربانی مکروہ ہے

۱۵۳۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَامُدَابَرَةٍ وَّلَاشَرْقَاءَ وَلَاخَرْقَاءَ.

۱۵۳۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَاقُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَاقُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوْقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوْبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَشُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيُّ كُوْفِيٌّ وَشُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ الْقَاضِيْ يُكْنٰى اَبَا اُمَيَّةَ وَشُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ كُوْفِيٌّ وَهَانِئٌ لَهُ صُحْبَةٌ وَكُلُّهُمْ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ فِيْ عَصْرٍ وَاحِدٍ.

۱۵۳۹: حضرت علی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ اضافہ ہے (کہ راوی نے کہا) مقابلہ وہ جانور ہے جس کا کان کنارے سے کٹا ہوا ہو۔ مدابرہ وہ ہے جس کے کان کو پچھلی طرف سے کاٹا گیا ہو۔ شرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو اور خرقاء وہ ہے جس کے کان میں سوراخ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شریح بن نعمان صائدی کوفی ہیں اور شریح بن حارث کندی کوفی ہیں اور قاضی ہیں۔ ان کی کنیت ابوامیہ ہے۔ شریح بن ہانی کوفی ہیں اور ہانی کو شرف صحبت حاصل ہے (یعنی صحابی ہیں) یہ تینوں حضرات حضرت علیؓ کے اصحاب ہیں۔

۱۰۱۳ : بَابُ فِيْ الْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ فِي الْاَضَاحِيّ

۱۰۱۳: باب چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی

۱۵۴۰ : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَ اَوْنِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ بِلَالٍ بِنْتِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْهَا

۱۵۴۰: حضرت ابوکباشؓ کہتے ہیں کہ میں چھ چھ ماہ کے دنبے مدینہ منورہ قربانی کے موقع پر فروخت کرنے کے لئے لے گیا لیکن وہ نہ بک سکے۔ پھر اچانک میری ملاقات حضرت ابوہریرہؓ سے ہوگئی تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بہترین قربانی چھ ماہ کی بھیڑ کی ہے۔ ابوکباش کہتے ہیں (یہ سن کر) لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ راوی کو شک ہے کہ "نعم" فرمایا

وجابرٍ وعُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ وَرَجُلٍ منْ اصْحابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ يُجْزِئُ فِى الْاُضْحِيَةِ.

یا "نعمت" دونوں کے معنی ایک ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ام بلال بنت ہلال (یہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں) جابرؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت ابوہریرہؓ ہی سے موقوفاً بھی منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم حضرات کا اس حدیث پر عمل ہے کہ چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی درست ہے۔

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِىْ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِىَ عَتُوْدٌ اَوْجَدْىٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ قَالَ وَكِيْعٌ الْجَذَعُ يَكُوْنُ ابْنَ سَبْعَةٍ اَوْسِتَّةِ اَشْهُرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّحَايَا فَبَقِيَتْ جَذَعَةٌ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا اَنْتَ.

۱۵۴۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں دیں کہ انہیں صحابہ میں قربانی کے لئے بانٹ دیں ان میں سے ایک بکری باقی رہ گئی جو عتود یا جدی تھی (یعنی ایک سال کی تھی یا چھ ماہ کا بچہ تھا) میں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا چھ یا سات ماہ کا بچہ ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی عقبہ بن عامرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرمؐ سے نے قربانی کے جانور تقسیم کئے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کرو۔

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُوْدَاوٗدَ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِىُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۵۴۲: ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے یزید بن ہارون اور ابوداؤد سے بیان کی۔ یہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے ہشام دستوائی نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، بعجہ بن عبداللہ بن بدر اور عقبہ بن عامر نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۴: بَابٌ فِى الْاِشْتِرَاكِ فِى الْاُضْحِيَةِ

۱۰۱۴: باب قربانی میں شریک ہونا

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِى الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِى الْبَعِيْرِ عَشَرَةً وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى الْاَشَدِّ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى.

۱۵۴۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی۔ پس ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ اس باب میں ابوالاشد اسلمی بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں اور ابوایوبؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۵۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ

۱۵۴۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ اِسْحٰقُ يُجْزِئُ اَيْضًا الْبَعِيْرُ عَنْ عَشْرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کی تو گائے اور اونٹ دونوں میں سات، سات آدمی شریک ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں۔ کہ اونٹ دس آدمیوں کے لئے بھی کافی ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا حدیث ہے۔

۱۵۴۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اُمِرْنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

۱۵۴۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ گائے کی قربانی سات آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ راوی نے عرض کیا اگر وہ خرید نے کے بعد بچہ جنے فرمایا اس کو بھی ساتھ ذبح کرو۔ میں نے عرض کیا لنگڑی گائے کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اگر قربانی گاہ تک پہنچ جائے (تو جائز ہے)۔ میں نے عرض کیا اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ ہمیں حکم دیا گیا یا فرمایا ہمیں نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم کانوں اور آنکھوں کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان ثوریؒ اسے سلمہ بن کہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۴۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَابَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۴۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ اور کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیّب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا سینگ اگر نصف یا نصف سے زائد ٹوٹا ہوا ہو تو اس کی ممانعت ہے۔ ورنہ نہیں۔

۱۰۱۵ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

۱۰۱۵: باب ایک بکری ایک گھر کے لئے کافی ہے

۱۵۴۷ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۵۴۷: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوایوب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قربانیاں کیسے ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتا تھا۔ وہ اس سے خود بھی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ الرَّجُلُ یُضَحِّیْ بِالشَّاۃِ عَنْہُ وَعَنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ فَیَاْکُلُوْنَ وَیُطْعِمُوْنَ حَتّٰی تَبَاھَی النَّاسُ فَصَارَتْ کَمَاتَرٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعُمَارَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ھُوَمَدَنِیٌّ وَقَدْرَوٰی عَنْہُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَاحْتَجَّابِحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ضَحّٰی بِکَبْشٍ فَقَالَ ھٰذَا عَمَّنْ لَمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ وَقَالَ بَعْضٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ لَاتُجْزِئُ الشَّاۃُ اِلَّا عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ وَھُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَغَیْرِہٖ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ.

کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کرنے لگے اور اس طرح ہوگیا جس طرح تم آج کل دیکھ رہے ہو۔ (یعنی یک گھر میں کئی قربانیاں کی جاتی ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمارہ بن عبداللہ مدنی ہیں۔ مالک بن انسؒ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کی وہی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا یہ میری امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک بکری صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔

۱۰۱۶ : بَابٌ

۱۰۱۶: باب

۱۵۴۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا ھُشَیْمٌ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جَبَلَۃَ بْنِ سُحَیْمٍ اَنَّ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِیَۃِ اَوَاجِبَۃٌ ھِیَ فَقَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَاَعَادَھَا عَلَیْہِ فَقَالَ اَتَعْقِلُ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاُضْحِیَۃَ لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ وَلٰکِنَّھَا سُنَّۃٌ مِنْ سُنَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْتَحَبُّ اَنْ یُعْمَلَ بِھَا وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ.

۱۵۴۸: جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمیر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس نے دوبارہ پوچھ کہ کیا یہ واجب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سمجھتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی۔
یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ سفین ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔

۱۵۴۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَھَنَّادٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۵۴۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سال قربانی کی۔
یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۱۷ : بَابٌ فِی الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ

۱۰۱۷: نماز عید کے بعد قربانی کرنا

۱۵۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنِ

۱۵۵۰ حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر (قربانی) کے دن خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی

الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَايَذْبَحَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْجِيْرَانِيْ قَالَ فَاَعِدْ ذِبْحَكَ بِاٰخَرَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرُ نَسِيْكَتِكَ وَلَاتُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدُبٍ وَاَنَسٍ وَعُوَيْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَايُضَحِّيَ بِالْمِصْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْاِمَامُ وَقَدْرَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَهْلِ الْقُرٰى فِي الذَّبْحِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ لَايُجْزِئَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوْا اِنَّمَا يُجْزِئُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ .

نماز سے پہلے جانور ذبح نہ کرے۔ براء کہتے ہیں کہ میرے ماموں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ایسا دن ہے کہ لوگ اس دن گوشت سے جلدی اکتا جاتے ہیں میں نے یہ سوچ کر اپنی قربانی جلدی کر لی کہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلا دوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تم دوبارہ قربانی کرو۔ انہوں نے عرض کیا میرے پاس ایک بکری ہے جو دودھ بھی دیتی ہے لیکن اس کی عمر ایک سال سے کم ہے اس کے باوجود وہ گوشت میں دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ تیری اچھی قربانی ہے اور تیرے بعد کسی کے لئے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، جندبؓ، انسؓ، عویمر بن اشقرؓ، ابن عمرؓ اور ابوزید انصاری سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ شہر میں عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کی جائے جب کہ بعض علماء گاؤں میں رہنے والوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ چھ مہینے کا صرف دنبہ ہی قربانی میں ذبح کیا جا سکتا ہے بکری وغیرہ نہیں۔

۱۰۱۸ : بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْاُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

۱۰۱۸: باب تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۱۵۵۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَاْكُلُ اَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَةٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ .

۱۵۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

۱۰۱۹ : بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

۱۰۱۹: باب تین دن سے زیدہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمِ النَّبِيْلُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَنُبَيْشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَاَنَسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

۱۵۵۲: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تاکہ استطاعت والے لوگ اپنے سے غریب لوگوں پر کشادگی کریں لیکن اب تم جس طرح چاہو کھا بھی سکتے ہو۔ لوگوں کو بھی کھلا سکتے ہو اور رکھنے کی بھی اجازت ہے۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، نبیشہؓ، ابوسعیدؓ، قتادہ بن نعمانؓ، انسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّيْ مِنَ النَّاسِ فَاَحَبَّ اَنْ يُّطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهُ بَعْدَ عَشْرَةِ اَيَّامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ هِيَ عَآئِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۱۵۵۳: حضرت عابس بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اس وقت بہت کم لوگ قربانی کیا کرتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے چاہا کہ قربانی کرنے والے لوگ قربانی نہ کرنے والوں کو بھی کھلائیں۔ ہم لوگ تو ایک ران رکھ دیا کرتے تھے اور اسے دس دن بعد کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المؤمنین سے مراد حضرت عائشہؓ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۰۲۰: بَابٌ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

۱۰۲۰: باب فرع اور عتیرہ

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَمِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَتِيْرَةُ ذَبِيْحَةٌ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهَا فِيْ رَجَبٍ يُعَظِّمُوْنَ شَهْرَ رَجَبٍ لِاَنَّهُ اَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ

۱۵۵۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ فرع۔ جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے کافر اپنے بتوں کے لئے ذبح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں نبیشہ اور مخنف بن سلیم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ جانور ہے جسے رجب کے مہینے میں اس کی تعظیم کے لئے ذبح کیا جاتا تھا کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے۔ حرمت والے مہینے، رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ

وَ اَشْهُرِ الْحجّ شوَّالٌ وذُوالْقَعْدَة وعشْرٌ مّنْ ذِی الْحجَّةِ كَذٰلِكَ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیّ صلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَغَيْرِ هِمْ فِیْ اَشْهُرِ الْحجّ.

اور محرم ہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر حضرات سے حج کے مہینوں میں اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعَقِيْقَةِ

۱۰۲۱: باب عقیقہ

۱۵۵۵: حَدَّثَنا يَحْيَی بْنُ خلَفٍ ثَنا بِشْرُ بْنُ الْمُفضَّلِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهَكَ اَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰی حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْهَا عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَاَخْبَرَتْهُمْ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاُمِّ كُرْزٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ حَفْصَةُ هِیَ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ.

۱۵۵۵: حضرت یوسف بن ماہکؓ سے روایت ہے کہ ہم حفصہ بنت عبدالرحمٰن کے ہاں داخل ہوئے اور عقیقہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقے میں لڑکے کی طرف سے ایسی دو بکریاں ذبح کرنے کا حکم دیا جو عمر میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا۔

اس باب میں حضرت علیؓ، ام کرزؓ، بریدہؓ، سمرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ، سلمان بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت حفصہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کی صاحبزادی ہیں۔

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ كُرْزٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۵۶: حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیقے میں دو اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کی جائے خواہ وہ بکری ہوں یا بکریاں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی.

۱۵۵۷: حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکے کے لئے عقیقہ ہے۔ لہٰذا جانور ذبح کر کے خون بہاؤ اور اسے ہر تکلیف کی چیز سے دور کر دو (یعنی بال وغیرہ منڈا دو)

۱۵۵۸: حدَّثنا الْحسنُ ثنا عبْدُ الرَّزاق ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ حفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عامِرٍ عن النَّبِیِّ

۱۵۵۸: سلمان بن عامر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۲۲ :بَابُ الْاَذَانِ فِيْ اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ

۱۵۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعَقِيْقَةِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيّ بِشَاةٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۰۲۲: باب بچے کے کان میں اذان دینا

۱۵۵۹: حضرت عبیداللہ بن ابی رافع اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت ان کے کان میں اذان دیتے ہوئے دیکھا جس طرح نماز میں اذان دی جاتی ہے۔
یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقے کے باب میں کئی سندوں سے منقول ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ دیا۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۰۲۳ : بَابٌ

۱۵۶۰ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ ثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ.

۱۰۲۳: باب

۱۵۶۰: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قربانی مینڈھے کی قربانی ہے اور بہترین کفن حلّہ ہے (یعنی ایک تہبند اور ایک چادر قمیص کے علاوہ) یہ حدیث غریب ہے اس لیے کہ عفیر بن معدان ضعیف ہیں۔

۱۰۲۴ :بَاب

۱۵۶۱ :حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ثَنَا اَبُوْ رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةٌ وَعَتِيْرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ بْنِ عَوْنٍ.

۱۰۲۴: باب

۱۵۶۱: حضرت مخنف بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال قربانی اور عتیرہ ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے تم رجبیہ[1] کہتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن عون کی سند سے جانتے ہیں۔

---

[1] یہ حکم بعد میں منسوخ ہوگیا تھا۔

۱۰۲۵: بَابٌ

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِيْ رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا اَوْبَعْضَ دِرْهَمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ.

۱۰۲۵: باب

۱۵۶۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ کا ایک بکری سے عقیقہ کیا اور فرمایا اے فاطمہؓ اس کے سر کے بال منڈواؤ اور ان کے برابر چاندی تول کر صدقہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے تولا تو وہ (یعنی حضرت حسنؓ) ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابوجعفر محمد بن علی نے علیؓ سے ملاقات نہیں کی۔

۱۰۲۶: بَابٌ

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۲۶: باب

۱۵۶۳: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پھر منبر پر تشریف لا کر دو مینڈھے منگوائے اور انہیں ذبح کیے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يُقَالُ اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ

۱۵۶۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدگاہ میں تھا۔ جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے آ گئے۔ پھر ایک دنبہ لایا گیا اور آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور "بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ" پڑھا (ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ ذبح کرتے وقت "بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھا جائے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت جابرؓ سے سماع حاصل نہیں۔

۱۰۲۷: بَابٌ

۱۰۲۷: باب

۱۵۶۵ حَدَّثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَةٍ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ.

۱۵۶۵: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقے کے ساتھ مرتبط ہے (یعنی رہن ہے) لہٰذا چاہیے کہ ساتویں دن اس کا عقیقہ کر دیا جائے اور پھر اس کا نام رکھ کر سر منڈوایا جائے۔

۱۵۶۶. حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيْقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعِ عَشَرَ فَاِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عُقَّ عَنْهُ يَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالُوْا لَا يُجْزِئُ فِي الْعَقِيْقَةِ مِنَ الشَّاةِ اِلَّا مَا يُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَةِ.

۱۵۶۶: حسن بن علی خلال، یزید بن ہارون سے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ بن جندب سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ عقیقہ ساتویں دن کرنا مستحب ہے اگر ساتویں دن جانور میسر نہ ہوتو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہوتو اکیسویں دن کیا جائے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ عقیقے میں اسی قسم کی بکری جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

۱۰۲۸ : بَابٌ

۱۰۲۸: باب

۱۵۶۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمْرٍو اَوْعُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ كَانَ يَقُوْلُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَهَبَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ.

۱۵۶۷: حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا قربانی کا ارادہ ہے تو وہ اپنے بال اور ناخن قربانی تک نہ کاٹے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح نام اس سند میں عمرو بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی دوسرے افراد نے روایت کی ہے۔ یہ حدیث سعید بن میتبؒ، ام سلمہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔ سعید بن میتبؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم بال منڈوانے اور ناخن تراشنے کی ان ایام میں بھی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ سے منقول حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قربانی مدینہ سے بھیجا کرتے تھے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتے ہیں۔

اَبْوَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَیْمَانِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
نذروں اور قسموں کے متعلق
رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۰۲۹: بَاب مَاجَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَانَذْرَفِیْ مَعْصِیَةٍ

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَايَصِحُّ لِاَنَّ الزُّهْرِیَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِیْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رُوِیَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِیْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيْثُ هُوَهٰذَا.

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ يُوْسُفَ التِّرْمِذِیُّ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَانَذْرَفِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ لَانَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَهُوَ

۱۰۲۹: باب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۶۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر ماننا صحیح نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، جابرؓ، عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہے۔ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ ابوسلمہ سے زہری نے یہ حدیث نہیں سنی۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کئی حضرات سے منقول ہے جن میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق بھی شامل ہیں۔ ابن ابی عتیق، زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابو سلمہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث یہی ہے۔

۱۵۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان بواسطہ یونس کی روایت سے اصح ہے۔ ابوصفوان مکی ہیں اور ان کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ حمیدی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ گناہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کوئی کفارہ نہیں۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِیْثِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرِھِمْ لَانَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا کَفَّارَۃَ فِیْ ذٰلِکَ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَالشَّافِعِیِّ.

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ الْاَیْلِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَعْصِیَ اللّٰہِ فَلَا یَعْصِہٖ.

۱۵۷۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے (یعنی اسے پورا نہ کرے بلکہ کفارہ ادا کرے)۔

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ الْاَیْلِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاہُ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَھُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ وَبِہٖ یَقُوْلُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ قَالُوْا لَا یَعْصِی اللّٰہَ وَلَیْسَ فِیْہِ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ اِذَا کَانَ النَّذْرُ فِیْ مَعْصِیَۃٍ.

۱۵۷۱: حسن بن علی خلال، عبداللہ بن نمیر سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ طلحہ بن عبدالملک ایلی سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی نافرمانی کی نذر مانتا ہے تو اس پر کفارہ لازم نہیں آتا۔

۱۰۳۰: بَابُ لَا نَذْرَ فِیْ مَالَا یَمْلِکُ ابْنُ اٰدَمَ

۱۰۳۰: باب جو چیز آدمی کی ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ ھِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْعَبْدِ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۷۲: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز انسان کی ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمران بن حصین سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۱: بَابُ فِیْ کَفَّارَۃِ النَّذْرِ اِذَا لَمْ یُسَمَّ

۱۰۳۱: باب نذر غیر معین کے کفارے کے متعلق

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ

۱۵۷۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال ثنی محمّد مولی المغیرة بن شعبة قال ثنی کعب بن علقمة عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم کفارة النذر اذا لم یسمّ کفّارة یمین هذا حدیث حسن صحیح غریب

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیر معین نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۳۲ : بَابُ فِیْمَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَ هَا خَیْرًا مِنْهَا

۱۰۳۲: باب اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم کو توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اس کو توڑ دے

۱۵۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ یُوْنُسَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّکَ اِنْ اَتَتْکَ عَنْ مَسْئَلَةٍ وُکِلْتَ اِلَیْهَا وَاِنَّکَ اِنْ اَتَتْکَ مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَلْتُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۷۴: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن امارت مت مانگو اس لیے کہ اگر یہ تمہارے مانگنے سے عطا کی جائے گی تو تم تائید خداوندی سے محروم رہو گے اور اگر تمہارے طلب کیے بغیر ملے گی تو اس پر خدا کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر تم کسی کام کے کرنے کی قسم کھالو اور پھر معلوم ہو کہ اس قسم کو توڑ دینے میں ہی بھلائی ہے تو اسے توڑ دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس باب میں عدی بن حاتمؓ، ابودرداءؓ، انسؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوہریرہؓ، ام سلمہؓ اور ابوموسیٰ ؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۳ : بَابُ فِی الْکَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

۱۰۳۳: باب کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے

۱۵۷۵ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَنَّ الْکَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ تُجْزِئُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکٍ

۱۵۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کام کی قسم کھائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام اسے بہتر نظر آ جائے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ بہتر کام کرلے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ قسم توڑنے سے

وَالشَّافِعِيّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰق وقال بعضُ اهلِ الْعِلْمِ لَايُكَفِّرُ اِلَّا بَعْدَ الْحِنْثِ قال سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ كَفَّرَ بَعْدَ الْحِنْثِ اَحَبُّ اِلَيَّ وَاِنْ كَفَّرَ قَبْلَ الْحِنْثِ اَجْزَآءَهُ

پہلے کفارہ ادا نہ کرے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ اگر بعد میں کفارہ دے تو میرے نزدیک مستحب ہے لیکن قسم توڑنے سے پہلے دینا بھی جائز ہے۔

۱۰۳۴ : بَابُ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ.

۱۰۳۴: باب قسم میں (استثناء) انشاء اللہ کہنا

۱۵۷۶ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَاحِنْثَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَهٰكَذَا رَوٰى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَاَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اَيُّوْبُ اَحْيَانًا يَرْفَعُهُ وَاَحْيَانًا لَايَرْفَعُهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِاَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْاِسْتِثْنَآءَ اِذَا كَانَ هُوَ مَوْصُوْلًا بِالْيَمِيْنِ فَلَاحِنْثَ عَلَيْهِ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَوَاِسْحٰقَ.

۱۵۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہہ دے تو وہ حانث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم نہیں ہوتی لہٰذا اس کے خلاف عمل کر لینے سے کفارہ واجب نہیں ہوگا) اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے۔ عبیداللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ سالم بھی اسی طرح موقوف ہی نقل کرتے ہیں۔ ہم ایوب سختیانی کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے مرفوعاً روایت کی ہو۔ اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایوب کبھی مرفوع بیان کرتے ہیں اور کبھی غیر مرفوع۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم کے ساتھ ملاکر انشاء اللہ کہنے پر حانث نہ ہوگا۔ سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۷۷ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَاءٌ اَخْطَاَفِيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ

۱۵۷۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قسم کھاتے ہوئے "ان شاء اللہ" کہا تو وہ حانث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم منعقد نہیں ہوئی)۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث میں خطاء ہے۔ اور وہ خطا عبدالرزاق سے سرزد ہوئی۔ وہ اسے معمر سے مختصر روایت کرتے ہیں۔ وہ ابن طاؤس وہ اپنے والد وہ ابوہریرہؓ اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان بن داؤدؑ نے کہا آج کی رات میں ستر بیویوں سے جماع کروں گا۔ ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی۔ پھر وہ ان عورتوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے علاوہ کسی نے

اِلَّا امْرَأَةٌ بِصْفِ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ سَبْعِيْنَ امْرَأَةً وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ.

ہاں بیٹا پیدا نہ ہوا اور وہ بھی نصف۔ پس نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام ''ان شاء اللہ'' کہہ دیتے تو جیسے انہوں نے کہا تھا ویسے ہی ہو جاتا۔ عبدالرزاق بھی معمر وہ ابن طاؤس اور وہ اپنے والد سے یہی طویل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ستر عورتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ میں آج کی رات ایک سو عورتوں کے پاس جاؤں گا۔

۱۰۳۵ : بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

۱۰۳۵: باب غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے

۱۵۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَاحَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقُتَيْلَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا اٰثِرًا يَقُوْلُ لَمْ اٰثُرْهُ عَنْ غَيْرِىْ يَقُوْلُ لَمْ اَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِىْ.

۱۵۷۸: حضرت سالم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ عمرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد کبھی بھی میں نے اپنے باپ کی قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے۔ اس باب میں ثابت بن ضحاکؓ، ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، قتیلہؓ اور عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ ''لا اثرا'' کا مطلب یہی ہے کہ میں نے کسی اور سے بھی باپ کی قسم نقل نہیں کی۔

۱۵۷۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِيْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْلِيَسْكُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں باپ کی قسم کھاتے ہوئے پایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے اگر کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ ہی کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶ : بَابٌ

۱۰۳۶: باب

۱۵۸۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۸۰: سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک

وَسَلَّم يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتَفْسِيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْلَهُ فَقَدْ كَفَرَ وَاَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيْظِ وَالْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ حَلِفِهِ وَ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهٰذَا مِثْلُ مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الرِّيَاءُ شِرْكٌ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ يَرْجُوْلِقَآءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا الْاٰيَةَ قَالَ لَا يُرَاءِيْ.

کیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر وشرک تغلیظاً ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث اس باب میں حجت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ اور اسی طرح نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لات اور عزّیٰ کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اسی طرح ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ ریاکاری شرک ہے۔ بعض اہل علم نے اس آیت "مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا" کی تفسیر میں کہا ہے کہ اس سے مراد ریاکاری ہے۔ یعنی یہ بھی تنبیہ کے طور پر فرمایا گیا۔

۱۰۳۷: بَابٌ فِيْ مَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ

۱۰۳۷: باب جو شخص چلنے کی استطاعت نہ ہونے کے باوجود چلنے کی قسم کھالے

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے قسم کھائی کہ وہ بیت اللہ تک چل کر جائے گی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے۔ اسے کہو کہ سوار ہو کر جائے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ نَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يَتَهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَابَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ.

۱۵۸۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو (کمزوری کے سبب) اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ فرمایا اسے کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ

۱۵۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا نَذَرَتِ الْمَرْأَةُ اَنْ تَمْشِيَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ شَاةً.

سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر عورت پیدل جانے کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ ایک بکری ذبح کرے یعنی قربانی کرے اور سوار ہو جائے۔

١٠٣٨: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ النُّذُوْرِ

۱۰۳۸: باب نذر کی کراہیت

١٥٨٤: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا النَّذْرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى الْكَرَاهَةِ فِي النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ فَاِنْ نَذَرَ الرَّجُلُ بِالطَّاعَةِ فَوَفّٰى بِهٖ فَلَهُ فِيْهِ اَجْرٌ وَيُكْرَهُ لَهُ النَّذْرُ.

۱۵۸۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر نہ مانو کیونکہ اس سے تقدیر کی کوئی چیز دور نہیں ہو سکتی البتہ بخیل کا کچھ مال ضرور خرچ ہو جاتا ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نذر مکروہ ہے۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ فرمانبرداری اور نافرمانی دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص اطاعت خداوندی کی نذر مانے پھر اسے پوری کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا پھر اس کے لئے نذر مکروہ ہے۔

١٠٣٩: بَابٌ فِيْ وَفَاءِ النَّذْرِ

۱۰۳۹: باب نذر کو پورا کرنا

١٥٨٥: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالُوْا اِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرُ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهٖ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ اِلَّا اَنْ يُوْجِبَ عَلٰى نَفْسِهٖ صَوْمًا وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ اَنَّهُ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ

۱۵۸۵ حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اسلام لائے اور اس پر اللہ کی اطاعت ہی میں نذر ہو تو وہ اسے پورا کرے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے روزے رکھنا ضروری ہیں۔ لیکن بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ معتکف کے ذمہ روزہ نہیں البتہ یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ واجب کرے۔ انہوں نے حدیث عمرؓ سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دور جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی

وھُو قوْلُ احْمَدَ واِسْحٰق

نذر مانی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۴۰: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ ﷺ

۱۰۴۰: باب نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَثِيْرًا مَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذَا الْيَمِيْنِ لَاوَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۸۶: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے: ''لاَ وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ''۔ ''دلوں کو پھیرنے والے کی قسم''۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۱: بَابُ فِيْ ثَوَابِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً

۱۰۴۱: باب غلام آزاد کرنے کے ثواب

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۵۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مؤمن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس شخص کے ہر عضو کو اس غلام (یا باندی وغیرہ) کے ہر عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے آزاد فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کرے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، عمرو بن عبسہؓ، ابن عباسؓ، واثلہ بن اسقعؓ، ابوامامہؓ، کعب بن مرہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدنی ہے۔ وہ ثقہ ہیں۔ ان سے مالک بن انس اور کئی علماء احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۴۲: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهٗ

۱۰۴۲: باب جو شخص اپنے غلام کو تمانچہ مارے

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا سَبْعَ اِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُعْتِقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا

۱۵۸۸: حضرت سوید بن مقرن مزنی کہتے ہیں کہ ہم سات بھائی تھے اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مار دیا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہی حدیث کئی راوی حصین بن عبداللہ سے بھی نقل کرتے ہیں لیکن اس میں

الْحدیث عَنْ حُصَیْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ و ذکر بعضُهُمْ فِیْ هذا الْحدیث فقال لَطمها علی وجْهها.

باندی کو طمانچہ مارنے کا ذکر ہے۔

۱۰۴۳: بَابٌ

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَهُوَ کَمَا قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَی الْاِسْلَامِ قَالَ هُوَ یَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ اِنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا فَفَعَلَ ذٰلِکَ الشَّیْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ اَتٰی عَظِیْمًا وَلَا کَفَّارَةَ عَلَیْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَبِهٖ یَقُوْلُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَاِلٰی هٰذَا الْقَوْلِ ذَهَبَ اَبُوْ عُبَیْدٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ ﷺ وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِهِمْ عَلَیْهِ فِیْ ذٰلِکَ الْکَفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۰۴۳: باب

۱۵۸۹: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اسی طرح ہوجاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے اور یہ کہے کہ اگر اس نے فلاں کام کیا تو وہ یہودی یا نصرانی ہوجائے گا اور بعد میں وہی کام کرے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس نے بہت بڑا گناہ کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔ یہ قول اہل مدینہ کا ہے۔ ابوعبیدہ اور مالک بن انس کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۰۴۴: بَابٌ

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الرُّعَیْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِکٍ الْیَحْصُبِیِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اُخْتِیْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِیَ اِلَی الْبَیْتِ حَافِیَةً غَیْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِکَ فَلْتَرْکَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَفِی الْبَابِ عن ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ علی هذا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وهُو قَوْلُ اَحْمَدَ واِسْحٰق.

۱۰۴۴: باب

۱۵۹۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ ننگے پاؤں اور بغیر چادر کے چل کر جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کی اس سختی کو جھیلنے کی ضرورت نہیں۔ اسے چاہیے کہ سوار ہو اور چادر اوڑھ کر جائے اور تین روزے رکھے۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اَبُو الْمُغِیْرَةِ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ ثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھاتے ہوئے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی تو اسے چاہیے کہ

مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْمُغِيْرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمْصِيُّ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ.

''لا الٰہ الا اللہ'' کہے اور اگر کوئی کسی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومغیرہ خولانی حمصی ہیں ان کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

۱۰۴۵: بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

۱۰۴۵: باب میّت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۹۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ نے نذر مانی تھی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہوگئیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے وہ نذر پوری کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

۱۰۴۶: باب گردنیں آزاد کرنے کی فضیلت

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهُوَ اَخُوْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۹۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اس کے بدلے اسی آزاد کرنے والے کا ہر عضو دوزخ کی آگ سے آزاد کردیا جائے گا اور جوشخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے گا ان کے تمام اعضاء اس شخص کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہو جائیں گے اور کوئی عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی تو اس آزاد کی جانے والی عورت کا ہر عضو اس عورت کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہوگا۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

اَبْوَابُ السِّیَرِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ابوابِ جہاد
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۴۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الدَّعْوَۃِ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۹۴ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ اَنَّ جَیْشًا مِنْ جُیُوْشِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ اَمِیْرَ ھُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا یَااَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلاَ نَنْھَدُ اِلَیْھِم قَالَ دَعُوْنِیْ اَدْعُوْھُمْ کَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْھُمْ فَاَتَاھُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَھُمْ اِنَّمَا اَنَارَجُلٌ مِنْکُمْ فَارِسِیٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ یُطِیْعُوْنِیْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَکُمْ مِثْلُ الَّذِیْ لَنَاوَعَلَیْکُمْ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْنَا وَاِنْ اَبَیْتُمْ اِلاَّ دِیْنَکُمْ تَرَکْنَاکُمْ عَلَیْہِ وَاَعْطُوْنَا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ وَقَالَ وَرَطَنَ اِلَیْھِمْ بِالْفَارِسِیَّۃِ وَاَنْتُمْ غَیْرُ مَحْمُوْدِیْنَ وَاِنْ اَبَیْتُمْ نَابَذْنَاکُمْ عَلٰی سَوَآءٍ قَالُوْا مَانَحْنُ بِالَّذِیْ نُعْطِی الْجِزْیَۃَ وَلٰکِنَّا نُقَاتِلُکُمْ فَقَالُوْا یَااَبَاعَبْدِ اللّٰہِ اَلاَ نَنْھَدُ اِلَیْھِمْ قَالَ لاَ قَالَ فَدَعَاھُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلٰی مِثْلِ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ انْھَدُوْا اِلَیْھِمْ قَالَ فَنَھَدْنَا اِلَیْھِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِکَ الْقَصْرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَیْدَۃَ وَالنُّعْمَانَ بْنِ مُقَرِّنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ سَلْمَانَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ لاَنَعْرِفُہٗ اِلاَّ مِنْ حَدِیْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ اَبُو الْبَخْتَرِیُّ لَمْ یُدْرِکْ سَلْمَانَ لِاَ نَّہٗ لَمْ یُدْرِکْ عَلِیًّا وَسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِیٍّ وَقَدْ ذَھَبَ

۱۰۴۷ : باب لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا

۱۵۹۴ : ابوبختری کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؓ کی قیادت میں ایک لشکر نے فارس کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا تو لوگوں نے عرض کیا اے ابوعبداللہ ان پر دھاوا نہ بول دیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا مجھے ان کو اسلام کی دعوت دے لینے دو جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو دعوت اسلام دیتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمانؓ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم ہی میں سے ایک فارسی آدمی ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت کر رہے ہیں۔ پس اگر تم اسلام قبول کرلو تو تمہارے لیے بھی وہی کچھ ہوگا جو ہمارے لیے ہے اور تم پر بھی وہی بات لازم ہوگی جو ہم پر لازم ہے اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہو گے تو ہم تمہیں اسی پر چھوڑیں گے لیکن تمہیں ذلت قبول کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں جزیہ دینا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ نے یہ تقریر فارسی زبان میں کی اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر تم لوگ انکار کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے ہم تم لوگوں کو آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے۔ انہوں نے کہا ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو تمہیں جزیہ دے دیں بلکہ ہم جنگ کریں گے۔ لشکر والوں (یعنی مسلمانوں) نے کہا اے ابوعبداللہ۔ کیا ہم ان سے لڑائی نہ لڑیں۔ آپؓ نے فرمایا ''نہیں'' راوی کہتے ہیں آپؓ نے وہیں تین دن تک اسی طرح اسلام کی دعوت دی پھر فرمایا جہاد کے لئے بڑھو۔ پس ہم

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اِلٰی هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْ تَقَدَّمَ اِلَيْهِمْ فِی الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُوْنُ ذٰلِكَ اَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَادَعْوَةَ الْيَوْمَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا اَعْرِفُ الْيَوْمَ اَحَدًا يُدْعٰی وَقَالَ الشَّافِعِیُّ لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتّٰی يُدْعَوْا اِلَّا اَنْ يَعْجَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ.

ان کی طرف بڑھے اور وہ قلعہ فتح کر لیا۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ نعمان بن مقرنؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن سائب کی روایت سے جانتے ہیں۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالبختری نے حضرت سلمانؓ کو نہیں پایا کیونکہ حضرت علیؓ سے بھی ان کا سماع ثابت نہیں اور حضرت سلمانؓ، حضرت علیؓ سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی طرف بلایا جائے۔ اسحٰق بن ابراہیمؒ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر انہیں پہلے دعوت دی جائے تو یہ اچھا ہے اور رعب کا باعث ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس دور میں دعوت اسلام کی ضرورت نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں مجھے علم نہیں کہ آج بھی کسی کو دعوت اسلام کی ضرورت ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دشمن کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ لڑی جائے جب تک کہ وہ جلدی نہ کریں اور اگر انہیں دعوت نہ دی گئی تو انہیں پہلے ہی دعوت اسلام پہنچ چکی ہے۔

۱۰۴۸ : بَابٌ

۱۵۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَی الْعَدَنِیُّ الْمَكِّیُّ وَيُكْنٰی بِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْسَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْسَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۱۰۴۸: باب

۱۵۹۵: حضرت ابن عصام مزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ صحابی رسول ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو بھیجتے تو ان سے فرماتے اگر تم لوگ کہیں مسجد دیکھ لو، یا اذان کی آواز سن لو تو وہاں کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عیینہ سے منقول ہے۔

۱۰۴۹ : بَابٌ فِی الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

۱۵۹۶ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰی خَيْبَرَ اَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰی يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ

۱۰۴۹: باب شب خون مارنے اور حملہ کرنا

۱۵۹۶: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب غزوہ خیبر کے لئے نکلے تو وہاں رات کو پہنچے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ اگر کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاؤڑے اور ٹوکرے وغیرہ لے کر آپؐ کی آمد سے بے خبر کھیتی باڑی کے لئے نکل کھڑے

قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

ہوئے۔لیکن جب نبی اکرمؐ کو دیکھا تو کہنے لگے محمدؐ آ گئے۔خدا کی قسم محمدؐ لشکر لے کر آ گئے۔پس رسول اللہؐ نے فرمایا "اللہ اکبر" خیبر برباد ہوگیا۔ ہم لوگ جب کسی قوم کے میدان جنگ میں اترتے ہیں تو اس ڈرائی گئی قوم کی صبح بڑی بری ہوتی ہے۔

۱۵۹۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَاَنْ يُبَيِّتُوْا وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا بَاْسَ اَنْ يُبَيِّتَ الْعَدُوَّ لَيْلًا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ يَعْنِيْ بِهِ الْجَيْشَ.

۱۵۹۷: حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تو ان کے میدان جنگ میں تین دن تک قیام کرتے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء رات کو حملہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں۔" وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ" کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ کے ساتھ لشکر بھی ہے۔

۱۰۵۰ : بَابٌ فِي التَّحْرِيْقِ وَالتَّخْرِيْبِ

۱۰۵۰: باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا اور برباد کرنا

۱۵۹۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ قَائِمَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِقَطْعِ الْاَشْجَارِ وَتَخْرِيْبِ الْحُصُوْنِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَنَهٰى اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ اَنْ يَقْطَعَ شَجَرًا مُثْمِرًا اَوْيُخَرِّبَ عَامِرًا وَعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ بِالتَّحْرِيْقِ فِيْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْاَشْجَارِ وَالثِّمَارِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَقَدْ تَكُوْنُ فِيْ مَوَاضِعَ لَا يَجِدُوْنَ مِنْهُ بُدًّا فَاَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقْ وَقَالَ اِسْحٰقُ التَّحْرِيْقُ

۱۵۹۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنونضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے اور کٹوا دیئے۔جو بویرا کے مقام پر تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "مَا قَطَعْتُمْ .." (جو کھجور کے درخت آپ نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کی جڑوں پر چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا تاکہ نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ ذلیل ورسوا کرے۔) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔علماء کی ایک جماعت قلعوں کو برباد کرنے اور درختوں کو کاٹنے کی اجازت دیتی ہے جب کہ بعض کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے۔امام اوزاعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے پھل دار درخت کو کاٹنے اور گھروں کو برباد کرنے سے منع فرمایا۔چنانچہ ان کے بعد مسلمانوں نے اسی پر عمل کیا۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دشمن کے علاقے میں درخت و پھل کاٹنے اور آگ لگا دینے میں کوئی

سُنَّةٌ اِذَا كَانَ اَنْكٰى فِيْهِمْ.

حرج نہیں۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ بوقت ضرورت ایسا کرنے کی اجازت ہے بلاضرورت نہیں۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اگر کافر اس سے ذلیل ہوں تو آگ لگانا سنت ہے۔

۱۰۵۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغَنِيْمَةِ

۱۰۵۱: باب مال غنیمت کے بارے میں

۱۵۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا اَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْقَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهٗ سَيَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ.

۱۵۹۹: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت بخشی یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کیا۔ اس باب میں علیؓ، ابوذرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ یہ سیار بنومعاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ سلیمان تیمی، عبداللہ بن بحیر اور کئی دوسرے حضرات ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۰۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا اَوْطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۰۰: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ مجھے جامع کلام عطا کی گئی۔ دوسری یہ کہ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ تیسری یہ کہ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا چوتھی یہ کہ پوری زمین میرے لئے مسجد اور طہور (پاک کرنے والی) بنا دی گئی۔ پانچویں یہ کہ مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور چھٹی یہ کہ مجھ پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۲ : بَابُ فِيْ سَهْمِ الْخَيْلِ

۱۰۵۲: باب گھوڑے کے حصے

۱۶۰۱ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ.

۱۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کرتے وقت گھوڑے کو دو اور آدمی کو ایک حصہ دیا۔

۱۶۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ اَخْضَرَ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

۱۶۰۲: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے اسی طرح کی حدیث نقل کی۔ اس باب میں مجمع بن جاریہؓ، ابن

وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهٗ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهٖ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ.

عباسؓ اور ابن ابی عمرۃؓ (سے ان کے والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گھڑ سوار کو تین حصے دیئے جائیں ایک اس کا اور دو گھوڑے کے۔ جب کہ پیدل کو ایک حصہ دیا جائے۔

۱۰۵۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّرَايَا

۱۰۵۳: باب لشکر کے متعلق

۱۶۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًامِنْ قِلَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا يُسْنِدُهٗ كَبِيْرُ اَحَدٍ غَيْرُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۶۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صحابہ چار ہیں، بہترین لشکر چار سو اور بہترین فوج چار ہزار جوانوں کی ہے۔ خبردار بارہ ہزار آدمی قلت کی وجہ سے شکست نہ کھائیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے محدث نے مرفوع نہیں کیا۔ زہری یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔ حبان بن عنزی بھی یہ حدیث عقیل سے وہ زہری سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ عقیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کی ہے۔

۱۰۵۴ : بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ

۱۰۵۴: باب مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے

۱۶۰۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا يُسْهِمُ فَلَمْ

۱۶۰۴: یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کو لکھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد کے لئے عورتوں کو ساتھ لے جایا کرتے اور انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔ تو ابن عباسؓ نے انہیں لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں شریک فرماتے تھے یا نہیں۔ ہاں رسول اللہ ﷺ انہیں جہاد میں شریک کرتے تھے اور یہ بیماروں کی مرہم پٹی اور علاج وغیرہ کیا کرتی تھیں اور نہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا لیکن ان کے

يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ بِخَيْبَرَ وَأَسْهَمَتْ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَيْبَرَ وَأَخَذَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ.

لئے کوئی خاص حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔
اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت اور بچے کا بھی حصہ مقرر کیا جائے۔ اوزاعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کا بھی حصہ مقرر کیا۔ پس مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس پر عمل کیا۔

١٢٠٥: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهِ وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ يَقُولُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْغَنِيمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا.

١٢٠٥: ہم سے اوزاعیؒ کا یہ قول علی بن خشرم نے روایت کیا انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعیؒ سے اور اس قول "يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دے دیا جاتا تھا۔

١٠٥٥: بَابُ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

١٠٥٥: باب کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا

١٢٠٦: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُسْهَمَ لِلْمَمْلُوكِ وَلٰكِنْ يُرْضَخُ لَهُ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

١٢٠٦: ابولحم کے مولیٰ عمیر سے روایت ہے کہ میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے میرے متعلق بات کی اور بتایا کہ میں غلام ہوں۔ آپ ﷺ نے (مجھے لڑائی میں شریک ہونے کا) حکم دیا اور میرے بدن پر ایک تلوار لٹکا دی گئی۔ میں کوتاہ قامت ہونے کی وجہ سے اسے کھینچتا ہوا چلتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے میرے لیے مال غنیمت میں سے کچھ گھریلو اشیاء دینے کا حکم دیا۔ پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک دم بیان کیا جو میں پاگل لوگوں پر پڑھ کر پھونکا کرتا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے اس میں سے کچھ الفاظ چھوڑ دینے اور کچھ یاد رکھنے کا حکم دیا۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ غلام کو بطور انعام کچھ دے دیا جائے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۵۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

۱۰۵۶: باب جہاد میں شریک ذمی کے لئے حصہ

۱۶۰۷ : حدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى بَدْرٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْاَةً وَنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَاقَالَ ارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَايُسْهَمُ لِاَهْلِ الذِّمَّةِ وَاِنْ قَاتَلُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ الْعَدُوَّ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُسْهَمَ لَهُمْ اِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيُرْوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوْا مَعَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا۔

۱۶۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کیلئے نکلے اور حرۃ الوبر (پتھریلی زمین) کے مقام پر پہنچے تو ایک مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو دلیری میں مشہور تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جاؤ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لینا چاہتا۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مشرک اگر مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں شریک بھی ہو تب بھی اس کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اسے حصہ دیا جائے گا۔ زہری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک جماعت کو حصہ دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک تھی ۔ یہ حدیث قتیبہ، عبدالوارث بن سعید سے وہ عروہ سے اور وہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۰۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا بُرَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مِنَ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِيْنَ قَبْلَ اَنْ يُسْهَمَ لِلْخَيْلِ اُسْهِمَ لَهٗ

۱۶۰۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خیبر کے اشعریوں کی جماعت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے بھی خیبر فتح کرنے والوں کے ساتھ حصہ مقرر کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعیؒ کہتے ہیں کہ جو مسلمانوں سے غنائم کی تقسیم سے پہلے ملے اسے بھی حصہ دیا جائے۔

۱۰۵۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِنْتِفَاعِ بِاٰنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

۱۰۵۷: باب مشرکین کے برتن استعمال کرنا

۱۶۰۹ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ

۱۶۰۹: حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلاً وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰی عَنْ كُلِّ سَبُعٍ وَذِیْ نَابٍ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَوَاهُ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیُّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ وَاَبُوْ قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ.

اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتن استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں دھوکر صاف کرلو اور پھر ان میں پکاؤ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابوثعلبہ سے اور بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ یہ حدیث ابوادریس خولانی بھی ابوثعلبہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابوقلابہ کو ابوثعلبہ سے سماع نہیں۔ وہ اسے ابواسماء کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِیَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیُّ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ نَاْكُلُ فِیْ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۱۰: حضرت ابوادریس خولانی عائذ اللہ بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی سے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کی زمین پر رہتے ہیں اور انہیں کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن موجود ہوں تو ان میں نہ کھایا کرو۔ لیکن اگر اور برتن نہ ہوں تو انہیں دھوکر ان میں کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸: بَابُ فِی النَّفْلِ

۱۰۵۸: باب نفل کے متعلق

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِی الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِی الْقُفُوْلِ الثُّلُثَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۱۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء جہاد میں چوتھائی مال غنیمت تقسیم کردیا کرتے تھے اور تہائی حصہ واپس لوٹتے وقت تقسیم کرتے۔ اس باب میں ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو سلام سے بھی ایک صحابی کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ

۱۶۱۲: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے موقع پر اپنی تلوار ذوالفقار اپنے حصے سے زیادہ لی۔ اور اس کے متعلق آپ ﷺ نے احد کے موقع پر خواب دیکھا۔ یہ

بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِیْ رَاٰی فِیْهِ الرُّءْ وَیَا یَوْمَ اُحُدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ فَقَالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ لَمْ یَبْلُغْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِیْ مَغَازِیْهِ کُلِّهَا وَقَدْ بَلَغَنِی اَنَّهٗ نَفَّلَ فِیْ بَعْضِهَا وَاِنَّمَا ذٰلِکَ عَلٰی وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْاِمَامِ فِیْ اَوَّلِ الْمَغْنَمِ وَاٰخِرِهٖ قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ اِذَا فَصَلَ بِالرُّبُعِ بَعْدَ الْخُمُسِ وَاِذَا قَفَلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمُسِ فَقَالَ یُخْرِجُ الْخُمُسَ ثُمَّ یُنَفِّلُ مِمَّا بَقِیَ وَلَا یُجَاوِزُ هٰذَا وَهٰذَا الْحَدِیْثُ عَلٰی مَاقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ النَّفَلُ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ اِسْحٰقُ کَمَا قَالَ.

حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کوصرف ابوزناد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا خمس (پانچویں حصے) کے دینے میں اختلاف ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر جہاد میں نفل (زائد مال) تقسیم کیا ہو۔ البتہ بعض غزوات میں ایسا ہوا۔ لہٰذا یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے لڑائی کے شروع میں تقسیم کرے یا آخر میں۔ منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے جہاد میں نکلنے کے وقت خمس کے بعد چوتھائی تقسیم کیا اور واپس لوٹتے وقت خمس کے بعد تہائی مال تقسیم کیا۔ تو امام احمدؒ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ نکال کر باقی میں سے تہائی حصہ تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس میں سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۵۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ

۱۰۵۹: باب جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے

۱۶۱۳ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَهٗ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ.

۱۶۱۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس گواہ بھی ہوں تو مقتول کا سامان اسی کا ہے اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۱۶۱۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِکٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَاَنَسٍ وَسَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْمُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اَنْ یُخْرِجَ مِنَ السَّلَبِ الْخُمُسَ وَقَالَ

۱۶۱۴: اسی کی مثل۔ اس باب میں عوف بن مالکؓ، خالد بن ولیدؓ، انسؓ اور سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومحمد کا نام نافع ہے اور وہ ابوقتادہ کے مولیٰ ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ امام سلب (یعنی اس کے چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکال لے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفل یہ ہے کہ امام کہہ دے کہ جسے جو چیز مل جائے وہ اس کی

الثَّوْرِیِّ النَّفْلُ اَنْ یَّقُوْلَ الْاِمَامُ مَنْ اَصَابَ شَیْئًا فَھُوَ لَهٗ وَمَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَھُوَ جَائِزٌ وَلَیْسَ فِیْهِ الْخُمُسُ وَقَالَ اِسْحٰقُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ اِلَّا یَکُوْنَ شَیْئًا کَثِیْرًا فَرَاَی الْاِمَامُ اَنْ یُّخْرِجَ مِنْهُ الْخُمُسَ کَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .

ہے اور جو کسی (کافر کو) قتل کرے تو مقتول کا سامان قاتل کے لئے ہے تو یہ جائز ہے۔ اس میں خمس نہ ہوگا۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ سامان قاتل کا ہوگا لیکن اگر وہ مال بہت زیادہ ہو تو امام اس میں سے خمس (یعنی پانچواں حصہ) لے سکتا ہے جیسے کہ حضرت عمرؓ نے کیا تھا۔

۱۰۶۰ : بَابُ فِیْ کَرَاھِیَةِ بَیْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ

۱۰۶۰: باب تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے

۱۶۱۵ : حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ جَھْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ .

۱۶۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۰۶۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ وَطْیِ الْحَبَالٰی مِنَ السَّبَایَا

۱۰۶۱: باب قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت

۱۶۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِیْلُ عَنْ وَھْبٍ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ اَبَاھَا اَخْبَرَھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُوْطَاَ السَّبَایَا حَتّٰی یَضَعْنَ مَافِیْ بُطُوْنِھِنَّ وَفِی الْبَابِ عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِیْثُ عِرْبَاضٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اِذَا اشْتَرَی الرَّجُلُ الْجَارِیَةَ مِنَ السَّبْیِ وَھِیَ حَامِلٌ فَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ وَاَمَّا الْحَرَائِرُ فَقَدْ مَضَتِ السُّنَّةُ فِیْھِنَّ بِاَنْ اُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ کُلُّ ھٰذَا حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ.

۱۶۱۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قید ہو کر آنے والی حاملہ عورتوں سے ان کے بچہ جننے سے پہلے صحبت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی حدیث منقول ہے۔ عرباض کی حدیث غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ اگر کوئی باندی خریدی جائے اور وہ حاملہ ہو تو اس سے بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت نہ کی جائے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ آزاد عورتوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) کہ یہ حدیث علی بن خشرم عیسیٰ بن یونس سے اور وہ اوزاعی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۶۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ طَعَامِ

۱۰۶۲: باب مشرکین کا کھانے

الْمُشْرِكِيْنَ

۱۶۱۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِیْ سِمَاکُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيْصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ قَبِيْصَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ طَعَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ.

کے حکم

۱۶۱۷: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کھانا جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو تمہارے سینے میں شک پیدا نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمود اور عبیداللہ بن موسیٰ بھی اسرائیل سے وہ سماک سے وہ قبیصہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ محمود اور وہب، شعبہ سے وہ سماک سے وہ مری بن قطری سے وہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اہل کتاب کے طعام کا کھانا جائز ہے۔

۱۰۶۳ : بَابُ فِیْ کَرَاهِيَةِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ السَّبْيِ

۱۶۱۸ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ حُيَيٌّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا التَّفْرِيْقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَبَيْنَ الْاِخْوَةِ.

۱۰۶۳: باب قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے

۱۶۱۸: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ وہ قیدی ماں اور بیٹے، باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان تفریق کو مکروہ جانتے ہیں۔

۱۰۶۴ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَتْلِ الْاُسَارٰى وَالْفِدَاءِ

۱۶۱۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفَرِ وَاسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِیُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ الْحَفَرِیُّ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ

۱۰۶۴: باب قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

۱۶۱۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل آئے اور فرمایا کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدر کے قیدیوں کے قتل اور فدیے کے متعلق

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْ هُمْ يَعْنِىْ اَصْحَابَكَ فِىْ اَسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِالْفِدَآءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِىْ بَرْزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ زَائِدَةَ وَرَوٰى اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَاَبُوْدَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ.

اختیار دے دیجئے۔ اگر یہ لوگ فدیہ اختیار کریں تو آئندہ سال ان میں سے ان قیدیوں کے برابر آدمی قتل ہو جائیں گے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمیں فدیہ لینا اور پنا قتل ہونا پسند ہے۔ اس باب میں ابن مسعود، انس، ابوبرزہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابواسامہ، ہشام سے وہ ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن عون بھی ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد حفری کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَمُّ اَبِىْ قِلَابَةَ هُوَ اَبُوالْمُهَلَّبِ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو يُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ قِلَابَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّمُنَّ عَلٰى مَنْ شَاءَ مِنَ الْاُسَارٰى وَيَقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيُفْدِىْ مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ بَلَغَنِىْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْسُوْخَةٌ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً نَسَخَتْهَا فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِذَا اُسِرَ الْاَسِيْرُ يُقْتَلُ اَوْيُفَادٰى اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اِنْ

۱۶۲۰: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک کے بدلے دو مسلمانوں کو قید سے آزاد کرا دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقلابہ کے چچا کی کنیت ابوالمہلب اور ان کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے قتل کر دے اور جس کو چاہے (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دے اور جس کو چاہے فدیہ لے کر چھوڑ دے۔ بعض اہل علم نے قتل کو فدیہ پر ترجیح دی ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ ''فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً '' یعنی اس کی ناسخ قتال کا حکم دینے والی آیت ہے کہ '' فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ '' ھناد نے بواسطہ ابن مبارک، اوزاعی سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اسحٰق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ جب کفار قیدی بن کر آئیں تو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا بہتر ہے یا فدیہ لینا۔ انہوں نے فرمایا اگر کفار فدیہ دینے پر قادر ہوں تو کوئی حرج

قَدرُوْا اَنْ يُفَادُوْا فَلَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَاِنْ قُتِلَ فَمَا اَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا قَالَ اِسْحٰقُ الْاِثْخَانُ اَحَبُّ اِلَيَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعْرُوْفًا فَاَطْمَعُ بِهِ الْكَثِيْرَ.

نہیں اور اگر قتل کر دیئے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اسحقؒ کہتے ہیں کہ خون بہانا میرے نزدیک افضل ہے بشرطیکہ عام دستور کی مخالفت نہ ہو۔ مجھے اس میں زیادہ ثواب کی امید ہے۔

١٠٦٥ : بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَ الصِّبْيَانِ

۱۰۶۵: باب عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

١٦٢١ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَرَبَاحٍ وَيُقَالُ رِبَاحُ ابْنُ الرَّبِيْعِ وَالْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهُوْا قَتْلَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ الشَّافِعِيِّ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ فِيْهِمْ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَا فِي الْبَيَاتِ.

۱۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک مرتبہ جہاد میں مقتول پائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کیا اور بچوں و عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں بریدہؓ، رباحؓ (انہیں رباح بن ربیعہ بھی کہا گیا ہے)۔ اسود بن سریع، ابن عباسؓ اور صعب بن جثامہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام ہے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء نے شب خون مارنے میں عورتوں اور بچوں کے قتل کی اجازت دی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔

١٦٢٢ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ خَيْلَنَا اَوْطَئَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صعب بن جثامہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھوڑوں نے کفار کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بھی اپنے باپ دادا ہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٦٦ : بَابٌ

۱۰۶۶: باب

١٦٢٣ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا

۱۶۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور حکم دیا کہ اگر قریش کے فلاں فلاں شخص کو پاؤ تو انہیں جلا دینا پھر جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں فلاں اور فلاں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا

الْخُرُوْجَ اِنِّیْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تَحْرِقُوْا فُلاَ نًا وَفُلاَ نًا بِالنَّارِ وَ اِنَّ النَّارَ لاَيُعَذِّبُ بِهَا اِلاَّ اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْ تُمُوْهَا فَاقْتُلُوهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَجُلًا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ.

تھا لیکن آگ کے ساتھ عذاب صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے لہٰذا تمہیں یہ آدمی مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ محمد بن اسحٰقؒ اپنی حدیث میں سلمان بن یسار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں اور کئی راوی لیث کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد کی روایت اشبہ اور اصح ہے۔

۱۰۶۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغُلُوْلِ

۱۰۶۷: باب مالِ غنیمت میں خیانت

۱۶۲۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ.

۱۶۲۴: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر، قرض اور غلول (یعنی خیانت) سے بری ہو کر فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۲۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنْ ثَلٰثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا قَالَ سَعِيْدٌ الْكَنْزِ وَقَالَ اَبُوْعَوَانَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ الْكِبْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ.

۱۶۲۵: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حالت میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں کنز (خزانہ) خیانت اور قرض سے پاک ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ سعید نے اسی طرح کنز (خزانہ) فرمایا اور ابو عوانہ نے اپنی روایت میں کبر (تکبر) کا لفظ نقل کیا اور معدان کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا۔ سعید کی روایت اصح ہے۔

۱۶۲۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سِمَاكٌ اَبُوْزُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ثَنِيْ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلاَ نًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْرَاَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَ ةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ يَاعُمَرُ فَنَادِ اَنَّهُ لاَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلاَّ الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلاَ ثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۲۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص شہید ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔ پھر فرمایا اے عمر اٹھو اور تین مرتبہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف مؤمن لوگ داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۶۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الْحَرْبِ

۱۶۲۷ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰی وَفِی الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۶۸: باب عورتوں کی جنگ میں شرکت

۱۶۲۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں ام سلیم اور بعض انصاری عورتوں کو ساتھ رکھا کرتے تھے تا کہ وہ پانی وغیرہ پلائیں اور زخمیوں کا علاج کریں۔ اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَبُوْلِ هَدَايَا الْمُشْرِكِيْنَ

۱۶۲۸ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِیُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ كِسْرٰی اَهْدٰی لَهٗ فَقَبِلَ وَاَنَّ الْمُلُوْكَ اَهْدَوْا اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَثُوَيْرٌ هُوَ ابْنُ اَبِیْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَيْرٌ يُكْنٰی اَبَا جَهْمٍ.

۱۰۶۹: باب مشرکین کے تحائف قبول کرنا

۱۶۲۸: حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کسریٰ نے آپ ﷺ کی خدمت میں تحائف بھیجے تو آپ ﷺ نے قبول فرمائے اسی طرح دیگر بادشاہوں نے بھی آپ ﷺ کے پاس تحائف بھیجے آپ ﷺ نے انہیں قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثُوَیر، ابو فاختہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا نام سعید بن علاقہ اور کنیت ابوجہم ہے۔

۱۶۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّهٗ اَهْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهٗ اَوْنَاقَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ فَقَالَ لَاقَالَ فَاِنِّیْ نُهِيْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اِنِّیْ نُهِيْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ يَعْنِیْ هَدَايَا هُمْ وَقَدْرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَعْنِیْ هَدَايَاهُمْ وَذُكِرَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْكَرَاهِيَةُ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا بَعْدَ مَاكَانَ يَقْبَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ نُهِیَ عَنْ هَدَايَا هُمْ.

۱۶۲۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ یا اونٹ بطور ہدیہ بھیجا (راوی کو شک ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اسلام لائے ہو۔ کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے روکا گیا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے تحائف قبول کیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ احتمال ہے کہ شروع میں قبول کر لیتے ہوں لیکن بعد میں منع کر دیا گیا ہو۔

۱۰۷۰ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سَجْدَةِ الشُّكْرِ

۱۶۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ ثَنَا بَكَّارُبْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَمْرٌفَسُرَّبِهٖ فَخَرَّسَاجِدًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْاسَجْدَةَ الشُّكْرِ.

۱۰۷۰: باب سجدہ شکر

۱۶۳۰: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوشخبری سنائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے اور سجدے میں گر گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدہ شکر جائز ہے۔

۱۰۷۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَمَانِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ

۱۶۳۱ : حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَكْثَمَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاخُذُلِلْقَوْمِ یَعْنِیْ تُجِیْرُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۶۳۲ : حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَجَازُوْا اَمَانَ الْمَرْاَةِ وَ هُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ اَجَازَا اَمَانَ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ اَجَازَ اَمَانَ الْعَبْدِ وَاَبُوْمُرَّةَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَیُقَالُ لَهٗ اَیْضًا مَوْلٰی اُمِّ هَانِیءٍ وَاسْمُهٗ یَزِیْدُ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی بِهَااَدْنَاهُمْ وَمَعْنٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ اَعْطَی الْاَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلٰی كُلِّهِمْ.

۱۰۷۱: باب عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا

۱۶۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے کسی قوم کو پناہ دینے کا حق رکھتی ہے (یعنی مسلمانوں سے پناہ دلوا سکتی ہے)

اس باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶۳۲: حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے عزیزوں میں سے دو اشخاص کو پناہ دلوائی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے بھی اسے پناہ دی جسے تم نے پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ انہوں نے عورت کسی کو پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں کہ عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا جائز رکھا ہے۔ ابومرہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔ انہیں ام ہانیؓ کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا نام یزید ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے جس کے ساتھ ہر ادنیٰ شخص بھی چلتا ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جس کسی نے بھی کسی شخص کو امان دی تمام مسلمانوں کو اس شخص کو امان دینا ضروری ہے۔

۱۰۷۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغَدْرِ

۱۶۳۳ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاؤدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ اَهْلِ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيْرُ فِي بِلَادِهِمْ حَتَّى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا رَجُلٌ عَلَى دَابَّةٍ اَوْعَلَى فَرَسٍ وَ هُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ وَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتَّى يَمْضِيَ اَمَدُهُ اَوْيَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۷۲: باب عہد شکنی

۱۶۳۳: سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ معاویہؓ اور اہل روم کے درمیان معاہدہ صلح تھا اور معاویہؓ ان کے علاقے کی طرف اس ارادے سے پیش قدمی کرنے لگے کہ جیسے ہی صلح کی مدت پوری ہو ان پر حملہ کر دیں۔ اسی اثناء میں ایک سوار یا گھڑ سوار (راوی کو شک ہے) یہ کہتا ہوا آیا کہ "اللہ اکبر" تم لوگوں کو وفاء عہد کرنا ضروری ہے عہد شکنی نہیں۔ دیکھا گیا کہ وہ عمرو بن عبسہؓ تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ معاہدہ کو نہ توڑے جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو جائے ورنہ اس میں تبدیلی کرے یا پھر اس عہد کو ان کی طرف پھینک دے تا کہ انہیں پتہ چل جائے کہ ہمارے اور ان کے درمیان صلح نہیں رہی۔ یہ سن کر حضرت معاویہؓ لشکر واپس لے گئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۳ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۱۶۳۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنِيْ صَخْرُبْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْغَادِرَيُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۷۳: باب قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا

۱۶۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائیگا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النُّزُوْلِ عَلَى الْحُكْمِ

۱۶۳۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا اَكْحَلَهُ اَوْاَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِيْ حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِيْ

۱۰۷۴: باب کسی کے حکم پر پورا اترنا

۱۶۳۵ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سعد بن معاذؓ کو تیر لگ گیا جس سے ان کی اکحل یا ابجل کی رگ کٹ گئی۔ پس رسول اللہؐ نے اسے آگ سے داغا تو ان کا ہاتھ سوج گیا۔ پھر چھوڑا تو خون پھر بہنے لگا اس مرتبہ دوبارہ داغا لیکن اس مرتبہ بھی ہاتھ سوج گیا۔ انہوں نے جب یہ معاملہ دیکھا

مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَاسْتَمْسَکَ عِرْقُهٗ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰی نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَحَکَمَ اَنْ یُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَیُسْتَحْیٰی نِسَاءُ هُمْ یَسْتَعِیْنُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ حُکْمَ اللّٰهِ فِیْهِمْ وَکَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهٗ فَمَاتَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَعَطِیَّةَ الْقُرَظِیِّ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

تو دعا کی کہ یا اللہ میری روح اس وقت تک نہ نکلے جب تک تو بنی قریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہ پہنچادے۔ (ان کا فیصلہ دیکھ لوں)۔ اس پر ان کی رگ سے خون بہنا بند ہوگیا اور ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں (یہودیوں) نے سعد بن معاذؓ کو حکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کرلیا۔ نبی اکرمؐ نے انہیں پیغام بھیجا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے مرد قتل جبکہ عورتیں زندہ رکھی جائیں تاکہ مسلمان ان سے مدد حاصل کرسکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے معاملے میں تمہارا فیصلہ اللہ کے فیصلے کے مطابق ہوگیا۔ وہ لوگ چار سو تھے جب نبی اکرم ﷺ ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو سعدؓ کی رگ دوبارہ کھل گئی اور خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئے اس باب میں ابوسعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُیُوْخَ الْمُشْرِکِیْنَ وَاسْتَحْیُوْا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِیْنَ لَمْ یُنْبِتُوْا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهٗ.

۱۶۳۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے نابالغ بچوں کو زندہ رہنے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ارطاۃؒ بھی قتادہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَطِیَّةَ الْقُرَظِیِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَةَ فَکَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ یُنْبِتْ خُلِّیَ سَبِیْلُهٗ فَکُنْتُ فِیْمَنْ لَمْ یُنْبِتْ فَخُلِّیَ سَبِیْلِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ یَرَوْنَ الْاِنْبَاتَ بُلُوْغًا اِنْ لَمْ یُعْرَفِ احْتِلَامُهٗ وَلَا سِنُّهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۶۳۷: حضرت عطیہ قرظیؓ کہتے ہیں کہ ہم یوم قریظہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے تو جس کے زیر ناف بال اُگے تھے اسے قتل کردیا گیا اور جس کے زیر ناف بال ابھی نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔ میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے لہٰذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ احتلام اور عمر کا پتہ نہ چلے تو زیر ناف بالوں کا اُگنا بالغ ہونے کی علامت ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۰۷۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَلْفِ

۱۰۷۵: باب حلف (یعنی قسم)

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ

۱۶۳۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی قسمیں پوری کرو کیونکہ اسلام کو

خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهٗ لاَ يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْإِسْلاَمَ إِلاَّ شِدَّةً وَلاَ تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْإِسْلاَمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اس سے اور زیادہ تقویت ملے گی لیکن اسلام میں آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کرو۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۶ : بَابُ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِيِّ

۱۰۷۶: باب مجوسیوں سے جزیہ لینا

۱۶۳۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بُجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَنَاذِرَ فَجَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرْ مَجُوْسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۳۹: حضرت بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا مناذر کے مقام پر کاتب مقرر تھا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خط ملا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔ کیونکہ مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر (ایک جگہ کا نام) کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بُجَالَةَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لاَ يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى اَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلاَمٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۴۰: حضرت بجالہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ انہیں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۷ : بَابُ مَاجَآءَ مَايَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

۱۰۷۷: باب ذمیوں کے مال میں سے کیا حلال ہے

۱۶۴۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلاَ هُمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلاَ هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلاَ نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلاَّ اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَيْضًا وَاِنَّمَا

۱۶۴۱: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ایسی قوم پر گذر ہوتا ہے جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور ہمارا جوان پر حق ہے وہ ادا نہیں کرتے (یعنی میزبانی نہیں کرتے) اور نہ ہی ہم ان سے کچھ لیتے ہیں۔ فرمایا اگر وہ لوگ انکار کریں تو زبردستی ان سے لے لیا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث لیث بن سعد بھی یزید بن حبیب سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ صحابہ جہاد کے لئے

مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَخْرُجُوْنَ فِی الْغَزْوِفَیَمُرُّوْنَ بِقَوْمٍ وَلَا یَجِدُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ مَایَشْتَرُوْنَ بِالثَّمَنِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اَنْ یَبِیْعُوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا کَرْهًا فَخُذُوْا هٰکَذَارُوِیَ فِیْ بَعْضِ الْحَدِیْثِ مُفَسَّرًا وَقَدْرُوِیَ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ کَانَ یَاْمُرُنَحْوَهٰذَا.

نکلتے تو ان کا ایسے لوگوں سے گزر ہوتا جو کھانا بیچنے سے انکار کر دیتے تھے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اگر وہ لوگ نہ قیمت سے دیں اور نہ بغیر قیمت کے تو زبردستی لے لو۔ بعض احادیث میں یہی حدیث اس تفسیر کے ساتھ بھی منقول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی یہی منقول ہے کہ وہ اسی طرح کا حکم دیتے تھے (کہ اگر کوئی قوم کھانا دینے سے انکار کردے تو مجاہدین ان سے زبردستی لے لیں)

۱۰۷۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْهِجْرَةِ

۱۰۷۸: باب ہجرت کے بارے میں

۱۶۴۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ ثَنَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَنِیَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِیٍّ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوَاهُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَهٗ هٰذَا.

۱۶۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں (یعنی ہجرت کا حکم ختم ہوگیا) لیکن جہاد اور نیت باقی رہ گئی۔ جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل پڑو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۰۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بَیْعَةِ النَّبِیِّ ﷺ

۱۰۷۹: باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۴۳: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْاُمَوِیُّ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْیُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَایِعْهُ عَلَی الْمَوْتِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعُبَادَةَ وَ جَرِیْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ یُذْکَرْفِیْهِ اَبُوْ سَلَمَةَ.

۱۶۴۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ، اللہ تعالیٰ کے قول ''لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ.....'' (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔) کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر راہ فرار اختیار نہ کرنے پر بیعت کی تھی موت پر بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ، ابن عمرؓ، عبادہؓ، اور جریر بن عبداللہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عیسیٰ بن یونس بھی اوزاعیؒ سے وہ یحییٰ ابن ابی کثیر سے اور وہ جابر بن عبداللہؓ سے بلاواسطہ نقل کرتے ہیں اور اس میں ابوسلمہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۴۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ

۱۶۴۴: یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ

اَبِیْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَیِّ شَیْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے پوچھا کہ تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا ''موت پر'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۴۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۴۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ ہم سے فرماتے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو (اطاعت کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۴۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ قَدْ بَايَعَهُ قَوْمٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَلَى الْمَوْتِ وَاِنَّمَا قَالُوْا لَا نَزَالُ بَيْنَ يَدَيْكَ مَالَمْ نُقْتَلْ وَبَايَعَهُ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَفِرُّ.

۱۶۴۶: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ دونوں حدیثوں کے معنیٰ صحیح ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے موت پر بیعت کی اور انہوں نے عرض کیا ہم آپ ﷺ کے ساتھ مرتے دم تک لڑیں گے اور دوسروں نے فرار نہ ہونے اور ثابت قدم رہنے پر بیعت کی تھی۔

۱۰۸۰: بَابُ فِیْ نَكْثِ الْبَيْعَةِ

۱۰۸۰: باب بیعت توڑنا

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰى لَهٗ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر اگر امام نے اس کو کچھ دیا تو اس کی اطاعت کی ورنہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ

۱۰۸۱: باب غلام کی بیعت

۱۶۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ وَفِی الْبَابِ عَنْ

۱۶۴۸: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک غلام آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا غلام ہونا معلوم نہ ہوا۔ جب اس کا مالک آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ غلام مجھے فروخت کر دو۔ پس آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے کہ

ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِی الزُّبَيْرِ.

آیا وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث جابرؓ حسن غریب صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن زبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

۱۰۸۲: باب عورتوں کی بیعت

۱۶۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ اُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِیْ صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِاَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِیْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَرَوٰی سُفْيٰنُ الثَّوْرِیُّ وَمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نَحْوَهُ.

۱۶۴۹: حضرت امیمہ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ میں نے کئی عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنی تمہاری استطاعت اور طاقت ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے بیعت لے لیجئے۔ سفیان نے کہا اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم سے مصافحہ کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک سو عورتوں سے بھی میری بات وہی ہے جو ایک عورت سے ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن منکدر کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انس اور کئی راوی محمد بن منکدر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ

۱۰۸۳: باب اصحاب بدر کی تعداد

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الْكُوْفِیُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ اَصْحٰبِ طَالُوْتَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَغَيْرُهُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ.

۱۶۵۰: حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی۔ یعنی تین سو تیرہ۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ وغیرہ نے بھی یہی حدیث ابواسحاق وغیرہ سے نقل کی ہے۔

۱۰۸۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخُمُسِ

۱۰۸۴: باب خمس (پانچواں حصہ)

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ فِی

۱۶۵۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم دیا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کریں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح

الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

ہے۔قتیبہ بھی حماد بن زید سے وہ ابوجمرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

۱۰۸۵: باب اس بارے میں کہ تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے

۱۶۵۲ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ.

۱۶۵۲: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ تیز چلنے والے آگے بڑھ گئے اور مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے لیکر پکانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہؐ پچھلے لوگوں میں تھے۔ جب آپؐ ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو ان کے الٹا دینے کا حکم دیا۔ پھر آپؐ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مقابلے میں تقسیم کیا۔ سفیان ثوریؒ بھی اپنے والد وہ عبایہ اور وہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عبایہ کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۵۳ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ رَيْحَانَةَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ اَيُّوْبَ.

۱۶۵۳: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمود بن غیلان نے وہ وکیع سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ عبایہ بن رفاعہ کا اپنے دادا رافع بن خدیج سے سماع ثابت ہے۔ اس باب میں ثعلبہ بن حکمؓ، انسؓ، ابوریحانہؓ، ابودرداءؓ، عبدالرحمن بن سمرہؓ، زید بن خالدؓ، ابوہریرہؓ اور ابوایوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۵۴ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ.

۱۶۵۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کچھ لے لیا وہ ہم میں سے نہیں۔
یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۸۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتٰبِ

۱۰۸۶: باب اہل کتاب کو سلام کرنا

۱۶۵۵ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبْدَاُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ

۱۶۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔ اس باب میں

فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰی اَضْیَقِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَوَ اَنَسٍ وَاَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ صَاحِبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَمَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ لَا تَبْدَأُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا مَعْنَی الْکَرَاهِیَةِ لِاَنَّهٗ یَکُوْنُ تَعْظِیْمًا لَهُمْ وَاِنَّمَا اُمِرَ الْمُسْلِمُوْنَ بِتَذْلِیْلِهِمْ وَکَذٰلِکَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُهُمْ فِی الطَّرِیْقِ فَلَا یُتْرَکُ الطَّرِیْقُ عَلَیْهِ لِاَنَّ فِیْهِ تَعْظِیْمًا لَهُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، ابوبصرہ رضی اللہ عنہ غفاری (صحابی) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو۔ بعض اہل علم کے نزدیک کراہت کی وجہ ان کی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ راستے میں ملیں تو ان کے لئے راستہ خالی نہ کیا جائے کیونکہ اس میں بھی تعظیم ہے۔

۱۶۵۶ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْیَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ السَّامُ عَلَیْکُمْ فَقُلْ عَلَیْکَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۶۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم لوگوں کو سلام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ''السّام علیکم'' (تم پر موت ہو) لہٰذا تم جواب میں ''علیک'' (تجھ پر ہو) کہا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمُقَامِ بَیْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِکِیْنَ

۱۰۸۷: باب مشرکین میں رہنے کی کراہت

۱۶۵۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِیَّةً اِلٰی خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِیْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِنْ کُلِّ مُسْلِمٍ یُقِیْمُ بَیْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَاءَ ی نَارَاهُمَا.

۱۶۵۷: حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنوخثعم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا وہاں چند لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ ڈھونڈی لیکن مسلمانوں نے انہیں قتل کر دیا۔ جب یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے انہیں نصف دیت دینے کا حکم دیا اور فرمایا میں ایسے ہر مسلمان سے بریٔ الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں بیزار ہیں۔ فرمایا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مشرک سے اتنی دور رہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

۱۶۵۸ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ مِثْلَ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ جَرِیْرٍ وَهٰذَا اَصَحُّ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَاَکْثَرُ اَصْحَابِ اِسْمٰعِیْلَ قَالُوْا عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۶۵۸: روایت کی اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے ابومعاویہ کی حدیث کی مثل اور اس میں جریر کا ذکر نہیں کیا۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں سمرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ اسمٰعیل کے اکثر اصحاب اسمٰعیل سے اور وہ قیس بن ابی حازم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس

وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ جَرِيْرٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَرَوٰى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تُجَامِعُوْهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ.

میں جریر کا نام ذکر نہیں کیا۔ حماد، حجاج بن ارطاہ سے وہ اسمٰعیل بن ابی خالد سے وہ قیس سے اور وہ جریر سے ابومعاویہ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ صحیح یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے قیس کی روایت مرسل ہے۔ سمرہ بن جندبؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ رہائش نہ رکھو اور نہ ان کے ساتھ مجلس رکھو کیونکہ جو شخص ان کے ساتھ مقیم ہوا یا ان کی مجلس اختیار کی وہ انہی کی طرح ہو جائے گا۔

۱۰۸۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

۱۰۸۸: باب یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دینا

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَا نَا جُرَيْجٍ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا اور یہاں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ.

۱۶۶۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو "ان شاء اللہ" یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

۱۰۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۸۹: باب نبی اکرم ﷺ کا ترکہ

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ قَالَتْ فَمَالِيْ لَا

۱۶۶۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپؓ کا وارث کون ہوگا؟ فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد، حضرت فاطمہؓ نے فرمایا مجھے کیا ہے؟ میں کیوں اپنے والد کی

ارِثُ بِیْ فقال ابُوْ بكْرٍ سمعْتُ رسُوْل اللّه صلّی الله عليه وسلّم يقُوْلُ لا نُوْرثُ ولكنْ اعُوْلُ منْ كان رَسُوْلُ اللّه صَلّی الله عَليْه وَسَلَّمَ يَعُوْلُهُ وَاُنْفقُ عَلٰى منْ كان رسُوْلُ اللّه صلّی الله عَلَيْهِ وسلم يُنْفقُ عليْه وفِي الْبَابِ عنْ عُمر وَطلْحة والزُّبيْر وَعَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا اَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَآءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وارث نہیں ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ جس کو روٹی کپڑا دیتے تھے میں بھی اسے دوں گا اور جس پر آپ خرچ کیا کرتے تھے میں بھی اس پر خرچ کروں گا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعدؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو اس سند سے صرف حماد بن سلمہؓ اور عبدالوہاب بن عطاءؓ مرفوعاً بیان کیا ہے یہ دونوں محمد بن عمرو سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ روایت کئی سندوں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منقول ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۲ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا بِشْرُبْنُ عُمَرَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذا ميْراثَ امْرَاَتِه منْ ابِيْها فقال ابُوْ بكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

۱۶۶۲: حضرت مالک بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطابؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عثمانؓ، زبیر بن عوامؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعدؓ بھی تشریف لائے پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ بھی آپس میں تکرار کرتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا (یعنی انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ ان سب نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب نبی اکرمؐ کی وفات ہوئی تو ابوبکرؓ نے کہا میں رسول اللہؐ کا خلیفہ ہوں اس وقت آپ اور یہ (علیؓ اور عباسؓ) دونوں ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور آپ (عباسؓ) اپنے بھتیجے اور یہ (علیؓ) اپنی بیوی کی میراث طلب کرنے لگے۔ اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''ہمارا (انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے'' اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ سچے اور نیکی کی راہ پر چلنے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حضرت مالک بن انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹۰ : بَابُ مَاجَآءَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰی بَعْدَ الْيَوْمِ

۱۶۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَآءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰی هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَمُطِيْعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ.

۱۰۹۰: باب فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ آج کے بعد مکہ میں جہاد نہ کیا جائے گا

۱۶۶۳: حضرت حارث بن مالک بن برصاءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے بعد قیامت تک اس پر چڑھائی نہیں کی جائے گی یعنی یہ کبھی دار الحرب اور دار کفار نہیں ہوگا۔ اس باب میں ابن عباسؓ، سفیان بن صردؓ اور مطیع سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ زکریا بن زائدہ کی روایت ہے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو صرف زکریا کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

۱۰۹۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّاعَةِ الَّتِیْ يُسْتَحَبُّ فِيْهَا الْقِتَالُ

۱۶۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰی يُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِاِسْنَادٍ اَوْصَلَ مِنْ هٰذَا وَقَتَادَةُ لَمْ يُدْرِكِ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ مَاتَ النُّعْمَانُ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۱۰۹۱: باب قتال کے مستحب اوقات

۱۶۶۴: حضرت نعمان بن مقرن فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا۔ جب صبح طلوع ہوتی تو آپ ﷺ سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاتے پھر جب سورج نکل جاتا تو لڑائی شروع کرتے اور دوپہر کے وقت پھر لڑائی روک دیتے۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاتا۔ پھر زوال آفتاب سے عصر تک لڑتے اور پھر عصر کی نماز کے لئے ٹھہر جاتے اور پھر لڑائی شروع کر دیتے اور (اس وقت کے متعلق) کہا جاتا تھا کہ مدد الٰہی کی ہوا چلتی ہے۔ اور مؤمنین نمازوں میں اپنے لشکروں کے لئے دعائیں بھی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث نعمان بن مقرن سے بھی منقول ہے۔ اور یہ سند زیادہ متصل ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا زمانہ نہیں پایا۔ نعمان کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔

۱۶۶۵ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا اَبُوْ

۱۶۶۵: حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف بھیجا

عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ اِلَى الْهُرْمُزَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلُ النَّصْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُوْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ.

اور پھر طویل حدیث نقل کی۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن کے شروع میں لڑائی نہ کرتے تو سورج کے ڈھلنے، مدد کے نزول اور نصرتِ الٰہی کی ہواؤں کی انتظار کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علقمہ بن عبداللہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

۱۰۹۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الطِّيَرَةِ

۱۰۹۲: باب طیرہ کے بارے میں

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰذَا عِنْدِيْ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَابِسٍ التَّمِيْمِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ اَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۶۶۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی شرک ہے۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کو بدفالی کا خیال نہ آتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کی وجہ سے ختم کر دیتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیلؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ "وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ...الخ"۔ میرے نزدیک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، ابوہریرہؓ، حابس تمیمیؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سلمہؓ یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۶۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عدویٰ (یعنی متعدی بیماریاں) اور بدفالی (اسلام میں) نہیں اور میں فال کو پسند کرتا ہوں۔ پوچھا گیا "یارسول اللہ ﷺ" فال کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی بات۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَنْ يَسْمَعَ

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی کام کے لئے تو یہ الفاظ سننا پسند فرماتے "یا راشد (اے ٹھیک راستہ پانے والے)

یاراشد یا نجیح هذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ غریبٌ .

یانجیح (اے کامیاب)'' یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِی وَصِیَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقِتَالِ

۱۰۹۳: باب جنگ کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۱۲۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا وَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدُرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا فَاِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰی اِحْدٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْخِلَالٍ اَیَّتُهَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰی دَارِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَاِنْ اَبَوْا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ یَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْرِیْ عَلَیْهِمْ مَا یَجْرِیْ عَلَی الْاَعْرَابِ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْغَنِیْمَةِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یُّجَاهِدُوْا فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَیْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِیِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِیِّهٖ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰی حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰی حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِیْهِمْ اَمْ لَا اَوْنَحْوَ هٰذَا وَفِی الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَحَدِیْثُ بُرَیْدَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۱۲۶۹ حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کرتے اور اس کیساتھ جانے والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتے اور فرماتے اللہ کے نام سے اور اسی کے راستے میں جہاد کرو اور ان کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ کے منکر ہیں، مال غنیمت میں چوری نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو۔ مثلہ (ہاتھ پاؤں کاٹنا) نہ کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ پھر جب تمہارا دشمن کے ساتھ آمنا سامنا ہو تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دو اگر وہ لوگ اس میں سے ایک پر بھی راضی ہوں تو تم بھی اسے قبول کرلو اور ان سے جنگ نہ کرو چنانچہ انہیں اسلام کی دعوت دو اور کہو کہ وہ لوگ اپنے علاقے سے مہاجروں کے علاقے کی طرف چلے جائیں اور انہیں بتادو اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو مہاجرین کے لئے ہے (مال غنیمت) اور ان پر بھی وہی کچھ ہے جو مہاجرین پر ہے۔ (دین کی نصرت وتائید) لیکن اگر وہ لوگ وہاں جانے سے انکار کردیں تو انہیں بتادو کہ تم لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو تم پر وہی حکم جاری ہوگا جو دیہاتی مسلمانوں پر ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جہاد میں شریک ہوں لیکن اگر وہ لوگ اس سے بھی انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان سے جنگ کرو۔ پھر اگر کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور قلعے والے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ مانگیں تو انہیں پناہ مت دو۔ البتہ اپنی اور اپنے لشکر کی پناہ دے سکتے ہو کیونکہ اگر بعد میں تم عہد شکنی کردو تو اپنے عہد وپیمان کو توڑنا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد وپناہ کو توڑنے سے بہتر ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ لوگ چاہیں کہ تم اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرو تو ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے حکم پر فیصلہ کرنا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ کا کیا حکم ہے تم

اسکے مطابق فیصلہ کررہے ہو یا نہیں۔ یا اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن مقرنؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث بریدہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمد ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَفِيْهِ فَاِنْ اَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ هٰكَذَا رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوٰى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيْهِ اَمْرَالْجِزْيَةِ.

۱۶۷۰: سفیان نے علقمہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر وہ اسلام سے انکار کریں تو ان سے جزیہ وصول کرو اور اگر اس سے (یعنی جزیہ سے) بھی انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے خلاف جنگ کرو۔ وکیع وغیرہ بھی سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کے علاوہ اور لوگوں نے بھی عبدالرحمن بن مہدی سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُبْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيْرُ اِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا الْوَلِيْدُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۷۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کے وقت حملہ کیا کرتے تھے۔ پھر اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اذان سنی جب مؤذن نے ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' کہا تو فرمایا فطرت اسلام پر ہے۔ پھر جب اس نے کہا ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دوزخ کی آگ سے نجات پائی۔ حسن ولید سے اور وہ حماد سے اسی سند سے اس حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابواب فضائل جہاد
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۱۰۹۴: بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنِيْ مَرْزُوْقٌ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِيْ هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ اِنْ قَبَضْتُهُ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۰۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِيْ

۱۰۹۴: باب جہاد کی فضیلت

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے برابر کونسا عمل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ دو تین مرتبہ لوگوں نے اس طرح پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ یہی جواب دیتے کہ تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار اور نمازی کی سی ہے جو نماز اور روزہ میں کوئی فتور (نقص) نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ مجاھد جہاد سے واپس آ جائے۔ اس باب میں شفاءؓ، عبداللہ بن حبشیؓ، ابو موسیٰؓ، ابو سعیدؓ، ام مالک بہزیہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کئی سندوں کے منقول ہے۔

۱۶۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اگر میں اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر اسے زندہ واپس بھیجتا ہوں تو مال غنیمت اور ثواب کے ساتھ لوٹاتا ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح ہے۔

۱۰۹۵: باب مجاہد کی موت کی فضیلت

۱۶۷۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْخَوْلَانِیُّ اَنَّ عَمْرَ وبْنَ مَالِکٍ الْجَنْبِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ کُلُّ مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰی عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًافِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ یُنْمٰی لَهُ عَمَلُهُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَیَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَجَابِرٍ حَدِیْثُ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

ہر مرنے والے کی زندگی کے ساتھ ہی اس کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے لیکن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث فضالہ بن عبیدؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

۱۰۹۶: باب جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت

۱۶۷۵ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا اَحَدُهُمَا یَقُوْلُ سَبْعِیْنَ وَالْاٰخَرُیَقُوْلُ اَرْبَعِیْنَ هٰذَاحَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْاَسْوَدِاسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِیُّ الْمَدَنِیُّ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَ اَبِیْ اُمَامَةَ.

۱۶۷۵: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جہاد کے دوران ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے ستر برس کی مسافت تک دور کردیں گے۔ (حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرنے والے دوراویوں میں سے) ایک راوی نے ستر اور دوسرے نے چالیس برس کا قول نقل کیا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ابواسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی مدنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، انسؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۷۶ : حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِیْدِ الْعَدَنِیُّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصُوْمُ عَبْدٌ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۱۶۷۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر برس کی مسافت تک جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۷ : حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ جَمِیْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

۱۶۷۷ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد کے دوران

اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ.

ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جیسے کہ زمین وآسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ یہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۰۹۷: باب جہاد میں مال خرچ کرنے کی فضیلت

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا حُسَیْنُ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّکَیْنِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ یُسَیْرِ بْنِ عَمِیْلَةَ عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَتْ لَہٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ الرُّکَیْنِ بْنِ الرَّبِیْعِ.

۱۶۷۸: حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے تو اسکے لئے سات سوگنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف رکین بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۰۹۸: باب جہاد میں خدمت گاری کی فضیلت

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْظِلُّ فُسْطَاطٍ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَدْرُوِیَ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مُرْسَلاً وَخُوْلِفَ زَیْدٌ فِیْ بَعْضِ اِسْنَادِہٖ وَرَوَی الْوَلِیْدُ بْنُ جَمِیْلٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

۱۶۷۹: حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک غلام خدمت کے لئے دینا یا سائے کے لئے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا۔ معاویہ بن ابی صالح سے یہ حدیث مرسل بھی مروی ہے۔ اس سند میں زید کے متعلق اختلاف ہے۔ ولید بن جمیل یہ حدیث قاسم ابو عبدالرحمٰن سے وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ جَمِیْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِیْ

۱۶۸۰: یہ حدیث ہم سے زیاد بن ایوب، یزید بن ہارون کے واسطے سے وہ ولید بن جمیل سے وہ قاسم ابی عبدالرحمٰن سے وہ ابو امامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ افضل ترین صدقہ جہاد میں خیمے کا سایہ مہیا کرنا یا خدمت کے غلام

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْطَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ عِنْدِيْ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

دینا یا اونٹنی دینا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور معاویہ بن ابی صالح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۹۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

۱۰۹۹: باب غازی کو سامان جنگ دینا

۱۶۸۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ ثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزٰى وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۸۱: حضرت زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جانے والے غازی کو سامان مہیا کرے گا وہ بھی جہاد کرنے والوں کے حکم میں شامل ہے۔ (یعنی مجاہد ہے) اور جس شخص نے کسی غازی کے اہل وعیال کی (بطور نائب) حفاظت کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔

۱۶۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۸۲: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے کسی غازی کو سامان جہاد (یعنی اسلحہ وغیرہ) فراہم کیا یا اس کے اہل وعیال کی نگرانی کی پس اس نے جہاد کیا۔ (یعنی اسے بھی جہاد کا ثواب ملے گا)۔

۱۶۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں مجاہد کو سامانِ جہاد فراہم کیا گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۱۶۸۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۱۱۰۰ : بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَ

۱۱۰۰: باب فضیلت، جس کے

مَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۶۸۵ . حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَاَنَا مَاشٍ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَاعَبْسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ عَبْسٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَرَجُلٍ مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ هُوَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوٰى عَنْهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَغَيْرُوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ كُوْفِيٌّ اَبُوْهُ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ.

قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں

۱۶۸۵۔ حضرت یزید بن ابومریم کہتے ہیں کہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع مجھے جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے ملے تو انہوں نے فرمایا خوشخبری سن لو۔ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابوعبس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر دوزخ حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوعبس کا نام عبد الرحمن بن جبیر ہے۔ اس باب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ اور برید بن ابومریم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ شامی ہیں۔ ولید بن مسلم، یحییٰ بن حمزہ اور کئی راوی ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور بُرید بن ابومریم کوفی کے والد صحابی ہیں، ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۱۱۰۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْغُبَارِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۶۸۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ.

۱۱۰۱: باب جہاد کے غبار کی فضیلت

۱۶۸۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے۔ (یہ ناممکن ہے) اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد و غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمن، آل طلحہ مدنی کے مولیٰ ہیں۔

۱۱۰۲ : بَابُ مَاجَاءَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۶۸۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ شُرَحْبِيْلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ يَا كَعْبُ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۱۰۲: باب جو شخص جہاد کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے

۱۶۸۷: سالم بن ابوجعد سے روایت ہے کہ شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں اور اس میں ترمیم و اضافہ سے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرُقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ وَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو حَدِیْثُ کَعْبِ بْنِ مُرَّۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ ھٰکَذَا رَوَاہُ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ وَقَدْرُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ وَاَدْخَلَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ کَعْبِ بْنِ مُرَّۃَ فِی الْاِسْنَادِ رَجُلًا وَیُقَالُ کَعْبُ بْنُ مُرَّۃَ وَیُقَالُ مُرَّۃُ بْنُ کَعْبٍ الْبَھْزِیُّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَادِیْثُ.

احتیاط کریں۔ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوگیا تو یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اعمش بھی عمرو بن مرہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث منصور، سالم بن ابی جعد سے بواسطہ ایک شخص سے بھی نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ عَنْ بَقِیَّۃَ عَنْ بَحِیْرِبْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ مُرَّۃَ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَحَیْوَۃُ بْنِ شُرَیْحٍ ھُوَ ابْنُ یَزِیْدَ الْحِمْصِیُّ.

۱۶۸۸: عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا بوڑھا ہوگیا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حیوہ بن شریح، یزید حمصی کے بیٹے ہیں۔

۱۱۰۳: بَابُ مَاجَآءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۱۰۳: باب جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الْخَیْلُ ثَلٰثَۃٌ ھِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَھِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَھِیَ عَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ ھِیَ لَہٗ اَجْرٌ فَالَّذِیْ یَتَّخِذُھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُعِدُّھَا لَہٗ ھِیَ لَہٗ اَجْرٌ لَا یُغَیِّبُ فِیْ بُطُوْنِھَا شَیْءٌ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرًا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوٰی مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ.

۱۶۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر بندھی ہوتی ہے اور گھوڑے کی تین حیثیتیں ہیں۔ ایک آدمی کے لئے اجر کا باعث، ایک کے لئے باعث پردہ، اور ایک کے لئے وبال جان۔ جس کے لئے ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو گھوڑے کو جہاد کے لئے رکھتا ہے اور اسی کے لئے تیار کرتا ہے تو یہ اس کے لئے ثواب کا باعث ہے اور جب بھی وہ اس کے پیٹ میں کوئی چیز (یعنی چارہ وغیرہ) ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس (آدمی) کے لئے اس کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، زید بن اسلم سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۱۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الرَّمِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَالْمُمِدَّ بِهٖ قَالَ ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ مَايَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسٍ وَتَاْدِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهٗ اَهْلَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَامُعَاذُبْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عَدْلُ مُحَرَّرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ نَجِيْحٍ هُوَعَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ.

۱۱۰۴: باب اللہ کے راستے میں تیراندازی کی فضیلت کے بارے میں

۱۶۹۰: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ کاریگر (یعنی تیر بنانے والا) جو اس کے بنانے میں ثواب کی امید رکھے، تیرانداز (تیر چلانے والا) اور اسی کے لئے تیروں کو اٹھا کر رکھنے اور اسے دینے والا پھر فرمایا تیراندازی اور سواری سیکھو اور تمہارا تیر پھینکنا میرے نزدیک سواری سے زیادہ بہتر ہے پھر ہر وہ کھیل جس سے مسلمان کھیلتا ہے باطل (بے کار) ہیں۔ سوائے تیراندازی، اپنے گھوڑے کو سدھانا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا یہ تینوں صحیح ہیں۔

۱۶۹۱: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبداللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کی۔ اس باب میں کعب بن مرہؓ، عمرو بن عبسہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۲: ابونجیح سلمی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے تو اس کا ایک تیر پھینکنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے۔ عبداللہ بن ازرق، عبداللہ بن زید ہیں۔

۱۱۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْحَرْسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا بِشْرُبْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ زُرَيْقٍ ثَنَا عَطَآءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ

۱۱۰۵: باب جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں کہ

عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَاَبِيْ رَيْحَانَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شُعَيْبِ بْنِ رُزَيْقٍ.

انہیں آگ نہیں چھو سکتی۔ ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزار دی۔ اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شعیب بن رزیق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۰۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ثَوَابِ الشَّهِيْدِ

۱۱۰۶: باب شہید کا ثواب

۱۶۹۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ اَوْشَجَرِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۹۴: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہیں جو جنت کے پھلوں میں سے کھاتی پھرتی ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ ''درخت فرمایا'' یا ''پھل'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سامنے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کیے گئے۔ ایک شہید، دوسرا حرام سے بچنے اور شبہات سے پرہیز کرنے والا اور تیسرا وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کی بھی اچھی طرح خدمت کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْكُوْفِيُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الدَّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ اُرٰى اَنَّهُ اَرَادَ حَدِيْثَ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ اَنْ يَّرْ

۱۶۹۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل (یعنی شہید) ہو جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ جبرائیلؑ نے فرمایا قرض کے علاوہ۔ پس آپ ﷺ نے بھی فرمایا قرض کے علاوہ۔ اس باب میں کعب بن عجرہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، اور ابو قتادہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث انسؓ غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابو بکرؓ کی روایت سے صرف اسی شیخ (یحییٰ بن طلحہ کوفی) کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام بخاریؒ کا اس حدیث کی طرف اشارہ ہو جو حمید، انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

جعَ اِلَی الدُّنْیَا اِلَّا شَهِیْدُ

آپ ﷺ نے فرمایا اہل جنت میں سے کوئی دنیا کی طرف لوٹنا نہیں پسند کرے گا سوائے شہید کے۔

۱۶۹۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ یَمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْیَا وَمَافِیْهَا اِلَّا الشَّهِیْدُ لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ ۔

۱۶۹۷: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمائے اور وہ دنیا میں واپس جانا پسند کرے اگرچہ اس سے بھلائی (جنت کے عوض دنیا و مافیہا عطا کردی جائے) البتہ شہید شہادت کی فضیلت اور مرتبہ کی وجہ سے ضرور یہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں جائے اور دوبارہ قتل کردیا جائے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۰۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ

۱۱۰۷: باب اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت

۱۶۹۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ یَزِیْدَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰی قُتِلَ فَذَاکَ الَّذِیْ یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ اَعْیُنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هٰکَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰی وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِیْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَکَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْکِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِی الدَّرَجَةِ الثَّانِیَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَیِّئًا لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰی قُتِلَ فَذَاکَ فِی الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰی قُتِلَ فَذَاکَ فِی الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَطَاءِ بْنِ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ قَدْرَوٰی سَعِیْدُ

۱۶۹۸: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید چار قسم کے لوگ ہیں ایک وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اس نے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدہ کو سچ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور فرمایا ''اس طرح'' اس کے ساتھ سر اٹھایا یہاں تک آپ ﷺ کی ٹوپی گرگئی۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ٹوپی آنحضرت ﷺ کی گری یا حضرت عمرؓ کی۔ دوسرا وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو اور دشمن سے مقابلہ میں خوف کی وجہ سے اس کا یہ حال ہے گویا کہ اس کی جلد کو کانٹوں سے چھلنی کردیا گیا ہے۔ پھر ایک تیر اسے آکر لگے اور اسے قتل کردے۔ تیسرا وہ مؤمن جس کے نیک اور برے اعمال خلط ملط ہوگئے ہوں اور دشمن سے ملاقات (یعنی مقابلے) کے وقت اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کردیا جائے یہ تیسرا درجہ ہے۔ چوتھا وہ مؤمن جو گناہ گار ہوتے ہوئے دشمن سے مقابلے کے وقت اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کردیا گیا اور یہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن

بْنُ اَبِیْ اَیُّوْب هٰذَا حَدِیْثٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَشْیَاخٍ مِنْ خَوْلَانَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ اَبِیْ یَزِیْد وَ قَالَ عَطَآءُ بْنُ دِیْنَارٍ لَیْسَ بِهٖ بَاْسٌ.

غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سعید بن ابوایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے اور وہ شیوخ خولانی سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یزید کا ذکر نہیں کرتے اور عطاء بن دینار کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۰۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ غَزْوِ الْبَحْرِ

۱۰۰۸: باب سمندر کے راستے جہاد کرنا

۱۶۹۹ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَ کَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَ حَبَسَتْهُ تَفْلِیْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْکٌ عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْکِ عَلَی الْاَ سِرَّةِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ مَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِی الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَرَکِبَتْ اُمُّ حَرَامِ الْبَحْرَ فِیْ زَمَنِ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَکَتْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِیَ اُخْتُ اُمِّ سُلَیْمٍ وَهِیَ خَالَةُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ

۱۶۹۹: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامتؓ کی بیوی ام حرام بنت ملحانؓ کے ہاں نبی اکرم ﷺ جایا کرتے تھے۔ وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلایا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ان کے ہاں داخل ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ ﷺ کے سرمبارک کی جوئیں دیکھنے کے لئے آپ ﷺ کو روک لیا۔ آپ ﷺ سوگئے پھر جب بیدار ہوئے تو ہنسنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو سمندر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے سوار ہیں گویا کہ وہ لوگ تختوں پر بادشاہ ہیں یا فرمایا کہ بادشاہ کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ام حرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے کردے۔ اس پر آپ ﷺ نے ام حرامؓ کے لئے دعا فرمائی۔ پھر دوبارہ سرمبارک رکھا اور سوگئے اور اسی طرح ہنستے ہوئے اُٹھے۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ اب کس چیز پر ہنس رہے ہیں۔ فرمایا میرے کچھ مجاہد پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے ہیں پھر اسی طرح فرمایا جس طرح پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ ام حرامؓ نے دوبارہ دعا کے لئے درخواست کی۔ فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔ چنانچہ ام حرامؓ، حضرت معاویہؓ کے زمانہ (خلافت) میں سمندر کے سفر پر گئیں لیکن سمندر سے باہر اپنی سواری سے گر گئیں اور شہید ہوگئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام بنت ملحانؓ، ام سلیم کی بہن اور انسؓ بن مالکؓ کی خالہ ہیں۔

۱۱۰۹: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ يُّقَاتِلُ رِيَآءً وَّلِلدُّنْيَا

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَّيُقَاتِلُ رِيَآءً فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

۱۱۰۹: باب جو ریا کاری یا دنیا کیلئے جہاد کرے

۱۷۰۰: حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ریا کاری، غیرت یا اظہار شجاعت کے لیے جہاد کرتا ہے کہ ان میں کون اللہ کی راہ میں ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ سربلند رہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو نیت کے مطابق ہی ثواب ملتا ہے۔ پس جس نے اللہ اور رسول ﷺ کے لئے ہجرت کی اس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے لئے (ہجرت) کی اور جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہجرت کی اس کی ہجرت اس کے لیے ہے جس کے لئے اس نے کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک بن انسؓ، سفیان ثوری اور کئی ائمہ حدیث یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سعید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۱۰: بَابُ فِيْ فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ يَدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَآءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَّلَنَصِيْفُهَا عَلٰى

۱۱۱۰: باب جہاد میں صبح و شام چلنے کی فضیلت

۱۷۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح و شام کو چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور ایک کمان یا ایک ہاتھ کے برابر جنت کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں آ جائے تو آسمان و زمین کے درمیان پوری کائنات روشن اور خوشبو سے بھر جائے۔ یہاں تک کہ اس کے سر کی اوڑھنی بھی دنیا و ما فیہا (یعنی جو

رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حدِيثٌ صَحِيحٌ

کچھ دنیا میں ہے) سے بہتر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰۳ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ دنیا و فیہا سے بہتر ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوایوب رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْرَوْحَةٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَالْكُوفِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ هُوَ مَوْلٰى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۱۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام چلنا دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حازم، عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں ان کا نام سلیمان ہے اور یہ کوفی ہیں۔

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّرَجُلٌ مِنْ أَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَّاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتّٰى اِسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوافِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۰۵: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کا ایک گھاٹی پر گزر ہوا اس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ یہ جگہ انہیں بے حد پسند آئی اور تمنا کی کہ کاش میں لوگوں سے جدا ہو کر اس گھاٹی میں رہتا۔ لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیے بغیر کبھی ایسا نہیں کرونگا۔ پس جب تک آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا فرمایا ایسا نہ کرنا اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ایک مرتبہ جہاد کے لئے کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی تم لوگوں کی بخشش فرمائیں اور تمہیں جنت میں داخل کریں۔ لہٰذا تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے فَوَاقَ نَاقَةٍ (یعنی اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان کا فاصلہ) کے برابر بھی جہاد کیا اس پر جنت واجب ہوگئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۱: بَابُ مَاجَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

۱۱۱۱: باب بہترین لوگ کون ہیں

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ

۱۷۰۶ حضرت ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

الْاَشجّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلاَ اُخْبِرُ كُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلاَ اُخْبِرُ كُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلاَ اُخْبِرُ كُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلاَ يُعْطِيْ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین آدمی کے متعلق نہ بتاؤں بہترین شخص وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑتا ہے۔ اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسکے بعد کونسا آدمی افضل ہے۔ وہ شخص جو اپنی بکریاں لے کر مخلوق سے جدا ہو گیا لیکن اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے اور کیا میں تمہیں بدترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں۔ بدترین شخص وہ ہے جو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے۔ ورا سے نہیں دیا جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۱۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ سَاَلَ الشَّهَادَةَ

۱۱۱۲: باب شہادت کی دعا مانگنا

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِهِ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِهِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ الشَّهِيْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل کیساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر وثواب عطاء فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنٰى اَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ اِسْكَنْدَرَانِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

۱۷۰۸: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے تک پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن صالح بھی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن شریح سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابوشریح ہے اور یہ اسکندرانی ہیں۔ اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللّٰهِ اِيَّاهُمْ

۱۱۱۳: باب مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ عَنْ

۱۷۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَآءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین آدمیوں کی معاونت اپنے ذمے لی ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ادائیگی قیمت کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو پرہیزگاری کی نیت سے نکاح کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۰: حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اونٹنی کے دومرتبہ دودھ دینے کے درمیان جتنا وقت جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہے اور جس شخص کو جہاد کے دوران ایک زخم یا کوئی چوٹ بھی لگ گئی وہ آدمی قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر آئے گا۔ اس کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۱۱۴: باب جہاد میں زخمی ہونے کی فضیلت

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهِ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں میں سے زخمی ہونے والوں کو خوب جانتا ہے اور کوئی زخمی مجاہد ایسا نہیں کہ قیامت کے دن خون کے رنگ اور مشک کی سی خوشبو کیساتھ حاضر نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۱۱۵: بَابُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

۱۱۱۵: باب کون سا عمل افضل ہے

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَاَيُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ

۱۷۱۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے یا کونسا عمل بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا عمل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد عمل کی کوہان ہے (یعنی افضل ترین ہے) عرض کیا گیا اس

شَيْءٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مقبول۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے۔

۱۱۱۶: بَابٌ

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ اَاَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهٗ.

۱۱۱۶: باب

۱۷۱۳: حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص جو مفلوک الحال تھا کہنے لگا کیا آپ نے خود یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا ''ہاں''۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ شخص اپنے دوستوں میں واپس گیا اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں پھر اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کافروں کو قتل کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔
یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کا نام ابو بکر بن ابی موسیٰ ہے۔

۱۱۱۷: بَابُ مَاجَآءَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۱۷: باب کون سا آدمی افضل ہے

۱۷۱۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا شخص افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ عرض کیا گیا پھر کون۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مؤمن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۸: بَابٌ

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ

۱۱۱۸: باب

۱۷۱۵: حضرت مقدام بن معد یکربؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لئے چھ انعامات

بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُلَهُ فِيْ اَوَّلِ دُفْعَةٍ وَيرى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِه تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِه هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ہیں۔خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ عذاب قبر سے محفوظ اور قیامت کے دن کی بھیانک وحشت سے مامون کر دیا جاتا ہے۔اس کے سر پر ایسے یاقوت سے جڑا ہوا وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔ اور اس کی بڑی آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوروں سے شادی کر دی جاتی ہے اور ستر رشتہ داروں کے معاملہ میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا يَقُوْلُ حَتّٰى اُقْتَلَ عَشْرَمَرَّاتٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جنتی دنیا میں واپس آنے کی خواہش نہیں کرے گا۔ البتہ شہید ضرور اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے وہ کہے گا کہ میں اللہ کی راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جاؤں اور اس کی وجہ وہ انعام واکرام ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۷۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے۔انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی بیان کیا۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ ثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۷۱۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (اسلامی سرحدات کی) نگرانی کرنا دنیا اور اس کی تمام آرائشوں سے بہتر ہے پھر ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں چلنا بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بھی دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِيْ مُرَابِطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلٰى

۱۷۱۹: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؓ، شرحبیل کے پاس سے گزرے وہ اپنے مرابط میں تھے جس میں رہنا اُن پر اور اُن کے ساتھیوں پر شاق گزر رہا تھا۔ سلمانؓ نے فرمایا اے ابن سمط کیا

اَصْحَابِه فَقَالَ اَلَا اُحَدِّ ثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِه وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِيَ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا ہاں کیوں نہیں ۔ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل (یا فرمایا) بہتر ہے اور جو آدمی اس دوران فوت ہو جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ف : مرابط سے مراد ہے کہ وہ چوکی پر پہرہ دے رہے تھے۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُسْلِمِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيْثُ سَلْمَانَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

۱۷۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے جہاد کے اثر کے بغیر ملاقات کرے گا تو گویا کہ وہ اپنے دین میں کمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ یہ حدیث مسلم کی اسمٰعیل بن رافع کی روایت سے غریب ہے۔ کیونکہ اسمٰعیل کو بعض محدثین ضعیف کہتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ وہ ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے۔ (یعنی اسمٰعیل بن رافع)۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ حدیث سلمان کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن منکدر نے حضرت سلمان فارسیؓ سے ملاقات نہیں کی۔ ابو موسیٰ بھی یہ حدیث مکحول سے وہ شرجیل بن سمط سے وہ سلمان سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِيْ اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سمِعْتُ عُثْمان وَهُوَ على الْمنْبر يَقُوْلُ انِّىْ كَتمْتُكُمْ حَدِيْثًا سمعْتُهُ مِنْ رسُول اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليْه وسلّم كراهية تفرُّقكُمْ عنّىْ ثُمّ بدالىْ انْ اُحدّ ثكُمُوْهُ ليخْتار امْرُؤٌ لنفْسه مابدالهٗ سمعْتُ رسُوْل اللّٰه ... اللّٰهُ عليْه وسلّم يقُوْلُ رباطُ يوْمٍ فىْ سبيْل اللّٰه خيْرٌ منْ الف يوْم فىْ ماسواهُ من الْمنازل هذا حديْثٌ حسنٌ غريْبٌ منْ هذا الْوجْه قال مُحمّدٌ

۱۷۲۱: حضرت عثمان کے مولیٰ ابو صالح کہتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے تم لوگوں سے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث چھپائی ہوئی تھی تاکہ تم لوگ مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ۔ پھر میں نے اس کا بیان کرنا مناسب سمجھا تاکہ ہر آدمی اپنے لئے جو مناسب سمجھے اس پر عمل کرے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی) حفاظت کرنا دوسرے ہزار دنوں سے بہتر ہے جو گھروں میں گزرے ہوں۔ یہ حدیث اس

اَبُوْصَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ اسْمُهٗ بُرْكَانُ.

سند سے حسن غریب ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابوصالح کا نام برکان ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ جتنی چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۲۳: حضرت ابوامامہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے آنسو بن کر نکلے اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہے۔ جہاں تک دونشانوں کا تعلق ہے تو ایک وہ اثر جو جہاد میں چوٹ وغیرہ لگنے سے ہو اور دوسرا وہ اثر (یعنی نشان) جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کوئی فرض ادا کرتے ہوئے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْجِهَادِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جہاد کے باب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۱۱۹: بَابُ فِيْ اَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُوْدِ

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ اَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ هَلْ لِيْ رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُوْلِى الضَّرَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۱۱۹: باب اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت کی اجازت

۱۷۲۴: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شانے کی ہڈی یا تختی لاؤ۔ آپ ﷺ نے اس پر آیت لکھی "لَا يَسْتَوِى" یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس وقت عمرو بن ام مکتومؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا کیا میرے لئے (عدم شرکت کی) اجازت ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "غَيْرُ اُوْلِى الضَّرَرِ" یعنی اہل عذر وغیرہ جن کے بدن میں کوئی نقص ہو' اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث سلیمان تیمی کی ابو اسحٰق سے نقل کی گئی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے ابو اسحٰقؒ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ خَرَجَ اِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۱۲۰: باب جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے

۱۷۲۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے جہاد کی اجازت لینے کیلئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا "جی ہاں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت ہی تمہارے لئے جہاد ہے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے حدیث منقول ہے۔ یہ

وَاَبُوالْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْاَعْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ.

حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالعباسؓ نابینا شاعر ہیں اور مکی ہیں۔ ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۱۱۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ مِنْ سَرِيَّةٍ وَاحِدَةٍ

۱۱۲۱: باب ایک شخص کو بطور لشکر بھیجنا

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

۱۷۲۶: حجاج بن محمد کہتے ہیں کہ ابن جریجؒ نے ارشاد ربانی ''اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بطور لشکر بھیجا (یعنی وہ چھوٹا لشکر جو لشکر میں سے الگ کر کے بھیجا جائے)۔ یہ حدیث یعلیٰ بن مسلم، سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

۱۱۲۲: باب اکیلے سفر کرنے کی کراہت کے بارے میں

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَعْنِيْ وَحْدَهُ.

۱۷۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہائی کے نقصان کے متعلق کچھ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو کبھی کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَحْسَنُ.

۱۷۲۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں (یعنی لشکر ہیں) حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اس سند یعنی عاصم کی روایت سے جانتے ہیں اور عاصم محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرو کے صاجزادے ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن ہے۔

۱۱۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

۱۱۲۳: باب جنگ میں جھوٹ اور فریب

الْكِذْبِ وَ الْخَدِيْعَةِ فِي الْحَرْبِ

۱۷۲۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَنَصْرُبْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کی اجازت

۱۷۲۹ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اسماء بنت زید رضی اللہ عنہ، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزٰى

۱۱۲۴: باب غزوات نبوی کی تعداد

۱۷۳۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَاَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ غَزَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ وَاَيَّتُهُنَّ كَانَ اَوَّلُ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ اَوِالْعُسَيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۷۳۰ حضرت ابواسحق کہتے ہیں کہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد پوچھی گئی ۔انہوں نے فرمایا ''انیس غزوات'' میں نے عرض کیا آپؓ کتنے غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے ۔فرمایا ''سترہ غزوات میں'' میں نے پوچھا پہلی جنگ کونسی تھی ۔فرمایا: ''ذات العشیراء '' یافرمایا ''ذات العسیراء''۔

۱۱۲۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۱۲۵: باب جنگ میں صف بندی اور ترتیب

۱۷۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِيْنَ رَاَيْتُهٗ كَانَ حَسَنَ الرَّاْيِ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَّفَهٗ بَعْدُ

۱۷۳۱: حضرت عبد الرحمٰن عوفؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر ہمیں رات ہی سے مناسب مقامات پر کھڑا کر دیا تھا۔ اس باب میں ابوایوبؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ۔میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد بن اسحاق نے عکرمہ سے احادیث سنی ہیں ۔میں (امام ترمذیؒ) امام بخاریؒ سے ملا تو وہ محمد بن حمید رازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

۱۱۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی الدُّعَآءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۱۲۶: باب لڑائی کے وقت دعا کرنا

۱۷۳۲: حضرت ابن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے لشکروں کے خلاف دعا مانگتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللّٰھُمَّ.. الخ'' اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَلْوِیَةِ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِیْدِ الْکِنْدِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوْا ثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ شَرِیْکٍ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدُّهْنِیُّ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ وَلِوَاءُهٗ اَبْیَضُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِیْکٍ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِیْکٍ وَقَالَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِیْکٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِیْثُ هُوَ هٰذَا وَالدُّهْنُ بَطْنٌ مِنْ بَجِیْلَةَ وَعَمَّارُ الدُّهْنِیُّ هُوَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الدُّهْنِیُّ وَیُکْنٰی اَبَا مُعَاوِیَةَ وَهُوَ کُوْفِیٌّ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ.

۱۱۲۷: باب لشکر کے چھوٹے جھنڈے

۱۷۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کے واسطہ سے شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے صرف اسی روایت سے پہچانا۔ متعدد راویوں نے شریک سے وہ عمار سے وہ ابوزبیر سے اور وہ جابرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر کالے رنگ کی پگڑی تھی۔ امام بخاریؒ نے فرمایا اصل حدیث یہی ہے۔ ''دھن'' قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔ عمار دہنی سے عمار بن معاویہ مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابومعاویہ ہے۔ یہ کوفی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۱۲۸: بَابُ فِی الرَّایَاتِ

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ زَائِدَةَ ثَنَا اَبُوْ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

۱۱۲۸: باب بڑے جھنڈے

۱۷۳۴: حضرت یونس بن عبید جو محمد بن قاسم کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے

اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْاَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ وَاَبُوْ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَرَوٰى عَنْهُ اَيْضًا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى.

کے بارے میں پوچھوں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا اور چوکور تھا اس پر لکیریں بنی ہوئی تھیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، حارث بن حسانؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابوزائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابویعقوب ثقفی کا نام اسحٰق بن ابراہیم ہے۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ هُوَ السَّالِحَانِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ لَاحِقَ بْنَ حُمَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءُ وَلِوَاءُهُ اَبْيَضُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا جب کہ چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۱۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الشِّعَارِ

۱۱۲۹: باب شعار[*]

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ ابْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَهٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۷۳۶: حضرت مہلب بن ابوصفرہ کسی ایسے شخص سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر رات کے وقت تم لوگوں پر حملہ کر دیا جائے تو تمہارا شعار یہ ہے ''حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ'' اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ بعض حضرات نے ابواسحٰق سے سفیان ثوری کی روایت کی طرح نقل کی ہے البتہ بعض نے ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرہ، نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۱۱۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۰: باب رسول اللہ ﷺ کی تلوار

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ

۱۷۳۷: حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سمرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی ہے اور انہوں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ

[*] شعار سے مراد وہ الفاظ ہیں جو ایک دوسرے کو جاننے کے لیے آپس میں بولے جاتے ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔ یعنی خفیہ الفاظ کا استعمال۔ (مترجم)

اَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ فِيْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدِ الْكَاتِبِ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

وسلم کی تلوار بنوحنیف کی تلواروں کی طرح کی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان، عثمان بن سعد کاتب کو حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۱۱۳۱: بَابُ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۱۳۱: باب جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاٰذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام مرظہران کے قریب پہنچے تو ہمیں دشمن کے ملنے کی خبر دی اور روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم سب نے افطار کیے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

۱۱۳۲: باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنا

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَاكَانَ مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۳۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جسے مندوب کہتے تھے۔ پھر فرمایا اس میں کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ ہم نے اسے دریا کے پانی کی طرح سبک رفتار پایا۔ اس باب میں عمرو بن عاصؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ فَزِعَ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں کچھ خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مندوب نامی عاریتاً لیا (اور دشمن کی طرف نکلے واپسی پر) فرمایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دریا کی مانند تیز رفتار پایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۱۳۳: باب لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۴۱: حضرت براء بن عازبؓ سے کسی شخص نے کہا اے ابوعمارہ کیا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے فرار ہو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم صرف چند جلد باز لوگوں نے فرار کی

يَااَبَاعُمَارَةَ قَالَ لاَ وَاللّٰه مَاوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِه وَاَبُوْسُفْيَان بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَاوَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ عُمَرَهٰذَ احَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

راہ اختیار کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نہیں اور جن لوگوں نے فرار کی راہ اختیار کی تھی ان سے ہوازن کے تیراندزوں نے مقابلہ کیا۔ آپ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ یہ اعلان فرما رہے تھے، میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْرَاَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۷۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے غزوہ حنین کے موقع پر اپنی دونوں جماعتوں کو فرار کی راہ اختیار کرتے ہوئے دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف سو (۱۰۰) آدمی باقی رہ گئے۔ یہ حدیث عبید اللہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُّهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ ایک آواز سن کر خوف زدہ ہوئے۔ تحقیق کے لئے نکلے تو نبی اکرمؐ انہیں حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار (واپس آتے ہوئے) ملے۔ آپ ﷺ نے تلوار لٹکا رکھی تھی۔ فرمایا مت گھبراؤ، مت گھبراؤ۔ پھر فرمایا میں نے اس گھوڑے کو سمندر کے پانی کی طرح پایا ہے۔ (یعنی تیز رفتار)۔

۱۱۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا

۱۱۳۴: باب تلوار اور اس کی زینت

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۷۴۴: حضرت مزیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر سونا اور چاندی لگی ہوئی تھی۔ طالب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے چاندی کے متعلق پوچھا تو فرمایا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ھود کے دادا کا نام،

غَرِيْبٌ وجَدُّ هُوْدٍ اسْمُهٗ مَزِيْدَةُ الْعَصَرِيُّ.

مزیدہ عصری تھا۔

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

۱۷۴۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ ھمام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ قتادہ، حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی مٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی۔

۱۱۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدِّرْعِ

۱۱۳۵: باب زرّہ

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ اُحُدٍ نَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهٗ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ.

۱۷۴۶: حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر دو زرہیں تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ جب پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اس طرح اس پتھر پر چڑھ کر سیدھے ہوگئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کیلئے اس عمل کی وجہ سے (شفاعت یا جنت) واجب ہوگئی۔ اس باب میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِغْفَرِ

۱۱۳۶: باب خود پہننا

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهٗ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُ كَبِيْرَ اَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرَ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۷۴۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے لئے داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود (ضرب وغیرہ سے بچنے کے لئے) تھی۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ فرمایا اسے قتل کردو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو مالک کی زہری سے روایت کے علاوہ کسی بڑے محدث کی روایت سے نہیں جانتے۔

۱۱۳۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَرِيْرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ وَيُقَالُ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ اِمَامٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

۱۱۳۷: باب گھوڑوں کی فضیلت

۱۷۴۸: حضرت عروہ بارقیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر (یعنی بھلائی) بندھی ہوئی ہے اور وہ اجر اور قیمت ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ، جریرؓ، ابوہریرہؓ، اسماء بنت یزیدؓ، مغیرہ بن شعبہ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عروہ ابوجعد بارقی کے بیٹے ہیں۔ انہیں عروہ بن جعد بھی کہتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہاد ہر ایک (امام عادل ہو یا غیر عادل) کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔

۱۱۳۸: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ.

۱۱۳۸: باب پسندیدہ گھوڑے

۱۷۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں میں سے سرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شیبان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ

۱۷۵۰: حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین گھوڑے وہ ہیں جو سیاہ رنگ کے ہیں جن کی پیشانی اور ناک کے قریب تھوڑی سی سفیدی ہو اور پھر وہ گھوڑے جن کے دونوں ہاتھ، پیر اور پیشانی سفید ہوں سوائے دائیں ہاتھ کے اور پھر اگر کالے رنگ کے نہ ہوں تو ان ہی صفات والا سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا ہو۔

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

۱۷۵۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں وھب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں یزید بن حبیب سے اسی روایت کی مثل اور اسی روایت کے ہم معنی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۱۳۹ : بابُ مَایُکْرَہُ مِنَ الْخَیْلِ

۱۷۵۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سعید ثنا سُفیَنُ ثنا سَلْمُ بْنُ عبد الرَّحمنِ عنْ ابیْ زُرْعۃ بن عَمرِ وبْنِ جریْرٍعنْ اَبیْ ھُرَیْرۃَ عنِ النّبیِّ صلَّی اللہُ علیْہِ وسلَّمَ انَّہُ کَرِہَ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ ھٰذَاحدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوَاہُ شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَثْعَمِیِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ نَحْوَہٗ وَاَبُوْ زُرْعَۃَ بْنُ عَمْرِ وبْنِ جَرِیْرٍ اسْمُہٗ ھَرِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ الرَّازِیُّ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِیْ اِبْرَاھِیْمُ النَّخَعِیُّ اِذَا حَدَّثْتَنِیْ فَحَدِّثْنِیْ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ فَاِنَّہٗ حَدَّثَنِیْ مَرَّۃً بِحَدِیْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ بِسِنِیْنَ فَمَااَخْرَمَ مِنْہُ حَرْفًا.

۱۱۳۹ . باب ناپسندیدہ گھوڑے

۱۷۵۲ . حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے گھوڑے کو پسند نہیں کرتے تھے جس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں پر سفیدی ہو یا دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ پر سفیدی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبداللہ بن یزید خشعمی سے وہ ابوزرعہ سے، وروہ ابوہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابوزرعہ، عمرو بن جریر کے بیٹے ہیں اور ان کا نام ھرم ہے۔ محمد بن حمید رازی، جریر سے اور وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا کہ جب تم مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابوزرعہ کی حدیث بیان کیا کرو۔ کیونکہ ان کا حافظہ اتنا قوی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ان سے ایک حدیث سنی اور پھر کئی برس کے بعد دوبارہ پوچھی تو انہوں نے حرف بہ حرف سنادی اور اس میں ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

۱۱۴۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرِّھَانِ

۱۷۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِیْرِ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَ زْرَقُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْرَی الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَیْلِ مِنَ الْحَفْیَآءِ اِلٰی ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ وَبَیْنَھُمَا سِتَّۃُ اَمْیَالٍ وَمَالَمْ یُضَمَّرْمِنَ الْخَیْلِ مِنْ ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَھُمَا مِیْلٌ وَکُنْتُ فِیْمَنْ اَجْرٰی فَوَثَبَ بِیْ فَرَسِیْ جِدَارًاوَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَعَائِشَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ

۱۷۵۴ . حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِیْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْخُفٍّ اَوْحَافِرٍ .

۱۱۴۰ : باب گھڑدوڑ

۱۷۵۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر[1] گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک گھڑ دوڑ کروائی جو تقریباً چھ میل کا فاصلہ تھا اور غیر مضمر گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ کروائی یہ ایک میل کا فاصلہ تھا۔ میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا چنانچہ میرا گھوڑا مجھے لیکر ایک دیوار پھلانگ گیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، جابرؓ، انسؓ، اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۵۴ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیروں، اونٹوں کی دوڑ اور گھوڑ دوڑ کے علاوہ کسی چیز کے مقابلہ پر انعام لینا جائز نہیں۔

---

[1] "مضمر" سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو خاص طور پر گھڑ دوڑ کے لیے تیار کئے گئے ہوں اور "غیر مضمر" سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو گھڑ دوڑ کے لیے تیار نہ کئے گئے ہوں

۱۱۴۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ تُنْزِى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

۱۷۵۵ . حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ سَالِمٍ اَبُوْ جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَّاْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَادُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى سُفْيٰنُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَهِمَ فِيْهِ الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيْحُ مَارَوٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۴۱: باب گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی کراہت

۱۷۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندۂ مامور تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں (اہل بیت کو) کسی چیز کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ باب تین چیزوں کا ضرور حکم دیا۔ ایک یہ کہ وضو اچھی طرح کریں دوسرا یہ کہ صدقہ نہ کھائیں اور تیسرا یہ کہ گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی جہضم سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حدیث ثوری غیر محفوظ ہے۔ اس میں ثوری نے وہم کیا ہے۔ صحیح حدیث وہی ہے جو اسمٰعیل بن علیہ عبدالوارث بن سعید، ابوجہضم سے وہ عبداللہ بن عبیداللہ بن عباسؓ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ

۱۷۵۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۴۲: باب فقراء مساکین سے دعائے خیر کرانا

۱۷۵۶: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مجھے اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو کیونکہ تم لوگوں کو رزق اور مدد کمزوروں ہی کی وجہ سے ملتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

۱۷۵۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ

۱۱۴۳: باب گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانا

۱۷۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان رفقاء کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، عائشہؓ، ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۴: بَابُ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

۱۱۴۴: باب جنگ کا امیر مقرر کرنا

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ اَبُوالْجَوَّابِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَاتَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ يَشِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّمِيْمَةَ.

۱۷۵۸: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر علی بن ابی طالبؓ اور دوسرے کا خالد بن ولیدؓ کو مقرر کیا اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علیؓ سب پر میر ہو نگے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر خالدؓ نے میرے ہاتھ آنحضرت ﷺ کو خط بھیجا، جس میں حضرت علیؓ کے اس فعل کا ذکر تھا۔ جب میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ کا چہرہ مبارک خط پڑھ کر متغیر ہوگیا پھر فرمایا! تم اس شخص میں کیا دیکھتے ہو جس سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ محبت کرتے اور وہ بھی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے؟ عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ کا طلبگار رہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف احوص بن جواب کی روایت سے جانتے ہیں ور "یشی ء بہ" کا مطلب چغلی کھانا ہے۔

۱۱۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِمَامِ

۱۱۴۵: باب امام کے بارے میں

۷۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ

۱۷۵۹: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو تم سب نگران ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ وہ آدمی جو لوگوں پر امیر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران وذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کے متعلق پوچھ جائے گا۔ سنو تم سب ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، انسؓ اور ابو

عن ابی بُردة عن ابی مُوسٰی عن النبیّ صلّی اللہُ علیہ وسلّم اخبر بی بذلک مُحمّدُ بنُ ابراھیم بن بشّار قال مُحمّدٌ ورواہٗ غیرُواحدٍ عن سفیان عن بُریدٍ عن ابی بُردۃ عن النّبیّ صلّی اللہُ علیہ وسلّم مُرسلا وھٰذا اَصحُّ قال مُحمّدٌ وَرَوی اِسحَاقُ بنُ اِبرَاھیم عَنْ مُعاذِ بنِ ھشَامٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللہَ سَائِلٌ کُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاہُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ ھٰذَا غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَاِنَّمَا الصَّحِیْحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً.

موسیٰ ؓ سے بھی روایات منقول ہیں ۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے جب کہ ابوموسیٰ ؓ اور انسؓ کی احادیث غیر محفوظ ہیں ۔ یہ حدیث ابراہیم بن بشار، ادی، سفیان سے وہ بریدہ سے وہ ابو بردہ سے ابوموسیٰ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں ۔ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم بن بشار نے سنائی ۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ کئی راوی سفیان سے اور وہ بریدہ بن ابوبردہؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے ۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ قتادہ سے وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس چیز کے متعلق پوچھے گا جس کا اسے نگران بنایا ۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ غیر محفوظ ہے ۔ صحیح روایت وہ ہے جسے معاذ بن ہشام اپنے والد سے وہ قتادہ سے اور وہ حسن سے مرسلاً نقل کرتے ہیں ۔

۱۱۴۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی طَاعَةِ الْاِمَامِ

۱۱۴۶ : باب امام کی اطاعت

۱۷۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثنا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَیْزَارِبْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ الْاَحْمَسِیَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَیْہِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِہٖ مِنْ تَحْتِ اِبْطِہٖ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی عَضَلَةِ عَضُدِہٖ تَرْتَجُّ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللہَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا مَا اَقَامَ لَکُمْ کِتَابَ اللہِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ اُمِّ حُصَیْنٍ.

۱۷۲۰ : حضرت ام حصین احمسیہ کہتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم کا خطبہ سنا ۔ آپؐ اپنی چادر کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹے ہوئے تھے ۔ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہؐ کے بازو کے پٹھے کو حرکت کرتے دیکھا ۔ فرمایا ! اے لوگو اللہ سے ڈرو اور اگر کسی حبشی کو بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے جو اگر چہ کن کٹا ہی کیوں نہ ہو تم لوگوں پر اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے ۔ بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق احکام جاری کرے ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عرباض بن ساریہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ام حصین سے منقول ہے ۔

۱۱۴۷ : بَابُ مَاجَآءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ

۱۱۴۷ : باب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں

۱۷۲۱ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثنا اللَّیْثُ عَنْ عُبَیْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ

۱۷۲۱ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے خواہ وہ اسے پسند کرے یا نہ

السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ عَلَيْهِ وَلاَ طَاعَةَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

پسند کرے۔ بشرطیکہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور اگر نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سننا واجب ہے۔ اور نہ ہی اطاعت کرنا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عمران بن حصینؓ اور حکم بن عمرو غفاریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

۱۱۴۸: باب جانوروں کو لڑانا اور چہرہ داغنا

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ.

۱۷۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُقَالُ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ قُطْبَةَ وَرَوٰى شَرِيْكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى وَرَوٰى اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ

۱۷۶۳: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث شریک، اعمش سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں ابو یحییٰ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو معاویہ نے بواسطہ اعمش اور مجاہد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۶۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا۔

۱۱۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهٗ

۱۱۴۹: باب بلوغ کی حد اور مال غنیمت میں حصہ دینا

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۷۶۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مجھے چودہ برس کی عمر میں ایک لشکر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد کے لئے) قبول نہ فرمایا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَابَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

پھر آئندہ سال بھی اس طرح ایک لشکر میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد کی) اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے پھر انہوں نے اپنے عمال کو لکھا کہ پندرہ سال کی عمر والوں کو مال غنیمت میں حصہ دیا جائے۔

۱۶۶۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدُّ مَابَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ حَدِيْثُ اِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۶۶۶: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ سے اسی کے مثل اسی کے ہم معنی لیکن اس میں صرف یہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: یہ لڑنے والوں اور نہ لڑنے والوں کے درمیان حد ہے اور اسحٰق بن یوسف کی حدیث سفیان ثوری کی حدیث سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۵۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

۱۱۵۰: باب شہید کا قرض

۱۶۶۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَ هٰذَا عَنْ سَعِيْدٍ

۱۶۶۷: حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا جہاد اور ایمان باللہ افضل ترین اعمال ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں جہاد میں قتل ہو جاؤں تو کیا میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اگر تم جہاد میں شہید ہو جاؤ اور تم صابر، ثواب کے طلبگار، آگے بڑھنے والے اور پیچھے نہ رہنے والے ہو تو۔ پھر فرمایا تم نے کیا کہا تھا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا اگر میں جہاد میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ تم صابر، ثواب کی نیت رکھنے والے یعنی خلوص دل رکھنے والے، آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے نہ ہو۔ ہاں البتہ قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔ جبرائیل نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ محمد بن جحشؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض راوی اسے سعید مقبری سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی سعید مقبری سے

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ سعید مقبری کی ابو ہریرہؓ سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۵۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ دَفْنِ الشُّهَدَآءِ

۱۱۵۱: باب شہداء کی تدفین

۱۶۷۸ : حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ احْفُرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَمَاتَ اَبِيْ فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَاَبُو الدَّهْمَاءِ اسْمُهُ قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ.

۱۶۷۸: حضرت ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ احد میں لگنے والے زخموں کی شکایت کی گئی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قبر کھودو اور اسے کشادہ کرو اور اچھی طرح صاف کرو۔ پھر دو، دو تین، تین کو ایک قبر میں دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ یاد اسے آگے رکھو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد بھی فوت ہوگئے تو انہیں دو آدمیوں کے آگے دفن کیا گیا۔ اس باب میں حضرت خبابؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان وغیرہ اسے ایوب سے وہ حمید بن ہلال سے وہ ہشام بن عامر سے وہ ابود ہماء سے نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام قرفہ بن بہیس ہے۔

۱۱۵۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَشُوْرَةِ

۱۱۵۲: باب مشورے کے بارے میں

۱۶۷۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيْئَ بِالْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاتَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَيُرْوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ مَشُوْرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۱۶۷۹: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر جب قیدیوں کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو اور پھر طویل قصہ ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوایوبؓ، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے زیادہ کسی کو مشورہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۱۵۳ : بَابُ مَاجَآءَ لَا تُفَادٰى جِيْفَةُ الْاَسِيْرِ

۱۱۵۳: باب کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے

۱۶۸۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ

۱۶۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکین نے چاہا کہ ایک مشرک کی لاش کو فدیہ دے کر لے لیں

ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ اَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ وَلٰكِنْ لَا يُعْرَفُ صَحِيْحُ حَدِيْثِهٖ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَلَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ فَقِيْهٌ وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الْاِسْنَادِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ فُقَهَاؤُنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شُبْرُمَةَ.

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیچنے سے انکار کردیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حکم کی روایت سے جانتے ہیں۔ حجاج بن ارطاۃ بھی یہ حدیث حکم سے ہی سے نقل کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو قابل احتجاج نہیں سمجھتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کی روایت کی توثیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کی صحیح اور ضعیف روایت میں امتیاز نہیں ہوسکتا اس لیے میں ان سے روایت نہیں کرتا۔ ابن ابی لیلیٰ فقیہ اور سچے ہیں لیکن اسناد میں وہم کر جاتے ہیں۔ نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے فقہاء ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں۔

۱۱۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

۱۱۵۴: باب جہاد سے فرار

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَبَاْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً يَعْنِيْ هُمْ فَرُّوْا مِنَ الْقِتَالِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَالْعَكَّارُ الَّذِيْ يَفِرُّ اِلٰى اِمَامِهٖ لِيَنْصُرَهُ لَيْسَ يُرِيْدُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ.

۱۷۷۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا لیکن ہم لوگ میدان جنگ میں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور جب مدینہ واپس آئے تو شرم کے مارے چھپتے پھرتے اور کہتے کہ ہم ہلاک ہوگئے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم بھگنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو (یعنی اپنے سردار سے مدد لینے کے بعد) اور میں تم لوگوں کو مدد فراہم کرنے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن ابوزیادہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ "فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً" کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوں۔ اور "بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ" عکار وہ شخص ہے جو حصول مدد کے لئے اپنے امام کیطرف بھاگ کھڑا ہو اس سے مراد لڑائی سے بھاگنا نہیں۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ

۱۷۷۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن میری پھوپی میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائیں۔ پس ایک شخص نے

جَاءَ تْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهُ فِيْ مَقَابِرِ نَافَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَا جِعِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا کہ مقتولوں کو ان کی مقتل میں واپس لے جاؤ اور وہیں دفن کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَلَقِّي الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ

۱۱۵۵: باب سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرنا

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَاَنَا غُلَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۷۳: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع تک آئے۔ میں اس وقت چھوٹا تھا اور لوگوں کے ساتھ ہی تھا۔

۱۱۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفَيْءِ

۱۱۵۶: باب مال فیٔ

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهٖ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَابَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۷۴: حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنونضیر کے اموال ان چیزوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو جنگ کے بغیر دیا تھا اور مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ۔ اس لیے یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا۔ اور آپ ﷺ نے اس میں سے اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچ نکال لیا اور باقی اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کی) تیاری کے لئے گھوڑوں اور ہتھیاروں پر خرچ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ اللِّبَاسِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ابوابِ لباس
جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۱۱۵۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَرِیْرِ وَالذَّھَبِ لِلرِّجَالِ

۱۷۷۵ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَالذَّھَبِ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِھِمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَلِیٍّ وَّعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَاُمِّ ھَانِیْءٍ وَاَنَسٍ وَّحُذَیْفَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ رَیْحَانَۃَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ ھِشَامٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ خَطَبَ بِالْجَابِیَۃِ فَقَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اُصْبُعَیْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْاَرْبَعٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۱۵۷: باب مردوں کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے

۱۷۷۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا پہننا حرام کردیا گیا ہے۔ البتہ عورتوں کے لئے حلال ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عقبہ بن عامرؓ، ام ہانیؓ، انسؓ، حذیفہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عمران بن حصینؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، جابرؓ، ابوریحانہؓ، ابن عمرؓ اور براءؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۷۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی کپڑے سے منع فرمایا لیکن دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر جائز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۸ : بَابُ مَاجَآءَ الرُّخْصَۃِ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ فِی الْحَرْبِ

۱۷۷۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا ھَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَکَیَا الْقَمْلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ لَھُمَا

۱۱۵۸: باب ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننا

۱۷۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ سے جوئیں پڑنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو ریشم کی قمیص پہننے کی

فرخص لهما في قمص الحرير قال ورأيته عليهما هذا حديث حسن صحيح

اجازت دی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں کو یہ کُرتے پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۹: بَابٌ

۱۱۵۹: باب

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ فَبَكٰى وَقَالَ اِنَّكَ لَشَبِيْهٌ بِسَعْدٍ وَاَنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلَ وَاِنَّهُ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْقَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُوْنَهَا فَقَالُوْا مَارَاَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۷۸: حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کہتے ہیں کہ انس بن مالکؓ تشریف لائے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں واقد بن عمرو ہوں حضرت انسؓ رونے لگے اور فرمایا تمہاری شکل سعدؓ سے ملتی ہے اور وہ بہت بڑے لوگوں میں سے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ بھیجی جس پر سونے کا کام ہوا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا اور منبر پر تشریف لائے، تو لوگ اسے چھونے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے آج تک ایسا کپڑا نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ اس پر تعجب کرتے ہو۔ حضرت سعدؓ کے جنتی رومال اس سے اچھے ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

۱۱۶۰: باب مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننے کی اجازت

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَارَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِيْ رِمْثَةَ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۷۷۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے شخص کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک شانوں تک تھے اور شانے چوڑے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد نہ چھوٹا تھا اور نہ لمبا۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، ابورمثہ اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

۱۱۶۱: باب مردوں کیلئے کُسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ

۱۷۸۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ اِبْرَاهِيم ... بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لُبْسِ الْفِرَآءِ

۱۱۶۲: باب پوستین پہننا

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَاعَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى سُفْيٰنُ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهٗ وَكَاَنَّ الْحَدِيْثَ الْمَوْقُوْفَ اَصَحُّ.

۱۷۸۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور پوستین کے بارے میں پوچھا گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال اور حرام وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال یا حرام کیا ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ معاف ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اس سند سے جانتے ہیں۔ سفیان وغیرہ بھی سلیمان تیمی سے وہ ابوعثمان سے اور وہ سلمان سے موقوفاً نقل کرتے ہیں یعنی انہی کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب اسلام میں یہ بات نہ صرف جائز ہے بلکہ مطلوب ہے کہ مسلمان اللہ کی پیدا کردہ زینت پوشاک اور نفیس لباس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی وضع قطع اور شکل وصورت میں حسن پیدا کرے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اسلام نے مرد وعورت کے لئے کچھ دائرے بیان کئے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔ (۱) مردوں پر سونا اور ریشم حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ عورت کے لئے سونا پہننا حلال ہے۔ استثنائی صورت میں اگر کوئی بیماری آدمی کو لاحق ہو تو ریشم استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً خارش اور جوؤں کا ہونا وغیرہ اور بغیر عذر کے دو تین انگلیوں کے برابر پہننا جائز ہے جبکہ اس سے زائد حرام ہے۔ (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ دھاری دار جوڑا استعمال کیا ہے۔ (۳) کسم اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

۱۱۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

۱۱۶۳: باب دباغت کے بعد مردار جانور کی کھال

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بکری مرگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرمایا تم اس کا چمڑا اتار کر دباغت کیوں نہیں

وَسَلَّمَ لِاَهْلِهَا اَلَّا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُصَحِّحُ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَقَالَ احْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

دے دیتے تاکہ اس سے نفع حاصل کرو۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن محبقؓ، میمونہؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے اور ابن عباسؓ سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے بواسطہ میمونہؓ اور سودہؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت بلا واسطہ اور بواسطہ حضرت میمونہؓ دونوں کو صحیح قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے حضرت ابن عباسؓ نے بواسطہ میمونہؓ روایت کی ہو اور ہوسکتا ہے۔ بلاواسطہ روایت کیا ہو۔ اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ احمدؒ اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ جُلُوْدِالْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ فَقَدْ طَهُرَتْ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ اِلَّا الْكَلْبَ وَ الْخِنْزِيْرَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ جُلُوْدَ السِّبَاعِ وَشَدَّدُوْا فِيْ لُبْسِهَا وَالصَّلٰوةِ فِيْهَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اَيُّمَااِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ جِلْدَمَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ هٰكَذَا فَسَّرَهُ النَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ وَقَالَ اِنَّمَا يُقَالُ اْلاِهَابُ لِجِلْدِ مَايُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَالْحُمَيْدِيُّ الصَّلٰوةَ فِيْ جُلُوْدِالسِّبَاعِ.

۱۷۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہوگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ مردار کا چمڑا دباغت دیا جائے تو پاک ہوجاتا ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کتے اور خنزیر کے چمڑے کے علاوہ ہر دباغت دیا ہوا چمڑا پاک ہے۔ بعض صحابہؓ اور دیگر اہل علم نے درندوں کے چمڑوں کو ناپسند کیا ہے اور انکے پہننے نیز ان میں نماز پڑھنے کے معاملے میں سختی برتی ہے۔ اسحٰق بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کے ارشاد کا مطلب ہے کہ وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے چمڑے دباغت سے پاک ہوجاتے ہیں۔ نضر بن شمیل نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے اور فرمایا ''اہاب'' سے مراد ان جانوروں کے چمڑے ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ابن مبارکؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ اور حمیدیؒ نے بھی درندوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

۱۳۸۴ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لکھا کہ مردار کی کھال یا

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَیْمٍ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لاَ تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَةِ بِاِهَابٍ وَلاَ عَصَبٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَیُرْوٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُکَیْمٍ عَنْ اَشْیَاخٍ لَهُ هٰذَا الْحَدِیْثُ وَلَیْسَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُکَیْمٍ اَنَّهُ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِشَهْرَیْنِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ کَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ یَذْهَبُ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ لِمَا ذُکِرَ فِیْهِ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِشَهْرَیْنِ وَکَانَ یَقُوْلُ هٰذَا اٰخِرَ اَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ تَرَکَ اَحْمَدُ هٰذَا الْحَدِیْثَ لِمَا اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِهٖ حَیْثُ رَوٰی بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُکَیْمٍ عَنْ اَشْیَاخٍ مِنْ جُهَیْنَةَ.

اس کے پٹھوں سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے کئی شیوخ کے واسطے سے منقول ہے۔ اکثر علماء کا اس حدیث پر عمل نہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ قبل آپ ﷺ کا خط پہنچا... الخ۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام احمد بن حسنؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبلؒ اس حدیث کے قائل تھے یعنی مردار کی کھال کے استعمال سے منع فرماتے تھے کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ کی وفات سے دو ماہ پہلے کا ذکر ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا آخری حکم تھا پھر امام احمدؒ نے اس کی سند میں اضطراب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا۔ کیونکہ بعض نے اس کو عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اور ان کے شیوخ کے واسطہ سے جہینہ سے روایت کیا ہے۔

خلاصۃ الابواب: مردار کی کھال، سینگ اور ہڈی اور بال سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ مطلوب ہے کیونکہ قابل استفادہ چیز کو ضائع کرنا جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مردار کی کھال کو پاک کرنے کا طریقہ بتلایا ہے یعنی دباغت کرنا۔

۱۱۶۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ جَرِّ الْاِزَارِ

۱۷۸۵ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ وَزَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ کُلُّهُمْ یُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ یَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُیَلاَءَ وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَوُهَیْبِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۱۶۴: باب کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت کے بارے میں

۱۷۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جو تکبر سے اپنا کپڑا (یعنی شلوار یا تہبند کو) ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے۔ اس باب میں حضرت حذیفہؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، سمرہؓ، ابوذرؓ، عائشہؓ، اور وہیب بن مغفلؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ذُیُوْلِ النِّسَآءِ

۱۷۸۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ

۱۱۶۵: باب عورتوں کے دامن کی لمبائی

۱۷۸۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْحَدِيْثِ رُخْصَةٌ لِلنِّسَآءِ فِيْ جَرِّ الْاِزَارِ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ اَسْتَرَ لَهُنَّ.

فرمایا جوشخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک بالشت لٹکا کر رکھیں۔ انہوں عرض کیا اس صورت میں ان کے قدم کھل جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پھر ایک ہاتھ تک لٹکا سکتی ہیں اس سے زیدہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث میں عورتوں کو کپڑا لٹکانے کی (یعنی ٹخنوں کے نیچے رکھنے کی) اجازت ہے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ ہے۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

۱۷۸۷: حضرت ام الحسنؒ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو لیے ان کے نطاق میں سے ایک بالشت کی مقدار نیچے لٹکانے کو جائز رکھا۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن سلمہؓ سے وہ علی بن زید سے وہ حسن سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔

۱۱۶۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لُبْسِ الصُّوْفِ

۱۱۶۶: باب اون کا لباس پہننا

۱۷۸۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۸۸: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک صوف کی موٹی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں وفات پائی۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلٰى مُوْسٰى يَوْمَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ كِسَاءُ صُوْفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ وَكُمَّةُ صُوْفٍ وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ وَحُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْاَعْرَجُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْاَعْرَجُ الْمَكِّيُّ

۱۷۸۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام ہونیکا شرف بخشا اس روز ان کے جسم پر ایک اون کی چادر، ایک اون کا جبہ اونی ٹوپی اور اونی شلوار تھی اور آپ کے پاؤں کی جوتیں مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمید اعرج کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ علی اعرج کے بیٹے ہیں اور منکر الحدیث ہیں جبکہ حمید بن قیس اعرج مکی جو مجاہد کے

صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَةٌ اَلْكُمَةُ اَلْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِيْرَةُ

ساتھی ہیں ثقہ ہیں۔ ''الکمۃ'' چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

١١٦٧ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَآءِ

١١٦٧: باب سیاہ عمامہ

١٧٩٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرُكَانَةَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٧٩٠: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن حریثؓ، ابن عباسؓ اور رکانہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔

١٧٩١ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ حَدِيْثُ عَلِيٍّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهِ.

١٧٩١: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اور عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم اور سالم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ لیکن یہ سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

خلاصۃ الابواب: مردوں کے لئے پاجامہ یا چادر ٹخنوں سے لٹکانا حرام ہے جبکہ عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنا دامن مبالغہ کے ساتھ نیچے لٹکائیں۔ (۲) آپ ﷺ نے ہر قسم کی پگڑی باندھی عموماً آپ ﷺ سفید اور سیاہ عمامہ استعمال کرتے تھے۔

١١٦٨ بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

١١٦٨: باب سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے

١٧٩٢ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٧٩٢: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، ریشم کے کپڑے پہننے، رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧٩٣ : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ ثَنَا حَفْصٌ

١٧٩٣: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع

اللَّيْثِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ ثَنَا اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عمران حسن صحیح ہے۔ ابو تیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۱۱۶۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

۱۷۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۱۶۹: باب چاندی کی انگوٹھی

۱۷۹۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اسکا نگینہ حبشی (یعنی جزع یا عقیق سے) تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ہریرۃؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۰: بَابُ مَاجَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۱۷۰: باب چاندی کے نگینے

۱۷۹۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِيْنِ

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهِ فِيْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِيْ يَمِيْنِيْ ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ اَنَّهُ تَخَتَّمَ فِيْ يَمِيْنِهِ.

۱۱۷۱: باب دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

۱۷۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر دائیں ہاتھ میں پہنی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا میں نے یہ انگوٹھی اپنے داہنے ہاتھ میں پہنی تھی پھر آپ صلی علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا۔ لہٰذا لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ) نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، عبداللہ بن جعفرؓ، ابن عباسؓ، عائشہ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث نافع سے بواسطہ ابن عمرؓ بھی اسی سند سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا ذکر نہیں۔

۱۷۹۷ : حدّثنا محمّد بن حميد الرّازيّ ثنا جرير عن محمّد بن اسحق عن الصّلت بن عبد الله بن نوفل قال رأيت ابن عبّاس تختم في يمينه ولا اخاله الّا قال رأيت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يتختّم في يمينه قال محمّد بن اسمعيل حديث محمّد بن اسحق عن الصّلت بن عبد الله بن نوفل حديث حسن صحيح.

۱۷۹۷ حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہم کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحٰق کی صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِ هِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۹۸: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الباب.

۱۷۹۹: حضرت حماد بن سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن ابی رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفرؓ کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: چاندی کی انگوٹھی استعمال کرنا درست ہے (۱) انگوٹھی دونوں ہاتھوں میں سے پہننا درست ہے خواہ دائیں ہاتھ میں ہو یا بائیں میں۔ البتہ آپ ﷺ نے نقش کروانا ناپسند فرمایا ہے۔

۱۱۷۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ نَقْشِ الْخَاتَمِ

۱۱۷۲: باب انگوٹھی پر کچھ نقش کرانا

۱۸۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ واحدٍ قَالُوْاثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثَنِي اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ وفي الْبَاب عن ابْنِ عُمرحديثُ انسٍ حديثٌ حسنٌ صحيحٌ غريبٌ.

۱۸۰۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین سطریں نقش تھیں ایک میں ''محمد'' (ﷺ) دوسری میں ''رسول'' اور تیسری میں ''اللہ'' لکھا ہوا تھا۔ محمد بن یحییٰ یہ حدیث نقل کرتے ہوئے تین سطروں کے الفاظ ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۰۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثنا عَبْدُ

۱۸۰۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَاتَنْقُشُوْا عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ نَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلٰى خَاتَمِهٖ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوا کر اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کرائے اور فرمایا انگوٹھی پر نقش نہ کرایا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نقش سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں پر ''محمد رسول اللہ'' نقش نہ کرایا کرو۔

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصُّوْرَةِ

۱۱۷۳: باب تصویر کے بارے میں

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يُّصْنَعَ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۰۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویر رکھنے اور اسے بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ نَفْسِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۰۴: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ کہتے ہیں کہ وہ ابوطلحہ انصاریؓ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو ان کے پاس سہل بن حنیفؓ بھی موجود تھے۔ پھر ابوطلحہؓ نے ایک شخص کو بلایا اور کہا کہ نیچے سے چادر نکال لو۔ سہل نے پوچھا کیوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے کہ اس میں تصویریں ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ سہل نے کہا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کپڑے میں نقش ہوں ان کی اجازت ہے۔ ابوطلحہ نے فرمایا ہاں صحیح ہے لیکن میرے نزدیک یہ زیادہ فرحت بخش ہے (یعنی یہ تقویٰ ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

۱۱۷۴: باب تصویر بنانے والوں کے بارے میں

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۸۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تصویر بنائی اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن)

عليه وسلم من صوّر صُورةً عذّبه اللهُ حتّى ينفخ فيها يعني الرّوح وليس بنافخ فيها ومن استمع الى حديث قوم وهم يفرّون منه صبّ في اذنه الآنك يوم القيمة وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابي هريرة وابي جحيفة وعائشة وابن عمر حديث ابن عباس حديث حسن صحيح.

سے اس وقت تک عذاب میں مبتلا رکھے گا جب تک وہ اس میں روح نہیں ڈالے گا اور وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا۔ اور جو شخص کسی قوم کی باتیں چھپ کر سنے اور وہ لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ابوہریرہؓ، ابوجحیفہؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخِضَابِ

۱۱۷۵: باب خضاب کے بارے میں

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِي ذَرٍّ وَاَنَسٍ وَاَبِي رِمْثَةَ وَالْجَهْدَمَةِ وَاَبِي الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِي جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑھاپے کو بدلو (یعنی خضاب لگا کر سفید بالوں کی سفیدی ختم کر دو) اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ اس باب میں حضرت زبیرؓ سے، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابوذرؓ، انسؓ، ابورمثہؓ، جہدمہؓ، ابوطفیلؓ، جابرؓ بن سمرہؓ، ابوجحیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ابوہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا الْمُبَارَكُ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَاغُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ.

۱۸۰۷: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو تبدیل کرنے کی بہترین چیز مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابواسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۱۱۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

۱۱۷۶: باب لمبے بال رکھنا

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ

۱۸۰۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے نہ زیادہ لمبے اور نہ پستہ قد۔ جسم خوبصورت اور رنگ گندمی تھا۔ آپؐ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اور جب آپؐ چلتے تو گویا کہ بلندی سے پستی کی طرف اتر رہے ہیں (یعنی آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا)۔ اس باب میں حضرت عائشہ، براءؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ،

حُجْرٍ وَجَابِرٍ وَاُمِّ هَانِي ءٍ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ۔

١٨٠٩ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ هٰذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَاِنَّمَا ذَكَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزِّنَادِ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ۔[1]

وائل حجر، جابرؓ و ام ھانیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث انسؓ اس سند یعنی حمید کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

١٨٠٩: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی لو سے نیچے تک تھے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے لیکن ان احادیث میں بالوں کے متعلق یہ الفاظ مذکور نہیں۔ یہ الفاظ صرف عبدالرحمن بن ابوزناد نے نقل کئے ہیں اور یہ ثقہ حافظ ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (١) جاندار اشیاء کی تصویر سازی کی ممانعت اور قیامت والے دن اس پر شدید وعید بیان فرمائی ہے۔ جاندار اشیاء کی تصاویر کو گھروں میں رکھنے کی ممانعت جبکہ درخت، شجر، پہاڑ، دریا وغیرہ کی تصاویر وغیرہ بنائی جا سکتی ہیں مگر ان کو ایسے راستے پر نہ لگایا جائے جہاں یہ نمازی کو نماز میں خلل پیدا کریں (٢) بالوں کو ہر قسم کا رنگ دینا جائز ہے سوائے سیاہ رنگ کے اور بال کانوں کی لو تک یا اس سے نیچے تک رکھنا جائز ہے۔

١١٧٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

١٨١٠ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

١٨١١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ۔

١١٧٧: باب روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

١٨١٠: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

١٨١١: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے اس کی مثل یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

١١٧٨: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِكْتِحَالِ

١٨١٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا

١١٧٨: باب سرمہ لگانا

١٨١٢: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اثمد کا سرمہ لگایا کرو یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ

---

[1] اثمد ایک سرمہ کا نام ہے جو اصفہان میں پایا جاتا ہے (مترجم)

بِـا لْاِثْـمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلاثَةً فِيْ هٰذِهِ وَثَلاثَةً فِيْ هٰذِهِ

نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ ﷺ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لا نَعْرِفُهُ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ ابْنِ مَنْصُوْرٍ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

۱۸۱۳: علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ بھی یزید بن ہارون سے اور وہ عباد بن منصور سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو اس لفظ سے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ضرور اثمد کا سرمہ استعمال کیا کرو اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور پلکوں کے بال اُگتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: بالوں میں کنگھی کرنے میں اعتدال اختیار کیا جائے۔ (۲) سرمہ لگانے کی ترغیب دی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ کا طریقہ کہ آپ ﷺ تین تین مرتبہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ سرمے کے فوائد کہ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

۱۱۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَآءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۱۷۹: باب صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی ممانعت کے بارے میں

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں سے منع فرمایا۔ ایک صماء اور دوسرے یہ کہ کوئی آدمی دونوں زانوؤں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑا اپنی پیٹھ کی طرف لاتے ہوئے اس طرح باندھے کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

(یعنی ایک چادر سے کراسے کندھوں پر ڈالا جائے اور پھر دائیں کونے کو بائیں کندھے اور بائیں کو دائیں کندھے پر ڈال دیا جائے اور دونوں ہاتھ بھی اس میں لپیٹے ہوئے ہوں)

۱۱۸۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

۱۸۱۵ : حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِی اللِّثَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ .

۱۱۸۰: باب مصنوعی بال جوڑنے کے بارے میں

۱۸۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ دوسرے بال لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے یا گدوانے والی سب پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا مسوڑوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، معقل بن یسارؓ، ابن عباسؓ اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۱۸۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ

۱۸۱۶ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِیُّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ نَحْوَهٗ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

۱۱۸۱: باب ریشمی زین پوشی کی ممانعت

۱۸۱۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوشی[1] پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اشعث بن ابی شعثاء سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

خلاصة الابواب: اسلام کی نظر میں لباس سے دو چیزیں مقصود ہیں، ایک ستر عورت اور دوسرا زینت۔ اسلام نے مسلمان پر یہ واجب کیا ہے کہ وہ اپنے جسم کے پوشیدہ اعضاء کو جنہیں ایک مہذب انسان فطری طور پر کھولنے میں شرم محسوس کرتا ہے چھپائے۔ اس باب میں ایسے ہی دو لباس مذکور ہیں ایک صماء۔ دوسرا احتباء۔ چونکہ یہ لباس مکمل ستر پوشی نہیں کرتے لہٰذا ان کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۲) عورت کا دوسرے بالوں کو جوڑ کر زینت کرنا بھی حرام ہے خواہ بال اصلی ہوں یا نقلی۔ ہمارے معاشرے میں آج کل عورت اور مرد کثرت سے یہ فعل انجام دیتے ہیں اور بیوٹی پارلر اس معاملے میں ان کی معاونت کرتے ہیں۔ مرد حضرات وگ استعمال کرتے ہیں جبکہ عورتوں کو گویا اس معاملے میں خاص تنبیہ ہے کہ وہ فیشن کے معاملے میں مردوں سے زیادہ حریص ہوتی ہیں۔ (۳) ریشمی زین پوشی پر سوار ہونے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۱۱۸۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۸۲: باب نبی اکرم ﷺ کا بستر مبارک

۱۸۱۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ

۱۸۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

[1] زین پوشی اس کپڑے کو کہتے ہیں جو زین کے اوپر ڈال جاتا ہے (مترجم)

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمٌ حَشْوُهُ لِيْفٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ.

اللہ ﷺ جس بستر پر سویا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس باب میں حضرت حفصہؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۸۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقُمُصِ

۱۱۸۳: باب قمیص کے بارے میں

۱۸۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهٖ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدِيْثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَصَحُّ وَاِنَّمَا يُذْكَرُ فِيْهِ اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ اُمِّهٖ.

۱۸۱۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لباسوں میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد المؤمن بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور یہ مَرْوَزی ہیں۔ بعض حضرات نے اس حدیث کو ابوتمیلہ سے وہ عبدالمؤمن خالد سے وہ عبداللہ بن بریدہ سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ سے ابن بریدہ کی روایت (بواسطہ والدہ) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابوتمیلہ اپنی والدہ کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۸۱۹ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ.

۱۸۱۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباسوں میں کرتہ زیادہ پسند تھا۔

۱۸۲۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ.

۱۸۲۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس کرتہ تھا۔

۱۸۲۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَاَبِمَيَامِنِهٖ

۱۸۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا فرماتے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبہ سے اسی سند سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں جبکہ عبدالصمد کی حدیث مرفوع ہے۔

وَقَدْرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْ وَاِنَّمَا رَفَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَامُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ ابْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۲۲: حضرت اسماء بنت یزید السکنی انصاری رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بازو کلائی تک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۴: بَابُ مَايَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

۱۱۸۴: باب نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عَمَامَةً اَوْقَمِيْصًا اَوْرِدَآءً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهُ وَ خَيْرَمَاصُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّمَا صُنِعَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهُ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۲۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ یا قمیص یا تہبند اور پھر فرماتے "اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے لہٰذا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس بھلائی کیلئے یہ بنایا گیا ہے اس کا طلبگار ہوں اور اس کے شر اور جس شر کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔ اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں) اس باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ہشام بھی قاسم بن مالک مزنی سے اور وہ جریری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۸۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لُبْسِ الْجُبَّةِ

۱۱۸۵: باب جبہ پہننا

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۲۴: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَهْدٰى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَاحَتّٰى تَخَرَّقَا لَايَدْرِيْ

۱۸۲۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ دحیہ کلبی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موزے پیش کیے اور آپؐ نے انہیں پہنا۔ اسرائیل جابر سے اور وہ عامر سے نقل کرتے ہیں کہ موزوں کے ساتھ جبہ بھی تھا۔ آپؐ نے یہ دونوں چیزیں پہنیں یہاں تک کہ وہ پھٹ گئیں۔ آپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِيٌّ هُمَا اَمْ لَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْاِسْحَاقَ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا عَنِ الشَّعْبِيِّ هُوَاَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ هُوَاَخُوْاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

کسی ذبح کیے ہوئے جانور سے تھے یا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو اسحٰق جنہوں نے یہ حدیث شعبی سے روایت کی، ابو اسحٰق شیبانی ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے۔ سلیمان بن عیاش، ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

۱۱۸۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شَدِّ الْاَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

۱۱۸۶: باب دانتوں پر سونا چڑھانا

۱۸۲۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيْدِ وَاَبُوْسَعْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ اُصِيْبَ اَنْفِيْ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًامِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيَّ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ اَنْفًامِنْ ذَهَبٍ.

۱۸۲۶: حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ زمانہ جاہلیت میں کلاب کی جنگ کے موقع پر میری ناک کٹ گئی۔ میں نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن اس میں بدبو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک بنانے کا حکم دیا۔

۱۸۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ بْنُ بَدْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ وَقَدْ رَوٰى سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي الْاَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ سَلْمُ بْنُ زَرِيْنٍ وَهُوَ وَهْمٌ وَزَرِيْرٌ اَصَحُّ وَ قَدْرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ شَدُّوْااَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لَهُمْ.

۱۸۲۷: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے اس روایت کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرحمٰن بن طرفہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ سلمہ بن زریر بھی عبدالرحمن بن طرفہ سے ابوالاشہب ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن مہدی انہیں سلم بن زرین کہتے ہیں۔ لیکن یہ وہم ہے اور صحیح زریر ہی ہے۔ متعدد اہل علم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے جڑوائے۔ اس حدیث میں ان کیلئے دلیل ہے۔

خلاصة الابواب : حضور اکرم ﷺ کے بستر مبارک کی کیفیت کہ وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی (۲) آپ ﷺ کو قمیص بہت پسند تھی، نیز آپ ﷺ کرتہ کو بھی پسند فرماتے اور اس کو پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرتے۔ (۳) آپ ﷺ نے موزے، جبہ وغیرہ استعمال کیے (۴) دانت، ناک وغیرہ اگر ٹوٹ جائیں تو دوسرے بنوائے جا سکتے ہیں۔ سونے کے دانت اور ناک بنانا بھی جائز ہے۔

۱۱۸۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

۱۱۸۷: باب درندوں کی کھال استعمال کرنا

۱۸۲۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ

۱۸۲۸: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال

عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ.

بچھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ غَيْرَ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ.

۱۸۲۹: حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ ہم سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے جس نے ابو الملیح کے والد کا واسطہ ذکر کیا ہو۔

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۸۳۰: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِى نَعْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۸۸: باب نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ.

۱۸۳۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین مبارک کے دو تسمے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا قِبَالَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳۲: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان میں دو، دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْمَشْىِ فِى النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۱۸۹: باب ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَثَنَا الْاَنْصَارِىُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِىْ اَحَدُكُمْ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْلِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ.

۱۸۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِىُّ اَخْبَرَنَا

۱۸۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الْحَارِثُ ابْنُ نَبْهَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَآئِمٌ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ رَوٰی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّكِلَا الْحَدِیْثَیْنِ لَا یَصِحُّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ لَیْسَ عِنْدَ هُمْ بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِیْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَصْلًا.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبیداللہ بن عمرو الرقی نے یہ حدیث معمر سے وہ قتادہ سے اور وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں لیکن محدثین کے نزدیک یہ دونوں حدیثین صحیح نہیں۔ کیونکہ حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔ جبکہ قتادہ کی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِیُّ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الرَّقِّیُّ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَآئِمٌ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ وَلَا یَصِحُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ وَلَا حَدِیْثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

۱۸۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے فرمایا یہ حدیث صحیح نہیں اور معمر کی روایت بواسطہ ابوعمار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح نہیں۔

۱۱۹۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۱۹۰: باب ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِیُّ كُوْفِیٌّ ثَنَا هُرَیْمٌ وَهُوَ ابْنُ سُفْیَانَ الْبَجَلِیُّ عَنْ لَیْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ.

۱۸۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چپل پہن کر بھی چلا کرتے تھے۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰكَذَا رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَوْقُوْفًا وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۸۳۷: حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی اسے عبدالرحمٰن بن قاسم سے موقوفاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۱۹۱: بَابُ مَاجَاءَ بِاَیِّ رَجُلٍ

۱۱۹۱: باب پہلے

يُبْدَأُ اِذَا انْتَعَلَ

۱۸۳۸ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَ اْبِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَ اْبِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کس پاؤں میں جوتا پہنے

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے۔ پس چاہیے کہ پہنتے ہوئے دایاں اور اتارتے ہوئے بایاں پہلے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: درندے کی کھال استعمال کرنے کی ممانعت۔ (۲) آپ ﷺ کے نعلین کی کیفیت کہ آپ ﷺ تسے والے نعلین استعمال فرماتے تھے۔ (۳) ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے جبکہ آپ ﷺ ہی سے ایک چپل پہن کر چلنا بھی ثابت ہے (۴) جوتا پہننے کے آداب کہ دائیں طرف سے ابتداء کرتے اور اتارتے وقت بائیں پاؤں سے جوتا پہلے اتارتے۔

۱۱۹۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْقِيْعِ الثَّوْبِ

۱۸۳۹ : حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ مُوْسٰی ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ اَبُوْيَحْيَی الْحِمَّانِیُّ قَالَا ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَ مُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ صَالِحُ بْنُ اَبِیْ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَ صَالِحُ بْنُ اَبِیْ حَسَّانَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ ثِقَةٌ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اِيَّاكِ وَ مُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ هُوَ نَحْوُ مَارُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَاٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا يَزْدَرِیَ نِعْمَةَ اللّٰهِ وَيُرْوٰی عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ الْاَغْنِيَآءَ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا اَكْثَرَ هَمًّا مِنِّیْ اَرٰی دَابَّةً خَيْرًا مِنْ دَابَّتِیْ وَثَوْبًا خَيْرًا مِنْ ثَوْبِیْ

۱۱۹۲: باب کپڑوں میں پیوند لگانا

۱۸۳۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اگر تم (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے دنیا توشۂ سفر کے بقدر ہی کافی ہے اور ہاں امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پہننا نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگالو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں اور امام بخاریؒ انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ صالح بن ابی حسان جن سے ابن ابی ذئب احادیث نقل کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔ ''اِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ'' کا مطلب حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول اس حدیث کی طرح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو شخص اپنے سے بہتر صورت یا زیادہ مالدار کی طرف دیکھے تو اسے اپنے سے کمتر آدمی کو دیکھنا چاہیے جس پر اسے فضیلت دی گئی یقیناً اس سے اسکی نظر میں اللہ کی نعمت حقیر نہیں ہوگی۔ عون بن عبداللہ سے بھی منقول ہے کہ میں نے مالداروں کی صحبت اختیار کی تو اپنے سے زیادہ غمگین کو نہیں دیکھا۔ کیونکہ ان کی سواری میری سواری سے بہتر اور ان کے کپڑے میرے کپڑوں سے بہتر ہوتے تھے۔ پھر جب میں فقراء کی

وَصحِبْتُ الْفُقَرَآءَ فَاسْتَرَحْتُ.

صحبت اختیار کی تو مجھے راحت حاصل ہوئی۔

۱۱۹۳: بَابٌ

۱۱۹۳: باب

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَآئِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۴۰: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار گیسو مبارک (گندھے ہوئے) تھے۔

۱۸۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ ضَفَآئِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ مَكِّيٌّ وَاَبُوْ نَجِيْحٍ اسْمُهٗ يَسَارٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمَاعًا عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ.

۱۸۴۱: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار گندھے ہوئے گیسو مبارک تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبداللہ بن ابونجیح مکی ہیں۔ ابونجیح کا نام یسار ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مجاہد کے سماع کا مجھے علم نہیں۔

۱۱۹۴: بَابٌ

۱۱۹۴: باب

۱۸۴۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيَّ يَقُوْلُ كَانَتْ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ بَصْرِيٌّ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ بُطْحٌ يَعْنِیْ وَاسِعَةً.

۱۸۴۲: حضرت ابو کبشہ انماریؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی ٹوپیاں سروں سے ملی ہوئی تھیں (اونچی نہیں تھیں) یہ حدیث منکر ہے۔ عبداللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ "بطح" کے معنیٰ کشادہ کے ہیں۔

۱۱۹۵: بَابٌ

۱۱۹۵: باب

۱۸۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْسَاقِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْكَعْبَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ.

۱۸۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا سخت حصہ پکڑ کر فرمایا تہبند کی یہ جگہ ہے۔ اگر نہ مانے تو تھوڑا سا نیچے، یہ بھی نہ ہو تو تہبند کا ٹخنوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو ابواسحٰق سے روایت کیا ہے۔

۱۸۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِیْ

۱۸۴۴: حضرت ابوجعفر بن محمد بن رکانہ اپنے والد سے نقل

الْحَسَنِ الْعَسْقَلانِيّ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فَرْقَ مَابَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلانِسِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلاَ نَعْرِفُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلاَنِيَّ وَلاَ ابْنَ رُكَانَةَ.

کرتے ہیں کہ رکانہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان صرف ٹوپیوں پر عمامہ باندھنے کا فرق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسکی سند قوی نہیں۔ ابوحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں جانتے۔

۱۱۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْخَاتَمِ مِنَ الْحَدِيْدِ وَالصُّفْرِ

۱۱۹۶: باب لوہے اور پیتل کی انگوٹھی

۱۸۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَاَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَآءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ ثُمَّ اَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلاَ تُتِمَّهُ مِثْقَالاً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنٰى اَبَا طَيْبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ.

۱۸۴۵: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کی انگلی میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھوں میں اہل دوزخ کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ دوبارہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تم سے بتوں کی بو پا رہا ہوں۔ پس جب وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا تو کسی چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا چاندی کی اور وہ بھی ایک مثقال سے کم ہو۔ یہ حدیث غریب ہے عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور یہ مروزی ہیں۔

۱۱۹۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ

۱۱۹۷: باب ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت

۱۸۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَاَنْ اَلْبَسَ خَاتَمِىْ فِىْ هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَابْنُ اَبِىْ مُوْسٰى وَاسْمُهُ عَامِرٌ.

۱۸۴۶: حضرت ابن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑا پہننے، سرخ زین پوش پر سوار ہونے اور شہادت یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی موسیٰ سے ابوبردہ بن موسیٰ مراد ہیں اور ان کا نام عامر ہے۔

۱۱۹۸: بَابٌ

۱۸۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۱۹۸: باب

۱۸۴۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین لباس دھاری دار چادر تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: حضور اکرم ﷺ نے دنیا کی ناپائیداری کی جانب توجہ دلائی ہے کہ دنیا سے صرف اس قدر مدد حاصل کرو جتنا کہ مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ صحبت انسان پر اثر کرتی ہے۔ امراء سے صحبت دنیا سے محبت کا ذریعہ ہے لہٰذا اس سے پرہیز کی ہدایت کی گئی ہے دنیا میں خوش رہنے کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ اپنے سے نیچے دیکھا جائے تا کہ اللہ کی شکرگذاری کا جذبہ بیدار ہو اور دنیا کی ناپائیداری پر دل کو استقامت ہو۔ (۲) تہبند کو ٹخنے سے اوپر باندھنے کی ہدایت (۳) مشرکین کا طریقہ یہ تھا کہ وہ صرف عمامہ باندھتے تھے جبکہ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی کہ وہ ٹوپیوں پر عمامہ باندھیں (۴) لوہے، پیتل اور سونے کی انگوٹھی پر حضور اکرم ﷺ کی ناراضگی اور سخت وعید ہے جبکہ آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوانے کی ہدایت فرمائی۔ (۵) حضور اکرم ﷺ کو دھاری دار چادر پسند تھی۔

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابوابِ طعام
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۱۹۹: بَابُ مَاجَآءَ عَلٰى مَاكَانَ يَاْكُلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلاَ فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلاَ خُبِزَلَهُ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْايَاْ كُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُوْنُسُ هٰذَا هُوَيُوْنُسُ الْاِ سْكَافُ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ.

۱۱۹۹: باب نبی اکرم ﷺ کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

۱۸۴۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی (عمدہ) دسترخوان پر کھانا کھایا اور نہ ہی چھوٹی پلیٹوں میں اور نہ ہی آپ ﷺ کیلئے پتلی چپاتی پکائی گئی ۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہؓ سے پوچھا کہ صحابہ کرامؓ کھانا کسی چیز پر رکھ کر کھاتے تھے ۔ انہوں نے فرمایا ان معمولی دسترخوانوں پر ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں ۔ یہ یونس ، یونس اسکاف ہیں۔ عبدالوارث نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہؓ حضرت انسؓ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الْاَ رْنَبِ

۱۸۴۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّالظَّهْرَ انِ فَسَعٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِيَ بِفَخِذِهَا اَوْبِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهُ قَالَ فَقُلْتُ اَكَلَهُ قَالَ قَبِلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لاَ يَرَوْنَ بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَقَدْ كَرِهَ

۱۲۰۰: باب خرگوش کھانا

۱۸۴۹: حضرت ہشام بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے مرظہران میں خرگوش کو بھگایا۔ چنانچہ جب صحابہ کرامؓ اس کے پیچھے دوڑے تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابوطلحہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ایک سخت پتھر سے ذبح کیا اور مجھے اس کی ران یا کولہے کا گوشت دے کر نبی اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آپؐ نے اسے کھالیا۔ ہشام کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپؐ نے اسے کھایا تو حضرت انسؓ نے فرمایا آپؐ نے اسے قبول کرلیا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، عمارؓ، محمد بن صفوانؓ (انہیں محمد بن صیفیؓ بھی کہا جاتا ہے) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ خرگوش

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الْاَرْنَبِ وَ قَالُوا اِنَّهَا تُدْمِیْ.

کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں کیونکہ اسے حیض (خون) آتا ہے۔

۱۲۰۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الضَّبِّ

۱۲۰۱: باب گوہ کھانا

۱۸۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَ لَا اُحَرِّمُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ اَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَيُرْوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰی مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَذُّرًا.

۱۸۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، ثابت بن ودیعہؓ، جابرؓ اور عبدالرحمن بن حسنہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم نے اسکی اجازت دی ہے۔ جبکہ حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی لیکن آپ ﷺ نے اسے گندگی کی وجہ سے نہیں کھایا نہ کہ حرمت شرعی کی وجہ سے۔

۱۲۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الضَّبُعِ

۱۲۰۲: باب بجّو کھانا

۱۸۵۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِیَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا اَوَلَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِاَكْلِ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ حَدِيْثٌ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَرَوٰی جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ.

۱۸۵۱: حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا بجّو شکار کئے جانے والے جانوروں میں سے ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا؛ کیا میں اسے کھالوں۔ فرمایا؛ ہاں۔ میں نے عرض کیا؛ یارسول اللہ ﷺ کا یہی حکم ہے۔ فرمایا ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ بجو کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بجّو کے مکروہ ہونے کے بارے میں روایت مذکور ہے لیکن اس کی سند قوی نہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ جریر بن حازم یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر سے وہ ابن ابی عمار سے وہ جابرؓ سے اور وہ عمرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ اَخِيْهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ اَوَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ اِسْمَاعِيْلَ وَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ.

۱۸۵۲ حضرت خزیمہ بن جزء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا بھی ہے جو بجو کھاتا ہو۔ پھر میں نے بھیڑیئے کے متعلق پوچھا: تو فرمایا کیا کوئی نیک آدمی بھی بھیڑیا کھا سکتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے صرف اسمٰعیل بن مسلم کی عبدالکریم ابی امیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین اسمٰعیل اور عبدالکریم کے متعلق کلام کرتے ہیں اور عبدالکریم وہ عبدالکریم بن قیس بن ابی مخارق ہیں لیکن عبدالکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

۱۲۰۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

۱۲۰۳: باب گھوڑوں کا گوشت کھانا

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ.

۱۸۵۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں سے اسی طرح منقول ہے۔ یہ حضرات عمرو بن دینار سے وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ حماد بن زید بھی عمرو بن دینار سے وہ محمد بن علی سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں اور ابن عیینہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ حماد بن زیاد سے زیادہ حافظ ہیں۔

۱۲۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

۱۲۰۴: باب پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق

۱۸۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

۱۸۵۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبرؓ کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۵۵. حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي ثنا سفيان عن الزهري عن عبد الله والحسن هما ابنا محمد وعبد الله بن محمد يكنى ابا هاشم قال الزهري وكان ارضاهما الحسن بن محمد وقال غير سعيد بن عبد الرحمن عن ابن عيينة وكان ارضاهما عبد الله بن محمد.

۱۸۵۵ سعید بن عبدالرحمن، سفیان سے وہ زہری سے اور وہ عبدالرحمن اور حسن (یہ دونوں محمد بن علی کے بیٹے ہیں) سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہری کی نزدیک ان دونوں میں سے پسندیدہ شخصیت حسن بن محمد ہیں۔ سعید کے علاوہ راوی ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان میں زیادہ بہتر عبداللہ بن محمد ہیں۔

۱۸۵۶ حدثنا ابو كريب ثنا حسين بن علي عن زائدة عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم يوم خيبر كل ذي ناب من السباع والمجثمة والحمار الانسي وفي الباب عن علي وجابر والبراء وابن ابي اوفى وانس والعرباض بن سارية وابي ثعلبة وابن عمر وابي سعيد هذا حديث حسن صحيح وروى عبد العزيز بن محمد وغيره عن محمد بن عمرو هذا الحديث وانما ذكروا حرفا واحدا نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من السباع.

۱۸۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر ہر کچلی والے درندے، وہ جانور جسے باندھ کر نشانہ بنایا جائے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، براءؓ، ابن ابی اوفیؓ انسؓ، عرباض بن ساریہؓ، ابوثعلبہؓ، بن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالعزیز بن محمد وغیرہ سے محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور صرف ایک حصہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کو حرام قرار دیا۔

خلاصۃ الابواب حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کھانا سادگی سے دسترخوان پر تناول فرماتے تھے (۲) خرگوش کھانے کے بارے میں آپ ﷺ کا فعل مبارک۔ اکثر اہل علم کے نزدیک خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض اہل علم اسے مکروہ خیال کرتے ہیں کیونکہ اسے حیض آتا ہے۔ گوہ ہنجو کھانے کے بارے میں بیان کہ حضور اکرم ﷺ نے نہ انہیں کھایا ورنہ ممانعت فرمائی۔ سلف اہل علم اس بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں (۳) گھوڑے کا گوشت حلال ہے جبکہ پالتو گدھے کا گوشت کھانا منع ہے۔ آپ ﷺ نے ہر کچلی والے جانور کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

۱۶۰۵ باب ماجاء في الاكل في انية الكفار

۱۲۰۵: باب کفار کے برتنوں میں کھانا

۱۸۵۷. حدثنا زيد بن اخزم الطائي ثنا سلم بن قتيبة ثنا شعبة عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي ثعلبة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قدور المجوس فقال انقوها غسلا واطبخوا فيها ونهى عن كل سبع ذي ناب هذا حديث مشهور من حديث ابي ثعلبة وروى عنه من

۱۸۵۷: حضرت ابوثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوسیوں کی ہنڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کو دھو کر پاک کر دو اور ان میں کھانا پکاؤ اور آپ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابوثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے اور ابوثعلبہ سے کئی سندوں سے

غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جُرْثُوْمٌ وَيُقَالُ جُرْهُمٌ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْذَكَرَهٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ.

منقول ہے۔ ابوثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور انہیں جرہم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث ابوقلابہ بھی ابی اسماء سے اور وہ ابو ثعلبہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۵۸ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی بْنِ یَزِیْدَ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَشِیُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّهٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ اَھْلِ کِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِیْ قُدُوْرِھِمْ وَ نَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْاغَیْرَ ھَا فَارْحَضُوْھَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ صَیْدٍ فَکَیْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ الْمُکَلَّبَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَقَتَلَ فَکُلْ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ مُکَلَّبٍ فَذُکِّیَ فَکُلْ وَاِذَارَمَیْتَ بِسَھْمِکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَقَتَلَ فَکُلْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۵۸: حضرت ابوقلابہ، ابواسماء رحبی سے اور وہ ابوثعلبہ خشنیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں۔ پس ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے صاف کرلیا کرو۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا (شکار پر) چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کو مار ڈالا تو کھالو اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھالو اور جب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تیر پھینکو اور جانور مر جائے تو بھی کھالو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۰۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِی السَّمْنِ

۱۲۰۶: باب اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو؟

۱۸۵۹ : حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْھَا وَمَا حَوْلَھَا فَکُلُوْہُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ مَیْمُوْنَةَ وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَصَحُّ وَرَوٰی مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ وَھٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیْلَ یَقُوْلُ حَدِیْثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

۱۸۵۹: حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے اور اس کے اردگرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی کھاؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری اسے عبید اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا یعنی اس میں حضرت میمونہؓ کا ذکر نہیں۔ ابن عباسؓ کی میمونہؓ سے نقل کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ معمر بھی زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابوہریرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ معمر، زہری اور سعید مسیب حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں خطاء

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی هٰذَا خطأٌ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ.

ہے۔ بواسطہ زہری، عبید اللہ اور بن عباسؓ، حضرت میمونہؓ کی روایت صحیح ہے۔

۱۲۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْاَكْلِ وَ الشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

۱۲۰۷: باب بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

۱۸۶۰: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِبْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَارَوٰى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِ وَايَةُ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ.

۱۸۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے پیئے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ بھی اسے زہری سے وہ ابو بکر بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں جبکہ معمر اور عقیل زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی لَعْقِ الْاَصَابِعِ بَعْدَ الْاَكْلِ

۱۲۰۸: باب انگلیاں چاٹنا

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ فِیْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَاالْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ.

۱۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ انگلیاں چاٹ لے کیونکہ نہیں وہ جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، کعب بن مالکؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند یعنی سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

۱۲۰۹: باب گر جانے والا لقمہ

۱۸۶۲: حدثنا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ

۱۸۶۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے الگ کر کے اسے کھا لے اور

مَارَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لْيُطْعَمُهَا وَلاَ يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ.

شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۸۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلاَ يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لاَ تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھالیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے کہ اگر تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پلیٹ کو بھی چاٹ لیا کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرُ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۸۶۴: حضرت ام عاصمؓ جو سنان بن سلمہ کی ام ولد ہیں فرماتی ہیں کہ نبیشہ خیر ہمارے ہاں داخل ہوئیں تو ہم لوگ ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی پیالے میں کھانا کھانے کے بعد اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہم صرف معلّی بن راشد کی روایت سے جانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی ائمہ حدیث اسے معلّی بن راشد سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

۱۲۱۰: باب کھانے کے درمیان سے کھانا کھانے کی کراہت

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلاَ تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۸۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔ لہٰذا کناروں سے کھانا کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن ہے اور صرف عطاء بن سائب کی روایت سے معروف ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے عطاء بن سائب ہی سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے

۱۲۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ

۱۲۱۱: باب لہسن اور پیاز کھانے کی

اَكْلِ الثُّوْمِ وَ الْبَصَلِ

۱۸۶۶ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ثَنَا عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ وَابْنِ عُمَرَ.

کراہت

۱۸۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن کھایا (پہلی مرتبہ راوی نے صرف لہسن کا اور دوسری مرتبہ لہسن، پیاز، اور گندنے کا ذکر کیا) وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوایوبؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، جابر بن سمرہؓ، قرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۱۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوْخًا

۱۲۱۲: باب پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت

۱۸۶۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ اِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَى اَبُوْ اَيُّوْبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الثُّوْمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۶۷: حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ابوایوبؓ کے ہاں ٹھہرے تو جب کھانا کھاتے تو جو بچ جاتا اسے ابوایوبؓ کے پاس بھیج دیا کرتے ۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے انہیں کھانا بھیجا جس میں سے آپ ﷺ نے نہیں کھایا تھا۔ پس جب ابوایوبؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس میں لہسن ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ حرام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔لیکن میں اس کی بو کی وجہ سے اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوْيَةَ ثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيْحٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا قَوْلَهٗ

۱۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کچا لہسن کھانے سے منع کیا گیا۔ مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ یہ حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ لہسن کا کھانا منع ہے۔ مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ آپؓ کے قول کے طور پر منقول ہے۔

۱۸۶۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَرِهَ اَكْلَ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ وَرُوِيَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ

۱۸۶۹: ہم سے روایت کی ھناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریک بن حنبلؓ سے انہوں نے علیؓ سے کہ انہوں نے فرمایا پکے ہوئے لہسن کے علاوہ لہسن کھانا مکروہ ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً۔

شریک بن حنبل اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ اَيُّوْبَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوْا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَكَرِهَ اَكْلَهُ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوْهُ فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاُمُّ اَيُّوْبَ هِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ الثُّوْمُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ وَاَبُوْخَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ وَاَبُوالْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ وَهُوَ الرِّيَاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ اَبُوْ خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا۔

۱۸۷۰: حضرت ام ایوبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو ان لوگوں نے (یعنی ہجرت کے موقع پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض سبزیوں سے کھانا تیار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا تم لوگ اسے کھالو کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے میرے ساتھی (فرشتوں) کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ام ایوبؓ، حضرت ابوایوبؓ کی بیوی ہیں۔ محمد بن حمید، یزید بن حباب سے وہ ابوخلدہ سے اور وہ ابوعالیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان کی انس بن مالکؓ سے ملاقات ہے اور ان سے احادیث بھی سنی ہیں۔ ابوعالیہ کا نام رفیع ریاحی ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

۱۲۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۲۱۳: باب سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور چراغ و آگ بجھا کر سونا

۱۸۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ وَخَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ۔

۱۸۷۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کردو، برتن اوندھے کردو یا ڈھانپ دو اور چراغ بجھا دو۔ کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، مشکیزے کی رسی نہیں کھولتا اور برتن کو ننگا نہیں کرتا۔ نیز چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۸۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۷۲: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْقِرَانِ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ

۱۸۷۳ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَااَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَقْرِنَ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۲۱۴: باب دودو کھجوریں ایک ساتھ کھانے کی کراہت

۱۸۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سعد بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِی اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

۱۸۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْکَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْهِ جِیَاعٌ اَهْلُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلْمٰی امْرَاَةِ اَبِیْ رَافِعٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۲۱۵: باب کھجور کی فضیلت

۱۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں ابورافع رضی اللہ عنہ کی بیوی سلمیٰ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَمْدِ عَلَی الطَّعَامِ اِذَا فُرِغَ مِنْهُ

۱۸۷۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَاْکُلَ الْاَکْلَةَ اَوْیَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَعَآئِشَةَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ نَحْوَهٗ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ زَکَرِیَّا ابْنِ زَائِدَةَ.

۱۲۱۶: باب کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

۱۸۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، ابوسعیدؓ، عائشہؓ، ابوایوبؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی اسے زکریا بن ابی زائدہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَکْلِ

۱۲۱۷: باب کوڑھی کے ساتھ کھانا

مَعَ الْمَجْذُوْمِ

۱۸۷۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَ شْقَرُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ شَيْخٌ اٰخَرُ بَصْرِيٌّ اَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَشْهَرُ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ عُمَرَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ وَحَدِيْثُ شُعْبَةَ اَشْبَهُ عِنْدِيْ وَاَصَحُّ.

کھانا

۱۸۷۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنے پیالے میں شریک طعام کر لیا پھر فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ اس پر بھروسہ اور توکل کر کے کھاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یونس بن محمد کی فضل بن فضالہ سے نقل کردہ حدیث سے جانتے ہیں اور یہ مفضل بن فضالہ بصری ہیں جب کہ مفضل بن فضالہ دوسرے شخص ہیں وہ ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حبیب بن شہید سے اور وہ ابن بریدہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑھی کے مریض کا ہاتھ پکڑا۔ میرے نزدیک شعبہ کی حدیث اشبہ اور زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۱۸ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ

۱۸۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو.

۱۸۷۸ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۸: باب مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے

۱۸۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، ابو نضرہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، جھجاہ غفاری، میمونہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان بن کر آیا آپ ﷺ نے اس کیلئے ایک بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا پھر دوسری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا۔ پس دودھ نکالا گیا اور وہ پی گیا۔ پھر ایک اور بکری کا دودھ نکالا گیا۔ وہ اسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ دوسرے روز وہ اسلام لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کیلئے دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ اس نے اس

بشاةٍ فحُلبتْ فشرِبَ حِلاَبها ثُمّ امر لهُ بأُخرىٰ فلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعيً وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ دوسری بکری کا دودھ نکانے کا حکم دیا لیکن وہ اسے پورا نہ پی سکا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۱۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِ ثْنَيْنِ

۱۲۱۹: باب ایک شخص کا کھانا دو کیلئے کافی ہے

۱۸۷۹: حَدَّثَنَا الْاَ نْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَ عْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ الْاِ ثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَ رْبَعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى جَابِرٌ وَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامُ الْوَ احِدِ يَكْفِي الْاِ ثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِ ثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَ رْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَ رْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَا نِيَةَ.

۱۸۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوآدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کیلئے اور تین کا چار آدمیوں کیلئے کافی ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا کھانا دوآدمیوں کیلئے اور چار کا آٹھ کیلئے کافی ہے۔

۱۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَ عْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

۱۸۸۰: محمد بن بشار یہ حدیث عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابوسفیان سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) کفار کے برتن دھوکر پاک صاف ہو جائیں تو ان کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (۲) بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت کہ اس ہاتھ سے شیطان کھانا کھاتا ہے (۳) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا بھی برکت کے حصول کا باعث ہے۔ (۴) لقمہ گر جانے پر آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اسے اٹھا کر کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ (۵) کھانے کے آداب میں سے ہے کہ پیالے کے درمیان سے نہ کھایا جائے بلکہ اپنی طرف سے کھائے۔ (۶) لہسن، پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی کراہت۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب ان کو پکایا نہ جائے۔ پکانے کی صورت میں ان سے بُوختم ہو جاتی ہے ہذا ایسی صورت میں مسجد میں آنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۷) آپ ﷺ کی ہدایت کہ سوتے وقت دروازوں کو بند کیا جائے کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، برتن کو ڈھک دیا جائے اور لائٹس کو بند کر دیا جائے (۸) کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب اپنے ساتھی کے ساتھ کھائے تو اعتدال کے ساتھ کھائے یعنی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو کھجوریں نہ اٹھائے اس عمل کو دوسرے پھلوں پر بھی قیاس کیا جاسکتا ہے مثلاً خوبانی، ہوکاٹ اور آلو بخارے وغیرہ وغیرہ۔ کھجور کی فضیلت کے بارے میں کہ یہ پھل اس قدر خصوصیت اور بے پناہ خواص کا حامل ہے کہ اس کا استعمال فوائد سے خالی نہیں۔ (۹) کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔ (۱۰) کسی مریض کے ساتھ کھانا ہو تو اللہ کا نام لے کر کھانے میں شریک ہو جائے اور اللہ ہی پر بھروسہ اور توکل کرنا چاہئے۔ (۱۱) مؤمن کی یہ خوبی ہے کہ وہ دنیا میں زندہ رہنے کے لئے کھاتا ہے جبکہ کافر اس کے مقابلے میں کھانے کے لئے زندہ رہتا ہے (۱۲) دوآدمیوں کے کھانے میں برکت کا ہونا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور تین کا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔

۱۲۲۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الْجَرَادِ

۱۸۸۱ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ يَعْفُوْرٍ اسْمُهُ وَاقِدٌ وَيُقَالُ وَقْدَانُ اَيْضًا وَ اَبُوْ يَعْفُوْرٍ الْاٰخَرُ اسْمُهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ.

۱۸۸۲ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا.

۱۲۲۰: باب ٹڈی کھانا

۱۸۸۱: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ ان سے ٹڈی کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی اس دوران ہم ٹڈیاں کھاتے تھے۔ سفیان بن عیینہ، ابو یعفور سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے چھ غزوات کا اور سفیان ثوری ابو یعفور سے ہی نقل کرتے ہوئے سات غزوات بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو یعفور کا نام واقد ہے انہیں وقدان بھی کہتے ہیں جبکہ دوسرے ابو یعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۸۸۲: حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث ہم سے محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور شعبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ وَ اَلْبَانِهَا

۱۸۸۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۸۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

۱۲۲۱: باب جلالہ[1] کے دودھ اور گوشت کا حکم

۱۸۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے دودھ اور گوشت کے استعمال سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حسن غریب ہے۔ ابن ابی نجیح بھی مجاہد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۸۴: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کی خوراک کا اکثر حصہ نجاست ہوں (مترجم)

ثنی ابی عن قتادۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس انّ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نھی عن المجثّمۃ وعن لبن الجلالۃ وعن الشرب ممّا فی السّقاء قال محمّد بن بشّار ثنا ابن ابی عدیّ عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن عکرمۃ عن ابن عبّاس عن النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نحوہٗ ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عبد اللّٰہ بن عمرو.

ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جسے باندھ کر تیروں کا نشانہ بنایا جائے۔ نیز جلالہ کا دودھ پینے اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن بشار بھی ابن ابی عدی سے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ نبی علیہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۲۲ : باب ماجآء فی اکل الدّجاج

۱۲۲۲: باب مرغی کھانا

۱۸۸۵ : حدّثنا زید بن اخزم ثنا ابو قتیبۃ عن ابی العوّام عن قتادۃ عن زھدم الجرمیّ قال دخلت علی ابی موسی وھو یاکل دجاجۃ فقال ادن فکل فانّی رایت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یاکلہ ھذا حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن زھدم ولا نعرفہ الّا من حدیث زھدم وابو العوّام ھو عمران القطّان.

۱۸۸۵: حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں کہ میں ابوموسیٰ کے پاس گیا تو وہ مرغی کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے رسول اللہ علیہ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے زہدم سے منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔

۱۸۸۶ : حدّثنا ھنّاد ثنا وکیع عن سفیان عن ایّوب عن ابی قلابۃ عن زھدم عن ابی موسی قال رایت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یاکل لحم دجاج وفی الحدیث کلام اکثر من ھذا ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی ایّوب السّختیانیّ ھذا الحدیث عن القاسم التّمیمیّ عن ابی قلابۃ عن زھدم الجرمیّ.

۱۸۸۶: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں تفصیل ہے اور یہ حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب سختیانی قاسم سے وہ ابوقلابہ سے اور وہ زہدم جرمی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۳ : باب ماجآء فی اکل الحُبارٰی

۱۲۲۳: باب سرخاب کا گوشت کھانا

۱۸۸۷ : حدّثنا الفضل بن سھل الاعرج البغدادیّ ثنا ابراھیم بن عبد الرّحمٰن بن مھدیّ عن عمر بن سفینۃ عن ابیہ عن جدّہ قال اکلت مع رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لحم حبارٰی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الّا من ھذا الوجہ وابراھیم بن عمر ابن سفینۃ روی عنہ ابن ابی فدیک ویقول بریہ بن عمر بن سفینۃ.

۱۸۸۷: حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ، عمر بن ابی فدیک سے روایت کرتے ہیں انہیں بریہ بن عمر بن سفینہ بھی کہتے ہیں۔

۱۲۲۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الشِّوَاءِ

۱۸۸۸ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِیُّ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِیْرَةِ وَاَبِیْ رَافِعٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۲۲۴: باب بھنا ہوا گوشت کھانا

۱۸۸۸ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کے بعد نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ اس باب میں عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۲۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاَکْلِ مُتَّکِئًا

۱۸۸۹ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ وَرَوٰی زَکَرِیَّا بْنُ اَبِیْ زَآئِدَةَ وَسُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَرَوٰی شُعْبَةُ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ۔

۱۲۲۵: باب تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت

۱۸۸۹: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن اقمر کی روایت سے جانتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید اور کئی راوی یہ حدیث علی بن اقمر ہی سے نقل کرتے ہیں شعبہ بھی اسے ثوری سے اور وہ علی بن اقمر سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

۱۸۹۰ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ هٰذَا

۱۲۲۶: باب نبی اکرم ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد پسند کرنا

۱۸۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیز پسند کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث میں زیادہ تفصیل ہے۔

۱۲۲۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِکْثَارِ الْمَرَقَةِ

۱۲۲۷: باب شوربا زیادہ کرنا

۱۸۹۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِیٍّ الْمُقَدَّمِیُّ

۱۸۹۱ حضرت عبداللہ مزنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ثنا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ هُوَ الْمُعَبِّرُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةَ وَهُوَ اَخُوْبَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ.

فرمایا جب تم سے کوئی گوشت خریدے تو اس میں شوربہ زیادہ رکھے۔ اگر اسے کھانے کو گوشت نہیں ملے گا۔ تو شوربہ تو مل جائے گا اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے؛ ہم اسے صرف محمد بن فضاء کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن فضاء تعبیر بتانے والے ہیں۔ سلیمان بن حرب ان پر اعتراض کرتے ہیں اور علقمہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

۱۸۹۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَنْقَزِيُّ ثَنَا اِسْرَائِيْلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ اَبِيْ عَامِرِ الْخَزَّازِ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ وَاِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْطَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۹۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو اور جب گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ کرلیا کرو اور اس میں سے کچھ پڑوسی کے ہاں بھی بھیج دیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے ابوعمران جونی سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الثَّرِيْدِ

۱۲۲۸: باب ثرید کی فضیلت

۱۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۸۹۳: حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ اور عائشہؓ کے علاوہ کوئی کامل نہیں اور حضرت عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اسطرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔
اس باب میں حضرت عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا

۱۲۲۹: باب گوشت نوچ کر کھانا

۱۸۹۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

۱۸۹۴ حضرت عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے میری شادی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کیا جس میں

قَالَ زَوَّجَنِي اَبِي فَدَعَانَا سَافِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَاِنَّهُ اَهْنَأُ وَاَمْرَءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْمُعَلِّمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ.

صفوان بن امیہ بھی شامل تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو کیونکہ یہ اس طرح کھانے سے زیادہ لذیذ اور زُود ہضم ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف عبدالکریم معلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں جن میں ایوب سختیانی بھی شامل ہیں۔

۱۲۳۰ بَابُ مَاجَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

۱۲۳۰: باب چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی اجازت

۱۸۹۵ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

۱۸۹۵: حضرت جعفر بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ چھری کے ساتھ کاٹا اور پھر اس کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۳۱ : بَابُ مَاجَآءَ اَيُّ اللَّحْمِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۳۱: باب نبی اکرم ﷺ کو کونسا گوشت پسند تھا

۱۸۹۶ : حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبِي عُبَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ.

۱۸۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کو اس کا بازو پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کو وہ پسند تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوچ کر کھایا۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن جعفر اور ابو عبیدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے اور ابو زرعہ بن عمرو بن جرید کا نام ہرم ہے۔

۱۸۹۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ اَبُوْ عَبَّادٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ

۱۸۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا بلکہ بات

یحیی من ولد عبّاد بن عبد اللّٰه بن الزُّبیر عن عبد اللّٰه ابن الزُّبیر عن عائشة قالتْ ما کانَ الذّراعُ احبَّ اللَّحمِ الی رسُوْلِ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ علَیه وسلَّم ولکنْ لا یجدُ اللّحم الّا غبًّا فکان یعجلُ الیهِ لانّهٗ اعجلُها نُضجًا هذا حدِیثٌ حَسَنٌ لا نعرِفُهٗ الّا مِنْ هذا الْوَجْهِ.

یہ تھی کہ گوشت یک دن کے ناغے کے ساتھ ملا کرتا تھا لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھانے میں جلدی کرتے تھے اور یہی حصہ جلدی پک جاتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۳۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخَلِّ

۱۲۳۲: باب سرکہ کے بارے میں

۱۸۹۸ : حَدَّثَنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا مُبَارَکُ بْنُ سَعِیْدٍ اخُوْ سُفْیَانَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

۱۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔

۱۸۹۹ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِیُّ الْبَصْرِیُّ ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَ اُمِّ هَانِیءٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ مُبَارَکِ بْنِ سَعِیْدٍ.

۱۸۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث مبارک بن سعید کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْکَرٍ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

۱۹۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے۔

۱۹۰۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدُمُ الْخَلُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُ مِنْ حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

۱۹۰۱: عبد اللہ بن عبدالرحمن، یحیی بن حسان سے اور وہ سلیمان بن بلال سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں (یہ فرق ہے) کہ انہوں نے کہا بہترین سالن یا سالنوں میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی سند سے صرف سلیمان بن بلال ہی کی روایت سے معروف ہے۔

۱۹۰۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ الثُّمَالِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا

۱۹۰۲: حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ البتہ چند سوکھی روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاؤ

کِسَرٌ یَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَرِّبِیْهِ فَمَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِیْهِ خَلٌّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاُمُّ هَانِیٍٔ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ بِزَمَانٍ.

وہ گھر جس میں سرکہ ہو سالن کا محتاج نہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے ام ھانیؓ کی نقل کردہ حدیث سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ام ھانیؓ کا انتقال حضرت علیؓ کے بعد ہوا۔

خلاصۃ الابواب سمندر کے مردار کی طرح ٹڈیوں کا حکم ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مردہ ٹڈیوں کھانے کی اجازت دی ہے کیونکہ ان کو ذبح کرنا ممکن نہیں۔ بنی ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے رہے۔ اس حدیث کو ابن جامہ کے سوا سب نے روایت کیا ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے کھانے کے آداب میں یہ بیان فرمایا ہے کہ تکیہ لگا کر نہ کھایا جائے۔ یہ چیز میڈیکل سائنس کی رو سے بھی نقصان دہ ہے۔ (۳) پڑوسی کے حقوق کے بارے میں کثرت سے احادیث آئی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی کھانا پکائے تو اس میں شوربہ زیادہ رکھے تا کہ اپنے ہمسائے کو بھی شریک کر سکے۔ (۴) گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانا چاہئے اس سے وہ زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہو جاتا ہے مغرب زدہ لوگ جو چھری کانٹے استعمال کرتے ہیں وہ گوشت کو فائدہ مند نہیں رہنے دیتے اگرچہ اس طرح کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْبِطِّیْخِ بِالرُّطَبِ

۱۲۳۳: باب تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانا

۹۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰی یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ.

۱۹۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تربوز کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں یعنی حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یزید بن رومان بھی یہ حدیث بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

۱۲۳۴: باب ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا

۱۹۰۴: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُوْسَی الْفَزَارِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ.

۱۹۰۴: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۳۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

۱۹۰۵ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًامِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْامِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ رَوَاهُ اَبُوْقِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَرَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ.

۱۲۳۵: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

۱۹۰۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب وہوا ان لوگوں کو موافق نہ آئی۔ پس نبی اکرم ﷺ نے انہیں صدقے کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا (یعنی اونٹوں کا) دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث ثابت کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ حضرت انسؓ سے ابو قلابہ نقل کرتے ہیں۔ سعد بن ابی عروبہ بھی قتادہ سے اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۳۶ : بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

۱۹۰۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَقَيْسٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَاَبُوْهَاشِمِ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِيْنَارٍ.

۱۲۳۶: باب کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا

۱۹۰۶: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا کھانے میں برکت کا باعث ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف قیس بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور قیس بن ربیع حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

۱۲۳۷ : بَابُ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

۱۹۰۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ

۱۲۳۷: باب کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

۱۹۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بیت الخلاء سے نکلے تو کھانا حاضر کر دیا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا! کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وضو کا حکم صرف نماز کے وقت دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن دینار اسے

عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُوْضَعَ الرَّغِيْفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ.

سعید بن حویرث سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوریؒ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے اور پیالے کے نیچے روٹی رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۲۳۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الدُّبَّاءِ

۱۲۳۸: باب کدو کھانا

۱۹۰۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ طَالُوْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَاْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَالَكِ شَجَرَةً مَااَحَبَّكِ اِلَّا لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۹۰۸: حضرت ابوطالوت سے روایت ہے کہ میں حضرت انسؓ کے پاس حاضر ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے درخت میں تجھ سے کس قدر محبت کرتا ہوں اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ تجھے پسند فرماتے تھے۔اس باب میں حکیم بن جابرؓ بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں ۔یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۹۰۹ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّآءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

۱۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلیٹ میں کدو تلاش کرتے ہوئے دیکھا۔پس میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۲۳۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الزَّيْتِ

۱۲۳۹: باب زیتون کا تیل کھانا

۱۹۱۰ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَفِيْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ اَحْسِبُهٗ عَنْ عُمَرَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَاقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۹۱۰: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! زیتون کا تیل لگاؤ اور کھاؤ کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی معمر سے روایت سے جانتے ہیں اور عبدالرزاق اسے بیان کرنے میں مضطرب تھے۔کبھی وہ حضرت عمرؓ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور کبھی زید بن اسلم سے بحوالہ ان کے والد مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۹۱۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ ثَنَا عَبْدُ

۱۹۱۱: ہم سے روایت کی ابو داؤد نے انہوں نے عبدالرزاق

الرَّزّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ

سے انہوں نے معمر سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۹۱۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَاَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَآءٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا مِنَ الزَّيْتِ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى.

۱۹۱۲: حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو۔ یہ مبارک درخت سے ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس کو صرف عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۴۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ

۱۲۴۰: باب باندی یا غلام کے ساتھ کھانا

۱۹۱۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَ دُخَانَهٗ فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْخَالِدٍ وَالِدُ اِسْمَاعِيْلَ اسْمُهٗ سَعْدٌ.

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم اس کیلئے کھانا تیار کرتے ہوئے گرمی اور دھواں برداشت کرے تو اسے چاہیے کہ خادم کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھا لے اور اگر وہ انکار کرے تو لقمہ لے اور اسے کھلائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو خالد کا نام سعد ہے اور یہ اسماعیل کے والد ہیں۔

۱۲۴۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

۱۲۴۱: باب کھانا کھلانے کی فضیلت

۱۹۱۴ : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۹۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور کافروں کو قتل کرو۔ (یعنی جہاد کرو) اس طرح تم لوگ جنت کے وارث ہو جاؤ گے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابن عمر، انسؓ، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمن بن عائشؓ اور شریح بن ہانیؓ بھی اپنے والد سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۹۱۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ

۱۹۱۵ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں

وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَافْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّة بِسَلامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

داخل ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْعَشَاءِ

۱۲۴۲: باب رات کے کھانے کی فضیلت

۱۹۱۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَعْلَى الْكُوْفِيُّ ثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَآءِ مَهْرَمَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ عَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلَّاقٍ مَجْهُوْلٌ.

۱۹۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا کھانا ضرور کھایا کرو اگر چہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں۔ کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔عنبسہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔عبدالملک بن علاق مجہول ہے۔

۱۲۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۱۲۴۳: باب کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

۱۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَابُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّايَلِيْكَ وَقَدْرُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْ وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدِاخْتَلَفَ اَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۱۹۱۷: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ ہشام بن عروہ ابو وجزہ سعدی اور قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی کے واسطہ سے بھی حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے یہ حدیث منقول ہے۔ ہشام بن عروہ کے ساتھیوں نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي السَّوِيَّةِ اَبُو الْهُذَيْلِ قَالَ ثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ اَبِيْهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ بَنُوْمُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَبِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ

۱۹۱۸: حضرت عکراش بن ذویبؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بنومرہ بن عبید نے اپنی زکوۃ کا مال دے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینہ پہنچا تو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ام سلمہؓ کے ہاں لے گئے اور فرمایا کھانے کیلئے کچھ ہے۔پس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور بوٹیاں تھیں ،ہم نے کھانا شروع کر دیا اور میں اپنا ہاتھ کناروں میں مارنے لگا۔جبکہ آپ ﷺ اپنے سامنے

فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِى الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِالرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الطَّبَقِ قَالَ يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ وَقَالَ يَاعِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّاغَيَّرَتِ النَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

سے کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا عکراش ایک جگہ سے کھاؤ پورا ایک ہی قسم کا کھانا ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی خشک یا تر کھجوریں تھیں (عبیداللہ کو شک ہے) میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کر دیا جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ مبارک تھال میں گھومنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش جہاں سے جی چاہے کھاؤ۔ اس لیے کہ یہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر گیلے ہاتھ چہرہ مبارک، بازوؤں اور سر پر مل لیے اور فرمایا: عکراش جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہو اس سے اس طرح وضو کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علاء بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ علاء اس حدیث میں متفرد ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۱۹۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اِنَّهُ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۹۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کھانے لگے تو بسم اللہ پڑھے اور اگر بھول جائے تو کہے "بسم اللہ فی اولہ وآخرہ" اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اس نے دو لقموں میں سارا کھانا کھا لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تمہیں بھی کافی ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوْتَةِ وَ فِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ

۱۲۴۴: باب چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے

۱۹۲۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ

۱۹۲۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ شیطان بہت حساس اور جلد ادراک کرنے والا ہے۔ پس تم اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔ جو آدمی اس حالت میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز

بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کی ملامت کرے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۹۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سو جائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اعمش سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو اونٹوں کا پیشاب پلایا گیا یہ بطور دوا تھا (۲) کھانے سے پہلے وضو اور بعد میں ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے گویا نبی کریم ﷺ نے تورات کی اس تعلیم کی تائید فرمائی ہے۔ جبکہ آپ ﷺ نے کھانے سے پہلے وضو نہیں بھی کیا۔ (۳) حضور ﷺ کو زیتون اور کدو پسند تھا (۴) نوکر کو اپنے ساتھ کھانا کھلانا چاہئے۔ (۵) سلام کو پھیلانے کی ترغیب، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سلام کرو خواہ اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔ لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب۔ قرآن کریم میں لوگوں کے جنت میں نہ جانے کا سبب یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ جنت کا وارث بننے کے لئے جہاد بالکفار کرنا چاہئے۔ (۶) رات کا کھانا کھانا چاہے قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو کھانا چاہئے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کو ترک کرنا گویا جلد بڑھاپے کو دعوت دینا ہے (۷) کھانے کے بعد ہاتھ لازماً دھونا چاہئے کیونکہ ہاتھوں پر لگی ہوئی چکنائی کیڑوں کو دعوت دیتی ہے اور اس فعل کو نہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ صرف خود کو ملامت کرے۔

ابْوَابُ الْاَشْرِبَةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
پینے کی اشیاء کے ابواب
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۱۲۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شَارِبِ الْخَمْرِ

۱۹۲۲: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ اَبُوْزَکَرِیَّا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَۃَ وَاَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوَاہُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ یَرْفَعْہُ۔

۱۹۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَۃَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَقَاہُ مِنْ نَھْرِ الْخَبَالِ قِیْلَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَھْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَھْرٌ مِنْ صَدِیْدِ اَھْلِ النَّارِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِیَ نَحْوُ ھٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

۱۲۴۵: باب شراب پینے والے

۱۹۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ پس جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور اس کا عادی ہونے کی حالت میں مر جائے تو وہ آخرت میں شراب نہیں پی سکے گا (یعنی جنت کی)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابو سعیدؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبادہؓ ابو مالک اشعریؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بواسطہ نافع حضرت ابن عمرؓ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ مالک بن انس اسے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

۱۹۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شراب پی اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور پھر اگر وہ دوبارہ شراب پیئے تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو کیچڑ کی نہر سے پلائے گا لوگوں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمرؓ) کیچڑ کی نہر کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دوزخیوں کی پیپ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ

عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دونوں نبی اکرمؐ سے اسی کے مثل احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۴۶ : بَابُ مَاجَآءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۲۴۶: باب ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۱۹۲۴ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

۱۹۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ پینے والی چیز جو نشہ کرتی ہے وہ حرام ہے۔

۱۹۲۵ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيُّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَالْاَشَجِّ الْعَصَرِيِّ وَدَيْلَمٍ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۹۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابوموسیٰؓ اشج عصریؓ، دیلمؓ، عائشہؓ، میمونہؓ، ابن عباسؓ، قیس بن سعدؓ، نعمان بن بشیرؓ، معاویہؓ، عبداللہ بن مغفلؓ، ام سلمہؓ، بریدہؓ، ابوہریرہؓ، وائل بن حجرؓ اور قرۃ مزنیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابوسلمہؓ سے بھی بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کی حدیث مرفوعاً منقول ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ کئی افراد نے بواسطہ محمد بن عمرو، ابوسلمہؓ اور ابوہریرہؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابوسلمہؓ اور ابن عمرؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۲۴۷ : بَابُ مَاجَآءَ مَآ اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ

۱۲۴۷: باب جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے

۱۹۲۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَآ اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ

۱۹۲۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہے اس کی تھوڑی مقدار استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی

حُبَيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ

۱۹۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَااَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ اَحَدُ هُمَا فِيْ حَدِيْثِهٖ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ وَالرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ نَحْوَرِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ وَاَبُوْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عُمَرُبْنُ سَالِمٍ.

روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۹۲۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔جس سے ایک فرق (تین صاع کا پیمانہ) نشہ لائے۔اس کا ایک چلو بھی پینا حرام ہے۔عبداللہ یا محمد میں سے کسی نے اپنی حدیث میں ''حسوہ'' کے الفاظ نقل کئے ہیں یعنی ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔یہ حدیث حسن ہے اسے لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح، ابوعثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔انہیں عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

۱۲۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

۱۲۴۸: باب مٹکوں میں نبیذ بنانا

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاؤُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۲۸ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور پوچھ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔طاؤس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے ابن عمرؓ سے یہ سنا ہے۔اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیؓ، ابوسعیدؓ سویدؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ

۱۲۴۹: باب کدو کے خول، سبز روغنی گھڑے اور لکڑی (کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْدَاؤُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ وَاَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ

۱۹۲۹: حضرت عمرو بن مرہ، زاذان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ان برتنوں کے متعلق پوچھا جن کے استعمال سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا اور کہا کہ ہمیں اپنی زبان میں ان برتنوں کے متعلق بتا کر ہماری زبان میں اس کی وضاحت کیجئے۔ابن عمرؓ نے فرمایا۔رسول اللہ ﷺ نے ''حنتمہ'' یعنی

وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهَى عَنِ الدُّبَّآءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهَى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْيُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَاَمَرَاَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ وَسَمُرَةَ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

مٹکے ''دبّاء'' یعنی کدو کے خول اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے اور ''مزفت'' یعنی رال کے روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، ابوسعید، ابوہریرہؓ، عبدالرحمن بن یعمرؓ، سمرہؓ، انسؓ، عائشہؓ، عمران بن حصینؓ، عائذ بن عمروؓ، حکم غفاریؓ اور میمونہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الظُّرُوْفِ

۱۲۵۰: باب برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ ظَرْفًا لاَ يُحِلُّ شَيْئًا وَلاَ يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۰: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں (چند) برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ بے شک برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلاَ اِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مخصوص) برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔ پس انصار نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو پھر میں اس سے منع نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ، عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۱: مَاجَآءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

۱۲۵۱: باب مشک میں نبیذ بنانا

۱۹۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَآءٍ يُوْكَاءُ اَعْلاَهُ لَهُ عَزْلاَءُ نَنْبِذُهُ

۱۹۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنایا کرتے تھے اور اس کا اوپر کا منہ باندھ دیتے تھے جبکہ اس کے نیچے بھی ایک چھوٹا منہ تھا۔ ہم اگر صبح بھگوتے تو آپ ﷺ شام کو پی لیتے اور اگر شام کو نبیذ

غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَيُنْبَذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وفي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

بناتے تو آپ ﷺ صبح پیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے یونس بن عبیدؒ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

۱۲۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

۱۲۵۲: باب دانے جن سے شراب بنتی ہے

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وفي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۹۳۳ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گندم سے شراب ہے، جو سے شراب ہے۔ کھجور سے شراب ہے۔ انگور سے شراب اور شہد سے شراب ہے۔ (یعنی ان سب سے شراب بنتی ہے)۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۳۴ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ وَرَوَى أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

۱۹۳۴ روایت کی یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے اسی حدیث کی مثل۔ اور روایت کی یہ حدیث ابی حیان تیمی نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمرؓ سے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بیشک گندم سے شراب بنتی ہے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۱۹۳۵ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَمْ يَكُنْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِيِّ

۱۹۳۵ ہم کو خبر دی اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے ابوحیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے کہ شراب گندم سے بھی ہوتی ہے اور یہ ابراہیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن مہاجر، یحییٰ بن سعید کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۹۳۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہے یعنی کھجور اور انگور سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوکثیر سحیمی غبری ہیں اور ان کا نام عبدالرحمٰن بن عفیہ ہے۔

صَحِيْحٌ اَبُو كَثِيْرِ السُّحَيْمِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غُفَيْلَةَ.

۱۲۵۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَ التَّمْرِ

۱۲۵۳: باب کچی پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانا

۱۹۳۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۳۸ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبُسْرِ وَ التَّمْرِ اَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الْجِرَارِ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اُمِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۸: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر نیز انگور اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے اور مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔
اس باب میں حضرت انسؓ، جابرؓ، ابوقتادہؓ، ابن عباسؓ، ام سلمہؓ اور معبد بن کعبؓ (بواسطہ والدہ) سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَّةِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۱۲۵۴: باب سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت

۱۹۳۹ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَآءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّنْتَهِیَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَآءِ وَعَآئِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۳۹: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے پانی مانگا تو ایک شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں نے اس سے منع کیا تھا لیکن یہ باز نہیں آیا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور اسی طرح ریشم اور دیباج کا لباس پہننے سے بھی۔ یہ تم لوگوں کے لیے آخرت میں ہے اور ان لوگوں (یعنی کفار) کیلئے دنیا میں۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ، براءؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۲۵۵: باب کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

۱۹۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ

۱۹۴۰: حضرت انسؓ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ ذَاكَ اَشَدُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا حکم؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے (یعنی کھڑے ہوکر کھانا بھی منع ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۴۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْعَلَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ جَارُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ وَالْجَارُوْدُ وَهُوَ ابْنُ الْمُعَلّٰى يُقَالُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَالصَّحِيْحُ ابْنُ الْمُعَلّٰى.

۱۹۴۱: حضرت جارود بن علاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی سعید سے وہ قتادہ سے وہ ابومسلم سے وہ جارود سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کی گری ہوئی چیز اٹھا لینا دوزخ میں جلنے کا سبب ہے۔ (بشرطیکہ) اسے پہنچانے کی نیت نہ ہو)۔ جارود بن معلّی کو ابن علاء بھی کہتے ہیں۔ لیکن صحیح ابن معلّی ہے۔

۱۲۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۲۵۶: باب کھڑے ہوکر پینے کی اجازت

۱۹۴۲: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ابْنِ سَلْمٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الْبَزَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبُو الْبَزَرِيِّ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عُطَارِدٍ.

۱۹۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چلتے پھرتے اور کھڑے کھایا پیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نافع سے اور ان کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت سے۔ عمران بن حدیر بھی یہ حدیث ابوبزری سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابوبزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

۱۹۴۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ وَمُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۹۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہوکر پیا اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، سعید رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۹۴۴ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

۱۲۵۷: باب برتن میں سانس لینا

۱۹۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِصَامٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ هُوَ اَمْرَأُ وَاَرْوٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ اَبِيْ عِصَامٍ عَنْ اَنَسٍ وَرَوٰى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَآءِ ثَلٰثًا۔

۱۹۴۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ سیراب کرنے والا اور خوشگوار ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہشام دستوائی اسے ابوعصام سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ عزرہ بن ثابت، ثمامہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

۱۹۴۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَآءِ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۱۹۴۶: ہم سے روایت کی بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنٍ لِعَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ اَبُوْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ۔

۱۹۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو بلکہ دو اور تین سانسوں میں پیو۔ اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور پینے کے بعد اللہ کی حمد وثنا بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یزید بن سنان جزری کی کنیت ابوفروہ رہاوی ہے۔

۱۲۵۸: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

۱۲۵۸: باب دو بار سانس لیکر پانی پینا

۱۹۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا

۱۹۴۸ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن

مِنْ حدیث رشدین بن کریب قال وسالتُ عبد الله بن عبد الرحمن عن رشدین بن کریب قلتُ هو اقوی ام محمد بن کریب قال ما اقربهما ورشدین بن کریب ارجحهما عندی وسالتُ محمد بن اسماعیل عن هذا فقال محمد بن کریب ارجح من رشدین بن کریب والقول عندی ما قال ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن رشدین بن کریب ارجح واکبر وقد ادرک ابن عباس ورآه وهما اخوان وعندهما مناکیر.

سے پوچھا کہ رشدین بن کریب زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب۔ انہوں نے فرمایا کس بات نے انہیں قریب کیا۔ میرے نزدیک رشدین بن کریب زیادہ راجح ہیں۔ پھر میں نے (یعنی امام ترمذیؒ نے) امام بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ محمد بن کریب، رشدین بن کریب کی بنسبت ارجح ہیں۔ میری (یعنی امام ترمذیؒ کی) رائے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کی رائے کے مطابق ہے کہ رشدین بن کریب ارجح اور اکبر ہیں۔ رشدین بن کریب نے حضرت ابن عباسؓ کو پایا اور ان کی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور ان کی منکر احادیث بھی ہیں۔

۱۲۵۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ

۱۲۵۹: باب پینے کی چیز میں پھونکیں مارنا منع ہے

۱۹۴۹ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَیُّوْبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِیْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْمُثَنَّی الْجُهَنِیَّ یَذْکُرُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاةَ اَرَاهَا فِی الْاِنَاءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِیْکَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۹۴۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ ہو تو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے عرض کیا میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سانس لو تو پیالہ اپنے منہ سے ہٹا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَآءِ اَوْ یُنْفَخَ فِیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۹۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاءِ

۱۲۶۰: باب برتن میں سانس لینا مکروہ ہے

۱۹۵۱ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ

۱۹۵۱: حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَایَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَآءِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ

۱۲۶۱: باب مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے

۱۹۵۲ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رِوَایَۃً اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۹۵۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

۱۲۶۲: باب اس کی اجازت

۱۹۵۳ : حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِیْسَی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اُنَیْسٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰی قِرْبَۃٍ مُعَلَّقَۃٍ فَخَنَثَھَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِیْھَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِصَحِیْحٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ یُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ وَلَا اَدْرِیْ سَمِعَ مِنْ عِیْسٰی اَمْ لَا.

۱۹۵۳: حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بن انیسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اسے جھکا کر اس کے منہ سے پانی پیا۔ اس باب میں حضرت ام سلیمؓ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں اور عبداللہ بن عمرؓ حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کا عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

۱۹۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ عَنْ جَدَّتِہٖ کَبْشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَۃٍ مُعَلَّقَۃٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْھَا فَقَطَعْتُہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَیَزِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ ھُوَاَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ وَھُوَ اَقْدَمُ مِنْہُ مَوْتًا.

۱۹۵۴: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ اپنی دادی کبشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں داخل ہوئے اور ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں اٹھی اور اس کا منہ کاٹ کر رکھ لیا (یعنی تبرکاً) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید کے بھائی اور جابرؓ کے بیٹے ہیں اور یزید، عبدالرحمٰن سے پہلے فوت ہوئے۔

۱۲۶۳ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاَیْمَنِیْنَ اَحَقُّ بِالشُّرْبِ

۱۲۶۳: باب داہنے ہاتھ والے پہلے پینے کے زیادہ مستحق ہیں

۱۹۵۵ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ ح وَثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ

۱۹۵۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کی

انس بن مالک انّ رسُوْل اللّٰہ ﷺ اُتی بلبن قد شیب بماءٍ وعن یمینه اعرابیٌّ وعن یسارہ ابوبکرٍ فشرب ثُمّ اعطی الْاَعرابیّ وقال الْاَیمنُ فالْاَیمنُ وفی الباب عن ابن عبّاسٍ وسھلِ بن سعدٍ وابن عمر وعبد اللّٰه بن بُسرٍ ھذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ

دائی طرف ایک دیہاتی اور بائیں طرف حضرت ابوبکرؓ تھے۔ پس آپ ﷺ نے خود پینے کے بعد دیہاتی کو دیا اور فرمایا داہنے والا زیادہ مستحق ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، سہل بن سعدؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن بسرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۴ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

۱۲۶۴: باب پلانے والا آخر میں پئے

۱۹۵۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۵۶: حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پئے۔ اس باب میں حضرت بن ابی اوفی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۵ : بَابُ مَاجَآءَ اَيُّ الشَّرَابِ كَانَ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۵: باب مشروبات میں سے کونسا مشروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا

۱۹۵۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۹۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میٹھی اور ٹھنڈی چیز رسول اللہ ﷺ مشروبات میں سب سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث کئی راوی ابن عیینہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی بواسطہ معمر زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہی ہے جو زہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۹۵۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ وَهٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

۱۹۵۸: حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب سب سے عمدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میٹھا اور ٹھنڈا۔ عبدالرزاق بھی معمر سے اسی طرح نقل کرتے ہیں یعنی معمر، زہری سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: خمر (شراب) ایک الکوحلی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے۔ یہ بات محتاج بیان نہیں کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل وجسم اور دین اور دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان اور معاشرے کے لئے وہ کیا کیا تباہیاں لاتی ہے۔ ایک محقق کہتا ہے کہ شراب سے بڑھ کر انسانیت کو کسی چیز نے زک نہیں پہنچائی۔ نبی کریم ﷺ نے اُمتِ مسلمہ کو اس سے بچانے کے لئے جامع تعلیم دی ہے اور اس کا ہر راستہ بند کر دیا۔ اس لئے آپ ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا۔ لہٰذا جس چیز میں نشہ لانے کی قوت ہو وہ خمر ہے خواہ اس کا کوئی سا بھی نام رکھ لیا جائے۔ اس کی قلیل مقدار ہو یا کثیر خواہ کسی برتن میں بنائی جائے اس کے پینے پلانے والے، بنانے والے، اسے پہنچانے والے سب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ (۲) سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۳) کھڑے ہو کر پانی پینے کی اگرچہ اجازت ہے مگر اہل علم کے نزدیک بیٹھ کر پینا زیادہ افضل ہے۔ پانی پینے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ برتن میں سانس نہ لیا جائے اور تین سانس میں پانی پیا جائے۔ (۶) پلانے والا خود آخر میں پئے اور اس کا آغاز محفل میں دائیں جانب سے کیا جائے۔

اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۲۶۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۵۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا بَهْزُ ابْنُ حَكِيْمٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَبَهْزُ بْنِ حَكِيْمٍ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَرَوٰى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ.

۱۲۶۶: باب ماں باپ سے حسن سلوک

۱۹۵۹: حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کون بھلائی کا زیادہ مستحق ہے۔ فرمایا تمہاری ماں۔ میں نے عرض کیا پھر کون۔ فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کیا کہ ان کے بعد کون زیادہ مستحق ہے؟ فرمایا تمہارے والد اور ان کے بعد رشتہ داروں میں سے جو سب سے زیادہ قریبی ہو۔ اور اسی طرح درجہ بدرجہ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ اور ابودرداءؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بہز بن حکیم، معاویہ بن حیدہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی دوسرے ائمہ راوی ہیں۔

۱۲۶۷: بَابُ مِنْهُ

۱۹۶۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِمِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ سَكَتَ

۱۲۶۷: باب

۱۹۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا یہ رسول اللہ ﷺ پھر کون سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس کے بعد کون سے اعمال افضل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پھر

عَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْعَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ اِيَاسٍ.

نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ ﷺ بھی جواب دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیبانی، شعبہ اور کئی دوسرے حضرات نے اس حدیث کو ولید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ ابوعمرو شیبانی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہے۔ ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۱۲۶۸: بَابُ مَاجَآءَ مِنَ الْفَضْلِ فِيْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ

۱۲۶۸: باب والدین کی رضامندی کی فضیلت

۱۹۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ اِنَّ رَجُلاً اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ اِمْرَاَةً وَ اِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلاَقِهَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُاَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ اِنَّ اُمِّيْ وَرُبَّمَا قَالَ اَبِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبٍ.

۱۹۶۱: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے لہٰذا اب تیری مرضی ہے اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔ سفیان (راوی) کبھی والدہ کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی والد کا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

۱۹۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ.

۱۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں اور اللہ تعالیٰ کا غصہ (یعنی ناراضگی) والد کی ناراضگی میں ہے۔

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى اَصْحَابُ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا وَلاَ نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ غَيْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَ خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ مَارَاَيْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلاَ بِالْكُوْفَةِ مِثْلَ

۱۹۶۳: یعلی بن عطاء اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے یہ حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ اور ان کے ساتھی بھی اسے یعلی بن عطاء وہ اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے اسے موقوفاً ہی نقل کرتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ خالد بن حارث کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوعاً نقل کیا ہو اور یہ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے محمد بن مثنیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں عبداللہ بن ادریس اور بصرہ میں خالد بن حارث جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۶۹ :بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ

۱۲۶۹: باب والدین کی نافرمانی

۱۹۶۴ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْابَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِاَوْقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَازَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْبَكْرَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ.

۱۹۶۴: حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا گناہ نہ بتاؤں ۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ !فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ۔راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اس سے پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور فرمایا: جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات (یعنی راوی کو شک ہے) پھر آپ ﷺ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں ۔اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

۱۹۶۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِاَنْ يَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْايَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَشْتِمُ اُمَّهُ فَيَشْتِمُ اُمَّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۶۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے ۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے ۔آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۷۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِكْرَامِ صَدِيْقِ الْوَالِدِ

۱۲۷۰:باب والد کے دوست کی عزت کرنا

۱۹۶۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّالْبِرِّاَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ وفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

۱۹۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔اس باب میں ابواسید سے بھی حدیث منقول ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۲۷۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بِرِّ الْخَالَةِ

۱۹۶۷ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ وَھُوَ ابْنُ مَدُّوْیَه ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْھَمْدَانِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۲۷۱: باب خالہ کے ساتھ نیکی کرنا

۱۹۶۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے۔اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۶۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَھَلْ لِیْ تَوْبَةٌ قَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا فَھَلْ لَکَ مِنْ خَالَةٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّھَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَالْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ.

۱۹۶۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہؐ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے ،کیا میرے لئے توبہ ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔عرض کیا نہیں۔آپؐ نے فرمایا خالہ۔عرض کیا ''جی ہاں'' آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔اس باب میں حضرت علیؓ اور براء بن عازبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۶۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ وَاَبُوْبَکْرِ بْنُ حَفْصٍ ھُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ.

۱۹۶۹: ابن ابی عمر،سفیان بن عیینہ سے وہ محمد بن سوقہ سے وہ ابوبکر بن حفص سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔یہ حدیث ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ابوبکر بن حفص، ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

۱۲۷۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دُعَاءِ الْوَالِدَیْنِ

۱۹۷۰ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَاشَکَّ فِیْھِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ وَقَدْ رَوَی الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ نَحْوَ حَدِیْثِ ھِشَامٍ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ وَقَدْرَوٰی عَنْهُ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ غَیْرَ حَدِیْثٍ.

۱۲۷۲: باب والدین کی دعا

۱۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ایک مظلوم کی بددعا،دوسری مسافر کی دعا اور تیسری والد کی بیٹے کیلئے بددعا۔حجاج صواف یہ حدیث یحییٰ بن ابوکثیر سے ہشام ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اور ابوجعفر،ابو جعفر موذن ہیں۔ہمیں ان کے نام کا علم نہیں۔اس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۲۷۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۷۱ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ وَقَدْرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۲۷۳: باب والدین کا حق

۱۹۷۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ ہاں البتہ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر وہ اپنے والد کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کردے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوری اور کئی راوی بھی یہ حدیث سہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۷۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِي قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَبُو الدَّدَّادِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ قَالَ خَيْرُهُمْ وَ اَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيْثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٍ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ خَطَأٌ.

۱۲۷۴: باب قطع رحمی

۱۹۷۲: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے ہی رحم کو پیدا کیا اور پھر اسے اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو شخص اسے ملائے گا یعنی صلہ رحمی کرے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا یعنی قطع رحمی کرے گا میں اسے کاٹوں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ سفیان کی زہری سے منقول حدیث صحیح ہے۔ اسے معمر، زہری سے وہ ابوسلمہ سے وہ رداد لیثی سے اور وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ معمر کی حدیث میں غلطی ہے۔

۱۲۷۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا بَشِيْرٌ اَبُوْاِسْمَاعِيْلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا

۱۲۷۵: باب صلہ رحمی

۱۹۷۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحمی کرنیوالا وہ نہیں جو کسی قرابت دار کی نیکی کے بدلے نیکی کرے بلکہ صلہ رحم وہ ہے جو قطع رحمی کے باوجود اسے ملائے اور صلہ رحمی کرے۔ یہ

انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سلمانؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ قَاطِعَ رَحِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۷۴: حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ بھی سفیان سے یہی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حُبِّ الْوَلَدِ

۱۲۷۶: باب اولاد کی محبت

۱۹۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ سُوَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَابْنَيِ ابْنَتِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْاَشْعَثِ ابْنِ قَيْسٍ حَدِيْثُ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَمَاعًا مِنْ خَوْلَةَ.

۱۹۷۵: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے ایک نواسے کو گود میں لے کر نکلے اور فرمایا بے شک تمہارا کام بخیل، بزدل اور جاہل بنانا ہے اور بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے پھولوں سے ہو۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اشعث بن قیسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عیینہ کی ابراہیم بن میسرہ سے منقول حدیث کو ہم صرف انہی کی سند سے جانتے ہیں اور عمر بن عبدالعزیز کے خولہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

۱۲۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

۱۲۷۷: باب اولاد پر شفقت کرنا

۱۹۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَاقَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا۔ ابن ابی عمر اپنی بیان کردہ حدیث میں حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پس اقرع نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

۱۲۷۸: باب لڑکیوں پر خرچ کرنا

۱۹۷۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ الْاَعْشَى عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوْبِنْتَانِ اَوْاُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

۱۹۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کیلئے جنت ہے۔

۱۹۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُبْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وُهَيْبٍ وَقَدْزَادُوْافِي هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلًا.

۱۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے سعد بن ابی وقاص، مالک بن وہیب ہیں۔ لوگوں نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے۔

۱۹۷۹ : حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَعَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًامِّنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۹۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کیلئے جہنم سے پردہ ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۸۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِبْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَابَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں میرے پاس آئی اور کچھ مانگا۔ میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت

وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کے دن یہ اس کیلئے جہنم سے پردہ ہوں گی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَ اَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ حَدِيْثٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ اَنَسٍ.

۱۹۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح داخل ہوں گے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی اور کہا ابوبکر بن عبیداللہ بن انس جبکہ صحیح عبیداللہ بن ابوبکر بن انس ہے۔

۱۲۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَحْمَةِ الْيَتِيْمِ وَ كَفَالَتِهٖ

۱۲۷۹: باب یتیم پر رحم اور اس کی کفالت کرنا

۱۹۸۲: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالِقَانِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيْمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَحَنَشٌ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ اَبُوْ عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُوْلُ حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۱۹۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شامل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بلاشک وشبہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل (یعنی گناہ) کرے جس کی بخشش نہ ہو۔ اس باب میں حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ابوعلی رحبی ہے۔ سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ حنش محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۹۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ اَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۸۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں یتیم کی اس طرح کفالت کرنے والا ہوں اور پھر اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ یعنی شہادت اور بیچ والی انگلی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) ماں باپ سے حسن سلوک کرنا چاہئے اور ماں کو اس معاملے میں باپ پر زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں ہے مگر یہ کہ وہ شرک یا معصیت کا حکم نہ دیں۔ حتیٰ کہ اپنے والد

کے دوسر ے کی بھی عزت واحترام کرنا چاہئے اسی طرح فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہے۔ (۳) انسان کو والدین کی بددعاء سے بچنا چاہئے کیونکہ فرمانِ نبویؐ کے مطابق ان کی دعا کی قبولیت میں کوئی شک نہیں (۴) انسان اپنے والدین کا حق ادا نہیں کرسکتا مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو اگر غلام پائے تو اسے آزاد کرادے۔ (۵) قطع رحمی کی سخت ممانعت اور صلہ رحمی کرنے والوں کو چاہئے کہ نیکی کرنے والوں سے ہی صلہ رحمی نہ کرے بلکہ جو ان سے قطع رحمی کرے ان سے بھی صلہ رحمی سے پیش آئے۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (۶) اولاد کی محبت انسان کو بزدل، بخیل بنا دیتی ہے اس کا اشارہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے ملتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے ایک نواسے کو لے کر نکلے اور فرمایا بے شک تمہارا کام بخیل بزدل اور جاہل بنانا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اولاد کو آزمائش قرار دیا گیا ہے۔ (۷) والد پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد پر سے قدرے شفقت، عدل اور محبت سے پیش آئے۔ تاہم اس معاملے میں لڑکیوں کو کسی قدر فضیلت حاصل ہے کہ ان سے محبت وشفقت کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے اور فرمایا کہ جو بیٹیوں کے ذریعے آزمایا گیا اس نے اس پر صبر کیا اس کے لئے جنت ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ پہلو قدرے نمایاں ہے لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے حسن سلوک نہیں کرتے اس لئے مغرب زدہ این جی اوز ہمارے اس پہلو پر زیادہ وار کرتے ہیں۔ علماء کرام کو چاہئے کہ وہ اپنے خطبات میں اس پہلو پر زیادہ سے زیادہ عوام کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں۔

۱۲۸۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَحْمَةِ الصِّبْيَان

۱۲۸۰: باب بچوں پر رحم کرنا

۱۹۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زَرْبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَآءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَاَالْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُوَسِّعُوْالَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍووَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَزَرْبِيٌّ لَهُ اَحَادِيْثُ مَنَا كِيْرُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهٖ.

۱۹۸۴: حضرت انسؓ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا۔ لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام نہ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ زربی کی حضرت انس بن مالکؓ وغیرہ سے منکر حدیثیں ہیں۔

۱۹۸۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّامَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا.

۱۹۸۵: حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے۔

۱۹۸۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَامُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ

۱۹۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد

الْمُنْكَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا لَيْسَ مِنْ اَدَبِنَا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هٰذَا التَّفْسِيْرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ مِثْلِنَا.

بن اسحٰق کی عمرو بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمرو سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ وہ ہم میں سے نہیں کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور طریقے پر نہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے۔ ''ہم میں سے نہیں'' یعنی ہماری مانند نہیں۔

۱۲۸۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

۱۲۸۱: باب لوگوں پر رحم کرنا

۱۹۸۷ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ ثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَايَرْحَمُ النَّاسَ لَايَرْحَمُهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۹۸۷: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۸۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهٖ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ اَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ اَبُو الزِّنَادِ وَقَدْ رَوٰى اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ حَدِيْثٍ.

۱۹۸۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شقی القلب کو رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعثمان جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں کہا جاتا ہے کہ یہ موسیٰ بن ابوعثمان کے والد ہیں جن سے ابوالزناد راوی ہیں۔ ابوزناد نے بواسطہ موسیٰ بن ابوعثمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے۔

۱۹۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ قَابُوْسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۸۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (یعنی اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔ رحم بھی رحمٰن کی شاخ ہے۔ جس نے اس کو جوڑا اللہ تعالیٰ بھی اس سے رشتہ جوڑ لیں گے اور جو اسے قطع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے قطع تعلق کر لیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۲ :بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّصِیْحَةِ

۱۹۹۰ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِیْسٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِکِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِیْمِ الدَّارِیِّ وَجَرِیْرٍ وَحَکِیْمِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ وَثَوْبَانَ.

۱۲۸۲: باب نصیحت کے بارے میں

۱۹۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دین نصیحت ہے تین مرتبہ فرمایا صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کس کیلئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، مسلمان اہل اقتدار اور عام مسلمانوں کیلئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابویزید بواسطہ والد ثوبان سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۹۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۹۹۱: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے کی بیعت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۳ :بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ

۱۹۹۲ : حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ ثَنَا اَبِیْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَیْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ لَا یَخُوْنُهٗ وَلَا یَکْذِبُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّاَنْ یَحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۲۸۳: باب مسلمان کی مسلمان پر شفقت

۱۹۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ لہٰذا وہ اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرے، جھوٹ نہ بولے اور اسے اپنی مدد ونصرت سے محروم نہ کرے، ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور خون حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے یعنی دل میں (آپ ﷺ نے اشارہ کیا) کسی شخص کے بُرے ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۹۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ وَغَیْرُوَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ.

۱۹۹۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا اور قوت بخشتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۹۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ ثَنَا یَحْیَی بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْآةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ وَیَحْیَی بْنُ عُبَیْدِاللّٰهِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ.

۱۹۹۴: حضرت ابوہریرہؓ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہرایک اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کیلئے آئینے کی طرح ہے۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھے تو اسے دور کر دے یعنی اسے بتائے۔ یحییٰ بن عبیداللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

۱۲۸۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّتْرِعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ

۱۲۸۴: باب مسلمان کی پردہ پوشی

۱۹۹۵ : حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ ثَنَا اَبِیْ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً مِّنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ یَّسَّرَعَلٰی مُعْسِرٍ فِی الدُّنْیَا یَسَّرَاللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَعَلٰی مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَاللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاکَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوٰی اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَیْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْهِ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ.

۱۹۹۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کردیں گے۔ اور جو کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی وسہولت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی کریں گے اور جو دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابوعوانہ اور کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابوصالح سے وہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اعمش کے اس قول کا ذکر نہیں کرتے کہ ابو صالح سے روایت ہے۔

۱۲۸۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

۱۲۸۵: باب مسلمان سے مصیبت دور کرنا

۱۹۹۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ النَّهْشَلِیِّ عَنْ مَرْزُوْقٍ اَبِیْ بَکْرِ التَّیْمِیِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّعَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ رَدَّاللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۹۹۶: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے اس چیز کو دور کرے گا۔ جو اسے عیب دار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور کردے گا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۸۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْهِجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

۱۹۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِیُّ ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَ يَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُ هُمَا الَّذِیْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ هِنْدِ الدَّارِیِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۸۶: باب ترک ملاقات کی ممانعت

۱۹۹۷: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کیلئے اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ بات نہ کرنا حلال نہیں۔ اس حالت میں کہ وہ دونوں راستے میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں اور وہ ایک دوسرے سے اعراض کریں پھران دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ، ہشام بن عامرؓ اور ابوہند داریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مُوَاسَاةِ الْاَخِ

۱۹۹۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّاقَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ اُقَاسِمْكَ مَالِیْ نِصْفَيْنِ وَلِیَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِیْ عَلَی السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَی السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهُ شَیْءٌ مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْقَالَ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ وَقَالَ اِسْحَاقُ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ اَخْبَرَنِیْ بِذٰلِكَ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَبْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقَ.

۱۲۸۷: باب مسلمان بھائی کی غم خواری

۱۹۹۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سعد بن ربیع کا بھائی بنادیا۔ سعدؓ نے کہا آؤ میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کردوں اور میری دو بیویاں ہیں لہٰذا میں ایک کو طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے تم مجھے بازار کا راستہ بتادو۔ انہیں بازار کا راستہ بتایا گیا۔ جب وہ اس روز بازار سے واپس آئے تو ان کے پاس پنیر اور گھی تھا جسے انہوں نے منافع کے طور پر کمایا تھا۔ اس کے بعد (ایک دن) نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا کہ ان پر زردی کے نشان ہیں۔ پوچھا: یہ کیا ہے۔ عرض کیا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مہر مقرر کیا ہے۔ عرض کیا: ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا: ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ گٹھلی بھر سونا۔ تین اور ثلث درہم یعنی 3.1/3 درہم کے برابر ہوتا ہے۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔ مجھے (یعنی امام ترمذیؒ کو) امام احمد بن حنبل کا یہ قول اسحٰق بن منصور نے اسحٰق

کے حوالے سے بتایا ہے۔

۱۲۸۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْغِیْبَةِ

۱۹۹۹ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْغِیْبَةُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَایَکْرَهُ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَااَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدِاغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۲۸۸: باب غیبت

۱۹۹۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غیبت کیا ہے: فرمایا تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرے۔ جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا اگر وہ عیب واقعی اس میں موجود ہو تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس عیب کا تذکرہ کرو جو واقعی اس میں ہے تو غیبت ہے ورنہ تو نے بہتان باندھا۔ اس باب میں حضرت ابوبرزہؓ ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۸۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَسَدِ

۲۰۰۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَالزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ .

۱۲۸۹: باب حسد

۲۰۰۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ قطع تعلق کرو اور کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی نہ کرو۔ کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی سے حسد نہ کرو ، اور خالص اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ۔ مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ زبیر بن عوامؓ ، ابن عمرؓ ، ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۰۰۱ . حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاحَسَدَاِلَّافِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَیُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَا النَّهَارِوَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

۲۰۰۱: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا اور وہ اس کے حق کو ادا کرتا ہے (یعنی پڑھتا ہے) رات میں اور دن کے وقتوں میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی اس کے ہم معنیٰ حدیث مروی ہے۔

۱۲۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

۲۰۰۲. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

۱۲۹۰: باب آپس میں بغض رکھنے کی برائی

۲۰۰۲. حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ انہیں لڑنے پر اکساتا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور سلیمان بن عمرو بن احوص (بواسطہ والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۱۲۹۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

۲۰۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهِ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ خُثَيْمٍ وَرَوٰى دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۲۹۱: باب آپس میں صلح کرانا

۲۰۰۳: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا۔ محمود نے اپنی روایت میں (لَا يَحِلُّ) کی جگہ "لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ" کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسماء کی حدیث سے ہم اسے صرف ابن خثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی اور اس میں حضرت اسماء کا ذکر نہیں کیا۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوکریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں حضرت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۰۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمَا خَيْرًا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۰۴: حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص لوگوں میں صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولے وہ جھوٹا نہیں بلکہ وہ اچھی بات کہنے والا اور اچھائی کو فروغ دینے والا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: یتیم کی کفالت اور اس پر رحم کرنا جنت میں داخلے کا سبب اور اس پر ظلم اور اس کا مال کھانا جہنم جانے کا باعث بن سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ان الذین یاکلون اموال الیتمیٰ ...) جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں۔ (۲) بچوں پر شفقت و محبت سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) لوگوں پر رحم کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ یہ انسان کی بدبختی ہے کہ اس سے رحم کا جذبہ چھین لیا جائے۔ (۴) دین تو ایک نصیحت ہے تمام مسلمانوں کے لئے خواہ وہ صاحب اقتدار ہوں یا عام مسلمان۔ بہترین مسلمان اس کو گردانا گیا ہے جس سے دوسرے مسلمان ان کا جان و مال عزت و حرمت محفوظ ہو۔ (۵) ایک مسلمان کو دوسرے کی پردہ پوشی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے۔ جو دنیا میں کسی مسلمان کی تنگی و تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانی فرمائیں گے (۶) مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ اعراض کرے اور ان دونوں میں سے سلام میں ابتدا کرنے والا بہتر ہے۔ جبکہ بدتر انسان وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت اور چغل خوری کرے اور اس سے حسد کرے۔ شیطان کا یہ طریقہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالتا ہے۔ لڑنے والوں میں صلح کرانے والا کی فضیلت ہے حتیٰ کہ وہ اس معاملے میں جھوٹ بھی بول سکتا ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ تین باتوں کے علاوہ جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ ایک خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے درمیان جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا۔

۱۲۹۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

۲۰۰۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۰۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ ثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْمَكَرَ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۲۹۲: باب خیانت اور دھوکہ

۲۰۰۵: حضرت ابوصرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کو ضرر یا تکلیف پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے ضرر اور تکلیف پہنچائیں گے اور جو کوئی کسی کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۰۶: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

۲۰۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرَ وَبَشِيْرٍ اَبِي اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي اَهْلِهِ فَمَاجَآءَ قَالَ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۱۲۹۳: باب پڑوسی کے حقوق

۲۰۰۷: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے گھر میں ان کیلئے ایک بکری ذبح کی گئی۔ جب آپ تشریف لائے تو پوچھا کیا تم نے اپنے یہودی پڑوسی کو گوشت (ہدیہ) بھیجا ہے (دو مرتبہ پوچھ)۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَازَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِحَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَالْمِقْدَادِبْنِ الْاَسْوَدِوَاَبِیْ شُرَیْحٍ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَقَدْرُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ عَائِشَۃَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: جبرئیل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ بھلائی اوراحسان کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اسے وارث بنادیں گے۔اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ ،عقبہ بن عامرؓ ، ابوہریرہؓ ،انسؓ ،عبداللہ بن عمروؓ ، مقداد بن اسودؓ،ابوشریحؓ اورابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔مجاہد سے بھی ابوہریرہؓاورعائشہؓ کے واسطے سے منقول ہے۔

۲۰۰۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِبْنِ مُحَمَّدٍ وَھُوَ ابْنُ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ جِبْرَئِیْلُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھَا یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِحَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ.

۲۰۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل ہمیشہ مجھے پڑوسی کے متعلق نصیحت کرتے رہے۔یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وارث بنادیں گے۔

۲۰۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ حَیْوَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ شَرِیْکٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُ ھُمْ لِصَاحِبِہٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُ ھُمْ لِجَارِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ اسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ.

۲۰۰۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کیلئے بہتر ہےاور بہتر پڑوی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوعبدالرحمن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

۱۲۹۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِحْسَانِ اِلَی الْخَادِمِ

۱۲۹۴: باب خادم سے اچھا سلوک کرنا

۲۰۱۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِبْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ فِتْیَۃً تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوْہُ تَحْتَ یَدِہٖ فَلْیُطْعِمْہُ مِنْ طَعَامِہٖ وَلْیُلْبِسْہُ مِنْ لِبَاسِہٖ وَلَایُکَلِّفُہٗ مَایَغْلِبُہٗ فَاِنْ کَلَّفَہٗ مَا یَغْلِبُہٗ فَلْیُعِنْہُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاُمِّ سَلَمَۃَ وَابْنِ عُمَرَوَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۰۱۰: حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنایا۔پس جس کا (مسلمان) بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا اورلباس میں سے لباس دے اوراسے ایسی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہوجائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔اس باب میں حضرت علیؓ ،ام سلمہؓ،ابن عمرؓ،اورابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۰۱۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ فَرْقَدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْتَكَلَّمَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ وَغَيْرُوَاحِدٍ فِىْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۲۰۱۱: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ غلاموں سے بر سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ایوایوب سختیانی اور کئی راوی فرقد سنجی پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا حافظہ قوی نہیں۔

۱۲۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

۱۲۹۵: باب خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت

۲۰۱۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بَرِيْئًا مِمَّاقَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحَدَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَاقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنُ اَبِىْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ نُعْمٍ الْبَجَلِىُّ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ.

۲۰۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا اور وہ اس سے بری ہوں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر حد جاری کریں گے مگر یہ کہ اس کا الزام صحیح ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں سوید بن مقرنؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن ابی نعم، عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں، ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

۲۰۱۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوْكًالِىْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِىْ يَقُوْلُ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍفَالْتَفَتُّ فَاِذَااَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْكًا لِىْ بَعْدَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِىُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ.

۲۰۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میرے پیچھے سے ایک آواز آئی۔ جان لو ابومسعود، جان لو، ابومسعود میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنا تو اس پر قادر ہے۔ ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم تیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

۱۲۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ اَدَبِ الْخَادِمِ

۱۲۹۶: باب خادم کو ادب سکھانا

۲۰۱۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ

۲۰۱۴: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کو یاد کرنے لگے تو اسے فوراً اپنا ہاتھ اٹھا لینا چاہیے۔ ابو ہارون

اَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ اَبَا هَارُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيٰى وَمَازَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِىْ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ حَتّٰى مَاتَ.

عبدی، عمارہ بن جوین ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ ابن عون اپنے انتقال تک ابو ہارون سے احادیث نقل کرتے رہے۔

۱۲۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

۱۲۹۷: باب خادم کو معاف کر دینا

۲۰۱۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ هَانِىءٍ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ هَانِىءٍ الْخَوْلَانِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٰذَا.

۲۰۱۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کتنی مرتبہ اپنے خادم کو معاف کروں: آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خادم کو کتنی بار معاف کروں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ہر روز ستر مرتبہ'' یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن وہب اسے ابو ہانی خولانی سے اسی سند سے اس کے ہم معنیٰ حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ هَانِىءٍ الْخَوْلَانِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۲۰۱۶: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی سند سے اسی کے ہم معنیٰ اور بعض راوی اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: اسلامی تعلیمات میں دھوکہ دہی اور خیانت کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ خیانت کو منافق کی ایک علامت خیال کیا گیا ہے دھوکہ دینے کے بارے میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ ''جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں'' ہم سب کے لئے ایک بہت بڑی تنبیہ ہے۔ (۲) پڑوسی کے ساتھ بہتر سلوک ایمان کی علامت ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی سے بہتر سلوک کرے'' (۳) خادم سے حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے اس کا کھانا لباس اور اس کو ایسی تکلیف نہ دے جو اگر خود اس پر آجائے تو اسے ناگوار گذرے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص پر حد جاری فرمائیں گے جو اپنے خادم یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا۔ خادم کو معاف کرنا چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق ہر روز ستر مرتبہ بھی خواہ معاف کرنا پڑے تو کرو۔

۱۲۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ اَدَبِ الْوَلَدِ

۱۲۹۸: باب اولاد کو ادب سکھانا

۲۰۱۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ

۲۰۱۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع (ایک پیمانہ) صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ

يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحُ بْنُ عَلَاءِ الْكُوْفِيُّ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحٌ شَيْخٌ اٰخَرُ بَصْرِيٌّ يَرْوِىْ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ وَغَيْرِهٖ وَ هُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا.

حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوفی محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی سند سے معروف ہے۔ ناصح بصری ایک دوسرے محدث ہیں جو عمار بن ابوعمار وغیرہ سے نقل کرتے ہیں اور یہ اثبت ہیں۔

۲۰۱۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَامِرُ بْنُ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ وَاَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ.

۲۰۱۸: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر انعام نہیں دیتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عامر بن ابوعامر خزاز کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ایوب بن موسیٰ، ابن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔ یہ راویت مرسل ہے۔

۱۲۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

۱۲۹۹: باب ہدیہ قبول کرنے اور اس کے بدلے میں کچھ دینا

۲۰۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَكْثَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ.

۲۰۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۳۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ

۱۳۰۰: باب محسن کا شکریہ ادا کرنا

۲۰۲۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۲۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ح

۲۰۲۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

وثنا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگوں کا شکرادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکرادا نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

۱۳۰۱: باب نیک کام

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ قَالَ مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زُمَيْلٍ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ.

۲۰۲۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا اسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا سب صدقہ ہے۔ پھر کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا، نابینے کے ساتھ چلنا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی وغیرہ ہٹا دینا اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوزمیل کا نام سماک بن ولید حنفی اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

۱۳۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِنْحَةِ

۱۳۰۲: باب عاریت دینا

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى

۲۰۲۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دودھ یا ورق کا منیحہ دیا (یعنی رعاریت دی) یا کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتایا اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابواسحٰق کی روایت سے۔ ابو اسحٰق اسے طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں اور ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ منصور بن معتمر اور شعبہ بھی طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی

مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَفِي الْبَابِ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ وَرِقٍ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ وَقَوْلُهُ اَوْهَدٰى زُقَاقًا اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ هِدَايَةَ الطَّرِيْقِ وَهُوَ اِرْشَادُ السَّبِيْلِ.

حدیث منقول ہے۔ ورق کی عاریت دینے سے مراد یہ ہے کہ روپے پیسے کا قرض دینا۔ ''ھدی زقاقا'' کا مطلب راستہ دکھانا ہے۔

۱۳۰۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

۱۳۰۳: باب راستہ میں سے تکلیف دہ چیز ہٹانا

۲۰۲۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِي الطَّرِيْقِ اِذْوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۲۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اس نے اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی جزا دے گا۔ اور اس کو بخش دے گا۔ اس باب میں حضرت ابوبرزہؓ، ابن عباسؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۴ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ

۱۳۰۴: باب مجالس امانت کے ساتھ ہیں

۲۰۲۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَطَآءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ بْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ.

۲۰۲۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کر کے چلا جائے تو وہ تمہارے پاس امانت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۰۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّخَاءِ

۱۳۰۵: باب سخاوت کے بارے میں

۲۰۲۶ : حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مَاادْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُعْطِيْ قَالَ نَعَمْ لَاتُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ يَقُوْلُ لَاتُحْصِيْ فَيُحْصٰى

۲۰۲۶: حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ زبیرؓ ہی کی کمائی سے ہے۔ کیا میں اس میں سے صدقہ دے سکتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں دے سکتی ہو بلکہ مال کو روک کے نہ رکھو۔ ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت

عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ أَيُّوْبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اسے ابن ابی ملیکہ سے وہ عباد بن عبداللہ سے اور وہ حضرت اسماءؓ سے نقل کرتے ہیں جبکہ کئی راوی اسے ایوب سے نقل کرتے ہوئے عباد بن عبداللہ بن زبیر کو حذف کر دیتے ہیں۔

۲۰۲۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ خُوْلِفَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ شَيْءٌ مُرْسَلٌ.

۲۰۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سعید کی اعرج سے روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف سعید بن محمد کی سند سے منقول ہے۔ اس حدیث کی روایت سے اختلاف کیا گیا ہے کیونکہ سعید، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ احادیث مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۶ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبُخْلِ

۱۳۰۶: باب بخل کے بارے میں

۲۰۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوْسَى.

۲۰۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مؤمن میں یہ دو خصلتیں جمع نہیں ہوسکتیں۔ بخل اور بداخلاقی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۰۲۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسَى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۲۹: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فریب کرنیوالا، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ بِشْرِبْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۳۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن بھولا اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر (بدکار) دھوکہ باز اور بخیل ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ

۱۳۰۷: باب اہل وعیال پرخرچ کرنا

۲۰۳۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۳۱: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَهٗ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَ يُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۳۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے یا پھر وہ دینار جسے وہ جہاد میں جانے کیلئے اپنی سواری پھر اپنے دوستوں پر فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے۔ابوقلابہ کہتے ہیں کہ راوی نے عیال کا شروع میں ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس شخص سے زیادہ ثواب کسے مل سکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔جنہیں اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے محنت ومشقت کرنے سے بچالیتا ہے اور انہیں اس کے ذریعے غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةُ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

۱۳۰۸: باب مہمان نوازی کے بارے میں

۲۰۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ

۲۰۳۳: حضرت ابوشریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی کرنی چاہیے۔صحابہ کرامؓ

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

نے پوچھا پر تکلف مہمانی کب تک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات تک پر تکلف ضیافت کرنا پھر فرمایا کہ ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ لَا يَثْوِيْ عِنْدَهُ يَعْنِي الضَّيْفُ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ وَهُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهُ يُحْرِجَهُ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

۲۰۳۴ : حضرت ابوشریح کعبیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضیافت تین دن تک اور پر تکلف ضیافت ایک دن و رات تک ہے۔ اس کے بعد جو کچھ مہمان پر خرچ کیا جائے وہ صدقہ ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اس کے پاس زیادہ وقت تک ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اسے حرج ہونے لگے۔ حرج کے معنی یہ ہیں کہ مہمان میزبان کے پاس اتنا طویل نہ ٹھہرے کہ اس پر شاق گزرنے لگے۔ اور حرج میں ڈالنے سے مراد یہی ہے کہ اسے تنگ نہ کرے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ مالک بن انسؓ اور لیث بن سعدؒ بھی یہ حدیث سعید مقبری سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی کعبی عدوی ہیں ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

۱۳۰۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

۱۳۰۹: باب یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری

۲۰۳۵ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ.

۲۰۳۵ : حضرت صفوان بن سلیم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور محتاج کی ضروریات پوری کرنے کیلئے کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے یا پھر ایسے شخص کی طرح جو دن میں روزہ رکھتا اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے۔

۲۰۳۶ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲۰۳۶ : ہم سے روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اسی کی مثل۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوغیث کا نام سالم ہے وہ عبداللہ بن مطیع

مُطِيعٍ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ شَامِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ.

کے موتی ہیں۔ پھر ثور بن یزید شامی اور ثور بن یزید مدنی ہیں۔

۱۳۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَ حُسْنِ الْبِشْرِ

۱۳۱۰: باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرے سے ملنا

۲۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي اِنَاءِ اَخِيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۳۷: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے اور یہ بھی نیکیوں میں سے ہے کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے (خوش ہوکر) ملو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

۱۳۱۱: باب سچ اور جھوٹ

۲۰۳۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے اجتناب کرو۔ بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمرؓ، عبداللہ بن شخیر اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ هَارُوْنَ الْغَسَّانِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِهِ قَالَ يَحْيٰى فَاَقَرَّ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ هَارُوْنَ وَقَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا

۲۰۳۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس کی بو کی وجہ سے اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہاں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبدالرحیم بن ہارون اس میں

الْوَجْهِ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ هَارُوْنَ۔

متفرد ہیں۔

خلاصۃ الابواب: باپ پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو ادب سکھائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ صدقہ خیرات میں لگا رہے۔ (۲) ہدیہ وتحائف کا تبادلہ کرنا چاہئے اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۳) اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس ہوتا ہے اور وہ رب کا شکر گذار بندہ بن جاتا ہے۔ (۴) معمولی نیکیوں کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے مثلاً اپنے مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا، لڑائی سے روکنا، بھولے بھٹکے کو رستہ بتانا، راستے سے پتھر، کانٹے وغیرہ ہٹا دینا حتی کہ پانی پلانا بھی نیکی ہے (۵) سخاوت کی فضیلت اور مال کو روکنے کی مذمت کہ اللہ تعالیٰ سخی کو پسند کرتا اور بخیل کو ناپسند فرماتا ہے۔ حتی کہ بخیل کے لئے ہے کہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اصل میں سخاوت اور بخیل یہ دو اوصاف ہیں جو معاشرے میں بھلائی اور برائی کے گویا مرکز ہیں۔ بخیلی معاشرے میں مفاد پرستی اور خودغرضی کو ترجیح دیتی ہے جبکہ سخاوت ایثار اور محبت واخوت کو جنم دیتی ہے۔ (۶) اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ بہترین دینار ہے جو کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔ (۷) مہمان کی تکریم ایمان کی علامت ہے مہمانی کے آداب میں یہ بھی ہے کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگی محسوس نہ کرے۔ مہمان اور میزبان کو اس معاملے میں اعتدال اختیار کرنا چاہئے۔ (۸) یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری کرنے والے کو گویا مجاہد قرار دیا گیا ہے یتیم اور بیوہ معاشرے کے دو ستم زدہ افراد ہوتے ہیں جو معاشرہ نظرانداز کر دیتا ہے اور یہ دونوں طبقات کسمپرسی کی حالت میں رہتے ہیں یا لوگوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اس نے ان طبقات سے حسن وسلوک کو نیکی کا اعلیٰ درجہ قرار دیا ہے۔ اگر ہم اس معاملے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تو دوسرے معاشروں کے لئے قابل تقلید مثال پیش کر سکتے ہیں جہاں یہ دونوں طبقات بری حالت میں گذر بسر کرتے ہیں۔ (۹) سچ کو لازم پکڑنا چاہئے کیونکہ یہ انسان کو جنت کی طرف لے جاتا ہے جبکہ گناہ سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ یہ جہنم کا راستہ ہے۔

۱۳۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفُحْشِ

۱۳۱۲: باب بے حیائی کے بارے میں

۲۰۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَاكَانَ الْحَيَآءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

۲۰۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے اور حیا جس چیز میں آتا ہے اسے مزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۴۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا

۲۰۴۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق سب سے بہتر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی یہ ان کی عادات میں

وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے تھا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي اللَّعْنَةِ

۱۳۱۳: باب لعنت بھیجنا

۲۰۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۴۲: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت ، غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيْءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۴۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طعن کرنے والا ، کسی پر لعنت بھیجنے والا ، فحش گوئی کرنے والا اور بدتمیزی کرنے والا مؤمن نہیں ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہیں۔

۲۰۴۴ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ.

۲۰۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوا پر لعنت نہ بھیجو یہ تو پابند حکم ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی مستحق نہیں تو وہ لعنت اسی پر واپس آتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بشر بن عمر کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۳۱۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَعْلِيْمِ النَّسَبِ

۱۳۱۴: باب نسب کی تعلیم

۲۰۴۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيْسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ

۲۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کی اتنی تعلیم (ضرور) حاصل کرو جس کے ذریعے تم اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کر سکو اس لیے کہ رشتے داروں سے حسن سلوک کرنا اپنے گھر والوں میں محبت کا موجب ، مال میں زیادتی اور موت میں تاخیر (یعنی

مَنْسَأَةٌ فِي الْاَثَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهٖ مَنْسَأَةٌ فِي الْاَثَرِ يَعْنِيْ بِهِ الزِّيَادَةَ فِي الْعُمُرِ.

عمر بڑھنے) کا موجب ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔اور ''منسأۃ'' کا مطلب عمر میں اضافہ ہے۔

۱۳۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۱۳۱۵: باب اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرنا

۲۰۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَادَعْوَةٌ اَسْرَعَ اِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْاِفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاِفْرِيْقِيُّ.

۲۰۴۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا اس سے زیادہ جلد قبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔افریقی کا نام عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ہے اوران کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۳۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الشَّتْمِ

۱۳۱۶: باب گالی دینا

۲۰۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مِنْهُمَا مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، ابن مسعودؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَآءَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ سُفْيَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

۲۰۴۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے زندہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں سفیان کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ بعض اسے حفری کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں جبکہ بعض سفیان سے اور وہ زیاد بن علاقہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے سنا۔

۲۰۴۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ

۲۰۴۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو گالی

اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِاَبِیْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دینا فسق (یعنی گناہ) اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ زبید کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے پوچھا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ حدیث عبداللہؓ سے سنی تو انہوں نے فرمایا: ہاں - یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

۱۳۱۷: باب اچھی بات کہنا

۲۰۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُ هَامِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ اَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ.

۲۰۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: یہ کس کیلئے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں - یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمن بن اسحق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۱۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

۱۳۱۸: باب نیک غلام کی فضیلت

۲۰۵۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُطِيْعَ رَبَّهُ وَيُؤَدِّیَ حَقَّ سَيِّدِهٖ يَعْنِی الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۵۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنا بہترین ہے وہ شخص جو اللہ کی بھی اطاعت کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔ (یعنی غلام یا باندی) کعب کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُوْنَ وَ رَجُلٌ يُنَادِیْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَاَبُو الْيَقْظَانِ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ

۲۰۵۲: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جو مشک کے ٹیلے پر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ "قیامت کے دن" بھی فرمایا۔ ایک وہ شخص جو اللہ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے گا۔ دوسرا وہ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور تیسرا وہ شخص جو پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

۱۳۱۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

۲۰۵۳ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنَ ابْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَاكُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۵۴ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ.

۱۳۱۹: باب لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۲۰۵۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد بھلائی کرو تا کہ وہ اسے مٹا دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۴: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے وہ سفین سے اور وہ حبیب سے اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں وکیع بھی سفین سے وہ میمون بن ابی شبیب سے وہ معاذ بن جبل سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود کہتے ہیں کہ صحیح حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۳۲۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ظَنِّ السُّوْءِ

۲۰۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الظَّنُّ ظَنَّانِ فَظَنٌّ اِثْمٌ وَظَنٌّ لَيْسَ بِاِثْمٍ فَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِيْ هُوَ اِثْمٌ فَالَّذِيْ يَظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهٖ وَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِيْ لَيْسَ بِاِثْمٍ فَالَّذِيْ يَظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ.

۱۳۲۰: باب بدگمانی کے بارے میں

۲۰۵۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے عبد بن حمید سے سنا وہ سفیان کے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جبکہ دوسری قسم گناہ نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ بدگمانی دل میں بھی کرے اور زبان پر بھی آئے۔ جبکہ صرف دل ہی میں بدگمانی کرنا گناہ نہیں۔

۱۳۲۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِزَاحِ

۲۰۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْوَضَّاحُ الْكُوْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَافَعَلَ النُّغَيْرُ.

۱۳۲۱: باب مزاح کے بارے میں

۲۰۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر تمہارے نغیر کو کیا ہوا۔ (نغیر ایک چھوٹا پرندہ ہے)۔

۲۰۵۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ.

۲۰۵۷: ہم سے روایت کی ھناد نے انہوں نے شعبہ انہوں نے ابی تیاح اور وہ انسؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۰۵۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّی لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا اِنَّمَا يَعْنُوْنَ اَنَّكَ تُمَازِحُنَا.

۲۰۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ " تُدَاعِبُنَا " کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مزاح کرتے ہیں۔

۲۰۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَاالْاُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِی مَازَحَهٗ.

۲۰۵۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا اے دوکانوں والے۔ محمود کہتے ہیں ابواسامہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح (ان الفاظ) کے ساتھ مزاح کیا۔

۲۰۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّی حَامِلُكَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِالنَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۰۶۰: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے علاوہ بھی کوئی جنتا ہے۔ (یعنی تمام اونٹ اونٹنیوں کے بچے ہیں) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۳۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِرَاءِ

۱۳۲۲: باب جھگڑے کے بارے میں

۲۰۶۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِی فُدَيْكٍ قَالَ اَخْبَرَنِی سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِی رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِی وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِی اَعْلَاهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ

۲۰۶۱: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا جھوٹ چھوڑ دیا جو باطل تھا تو اس کیلئے جنت کے کنارے پر ایک مکان بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے۔ اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائے گا اور جو شخص خوش اخلاق ہوگا اس کے لیے جنت کے اوپر والے حصے میں مکان بنایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے

وَرْدَانَ عَنْ اَنَسٍ.

جانتے ہیں اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۶۲: حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوْفِيُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِكَ اِثْمًا لَا تَزَالُ مُخَاصِمًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جھگڑتے رہنے کا گناہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۰۶۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کرو، مزاح نہ کرو اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کرو۔ جسے تم پورا نہ کر سکو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُدَارَاةِ

۱۳۲۳: باب حسن سلوک

۲۰۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ اَخُوا الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ میں آپ ﷺ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ کا یہ بیٹا (یا فرمایا) قبیلہ کا یہ بھائی کیا ہی برا ہے۔ پھر اسے اجازت دے دی اور اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو کی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پہلے تو آپ ﷺ نے اسے برا کہا اور پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ بدترین شخص وہ ہے جسے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ دیا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

۱۳۲۴: باب محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنا

۲۰۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَا عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَا وَاَبْغِضْ

۲۰۶۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے دوست کے ساتھ میانہ روی کا معاملہ رکھو۔ شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور دشمن کے ساتھ دشمنی میں

بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّاعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ لَهُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفٌ قَوْلُهُ.

بھی میانہ روی ہی رکھو کیونکہ ممکن ہے کہ کل وہی تمہارا دوست بن جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث ایوب سے بھی ایک اور سند سے منقول ہے۔ حسن بن ابی جعفر بھی اسے نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی ضعیف ہے۔ حسن بھی اپنی سند حضرت علیؓ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؓ پر موقوف ہے۔

۱۳۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْكِبْرِ

۱۳۲۵: باب تکبر کے بارے میں

۲۰۶۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۶۶: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِیْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِیْ حَسَنًا وَنَعْلِیْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۶۷: حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے جبکہ تکبر یہ ہے کہ کوئی شخص حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِی الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۶۸: حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے نفس کو اس کے مرتبے سے اونچا لے جاتا اور تکبر کرتا ہے تو وہ جباریں میں لکھ دیا جاتا ہے اور اسے بھی اسی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جس میں وہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن

غریب ہے۔

۲۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنُ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لِيْ فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ الْكِبْرِ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۶۹: حضرت نافع بن جبیر بن مطعمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا۔ موٹی چادر بطور لباس کے استعمال کی اور بکری کا دودھ دوہا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جس نے یہ کام کئے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: قرآن واحادیث سے ثابت ہے کہ حیاء انسان کی بہترین خصلت ہے جس سے مؤمن کو لازماً متصف ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایسی علامت ہے جس سے خیر اور بھلائی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ دنیا میں تو یہ ممکن ہے کہ انسان کو سخت جانی و مالی نقصان پہنچ جائے مگر بالآخر انسان اس سے بھلائی ہی پائے گا۔ یہ معاشرے میں خیر کی ضامن ہے جبکہ فحش گوئی و بے حیائی معاشرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ (۲) ہمارے معاشرتی رویہ کی ایک برائی ہے کہ ایک دوسرے پر معمولی باتوں پر لعنت وملامت کرنا ہے جبکہ حدیث مبارکہ میں اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے اس رویے کو معاشرے میں پنپنے نہ دیا جائے، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! طعن، لعنت، بدتمیزی کرنے والا مؤمن نہیں ہے۔ یہ کتنی بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں ایسے رویوں کو جنم دے رہے ہیں ان کی سخت مذمت کرنا چاہئے۔ (۳) اپنے رشتہ داروں اہل عیال سے حسن سلوک عمر، مال اور محبت کے بڑھنے کا مؤجب ہے۔ (۴) اپنے بھائی کے لئے پس پشت خیر خواہی کے جذبات رکھنا اور اس کے لئے دعا گو رہنا بندہ کو رب کی نظر میں صاحب فضیلت بنا دیتا ہے۔ اس کی یہ دعاء جتنی جلدی قبول ہوتی ہے گویا کہ دوسری دعاء اس کے مقابل نہیں۔ (۵) گالی دینا فسق کی علامت اور لڑائی جھگڑے میں اس کی ابتداء کرنے والے پر اس کا تمام تر الزام ڈالا جائے گا۔ (۶) مالک کے ساتھ ساتھ رب کے حقوق بھی ادا کرنے والا قیامت کے دن مشک کے ٹیلے پر ہوگا۔ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور پانچوں نمازوں کے لئے اذان دینے والا صاحب فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں۔ (۷) لوگوں سے اچھا گمان رکھنا چاہئے بدگمانی سے پرہیز کرنا چاہئے اور اس کو زبان پر لانا تو گویا گناہ ہے۔ (۸) سچا مزاح جائز ہے اور نبی کریم ﷺ کی کئی احادیث اس پر ہیں۔ (۹) معاشرے میں تنزل کا سبب باہمی جھگڑے ہوتے ہیں لہٰذا اسلامی تعلیمات میں ایک مؤمن کے لئے یہ خاص تعلیم ہے کہ وہ جھگڑے سے پرہیز کرے ایسے شخص کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کردے۔ مؤمن کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ جھوٹا، مزاح جھوٹ وعدہ اور جھگڑا نہیں کرتا۔ انسان کو باہمی تعلقات میں اعتدال اور میانہ روی رکھنا چاہئے کیونکہ انسان کبھی ایک دوسرے کے دشمن اور کبھی دوست ہوتے ہیں اس لئے دوستی و دشمنی میں بھی اعتدال سے نہ بڑھے۔ (۱۰) تکبر کی مذمت۔ تکبر صرف اللہ کو .... ہے انسان کے لئے تکبر اس کی تباہی کا سامان دردنیا و آخرت میں خسارہ ہے۔

۱۳۲۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُسْنِ الْخُلُقِ

۲۰۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ الْمَمْلَکِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاشَیْءٌ اَثْقَلَ فِی الْمِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِیْکٍ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۰۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۷۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِیْسَ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِمَایُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَی اللّٰهِ وَ حُسْنِ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِمَایُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ هُوَ ابْنُ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَوْدِیُّ. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا اَبُوْ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّهٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَکَفُّ الْاَذٰی.

۱۳۲۶: باب اچھے اخلاق

۲۰۷۰: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اس لیے کہ بے حیا اور فحش گوشخص سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۱: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں۔ یعنی قیامت کے دن حساب وکتاب کے وقت۔ بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پالیتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۰۷۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے خوف اور حسن اخلاق سے۔ پھر پوچھا گیا کہ زیادہ تر لوگ جہنم میں کن اعمال کی وجہ سے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ عبداللہ بن ادریس، یزید بن عبدالرحمٰن اودی کے پوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حسن خلق یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے ملے بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے اور تکلیف دینے والی چیز کو دور کرے۔

۱۳۲۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

۲۰۷۳ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالُوْانَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۳۲۷: باب احسان اور معاف کرنا

۲۰۷۳: حضرت ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے پاس

الرَّجُلُ اَمُرُّبِهٖ فَلَا يَقْرِيْنِيْ وَلَا يُضَيِّفُنِيْ فَيَمُرُّبِيْ اَفَاَجْزِيْهِ قَالَ لَا اَقْرِهٖ قَالَ وَرَاٰنِيْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِي اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْاَحْوَصِ اسْمُهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَقْرِهٖ يَقُوْلُ اَضِفْهُ وَالْقِرٰى الضِّيَافَةُ.

سے گزرتا ہے کیا میں بھی اس کے بدلے میں اس طرح کروں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کی میزبانی کرو۔ آپؐ نے مجھے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا تو پوچھا۔ تمہارے پاس مال ہے۔ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا کی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔ ''اقرہ'' کا مطلب اس کی مہمان نوازی کرو۔ ''قری'' ضیافت کے معنی میں ہے۔

۲۰۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۰۷۴: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے پر نہ چلو یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد واطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۲۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ

۱۳۲۸: باب بھائیوں سے ملاقات

۲۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ السَّدُوْسِيُّ ثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَّهٗ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ سِنَانٍ اسْمُهٗ عِيْسَى بْنُ سِنَانٍ وَقَدْ رَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا.

۲۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک اعلان کرنے والا بلائے گا اور کہے گا کہ تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا مبارک ہو۔ تم نے جنت میں اپنے ٹھہرنے کی جگہ بنالی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ ابورافع سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں سے کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَيَاءِ

۱۳۲۹: باب حیاء کے بارے میں

۲۰۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ

۲۰۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الـرَّحِيْمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍونَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَآءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَآءُ فِي النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّأَنِّيْ وَالْعَجَلَةِ

۱۳۳۰: باب آہستگی اور عجلت

۲۰۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ نَانُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۷۷: حضرت عبداللہ بن سرجس مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی خصلتیں، آہستہ آہستہ کام کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا، نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَانُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ عَاصِمٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ نَصْرِبْنِ عَلِيٍّ.

۲۰۷۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے وہ نوح بن قیس سے وہ عبداللہ بن عمران سے وہ عبداللہ بن سرجس سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عاصم کا ذکر نہیں۔ صحیح حدیث نصر بن علی ہی کی ہے۔

۲۰۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْاَشَجِّ الْعَصَرِيِّ.

۲۰۷۹: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدقیس کے قاصد اشج سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ بردباری اور سوچ سمجھ کر کام کرنا (یعنی جلد بازی نہ کرنا) اس باب میں اشج عصری سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۰۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُالْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْتَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۲۰۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کام میں جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض اہل علم نے عبدالمہیمن بن عباس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور انہیں حافظہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۳۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرِّفْقِ

۲۰۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَکٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الْخَیْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الْخَیْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ وَجَرِیْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۳۳۱: باب نرمی کے بارے میں

۲۰۸۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جریر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۲ :بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ

۲۰۸۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَاوَکِیْعٌ عَنْ زَکَرِیَّا ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَحْیَی بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًااِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَاوَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْمَعْبَدٍ اسْمُہٗ نَافِذٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ سَعِیْدٍ.

۱۳۳۲: باب مظلوم کی دعا

۲۰۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: مظلوم کی دعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۳۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خُلُقِ النَّبِیِّ ﷺ

۲۰۸۳ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَاجَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَسِنِیْنَ فَمَاقَالَ لِیْ اُفٍّ قَطُّ وَمَاقَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُہٗ لِمَ صَنَعْتَہٗ وَلَالِشَیْءٍ تَرَکْتُہٗ لِمَ تَرَکْتَہٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَامَسِسْتُ خَزًّاقَطُّ وَلَاحَرِیْرًا وَلَا شَیْئًا کَانَ اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا کَانَ اَطْیَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ وَالْبَرَآءِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

۱۳۳۳: باب اخلاق نبوی ﷺ

۲۰۸۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی ''اُف'' تک نہیں کہا۔ نہ ہی میرے کسی کام کو لینے کے بعد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے میرے کسی کام کو چھوڑ دینے پر مجھ سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا اور آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بہتر اخلاق والے تھے۔ میرے ہاتھوں نے کوئی کپڑا، ریشم یا کوئی بھی چیز نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوئی اور نہ ہی کوئی ایسا عطر یا مشک سونگھا جس کی خوشبو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ ہو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور براءؓ سے بھی

صَحِيحٌ.

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۸۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ.

۲۰۸۴ حضرت ابوعبداللہ جدلیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو ام المؤمنینؓ نے فرمایا آپ ﷺ نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی اس کی عادت تھی۔ آپ ﷺ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ ورآپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کردیتے اور درگزر فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ انہیں عبدالرحمن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

خلاصۃ الابواب: اعلیٰ اخلاق کا حامل شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ قیامت کے دن لوگ اپنے اخلاق کے باعث روزہ داروں اور نمازیوں کا سا درجہ پائیں گے۔ اعلیٰ اخلاق جنت میں لے جانے کا سبب اور بداخلاقی اور فحش گوئی جہنم میں جانے کا باعث ہوں گے۔ خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری بعثت کا مقصد ہی اخلاق کی تکمیل ہے۔ (۲) احسان بے لوث ہونا چاہئے نہ کہ اس لئے احسان کیا جائے کہ لوگ بدلہ میں احسان کریں گے۔ بلکہ اگر وہ ظلم بھی کریں تو انسان کو معاف اور احسان سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ جبکہ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم تو جہنم میں جانے کا سبب بن سکتا ہے کیونکہ حیاء سے خیر اور ظلم سے شر پھیلتا ہے۔ (۴) مؤمن کی بہترین صفات یہ ہیں کہ وہ اعتدال ومیانہ روی اختیار کرے۔ اپنی حرکات زبان، رویے میں اس کا اظہار کرے کیونکہ جلد بازی شیطان کا حصہ ہے جبکہ میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک ہے (۵) انسان کو نرمی اختیار کرنا چاہئے اس رویے کا حامل شخص بھلائی کو پانے میں حریص ہوتا ہے جبکہ سختی کے حامل افراد اپنے رویوں میں لچک پیدا نہیں کرسکتے۔ تاریخی طور پر اہل مدینہ کا کردار ان کی نرم روی کی مثال ہے جنہوں نے خیر کو لپک کر لیا جبکہ اصل اپنی سختی کے باعث خیر کو نہ سمجھ سکے اور اس کی مخالفت پر اڑے رہے۔ (۶) مظلوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ حق دیا ہے کہ وہ جب دعا کرے گا تو وہ اپنے رب کے درمیان کوئی پردہ نہ پائے گا جبکہ ظلم اندھیرا ہے جو بندے اور رب کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور پردہ حائل کردیتا ہے۔ (۷) حضور اکرم ﷺ اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے اور آپؐ نے اپنی بعثت کو اخلاق کی تکمیل فرمایا۔ اعلیٰ خلاق کے حامل افراد قیامت کے دن بھلائی کے حامل ہوں گے۔

۱۳۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حُسْنِ الْعَهْدِ

۱۳۳۴: باب حسن وفا

۲۰۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَابِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا

۲۰۸۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر کیا۔ اگر میں ان کے زمانے میں ہوتی تو میرا کیا حال ہوتا۔ اور یہ سب اس لیے تھا کہ آپ ﷺ انہیں بہت یاد کیا کرتے

ذاک الالکثرۃ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھا وان کان لیذبح الشاۃ فیتتبع بھا صدائق خدیجۃ فیھدیھا لھن ھذا حدیث حسن صحیح غریب

تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلی کو تلاش کرتے اور اس کے ہاں ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَعَالِی الْاَخْلَاقِ

۱۳۳۵: باب بلند اخلاق

۲۰۸۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِیُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا مُبَارَکُ بْنُ فَضَالَۃَ ثَنِیْ عَبْدُرَبِّہٖ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْھِقُوْنَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِیْنَ وَالْمُتَشَدِّقِیْنَ فَمَا الْمُتَفَیْھِقُوْنَ قَالَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ اَلثَّرْثَارُ ھُوَکَثِیْرُالْکَلَامِ وَالْمُتَشَدِّقُ ھُوَالَّذِیْ یَتَطَاوَلُ عَلَی النَّاسِ فِی الْکَلَامِ وَیَبْذُوْاعَلَیْھِمْ وَرَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْمُبَارَکِ بْنِ فَضَالَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْفِیْہِ عَنْ عَبْدِ رَبِّہٖ بْنِ سَعِیْدٍ وَھٰذَا اَصَحُّ.

۲۰۸۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قریب بیٹھنے والے لوگ وہ ہیں جو بہترین اخلاق والے ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور دور رہنے والے لوگ وہ ہیں جو زیادہ باتیں کرنے والے، بلا سوچے سمجھے اور بلا احتیاط بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بہت باتونی اور زبان دراز کا تو ہمیں علم ہے "مُتَفَیْھِقُوْن" کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تکبر کرنے والے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ "اَلثَّرْثَار" بہت کلام کرنے والا۔ "مُتَشَدِّق" گفتگو کے ذریعے لوگوں پر فخر کرنے والا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ مبارک بن فضالہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابرؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کی لیکن اس میں عبدربہ بن سعید کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

۱۳۳۶: باب لعن وطعن

۲۰۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَکُوْنَ لَعَّانًا

۲۰۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسی سند سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کیلئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

۱۳۳۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا وَلَاتُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّيْ اَعِيَهُ قَالَ لَاتَغْضَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ حُصَيْنٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ.

۱۳۳۷: باب غصہ کی زیادتی

۲۰۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کچھ سکھائیے لیکن زیادہ نہ ہو تا کہ میں یاد رکھ سکوں۔ فرمایا غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی مرتبہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح پوچھا اور آپؐ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ اور سلیمان صردؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے، ورابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۲۰۸۹ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْ انَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَاسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ ثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَآءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۸۹: حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو ضبط کر لے حالانکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۳۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِجْلَالِ الْكَبِيْرِ

۲۰۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَايَزِيْدُ بْنُ بَيَانٍ الْعُقَيْلِيُّ ثَنَا اَبُو الرِّجَالِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ يَزِيْدَ بْنِ بَيَانٍ وَاَبُو الرِّجَالِ الْاَنْصَارِيُّ اٰخَرُ.

۱۳۳۸: باب بڑوں کی تعظیم

۲۰۹۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوان کیلئے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یزید بن بیان اور ابو رجال انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۳۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمُتَهَاجِرِيْنَ

۲۰۹۱ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِمَنْ لَا

۱۳۳۹: باب ملاقات ترک کرنے والوں

۲۰۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان دنوں میں ان لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے جو شرک کے مرتکب نہیں ہوتے۔ البتہ ایسے دو آدمی جو

يُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِلاَّ الْمُتَهَاجِرِيْنِ يَقُوْلُ رُدُّوْاهٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى فِى بَعْضِ الْحَدِيْثِ ذَرُوْاهٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا وَ مَعْنٰى قَوْلِهِ الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَعْنِى الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهٰذَا مِثْلُ مَارُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ.

آپس میں (ناراض ہوکر) جدا ہوگئے ہوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو واپس کردو یہاں تک کہ آپس میں صلح کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ ان دونوں کو صلح کرنے تک چھوڑ دو۔ "مُتَهَاجِرَيْن" "قطع تعلق کرنے والے"۔ یہ اس حدیث کی طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا جائز نہیں۔

خلاصۃ الابواب: مرد کو باوفا ہونا چاہئے کیونکہ نیک عورت دنیا کی قیمتی متاع ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا حضرت خدیجہؓ کو یاد کرنا آپ ﷺ کی وفا کا مظہر ہے۔ (۲) اعلیٰ اخلاق والے نبی کریم ﷺ کے قریب اور بد اخلاق آپ ﷺ سے دور ہیں۔ زبان کا سوچ سمجھ کر استعمال کرنا چاہئے۔ اعلیٰ اخلاق کی علامت جبکہ بے سوچے سمجھے بے تکان بولنا احمق لوگوں کی علامت ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے ان لوگوں کو ناپسند فرمایا۔ (۳) لعن وطعن سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (۴) غصہ سے اجتناب کرنا چاہئے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے بار بار اسی کی تلقین کی کہ غصہ نہ کیا کرو، غصہ نہ کیا کرو۔ غصہ پر قدرت رکھنا نہ صرف دنیا میں بھلائی کا ذریعہ ہے بلکہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انعام بھی عطا ہوگا۔
(۵) دنیا مکافات عمل ہے۔ انسان اگر عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے بندے کو اس کا ساتھی بناتا ہے جو اس کی عزت کرتا ہے ورنہ جو دوسروں کی عزت نہیں کرتا وہ خود بھی عزت نہیں پاتا۔ (۶) شرک کے بعد جن دو افراد کو جنت میں جانے سے روک دیا جاتا ہے ان میں وہ شامل ہیں جو آپس میں ترک تعلقات کے حامل ہوں۔ یہاں تک وہ اپنے تعلق کو دوبارہ استوار کریں۔

۱۳۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِى الصَّبْرِ

۱۳۴۰: باب صبر کے بارے میں

۲۰۹۲: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْافَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَايَكُوْنُ عِنْدِىْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِىَ اَحَدٌ شَيْئًاهُوَ خَيْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَيُرْوٰى عَنْهُ فَلَمْ اَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَالْمَعْنٰى فِيْهِ وَاحِدٌ يَقُوْلُ لَنْ

۲۰۹۲: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے انہیں دے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا۔ آپؐ نے دوبارہ دے دیا۔ اس کے بعد فرمایا میرے پاس جو کچھ مال ہوگا میں اسے تم سے روک کر ہرگز جمع نہیں کروں گا اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردے گا۔ جو مانگنے سے بچے گا، اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچائے گا۔ جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمائے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور کشادہ چیز نہیں دی گئی۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک سے یہ حدیث "فَلَنْ اَدَّخِرَهُ" اور "فَلَمْ اَدَّخِرْهُ" کے الفاظ کے ساتھ

احْبِسهٗ عنْكُمْ

منقول ہے۔ ''تم سے روک کر نہیں رکھوں گا۔

۱۳۴۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ذی الْوَجْهَیْنِ

۱۳۴۱: باب ہر ایک کے منہ پر اس کی طرفداری کرنا

۲۰۹۳ : حَدَّثَنَا هنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعٰوِیَة عن الاعْمش عنْ ابِیْ صالحٍ عنْ ابِیْ هُرَیْرة قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ذَاالْوَجْهَیْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَ اَنَسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۰۹۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہے جو دو دشمنوں میں سے ہر ایک پر یہ ظاہر کرے کہ میں تمہارا دوست ہوں۔ اس باب میں حضرت عمارؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّمَّامِ

۱۳۴۲: باب چغل خوری کرنے والے

۲۰۹۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّرَجُلٌ عَلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ هٰذَا یُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِیْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْیَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۰۹۴: حضرت ہمام بن حارثؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حذیفہ بن یمانؓ کے پاس سے گزرا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ لوگوں کی باتیں امراء تک پہنچاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ''قتات'' یعنی چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ''قتات'' چغل خور کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعِیِّ

۱۳۴۳: باب کم گوئی

۲۰۹۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَایَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِیْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَیَآءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَآءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ وَالْعِیُّ قِلَّةُ الْکَلَامِ وَالْبَذَآءُ هُوَ الْفُحْشُ فِی الْکَلَامِ وَالْبَیَانُ هُوَ کَثْرَةُ الْکَلَامِ مِثْلُ هٰؤُلَاءِ الْخُطَبَاءِ الَّذِیْنَ یَخْطُبُوْنَ فَیَتَوَسَّعُوْنَ فِی الْکَلَامِ وَیَتَفَصَّحُوْنَ فِیْهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فِیْمَا لَایُرْضِی اللّٰهَ.

۲۰۹۵ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابوغسان محمد بن مطرف کی روایت سے جانتے ہیں۔ ''العی'' قلت کلام اور ''البذاء'' فحش گوئی اور ''البیان'' سے مراد کثرت کلام ہے۔ جس طرح ان خطباء کی عادت ہے کہ خطبہ دیتے وقت بات کو بڑھا دیتے ہیں اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

۱۳۴۴ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا

۱۳۴۴: باب بعض بیان جادو ہے

۲۰۹۶ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

۲۰۹۶ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد

زَيد بن اسلم عَن ابنِ عُمَرَ انَّ رَجُلَين قَدِ مَا فِي زَمانِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَسَلَّم فَخَطَبَا فعجبَ النَّاسُ مِنْ كَلامهِمَا فالتَفتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيانِ سِحْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ الشِّخِّيرِ هذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

مبارک میں دو شخص آئے اور دونوں نے لوگوں سے خطاب کیا جس سے لوگ حیرت میں پڑ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا بعض لوگوں کا کسی چیز کو بیان کرنا جادو کی طرح ہوتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض ''بیان'' فرمایا یا ''من البیان'' فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، ابن مسعودؓ اور عبداللہ بن شخیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصة الابواب: صبر انسانی شخصیت کا جوہر ہے۔ انسانی زندگی .... اہل حق کے لئے یہ سب سے بڑی نعمت ہے صبر اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ساتھی بتایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے'' اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ '' اور ایک جگہ پر ارشاد ہے کہ'' اہل حق مسائل و آزمائش میں صبر اور نماز سے مدد حاصل کریں۔'' اللہ تعالیٰ جس کو صبر عطا فرمادیں گویا اسے بہتر اور کشادہ چیز دے دی۔ ایک بہترین ہدایت یہ کہ انسان مانگنے سے بچے کیونکہ جو مانگنے سے احتراز کرے گا رب اسے عطا کرے گا اور جو انسانوں سے بے نیازی اختیار کرے گا تو رب اسے بے نیاز کر دے گا۔ (۲) ہر ایک کی اس کے منہ پر اس کی طرف داری کرنے کی مذمت کی گئی اور قیامت کے دن اس شخص کو بدترین لوگوں میں شامل کیا جائے گا (۳) چغل خوری کی مذمت، گذشتہ احادیث میں بیان ہو چکی ہے۔ چغل خوری معاشرتی برائیوں میں بڑی برائی ہے جس کے پھیلنے سے معاشرے میں مضر اثرات اور شر پھیلتا ہے۔ (۶) مؤمن کم گو ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں مؤمن کی یہ خوبی بیان ہوئی ہے وہ ''اعراض عن اللغو'' کرتا ہے۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں مؤمن کو تو ان سے لازماً دور ہونا چاہئے۔

۱۳۴۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّوَاضُعِ

۱۳۴۵: باب تواضع

۲۰۹۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مالٍ ومَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَما تَوَاضَعَ احَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رفَعَهُ اللّٰهُ وفي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ ابْنِ عَوْفٍ وابْنِ عَبَّاسٍ وَابِي كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ واسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سعيدٍ هذَا حديثٌ حسنٌ صَحِيْحٌ

۲۰۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ معاف کرنے والے کی عزت کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھتی اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الظُّلْمِ

۱۳۴۶: باب ظلم

۲۰۹۸ حَدَّثَنا عَبَّاسٌ الْعَنبرِيُّ نا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم قیامت کے دن کی تاریکیوں کا موجب ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ

قَالَ الظُّلْمُ ظُلُماتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَاَبِي مُوْسٰى وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

رضی اللہ عنہا، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

۱۳۴۷: باب نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا

۲۰۹۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْحَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ.

۲۰۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر جی چاہتا تو کھا لیتے، ورنہ چھوڑ دیتے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے اور وہ عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

۱۳۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَعْظِيْمِ الْمُؤْمِنِ

۱۳۴۸: باب مؤمن کی تعظیم

۲۱۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ وَالْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ قَالَ يَامَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهِ لَاتُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَى الْبَيْتِ اَوْ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَقَدْ رَوٰى اِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُهٰذا

۲۱۰۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اے لوگوں کے وہ گروہ جو صرف زبانوں سے اسلام لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو اذیت نہ دو انہیں عار نہ دلاؤ اور ان میں عیوب مت تلاش کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عیب گیری کرتا ہے اور جس کی عیب گیری اللہ تعالیٰ کرنے لگے وہ ذلیل ہو جائے گا۔ اگر چہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک دن ابن عمرؓ نے بیت اللہ یا فرمایا کعبہ کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: تم کتنے عظیم ہو۔ تمہاری حرمت بھی کتنی عظیم ہے۔ لیکن مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے اسے حسین بن واقد سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ پھر ابوبرزہ اسلمی بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں

۱۳۴۹: بَابُ ماجآءَ فِي التَّجَارِب

۲۱۰۱: حدثنا قُتيبةُ نا عبدُ اللّٰه بنُ وهب عن عمرو بن الحارث عن دَرّاج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد قال قال رسولُ اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم لاحليمَ الّا ذُو عَثْرَةٍ ولا حَكِيمَ الّا ذُو تَجْرِبَةٍ هذا حديثٌ حسنٌ غريبٌ لانعرفُهُ الّا من هذا الوجه.

۱۳۴۹ باب تجربے کے بارے میں

۲۱۰ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک بردباری میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ ٹھوکر نہ کھائے۔ اسی طرح کوئی دانا بغیر تجربے کے دانائی میں کامل نہیں ہوسکتا۔

۱۳۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

۲۱۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ عَطَآءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِبِه وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَالَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى قَوْلِه وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ يَقُوْلُ كَفَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ.

۱۳۵۰: باب جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا

۲۱۰۲ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی گئی اور اس میں قدرت واستطاعت ہے تو اس کا بدلہ دے ورنہ اس کی تعریف کرے اس لیے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے کسی نعمت کو چھپایا اس نے ناشکری کی اور جس شخص نے کسی ایسی چیز سے اپنے آپ کو آراستہ کیا جو اسے عطا نہیں کی گئی تو گویا کہ اس نے مکر (فریب) کا لباس اوڑھ لیا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ''مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ'' کا مطلب ناشکری ہے۔

۱۳۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ

۲۱۰۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ قَالَا نَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِه جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ

۱۳۵۱: باب احسان کے بدلے تعریف کرنا

۲۱۰۳ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس نے پوری تعریف کی۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔ نیکی اور صلہ رحمی کے باب ختم ہوئے

خلاصۃ الابواب

کھانے کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اگر انسان کو کھانا ناپسند ہو تو اسے چھوڑ دے نہ کہ اس پر عیب جوئی کر کے کھلانے والے یا پکانے والے کے لئے باعث تکلیف بنے۔ (۲) ایک دوسرے کے عیوب نہ تلاش کرنا چاہئیں کیونکہ یہ ایک بڑی معاشرتی برائی کا سبب ہے۔ مسلم معاشرے میں یہ برائی معاشرے کو کمزور اور ناتواں بناتی ہے جبکہ عیوب جوئی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ بہترین مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور تبھی ممکن ہے جب ہم ایک دوسری کی تعظیم کریں نہ عیوب کی تلاش میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کریں۔ (۳) انسانی زندگی میں تجربہ کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ انسان تجربے سے سیکھتا ہے اس لئے کہتے ہیں کہ تجربہ انسان کا استاد ہوتا ہے اور مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ انسان اپنے تجربات سے سیکھ کر ہی بردبار بنتا ہے۔ (۴) ایسی چیزوں پر فخر کرنا جو اپنے پاس نہ ہوں گویا خود کو دھوکہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس کی ناشکری کرتا ہے جبکہ انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر کرے اور اس کا اظہار کرے۔ (۵) نیکی کرنے والے کی تعریف کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بدلے کی دعاء کرنی چاہئے۔

اَبْوَابُ الطِّبِّ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طبّ کے ابواب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۳۵۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحِمْيَةِ

۲۱۰۴ : حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَاعَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّ شَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهُ اَوْفَقُ لَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيُرْوٰى هٰذَا عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۲۱۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنِيْهِ اَيُّوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۳۵۲: باب پرہیز کرنا

۲۱۰۴: حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ہمارے یہاں تشریف لائے۔ ہمارے ہاں ایک کھجوروں کے خوشے (پکنے کے لیے) لٹک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے کھانا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ، تم تو ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔ ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے۔ پھر میں ان کے لیے چقندر اور جو تیار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی اس میں سے لے لو۔ یہ تمہاری طبیعت کے مطابق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فلیح بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ ایوب بن عبدالرحمن سے نقل کرتے ہیں۔

۲۱۰۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعامر اور ابوداؤد سے یہ دونوں فلیح سے وہ ایوب بن عبدالرحمن سے وہ یعقوب بن ابو یعقوب سے اور وہ ام منذر رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے ان الفاظ کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ یعنی چقندر اور جو۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ مجھ سے اسے ایوب بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے یہ حدیث جید

هٰذَا حَدِيْثٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ.

غریب ہے۔

٢١٠٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۲۱۰۶: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے دنیا سے اس طرح روکتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے روکتا ہے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔ اس باب میں صہیب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور محمود بن غیلان سے بھی منقول ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا نقل کرتے ہیں۔

٢١٠٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيُّ هُوَ اَخُوْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ لِاُمِّهٖ وَمَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰهُ هُوَ غُلَامٌ صَغِيْرٌ.

۲۱۰۷: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اور وہ محمود بن لبید سے اسی کے مثل نقل کرتے ہوئے قتادہ بن نعمان کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ قتادہ بن نعمان ظفری، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے بچپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

١٣٥٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۱۳۵۳: باب دواء اور اس کی فضیلت

٢١٠٨: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَاعِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْقَالَ دَوَاءً اِلَّا دَاءً وَّاحِدًا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاهُوَ قَالَ الْهَرَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۰۸: حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ دیہاتیوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: کیا ہم دوا نہ کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندو، دوا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا نہیں رکھا کہ اس کا علاج نہ ہو یا فرمایا دوا نہ ہو ہاں ایک مرض لاعلاج ہے۔ عرض کیا: وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''بڑھاپا''۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابوہریرہؓ، ابوخزامہ (والد سے راوی ہیں) اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٥٤: بَابُ مَاجَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيْضُ

۱۳۵۴: باب مریض کو کیا کھلایا جائے

٢١٠٩: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ

۲۱۰۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ حریرہ

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعَكُ اَمَرَ بِالْحَسَآءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا اِحْدَاكُنَّ الْوَسْخَ بِالْمَآءِ عَنْ وَجْهِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

تیار کرنے کا حکم دیا کرتے اور پھر اس میں سے گھونٹ گھونٹ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ غمگین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی عروہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۱۱۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ الْجُزَيْرِيُّ نَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الطَّالِقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ اِسْحَاقَ.

۲۱۱۰: ہم سے روایت کی یہ حدیث حسین جزیری نے انہوں نے ابواسحٰق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ہمیں یہ بات ابواسحٰق نے بتائی ہے۔

۱۳۵۵: بَابُ مَاجَآءَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

۱۳۵۵: باب مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے

۲۱۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا بَكْرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۱۱۱: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتے پلاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۱۳۵۶: باب کلونجی

۲۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سیاہ دانے (کلونجی) کو ضرور استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

۲۱۱۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا حُمَیْدٌ وَثَابِتٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۳۵۷: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

۲۱۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقے (زکوٰۃ) کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۸ : بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ اَوْغَیْرِهٖ

۲۱۱۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاعُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِیْدَةٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَحَدِیْدَتُهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا.

۱۳۵۸: باب جس نے زہر کھا کر خودکشی کی

۲۱۱۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ پر مارتا رہے گا اور جہنم میں ہمیشہ رہے گا اور جو آدمی زہر پی کر خودکشی کرے گا۔ اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں اسے پیتا رہے گا۔

۲۱۱۵ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَااَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا.

۲۱۱۵: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی لوہے سے خود کو قتل کرے گا وہ اس چیز کو ہاتھ میں لے کر آئے گا اور اسے اپنے پیٹ میں بار بار مار رہا ہوگا اور وہ یہ عمل جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح کرتا رہے گا اور اسی طرح خود کو زہر سے مارنے والا بھی زہر ہاتھ میں لے کر آئے گا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح پیتا رہے گا۔ پھر جو شخص پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرے گا۔ وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں اسی طرح گرتا رہے گا۔

۲۱۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَاوَکِیْعٌ وَاَبُوْمُعٰوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ الْاَوَّلِ هٰکَذَارَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ

۲۱۱۶: محمد بن علاء بھی وکیع اور ابومعاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے شعبہ کی اعمش سے منقول حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ابوصالح بھی اسی طرح منقول ہے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عجلان، سعید مقبری سے

اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسُمٍّ عُذِّبَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَهٰکَذَا رَوَاهُ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّ الرِّوَایَاتِ اِنَّمَا تَجِیْءُ بِاَنَّ اَهْلَ التَّوْحِیْدِ یُعَذَّبُوْنَ فِی النَّارِ ثُمَّ یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا یُذْکَرُ اَنَّهُمْ یُخَلَّدُوْنَ فِیْهَا.

اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے زہر کھا کر خودکشی کی وہ جہنم کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کا ذکر نہیں۔ ابو زناد بھی اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس طرح کی متعدد روایات آئی ہیں کہ توحید والوں کو دوزخ میں عذاب دینے کے بعد نکالا جائے گا۔ یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

۲۱۱۷: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السُّمَّ.

۲۱۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دواء یعنی زہر سے منع فرمایا۔

۱۳۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّدَاوِیْ بِالْمُسْکِرِ

۱۳۵۹: باب نشہ آور چیز سے علاج کرنا منع ہے

۲۱۱۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاکٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْطَارِقُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّا لَنَتَدَاوٰی بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهَا لَیْسَتْ بِدَوَآءٍ وَلٰکِنَّهَا دَاءٌ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا النَّضْرُ وَشَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهٖ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ النَّضْرُ طَارِقُ بْنُ سُوَیْدٍ وَقَالَ شَبَابَةُ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۱۱۸: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ انہوں نے عرض کیا: ہم اس سے علاج کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ محمود بھی نضر اور شبابہ سے اور وہ شعبہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمود کی روایت میں طارق بن سوید اور شبابہ کی سند میں سوید بن طارق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۰: مَاجَآءَ فِی السَّعُوْطِ وَغَیْرِهٖ

۱۳۶۰: باب ناک میں دوائی ڈالنا

۲۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوْیَهَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَمَا

۲۱۱۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوا سعوط[1]، لدود[2] پچھنے لگوانا اور مشی[3] ہے۔ پھر جب آپ

[1] سعوط ناک میں کوئی دوائی وغیرہ چڑھانے کو کہتے ہیں۔

[2] لدود منہ کی ایک جانب سے دوائی پلانا۔

[3] مشی اس سے مراد وہ دوائیں ہیں جن سے اسہال ہوتا ہے یعنی قضائے حاجت کا بکثرت ہونا۔ (مترجم)

تَلَدَّا وَيُتَمَّ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَ الْمَشِيُّ فَلَمَّا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ اَصْحَابُهُ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْهُمْ قَالَ فَلُدُّوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہؓ نے آپ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ان سب کے منہ میں دوا ڈالو۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کے سوا تمام کے منہ میں دوا ڈالی گئی۔

۲۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلاَثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيْثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ.

۲۱۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوائیں لدود، سعوط، پچھنے لگانا اور مشی ہے۔ جبکہ بہترین سرمہ اثمد ہے اس سے نظر تیز ہوتی ہے اور پلکوں کے بال اگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ یہ حدیث عباد بن منصور کی روایت سے حسن ہے۔

۱۳۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

۱۳۶۱: باب داغ لگانے کی ممانعت

۲۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۲۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا راوی کہتے ہیں پس جب ہم بیمار ہوئے تو ہم نے داغ لگایا لیکن ہم نے مرض سے چھٹکارا نہیں پایا اور نہ ہی کامیاب ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو ابْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۲۲: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۱۳۶۲: باب داغ لگانے کی اجازت

۲۱۲۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اُبَيٍّ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۲۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن زرارہ کو شوکہ (سرخ پھنسی) کی بیماری میں داغ دیا۔ اس باب میں حضرت ابی اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۶۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحِجَامَةِ

۲۱۲۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ وَجَرِيْرُبْنُ حَازِمٍ قَالَانَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۲۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ اَنْ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۲۱۲۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا النَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ اَهْلِهٖ وَوَاحِدٌ يَحْجِمُهٗ وَيَحْجِمُ اَهْلَهٗ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْا عَنِ الْبَصَرِوَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَامَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَاتَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهٖ السَّعُوْطُ وَاللُّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ

۱۳۶۳: باب پچھنے لگانا

۲۱۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے دونوں جانب کی رگوں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگایا کرتے تھے اور یہ عمل سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کا قصہ سناتے ہوئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے کسی ایسے گروہ کے پاس سے نہیں گزرے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دینے کا نہ کہا ہو۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۱۲۶: حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے پاس تین غلام تھے جو پچھنے لگاتے تھے۔ ان میں سے دو تو اجرت پر کام کیا کرتے اور ایک ان کی اور ان کے گھر والوں کی حجامت کیا کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ، رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتے تھے کہ فرمایا: حجامت کرنے والا غلام کتنا بہترین ہے۔ خون کو لے جاتا ہے۔ پیٹھ کو ہلکا کر دیتا ہے اور نظر کو صاف کر دیتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ معراج کیلئے تشریف لے گئے تو فرشتوں کے جس گروہ سے بھی آپ ﷺ کا گزر ہوا۔ انہوں نے یہی کہا کہ حجامت ضرور کیا کریں۔ فرمایا. پچھنے لگانے کیلئے بہترین دن سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ بہترین علاج سعوط، لدود، حجامت اور مشی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے منہ میں عباسؓ اور دوسرے صحابہؓ نے دوا ڈالی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر موجود شخص کے منہ میں (بطور قصاص) دوا ڈالی

لَا يَبْقَى اَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّغَيْرُ عَمِّهِ الْعَبَّاس قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ.

جائے۔ پس آپ ﷺ کے چچا عباسؓ کے علاوہ سب حاضرین کے منہ میں دوائی ڈالی گئی۔ نضر کہتے ہیں کہ لدود ،وجود کو کہتے ہیں یعنی منہ کی جانب سے دوائی پلانا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۶۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

۱۳۶۴: باب مہندی سے علاج کرنا

۲۱۲۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاحَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ نَافَائِدٌ مَوْلٰى لِآلِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهٖ وَكَانَتْ تَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاكَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّآءَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ فَائِدٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ فَائِدٍ فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ اَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ فَائِدٍ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۲۱۲۷: حضرت علی بن عبیداللہ اپنی دادی سے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو اگر کسی پتھر یا کانٹے وغیرہ سے زخم ہوجاتا تو آپ ﷺ مجھے اس زخم پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فائد کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث اس طرح فائد سے نقل کرتے ہیں کہ فائد، عبیداللہ بن علی سے اور وہ اپنی دادی سلمٰی سے نقل کرتے ہیں اور عبیداللہ بن علی زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن علاء، زید بن حباب سے وہ عبیداللہ بن علی کے مولیٰ فائد سے وہ اپنے آقا سے وہ اپنی دادی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

۱۳۶۵: باب تعویز اور جھاڑ پھونک کی ممانعت

۲۱۲۸ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِاسْتَرْقٰى فَهُوَبَرِئٌ مِنَ التَّوَكُّلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۲۱۲۸: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ دلوایا، یا جھاڑ پھونک کی وہ اہل توکل کے زمرے سے نکل گیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۱۳۶۶: باب تعویز اور دم وغیرہ کی اجازت

۲۱۲۹ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا مُعٰوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۱۲۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے، نظر بد اور پہلو کے زخم

بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ .

(پھنسیوں وغیرہ) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

۲۱۳۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَايَحْيَى بْنُ اٰدَمَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَ النَّمْلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُعٰوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَطَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَاَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ .

۲۱۳۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے اور پہلو کی پھنسیوں میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، طلق بن علی رضی اللہ عنہ، عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، ابوخزامہ رضی اللہ عنہ (والد سے راوی ہیں) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۱۳۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ .

۲۱۳۱: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر بد اور بچھو کے کاٹنے کے علاوہ رقیہ (یعنی جھاڑ پھونک) نہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حصینؓ اور شعبی بریدہ سے روایت کی۔

۱۳۶۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ

۱۳۶۷: باب معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا

۲۱۳۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۳۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ "قل اعوذ برب الفلق" اور قل اعوذ برب الناس" نازل ہوئیں۔ جب یہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ سب کچھ ترک کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی منقول ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۶۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

۱۳۶۸: باب نظر بد سے جھاڑ پھونک

۲۱۳۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْكَانَ شَيْءٌ سَابِقُ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَفِي

۲۱۳۳: حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے بیٹوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں ان پر دم کر دیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے۔ اس باب میں حضرت

الْبَـابِ عَـنْ عِـمْـرَانَ بْـنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَـنٌ صَـحِيْـحٌ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَسْـمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حَـدَّثَـنَـا بِـذٰلِكَ الْـحَسَـنُ بْـنُ عَـلِيِّ الْخَلَّالُ نَاعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا.

عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اسے ایوب بھی عمرو بن دینار سے وہ عروہ سے وہ عبید بن رفاعہ سے وہ اسماء بنت عمیس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ہم سے اسے حسن بن علی خلال نے عبدالرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر سے اور انہوں نے ایوب سے بیان کیا ہے۔

۲۱۳۴: حَـدَّثَـنَـا مَـحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَعْلٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُوْلُ اُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَـامَّةٍ وَمِـنْ كُـلِّ عَيْـنٍ لَا مَّةٍ وَيَـقُـوْلُ هٰـكَـذَا كَـانَ اِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحَاقَ وَاِسْمَاعِيْلَ .

۲۱۳۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حسنؓ اور حسینؓ کیلئے ان الفاظ سے دم کیا کرتے تھے۔ اُعِيْذُ كُمَا .... لامة تک۔یعنی میں تم دونوں کیلئے اللہ کے تمام کلمات کے وسیلے سے ہر شیطان، ہر فکر میں ڈالنے والی چیز اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ فرماتے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام پر اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

۲۱۳۵: حَـدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَـارُوْنَ وَعَبْـدُ الـرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۳۵: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کے ہم معنیٰ حدیث نقل کی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۹ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَاَنَّ الْغُسْلَ لَهَا

۱۳۶۹: باب نظر لگ جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا

۲۱۳۶ : حَـدَّثَـنَـا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ نَايَحْيَى بْنُ كَثِيْـرٍنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَـحْيَـى بْـنِ اَبِـىْ كَثِيْـرٍ قَالَ ثَنِىْ حَيَّةُ بْنُ حَابِـسٍ التَّـمِيْـمِـيُّ ثَـنِـىْ اَبِـىْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ لَاشَىْءَ فِى الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ.

۲۱۳۶: حضرت حیہ بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہام (ایک پرندہ جس سے عرب بدفالی لیتے تھے) کوئی چیز نہیں لیکن نظر لگ جانا صحیح ہے۔

۲۱۳۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَـا اَحْـمَـدُ بْـنُ اِسْـحَاقَ الْـحَضْرَمِيُّ نَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَـنْ اَبِيْـهِ عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ شَىْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ

۲۱۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے اور جب تمہیں لوگ غسل کرنے کا کہیں تو غسل کرو۔اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی

الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ حَدِيْثُ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِىُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ لَايَذْكُرَانِ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حیہ بن حابس کی روایت غریب ہے۔ اس روایت کو شعبان، یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ حیہ بن حابس سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۳۷۰: بَابُ مَاجَآءَ فِى اَخْذِالْاَجْرِعَلَى التَّعْوِيْذِ

۱۳۷۰: باب تعویز پر اجرت لینا

۲۱۳۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَاهُمُ الْقِرٰى فَلَمْ يَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَّرْقِىْ مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰكِنْ لَا اَرْقِيْهِ حَتّٰى تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا فَاِنَّا نُعْطِيْكُمْ ثَلَاثِيْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِىْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَىْءٌ فَقُلْنَا لَاتَعْجَلُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِىْ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِىْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ وَرَخَّصَ الشَّافِعِىُّ لِلْمُعَلِّمِ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ اَجْرًا وَيَرٰى لَهُ اَنْ يَّشْتَرِطَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

۲۱۳۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرے اور ان سے ضیافت طلب کی لیکن انہوں نے ہماری میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ان کے سردار کو بچھو نے ڈنک مار دیا۔ وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور پوچھ کہ کیا تم میں سے کوئی بچھو کے کاٹے پر دم کرتا ہے۔ میں نے کہا ہاں لیکن میں اس صورت میں دَم کروں گا کہ تم ہمیں بکریاں دو۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے۔ ہم نے قبول کرلیا اور پھر میں نے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہوگیا اور ہم نے بکریاں لے لیں پھر ہمارے دل میں خیال آیا تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم جلدی نہ کریں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ جب ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے پورا قصہ سنایا۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے۔ بکریاں رکھ لو اور میرا حصہ بھی دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قرآن کی تعلیم دینے پر اجرت لینے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ انکے نزدیک اسے مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ شعبہ ابوعوانہ اور کئی راوی یہ حدیث ابومتوکل سے اور وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔

۲۱۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنِىْ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ نَا اَبُوْ بِشْرٍ قَالَ

۲۱۳۹: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی جماعت کا ایک بستی سے گزر ہوا بستی والوں نے ان کی میزبانی نہیں کی۔ پھر

سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوْهُمْ فَاشْتَكٰى سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَآءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيْعًا مِّنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِّنْهُ وَقَالَ كُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ .

ان کا سردار بیمار ہو گیا تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تمہارے پاس اس کا علاج ہے ۔ہم نے کہا ہاں ۔لیکن تم لوگوں نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا ہے اس لیے ہم اس وقت تک علاج نہیں کریں گے جب تک تم لوگ ہمارے لیے کوئی اجرت مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے اس پر بکریوں کا ایک ریوڑ اجرت مقرر کی۔ پھر ہم میں سے ایک صحابی نے اس پر سورہ فاتحہ پڑھی اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کے سامنے یہ قصہ بیان کیا۔ آپؐ نے پوچھا تمہیں کیسے علم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم جھاڑ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے بکریاں لینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کھاؤ اور میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اعمش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی اسے ابوبشر جعفر بن ابووحشیہ سے وہ ابومتوکل سے وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔ جعفر بن ایاس سے جعفر بن ابی وحشیہ مراد ہیں۔

۱۳۷۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّقٰى وَالْاَدْوِيَةِ

۱۳۷۱: باب جھاڑ پھونک اور ادویات

۲۱۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۰: حضرت ابوخزامہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم جھاڑ پھونک کریں یا دوا کریں اور پرہیز بھی کریں تو کیا یہ تقدیر الٰہی کو بدل سکتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ خود اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۱ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِيْ خِزَامَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۲۱۴۱: سعید بن عبدالرحمن ا سے سفیان وہ زہری وہ ابن خزامہ وہ اپنے والد اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ۔ابن عیینہ سے یہ دونوں احادیث منقول ہیں ۔بعض نے بواسطہ ابوخزامہ ان کے والد سے اور بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ، ابوخزامہ سے روایت کی ۔یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہم ابوخزامہ سے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے

۱۳۷۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَمْاَةِ

۱۳۷۲: باب کھمبی اور عجوہ

وَ الْعَجْوَةِ

(عمدہ کھجور)

۲۱۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ.

۲۱۴۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھمبی مَن کی ایک قسم ہے (من وسلوٰی وہ کھانے جو بنی اسرائیل پر اترتے تھے) اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زیدؓ، ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۲۱۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۳: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۱۴۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ عجوہ (کھجور) جنت کے پھلوں میں سے ہے۔ اور اس میں زہر سے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذٌ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْخَمْسًا اَوْسَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِيْ فَبَرَأَتْ.

۲۱۴۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا۔ پھر اسے ایک لڑکی کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ صحیح ہوگئی۔

۲۱۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّوْنِيْزُ دَوَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ

۲۱۴۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کلونجی، موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ ہر روز اکیس دانے لے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور

كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى عِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِي خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ مِنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِيْ فِي الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِي الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً.

اسے پانی میں تر کر لیتے۔ پھر ناک کے دائیں نتھنے میں دو قطرے، بائیں میں ایک قطرہ، دوسرے دن دائیں نتھنے میں ایک قطرہ، بائیں میں دو، تیسرے دن دائیں نتھنے میں دو قطرے اور بائیں نتھنے میں ایک قطرہ ڈالتے۔

۱۳۷۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَجْرِ الْكَاهِنِ

۱۳۷۳: باب کاہن کی اجرت

۲۱۴۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ

۱۳۷۴: باب گلے میں تعویز لٹکانا

۲۱۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِيْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ اَعُوْدُهُ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى.

۲۱۴۸: حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم ابومعبد جہنی کے پاس ان کی عیادت کیلئے گیا تو ان کے جسم پر مرض کی سرخی تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کوئی چیز (تعویز) کیوں نہیں گلے میں ڈال لیتے۔ فرمایا موت اس سے زیادہ قریب ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کر دیا جائیگا یعنی مدد غیبی نہیں رہے گی۔ عبداللہ بن عکیم کی روایت کو ہم ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۱۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۲۱۴۹: محمد بن بشار بھی یحییٰ بن سعید سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کے ہم معنیٰ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۷۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَبْرِيْدِ الْحُمّٰى بِالْمَآءِ

۱۳۷۵: باب بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

۲۱۵۰ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى فَوْرٌ مِنَ النَّارِ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامْرَاَةِ الزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ.

۲۱۵۰: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بخار، آگ کا جوش ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ کی بیوی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۱۵۱ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ

۲۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کے جوش سے ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۲۱۵۲: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ.

۲۱۵۲: ہارون بن اسحاق، عبدۃ سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابوبکر سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسماءؓ کی حدیث اس سے زیادہ طویل ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۱۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عِرْقٌ يَعَّارٌ.

۲۱۵۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو بخار اور تمام دردوں پر یہ دعا بتایا کرتے تھے ''بسم اللہ ... الخ (ترجمہ اللہ کبیر کے نام سے ہر پھڑ کنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابراہیم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اس حدیث میں ''عرق یعار'' کے الفاظ ہیں یعنی آواز کرنے والی رگ۔

۱۳۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغِيْلَةِ

۱۳۷۶: باب بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا

۲۱۵۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيَالُ اَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ.

۲۱۵۴: حضرت جدامہ بنت وھب فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تم لوگوں کو بچے کو دودھ پلانے والی بیوی سے صحبت کرنے سے منع کروں لیکن میں نے دیکھا کہ فارس اور روم والے ایسے کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اسے اسود سے وہ عائشہؓ سے وہ جدامہ بنت وھب اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ غیلہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی سے دودھ پلانے کے زمانے میں صحبت کرے۔

۲۱۵۵: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنِيْ

۲۱۵۵: حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ رضی اللہ عنہ فرماتی

مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ الْاَسَدِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذُكِرْتُ اَنَّ فَارِسَ وَ الرُّوْمَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ وَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ وَ الْغِيْلَةُ اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ قَالَ عِيْسَى ابْنُ اَحْمَدَ وَثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ حالت رضاعت میں جماع سے منع کردوں۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایرانی (فارس) اور رومی ایسا کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مالک فرماتے ہیں کہ غیلہ سے مراد عورت سے حالت رضاعت میں صحبت کرنا ہے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں کہ ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ نے بواسطہ مالک ابوالاسود سے اس کے ہم معنیٰ حدیث روایت کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۷۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۱۳۷۷: باب نمونیہ کا علاج

۲۱۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَيَلُدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يَشْتَكِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهُ مَيْمُوْنٌ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

۲۱۵۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمونیہ والے کیلئے زیتون اور ورس (زرد رنگ کی بوٹی) کا علاج تجویز کیا کرتے تھے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ یہ دوا منہ کے اسی جانب سے ڈالی جائے گی جس طرف درد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبداللہ کا نام میمون ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۲۱۵۷ : حَدَّثَنَا رَجَآءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ رَزِيْنٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ ثَنَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَيْمُوْنٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْ مَيْمُوْنٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي السِّلَّ.

۲۱۵۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذات الجنب (نمونیہ) کا علاج زیتون اور قسط بحری (کُٹھ) سے کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف میمون کی زید بن ارقم سے روایت سے جانتے ہیں۔ میمون سے کئی اہل علم یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ ذات الجنب سے مراد سِل (پھیپھڑے کی بیماری) ہے۔

۱۳۷۸ : بَابٌ

۱۳۷۸: باب

۲۱۵۸ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ

۲۱۵۸: حضرت عثمان بن ابی عاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے مجھے اس وقت اتنا شدید درد تھا کہ قریب تھا کہ میں اس سے ہلاک ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ اَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسَحْ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُبِهِ اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

فرمایا اپنے سیدھے ہاتھ سے درد کی جگہ کو چھوؤ اور سات مرتبہ یہ پڑھو" اعوذ........الخ۔ (ترجمہ اللہ تعالیٰ کی عزت وقدرت اور غلبہ کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں پناہ مانگتا ہوں۔عثمان کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمادی۔اب میں ہمیشہ گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو یہ دعا بتاتا ہوں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّنَا

۱۳۷۹: باب سَنا کے بارے میں

۲۱۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَاتَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ شِفَآءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۵۹: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ تم کس چیز کا مسہل (یعنی جلاب) پیتی ہو تو عرض کیا کہ شبرم* کا۔آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو بہت گرم اور سخت ہے۔حضرت اسماء فرماتی ہیں پھر میں نے سَنا کے ساتھ جلاب لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو اس (سَنا) میں ہوتی۔یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۰ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْعَسَلِ

۱۳۸۰: باب شہد کے بارے میں

۲۱۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلاً فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَقَيْتُ عَسَلاً فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْسَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ كَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرأَ هٰذا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۲۱۶۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست لگے ہوئے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا کہ میں نے اسے شہد پلایا تو دست اور زیادہ ہوگئے۔آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔اس نے پھر شہد دیا اور دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ اس سے دست مزید بڑھ گئے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچے ہیں اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔اسے پھر شہد پلاؤ۔پس اسے شہد پلایا۔اور وہ صحت یاب ہوگیا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۱ : بَابٌ

۱۳۸۱: باب

۲۱۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُبْنُ

۲۱۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

* شبرم ایک چھوٹا درخت ہے جو قد آدمی سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے۔(مترجم)

جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يُّشْفِيَكَ اِلَّاعُوْفِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور سات بار یوں کہے ''اسا لک.....الخ''. میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے ۔تو مریض تندرست ہوجاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کوصرف منہال بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۸۲ : بَابٌ

۲۱۶۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشْقَرُ الرِّبَاطِيُّ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَرْزُوْقٌ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الشَّامِيُّ ثَنَا سَعِيْدٌ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَلْيَغْمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَمْ يَبْرَاْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَمْ يَبْرَاْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَاتَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۸۲: باب

۲۱۶۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار آگ کا ایک ٹکڑہ ہے۔اگر تم میں سے کسی کو بخار ہوجائے تو وہ اسے پانی سے بجھائے اور بہتی نہر میں اتر کر جس طرف سے پانی آرہا ہو اس طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے'' بسم اللہ ....الخ''۔یعنی اللہ کے نام سے ابتداء کرتا ہوں ۔اے اللہ! اپنے بندے کو شفادے اور اپنے رسول ﷺ کو سچا کر۔فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نہر میں اترے۔پھر اسے چاہیے کہ نہر میں تین غوطے لگائے اور تین دن تک یہ عمل کرے۔اگر تین دن تک صحت یاب نہ ہوتو پانچ دن اور اگر اس میں بھی نہ ہوتو سات دن اور پھر اگر سات دنوں میں بھی شفا نہ ہوتو نو دن تک یہ عمل کرے۔بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا یہ مرض نو دن سے تجاوز نہیں کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۳ : بَابُ التَّدَاوِيْ بِالرَّمَادِ

۲۱۶۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَاْتِيْ بِالْمَآءِ فِيْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَاُحْرِقَ لَهُ حَصِيْرٌ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۸۳: باب راکھ سے زخم کا علاج کرنے کے متعلق

۲۱۶۳: حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا کس طرح علاج کیا گیا۔فرمایا اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے' حضرت فاطمہؓ زخم کو دھوتیں اور میں بوریا جلاتا پھر اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم مبارک پر چھڑک دیتے۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۴: بَابٌ

۲۱۶۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثنا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۸۴: باب

۲۱۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس عیادت کے لئے جاؤ تو اس کی درازی عمر کیلئے دعا کیا کرو۔ یہ تقدیر کو تو نہیں بدلتی لیکن اس کے (یعنی مریض کے) دل کو خوش کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: انسانی زندگی میں صحت و بیماری کے دور آتے رہتے ہیں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے مرض کے دوران پرہیز کرنے اور علاج کرنے کی ہدایت کی۔ (۲) مریض کو زبردستی کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے۔ (۳) کلونجی کا استعمال کہ اس میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ (۴) بیماری میں شدت کے باعث اکثر اوقات انسان زندگی کو ختم کرنے کے متعلق سوچتا ہے نبی کریم ﷺ اس کی سختی سے ممانعت اور وعید سنائی کہ جو کوئی زہر یا کسی بھی طریقے سے خودکشی کرے گا اس کو یہ سزا ہمیشہ ملتی رہے گی۔ بیماری رب کی طرف سے آزمائش ہیں لہٰذا اس کو یہ صبر سے برداشت کرنا چاہئے۔ (۵) ہر نشہ آور چیز سے علاج حرام ہے۔ (۶) آپ ﷺ کی سیرت میں سرمہ کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ (۷) پچھنے لگانا حضور ﷺ سے ثابت ہے جبکہ داغ لگانے کے بارے میں ممانعت اور اثبات والی احادیث موجود ہیں۔ (۸) آپ ﷺ نے مہندی کو اکثر کانٹے کے زخم میں بھی استعمال کیا۔ (۹) قرآنی آیت سے دم کرنا جائز ہے۔ جیسے کہ احادیث سے معوذتین، فاتحہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ دم کا معاوضہ لینا جائز نہیں اگر کوئی اپنی خوشی سے دے دے تو یہ جائز ہے۔ (۱۰) دم، دوا، پرہیز تقدیر ہی کی ایک شکل ہیں۔ (۱۱) کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن (غیبی علوم کے دعوے دار) کی اجرت سے ممانعت فرمائی۔ (۱۲) شہد کا استعمال عام زندگی میں اور بیماری میں کرنا چاہئے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق اس میں شفا ہے۔ اسی طرح کلونجی، شہد نیز اللہ تبارک وتعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنا چاہئے۔

اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابواب فرائض
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۱۳۸۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ

۲۱۶۵ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا وَاَتَمَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَنَسٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا يَعْنِيْ ضَائِعًا لَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ فَاِلَيَّ يَقُوْلُ اَنَا اَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلَيْهِ .

۱۳۸۵: باب جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کیلئے ہے

۲۱۶۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے عیال (بال بچے) چھوڑے ان کی نگہداشت و پرورش میرے ذمے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے ابوسلمہؓ سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں یہ طویل ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ''من ترک ضیاعا'' کا مطلب یہ ہے کہ جو ایسی اولاد چھوڑے جن کے پاس کچھ نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا میں ان کی پرورش کا انتظام کروں گا۔

۱۳۸۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَعْلِيْمِ الْفَرَائِضِ

۲۱۶۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ ثَنِيْ عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ وَرَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

۱۳۸۶: باب فرائض کی تعلیم

۲۱۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض اور قرآن خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ میں (عنقریب) وفات پانے والا ہوں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اسامہ اسے عوف سے وہ سلیمان بن جابر سے وہ ابن مسعودؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث حسین نے ابواسامہ کے حوالے سے اس کے ہم معنی بیان کی ہے۔

۱۳۸۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْبَنَاتِ

۲۱۶۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا زَکَرِیَّابْنُ عَدِیٍّ نَاعُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَۃُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ بِابْنَتَیْھَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَاتَانِ ابْنَتَاسَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قُتِلَ اَبُوْھُمَا مَعَکَ یَوْمَ اُحُدٍ شَھِیْدًا وَّاِنَّ عَمَّھُمَا اَخَذَمَالَھُمَا فَلَمْ یَدَعْ لَھُمَا مَالاً وَلَا تُنْکَحَانِ اِلَّا وَلَھُمَا مَالٌ قَالَ یَقْضِی اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمِیْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَمِّھِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَیْ سَعْدٍالثُّلُثَیْنِ وَاَعْطِ اُمَّھُمَا الثُّمُنَ وَمَابَقِیَ فَھُوَلَکَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَانَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ وَقَدْ رَوَاہُ شَرِیْکٌ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ.

۱۳۸۷: باب لڑکیوں کی میراث

۲۱۶۷: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن ربیع کی بیوی سعد کی دو بیٹیوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ان کے والد غزوۂ اُحد کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور شہید ہو گئے۔ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا اور ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا جب تک ان کے پاس مال نہ ہوگا ان کا نکاح نہیں ہوسکتا۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔اس پر آیتِ میراث نازل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا سعد کی بیٹیوں کو دوتہائی حصہ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو۔جو بچ جائے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ہم اسے صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔شریک نے بھی اسے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا ہے۔

۱۳۸۸ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ بِنْتِ الْاِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

۲۱۶۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَۃَ نَایَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ الْاَوْدِیِّ عَنْ ھُزَیْلِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَسُلَیْمَانَ بْنِ رَبِیْعَۃَ فَسَاَلَھُمَا عَنِ ابْنَۃٍ وَّابْنَۃِ ابْنٍ وَّاُخْتٍ لِّاَبٍ وَّاُمٍّ فَقَالَا لِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَ لِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ مَا بَقِیَ وَقَالَا لَہُ انْطَلِقْ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ فَاسْاَلْہُ فَاِنَّہٗ سَیُتَابِعُنَا فَاَتٰی عَبْدَاللّٰہِ فَذَکَرَلَہٗ ذٰلِکَ وَاَخْبَرَہٗ بِمَاقَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ وَلٰکِنِّیْ اَقْضِیْ فِیْھَا کَمَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَلِابْنَۃِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَکْمِلَۃَ الثُّلُثَیْنِ

۱۳۸۸: باب بیٹی کے ساتھ پوتیوں کی میراث

۲۱۶۸: حضرت ہزیل بن شرجیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی، ابوموسیٰ اور سلیمان بن ربیع کے پاس آیا اور ان دونوں سے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن کی (وراثت) کے متعلق پوچھا۔دونوں نے فرمایا بیٹی کیلئے نصف ہے اور جو باقی بچ جائے وہ سگی بہن کے لیے ہے۔پھر ان دونوں نے اسے کہا کہ عبداللہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو وہ بھی یہی جواب دیں گے۔پس اس آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے واقعہ بیان کیا اور ان دونوں حضرات کی بات بتائی۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر میں یہی فیصلہ دوں تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت پانے والا نہ ہوا لیکن میں اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا

وَلِلْاُخْتِ مَابَقِیَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْقَیْسٍ الْاَوْدِیُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ ثَرْوَانَ کُوْفِیٌّ وَقَدْرَوَاهُ اَیْضًا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ.

کہ بیٹی کیلئے نصف مال اور پوتی کیلئے چھٹا حصہ تا کہ یہ دونوں مل کر ثلث ہو جائیں اور جو بچ جائے بہن کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہیں۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابوقیس سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

۱۳۸۹: باب سگے بھائیوں کی میراث

۲۱۶۹ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّکُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذَا الْاٰیَةَ (مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَیْنٍ)وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ وَاِنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ یَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِیْهِ لِاَبِیْهِ.

۲۱۶۹: حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تم یہ آیت پڑھتے ہو"مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَیْنٍ "(جو کچھ تم وصیت کر دیا قرض ہو اس کے بعد الخ) حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے وصیت سے پہلے ادائیگی قرض کا فیصلہ فرمایا اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے علاتی بھائی وارث نہیں ہوں گے۔ آدمی اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہو۔ (یعنی حقیقی بھائی) اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

۲۱۷۰ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَازَکَرِیَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۲۱۷۰: بندار، یزید بن ہارون سے وہ زکریا بن ابی زائدہ سے وہ ابواسحٰق سے وہ حارث سے وہ علیؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۲۱۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَنَا سُفْیَانُ نَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلے نہیں۔ اس حدیث کو ہم ابو اسحٰق کی روایت سے جانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علماء نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۳۹۰ : بَابُ مِیْرَاثِ الْبَنِیْنِ مَعَ الْبَنَاتِ

۱۳۹۰: باب بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث کے متعلق

۲۱۷۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَیْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِیْضٌ فِیْ

۲۱۷۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس وقت بیمار تھا بنی سلمہ میں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ. میں اپنی اولاد میں مال کو کس طرح تقسیم کروں۔ آپ ﷺ نے کوئی

بَنِیْ سَلِمَةَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کَیْفَ اَقْسِمُ مَالِیْ بَیْنَ وَلَدِیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا فَنَزَلَتْ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ الْاٰیَةَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاہُ ابْنُ عُیَیْنَةَ وَغَیْرُہٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ.

جواب نہیں دیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ''یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ . . '' (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ سورہ نساء آیت ۱۱)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ اسے محمد بن منکدر سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۱: بَابُ مِیْرَاثِ الْاَخَوَاتِ

۱۳۹۱: باب بہنوں کی میراث

۲۱۷۳: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَجَدَنِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَاَتَانِیْ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَھُمَا مَاشِیَانِ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْءِہٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ اَوْکَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ شَیْئًا وَکَانَ لَہٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ الْاٰیَةَ قَالَ جَابِرٌ فِیَّ نَزَلَتْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۱۷۳: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھے بے ہوش پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ تھے اور دونوں پیدل چل کر آئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا بقیہ پانی مجھ پر ڈال دیا۔ مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا مال کس طرح تقسیم کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جابرؓ کی نو بہنیں تھیں۔ یہاں تک کہ میراث کی یہ آیت نازل ہوئی ''یَسْتَفْتُوْنَکَ . . ''۔ وہ آپ ﷺ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۳۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَصَبَةِ

۱۳۹۲: باب عصبہ کی میراث

۲۱۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ ثَنَا وُھَیْبٌ ثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ.

۲۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل فرائض کو ان کا حق ادا کرو اور جو بچ جائے وہ اس مرد کیلئے ہے جو میّت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

۲۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

۲۱۷۵: ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اسے ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدِّ

۲۱۷۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ یَحْیٰی عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ مَاتَ فَمَا لِیْ مِیْرَاثُهٗ فَقَالَ لَکَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ لَکَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَکَ طُعْمَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ.

۱۳۹۳: باب دادا کی میراث

۲۱۷۶: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا پوتا فوت ہوگیا ہے۔ میرا اس کی میراث میں سے کیا حصہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے چھٹا حصہ ہوگا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا تمہارے لیے اور بھی چھٹا حصہ ہے جب وہ چلا گیا تو پھر بلایا اور فرمایا۔ دوسرا چھٹا حصہ اصل حق زائد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت معقل بن یسارؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۹۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۱۷۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِیْصَةُ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ اَوْ اُمُّ الْاَبِ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ ابْنِیْ اَوْ اِنَّ ابْنَ ابْنَتِیْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِیْ فِی الْکِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا اَجِدُ لَکِ فِی الْکِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی لَکِ بِشَیْءٍ وَسَاَسْئَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِکَ مَعَکَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرَی الَّتِیْ تُخَالِفُهَا اِلٰی عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ وَزَادَنِیْ فِیْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَلٰکِنْ حَفِظْتُهٗ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَکُمَا وَاَیَّتُکُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا.

۱۳۹۴: باب دادی، نانی کی میراث

۲۱۷۷: حضرت قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ دادی یا نانی ابوبکرؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا پوتا یا نواسہ فوت ہوگیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں میرا کچھ حق مذکور ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کتاب اللہ میں تمہارے لیے کوئی حق نہیں اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے لیکن میں لوگوں سے پوچھوں گا۔ پس جب انہوں نے صحابہؓ سے پوچھا تو مغیرہؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ دیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھ کہ تمہارے ساتھ کسی نے یہ حدیث سنی ہے۔ کہا کہ محمد بن مسلمہؓ نے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوبکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دیا۔ اس کے بعد دوسری دادی یا نانی (یعنی اس دادی یا نانی کی شریک) حضرت عمرؓ کے پاس آئی۔ سفیان کہتے ہیں کہ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔ میں نے انہیں زہری سے حفظ نہیں کیا بلکہ معمر سے کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم دونوں اکٹھی ہو جاؤ تو چھٹا حصہ ہی تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک اکیلی ہوگی تو اس کیلئے چھٹا حصہ ہوگا۔

۲۱۷۸ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ

۲۱۷۸: حضرت قبیصہ بن ذویبؓ سے روایت ہے کہ ایک دادی

شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ فَسَالَتْهُ مِيْرَاثًا فَقَالَ لَهَا مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَالَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ مَاقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَاَلَتْهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ.

حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئی اور اس نے اپنے حصۂ میراث کا مطالبہ کیا۔ آپؓ نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں۔ سنت رسولؐ کے مطابق بھی تمہارے لئے کچھ نہیں۔ تم واپس چلی جاؤ۔ میں صحابہ کرامؓ سے پوچھوں گا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے عرض کیا میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؐ نے دادی کو چھٹا حصہ دلایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ اس پر حضرت محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور وہی بات کہی جو مغیرہؓ فرما چکے تھے۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دے دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور اپنی میراث طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارے لئے قرآن میں کوئی حصہ مقرر نہیں۔ بس یہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دونوں وارث ہو تو یہ دونوں کیلئے مشترکہ ہوگا اور اگر کوئی اکیلی ہوگی تو یہ (چھٹا حصہ) اسی کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

١٣٩٥ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

١٣٩٥: باب باپ کی موجودگی میں دادی کی میراث

٢١٧٩ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَايَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ وَرَّثَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يُوَرِّثْهَا بَعْضُهُمْ.

٢١٧٩. حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دادی کے بیٹے کی موجودگی میں دادی کی میراث کے متعلق فرمایا۔ یہ پہلی جدہ (دادی) تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے چھٹا حصہ دیا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے بیٹے کی موجودگی میں جدہ (دادی) کو وارث قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا۔

١٣٩٦ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْخَالِ

١٣٩٦: باب ماموں کی میراث

٢١٨٠ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ

٢١٨٠. حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے میری وساطت سے حضرت ابوعبیدہؓ

عَبَّادِبْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کیونکہ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا کوئی دوست نہ ہو۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے دوست ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور مقدام بن معدیکربؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۸۱: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ اَرْسَلَهٗ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاخْتَلَفَ فِيْهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ وَاِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَوْرِيْثِ ذَوِي الْاَرْحَامِ وَاَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيْرَاثَ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ.

۲۱۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے بعض راوی مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں صحابہؓ کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خالہ، ماموں اور پھوپھی کو میراث دیتے ہیں جبکہ اکثر علماء ''ذوی الارحام'' کی وارثت میں اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس مسئلے میں میراث کو بیت المال میں جمع کرانے کا حکم دیتے تھے۔

۱۳۹۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يَمُوْتُ وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ

۱۳۹۷: باب جو آدمی اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو

۲۱۸۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا هَلْ لَهٗ مِنْ وَارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْهُ اِلٰى بَعْضِ اَهْلِ الْقَرْيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۱۸۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کا مال اس کی بستی والوں کو دے دو۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۸: بَابُ فِيْ مِيْرَاثِ الْمَوْلَى الْاَسْفَلِ

۱۳۹۸: باب آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

۲۱۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَّاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۱۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص فوت ہو گیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا البتہ ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا ترکہ اسی آزاد کردہ غلام کو دے دیا۔ یہ

علیہِ وسلّم میراثُهٗ هذا حدیثٌ حسنٌ والعملُ عندَ اهلِ العِلمِ فِیْ هذَا الْبابِ اِذَا مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ یَتْرُکْ عَصبةً اَنَّ مِیْرَاثَهٗ یُجْعَلُ فِیْ بَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ.

حدیث حسن ہے۔ اہل علم کے نزدیک اگر کسی شخص کا عصبہ میں سے بھی کوئی وارث نہ ہوتو اس کی میراث مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرا دی جائے گی۔

۱۳۹۹: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِبْطَالِ الْمِیْرَاثِ بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْکَافِرِ

۱۳۹۹: باب مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں

۲۱۸۴: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَغَیْرُوَاحِدٍ قَالُوْ انَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا هُشَیْمٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا الزُّهْرِیُّ نَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ هٰکَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَیْرُوَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ نَحْوَهٗ وَرَوٰی مَالِکٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهٗ وَحَدِیْثُ مَالِکٍ وَهْمٌ وَهِمَ فِیْهِ مَالِکٌ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِکٍ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَاَکْثَرُ اَصْحَابِ مَالِکٍ قَالُوْا عَنْ مَالِکٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ هُوَمَشْهُوْرٌ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ وَلَا نَعْرِفُ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ مِیْرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَجَعَلَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمُ الْمَالَ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا یَرِثُهٗ وَرَثَتُهٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِیْثِ النَّبِیِّ ﷺ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِیِّ.

۲۱۸۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔ ابن ابی عمر، سفیان سے اور وہ زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر وغیرہ بھی زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ مالک بھی زہری سے وہ علی بن حسین سے وہ عمرو بن عثمان سے وہ اسامہ بن زیدؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں مالک کو وہم ہوا ہے۔ بعض راوی عمرو بن عثمان اور بعض عمر بن عثمان کہتے ہیں۔ جبکہ عمرو بن عثمان بن عفان ہی مشہور ہے۔ عمر بن عثمان کو ہم نہیں جانتے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ بعض علماء مرتد کی میراث میں اختلاف کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اسے اس کے مسلمان وارثوں کو دے دیا جائے جبکہ بعض کہتے ہیں کہ اس کے مال کا کوئی مسلمان وارث نہیں ہوسکتا ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۸۵: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَاحُصَیْنُ بْنُ نُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَیْنِ هٰذَا

۲۱۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دین والے آپس میں وارث نہیں ہوسکتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جابرؓ

حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لا نعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی .

کی روایت سے جانتے ہیں۔حضرت جابرؓ سے اسے ابن ابی لیلیٰ نے نقل کیا ہے۔

۱۴۰۰ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِبْطَالِ مِیْرَاثِ الْقَاتِلِ

۱۴۰۰: باب قاتل کی میراث باطل ہے

۲۱۸۶ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَایَرِثُ هٰذَا حَدِیْثٌ لَایَصِحُّ لَا یُعْرَفُ هٰذَا اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ قَدْتَرَکَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقَاتِلَ لَا یَرِثُ کَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً اَوْعَمْدًاوَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَاکَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَاِنَّهُ یَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکٍ.

۲۱۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔یہ حدیث صحیح نہیں۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے بعض اہل علم احادیث نقل کرتے ہیں جن میں امام احمد بن حنبلؒ بھی شامل ہیں۔اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔وہ کہتے ہیں کہ قتل عمد اور قتل خطاء میں قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا لیکن بعض کے نزدیک قتل خطاء میں وارث ہوتا ہے۔امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔

۱۴۰۱ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا

۱۴۰۱: باب شوہر کی وراثت سے بیوی کو حصہ دینا

۲۱۸۷ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّیَةُ عَلَی الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا شَیْئًا فَاَخْبَرَهُ الضَّحَّاکُ بْنُ سُفْیَنَ الْکِلَابِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلَیْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَءَةَ اَشْیَمَ الضِّبَابِیِّ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۲۱۸۷: حضرت سعید بن میسب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت عاقلہ پر واجب الاداء ہوتی ہے اور بیوی شوہر کی دیت کی وارث نہیں ہوتی۔اس پر ضحاک بن سفین کلابی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت میں سے ان کا حصہ دو۔

۱۴۰۲ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمِیْرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَ الْعَقْلَ عَلَی الْعَصَبَةِ

۱۴۰۲: باب میراث وارثوں کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے

۲۱۸۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مَیْتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ

۲۱۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے حمل کے متعلق جو گر کر مر گیا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا۔پھر وہ عورت جس کے حق میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔فوت ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی

قُضِي عَلَيْهَا بِغُرَّةٍ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا وَرَوٰى يُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

میراث بیٹوں اور خاوند کیلئے ہے۔ اور دیت اس کے عصبہ پر ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔ مالک بھی یہ حدیث زہری سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں پھر مالک، زہری سے وہ سعید بن مسیّب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۴۰۳۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ

۱۴۰۳: باب وہ شخص جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

۲۱۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَ وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ وَيُقَالُ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَقَدْ اَدْخَلَ بَعْضُهُمْ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَبَيْنَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ وَهُوَ عِنْدِيْ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْعَلُ مِيْرَاثُهُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ.

۲۱۸۹: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ مشرک جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا اس کا کیا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس کی زندگی اور موت کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن وہب سے نقل کرتے ہیں بعض انہیں ابن موہب کہتے ہیں۔ وہ تمیم داری سے نقل کرتے ہیں جبکہ بعض ان کے درمیان قبیصہ بن ذویب کا ذکر کرتے ہیں۔ یحییٰ بن حمزہ اسے عبدالعزیز بن عمر سے نقل کرتے ہوئے قبیصہ بن ذویب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ سند متصل نہیں۔ بعض اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ اس کی میراث بیت المال میں جمع کرادی جائے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ "اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ" حق ولاء اسی کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔

۲۱۹۰: ثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ لَهِيْعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا

۲۱۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا تو بچہ زنا کا ہوگا۔ نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔ یہ حدیث ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی بھی عمرو بن شعیب سے نقل کرتے ہیں۔ اہل

عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَرِثُ مِنْ اَبِيْهِ.

علم کا اسی پر عمل ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔

(فـ) ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں بھی اس کی وارث ہوتی ہے (مترجم)

۱۴۰۴ : مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

۱۴۰۴: باب ولاء کا کون وارث ہوگا

۲۱۹۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ.

۲۱۹۱: حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولاء کا وہی وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

۲۱۹۲: حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ اَبُوْ مُوْسَى الْمُسْتَمْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۱۹۲: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے۔ اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکے کی۔ جس بچے کو اس نے اٹھا کر پالا ہو۔ اس کی اور اس بچے کی جسے لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا اور اس سے الگ ہوگئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: مال وارثوں کا ہے۔ اگر اسلامی حکومت قائم ہو تو مرنے والے کے ورثاء کی نگران حکومت ہوگی۔ (۲) اولاد کو فرائض اور قرآن پاک کی تعلیم دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (۳) اسلام کا یہ احسان ہے کہ اس نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنایا اگر چہ آج کل ہمارے معاشرے میں اس کا رواج نہیں ہے مگر علماء کرام اور اہل حق کو حضور ﷺ کی اس تعلیم پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنانے سے بہت سی معاشرتی برائیاں جو پھیلتی ہیں ان کا سدّ باب ہو سکے گا۔ (۴) حقیقی بھائی اپنے بھائی کی میراث کا وارث ہوگا، یعنی باپ کی طرف سے وراث ہونے کے علاوہ بھائی بھی دوسرے بھائی کی میراث میں حق دار ہوگا۔ (۵) اولاد کو وراثت کی تقسیم میں مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔ (۶) دادا کے لئے پوتے کی میراث میں چھٹا حصہ ہے۔ (۷) البتہ نہ میں میراث کی تقسیم کے بعد قرابت داروں کا بھی حق ہے۔ (۸) جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔ (۹) اگر کوئی بھی وارث نہ ہو میراث بستی والوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (۱۰) آزاد کردہ غلام بھی میراث کا وارث ہو سکتا ہے بشرطیکہ اور کوئی امیدوار نہ ہو۔ (۱۱) مسلمان کافر کی میراث نہیں پا سکتا جبکہ کافر مسلمان کی میراث کا حق دار نہیں ہوگا۔ جبکہ مرتد کی میراث میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اس کے حامی ہیں جبکہ بعض علماء اس کے مخالف ہیں۔ (۱۲) قاتل کے لئے کوئی میراث نہیں، قتل عمد میں اس معاملے میں اتفاق ہے جبکہ قتل خطاء میں بعض علماء کے نزدیک وارث ہوتا ہے۔ (۱۳) بیوی اگر شوہر قتل ہو جائے تو دیت میں سے حصہ دار ہوگی۔ (۱۴) جبکہ زنا سے جنم لینے والا بچہ وارث نہیں ہوگا۔ (۱۵) عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے ایک آزاد کئے ہوئے غلام کی۔ دوم اپنے بچے کی۔ سوم: اس بچے کی جسکو لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا۔

اَبْوَابُ الْوَصَايَا
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وصیتوں کے متعلق ابواب
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۱۴۰۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

۲۱۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ فَاُوْصِیْ بِمَالِیْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِیْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِیْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِیْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يُوْصِیَ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ

۱۴۰۵: باب تہائی مال کی وصیت

۲۱۹۳: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار رہا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اللہؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے پاس بہت سا مال ہے لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اس کیلئے سارے مال کی وصیت کردوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کیا دو تہائی مال کی وصیت کردوں۔ فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آدھے مال کی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ تہائی مال۔ فرمایا ہاں تہائی مال۔ اور یہ بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم اگر ان میں سے کسی پر خرچ کرو گے تو تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تمہارا اپنی بیوی کو ایک لقمہ کھلانا بھی ثواب کا موجب ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے ہٹ گیا۔ فرمایا میرے بعد تم رضائے الٰہی کے لیے جو بھی نیک عمل کرو گے تمہارا مرتبہ بڑھے گا اور درجات بلند کے جائیں گے۔ شاید تم میرے بعد زندہ رہو اور تم سے کچھ قومیں نفع حاصل کریں اور کچھ قومیں نقصان اٹھائیں۔ (پھر آپؐ نے دعا فرمائی) اے اللہ میرے صحابہؓ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہؐ ان کے مکہ ہی میں فوت ہوجانے پر افسوس کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی

الْعِلْمِ اَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ.

روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی کے لیے تہائی مال سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں۔ بعض علماء نے تہائی مال سے کم کی وصیت کو مستحب قرار دیا کیونکہ نبی اکرمؐ نے فرمایا تہائی مال زیادہ ہے۔

۲۱۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْاَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمُ الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَشْعَثَ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيِّ.

۲۱۹۴: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتنے ہی مرد اور عورتیں ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرتے رہتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے۔ تو وصیت میں وارثوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت ابوہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی "مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا ....." (وصیت پوری کرنے کے بعد جو وصیت کی جائے یا ادائیگی قرض کے بعد لیکن وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ الخ) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے نقل کرتے ہیں۔ نصر جہضمی کے دادا ہیں۔

۱۴۰۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۱۴۰۶: باب وصیت کی ترغیب

۲۱۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۱۹۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان جس کے پاس وصیت کے لیے مال ہو تو اسے لازم ہے کہ دو راتیں بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے سالم سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۰۷: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُوْصِ

۱۴۰۷: باب رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی

۲۱۹۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ قَطَنٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ اَمَرَ النَّاسَ قَالَ

۲۱۹۶: طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر وصیت کیسے لکھی گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو کیا حکم دیا۔ فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی فرما

اَوْصٰی بِکِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اِلَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مَالِکِ بْنِ مِغْوَلٍ ۔

نبرداری کی وصیت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن مغول کی روایت سے جانتے ہیں

۱۴۰۸: بَابُ مَاجَآءَ لَاوَصِیَّةَ لِوَارِثٍ

۱۴۰۸: باب وارث کیلئے وصیت نہیں

۲۱۹۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ نَا شُرَحْبِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِوَایَةُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَاَهْلِ الْحِجَازِ لَیْسَ بِذَاکَ فِیْمَا تَفَرَّدَ بِهٖ لِاَنَّهٗ رُوِیَ عَنْهُمْ مَنَاکِیْرَ وَرِوَایَتُهٗ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ اَصَحُّ هٰکَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ اَصْلَحُ بَدَلًا حَدِیْثًا مِنْ بَقِیَّةَ وَلِبَقِیَّةَ اَحَادِیْثُ مَنَاکِیْرُ عَنِ الثِّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ زَکَرِیَّا بْنَ عَدِیٍّ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ خُذُوْا عَنْ بَقِیَّةَ مَاحَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَاْخُذُوْا عَنْ اِسْمَاعِیْلَ ابْنِ عَیَّاشٍ مَاحَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَیْرِ الثِّقَاتِ

۲۱۹۷: حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کیلئے حصہ مقرر کر دیا ہے۔ لہٰذا اب کسی وارث کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں۔ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے۔ ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا دعویٰ کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی لعنت مسلسل برستی رہے گی۔ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کھانا بھی نہیں۔ فرمایا کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے۔ پھر فرمایا مانگی ہوئی چیز اور دودھ کیلئے ادھار لیے ہوئے جانور واپس کئے جائیں اور قرض ادا کیا جائے اور ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہے جس کی اس نے ضمانت دی ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن خارجہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوامامہؓ سے اور سندوں سے بھی منقول ہے۔ اسمٰعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے وہ روایات قوی نہیں جن کو نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے منکر روایتیں نقل کی ہیں۔ جبکہ انکی اہل شام سے نقل کردہ احادیث زیادہ صحیح ہیں۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ اسمٰعیل بن عیاش بقیہ سے زیادہ صحیح ہیں کیونکہ ان کی بہت سی احادیث جو وہ ثقہ راویوں سے نقل کرتے ہیں منکر ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمن، زکریا بن عدی سے اور وہ ابواسحٰق فزاری سے نقل کرتے ہیں کہ بقیہ سے وہ حدیثیں لے لو جو وہ ثقات سے روایت کرتے ہیں لیکن اسمٰعیل بن عیاش، ثقات سے روایت کریں یا غیر ثقات

سے ان سے کوئی روایت نہ لو۔

۲۱۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا يَسِيْلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۹۸: حضرت عمرو بن خارجہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرمایا۔ میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا۔ پس وارث کیلئے وصیت نہیں۔ لڑکا صاحب فراش کا ہوگا (یعنی جس کی وہ بیوی یا باندی ہے) اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۰۹: بَابُ مَاجَآءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

۱۴۰۹: باب قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

۲۱۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَؤُنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يُبْدَاُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ.

۲۱۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ تم لوگ قرآن میں وصیت کو پہلے اور قرض کو بعد میں پڑھتے ہو۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض دیا جائے۔

۱۴۱۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ اَوْيُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۱۴۱۰: باب موت کے وقت صدقہ کرنے یا غلام آزاد کرنا

۲۲۰۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ اَوْصٰى اِلَيَّ اَخِيْ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَالِهِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنَّ اَخِيْ اَوْصٰى اِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَاَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ اَوِالْمَسَاكِيْنِ اَوِالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ اَعْدِلُ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۲۰۰: حضرت ابو حبیبہ طائی کہتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کی۔ میری ابو درداءؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ میرے بھائی نے میرے لیے کچھ مال کی وصیت کی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ مال کہاں خرچ کیا جائے۔ فقراء پر، مساکین پر یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں پر۔ فرمایا اگر میں ہوتا تو مجاہدین کے برابر کسی کو نہ دیتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۱۱ : بَابٌ

۲۲۰۱ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاءُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاءُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ.

۱۴۱۱: باب

۲۲۰۱: حضرت عروہؓ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بریرہؓ اپنی بدل کتابت میں حضرت عائشہؓ سے مدد لینے کے لیے آئیں جبکہ انہوں نے اس میں سے بالکل کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: واپس جاؤ اور ان سے پوچھو اگر وہ لوگ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کردوں اور حق ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی۔ حضرت بریرہؓ نے یہ بات ان لوگوں کو بتائی تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہؓ چاہیں تو ثواب کی نیت کرلیں اور حق ولاء ہمیں حاصل ہو تو ہم ایسا کرلیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کردو۔ کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرط باندھتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے گا۔ وہ شرط پوری نہیں کی جائے گی۔ اگرچہ وہ سومرتبہ ہی کیوں نہ شرط لگائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

خلاصۃ الابواب: تہائی مال کی وصیت جائز ہے اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ اپنی اولاد کو مال دار چھوڑا جائے کہ تنگ دست نہ ہوں کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں کیونکہ اولاد اور بیوی پر خرچ کرنا صدقہ ہے اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ وصیت میں عدل کیا جائے اس معاملے میں سخت ہدایت ہے کہ وصیت میں وارثان کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اس عمل کے باعث انسان ساری عمر نیکی کرنے کے باوجود بھی جہنم میں داخل ہوسکتا ہے لہٰذا اس معاملے میں عدل ضروری ہے۔ (۲) وصیت لازماً کرنی چاہیے کیونکہ عدل سے اولاد میں وراثت کی تقسیم انہیں لڑائی جھگڑوں سے بچاسکتی ہے۔ ورنہ ان کے درمیان نفرتوں کی خلیج حائل ہوجاتی ہے۔ (۳) جن ورثاء کے لئے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں حصہ مقرر کردیا گیا ہے ان کے لئے کوئی وصیت نہیں۔ (۴) وصیت کی تقسیم سے قبل قرض ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد وراثت تقسیم کی جائے گی۔ مرنے سے قبل نیکی کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شکم سیر ہوکر ہدیہ بھیجے لہٰذا نیکی موت کے آثار سے قبل صحت وتندرستی میں کرے یہ اس سے افضل ہے کہ مرتے دم یہ کہے کہ یہ مال یوں صدقہ کردو اور یہ مال یوں صدقہ کرو۔

اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ولاء اور ہبہ کے متعلق ابواب
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ

۱۴۱۲: بَابُ مَاجَآءَ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

۲۲۰۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْلِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۴۱۲: باب ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے

۲۲۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو خرید نے کا ارادہ فرمایا تو اس کے آقاؤں نے ولاء کی شرط رکھ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے یا فرمایا جو نعمت کا والی ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۴۱۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

۲۲۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَ يُرْوٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوَدِدْتُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ حِيْنَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلَ رَاْسَهٗ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۱۴۱۳: باب ولاء کو بیچنے اور ھبہ کرنے کی ممانعت

۲۲۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس بھی عبداللہ بن دینار سے اسے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ سے منقول ہے کہ اگر عبداللہ بن دینار مجھے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے اجازت دیں تو میں ان کی پیشانی چوم لوں۔ یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

ﷺ سے نقل کی ہے لیکن اس میں وہم ہے اور صحیح سند یہ ہے کہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند سے کئی راویوں نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔ اور عبداللہ بن دینار اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۱۴۱۴: بَابُ مَا جَآءَ فِي مَنْ تَوَلّٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ اَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ

۱۴۱۴: باب باپ اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا

۲۲۰۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ صَحِيفَةٌ فِيهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَابَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوْتَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ.

۲۲۰۴: حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا۔ اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کی دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اسی خطبہ میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ، عیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض ونفل قبول نہیں فرمائے گا اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی اس پر بھی اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کریں گے اور مسلمانوں کا کسی کو پناہ دینا ایک ہی ہے۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی اگر کسی کو پناہ دے دے تو سب کو اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اسے اعمش سے وہ ابراہیم تیمی سے وہ حارث سے اور وہ علیؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہیں۔

۱۴۱۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهٖ

۱۴۱۵: باب باپ کا اولاد سے انکار کرنا

۲۲۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ

۲۲۰۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو فزارہ کا ایک

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَا نَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِیْهَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰی اَتَاهَا ذٰلِکَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ فرمایا: ان کا رنگ کیسا ہے۔ عرض کیا۔ سرخ آپ ﷺ نے پوچھا کیا ان میں کوئی سیاہ بھی ہے۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا وہ کہاں سے آ گیا۔ اس نے عرض کیا شاید اس میں کوئی رگ آ گئی ہو۔ (یعنی اس کی نسل میں کوئی کالا ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر شاید تمہارے بیٹے میں بھی ایسی کوئی رگ تمہارے باپ دادا کی آ گئی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۱۶ : بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقَافَةِ

۱۴۱۶: باب قیافہ شناسی

۲۲۰۶ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوٰی سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِیْهِ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَقَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰکَذَا ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ اِقَامَةِ اَمْرِ الْقَافَةِ.

۲۲۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ اسے زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عائشہؓ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس) زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا جبکہ ان کے سر ڈھکے ہوئے اور پاؤں ننگے تھے۔ مجزز نے کہا کہ یہ پیر ایک دوسرے میں سے ہیں۔ سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی حضرات نے بھی اسے اسی طرح سفیان سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست کہتے ہیں۔

۱۴۱۷ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَثِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی التَّهَادِیْ

۱۴۱۷: باب آنحضرت ﷺ کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا

۲۲۰۷ : حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ

۲۲۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

ابْنُ سَوَاءٍ نَاأَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْافَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا وَاَبُوْ مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

نے فرمایا ایک دوسرے کو ہدیے دیا کرو۔ ہدیہ دینے سے دل کی خفگی دور ہو جاتی ہے۔ نیز کوئی پڑوسی عورت اپنے پڑوس میں رہنے والی عورت کو بکری کا کھر دیتے ہوئے بھی نہ شرمائے (یعنی حقیر چیز کا بھی ہدیہ دیا جا سکتا ہے) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور یہ بنو ہاشم کے مولیٰ ہیں۔ بعض اہل علم ان کے حافظہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

۱۴۱۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

۱۴۱۸: باب ہدیہ یا ھبہ دینے کے بعد واپس لینے کی کراہت کے متعلق

۲۲۰۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَااِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ نَا حُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۲۲۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ جو خوب کھا کر پیٹ بھرے اور قے کر دے پھر دوبارہ اپنی قے کھانے لگے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۲۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ثَنِيْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِمَنْ وَهَبَ هِبَةً اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فَلَهُ اَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا اَعْطٰى وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ تَمَّ الْوَلَاءُ وَالْهِبَةُ.

۲۲۰۹: حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کیلئے ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔ ہاں البتہ باپ اپنے بیٹے کو چیز دینے کے بعد واپس لے سکتا ہے اور جو شخص کوئی چیز دے کر واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھا کر پیٹ بھرنے کے بعد قے کرے اور دوبارہ اسے کھانے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ باپ کے علاوہ کسی شخص کو ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔

خلاصۃ الابواب: ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ (۲) اپنے باپ کے نسب کے علاوہ دوسرے کی طرف نسبت کرنے کی شدید مذمت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی نسبت سے انکار کیا اس نے گویا ہمارے لائے ہوئے دین کا انکار کیا۔ (۳) حضور ﷺ نے قیافہ شناسی کے عمل پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست قرار دیتے ہیں۔ (۴) ایک دوسرے کو ہدیہ دینا چاہئے خواہ قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو یا قیمتاً کم قیمت ہو۔ جبکہ ہدیہ واپس لینے کی کراہت بیان کی ہے اور اس عمل کو قے کر کے کھانے کے مترادف قرار دیا، البتہ اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے سکتا ہے۔